آنگلو بانگلو مکمل سیریز-1

آنگلو بانگلو مکمل سیریز-2

راحیل
ARSHAD
03006461375

16- آنگلو بانگلو پاتال میں
17- آنگلو بانگلو سورج نگر میں
18- آنگلو بانگلو کوہ کاف میں
19- آنگلو بانگلو اور سرخ سمندر
20- آنگلو بانگلو اور لال بادشاہ
21- آنگلو بانگلو اور ملکہ زر
22- آنگلو بانگلو اور شاہی پھول
23- آنگلو بانگلو اور پھول شہزادی
24- آنگلو بانگلو اور کانگی شہزادی
25- آنگلو بانگلو راج نگر میں
26- آنگلو بانگلو اور صحرا کی شہزادی
27- آنگلو بانگلو اور پرتھال شہزادی
28- آنگلو بانگلو اور جادوگر دیو
29- آنگلو بانگلو اور سیاہ جادوگر

آنگلو بانگلو

راحیل
Arshad

بچوں کے لئے آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
ناشران
پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ایڈمن ٹیم - راحیل - آپ سے مخاطب ہے

گروپ قوانین کی پابندی لازمی کریں بصورت دیگر گروپ سے ریموو کر دیا جائے گا

گروپ میں کتابیں انٹرنیٹ سے ڈاؤنلوڈ کر کے بھیجھی جاتیں ہیں،اور جو کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں یا برائے فروخت دستیاب ہوتیں ہیں ان کے لئے معزرت کر لی جاتی ہے،جس کے لئے ٹائم بھی لگتا ہے اور محنت بھی، ممبران سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے

گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت سے کسی بھی قسم کا لنک،آڈیو،ویڈیو،میسج فارورڈ کرنا اور کسی بھی قسم کی گفتگو کی اجازت نہی ہے ایسا کرنے والے کو بغیر وارننگ ریموو کر دیا جائے گا

سب سے اہم بات

گروپ میں کسی مرزائی،احمدی،قادیانی۔گستاخ رسول ﷺ،گستاخ اہل بیت،گستاخ صحابہ،گستاخ امہات المومنین، اور ایسے تمام افراد جو اسلام اور ملک پاکستان کے خلاف کسی بھی قسم کی سرگرمی میں مصروف عمل ہیں وہ ہمارے گروپس سے دور رہیں پتہ چلنے پر فوری ریموو کر دیا جائے گا

گروپ جوائن کرنے کے لئے نیچے دئے ہوئے گروپ کے نام یا تصویر پر کلک کریں

کتاب میلہ	عمران سیریز	بچوں کی کہانیاں	اخبار پاکستان	گپ شپ پوائنٹ	آداب عشق

ناشران ــــــــ اشرف قریشی
ــــــــ یوسف قریشی
تزئین ــــــــ محمد بلال قریشی
طابع ــــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ــــــــ -/40 روپے
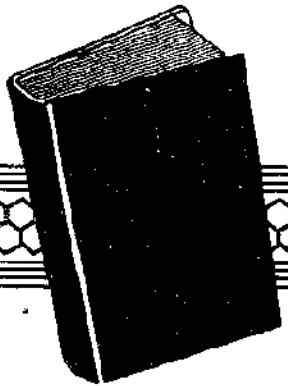
ملک سام کا بادشاہ بہت رنگیلا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ہر وقت خوش رہے۔ اس لئے اس نے اپنے دربار میں ہر ملک کے مسخرے بھر رکھے تھے جو تمام دن اسے اپنی عجیب و غریب حرکتوں سے ہنساتے رہتے تھے اور اس طرح بادشاہ خوش رہتا تھا۔

خوش رہنے کے علاوہ بادشاہ کو نایاب قسم کے موتی اکٹھے کرنے کا بھی بے حد شوق تھا۔ بلکہ یہ شوق اس حد تک بڑھ گیا تھا کہ اسے پاگل پن کا نام دیا جانا چاہیے۔

بادشاہ کے دربار میں ویسے تو بے حد عجیب و غریب خصوصیتوں کے مالک لوگ اور مسخرے بھرے ہوئے تھے

مگر ان میں دو بھائی ایسے تھے جن کو بادشاہ بے حد پسند کرتا تھا۔ وہ جان بوجھ کر مسخری حرکتیں نہیں کرتے تھے بلکہ وہ بے حد احمق اور انتہائی سادہ لوح تھے۔ ان سے بغیر سوچے سمجھے ایسی حرکتیں ہو جاتیں یا وہ اپنی حماقت اور سادہ لوحی کی وجہ سے ایسی باتیں کر بیٹھتے کہ پورا دربار ہنستے ہنستے لوٹن کبوتر بن جاتا۔

بادشاہ انہیں بے حد پسند کرتا تھا۔ وہ دونوں جڑواں سگے بھائی تھے اور کسی اجنبی ملک کے رہنے والے تھے۔ ان میں سے ایک کا نام آنگلو اور دوسرے کا نام بانگلو تھا۔ ان کی قدوقامت بھی عجیب وغریب تھی۔ بانگلو کا سر بے حد چھوٹا اور جسم بے حد موٹا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ایک بہت بڑے تربوز پر کسی نے خوبانی رکھ دی ہو اور آنگلو کا سر بہت بڑا اور جسم بے حد پتلا دبلا لمبا سا تھا۔ اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی نے کیلے کے اوپر تربوز رکھ دیا ہو۔ ان کی شکلیں دیکھ کر اور ان کے نام سن کر ہی بے اختیار ہنسی آ جاتی تھی۔ ان کی باتیں سن کر اور حرکتیں دیکھ کر تو کوئی شخص چاہے وہ کتنا بھی سنجیدہ کیوں نہ ہو اپنی ہنسی نہیں

روک سکتا تھا۔

بادشاہ انہیں بے حد انعام و اکرام دیتا اور وہ دونوں امیروں کی طرح رہتے تھے۔ بادشاہ نے انہیں ایک علیحدہ محل رہائش کے لئے دیا ہوا تھا۔ وہ دونوں ابھی تک کنوارے تھے۔ کیونکہ کوئی شخص ان کی بدصورتی کی وجہ سے انہیں اپنی لڑکیاں نہیں دیتا تھا اور لڑکیاں تو ان کی شکل دیکھتے ہی لوٹ پوٹ ہو جاتی تھیں۔

ایک دن بادشاہ اپنا دربار سجائے بیٹھا تھا اور مسخرے قسم قسم کی حرکتیں کر کے اسے ہنسا رہے تھے مگر آنگلو اور بانگلو دونوں بڑے سنجیدہ سے ایک طرف بیٹھے تھے۔ جب سے دربار شروع ہوا تھا نہ ہی انہوں نے کوئی بات کی تھی اور نہ ہی ان سے کوئی حرکت سرزد ہوئی تھی۔

اچانک بادشاہ کو ان کا خیال آ گیا۔

''آنگلو بانگلو کیا بات ہے۔ آج تم دونوں سنجیدہ بیٹھے ہو'' ـــــــ بادشاہ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور تمام دربار ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''ہم سوچ رہے ہیں حضور اور ہم نے سنا ہے کہ

سوچنے کے لئے سنجیدہ بننا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم سنجیدہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔''۔۔۔۔۔دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے تم واقعی سنجیدہ نہیں ہو بلکہ سنجیدہ بننے کی کوشش کر رہے ہو۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں حضور۔ ویسے ہمیں سنجیدہ بننے کے لئے بڑی تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''کیسی تکلیف۔''۔۔۔۔۔وزیراعظم نے پوچھا۔

''جی میرے دانت باہر نکلے ہوئے ہیں اور سنجیدہ بننے کے لئے انہیں چھپانا ضروری ہے۔ چنانچہ جتنی میں انہیں چھپانے کی کوشش کرتا ہوں اتنے ہی باہر نکل آتے ہیں۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے دانت چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے ہونٹ گول دائرے کی صورت میں بنائے اور اس کی شکل اتنی عجیب و غریب بن گئی کہ سب کی بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی۔

''اس کے تو دانت باہر ہیں حضور اور میرے کان

باہر ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں کس طرح چھپاؤں تاکہ سنجیدہ بنوں۔"_____آنگلو نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور سب دربار والے بے اختیار ہنس پڑے۔

"آنگلو کان تو سب کے باہر ہوتے ہیں۔" بادشاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں حضور مرغیوں کے کان اندر ہوتے ہیں اس لئے وہ ہمیشہ سنجیدہ ہی رہتی ہیں۔ آپ نے انہیں کبھی ہنستے نہیں دیکھا ہوگا۔"_____آنگلو نے فوراً دلیل دی اور ایک بار پھر پورا دربار ہنس دیا۔

اس سے پہلے کہ بادشاہ کوئی جواب دیتا اچانک دربان اندر آ کر مؤدبانہ انداز میں جھک گیا۔

''حضور عالی ایک سوداگر بڑے نایاب موتی لے کر حاضر ہونا چاہتا ہے۔'' ــــــ دربان نے گونجدار مگر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور بادشاہ موتیوں کا نام سن کر چونک پڑا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا اور پورے دربار میں خاموشی چھا گئی۔ ہر شخص اپنی اپنی جگہ مؤدب اور ساکت ہو کر بیٹھ گیا۔

''سوداگر کو ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔'' بادشاہ نے دربار میں خاموشی ہوتے ہی حکم دیا۔

اور دربان آداب کر کے واپس چلا گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک بوڑھے سوداگر کے ساتھ دربار میں حاضر ہو گیا۔

سوداگر نے آگے بڑھ کر شاہی آداب کے مطابق سات بار جھک کر سلام کیا اور پھر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

''بادشاہ سلامت کی خدمت میں یہ بوڑھا سوداگر چند موتی لے کر حاضر ہوا ہے۔ یہ بے حد نایاب موتی ہیں اور ایسے موتی آج تک میری نظروں سے بھی نہیں گزرے۔ حالانکہ ہماری سات پشتیں موتیوں کا کاروبار کرتی چلی آئی ہیں۔ اب میرے ہاتھ لگے ہیں تو میں فوراً حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں حضور کہ پوری دنیا میں اس وقت آپ سے زیادہ قدردان کوئی اور نہیں۔''——سوداگر نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بادشاہ کی تعریف میں پوری تقریر کر ڈالی۔

''موتی ہمارے حضور پیش کرو۔ اگر واقعی نایاب ہوئے تو تمہیں منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔''——بادشاہ

نے اپنی تعریف سے خوش ہوتے ہوئے کہا اور سوداگر نے اپنے چوغے کی اندرونی جیب سے مخمل کا ایک بڑا خوبصورت ڈبہ نکال لیا۔ اس نے جیسے ہی ڈبہ کھولا پورے دربار کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ ڈبے میں دو بڑے بڑے سفید بے داغ موتی موجود تھے۔ ان میں بے حد چمک تھی۔ وہ مرغی کے انڈے کے برابر بڑے تھے۔

ایسے موتی بادشاہ کی نظروں سے بھی آج تک نہیں گزرے تھے۔ یہ بے حد نایاب تھے۔ بادشاہ کو بے حد خوشی ہوئی۔ اس نے ڈبہ ہاتھ میں لے کر موتیوں کو قریب سے دیکھا اور پھر وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

''سوداگر تم نے ہمیں خوش کر دیا۔ بتاؤ کیا انعام دیا جائے۔''۔۔۔۔۔ بادشاہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ سوداگر کچھ کہتا اچانک آنگلو بول پڑا۔

''حضور تکلیف میں نے اٹھائی، کوشش میں نے کی اور انعام یہ سوداگر لے جائے۔ یہ انصاف کے خلاف ہے۔''

اور پھر دربار حیرت سے آنگلو کو دیکھنے لگا۔ سوداگر نے بھی مڑ کر آنگلو کو دیکھا کہ یہ انعام لینے والا کون آگیا ہے اور آنگلو کی شکل دیکھ کر وہ بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے دخل اندازی کی جرأت کیوں کی۔"۔۔۔۔ بادشاہ کو اس وقت آنگلو کی خواہ مخواہ مداخلت پر بے حد غصہ آ گیا تھا۔

"جناب میں نے سنجیدہ بننے کے لئے تکلیف اٹھائی۔ اپنے کان اندر کرنے کے لئے اتنی دیر کوشش کی تاکہ مرغی کی طرح سنجیدہ ہو جاؤں۔ بڑی مشکل سے یہ دو انڈے پیدا ہوئے تو انعام یہ سوداگر لے جائے۔" آنگلو نے بڑی معصومیت سے جواب دیا۔

"مگر تمہارے کان تو ابھی تک باہر ہیں۔ پھر تم مرغی کیسے بن گئے اور تم نے انڈے کب دے دیئے اور وہ انڈے دربار میں رہنے کی بجائے اس سوداگر کے پاس کیسے پہنچ گئے۔"۔۔۔۔ بادشاہ نے مسکراتے ہوئے جرح کی۔

"یہی تو میں سوچ رہا تھا حضور۔ میرے تو خیال میں

میں سوچتا ہی رہا اور سنجیدگی اس سوداگر کے پاس پہنچ گئی۔ دیکھئے اس کے کان غائب ہیں۔ بہرحال انعام پر تو میرا ہی حق بنتا ہے۔"۔۔۔۔۔ آنگلو نے سوداگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس نے سر پر ایک بڑی سے ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ جس سے اس کے دونوں کان چھپ گئے تھے۔

اور اس کی بات سن کر بادشاہ اور پورے درباری بھی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔ البتہ سوداگر حیران و پریشان کھڑا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ یہ کان چھپنے، مرغی اور انڈے کا آخر کیا مقصد ہے۔

"تم کیا کہہ رہے ہو میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر تم ان موتیوں پر طنز کر رہے ہو تو پھر تم ہی بادشاہ سلامت کو سورج موتی لادو تو میں مانوں۔"۔۔۔۔۔ سوداگر نے چڑ کر کہا۔

"سورج موتی! کیا کہا تم نے۔"۔۔۔۔۔ بادشاہ سورج موتی کا نام سن کر چونک پڑا۔

"جی ہاں حضور دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی اور

سب سے بہترین موتی ''سورج موتی'' سمجھا جاتا ہے جو قاف کی پہاڑیوں میں کسی غار میں موجود ہے۔ سنا ہے وہ ایک گیند جتنا بڑا ہے اور سورج کی طرح چمکدار ہے۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ یہ موتی حضرت جبرائیل علیہ السلام بطور تحفہ حضرت سلیمان پیغمبر کے لئے جنت سے لائے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفات سے پہلے اس موتی کو قاف کی پہاڑیوں میں سے کسی پہاڑی کی غار میں چھپا دیا تھا اور آج تک وہ وہیں ہے۔ بے شمار لوگوں نے ہر ممکن کوشش کر لی ہے مگر آج تک موتی حاصل کرنے میں کوئی کامیاب نہیں ہو سکا۔''۔۔۔۔۔بوڑھے سوداگر نے سورج موتی کے متعلق تمام حالات بتلاتے ہوئے کہا۔

''میں ہر قیمت پر وہ موتی حاصل کروں گا۔''بادشاہ نے تخت پر زور سے مکہ مارتے ہوئے دعوے سے کہا۔

''مگر حضور گستاخی معاف' بے شمار بادشاہ، شہزادے، سپہ سالار اور بہادر سے بہادر، چالاک سے چالاک انسان اس موتی کو حاصل کرنے میں اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ اس کا خیال

چھوڑ دیں۔ یہ ناممکن ہے میں نے تو غصے میں آ کر اس کا نام لے دیا تھا۔"——سوداگر نے بادشاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم ہر قیمت پر وہ سورج موتی حاصل کریں گے چاہے اس کے لئے ہمیں اپنا تخت و تاج ہی کیوں نہ چھوڑنا پڑے۔"——بادشاہ بھی آخر بادشاہ تھا اور پھر موتیوں پر تو وہ جان دیتا تھا۔ اس لئے وہ بھی ضد پر اڑ گیا۔

"آپ کی مرضی حضور میرا کام تو سمجھانا تھا۔"سوداگر نے بادشاہ کو ضد پر آتے دیکھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم خزانے کے انچارج سے جا کر ان موتیوں کے بدلے جتنا انعام چاہو لے لو۔ ہماری طرف سے اجازت ہے۔"——بادشاہ نے موتیوں کا ڈبہ اپنے پاس رکھتے ہوئے حکم دیا اور سوداگر سلام کرنے کے بعد دربار سے باہر نکل گیا۔

پورے دربار میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہر شخص اس سورج موتی کے متعلق سوچ رہا تھا۔

"کوئی ہے جو ہمارے لئے اس موتی کو حاصل کر کے لائے۔"——بادشاہ نے چند لمحوں کے بعد تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حضور ویسے تو ہم سب آپ کے غلام ہیں۔ آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔ ہم سب اس موتی کی تلاش میں جا سکتے ہیں مگر حضور سوداگر کا کہنا سچ ہے۔ میں نے بھی بزرگوں سے اس موتی کے متعلق سنا ہے اور آج تک بے شمار لوگ اس کے لئے جانیں گنوا چکے ہیں۔ اس لئے میرا تو مشورہ ہے کہ آپ اس کا خیال

دل سے نکال دیں۔" ــــــــ وزیراعظم نے بادشاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں کسی کو مجبور نہیں کرنا چاہتا۔ مگر میں یہ موتی ضرور حاصل کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے خود کیوں نہ جانا پڑے۔ ویسے تم ملک میں اعلان کرا دو کہ جو کوئی اس موتی کو حاصل کر کے مجھے لا دے گا میں اس کو اپنی آدھی سلطنت دوں گا اور شہزادی کی شادی بھی اس سے کر دوں گا۔" ــــــــ بادشاہ نے اعلان کرتے ہوئے کہا۔

"حضور مجھے اجازت دیجئے کہ میں سورج موتی لے آتا ہوں۔ آدھی سلطنت کی تو مجھے ضرورت نہیں۔ البتہ شادی ہو جائے تو مزہ آجائے۔" ــــــــ بانگلو نے اٹھ کر بآواز بلند اپنی خدمات پیش کر دیں۔ کیونکہ کوئی لڑکی ان دونوں بھائیوں سے شادی پر رضامند نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے بانگلو نے سوچا کہ اگر موتی اسے مل جائے تو کم از کم شادی تو ہو ہی جائے گی اور شادی بھی کسی ایسی ویسی لڑکی سے نہیں بلکہ شہزادی جیسی خوبصورت لڑکی سے۔ اسے اور کیا چاہئے تھا۔

"احمق آدمی تم یہ موتی کہاں سے لاؤ گے۔ خاموش بیٹھو"___ بادشاہ نے غصے سے اسے جھڑک دیا۔

"جناب واقعی یہ تو احمق ہے اس کا سر دیکھئے کتنا چھوٹا ہے۔ بھلا اس کے سر میں عقل کہاں گھس سکتی ہے میرا سر ملاحظہ فرمایئے۔ تمام دنیا کی عقل اس میں سما سکتی ہے۔ اس لئے مجھے اجازت دیجئے میں ضرور سورج موتی لے آؤں گا اور پھر شہزادی سے شادی بھی ہو جائے گی اور آدھی سلطنت بھی مل جائے گی۔ آدھے بادشاہ آپ ہوں گے آدھا میں ہوں گا۔"___ آنگلو نے بڑی معصومیت سے کہا اور تمام دربار نے بڑی مشکل سے اس کی بات سن کر اپنی ہنسی روکی۔ کیونکہ بادشاہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"تم دونوں گستاخ ہو۔ تم دونوں دفع ہو جاؤ۔ اب میرے دربار میں تب آنا جب سورج موتی لے آؤ۔ ورنہ میں تمہیں قتل کرا دوں گا۔"___ بادشاہ کو ان دونوں کی بے موقعہ باتوں پر بے پناہ غصہ آیا مگر چونکہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ دونوں احمق ہیں اس لئے ان کے قتل کا حکم دینے کی بجائے انہیں دربار سے نکل جانے کا

حکم دیا۔

بادشاہ کا حکم سن کر وہ دونوں اٹھے۔ آنگلو نے غصیلی نظروں سے بانگلو کو دیکھا اور بانگلو نے آنگلو کو اور پھر وہ دونوں بادشاہ کو سلام کر کے دربار سے نکل آئے۔

بادشاہ کے دربار سے نکل کر وہ دونوں بھائی اپنے محل میں آئے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے ناراض تھے مگر جلد ہی بانگلو نے آنگلو سے صلح کرتے ہوئے کہا۔

"آنگلو بھائی ہم دونوں بھائی ہیں کیوں نہ اکٹھے جا کر موتی غار سے نکال لائیں اور ایسا کریں گے کہ شہزادی بھی آدھی آدھی بانٹ لیں گے اور سلطنت بھی آدھی آدھی کرلیں گے۔"

"بات تمہاری ٹھیک ہے مگر شہزادی کو کیسے آدھا کریں گے۔" ـــــــ آنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ کون سی مشکل بات ہے۔ شہزادی چھ حرفوں سے بنی ہوئی ہے۔ ہم دونوں تین تین حرف لے لیں گے۔ یعنی ش ہ ز ا د ی۔ اس میں سے شہز میں لے لوں گا اور ادی تم لے لینا۔" ـــــــ بانگلو نے سارا

مسئلہ ہی حل کر دیا۔
"ہاں بھائی بانگلو یہ ٹھیک ہے۔ تم تو بے حد عقلمند ہو۔ مجھے آدھی شہزادی ہی کافی ہے۔ پوری عورت نہ سہی۔ آدھی ہی سہی۔ نہ ہونے سے تو بہتر ہے۔" آنگلو نے اس کے خیال کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
اور وہ دونوں خوش ہو کر ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے۔
"اچھا اب قاف کی پہاڑیوں پر چلنے کی تیاری کرو۔ ہم آج شام کو ہی چل پڑیں گے۔"——بانگلو نے تجویز پیش کی۔
"نہیں بانگلو بھائی ہمیں ابھی چل پڑنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ ہمیں دو چار دن کی دیر ہو جائے اور شہزادی بوڑھی ہو جائے۔ بوڑھی کے پانچ حرف ہوتے ہیں اور یہ آدھے تقسیم نہیں ہو سکیں گے اور اس طرح ہم دونوں میں جھگڑا ہو جائے گا۔"——آنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
اور بانگلو کی سمجھ میں بھی یہ بات آ گئی۔ چنانچہ وہ دونوں گھوڑوں پر سوار ہو کر اسی لمحے سورج موتی کو حاصل کرنے کے لئے چل پڑے۔

وہ دونوں گھوڑے دوڑاتے ہوئے شہر سے باہر تو نکل آئے مگر اب وہ رک گئے تھے کیونکہ ان دونوں میں سے کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ قاف کی پہاڑیاں کس طرف ہیں۔ جوش میں وہ بھاگے تو چلے آئے تھے مگر اب سوچ رہے تھے کہ جائیں تو کس طرف جائیں۔

"بانگلو قاف کی پہاڑیاں کس طرف ہیں۔ کیا تم جانتے ہو۔" ــــــ آنگلو نے بانگلو سے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ میں سمجھا کہ شاید تمہیں معلوم ہے۔" ــــــ بانگلو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ دونوں مل کر سوچتے ہیں۔امید ہے معلوم ہو جائے گا۔" ــــــ آنگلو نے کہا اور پھر وہ

دونوں گھوڑوں سے نیچے اتر پڑے۔ ایک دوسرے کے ساتھ جسم ملا کر کھڑے ہو گئے۔ اس طرح وہ شاید مل کر سوچ رہے تھے۔

''کچھ سمجھ آئی۔''_____بانگلو نے پوچھا۔

''ہاں ہاں کچھ کچھ آ رہی ہے۔''_____آنگلو نے جواب دیا۔

''کیا آ رہی ہے۔''_____بانگلو نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''کہاں آ رہی ہے۔''_____آنگلو نے بھی چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں ناک کی سیدھ چلے چلیں۔ سنا ہے دنیا گول ہے۔ ضرور کہیں نہ کہیں گھومتے گھامتے پہاڑیاں آ ہی جائیں گی۔''_____بانگلو نے تجویز پیش کی۔

''بھائی بانگلو تم تو ضرورت سے زیادہ عقلمند ہوتے جا رہے ہو۔ ایسا کرنا شہزادی کا سر والا حصہ مجھے دے دینا تاکہ اس کی عقل اور میری عقل مل کر تمہارے برابر ہو جائے۔''_____آنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے دے دوں گا"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے بڑے شاہانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر وہ دونوں گھوڑوں پر چڑھ کر آگے بڑھنے لگے۔ دونوں نے اپنی اپنی ناک کی سیدھ میں گھوڑے دوڑا دیئے۔ مگر دوسرے لمحے دونوں گھوڑے ایک دوسرے سے زور سے ٹکرائے اور وہ دونوں اچھل کر زمین پر جا گرے۔ کیونکہ ان دونوں کی ناکیں قدرے ٹیڑھی تھیں۔ ایک کی ناک کا رخ قدرے مشرق کی طرف تھا تو دوسرے کی ناک کا رخ قدرے مغرب کی طرف تھا۔ اس لئے جیسے ہی انہوں نے اپنی اپنی ناک کی سیدھ میں گھوڑے دوڑائے چند ہی قدموں کے بعد گھوڑے ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور وہ دونوں اچھل کر گھوڑوں سے نیچے جا گرے۔ گو چوٹیں تو انہیں کافی لگیں مگر وہ دونوں تیزی سے اٹھ کر کپڑے جھاڑنے لگے۔

ان کے گرنے اور ایک دوسرے کے ٹکرانے سے گھوڑے بھڑک اٹھے اور تیزی سے آگے دوڑتے چلے گئے۔ آنگلو بانگلو دونوں کپڑے جھاڑنے میں مصروف رہے اور گھوڑے دوڑتے ہوئے ان دونوں کی نظروں

سے اوجھل ہو گئے۔

''ارے گھوڑے کہاں گئے۔''_____اچانک بانگلو کو خیال آیا تو وہ چونک کر بولا۔

''میرے خیال میں انہوں نے ہماری باتیں سن لی تھیں اس لئے ہم دونوں کو گرا کر وہ موتی لینے اکیلے ہی دوڑ پڑے ہیں۔''_____آنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''احمق کہیں کے۔ بھلا وہ شہزادی کو آدھا آدھا کیسے کریں گے۔ ترکیب تو ہم نے محل کے اندر سوچی تھی انہیں کیا پتہ۔''_____بانگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور آنگلو بھی گھوڑوں کی حماقت پر ہنس دیا۔

''چلو پیدل ہی چلتے ہیں۔ اللہ میاں نے گھوڑوں کو چار ٹانگیں دی ہیں تو ہمیں دو تو دی ہیں۔ وہ اگر ایک دن میں پہنچ جائیں گے تو ہم دو دن میں پہنچ جائیں گے۔ ایک دن کا فرق ہی تو پڑے گا۔''_____بانگلو نے کہا۔

''میرے خیال میں ہم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلیں۔ اس طرح ہم دونوں کی ٹانگیں مل کر چار

Arshad

ہو جائیں گی اور گھوڑے چونکہ ہاتھ نہیں ملا سکتے اس لئے ان کی بھی چار ٹانگیں ہی رہیں گی اور اس طرح ہم بھی ان کے ساتھ ہی قاف کی پہاڑیوں پر پہنچ جائیں گے۔"—— بانگلو نے تجویز پیش کی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھنے لگے۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور آگے گئے تھے کہ اچانک درمیان میں ایک درخت آگیا اور وہ دونوں رک گئے۔ بانگلو درخت کی ایک طرف تھا اور آنگلو دوسری طرف۔ اور ان دونوں کے درمیان درخت تھا۔ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہتے تھے اور ہاتھ نہ چھوڑتے تو درخت آگے نہیں بڑھنے دیتا تھا۔

''آنگلو۔ میرا خیال ہے یہ درخت بھی گھوڑوں کا ساتھی ہے ہمیں علیحدہ کرنا چاہتا ہے۔ بس تم میرا ہاتھ نہ چھوڑنا۔ ہم بھلا اس درخت سے ڈرتے ہیں۔'' بانگلو نے کہا۔

''ہاں بانگلو ہاتھ نہ چھوڑنا۔ آخر کبھی تو تنگ آکر یہ

درخت درمیان سے ہٹے گا۔ اگر یہ درخت ہے تو ہمارا نام بھی آنگلو بانگلو ہے۔"____ آنگلو نے بڑے پُراعتماد لہجے میں کہا اور وہ درخت کے دونوں طرف اطمینان سے کھڑے ہو گئے اور انتظار کرنے لگے کہ کب درخت اپنی ضد چھوڑ کر شکست تسلیم کر لے اور درمیان سے ہٹ جائے مگر درخت بھلا کہاں ہٹتا لہٰذا دونوں مقابلے پر ڈٹے ہوئے تھے۔

اس طرح کھڑے کھڑے رات پڑ گئی اور ان دونوں کی ٹانگیں تھک گئیں مگر وہ ہاتھ چھوڑ کر اپنی ٹانگیں چار سے کم اس لئے نہیں کرنا چاہتے تھے کہ کہیں گھوڑے پہلے نہ پہنچ جائیں۔

اچانک ایک قافلہ ادھر سے گزرا۔ جب قافلے والوں نے ان دو عجیب وغریب آدمیوں کو یوں درخت کے اردگرد بت بنے کھڑے دیکھا تو وہ سب پہلے تو ڈر گئے کہ نہ جانے جن ہیں یا بھوت۔ مگر قافلے کا سردار بڑا بہادر آدمی تھا۔ وہ آگے بڑھ آیا اور پھر اس نے قریب آ کر غور سے انہیں دیکھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ دونوں انسان ہیں تو اس

نے پوچھا۔

"تم دونوں کون ہو اور اس طرح یہاں کیوں کھڑے ہو"

"ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ اس لئے پکڑا ہوا ہے کہ ہماری ٹانگیں چار کی بجائے دو نہ ہو جائیں اور گھوڑے ہم سے پہلے قاف کی پہاڑیوں پر نہ پہنچ جائیں۔ مگر یہ درخت جان بوجھ کر درمیان میں آ گیا ہے اور اب ضد کر کے کھڑا ہے۔ درمیان سے ہٹتا ہی نہیں مگر ہم بھی کم ضدی نہیں۔"——بانگلو نے سردار کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

مگر سردار کی سمجھ میں یہ تفصیل کیسے آتی۔ اس نے تو یہی سمجھا کہ یہ دونوں پاگل ہیں۔

"تم دونوں پاگل ہو۔ درخت اپنی جگہ سے کیسے ہٹے گا۔ تم ہاتھ چھوڑ دو اور درخت سے آگے بڑھ کر پھر پکڑ لینا۔"——سردار نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"واہ کیوں چھوڑ دیں۔ تم بھی مجھے گھوڑوں کے ساتھی معلوم ہوتے ہو۔ ہماری قوت گھٹانا چاہتے ہو۔"——آنگلو نے بڑی ناراضگی سے کہا اور سردار بے اختیار ہنس دیا۔

اب قافلے کے لوگ بھی سردار کو ان سے باتیں کرتے دیکھ کر ان کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے اور سب ان کے پاگل پن پر ہنس رہے تھے۔

''اچھا تو پھر ایسا کرو کہ دوسرے ہاتھ جو خالی ہیں وہ پکڑ لو اور یہ ہاتھ چھوڑ دو درخت ہٹ جائے گا اور تمہاری ضد بھی پوری ہو جائے گی۔''۔۔۔۔۔سردار نے انہیں ترکیب بتلائی۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح ہم درخت کو شکست دے سکتے ہیں۔''۔۔۔۔۔آنگلو کے ذہن نے اس ترکیب کو فوراً قبول کر لیا اور بانگلو نے بھی اس کی تائید کی۔ چنانچہ انہوں نے خالی ہاتھ بڑھا کر ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لئے مگر اس طرح ان کا رخ بدل گیا۔ اب ان کا منہ آگے کی بجائے پیچھے کی طرف ہو گیا تھا۔ انہوں نے پہلے والے ہاتھ تو چھوڑ دیئے مگر رخ بدل جانے کی وجہ سے درخت ایک بار پھر ان کے درمیان تھا۔

''بڑا بدمعاش درخت ہے۔ یہ پھر درمیان میں آ گیا۔''۔۔۔۔۔دونوں نے غصے بھرے لہجے میں کہا اور

سردار اور قافلے والے ان کے احمق پن پر ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے۔
سردار کو اور تو کچھ نہ سوجھا اس نے جھٹکے سے ان دونوں کے ہاتھ چھڑائے اور پھر ان کا رخ تبدیل کر کے دونوں کے ہاتھ پھر ملا دیئے۔ اب درخت پیچھے رہ گیا تھا۔
''اب تو ٹھیک ہے۔''____سردار نے ہنستے ہوئے کہا۔
''ہاں سردار۔ تمہارا بہت بہت شکریہ۔ ہم جب آدھے بادشاہ بنیں گے تو تمہیں اپنا وزیراعظم بنائیں گے۔ تم کافی عقلمند ہو۔ مگر ہم سے کم۔''____دونوں نے سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔
''شکریہ شکریہ۔ ویسے یہ تو بتلاؤ کہ تم دونوں نے جانا کہاں ہے۔ رات ہو چکی ہے نہ تمہارے پاس سامان ہے اور نہ ہی زادِ راہ اور آگے جنگل ہی جنگل ہے۔'' سردار نے ازراہ ہمدردی پوچھا۔
''ہم قاف کی پہاڑیوں پر جا رہے ہیں۔ وہاں سے ہم نے سورج موتی لے آنا ہے اور بادشاہ کو دے کر

شہزادی سے شادی کرنی ہے اور آدھی سلطنت لینی ہے۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے اسے بتلایا۔

''اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔ پچھلے شہر میں ہم نے بادشاہ کی طرف سے اعلان سنا تھا تو تم سورج موتی لینے جا رہے ہو۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں سردار اور تم دیکھ لینا کہ ہم یہ موتی ضرور حاصل کر لیں گے۔''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''خدا کرے کہ تم دونوں اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جاؤ مگر جس طرح تم جا رہے ہو اس طرح تو تمام عمر اس جنگل سے باہر ہی نہیں نکل سکو گے۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ ہماری عمر اس جنگل سے زیادہ لمبی ہے۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔

سردار اور قافلے والے ان دونوں کو پاگل سمجھ کر واپس اپنی راہ پر چل دیئے۔

وہ دونوں اسی طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالے تیز تیز قدم

اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ یہ ان کی خوش قسمتی تھی یا اتفاق کہ کافی دور تک ان کے درمیان کوئی درخت نہیں آیا اور وہ آسانی سے آگے بڑھتے رہے۔

Arshad

چلتے چلتے انہیں دور سے روشنی نظر آئی اور وہ دونوں خوش ہو گئے۔

"جلدی چلو آنگلو یہ روشنی ضرور سورج موتی سے نکل رہی ہوگی۔ ہم قریب پہنچ گئے ہیں۔ اب ہاتھ پکڑنے کی ضرورت نہیں رہی۔"——بانگلو نے کہا اور ہاتھ چھوڑ کر روشنی کی طرف بھاگ پڑا۔

آنگلو بھی اس کے ساتھ دوڑ رہا تھا اور وہ دونوں لمحہ بہ لمحہ روشنی کے قریب ہوتے جا رہے تھے۔ جلد ہی وہ روشنی کے قریب پہنچ گئے۔ قریب پہنچ کر ان کی امیدوں پر اوس پڑ گئی کیونکہ یہ روشنی جنگل میں موجود ایک جھونپڑی کے دروازے سے نکل کر باہر آرہی تھی۔ وہ

دونوں جھونپڑی کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور جھونپڑی کے اندر چراغ جل رہا تھا اور ایک لمبی سفید داڑھی والے بزرگ بیٹھے عبادت کر رہے تھے۔ ان کی آواز سن کر انہوں نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ ان کی آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔

"کون ہو تم۔ اندر آجاؤ"——— بزرگ نے انہیں دروازے پر کھڑے دیکھ کر کہا۔

اور وہ دونوں ڈرتے جھجکتے جھونپڑی کے اندر آ گئے۔

"ہم آنگلو بانگلو ہیں بابا جی اور سورج موتی لینے قاف کی پہاڑیوں پر جا رہے ہیں۔"——— دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔

بزرگ نے ایک بار پھر غور سے انہیں دیکھا۔ جیسے یقین کر رہے ہوں کہ وہ واقعی سچ کہہ رہے ہیں۔ پھر بولے۔

"بیٹھ جاؤ۔"

وہ دونوں خاموشی سے بیٹھ گئے۔ بزرگ نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر بعد انہوں نے آنکھیں

کھولیں اور پھر مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔

''میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم دونوں موتی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیونکہ تم دونوں ازلی احمق ہو اور آج تک اس کو حاصل کرنے کے لئے بہادر ، چالاک اور عقلمند ہی کوشش کرتے رہے ہیں اور وہ زیادہ عقلمندی کی وجہ سے ہی ناکام رہے۔''

''اچھا بابا جی۔ پھر تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ قاف کی پہاڑیاں کس طرف ہیں۔'' بانگلو نے سوال کیا۔

''نہ صرف بتا دوں گا بلکہ وہاں تمہیں پہنچا بھی دوں گا۔ کیونکہ مجھے ایسا ہی حکم ملا ہے مگر اب آدھی رات گزر چکی ہے۔ تم دونوں سو جاؤ۔ صبح سویرے میں تمہیں جگا کر بھیج دوں گا۔'' ــــــ بزرگ نے جواب دیا۔

اور وہ دونوں وہیں لیٹ گئے۔ کیونکہ تھکے ہوئے تو وہ بہت تھے۔ البتہ آنگلو سے نہ رہا تھا تو اس نے سوتے سوتے کہہ ہی دیا۔

''بابا جی۔ خیال کرنا کہیں ایسا نہ ہو ہمیں دھوکے

سے سلا کر تم جا کر سورج موتی لے آؤ اور شہزادی سے شادی کر لو اور ہم دونوں کنوارے کے کنوارے ہی رہ جائیں۔"

"تم فکر نہ کرو بیٹے۔ موتی حاصل کرنا تمہارے ہی مقدر میں لکھا ہے۔ مگر ...... خیر اب تم سو جاؤ۔" بزرگ کچھ کہتے کہتے رک گیا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ عبادت شروع کر دی اور چند ہی لمحوں میں ان دونوں کے خراٹوں سے جھونپڑی گونجنے لگی۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خراٹے لے رہے تھے۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ان دونوں کے درمیان خراٹوں کا مقابلہ ہو رہا ہو۔

جب ان دونوں کی آنکھ کھلی تو سورج ان کے سر پر آچکا تھا اور گرمی کے مارے ان کے جسم پھنک رہے تھے۔

وہ دونوں چونک کر اٹھ بیٹھے اور پھر انہوں نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا کیونکہ وہ چٹیل میدان میں سوئے ہوئے تھے۔ نہ وہاں جنگل تھا اور نہ ہی جھونپڑی اور نہ ہی وہ بزرگ کہیں نظر آرہا تھا۔ البتہ سامنے اونچی اونچی پہاڑیوں کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ پہاڑیوں کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آگ کی بنی ہوئی ہوں۔

''وہ بزرگ کہاں گئے اور ہم آگ کی پہاڑیوں پر کیسے پہنچ گئے۔'' ــــــ دونوں نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے یہی قاف کی پہاڑیاں ہیں اور بزرگ نے چونکہ رات کو وعدہ کیا تھا کہ ہمیں یہاں پر بھیج دے گا۔ چنانچہ اس نے بھیج دیا۔ چاہے اس نے سوتے سوتے ہی ہمیں پہاڑیوں کے پاس بھیج دیا یا پھر پہاڑیوں کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ بہرحال بات کوئی اسی قسم کی ہے۔'' ــــــ بانگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہی قاف کی پہاڑیاں ہیں۔ یہ تو آگ کی پہاڑیاں ہیں۔ آگ میں سورج موتی پڑا ہوگا تو اب تک جل کر راکھ نہ بن چکا ہوگا۔'' ــــــ آنگلو نے مٹکے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''واقعی یہ تو سوچنے کی بات ہے چلو دیکھ ہی لیتے ہیں کہیں کوئی بورڈ ضرور لگا ہوگا جس پر پہاڑیوں کا نام لکھا ہوگا اور اگر یہ واقعی آگ کی پہاڑیاں ہیں تو پہلے ہمیں ان پر پانی ڈالنا پڑے گا۔ جب آگ بجھ جائے گی پھر ہم ان پر چڑھیں گے۔'' ــــــ بانگلو نے کہا اور

پھر وہ دونوں بورڈ کی تلاش میں چل پڑے۔ ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک وہ دونوں یک دم رک گئے۔ کیونکہ سامنے ایک بہت بڑا سانپ پھن پھیلائے کھڑا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے انہیں روکنے کے لئے کھڑا ہو۔

"یہ سانپ تو نہیں لگتا۔"_____ بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر کیا لگتا ہے۔"_____ آنگلو نے بڑے غصے سے پوچھا جیسے بانگلو کی حماقت پر غصے ہو رہا ہو کہ وہ اچھے بھلے سانپ کو کہہ رہا ہے کہ سانپ نہیں لگتا۔

"سانپ کا دادا۔"_____ بانگلو نے جواب دیا اور آنگلو کو بھی جواب سن کر اثبات میں سر ہلانا پڑا۔

"سانپ کے دادا جی۔ ہمارا راستہ کیوں روکا ہوا ہے۔ ہم تو بورڈ تلاش کر رہے ہیں تاکہ معلوم کریں کہ یہ پہاڑیاں قاف کی ہیں یا آگ کی۔"_____ بانگلو نے سانپ سے مخاطب ہو کر کہا اور سانپ نے زور سے پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکلے اور اردگرد کی جھاڑیوں کو آگ لگ گئی۔

''دیکھا تم نے سانپ کے دادا نے کیا کہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ پہاڑیاں قاف کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں۔ تبھی تو ان کے منہ سے آگے کے شعلے نکلتے ہیں۔ ورنہ قاف کے نہ نکلتے۔''_____ آنگلو نے بانگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تم کہتے تو ٹھیک ہو۔ میرے خیال میں یہی بورڈ ہے۔ بس صرف فرق یہ ہے کہ ادھر ہمارے شہر میں بورڈ لکڑی اور لوہے کے ہوتے تھے اور یہاں سانپ کے ہیں۔''_____ بانگلو نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر ٹھیک ہے آؤ واپس چل کر بزرگ سے کہیں کہ جناب بزرگ صاحب آپ سے غلطی ہو گئی ہے۔ آپ نے ہمیں قاف کی پہاڑیوں پر بھیجنا تھا مگر اس کی جگہ آگ کے پہاڑ پر بھیج دیا ہے۔''_____ آنگلو نے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

بانگلو بھی اس کے ساتھ ہی مڑا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے واپس اس جگہ پہنچ گئے جہاں وہ سوئے ہوئے تھے۔ وہ دونوں وہاں آ کر دوبارہ اسی طرح لیٹ گئے اور انہوں نے آنکھیں بند کر کے بزرگ کو

ان کی غلطی بتلانی شروع کر دی۔ ابھی انہوں نے بزرگ کو پوری بات بھی نہیں بتلائی تھی کہ اچانک انکے قریب پھنکار کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں بے اختیار اچھل کر بیٹھ گئے۔

وہ ایک بڑا سا سانپ تھا جو رینگتا ہوا ان کے قریب پہنچ چکا تھا اور یہ پھنکار کی آواز اسی کے منہ سے نکلی تھی۔

''فرمایئے جناب۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے سانپ سے مخاطب ہو کر نرم لہجے میں کہا۔

جواب میں سانپ نے ایک اور پھنکار ماری اور اس دفعہ اس کے منہ سے نکلنے والے شعلے ان کے پیروں کو چھو گئے اور وہ دونوں ہائے ہائے کر کے اٹھ کر بھاگ پڑے۔ سانپ بھی تیزی سے رینگتا ہوا ان کے پیچھے آنے لگا۔

''باپ رے باپ۔ یہ سانپ کے دادا جی تو بے حد

خطرناک ہیں۔ سالے نے ہمارے پیر جلا دیئے۔ شکر ہے کہ اس کی طرف ہم پیر کر کے سوئے ہوئے تھے۔ اگر سر ادھر ہوتا تو اب تک ہم گنجے ہو چکے ہوتے اور پھر شہزادی ہمارے سروں پر چپت مارا کرتی اور ہم چپتیں کھا کھا کر چپاتیاں بن جاتے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے دوڑتے دوڑتے آنگلو سے کہا اور آنگلو نے بھی خدا کا شکر ادا کیا۔

وہ سوچنے لگا واقعی وہ تو چپاتیاں بن جاتے اور کوئی پتہ نہیں کہ شہزادی کو زیادہ بھوک لگتی اور وہ ہم دونوں چپاتیوں کو کھا ہی جاتی۔

مگر اب سانپ کے دادا جی بھی پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے اور وہ برابر ان کے پیچھے تیزی سے رینگتے آ رہے تھے اور ان کی رفتار ان دونوں کے دوڑنے سے کہیں زیادہ تھی۔ کیونکہ فاصلہ لمحہ بہ لمحہ کم ہوتا جا رہا تھا۔

''میرا خیال ہے ایسا کریں تم دائیں طرف مڑ جاؤ اور میں بائیں طرف۔ سانپ کے دادا جی جس کے پیچھے جائیں دوسرا رک جائے اور پھر جیسے ہی اس کی دم

اس کے قریب آئے وہ اس کی دم کسی درخت سے باندھ دے۔ اس طرح سانپ کے دادا جی وہیں رہ جائیں گے اور ہم بڑے آرام سے آگے بڑھ جائیں گے۔"_____ آنگلو نے تجویز پیش کی اور بانگلو کو یہ تجویز بے حد پسند آئی۔ چنانچہ اس نے فوراً اس تجویز پر عمل بھی شروع کر دیا اور دوڑتے دوڑتے اچانک اپنا رخ دائیں طرف موڑ لیا۔ آنگلو بھی حسب پروگرام بائیں طرف مڑ گیا۔ سانپ یہ دیکھ کر ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر وہ بانگلو کے پیچھے ہو لیا۔

اس کو بانگلو کے پیچھے جاتا دیکھ کر آنگلو فوراً رک گیا۔ سانپ بے حد لمبا تھا۔ کافی دیر بعد اس کی دم آنگلو کے قریب پہنچی۔ وہاں ایک خاصا بڑا درخت بھی تھا۔ چنانچہ آنگلو نے آگے بڑھ کر سانپ کی دم پکڑ لی۔ مگر سانپ چونکہ خاصا طاقتور تھا اور اچھی خاصی رفتار سے جا رہا تھا اس لئے بجائے اس کے کہ آنگلو اس کی دم پکڑ کر اسے روکتا وہ خود ہی اس کے ساتھ گھسٹتا چلا گیا۔

آگے ایک اور درخت تھا۔ آنگلو گھسٹتا ہوا درخت کے

ساتھ جا ٹکرایا۔ مگر اس نے سانپ کو نہیں چھوڑا۔ جھٹکا لگنے سے سانپ رک گیا اور دوسرے لمحے آنگلو نے اپنی چوٹوں کی پرواہ کیئے بغیر سانپ کی دم گھسیٹ کر درخت کے تنے کے گرد لپیٹنی شروع کر دی۔

اس نے تیزی سے دو چکر دیئے اور پھر پھنکار سن کر وہ دور دوڑ گیا۔

سانپ کا منہ واپس تیزی سے درخت کی طرف مڑتا چلا آرہا تھا۔ شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ دشمن پیچھے بھی ہے۔ سانپ نے درخت کے قریب منہ لا کر زور سے پھنکار ماری اور اس کے منہ سے نکلنے والے شعلوں سے درخت کو آگ لگ گئی۔ سانپ نے درخت کے تنے کے گرد لپٹی ہوئی اپنی دم سیدھی کرنی شروع کر دی۔ ابھی اس نے پہلا چکر ہی کھولا تھا کہ اچانک درخت کے تنے سے دودھ نما کوئی سیال چیز نیچے گرنے لگی۔ شاید یہ درخت کے تنے کے اندر موجود گوند تھی جو آگ لگنے سے پگھل کر باہر بہنے لگی تھی مگر یہ گوند یا دودھ جیسے ہی سانپ کی دم پر پڑا سانپ کے منہ سے ایک زوردار چیخ نما پھنکار نکل گئی۔ جہاں وہ دودھ

گرا تھا وہاں سے سانپ کی دم کو سبز رنگ کی آگ لگ گئی تھی اور پھر وہ آگ تیزی سے سانپ کے جسم پر پھیلتی چلی گئی۔

سانپ نے تکلیف کے مارے سر ادھر ادھر مارنا اور زور زور سے پھنکاریں مارنی شروع کر دیں مگر بے سود۔ چند لمحوں بعد اس کے پورے جسم پر سبز رنگ کی آگ لگ چکی تھی اور پھر دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور سانپ کا جسم پھٹ کر سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا اور اس طرح وہ خطرناک سانپ آپ ہی ہلاک ہو گیا۔ درخت ابھی تک جل رہا تھا اور پھر جلتے جلتے وہ بھی ایک دھماکے سے نیچے آ گرا۔

سانپ کے خاتمے کے بعد جب ان دونوں نے دیکھا تو حیرت سے اچھل پڑے۔ کیونکہ اب پہاڑیوں کا رخ سرخ کی بجائے نیلا ہو چکا تھا۔

اور آنگلو بانگلو نے سانپ کو مرتے دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجانی اور ناچنا شروع کر دیا۔

''دیکھی میری بہادری۔ کس طرح سانپ کو درخت کے گرد لپیٹا تھا''____ آنگلو نے اپنے پتلے پتلے بازوؤں

پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''دیکھی میری عقلمندی۔ تجویز تو میں نے ہی پیش کی تھی۔''——بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ وہ بھی بول پڑا۔

اور وہ دونوں اس کارنامے پر ایک دوسرے کو داد دینے کے لئے فوراً گلے ملنے میں مصروف ہو گئے۔

ابھی وہ ایک بلا سے چھٹکارا پا کر گلے ملنے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اچانک ایک اور آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔

"کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں ہماری حکومت ہے اور ہماری اجازت کے بغیر یہاں قدم رکھنے والا ہمارے ہاتھوں قتل ہو جاتا ہے۔"

ان دونوں نے یہ سن کر خوف سے تھر تھر کانپنا شروع کر دیا مگر ادھر ادھر دیکھنے کے باوجود انہیں بولنے والا کہیں نظر نہ آیا اور یہ دیکھ کر وہ اور زیادہ دہشت زدہ ہو گئے تھے کہ بولنے والا کہیں نظر نہیں آ رہا۔ ضرور کوئی

جن یا بھوت ہوگا۔ چنانچہ بانگلو نے قدم آگے بڑھا کر ادھر ادھر غور سے دیکھنا چاہا مگر ابھی اس نے پہلا پیر زمین پر رکھا ہی نہیں تھا کہ اچانک ڈپٹ کی آواز سنائی دی۔

''ابے اندھے ہو گیا! مجھے پیر کے نیچے کچلنے کا ارادہ ہے خبردار۔ میں یہاں کا حاکم ہوں۔ میرے سامنے جھک جاؤ۔''_____ تحکمانہ آواز دوبارہ سنائی دی۔

آواز کافی گونجدار تھی مگر بولنے والا ابھی تک غائب تھا۔ البتہ اس بار انہیں معلوم ہوگیا تھا کہ آواز ان کے قدموں میں زمین کے قریب سے آرہی ہے۔ چنانچہ بانگلو نے آواز سنتے ہی پیر زمین پر رکھنے کی بجائے تیزی سے واپس کھینچ لیا اور وہ دونوں بغور زمین کی طرف دیکھنے لگے مگر سوائے گھاس پھونس کے اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

''جھک جاؤ۔ جھک جاؤ۔ میرے سامنے جھک جاؤ۔ شاید میں تمہیں معاف کر دوں۔''_____ آواز دوبارہ گونجی۔ اس دفعہ آواز تقریباً اسی جگہ سے آئی تھی جہاں وہ دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ وہ اسے دیکھنے کے لئے اور جھکے اور

پھر وہ دونوں زمین پر لیٹ کر گھاس کو بغور دیکھنے لگے۔

"ہاں تمہارے اس طرح جھکنے اور ہمیں سلام کرنے پر ہمیں بے حد خوشی ہوئی ہے۔ ہم تمہیں معاف کرتے ہیں۔ ورنہ ہم نے تمہارے قتل کا فیصلہ کر لیا تھا۔" آواز دوبارہ سنائی دی۔

اور بانگلو جو زمین کے ساتھ آنکھیں لگائے پڑا تھا اچانک خوشی سے اچھلتے ہوئے بولا۔

"بھائی آنگلو میں نے دیکھ لیا ہے کہ کون بول رہا تھا۔"

"کون ہے۔"——— آنگلو نے بھی حیرت سے پوچھا

اور بانگلو نے ہاتھ بڑھا کر اچانک ایک گھاس کی جڑ سے ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا ٹڈا اچک لیا۔

"ابے ابے مجھے چھوڑ دے گستاخ۔"——— اچانک غصیلی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اس چھوٹے سے ٹڈے کے منہ سے آتی ہوئی سنائی دی اور بانگلو نے گھبرا کر ٹڈے کو چھوڑ دیا۔

جیسے ہی اس نے اس ٹڈے کو چھوڑا۔ ٹڈا اچھل کر دور ایک گھاس کی پتی پر بیٹھ گیا۔

''تم نے ہمارے ساتھ گستاخی کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے گستاخ اجنبیو! اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''۔۔۔۔۔۔آواز ٹڈے کی طرف سے آ رہی تھی۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔دیکھو اس ٹڈے کو پھونک مار دوں تو یہ اڑتا ہوا پہاڑی کی دوسری طرف جا پڑے اور رعب ہمیں دے رہا ہے۔ جنہوں نے دادا سانپ کو مار ڈالا ہے۔''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے باقاعدہ قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو یہ بات ہے تو ٹھہرو پہلے میں تمہارا بندوبست کرتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ٹڈے نے کہا اور دوسرے لمحے تیز سیٹی کی آواز سے پوری وادی گونج اٹھی۔

سیٹی کی آواز دور دور تک لہراتی ہوئی جا رہی تھی اور پھر پہاڑی سے ٹکرا کر وہ آواز لوٹ آئی اور اس طرح انہوں نے چیخ کی بازگشت سنی۔

ابھی وہ حیرانی سے یہ اتنی طویل چیخ سن رہے تھے کہ اچانک اردگرد موجود گھاس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ٹڈے اچھلے اور پھر وہ اچھلتے دوڑتے ان دونوں کی طرف بڑھنے لگے۔ یہ شاید ٹڈے بادشاہ کی فوج تھی۔

"**مارے** گئے بھاگو"۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے اس فوج ظفر موج کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ایک طرف **بھاگنا** شروع کر دیا۔ آنگلو بھی اس کے پیچھے بھاگا مگر ابھی وہ چند ہی قدم گئے ہوں گے کہ اچانک بے شمار ٹڈے ان سے لپٹ گئے۔ وہ ان کے کپڑوں میں گھس گئے تھے۔ جسم پر رینگ رہے تھے۔ آنکھوں میں گھسے جا رہے تھے۔

اور وہ دونوں ان سے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے بری طرح اچھل رہے تھے۔ ناچ رہے تھے۔ اپنے جسم کو نوچ رہے تھے مگر ٹڈے تھے کہ اور زیادہ چڑھتے جا رہے تھے۔

اب تو آنگلو بانگلو نے بری طرح اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ ٹڈوں کو نوچ نوچ کر دور پھینکتے جا رہے تھے اور دوسرے لمحے ایک موٹا سا ٹڈا بانگلو کی ناک میں گھستا چلا گیا اور بانگلو کو اتنی زور دار چھینک آئی کہ ناک میں گھسنے والا ٹڈا نکل کر دور جا گرا مگر نہ نجانے اس کی ناک میں کیسی خارش شروع ہو گئی تھی کہ اس نے مسلسل چھینکنا شروع کر دیا۔ اب تو وہ اچھل بھی رہا تھا۔ ناچ بھی رہا تھا۔ ٹڈوں کو نوچ بھی رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ مسلسل چھینکتا بھی جا رہا تھا۔ چھینکتے چھینکتے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ ادھر آنگلو اب تیزی سے چیخ رہا تھا۔

"اجی حضور ٹڈے بادشاہ ہمیں معاف کر دو۔ خدا کا واسطہ۔ تمہاری ملکہ ٹڈی کا واسطہ ہمیں معاف کر دو۔ ہم سے غلطی ہو گئی تھی۔"——— آنگلو ٹڈے بادشاہ کو دہائیاں دے رہا تھا اور بانگلو مسلسل چھینکتا ہی جا رہا تھا۔ دوسرے لمحے آنگلو کا بھی وہی حشر ہوا۔ اس کی ناک میں بھی ایک ٹڈا گھس گیا اور اب اس نے بھی چھینکنا شروع کر دیا۔ البتہ بانگلو کی چھینکیں اب کم پڑ گئی

تھیں چنانچہ اس نے فریاد کرنی شروع کر دی۔

"ٹڈے بادشاہ کی دہائی۔ ٹڈی ملکہ کی دہائی۔ ٹڈی شہزادی کی دہائی۔ ٹڈے کی ماں کی دہائی۔ ٹڈے حرامی کے باپ کی دہائی۔ ہمیں معاف کر دو۔"____بانگلو بیچارے نے آخر میں تنگ آ کر ٹڈے کو حرامی بھی کہہ دیا۔

"ارے ہمیں حرامی کہتا ہے۔"____اچانک ٹڈے بادشاہ کی آواز دوبارہ سنائی دی جو شاید گھاس کی کسی پتی پر بیٹھا ان دونوں کے بہترین ناچ سے دل بہلا رہا تھا۔

"ارے تیرا ستیاناس کس مصیبت میں پھنسا دیا تو نے۔"____بانگلو نے اب فریاد کرنے کی بجائے کوسنا شروع کر دیا۔

اور پھر وہ تنگ آ کر زمین پر لوٹنے لگا۔ آنگلو ابھی تک ناچ رہا تھا۔ بانگلو نے جیسے ہی زمین پر لوٹ لگائی اچانک اس کا ہاتھ ایک بڑے سے پودے سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے ایک ٹڈا اس کے منہ میں گھس گیا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس ٹڈے کو منہ سے نکالنا

چاہا اور اس کے ساتھ اس پودے کا ایک پتہ بھی اس کے ہاتھ سے چمٹا ہوا منہ میں گھس گیا۔ دوسرے لمحے بانگلو کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے سارے جسم میں آگ لگ گئی ہو۔ اس کے جسم سے جیسے شعلے نکلنے لگے ہوں۔

نجانے اس پتے میں کیا تاثیر تھی کہ اس کے جسم سے نکلنے والی گرمی سے اس کے جسم پر رینگنے والے ٹڈے ایک ایک کر کے نیچے گرنے لگے۔ جیسے ہی وہ نیچے گرتے ان میں آگ لگ جاتی اور پھر چند ہی لمحوں بعد اس کا تمام جسم ٹڈوں سے خالی ہو گیا۔ بلکہ ان ٹڈوں میں آگ لگنے کی وجہ سے اردگرد کی گھاس پھونس بھی تیزی سے جلنے لگ جاتی تھی۔
آنگلو اس سے دس قدم دور ابھی تک اچھل کود رہا تھا اور اب اس کے منہ سے بے بسی کی وجہ سے چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

بانگلو نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ تیزی سے اس پودے سے ایک پتہ نوچا اور پھر بھاگ کر آنگلو کے منہ میں گھسیڑ دیا اور پھر جو حالت بانگلو کی ہوئی تھی وہی آنگلو

کی بھی ہوئی۔ اس کے جسم سے بھی ٹڈے نیچے گر کر جلنے لگے اور چند منٹوں بعد وہ بھی خالی ہو کر ایک طرف کھڑا تھا۔

اب دونوں جگہ گھاس پھونس کو آگ لگ چکی تھی اور یہ آگ تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی اور گھاس میں موجود ٹڈے جل رہے تھے۔

ٹڈے اچھل اچھل کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے مگر آگ ان کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے پھیل رہی تھی۔

اس پراسرار آگ سے بچنے کے لئے آنگلو اور بانگلو بھی تیزی سے پہاڑیوں کی طرف بھاگے جا رہے تھے۔ کیونکہ گھاس پھونس دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور آگ بجلی کی سی تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے پورے میدان میں کسی نے پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی ہو۔ اس صورت میں آنگلو بانگلو دونوں کو معلوم تھا کہ اگر وہ دونوں اس آگ میں پھنس گئے تو ان کی راکھ بھی نہیں ملے گی۔ اب تو پورا میدان ان ٹڈوں کی دل ہلا دینے والی چیخوں سے گونج

رہا تھا۔

پھر ٹڈے بادشاہ کی آواز سنائی دی۔ شاید آگ اسے بھی اپنی گرفت میں لے چکی تھی۔

"ارے بیڑہ غرق تم دونوں کو یہ پتا کہاں سے مل گیا کھانے کو۔ کاش میں نے تمہیں کچھ نہ کہا ہوتا۔"
بادشاہ کی آواز میں فریاد تھی۔

اس دوران آنگلو بانگلو دونوں دوڑتے ہوئے پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ چکے تھے۔ یہاں خالی زمین تھی اور گھاس پھونس نہیں تھا۔ لہٰذا وہ آرام سے کھڑے ہو کر آگ کا تماشا دیکھنے لگے۔

پھر ٹڈے بادشاہ کی چیخوں سے میدان گونج اٹھا۔
اب پورا میدان آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں تھا۔
اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی پورے میدان کی آگ یکلخت بجھ گئی۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہاں کبھی آگ لگی ہی نہ ہو۔

آنگلو اور بانگلو دونوں حیرت سے آنکھیں مل مل کر میدان کو دیکھ رہے تھے کہ یہ اچانک آگ کیسے بجھ گئی اور پھر آنگلو کی نظر اچانک پہاڑیوں پر پڑی جن کا رنگ اب نیلے کی بجائے گہرا زرد ہو گیا تھا۔

"ارے یہ پہاڑیاں تو رنگ بدل رہی ہیں۔ پہلے سرخ تھیں جب وہ سانپ مرا تو یہ نیلی ہو گئیں اور اب جب یہ ٹڈے مرے تو رنگ گہرا زرد ہو گیا ہے۔" آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا اور بانگلو بھی رنگ بدلتا دیکھ کر حیران رہ گیا۔

اسی لمحے آنگلو کی نظر اپنے نزدیک ایک جلی ہوئی گھاس پھونس پر پڑی اور وہ چیخ مار کر پیچھے ہٹ گیا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے بوکھلا کر پوچھا۔

''یہ دیکھو''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ایک دفعہ تو آنگلو کے منہ سے بھی انتہائی خوف کے مارے چیخ نکل گئی۔

گھاس میں جا بجا چھوٹے چھوٹے انسانوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں مگر ان انسانوں کے سروں پر سینگ تھے اور ان کے منہ سے دو دانت تیز چھریوں کی طرح باہر کو نکلے ہوئے تھے۔

''ارے یہ تو بے شمار ہیں''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے جب میدان کو غور سے دیکھا تو میدان اس قسم کی لاشوں سے بھرا ہوا تھا اور پھر انہیں دور ٹڈے بادشاہ کی لاش بھی نظر آ گئی۔ وہ سب سے لمبا تھا۔ اس کے دانت اور سینگ بھی لمبے تھے اور اس کے سر پر تاج چمک رہا تھا۔

''اسی لئے یہ ٹڈا انسانوں کی طرح باتیں کر رہا تھا''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر وہ آگ نہ لگتی تو یہ ہمیں کہاں زندہ چھوڑنے والے تھے''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے کہا۔

''اچھا اب چلو پہاڑی پر چڑھیں۔ سورج موتی بھی تو لے آنا ہے۔''ــــــــ بانگلو نے آنگلو کو یاد دلاتے ہوئے کہا اور آنگلو چونک کر پہاڑی کی طرف چل دیا۔

وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے جا رہے تھے۔

یہ ایک بہت بڑا وسیع ہال تھا جس کی دیواریں گہرے زرد رنگ کی تھیں۔ ان میں سے ہلکا ہلکا زرد رنگ کا دھواں نکل رہا تھا اور پورے ہال پر ایک خوابناک ماحول طاری تھا۔ ہال کے درمیان میں زرد رنگ کا ایک بہت بڑا فانوس لٹکا ہوا تھا۔ جس میں سے زرد رنگ کی تیز روشنی نکل رہی تھی۔ یہاں ہر چیز زرد رنگ کی تھی۔

اچانک ہال کا دروازہ کھلا اور پھر ایک چھوٹی سی زرد رنگ کی مکڑی لہراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اندر داخل ہو کر وہ ایک زرد رنگ کے دھاگے کے سہارے اوپر چڑھتی چلی گئی اور ایک کونے میں جا کر لٹک گئی۔ اس کے لٹکتے ہی دوسری مکڑی اندر داخل ہوئی اور وہ بھی

اسی طرح دوسرے کونے میں لٹک گئی۔ پھر تو مکڑیوں کی فوج کی فوج اندر داخل ہونی شروع ہو گئی۔ حتیٰ کہ ہال کی تمام چھت کونے، دیواریں زرد رنگ کی مکڑیوں سے بھر گئے۔ مگر چونکہ وہاں ہر چیز زرد تھی اس لئے مکڑیاں صاف نظر نہیں آ رہی تھیں۔

اب مکڑیوں کی آمد بند ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ بھی بند ہو گیا تھا۔ ہال میں خاموشی طاری تھی کہ اچانک دروازے کے قریب ہی موجود ایک اور بڑا دروازہ کھلا اور پھر ایک بہت بڑی خوفناک شکل والی زرد رنگ کی مکڑی اندر داخل ہوئی۔ اس کی ایک سو ایک ٹانگیں تھیں۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں خوفناک چمک تھی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی پورا ہال مختلف نعروں سے گونج اٹھا۔

''مکڑی شہزادی زندہ باد۔ مکڑی شہزادی زندہ باد۔'' یہ آوازیں اوپر لٹکی ہوئی مکڑیوں کے منہ سے نکل رہی تھیں۔

''خاموش رہو'' ـــــ اچانک مکڑی شہزادی نے کے منہ سے تیز آواز نکلی اور تمام ہال میں یک دم موت کا سا

سکوت طاری ہو گیا۔

مکڑی شہزادی آگے بڑھی اور پھر وہ تیزی سے لٹکتی ہوئی فانوس کے اوپر چڑھ گئی۔

"ہم بے حد پریشان ہیں۔ دو احمق شہزادے آنگلو بانگلو سورج موتی حاصل کرنے کے لئے یہاں پہنچ چکے ہیں۔" ـــــ مکڑی شہزادی نے فانوس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا مکڑی شہزادی! لاکھوں سالوں سے آدم زاد اس موتی کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آتے رہے ہیں مگر ان کا انجام کیا ہوا۔" ـــــ ایک اور مکڑی نے مکڑی شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں وزیر مکڑی! اس بار ایسا نہیں ہے۔ یہ دو آدم زاد ویسے تو بے حد احمق اور پرلے درجے کے بیوقوف ہیں مگر نجانے کیا بات ہے کہ وہ راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو دور کرتے ہوئے مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔" ـــــ مکڑی شہزادی نے جواب دیا۔

"تو کیا وہ شعلوں والے سانپ سے بچ گئے ہیں۔" وزیر مکڑی نے حیرت سے کہا۔

"نہ صرف انہوں نے شعلوں والے سانپ کو ہلاک

کر دیا ہے بلکہ انہوں نے دوسری رکاوٹ ٹڈے بادشاہ اور اس کی فوج کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔"۔۔۔۔۔ مکڑی شہزادی نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اول تو شعلوں والے سانپ کو مارنا ہی ناممکن ہے اور پھر ٹڈے بادشاہ سے بچ کر آج تک کوئی نہیں آ سکا۔"۔۔۔۔۔ تمام مکڑیوں نے حیرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ہاں اب تک تو ایسا ہی ہوا ہے۔ مگر یہ دو آدم زادے نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان دونوں رکاوٹوں کو ختم کر دیا ہے اور اب ہماری باری ہے۔ پہاڑیوں کا رنگ زرد ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ہمارا طلسم ان کا راستہ روکے گا۔"۔۔۔۔۔ مکڑی شہزادی نے کہا۔

"پھر کوئی پرواہ نہیں ہم سے بچ کر کوئی نہیں جا سکتا۔ آنے دو ان دونوں کو۔"۔۔۔۔۔ وزیرزادی نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں سب ہوشیار رہنا۔"۔۔۔۔۔ مکڑی شہزادی نے بڑے فکرمندانہ لہجے میں کہا۔

دوسرے لمحے ایک دھماکے سے سامنے والا دروازہ کھل گیا اور پھر آنگلو اور بانگلو اندر داخل ہو گئے۔ آنگلو اور بانگلو دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔

"یہ ہم کہاں آ گئے بانگلو! یہاں تو ہر چیز زرد ہی زرد ہے یا پھر میں بے ہوش ہو رہا ہوں۔"_____ آنگلو نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے آنگلو کہ ہم کسی بہت بڑے انڈے کے اندر گھس گئے ہیں۔ اب تک جہاں سے ہم گزرے تھے وہ تو سفیدی کا حصہ تھا مگر اب ہم زردی کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔"_____ بانگلو

نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بھائی بانگلو اگر کسی نے اس انڈے کو اٹھا کر ابالنا شروع کر دیا تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ مجھے تو پانی کی سرسراہٹ بھی محسوس ہو رہی ہے۔"——آنگلو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پانی کی سرسراہٹ تو مجھے بھی معلوم ہو رہی ہے مگر یہ تو زردی کے اندر ہو رہی ہے۔"——بانگلو نے بغور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

دراصل وہ سرسراہٹ مکڑی شہزادی کی ٹانگوں میں پیدا ہوئی تھی جو فانوس پر بیٹھی ہوئی تھی اور جس نے پہلو بدلا ہوا تھا۔

"تم دونوں یہاں کیوں آئے ہو۔"——مکڑی شہزادی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور اچانک یہ آواز سن کر وہ دونوں اس بری طرح اچھلے کہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پر جا گرے۔

"ارے مار ڈالا تمہارا سر ہے کسی بھوت کا قلعہ۔ اتنے زور سے میرے پیٹ پر لگا ہے کہ اندر سے آنتوں نے بھی فریاد شروع کر دی ہے۔"——بانگلو

نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر آنگلو سے کہا۔ جس کا اتنا بڑا سر گرتے ہوئے اس کے پیٹ سے لگ گیا تھا۔

"اور تمہارا پیٹ ہے یا دلدل کہ میرا سر اتنا اندر گھس گیا تھا کہ باہر نکالنا عذاب بن گیا۔ اگر نہ نکلتا تو میں تو بغیر سر کے بڑا بدصورت لگتا۔"____ آنگلو نے سر پکڑ کر کہا۔

"ہم نے کیا پوچھا ہے۔ جواب دو۔"____ مکڑی شہزادی نے دوبارہ بڑے غصے سے پوچھا۔

"ارے ہم تو بھول ہی گئے تھے کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے۔ یہ تو کوئی زنانی آواز ہے۔"____ بانگلو نے چونک کر کہا۔

" بھائی یہ آواز اوپر سے آ رہی ہے۔ ضرور اللہ میاں نے مجھ پر ترس کھا کر جنت سے کوئی حور بھیجی ہے تاکہ میں کنوارہ نہ رہ جاؤں۔ واہ اللہ میاں مزہ آ گیا۔"____ آنگلو نے باقاعدہ کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ میاں تمہارے لئے جنت سے حور بھیجے اور میرے لئے کچھ بھی نہیں۔"____ بانگلو

نے بھی کھڑتے ہوتے ہوئے کہا۔
"تمہارے لئے تو جہنم سے چڑیل آئے گی۔ ذرا شکل مبارک تو دیکھنا۔ اسے تمہارا منہ دیکھنے کے لئے خوردبین بھی ساتھ لانی پڑے گی۔"____آنگلو نے باقاعدہ اکڑتے ہوئے کہا۔
"اور کیا تم تربوز کے سر والے کے لئے جنت سے حور آئے گی۔ تمہیں تو حور نے انگلی بھی لگا دی تو چار پٹخنیاں کھاؤ گے۔"____بانگلو نے بھی جواب میں اس کے دبلے پتلے جسم پر طنز کرتے ہوئے کہا۔
"ارے تو نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ تمہارے جسم میں تو ہوا بھری ہوئی ہے۔ موٹے، پلپلے، دبلے پتلے جسم پر نہ جائیو۔ میرا جسم تو فولاد کا بنا ہوا ہے۔ فولاد کا۔" آنگلو کو باقاعدہ غصہ آ گیا۔
"کبھی خواب میں بھی فولاد دیکھا ہے۔ ایک مکہ ماروں تو بھائی صاحب کی باقی ساری عمر پسلیوں کو ٹانکے لگواتے گزر جائے گی۔ آئے ہیں مجھ سے لڑنے۔ ہونہہ۔"____بانگلو نے بڑی حقارت سے کہا۔
"اچھا یہ بات ہے تو پھر دیکھو تماشا۔ آج میں نے

تمہاری یہ موٹی توند نہ پھاڑی تو آنگلو میرا نام نہیں۔"
آنگلو کو بھی غصہ آ گیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بانگلو سنبھلتا۔ آنگلو سٹیم انجن کی طرح سیٹی مارتا ہوا تیزی سے دوڑا اور پھر اس نے پوری قوت سے اپنے دیگ نما سر کو بانگلو کے پیٹ میں دے مارا۔ اب آنگلو کا دیو ہیکل سر ہو اور اس کا اثر نہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

چنانچہ بانگلو اپنے بے حد موٹاپے کے باوجود اچھل کر دور جا گرا۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل پڑی۔

"کافی ہے یا دوں ایک اور" ——— آنگلو نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ارے مار ڈالا ظالم! میں نے یہ کب کہا تھا کہ تم اپنا سر میرے پیٹ میں مار دو۔ ایسے لڑائی ہوتی ہے بھلا شریف آدمی ہاتھوں سے لڑا کرتے ہیں ۔ سروں سے نہیں" ——— بانگلو نے بمشکل اٹھتے ہوئے کہا۔

درد کی شدت کی وجہ سے اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو نکل رہے تھے۔

اب آنگلو کو بھی محسوس ہوا کہ اس نے کیوں بھائی

کے پیٹ میں ٹکر مار دی۔ اگر کہیں اس کا پیٹ پھٹ جاتا تو اس کا رفو کرنے کے لئے اتنا دھاگہ کہاں سے آتا۔

"مجھے معاف کر دو بھائی بانگلو۔ میں غصے میں سُور بن جاتا ہوں۔"——بانگلو نے قریب آ کر باقاعدہ معافی مانگتے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے بانگلو کا ہتھوڑا نما مکہ پوری قوت سے آنگلو کے پہلو پر پڑا اور بانگلو تو سر کی ٹکر سے دو چار قدم ہی دور جاگرا تھا مگر آنگلو تو تقریباً ہوا میں اڑتا ہوا خاصی دور موجود دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر وہیں لٹکا رہ گیا۔ وہ بے ہوش ہوچکا تھا مگر بدستور دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اسے کسی نے نہ دکھائی دینے والی رسیوں سے دیوار کے ساتھ باندھ دیا ہو۔

بانگلو بڑی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور اب اسے بھی افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اتنے زور سے مکہ کیوں مار دیا۔ اگر آنگلو کی ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ گئیں تو کہاں سے ویلڈ کراتا پھرے گا۔ مگر اس کے

ساتھ ہی اس کی چھوٹی سی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ آنگلو دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا کیسے ہے۔ اسے تو دیوار کے ساتھ ٹکرا کر نیچے گر پڑنا چاہئے تھا مگر وہ یوں لٹکا ہوا ہے جیسے دیوار میں مقناطیس لگا ہوا ہو اور آنگلو لوہے کی طرح اس سے چمٹ گیا ہو۔

''میرا خیال ہے میرے زور دار مکے نے آنگلو کے جسم کے اندر سے گوند نکال دی ہے۔ تبھی یہ اس سے چمٹ گیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے آخر کار اس مسئلے کا حل نکال ہی لیا۔

''کیا تم بھی اپنا یہی حشر چاہتے ہو۔''۔۔۔۔۔۔اچانک وہی زنانی آواز دوبارہ سنائی دی۔ یہ مکڑی شہزادی کی آواز تھی اور بانگلو ایک دفعہ پھر چونک پڑا۔ وہ اس آواز کو بار بار بھول جاتا تھا۔

"**تم** کون ہو اور کہاں سے بول رہی ہو" ـــــ بانگلو نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر سوائے زرد رنگ کے غبار کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ البتہ ایک بڑا سا فانوس ضرور نظر آرہا تھا جس میں سے تیز رنگ کی روشنی نکل رہی تھی۔

"میں کوئی بھی ہوں ۔ تم بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو" ـــــ مکڑی شہزادی نے سوال کیا۔

"ہم تو سورج موتی حاصل کرنے آئے تھے تاکہ شہزادی سے شادی کر سکیں۔ ہاں البتہ اگر تم مجھ سے شادی پر تیار ہو جاؤ تو میں سورج موتی پر ابھی اور اسی وقت لعنت بھیج کر تمہارے ساتھ ہنی موون منانے ہنالولو

جا سکتا ہوں۔"۔۔۔۔بانگلو نے صرف زنانہ آواز سن کر ہی اسے باقاعدہ شادی کی آفر دے دی۔

"کیا تم مجھ سے شادی کرو گے۔"۔۔۔۔مکڑی شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں کیوں نہیں کروں گا۔ مگر تم اپنی شکل تو دکھلاؤ۔ ویسے آواز سے تو معلوم ہورہا ہے کہ کافی خوبصورت ہو گی۔"۔۔۔۔بانگلو نے ریشہ خطمی ہوتے ہوئے کہا۔

اب آنگلو کو بھی ہوش آ گیا تھا۔ اس کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں مگر جب اس کے کانوں میں بانگلو کی آوازیں پڑیں جس میں شادی کا ذکر تھا تو وہ تیزی سے ہوش میں آ گیا۔ اب اس کے منہ سے کراہیں نکلنی بند ہو گئی تھیں۔ اس نے بانگلو کی آخری بات اچھی طرح سن لی تھی۔

"واہ واہ! شکل تو دیکھو شادی کرنے والے کی! محترمہ اس سے شادی نہ کرنا۔ یہ غریب تو پہلے ہی عقل کی کمی کا ماتم کر رہا ہے۔ تمہیں بھی پاگل کر دے گا۔" آنگلو نے دیوار کے ساتھ لٹکے مکڑی شہزادی کو مشورہ دیا۔

"تم چپ رہو اور اسی طرح دیوار کے ساتھ لٹکے رہو۔ جب تک کہ میں شادی سے فارغ نہ ہو جاؤں۔" بانگلو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

اور اس وقت آنگلو کو خیال آیا کہ وہ تو دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے تو اس نے بری طرح ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے مگر بے سود۔ وہ جس بری طرح جالے میں پھنسا ہوا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ جالا انتہائی مضبوط اور پائیدار ہے۔

"وہیں ٹھیک تو ہو"——بانگلو نے جب اسے بری طرح ہاتھ پیر مارتے دیکھا تو سخت حیران ہوا۔ کیونکہ اسے ایسی تو کوئی چیز نظر نہیں آرہی تھی جس سے وہ بندھا اور چمٹا ہوا ہو۔ مگر اس کے دل میں شادی کا لالچ پڑ گیا تھا۔ اس لئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ آنگلو کی مدد کر کے اسے نیچے اتارے۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں آنگلو بھی شادی میں شرکت کا دعویٰ نہ کر دے۔

"کیا تم اس فانوس کو ہاتھ لگا سکتے ہو۔" مکڑی شہزادی نے بانگلو سے بڑے نرم اور میٹھے لہجے میں کہا۔

"فانوس کو"——بانگلو نے حیرت سے فانوس کو

دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تو بہت اونچا ہے۔''

''ایسا کرو کہ دور سے دوڑتے ہوئے آؤ اور پھر اچھل کر اس فانوس کو ہاتھ لگاؤ۔ اگر تم نے اس فانوس کو ہاتھ لگا لیا تو میں تم سے شادی کر لوں گی۔'' مکڑی شہزادی نے شرط پیش کر دی۔

''پھر تو میں ضرور اس فانوس کو ہاتھ کیا پیر بھی لگاؤں گا مگر ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ فانوس ہی نیچے لٹک آئے اور میں آسانی سے ہاتھ لگا سکوں۔'' ____ بانگلو نے تجویز پیش کی۔

''نہیں تم اسے ہاتھ لگاؤ اور خود ہی اچھل کر ہاتھ لگاؤ۔'' ____ مکڑی شہزادی نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

اور بانگلو تیزی سے ایک کونے کی طرف دوڑنے لگا تاکہ وہاں سے دوڑ لگا کر وہ اچھل کر فانوس کو ہاتھ لگا سکے۔

آنگلو اس دوران بڑی خاموشی سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے یہ آواز آ رہی تھی۔ اب چونکہ وہ فرش سے کافی اونچائی پر دیوار کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور

فانوس کی تیز روشنی براہ راست اس کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی۔ اس لئے اسے اب چھت اور دیگر جگہیں بخوبی نظر آ رہی تھیں۔ اسے یقین آ گیا تھا کہ یہ زنانی آواز فانوس کے اوپر سے آ رہی ہے اور وہاں کوئی چیز موجود ہے۔ مگر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا چیز ہے۔

اچانک ایک ہلکی سی سرسراہٹ ہوئی۔ ایسی سرسراہٹ جسے پہلے انہوں نے پانی کی سرسراہٹ کا نام دیا تھا اور اس وقت آنگلو نے جو غور سے فانوس کے اوپر دیکھا تو اس بڑی مکڑی کو دیکھ لیا۔ جس نے پہلو بدلا تھا۔ چونکہ وہ زرد رنگ کی تھی اس لئے وہ نظر نہیں آ رہی تھی مگر حرکت سے اسے معلوم ہو گیا۔ اب اس نے جو اپنے جسم پر بغور نظریں ڈالیں تو وہ حیران رہ گیا کہ اس کے جسم کے گرد انتہائی باریک مگر انتہائی مضبوط تاروں سے بنا ہوا مکڑی کا جال پھیلا ہوا ہے جو اسے نیچے نہیں جانے دیتا۔

اس نے دیکھا کہ بانگلو اپنے موٹے جسم سمیت دوڑتا ہوا فانوس کے قریب آیا اور پھر اس نے شادی کے لالچ میں ایک زوردار چھلانگ لگائی اور اس کا ہاتھ

فانوس کے قریب تک تو چلا گیا تھا مگر وہ فانوس کو ہاتھ نہ لگا سکا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی اس کا جسم آگے ہوا اور اس کے پیر فانوس کے نیچے سے گزرے۔ اچانک فانوس سے سخت اور مضبوط دھاگوں کی ایک کمند سی نیچے ہوئی اور دوسرے لمحے بانگلو کے دونوں پیر اس کمند میں پھنس گئے۔ اور وہ ایک جھٹکا کھا کر الٹا لٹک گیا۔ اس کے منہ سے بھیانک چیخ نکلی اور اس نے بری طرح ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے۔ مگر اب وہ بری طرح پھنس گیا تھا۔ پھر اس کا جسم اوپر اٹھتا چلا گیا اور فانوس کے قریب جا کر رک گیا۔

"اور کرو لالچ۔ اب الٹے کھڑے ہو نا" ــــــ آنگلو نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔

"تم بھی تو دیوار کے ساتھ چمٹے ہوئے ہو۔ اپنی خیر مناؤ" ــــــ بانگلو کو غصہ آ گیا۔

"میں تو صرف چمٹا ہوا ہوں۔ تم تو الٹے لٹک رہے ہو۔ بس چند منٹ بعد ہی تمہاری آنکھیں پھٹ جائیں گی اور زبان باہر نکل آئے گی اور پھر تمہارا خوبانی جیسا سر ایک دھماکے سے پھٹ جائے گا" ــــــ آنگلو نے

اسے ڈراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو واقعی خوفزدہ ہو گیا۔

''اس لئے کہ تمہارے بھاری جسم کا تمام بوجھ تمہارے چھوٹے سے سر پر ہے اور تمہارے جسم میں موجود سینکڑوں گیلن خون اور پانی تیزی سے تمہارے سر کی طرف دوڑے گا اور تمہارا سر اتنا چھوٹا ہے کہ اسے سہار نہیں سکے گا۔ چنانچہ وہی ہوگا جو میں نے بتلایا ہے۔''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے اسے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

اور اس کی بات کسی حد تک سچی بھی تھی۔ اب بانگلو کو احساس ہوا کہ وہ کس مشکل میں پھنس گیا ہے۔ چنانچہ اس نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

''بھائی آنگلو مجھے معاف کر دو۔ میں لالچ میں آ گیا تھا مگر اب کیا ہوگا کوئی ترکیب بتلاؤ نہیں تو میں مر جاؤں گا۔ میری تو آنکھیں باہر نکل رہی ہیں۔''

Arshad

"**ہم** مکڑیوں کے جال میں پھنس گئے ہیں بانگلو بھائی۔ یہ جو زنانی آواز آرہی ہے یہ ایک بہت بڑی مکڑی کی ہے۔ میں دیوار کے ساتھ مکڑی کے مضبوط جالے سے بندھا ہوا ہوں۔ تم جس دھاگے سے لٹک رہے ہو یہ بھی مکڑی کے جالے ہیں۔"_____ آنگلو نے اسے بتلایا اور بانگلو یہ سن کر بے حد خوفزدہ ہو گیا۔ کیونکہ جن مکڑیوں کا جالا اتنا مضبوط ہے وہ خود کتنی بڑی ہوں گی۔

"اب بتلاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے تھے۔" مکڑی شہزادی نے بانگلو سے سوال کیا۔

"سورج موتی حاصل کرنے۔"_____ بانگلو کی بجائے

آنگلو نے جواب دیا۔
"تمہیں سورج موتی حاصل کرنے کس نے بھیجا ہے۔"
مکڑی شہزادی نے سوال کیا۔
"تم تو باقاعدہ انٹرویو لے رہی ہو ذلیل مکڑی۔ ہم تمہارے باپ کے نوکر تو نہیں کہ تمہارے سوالوں کے جواب دیتے رہیں۔"____ الٹے لٹکے ہوئے بانگلو نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اچھا یہ بات ہے تو پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"____ مکڑی شہزادی نے بڑے جلال اور غصیلے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ہال ایک تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا۔ اس سیٹی کے ختم ہونے کی دیر تھی کہ ہال میں عجیب سا شور مچ گیا اور پھر آنگلو کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے دیکھا کہ سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں لاکھوں چھوٹی بڑی زرد رنگ کی مکڑیاں، چھت اور دیواروں سے اتر کر نیچے دھاگوں سے لٹکتی جا رہی تھیں اور پھر جب وہ فرش پر پہنچیں تو بانگلو نے بھی انہیں دیکھ لیا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

اور دوسرے لمحے مکڑی شہزادی بھی فانوس سے نیچے لٹک آئی اور جب وہ فرش پر پہنچی تو اسے دیکھ کر تو آنگلو اور بانگلو دونوں خوف کے مارے کانپنے لگے۔ اتنی غیر فطری اتنی بڑی اور اتنی خوفناک مکڑی انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔

سب مکڑیاں فرش پر بیٹھ گئیں اور ان سب نے اپنے منہ اوپر کی طرف کر لئے۔ فرش زرد رنگ کی مکڑیوں سے بھر گیا تھا۔

درمیان میں مکڑی شہزادی بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی بڑی بڑی خوفناک آنکھیں بانگلو پر جمی ہوئی تھیں۔

"اب بتلاؤ۔ مجھ سے شادی کرو گے"۔۔۔۔۔ مکڑی شہزادی نے بانگلو سے سوال کیا۔

"ارے باپ رے میری توبہ۔ میرے باپ کی توبہ مجھے معاف کر دو مکڑی صاحبہ۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی"۔۔۔۔۔ بانگلو نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تمہارے پیروں سے بندھا ہوا دھاگہ آہستہ آہستہ نیچے آتا جائے گا اور پھر ہم سب مل کر پہلے تمہارا سر

کھائیں گے، پھر منہ، پھر پیٹ اور پھر ٹانگیں۔ اس کے بعد دیوار کے ساتھ چمٹے ہوئے کی باری آئے گی۔'' مکڑی شہزادی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے بانگلو خود بخود نیچے آنے لگا۔ اب تو بانگلو کے جسم کی ایک ایک بوٹی کانپنے لگی۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ آدم خور مکڑیاں ہیں اور یہ تو اس کی ہڈیاں تک چٹ کر جائیں گی اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ آنگلو نے بھی خوف کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔

ادھر بانگلو بڑی آہستگی سے نیچے ہوتا جا رہا تھا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اوپر سے کوئی دھاگہ آہستہ آہستہ ڈھیلا کرتا جا رہا ہو۔ شاید کچھ مکڑیاں اوپر رہ گئی ہوں جو ایسا کر رہی ہوں۔

اب بانگلو کا سر مکڑیوں سے صرف چند فٹ اوپر رہ گیا تھا اور کسی بھی لمحے وہ مکڑیاں اچھل کر اس کے سر پر چڑھ سکتی تھیں۔ پورے ہال میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔

چونکہ بانگلو کو لٹکے ہوئے کافی دیر ہوگئی تھی۔ اس

لئے اس کے تمام جسم کا خون اس کے سر میں اکٹھا ہو گیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں تقریباً ختم ہو گئی تھیں۔ وہ پاگل ہو رہا تھا۔ چنانچہ جب خوف اپنی انتہا پر پہنچ گیا تو بانگلو نے ایک عجیب وحشیانہ حرکت کی۔ اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اب چونکہ وہ کافی نیچے آ گیا تھا۔ اس لئے جیسے ہی اس نے ہاتھ بڑھایا مکڑی شہزادی کا موٹا سا سر اس کے ہاتھ میں آ گیا اور دوسرے لمحے اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچا اور پھر مکڑی شہزادی کا سر اپنے منہ میں گھسیڑ لیا۔

مکڑی شہزادی کے شائد خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ بانگلو اس قسم کی حرکت کرے گا۔ چنانچہ اس نے اپنی بے شمار ٹانگوں سے بانگلو کے چہرے کو نوچنا چاہا مگر موت کو سامنے دیکھ کر بانگلو کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اس لئے. اس نے بڑے وحشیانہ انداز میں مکڑی کے سر پر اپنے ٹیڑھے میڑھے مگر مضبوط دانت جما دیئے۔ ایک لمحے کے لئے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی غلیظ چیز اس کے منہ میں

بھر رہی ہو مگر دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے اپنے دانت بھینچ لئے اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور بانگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی پہاڑی کی چوٹی سے لڑھک کر پٹخنیاں کھاتا ہوا نیچے گرتا جا رہا ہو۔ اس کے دماغ پر اندھیرا چھاتا چلا جا رہا تھا اور اس کے ذہن پر مکمل تاریکی چھانے سے پہلے یہی احساس تھا کہ وہ نیچے گرتا جا رہا ہے۔ نیچے، نیچے اور نیچے اور پھر وہ احساس فنا ہو گیا۔

اور پھر جب اسے ہوش آیا تو اس کو سب سے پہلے جو چہرہ نظر آیا وہ آنگلو کا تھا۔ جس کی موٹی موٹی آنکھوں میں پریشانی کی جھلکیاں صاف نظر آ رہی تھیں۔ اسے ہوش میں آتے دیکھ کر آنگلو کے چہرے پر یکدم مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"اٹھو بھائی بانگلو۔ میں تو پریشان ہی ہو گیا تھا۔" آنگلو نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

اور بانگلو تیزی سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے ادھر ادھر حیرت سے دیکھا کہ اب وہ زرد ہال کی بجائے پہاڑی کے درمیان میں ایک سپاٹ چٹان پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر اس نے بڑی حیرت سے اپنی آنکھوں کو ملا۔

کیونکہ تمام پہاڑیوں کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔ پہلے تو وہ سمجھا کہ رات کا وقت ہے مگر سر پر چمکتے ہوئے سورج اور پہاڑیوں پر پھیلی ہوئی دھوپ کو دیکھ کر وہ چکرا گیا۔

''کیا رات کے وقت بھی سورج نکلتا ہے۔''——اس نے حیرت بھرے لہجے میں آنگلو سے سوال کیا۔

''پہلے تو دن کے وقت سورج نکلتا تھا۔ ہو سکتا ہے اب رات کو بھی نکلنے لگ گیا ہو اور چاند دن کو نکلتا ہو۔ شاید اللہ میاں نے دونوں کا تبادلہ کر دیا ہو۔''آنگلو نے یہ پوچھے بغیر کہ بانگلو ایسا کیوں پوچھ رہا ہے اپنا فلسفہ جھاڑنا شروع کر دیا۔

''ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔''——بانگلو بھی اس دلیل سے مطمئن ہو گیا۔ لہٰذا اس نے اس مسئلے پر مزید غور کرنا فضول سمجھا۔ اسی لمحے اسے وہ بھیانک زرد ہال یاد آ گیا جہاں اس نے موٹی مکڑی کا سر چبایا تھا۔

''ارے میں تو الٹا لٹکا ہوا تھا۔''——وہ اچھل کر بولا اور پھر اسے احساس ہوا کہ مکڑی کا سر ابھی تک اس کے منہ میں ہے۔ لہٰذا اس نے بری طرح تھوکنا شروع کر دیا۔ مگر آخر کب تک تھوکتا۔ دو چار بار ایسا

کر کے وہ رک گیا اور سوالیہ نظروں سے آنگلو کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا ہوا تھا۔

"مجھے تو کچھ پتہ نہیں میں تو دیوار کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اتنا دیکھا کہ تم نے اس بولنے والی مکڑی کو ہاتھ سے پکڑ کر منہ میں ڈالا ہے۔ پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں اچانک کھل گئی ہوں اور میں نیچے آ گرا ہوں۔

جب ہوش آیا تو ہم دونوں اس چٹان پر پڑے تھے اور میں کافی دیر سے سوچ رہا تھا کہ تم مر گئے ہو یا صرف بے ہوش ہو۔ اگر مر گئے ہو تو میں سوچ رہا تھا کہ تم جنت میں گئے ہو یا جہنم میں۔ اگر جنت میں گئے ہو تو میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں ایک حور ملی ہے یا دو۔ اور اگر دو حوریں ملی ہیں تو کیا تم اس میں سے ایک میرے پاس بھیج دو گے یا نہیں اور اگر ...." ___ آنگلو نے ابھی فقرہ مکمل نہیں کیا تھا کہ بانگلو نے ہاتھ اٹھا کر اسے آگے بولنے سے منع کرتے ہوئے کہا۔

''کیا اگر اگر کی رٹ لگا رکھی ہے۔ کان کھول کر سن لو کہ اگر مجھے دو حوریں ملیں تو میں ان میں سے ایک چھوڑ: چوتھائی بھی تمہیں نہیں دوں گا۔''_____ بانگلو نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''چلو یہ تو بعد کی بات ہے۔ فی الحال تو سارا مسئلہ ختم ہو گیا۔ کیونکہ تم مرے نہیں تھے بلکہ بے ہوش تھے اور تم نے ہوش میں آ کر میری اتنی لمبی سوچ ختم کر دی۔''_____ بانگلو نے کہا اور آنگلو نے بھی سوچا کہ واقعی بانگلو کا اس کے ہوش میں آنے کی وجہ سے کافی نقصان ہو گیا ہے۔

''مجھے افسوس ہے کہ میرے ہوش میں آنے سے تمہیں کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔''_____ بانگلو نے بڑے خلوص سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں سوچ تو میں بھی یہی رہا ہوں۔ صرف یہی نقصان نہیں بلکہ ایک اور نقصان بھی ہوا ہے۔ اگر تم مر جاتے تو میں اکیلا جا کر سورج موتی حاصل کر لیتا۔ اس طرح میں اکیلا شہزادی سے شادی کر لیتا اور مجھے شہزادی آدھی تمہیں نہ دینی پڑتی۔''_____ آنگلو نے اسے

ایک اور بڑے نقصان کا احساس دلاتے ہوئے کہا۔

''ارے مجھے سورج موتی تو بھول ہی گیا تھا۔'' بانگلو یکدم چونک پڑا۔

''بھول گیا تھا تو تمہیں شہزادی بھی بھول ہی گئی ہو گی۔'' ـــــ آنگلو نے امید بھری نظروں سے بانگلو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں شہزادی کو بھول جاؤں جس کے لئے مجھے سانپ کے دادا جان سے لڑنا پڑا۔ ٹڈے بادشاہ کو ختم کرنا پڑا۔ مکڑی شہزادی کا سر چبانا پڑا۔'' ـــــ بانگلو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ بھی کہو کہ سر چبانے سے پہلے الٹا لٹکنا بھی پڑا اور یاد رکھنا جب میں نے شہزادی کو بتلایا کہ تم الٹے لٹکے تھے تو وہ تمہیں چھوڑ کر میرے پاس آجائے گی۔'' آنگلو نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''یہ بات ہے تو پھر میں تمہارا ٹنٹا ہی ختم کرتا ہوں۔ بس ایک مکہ ہی کافی ہے۔'' ـــــ بانگلو نے سوچا کہ واقعی اگر آنگلو نے شہزادی کو بتلا دیا کہ وہ الٹا لٹکا رہا ہے تو شہزادی اسے چھوڑ دے گی۔ چنانچہ اس نے

فیصلہ کر لیا تھا کہ آنگلو کو ختم ہی کر دے۔

''مجھے ختم کر دو گے تو میں جنت میں جا کر اللہ میاں سے دو حوریں لے لوں گا اور تمہیں ایک بھی نہیں دوں گا۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے خوفزدہ ہونے کے باوجود بڑے بارعب لہجے میں کہا اور بانگلو نے فوراً اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا کیونکہ اس طرح آنگلو فائدے میں رہتا اور یہ چیز وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

''تو وعدہ کرتے ہو کہ شہزادی کو الٹا لٹکنے والی بات نہیں بتلاؤ گے۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے صلح کن لہجے میں کہا۔

''وعدہ۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے بڑے پرخلوص لہجے میں جواب دیا اور وہ دونوں مسکرا دیئے۔ اب وہ دوبارہ دوست بن چکے تھے۔

''چلو آگے چلیں مگر اب کسی غار میں نہ گھسنا۔ پہلے ہی ایک غار میں گھس کر ہم مکڑیوں کے پھندے میں پھنس گئے تھے۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے سمجھاتے ہوئے کہا اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چنانچہ وہ دونوں اٹھ کر آگے بڑھنے لگے۔ اب انہیں پہاڑی پر چڑھنا پڑ رہا تھا۔ اس لئے ان کی رفتار خاصی

ست تھی۔

''بانگلو اگر ہم غار میں نہ گھسے تو سورج موتی کیسے حاصل کریں گے۔''ـــــ آنگلو کو چلتے چلتے اچانک خیال آ گیا۔

''ہاں یہ بات تو ہے چونکہ سورج موتی کسی غار میں ہے اس لئے اسے دیکھنے کے لئے غار میں گھسنا پڑے گا۔ مگر اب سوچنا یہ ہے کہ وہ غار کون سی ہے جس میں سورج موتی ہوگا۔''ـــــ بانگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔

''اس میں سوچنے کی کیا بات ہے۔ جس غار میں سے دھوپ نظر آ رہی ہو سمجھ لو کہ اس میں سورج موتی ہے۔ کیونکہ سورج کے بغیر دھوپ نہیں ہو سکتی ہے اور غار کے اندر اصل سورج کی دھوپ جا نہیں سکتی۔''آنگلو نے بڑی عقلمندانہ بات کہی اور بانگلو اسے بڑی حیرت سے دیکھنے لگا۔ کیونکہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آنگلو اتنی موٹی عقل رکھتے ہوئے اتنی عقلمندی کی بات کرے گا۔

''بہت اچھے آنگلو تم تو واقعی عقلمند ہو گئے ہو۔''بانگلو

نے تعریفی لہجے میں کہا۔

''اور تمہارا کیا خیال ہے کیا میں پہلے بے وقوف تھا۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

''اچھا اب پہلے اور بعد کی بات چھوڑو۔ غار ڈھونڈو۔ جس میں دھوپ ہے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے اسے چمکارتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں اور آگے بڑھنے لگے۔ مگر اتفاق سے شام تک انہیں کوئی غار ہی نظر نہ آیا۔

جب سورج غروب ہونے لگا تو اچانک بانگلو کو ایک غار کے اندر روشنی نظر آئی۔ بانگلو نے جب چٹان پر چڑھ کر دیکھا تو واقعی ایک غار میں سے روشنی باہر نکل رہی تھی۔

''مل گیا۔ دھوپ والا غار مل گیا۔''۔۔۔۔۔اس نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور آنگلو نے بھی وہ غار دیکھ لیا۔ اب وہ بھی خوشی سے اچھل رہا تھا۔

اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے غار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ غار کے دہانے میں داخل ہوئے۔ اچانک ٹھٹھک کر رک گئے اور ان کی

تمام خوشیوں پر پانی پڑ گیا۔ تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی کیونکہ وہاں سورج موتی کی بجائے ایک چراغ جل رہا تھا۔ جس کی روشنی غار سے باہر نکل رہی تھی۔

اور غار کے کونے میں ایک آدمی بیٹھا عبادت کر رہا تھا۔ وہ آنکھیں بند کئے آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ اس کے جسم پر گوشت تو نام کو بھی نہیں تھا۔ بس ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ہڈیوں کے اوپر چمڑا مڑھ دیا گیا ہو۔ چراغ کی روشنی میں اس کی ایک ایک ہڈی صاف گنی جا سکتی تھی۔

''یہ انسان نہیں ہے بانگلو''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے خوف سے لرزتے ہوئے بانگلو کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ہے''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے ایسے لہجے میں سوال کیا جیسے اسے خود بھی شک ہو۔

''میرا خیال ہے کسی نے چمڑے کے نیچے ہڈیاں جمع کر دی ہیں انسان تو وہ ہوتا ہے جس کی ہڈیوں پر گوشت اور گوشت کے اوپر چمڑا اور اس کے اوپر کپڑے ہوں۔ یہ تو بالکل ننگا ہے''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں، یہ انسان ہے۔ بس فرق صرف اتنا ہے کہ یہ گوشت کی بجائے شیشے کا بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس کی

ہڈیاں صاف نظر آرہی ہیں۔“ ـــــ بانگلو نے عقلمندانہ لہجے میں کہا اور آنگلو کو اس کی بات ماننی پڑی۔ کیونکہ وہ بانگلو کو ضرورت سے زیادہ عقلمند سمجھتا تھا۔

”چلو اس شیشے کے آدمی سے سورج موتی کا پتہ معلوم کریں۔“ ـــــ بانگلو نے کہا اور پھر وہ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھے۔

”اے جناب شیشے کے آدمی صاحب۔ آنگلو اور بانگلو سلام عرض کرتے ہیں۔“ ـــــ بانگلو نے آہستہ سے کہا۔

”بانگلو بھائی تمہارے اس چھوٹے سے سر میں عقل تو ہے ہی نہیں اور اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہو۔ بھلا شیشے کا آدمی بھی بول سکتا ہے۔ یہ کوئی گوشت پوست کا آدمی تو نہیں کہ سنے بھی سہی اور جواب بھی دے۔“ آنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ہاں آنگلو اس کا تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔“ بانگلو نے شرمندگی سے جواب دیا۔

اور آنگلو فخر سے اکڑ گیا کہ وہ بانگلو سے زیادہ عقلمند ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ بڑے آرام سے اس آدمی کے قریب گیا اور پھر جھک کر اس کی پشت میں دیکھنے لگا۔

''یہ کیا کر رہے ہو''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے پوچھا۔

''اپنا منہ دیکھ رہا تھا۔ بڑے دن ہوئے دیکھے ہوئے''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے جواب دیا۔

''چلو ہٹو بڑے آئے یوسف ثانی''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے حسد کے مارے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا اور بانگلو جیسے موٹے تازے آدمی کا دھکا جب آنگلو جیسے نرم و نازک انسان کو لگا تو وہ اچھل کر اس ننگے آدمی کے اوپر جا گرا۔

جیسے ہی آنگلو اس سے ٹکرایا آنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہو۔ وہ اچھل کر دور جا گرا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے کانپتے ہوئے پوچھا۔

اسی وقت اس انسانی پنجر نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کے منہ سے ایک کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کون ہو تم اور یہاں کیوں آ گئے ہو''۔

''جی حضور ہمارا نام آنگلو اور بانگلو ہے اور ہم سورج
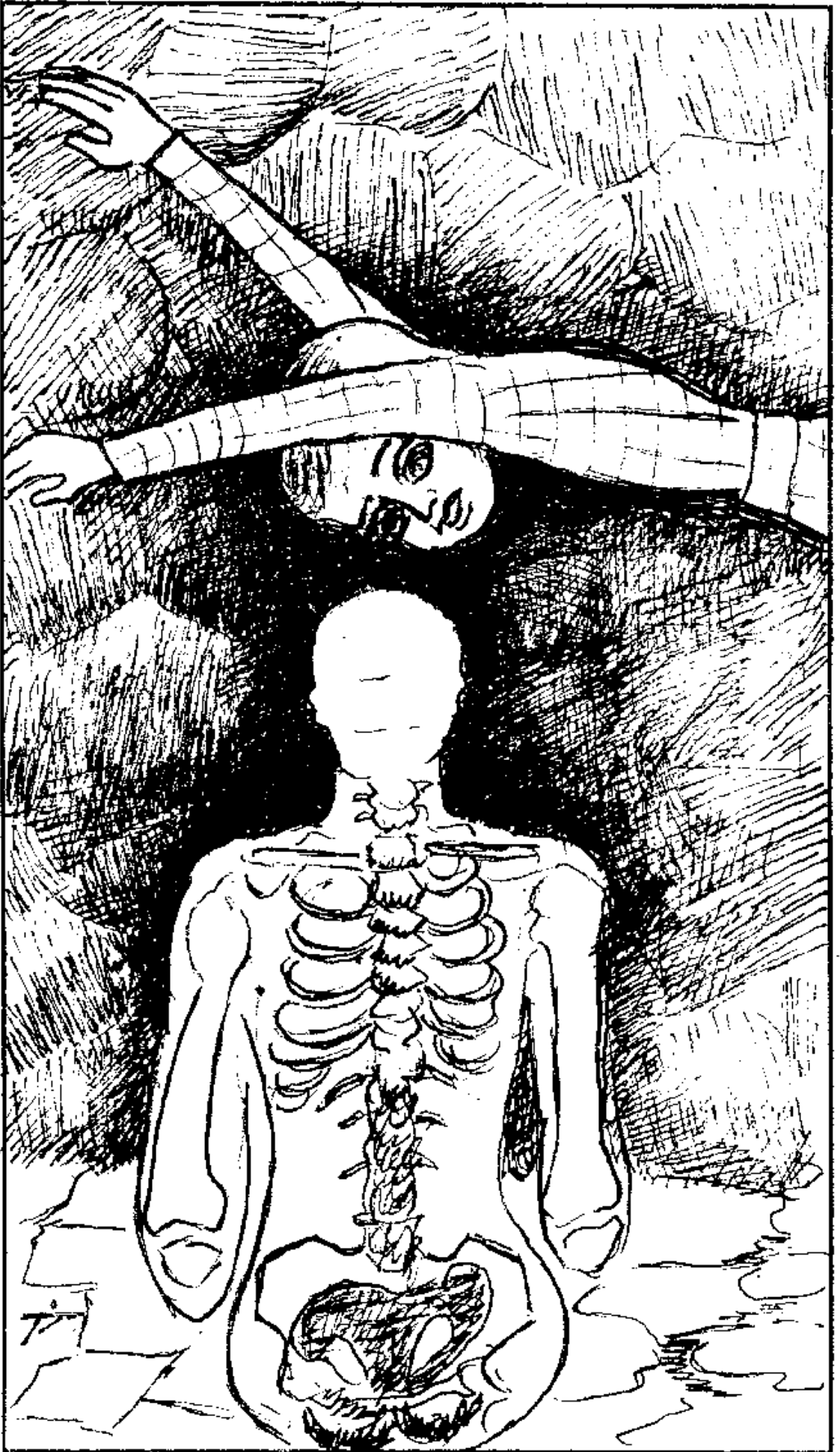
موتی حاصل کرنے آئے ہیں تاکہ شہزادی کے ساتھ شادی کر سکیں۔"۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے سفیر کے فرائض انجام دیتے ہوئے کہا۔

"پھر مل گیا موتی۔"۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں حضور موتی تو نہیں ملا۔ البتہ آپ مل گئے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے خوشامدانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آتشی سانپ، زہریلے ٹڈے اور زرد مکڑیوں سے بچ کر تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔"۔۔۔۔۔۔ اس انسانی پنجر نے حیرت بھرے لہجے میں سوال کیا۔

"پتہ نہیں جناب ہمیں تو بس اتنا پتہ ہے کہ سانپ کو ہم نے ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ سانپ نے درخت کو پھونک مار کر آگ لگا دی اور اس درخت سے دودھ نما کوئی چیز نکلی جس نے سانپ کو جلا دیا۔"۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے اسے تفصیل بتلائی۔

"ہاں وہی درخت ایسا تھا جس سے وہ مر سکتا تھا۔ ورنہ جنگل میں کروڑوں درخت موجود تھے۔ اس بیچارے کو کیا معلوم کہ یہ وہی درخت ہے۔"۔۔۔۔۔۔ انسانی پنجر

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور جناب جب ٹڈے بادشاہ کی فوج ہمیں چمٹ گئی تو میرا ہاتھ ایک پودے کے پتے پر چلا گیا اور وہ پتا میں نے کھا لیا۔ جناب اس کے منہ میں جاتے ہی میرے جسم میں آگ لگ گئی اور پھر میرے جسم پر موجود ٹڈے نیچے گرنے لگے۔ ان کے نیچے گرتے ہی میدان میں موجود گھاس پھونس کو آگ لگ گئی اور ٹڈے جلنے لگے۔ میں نے وہی پتا آنگلو کو بھی کھلا دیا اور پھر اس کے جسم پر موجود ٹڈے بھی گر کر جلنے لگے اور پھر تمام میدان میں آگ لگ گئی اور تمام ٹڈے جل کر مر گئے۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم اس پودے اور پتے کو جانتے تھے۔" اس آدمی نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں جناب ہمیں کیا معلوم۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے جواب دیا۔

"کمال ہے کروڑوں درختوں کے کروڑوں پتوں میں سے صرف وہی ایک پتہ تھا جو ٹڈوں کے لئے موت کا

پیغام تھا۔ ورنہ وہ کسی قیمت پر نہیں مر سکتے تھے۔'' انسانی پنجر کو ایک بار پھر حیرت ہوئی تو آنگلو بانگلو فخر سے پھول گئے۔

''اور جناب اس مکڑی کی تو شامت آگئی تھی جناب مجھے جو غصہ آیا میں نے اسے پکڑ کر اس کا سر دانتوں میں چبا ڈالا اور اس کے ساتھ ہی سب مکڑیاں غائب ہو گئیں۔''____بانگلو نے مکڑی کے متعلق بتلاتے ہوئے اپنے الٹے لٹکنے کا ذکر جان بوجھ کر گول کر دیا۔ اس نے ساتھ ہی ٹیڑھی نظروں سے آنگلو کو بھی دیکھا کہ کہیں وہ نہ بول پڑے۔ مگر آنگلو نظریں جھکائے خاموش کھڑا رہا۔

''کیا تمہیں معلوم تھا کہ وہ خوفناک زرد رنگ کی مکڑی صرف اس طرح مر سکتی تھی کہ انسانی دانتوں میں چبائی جائے۔''____انسانی پنجر نے پہلے سے بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں جناب مجھے کیا ضرورت تھی اس غلیظ اور مکروہ صورت مکڑی کو کھانے کی وہ تو بس مجھے غصہ آگیا۔ میں نے اس کا سر چبا ڈالا کمبخت کہتی تھی مجھ سے

شادی کروگے۔ منحوس کہیں کی۔"_____ بانگلو نے جواب دیا۔

"اوہ کمال ہے۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ وہ چڑیوں کے ہاتھوں باز مروا دیتا ہے۔"_____ انسانی پنجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جناب ہم تو کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں۔ کم از کم ہمیں بیٹھنے کے لئے کہیں اور پھر ہمیں بتلائیں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ کہیں سورج موتی حاصل کرنے تو نہیں آئے۔"_____ بانگلو جب کھڑا کھڑا بری طرح تھک گیا تو اس سے رہا نہ جا سکا۔ چنانچہ وہ بول پڑا۔

"بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ۔ میں نے تمہیں کب بیٹھنے سے منع کیا ہے۔ میں حضرت سلیمان کا درباری ہوں۔ سورج موتی ایک غار میں چھپانے کے بعد حضرت سلیمان نے اس کی حفاظت کے لئے یہ رکاوٹیں پیدا کر دیں۔ مجھے یہاں اس لئے بٹھایا گیا تھا کہ جو آدم زاد یہ تمام رکاوٹیں دور کر کے یہاں تک پہنچ جائے اسے میں آگے راستہ دکھا سکوں۔ مگر صدیوں

سے میں یہاں بیٹھا ہوں۔ آج تک تمہارے سوا تو کوئی نہیں پہنچ سکا۔ یہاں تک تو پہنچنا بڑی بات ہے۔اس آتشی سانپ سے بچ کر کوئی آگے نہیں آ سکا اور تم ہو کہ سب سے بچ بچا کر یہاں تک پہنچ گئے ہو۔ حالانکہ تم دونوں مجھے ازلی احمق نظر آ رہے ہو۔ نہ ہی تم بہادر ہو کہ میں سمجھوں کہ تم نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم باآسانی بخیرو عافیت یہاں تک پہنچ گئے۔'' ـــــــ انسانی پنجر ابھی تک حیرت میں گم تھا۔

''دراصل بات یہ ہے جناب کہ ہم دونوں بھائی ابھی تک کنوارے ہیں۔ اس لئے ہم نے سوچا کہ سورج موتی لے آئیں تاکہ بادشاہ کے اعلان کے مطابق شہزادی سے شادی کر کے آدھی آدھی بانٹ لیں۔'' آنگلو نے جواب دیا۔ بانگلو تو شاید اتنا تھکا ہوا تھا کہ زمین پر بیٹھتے ہی خراٹے لینے لگا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا نام کیا ہے۔'' ـــــــ انسانی پنجر نے بانگلو کو سوتا دیکھ کر بڑے رازدانہ لہجے میں آنگلو سے پوچھا۔

"آنگلو۔"_____آنگلو نے جواب دیا۔

"اس کا کیا نام ہے۔"_____انسانی پنجر نے خراٹے لیتے بانگلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بانگلو۔"_____آنگلو نے جواب دیا۔

"یہ کون ہے۔"_____انسانی پنجر نے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"میرا بھائی ہے۔"_____آنگلو نے بڑے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔

"سنو سورج موتی صرف ایک آدمی حاصل کر سکتا ہے۔ دو نہیں اور پھر شہزادی ایک ہے جو سورج موتی لے جائے گا وہی شہزادی سے شادی کرے گا۔ یہ بانگلو بدقسمت ہے جو یہاں آتے ہی سو گیا ہے۔ میں تمہیں سورج موتی والی غار کا راستہ بتلا دوں جو یہاں سے بالکل نزدیک ہے۔ تم فوراً جاؤ اور سورج موتی حاصل کر کے سیدھے بادشاہ کے پاس پہنچ جاؤ۔ سورج موتی اسے دے کر شہزادی سے شادی کر لو اور مزے کرو۔"_____انسانی پنجر نے بڑی شیطانی مسکراہٹ سے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو بہت اچھی ہے مگر یہ بانگلو بڑا شیطان ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گیا تو یہ مجھے جان سے مار ڈالے گا۔"_____ آنگلو نے بڑی خوفزدہ نظروں سے بانگلو کے بھاری بھرکم جسم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے معلوم نہیں ہو سکے گا۔ یہ بہت تھکا ہوا ہے اس لئے سوتا ہی رہے گا اور تم سورج موتی حاصل کر کے فوراً واپس چلے جانا۔"_____ انسانی پنجر نے اسے ترکیب بتلاتے ہوئے کہا۔

"تو مہربان، قدردان دیر کس بات کی۔ مجھے جلد ہی راستہ بتلائیے۔"_____ آنگلو لالچ میں آ گیا۔ اس لئے فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو غار سے نکل کر آگے بڑھتے جاؤ۔ جب پچاس قدم آگے بڑھ جاؤ گے تو دائیں طرف مڑ جانا۔ دس قدم بعد پھر بائیں طرف مڑ جانا۔ پھر دس قدم بعد دائیں طرف۔ اس طرح ہر دس قدم کے بعد مڑتے رہنا۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف یہاں تک کہ سو دفعہ دائیں طرف اور سو دفعہ بائیں طرف مڑنے کے بعد تم سورج موتی والے غار کے دہانے پر پہنچ جاؤ

گے۔"۔۔۔۔۔۔انسانی پنجر نے اسے راستہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"سیدھا راستہ بتلائیے جناب۔ مجھے تو سو تک گنتی بھی نہیں آتی۔ میں کہاں چکراتا پھروں گا۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے دائیں بائیں کی گردان سن کر بڑے پریشان لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے آنگلو ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ تب ہی تم سورج موتی حاصل کر سکو گے۔ اگر تم ایک بار بھی بھول گئے تو پھر تم ساری عمر سورج موتی والی غار تک نہیں پہنچ پاؤ گے۔"۔۔۔۔۔۔انسانی پنجر نے جواب دیا۔

"اچھا جناب چلتا ہوں دیکھو کیا ہوتا ہے۔ ویسے مجھے امید ہے کہ کام بن جائے گا۔ کیونکہ مجھے بادشاہ کے استاد نے ایک دفعہ بتلایا تھا کہ تمہارے سر کے دائیں طرف سو بال ہیں اور بائیں طرف بھی سو بال ہیں۔ میں ایسا کروں گا کہ دائیں طرف مڑتے وقت دائیں طرف کا ایک بال نوچ لوں گا اور بائیں طرف مڑتے وقت بائیں طرف کا بال۔ جب تمام بال ختم ہو

جائیں گے تو میں سورج موتی والی غار کے سامنے پہنچ جاؤں گا کیوں کیسی ترکیب ہے۔"——آنگلو نے اپنی ذہانت اور اس لاجواب ترکیب پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے تم بے حد عقلمند ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم سورج موتی ضرور حاصل کر لو گے۔" انسانی پنجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر آنگلو اسے سلام کر کے غار سے باہر نکل گیا۔ گو وہ بھی بانگلو کی طرح بے حد تھکا ہوا تھا۔ مگر شہزادی کو سالم حاصل کرنے کی خوشی میں اس کی نیند غائب ہو گئی تھی۔

اس کے باہر جانے کے بعد انسانی پنجر کے منہ سے بے اختیار ایک طنزیہ قہقہہ نکل گیا اور پھر وہ بڑبڑایا۔

"انسان بھی کتنا لالچی ہے۔ ذرا سے لالچ میں بھائی کو چھوڑ کر بھاگ نکلا اور میری ترکیب بھی کیسی کامیاب رہی۔ میں نے دونوں کو علیحدہ کر دیا ہے کیونکہ میرے خیال میں اب تک ان دونوں کی کامیابی کا راز ان کا اتفاق اور متحد ہونا ہی تھا۔ علیحدہ علیحدہ ہو کر دونوں ختم

ہو جائیں گے۔"

یہ کہہ کر وہ ایک بار پھر اپنی مخصوص عبادت میں مصروف ہو گیا۔ بانگلو ابھی تک سو رہا تھا۔

صبح کو جب بانگلو کی آنکھ کھلی تو ایک لمحہ کے لئے وہ حیرت سے چاروں طرف دیکھتا رہا۔ جیسے اسے یاد نہ آرہا ہو کہ وہ کہاں ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اسے سب کچھ یاد آتا گیا۔ چنانچہ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے بغور چاروں طرف دیکھا او پھر آنگلو کو وہاں نہ پا کر وہ بے حد حیران ہوا۔

"آنگلو کہاں چلا گیا۔" ——— وہ حیرت سے بڑبڑایا اور جب اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو وہ اٹھا اور اس نے عبادت میں مصروف انسانی پنجر کو جھنجھوڑ ڈالا۔ انسانی پنجر نے آنکھیں کھولیں اور پھر خشمگیں نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے میں عبادت میں مصروف ہوں۔ تم نے میری عبادت میں خلل ڈالا ہے۔ اس لئے تمہیں اس کی سزا ملے گی۔''

''اجی جناب میرا بھائی آنگلو کہاں ہے۔''——— بانگلو نے اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ کیونکہ اسے انسانی پنجر سے ڈرنے کی بھلا کیا ضرورت تھی جس کے جسم میں ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس کا ایک گھونسہ بھی پڑا تو اس کی تمام ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

''تمہارا بھائی تم سے غداری کر گیا ہے۔ جب تم سو گئے تو اس نے مجھ سے سورج موتی والی غار کا پتہ پوچھا۔ میں نے اسے بتلا دیا اور وہ اسی وقت سورج موتی حاصل کرنے نکل کھڑا ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت تک سورج موتی حاصل کر چکا ہو۔ اور اس طرح وہ اکیلا ہی شہزادی سے شادی کر لے گا اور تم خالی ٹاپتے ہی رہ جاؤ گے۔''——— انسانی پنجر نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے وہ بڑا کمینہ اور خودغرض نکلا مگر تم نے اسے

کیوں اکیلا جانے دیا۔ تم اسے روک لیتے بلکہ اسے راستہ ہی نہ بتلاتے۔ یہ سب تمہارا قصور ہے۔ تم انسان نہیں شیطان ہو۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو کو شدید غصہ آیا۔

"تم نے ٹھیک سمجھا ہے۔ میں واقعی شیطان ہوں اور میں یہاں بیٹھا ہی اس لئے ہوں کہ یہاں آنے والے کو سیدھے راستے سے بھٹکا دوں۔ تمہارا بھائی بانگلو لازماً بھٹک گیا ہوگا کیونکہ جو راستہ میں نے اسے بتلایا تھا وہ کبھی بھی اس پر پوری طرح نہیں چل سکتا۔ وہ ایک بار بھول کر دائیں کی بجائے بائیں طرف مڑ گیا تو پھر وہ ساری عمر انہی پہاڑوں میں چکراتا پھرے گا اور آخر ایک دن مر جائے گا اور باقی رہ گئے تم تو تم میری اجازت کے بغیر اس غار سے باہر بھی نہیں نکل سکتے اور اس طرح تم اس غار میں ہی بھوکے پیاسے جان دے دو گے۔"۔۔۔۔۔۔شیطان نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"مگر تم تو کہتے تھے کہ حضرت سلیمانؑ کے درباری ہو۔ پھر تم شیطان کیسے ہو سکتے ہو۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"تم کافی ذہین ہو بانگلو۔ تمہارا سر گو بے حد چھوٹا

ہے مگر اس میں عقل کافی سے زیادہ بھری ہوئی ہے۔ گو میں حضرت سلیمانؑ کا درباری نہیں ہوں مگر صرف اس لئے یہاں بیٹھا ہوں تاکہ سورج موتی تک عام لوگوں کو نہ پہنچنے دوں۔ سورج موتی دنیا کا نایاب ترین موتی ہے۔ یہ موتی جنت سے لایا گیا تھا۔ یہ انسانوں کے لئے نہیں ہے اور پھر خاص طور پر تم جیسے احمقوں کے لئے تو ہرگز نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔انسانی پنجر نے قہقہہ مارتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر جب تک ہمیں سورج موتی نہیں ملے گا ہم شہزادی سے شادی کیسے کریں گے اور شہزادی سے شادی نہیں کریں گے تو کیا کنوارے ہی مر جائیں گے۔" بانگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا دنیا میں ہزاروں افراد کنوارے مر جاتے ہیں اگر تم مر جاؤ گے تو کیا دنیا کا نظام بدل جائے گا۔"۔۔۔۔۔شیطان نما انسان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اچھا اب بک بک مت کرو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے آنگلو کو کون سا راستہ بتلایا ہے اور سورج موتی کہاں ہے۔"۔۔۔۔۔بانگلو کو اچانک غصہ آ گیا اور اسے

غصہ آنا ہی تھا کیونکہ وہ انسانی پنجر اسے کنوارا مرنے کی ترغیب دے رہا تھا اور یہی بات وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

''اسے میں نے موت کا راستہ بتلا دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب تک وہ مر گیا ہوگا۔ باقی رہ گئے تم۔ تو تم بھی مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ میں عبادت شروع کر رہا ہوں اور اب تم مجھے نہ ہی جگا سکو گے اور نہ ہی غار سے باہر جا سکو گے۔''____انسانی پنجر نے کہا اور پھر سیدھا ہو کر آنکھیں بند کرلیں۔

بانگلو بڑی غصیلی نظروں سے انسانی پنجر کو دیکھ رہا تھا۔ اب اسے اپنے آپ پر غصہ آگیا کہ وہ کیوں اس طرح آتے ساتھ ہی سو گیا تھا اور اس کے بعد اسے آنگلو پر غصہ آگیا کہ وہ اسے جگائے بغیر سورج موتی حاصل کرنے نکل کھڑا ہوا اور اس کے بعد اسے اس سوداگر پر غصہ آگیا کہ اس نے کیوں سورج موتی کا نام بادشاہ کے سامنے بتلایا اور اس کے بعد اسے بادشاہ پر غصہ آیا کہ اس نے کیوں یہ شرط لگا دی کہ شہزادی کی شادی اس سے ہوگی جو سورج موتی لے آئے گا

اور اس کے بعد اسے شہزادی پر غصہ آ گیا کہ وہ کیوں نہیں اس سے فوراً شادی کر لیتی تاکہ انہیں اتنی تکلیفیں نہ اٹھانی پڑتیں۔ اس طرح اسے نمبر وار غصہ آتا گیا اور جب اسے سارے غصے آ چکے تو ظاہر ہے کہ وہ غصے سے پوری طرح بھر چکا تھا۔

ایک تو پہلے ہی اس کا جسم بے حد موٹا تھا اور پھر جب غصہ اس میں بھر گیا تو اس کا جسم اور زیادہ موٹا ہو گیا۔ اس کی طاقت پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئی۔ چنانچہ وہ اس طرح غصے سے بھرا ہوا پہلے تو غار کے دہانے کی طرف بڑھا تاکہ غار سے باہر نکل جائے مگر جیسے ہی اس نے قدم آگے بڑھایا ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور غار کا دروازہ بند ہو گیا۔ اس کے سامنے شاید کوئی بہت بڑی چٹان آ گئی تھی۔ اب واقعی بانگلو غار میں پھنس گیا تھا۔

وہ سانس روکے ہوئے تھا تاکہ سانس باہر نہ نکل جائے اور اس کی طاقت نہ کم رہ جائے۔ چنانچہ وہ بڑے غصے میں تیزی سے واپس پلٹا اور پھر بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا اس شیطان کی طرف بڑھنے لگا جو

آنکھیں بند کیے بڑے آرام سے بیٹھا تھا۔

بانگلو نے اسے بری طرح جھنجوڑا مگر اس نے تو جیسے آنکھیں نہ کھولنے کی قسم اٹھا رکھی تھی اور اس بار ایک اور تماشہ ہوا جونہی اس نے جو انسانی پنجر کو جھنجوڑا تو وہ ہلا بھی نہیں بلکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انسان نہ ہو کوئی ٹھوس پتھر ہو۔

بانگلو کے جسم میں اور غصہ بھر گیا۔ چنانچہ اس نے پوری قوت سے اپنا گھونسا اس کی پسلیوں پر مار دیا اور دوسرے لمحے وہ ایک چیخ مار کر اچھل کر غار میں جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے لہو بہنا شروع ہو گیا تھا اور وہ انسانی پنجر ویسے ہی ابھی تک بیٹھا ہوا تھا۔ اس پر اس کے غصے بھرے زبردست گھونسے کا قطعی کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ اسے خود یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس نے گھونسہ کسی ٹھوس پتھر کی چٹان کو مار دیا ہو۔ چونکہ گھونسہ پوری طاقت سے مارا گیا تھا اس لئے جواب میں اس کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی تھی۔ اس کا ہاتھ بری طرح زخمی ہو گیا اور اس سے خون نکلنے لگ گیا تھا۔

اب ظاہر ہے کہ چیخ نکلنے کی وجہ سے اس کا تمام غصہ

بھی ساتھ ہی نکل گیا تھا۔ چنانچہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی طاقت کہیں غائب ہو گئی ہو۔ ادھر ہاتھ میں سے خون بڑی تیزی سے نکلتا جا رہا تھا۔

بانگلو سوچ رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے۔ کافی دیر تک وہ خون نکلتا دیکھتا رہا۔ مگر اس کی سمجھ میں کوئی ترکیب نہیں آ رہی تھی۔ اگر آنگلو ساتھ ہوتا تو شاید دونوں مل کر یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب نکال لیتے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر اسی طرح خون نکلتا رہا تو آخرکار اس کے جسم سے تمام خون نکل جائے گا اور وہ یہیں پڑا مر جائے گا۔ چنانچہ وہ ایک بار پھر غصہ اکٹھا کرنے لگا تاکہ اس شیطان کو سزا دے سکے۔ کافی دیر تک وہ غصہ اکٹھا کرتا رہا مگر نجانے کیا بات تھی کہ اسے غصہ آ ہی نہیں رہا تھا۔ بلکہ غصے کی بجائے تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔

آخرکار وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنا دایاں ہاتھ جو زخمی ہو گیا تھا بائیں ہاتھ میں پکڑا اور پھر اس شیطان کی طرف بڑھ گیا۔

”اے جناب شیطان صاحب میری بات سنو۔ میں اپنی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں کہ آپ کو گھونسہ مار بیٹھا۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ تم انسان نہیں بلکہ کوئی چٹان ہو ورنہ گھونسے کی بجائے ہتھوڑا مارتا۔“ ــــــ بانگلو نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور جب اس نے لفظ ہتھوڑا منہ سے نکالا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ چند لمحے سوچتا رہا پھر بولا۔

”دھت تیرے کی، واقعی اس کو گھونسے کی بجائے ہتھوڑا ہی مارنا چاہئے۔ تب ہی اس پر اثر ہوگا۔“

مگر اب مسئلہ تھا کہ وہ ہتھوڑا کہاں سے لے آئے۔ اس نے غار میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں مگر

تمام غار خالی تھا البتہ سامنے رکھا ہوا چراغ ابھی تک جل رہا تھا۔ اب ظاہر ہے چراغ ہتھوڑا تو نہیں تھا کہ وہ اسے اٹھا کر بت پر مار دیتا۔ اس کے ہاتھ میں سے ابھی تک خون قطرہ قطرہ کر کے نکل رہا تھا۔

وہ چند لمحے اپنا خون نکلتا دیکھتا رہا۔ پھر یکدم اچھل پڑا۔

''میں بھی کتنا احمق ہوں۔ واہ واہ، ہتھوڑا تو ابھی بن جائے گا۔ میں اسی خون سے ہتھوڑا بناؤں گا اور اس کا نام ہوگا خونی ہتھوڑا۔ پھر دیکھوں گا کہ یہ شیطان کا بچہ خونی ہتھوڑے سے کیسے بچ سکے گا۔'' ـــــ وہ بڑبڑایا۔

اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ وہ اس انسانی پنجر کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ سے خون کے قطرے برابر نکل رہے تھے۔ چنانچہ انہی قطروں سے وہ ہتھوڑا بنانے لگا۔ وہ ایک قطرہ ڈالنے کے بعد دوسرا قطرہ اس طرح ڈالتا کہ ایک سیدھی لکیر بن جاتی۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ ہتھوڑا بنانے میں مصروف ہو گیا۔ جب ہتھوڑے کا ڈنڈا بن گیا تو اس نے دیکھا کہ اس بت میں لرزش پیدا ہوئی۔ ایسا محسوس

ہو رہا تھا جیسے وہ کانپ رہا ہو۔

"ابھی تو ڈنڈا بنا ہے، ہتھوڑا پورا نہیں بنا اور تم ابھی سے خوف کے مارے کانپ رہے ہو۔" ــــــ بانگلو نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے ہتھوڑا بنانے میں مصروف ہو گیا۔ اس شغل میں اسے یہ احساس بھی ختم ہو گیا تھا کہ خون نکلنے کی وجہ سے وہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔

ادھر جیسے جیسے ہتھوڑا بنتا جا رہا تھا اس انسانی پنجر کے ٹھوس جسم میں لرزش بڑھتی جا رہی تھی۔ اب تو وہ صاف طور پر کانپ رہا تھا۔

" بس۔ ہتھوڑا بننے دو۔ میں تمہیں ابھی سیدھا کرتا ہوں۔" ــــــ بانگلو نے اسے بری طرح کانپتے دیکھ کر مسرت سے پر لہجے میں کہا۔

اور پھر ابھی اس کے خون سے ہتھوڑے کی تصویر مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اچانک انسانی پنجر نے آنکھیں کھول دیں۔اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار تھے۔

"مت ڈالو۔ خدا کے واسطے اور قطرے مت ڈالو۔

میں تباہ ہو جاؤں گا۔"_____اس انسانی پنجر نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"بس خونی ہتھوڑا مکمل ہونے دو۔ میں ابھی اس سے تمہاری ٹھکائی کرتا ہوں۔ اتنا ماروں گا اتنا ماروں گا کہ مار مار کر تمہیں پتھر بنا دوں گا۔"_____بانگلو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس نے بتلایا ہے کہ اگر میرے سر پر پانچ سو انسانی خون کے قطرے ڈالے جائیں تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ تمہیں کس نے بتلایا ہے۔"_____اس انسانی پنجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں قطرے کب ڈال رہا ہوں۔ میں تو خونی ہتھوڑا بنا رہا ہوں۔"_____بانگلو قدرے حیرت سے بولا۔

"خدا کے لئے اور قطرے نہ ڈالو۔ پانچ سو قطرے پورے ہونے میں صرف دس قطرے باقی رہتے ہیں اور نہ ڈالو۔ میں غار کا دروازہ کھول دیتا ہوں اور تمہیں سورج موتی والے غار کا راستہ بھی بتلا دیتا ہوں۔" انسانی پنجر نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''تم ذرا ٹھہرو تو سہی۔ بس اب ہتھوڑا مکمل ہونے والا ہے۔ صرف اس ڈنڈے کا چھوٹا سرا بنانا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہتھوڑے میں سے ڈنڈا نکل جائے۔'' بانگلو بھی اپنی دھن کا پکا تھا۔ وہ ہتھوڑا بنانے میں مصروف رہا اور اس نے انسانی پنجر کی آہ و فریاد کچھ بھی نہ سنی۔

ہتھوڑے کا چھوٹا سرا بنانے کے بعد وہ اس میں لگی ہوئی کیل بنانے لگا اور انسانی پنجر نے اب بڑے زور شور سے فریادیں کرنا شروع کر دیں مگر بانگلو نے کچھ نہیں سنا اور اپنے کام میں لگا رہا۔

ابھی کیل آدھی بھی نہیں بنی تھی کہ جیسے ہی اس کے ہاتھ سے خون کا ایک قطرہ گرا ایک زوردار دھماکہ ہوا اور بانگلو جو بت والے چبوترے پر چڑھا ہوا تھا اچھل کر نیچے غار میں آ گرا۔

چند لمحوں تک تو اسے کچھ ہوش ہی نہ رہا۔ اس کے اپنے ذہن میں دھماکے ہوتے رہے۔ پھر جب اسے ہوش آیا اور اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ غار کی بجائے ایک بہت بڑی چٹان کے اوپر پڑا ہوا ہے اور اب وہاں نہ غار ہے نہ وہ انسانی پنجر۔ نہ ہی وہ چراغ۔ اس نے اپنا زخمی ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو اس کا ہاتھ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا۔ کہیں بھی زخم نہیں تھا۔

''دہت تیرے کی۔ ہتھوڑا بننے ہی نہیں دیا۔ پہلے ہی بھاگ نکلا۔ بزدل کہیں کا۔ ایک دفعہ ہتھوڑا تو بننے دیتا۔ ایسی مار مارتا ، ایسی مار مارتا کہ یاد کرتا۔'' بانگلو

نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پہاڑیوں کا رنگ گہرا سبز ہو چکا تھا اور اس سے پہلے جو پہاڑ خشک اور بنجر معلوم ہو رہے تھے اب انتہائی سرسبز اور زرخیز تھے۔ ان پہاڑیوں پر کثرت سے خوبصورت درخت، پودے اور رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ اب یہ پہاڑیاں واقعی قاف کی پہاڑیاں معلوم ہو رہی تھیں۔

اب مسئلہ تھا کہ آنگلو بیچارہ کہاں غائب ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ چٹان سے اتر کر نیچے جانے لگا تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے سوچا کہ پہاڑی پر چڑھنے کی بجائے کیوں نہ وہ کسی بڑے سے درخت پر چڑھ جائے اور پھر وہاں سے چھلانگ مار کر اوپر پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ جائے۔

چنانچہ وہ تیزی سے ایک بہت بڑے درخت پر چڑھنے لگا۔ ابھی وہ آدھے درخت پر بھی نہ چڑھا تھا کہ اسے دور ایک چٹان کے قریب ایک غار میں سے تیز چمکیلی روشنی نظر آئی۔

روشنی اتنی تیز تھی کہ اردگرد کا تمام علاقہ روشنی میں

جگمگا رہا تھا۔

اور پھر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ اسی چٹان کے اوپر آنگلو بیٹھا ہوا اپنے بڑے سے سر کے بال نوچ نوچ کر دیکھ رہا تھا۔

بانگلو نے اچھی طرح جگہ پہچانی اور پھر درخت سے اتر کر تیزی سے اس چٹان کی طرف چل پڑا۔ تقریباً تین گھنٹے کی محنت کے بعد وہ اس چٹان کے قریب پہنچ گیا۔ جہاں آنگلو بیٹھا ابھی تک اپنے سر کے بال نوچ رہا تھا۔

یہاں روشنی اور بھی زیادہ تیز ہو گئی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے غار میں سے سورج نکلنے والا ہو۔

''آنگلو۔ آنگلو'' ____ بانگلو نے چٹان کے اوپر چڑھتے ہوئے اسے آواز دی۔

بانگلو کی آواز سے آنگلو نے سر اٹھایا اور پھر بانگلو کو دیکھ کر اس نے بری طرح منہ بنا لیا۔

''کیا سر کھا رہے ہو۔ میں یہاں ایک بال بھول گیا ہوں۔ کئی بار گن چکا ہوں مگر وہ بال پورا ہی نہیں ہو رہا'' ____ آنگلو نے بڑے پریشان کن لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم اپنے بال نوچ نوچ کر کیوں سامنے ڈھیر لگائے بیٹھے ہو"۔۔۔۔۔ بانگلو نے قریب جا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ جو انسانی پنجر تھا اس نے مجھے سورج موتی والی غار کا راستہ بتلایا تھا کہ اس غار سے نکل کر پہلے بائیں طرف دس قدم چل کر پھر دائیں طرف پھر دس قدم چل کر بائیں طرف، اس طرح سو دفعہ بائیں طرف اور سو دفعہ دائیں طرف اور میں سورج موتی والی غار کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ مگر میں آدھے راستے پر ہی بھول گیا کہ اب میں نے کدھر مڑنا ہے۔ تمہیں پتہ ہے مجھے گنتی نہیں آتی۔ لیکن بادشاہ کے استاد نے مجھے ایک بار بتلایا تھا کہ میرے سر کے دائیں طرف بھی سو بال ہیں اور بائیں طرف بھی سو بال۔ چنانچہ میں جیسے جیسے مڑتا گیا اپنے بال باری باری نوچتا رہا۔ مگر جب یہاں پہنچا تو بھول گیا۔ چنانچہ اب اپنے بال نوچ نوچ کر سامنے رکھ رہا ہوں تاکہ دیکھ سکوں کہ کس طرف کا بال کم ہے اور میں اسی طرف مڑ جاؤں مگر ابھی تک تو بال برابر آرہے ہیں"۔۔۔۔۔ آنگلو نے بانگلو کو تفصیل

بتلاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سر کے باقی ماندہ بال نوچنے شروع کر دیئے جب وہ ایک بال نوچتا تو تکلیف کے مارے اچھل پڑتا۔ اب اس کے سر پر بہت تھوڑے بال باقی رہ گئے تھے۔

''تم احمق ہو آنگلو۔ وہ دیکھو تمہارے پیچھے سورج موتی والا غار موجود ہے۔''______ بانگلو نے مذاق کرتے ہوئے آنگلو سے کہا۔

''ہائیں۔''______ آنگلو نے تیزی سے مڑ کر دیکھا اور پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔ اس کی نظریں اس غار کے دہانے پر جم کر رہ گئیں۔

''ارے۔ بانگلو یہ روشنی کیوں نکل رہی ہے۔ اس سے پہلے تو یہاں تاریکی تھی اور یہ درخت اور پودے کہاں سے آ گئے۔ یہ تو بالکل بنجر اور ویران پہاڑی تھی اور اب پہاڑیوں کا رنگ بھی سیاہ کی بجائے سبز ہو گیا ہے۔''______ آنگلو حیرت کی زیادتی کی وجہ سے اپنے سر کے بال بھی نوچنا بھول گیا۔

اور بانگلو اسے انسانی پنجر کے بارے میں بتلانے لگا کہ کس طرح اس نے انسانی پنجر کو گھونسہ مارا اور پھر

اپنے خون کے قطروں سے ہتھوڑا بنانا شروع کیا تاکہ ہتھوڑے سے اس کو مارے مگر اس سے پہلے کہ ہتھوڑا مکمل ہوتا ایک دھماکہ ہوا اور وہ غار بھی غائب ہو گیا اور انسانی بت بھی۔''

''بس وہ تمہارے ہتھوڑے سے ڈر گیا ہوگا اس لئے بھاگ گیا ہوگا۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''مگر تم مجھے وہاں سوتا چھوڑ کر کیوں باہر نکل آئے۔ بتاؤں خونی ہتھوڑا۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے مجھے معاف کر دو۔ اصل میں تم خراٹے لے رہے تھے اور مجھے خطرہ تھا کہ تمہارے خراٹوں سے پہاڑیوں پر موجود درندے اٹھ بیٹھے ہوں گے اور ہمیں کھا جائیں گے۔ چنانچہ میں انہیں منع کرنے کے لئے باہر نکلا اور پھر راستہ بھول کر یہاں پہنچ گیا۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا اچھا۔ تو یہ بات تھی۔ میں بھی سوچوں کہ میرا بھائی آنگلو غدار نہیں ہو سکتا۔ ضرور وہ کسی فائدے کے لئے باہر گیا ہوگا۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو کو تسلی ہو گئی۔

''اب کیا پروگرام ہے۔''——آنگلو نے سوال کیا۔

''چلو سامنے غار سے سورج موتی اٹھائیں اور پھر واپس چلیں تاکہ جلد از جلد شہزادی سے شادی کر سکیں۔'' بانگلو نے جواب دیا۔

اور پھر وہ دونوں اٹھ کر خوشی سے اچھلتے کودتے سورج موتی والے غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگے۔

آنگلو بانگلو جب غار کے دہانے کی طرف چلے جس میں سورج موتی موجود تھا تو اس کی تیز روشنی سے ان کی آنکھیں چکا چوند ہونے لگیں۔

"یہ موتی سورج کے سمندر سے نکلا ہوگا۔ اسی لئے اس کا نام سورج موتی ہے۔" ـــــ آنگلو نے آنکھوں کے سامنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں میرا خیال ہے یہ موتی سورج جتنا بڑا ہوگا۔ اس لئے اس کا نام سورج موتی ہے۔" ـــــ بانگلو نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس کا ایک فائدہ ہوگا۔ جب آسمان پر بادل ہوں اور بارش ہو رہی ہو تو سورج موتی باہر نکال

لیں۔ فوراً دھوپ نکل آئے گی۔اس طرح بیک وقت دو دو موسموں کا لطف آجائے گا۔"____آنگلو نے سورج موتی کے فائدے سوچنے شروع کر دیئے۔

"اور ایک اور فائدہ تو تم نے سوچا ہی نہیں۔ بادشاہ سلامت جب سفر کرتے ہیں تو رات کو مشعلیں جلاتے ہیں تاکہ روشنی ہو۔ وہاں یہ سورج موتی نکال کر چل پڑیں تو دن نکل آئے گا۔ آرام سے سفر کرتے جائیں گے۔"____بانگلو نے ایک اور فائدہ بتلایا۔ وہ بھلا کب آنگلو سے پیچھے رہنے والا تھا۔

"ارے اس کا سب سے بڑا فائدہ تو تم نے سوچا ہی نہیں۔ جب سورج کو گرہن لگ جائے تو سورج موتی نکال کر محل کے اوپر لٹکا دیا جائے تو پوری دنیا میں دوبارہ روشنی ہو جائے گی۔ اس سے ہمارے بادشاہ کا تمام دنیا پر رعب چھا جائے گا۔"____آنگلو نے ایک اور فائدہ ڈھونڈ نکالا۔

"ارے یہ کیا فائدہ سوچا تم نے۔ میں تمہیں بتلاؤں، ہمارا بادشاہ رات ہی نہیں ہونے دے گا۔ جیسے ہی سورج غروب ہونے لگا سورج موتی محل کے اوپر لٹکا

دیا۔ دوبارہ دن نکل آیا۔ نہ رات ہوگی نہ لوگ سوئیں گے۔ نہ دکانیں بند ہوں گی نہ کاروبار ختم ہوں گے اس طرح ہمارا ملک دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے گا۔"______بانگلو نے جواب دیا۔

"ارے پھر تو مارے جائیں گے۔ رمضان کے مہینے میں تو جب روزہ کھلنے کا وقت ہوگا بادشاہ سلامت سورج موتی نکال دے گا اور دن ہو جائے گا۔ روزہ افطار ہی نہیں ہوگا۔کیا کریں گے بھوکے پیاسے مر جائیں گے"______آنگلو نے ایک اور بات سوچی۔

"ہاں یہ بات تو واقعی سوچنے والی ہے۔ خیر اس وقت ہم آدھی سلطنت کے بادشاہ ہوں گے۔ ہم اپنی سلطنت میں رات کر دیں گے۔ ہماری سلطنت کے لوگ روزہ افطار کر لیں گے اور بادشاہ کی سلطنت کے لوگوں کو بھی اپنی طرف بلا لیں گے۔ وہ ہماری طرف آ کر روزہ کھول لیں گے۔"______بانگلو نے فوراً ہی تجویز سوچ لی۔

اور آنگلو سر ہلا کر رہ گیا۔ کیونکہ بانگلو کی تجویز واقعی لاجواب تھی۔ اس سے پہلے کہ سورج موتی کے اور

فائدے سوچے جاتے وہ دونوں غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔

اب تو ان کی آنکھوں کے سامنے سے تیز روشنی کی وجہ سے پانی نکلنے لگ گیا تھا اور انہیں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ دونوں غار کے اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی غار مختلف آوازوں سے گونجنے لگا۔ آوازیں ایسی آ رہی تھیں جیسے کوئی کسی کو الوداع کر رہا ہو اور پھر وہ چلتے ہوئے سورج موتی کے قریب پہنچ گئے۔

بانگلو نے اپنی کمر سے لپٹا ہوا کپڑا اس موتی پر ڈال دیا اور یکدم روشنی غائب ہوگئی۔ اب وہ بخوبی دیکھ سکتے تھے اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کافی بڑے غار کی دیواریں آتشی شیشے کی بنی ہوئی تھیں اور درمیان میں ایک بڑے چبوترے پر وہ موتی رکھا ہوا تھا۔ اس کی روشنی جب غار کی دیواروں پر پڑتی تو آتشی شیشوں کی وجہ سے روشنی یک دم ہزاروں گنا زیادہ تیز ہو جاتی۔ یہ تیز روشنی ان آتشی شیشوں کی وجہ

سے تھی ورنہ اس موتی میں تو اتنی چمک نہیں تھی۔
"چلو اٹھائیں موتی اور واپس چلیں۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے کہا۔

اور بانگلو نے چبوترے پر چڑھ کر وہ موتی اٹھا لیا۔ موتی گیند جتنا بڑا تھا۔ چنانچہ بانگلو نے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ دونوں غار سے باہر نکل آئے۔
"سورج موتی دکھاؤ تو سہی۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے اشتیاق آمیز لہجے میں بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور بانگلو نے موتی جیب سے نکال کر کپڑا ہٹا دیا۔ واقعی بے حد خوبصورت اور چمک دار موتی تھا۔ گیند کی طرح گول اور بڑا تھا اور اس کی سطح قطعی بے داغ تھی۔

"ارے یہ سورج موتی ہے۔ کمال ہے۔ یہ سوداگر لوگ بھی خواہ مخواہ ہر چیز کو بڑھا چڑھا دیتے ہیں۔ یہ تو سورج تو رہا ایک طرف ستارے جتنا بھی نہیں چمک رہا۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے کہا۔
"ہمیں کیا چمکے یا نہ چمکے۔ ہو سکتا ہے اس وقت اسے گرہن لگا ہوا ہو۔ غار میں دیکھا کیسے چمک رہا

تھا۔"______ بانگلو نے جواب دیا۔

"ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ بادشاہ تک جاتے جاتے گرہن دور ہو جائے گا۔"______ آنگلو نے کہا۔

اور پھر موتی لئے وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے پہاڑی سے نیچے اترنے لگے۔

راستے میں جیسے ہی وہ اس غار کے سامنے پہنچے جہاں وہ انسانی پنجر رہتا تھا تو وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ غار کے باہر وہ انسانی پنجر کھڑا تھا۔

"رک کیوں گئے ہو۔ چلتے رہو دوستو۔ تم دنیا کے خوش قسمت ترین انسان ہو جو سورج موتی لے کر جا رہے ہو۔ میں تمہاری عظمت اور ذہانت کو سلام کرتا ہوں۔"______ انسانی پنجر نے باقاعدہ جھک کر انہیں سلام کرتے ہوئے کہا۔

اور آنگلو اور بانگلو دونوں اکڑتے ہوئے اس کے قریب سے گزرتے چلے گئے۔ کافی دور چلنے کے بعد اچانک ایک غار کے دہانے سے زرد رنگ کی بڑی سی مکڑی اور اس کے پیچھے ہزاروں زرد رنگ کی مکڑیاں باہر نکل آئیں۔

"ارے پھر آئی مصیبت۔"ـــــــ اس دفعہ دونوں واقعی بری طرح خوف زدہ ہو گئے تھے۔

"رک کیوں گئے۔ چلتے رہو۔ تم دونوں بے حد خوش نصیب ہو اور تمام دنیا سے زیادہ عقلمند، چالاک اور بہادر جو سورج موتی حاصل کر کے جا رہے ہو۔ میں مکڑی شہزادی اپنی رعایا سمیت تم دونوں کے سامنے سجدہ کرتی ہوں۔"____ مکڑی نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر مکڑی شہزادی کے ساتھ تمام مکڑیاں انہیں سجدہ کرنے لگیں اور آنگلو بانگلو کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا۔ وہ دونوں ماش کے آٹے کی طرح بری طرح پھول گئے اور پہلے سے بھی زیادہ اکڑ کر چلنے لگے۔

جب وہ پہاڑی سے اتر کر میدان میں آئے تو اچانک خوف سے بے ہوش ہوتے بچے۔ سامنے

پورے میدان میں سینگوں والے آدمی کھڑے تھے۔ ان کے درمیان وہ سینگوں والا بادشاہ بھی موجود تھا۔
"آنگلو بانگلو زندہ باد۔ آنگلو بانگلو زندہ باد۔" انہیں دیکھتے ہی ٹڈے بادشاہ نے نعرہ لگایا۔
اور تمام سینگوں والوں نے اس کے ساتھ مل کر نعرہ لگایا اور پھر پورا میدان اور پہاڑیاں اس نعرے سے گونج اٹھیں۔

اب ان دونوں کے دل کو ڈھارس ہوئی اور وہ آگے بڑھنے لگے۔ جہاں جہاں سے وہ گزرتے سینگوں والے انہیں راستہ دیتے جاتے اور آنگلو بانگلو زندہ باد، آنگلو بانگلو زندہ باد کے نعرے لگاتے جاتے۔
اور وہ دونوں کسی بادشاہ کی طرح اکڑتے ہوئے اور خوشی سے اچھلتے ہوئے گزرتے چلے جا رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں اتنی چمک تھی کہ سورج موتی بھی ان کے سامنے ماند پڑ گیا تھا۔

ٹڈوں کے علاقے سے نکلنے کے بعد وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے کہ اچانک چیخ مار کر رک گئے۔ ان دونوں کے چہرے زرد پڑ گئے کیونکہ سامنے وہی بہت بڑا

سانپ دم پر کھڑا تھا اور وہ اتنا بڑا تھا کہ محسوس ہوتا تھا جیسے بہت بڑا درخت کھڑا ہو۔ اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔

''ہم۔ ہم۔ ہمیں۔ مم۔ مم۔ معاف کر دو۔ ہم نے تم۔ تم تمہیں آ آ آگ لگا دی تھی۔''______دونوں نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں بے حد بہادر ہو۔ بہت نڈر ہو۔ تم دونوں نے اپنی بہادری سے سورج موتی حاصل کر لیا ہے۔ میں تم دونوں کی بہادری کو سلام کرتا ہوں۔'' سانپ کے منہ سے آواز نکلی۔

اور وہ دونوں جو خوف کے مارے کانپ رہے تھے یکدم کسی فوجی کی طرح سیدھے ہو گئے۔ ان کا خوف دور ہو گیا۔ کیونکہ آتشی سانپ انہیں بہادر کہہ رہا تھا اور بہادر آدمی کانپتے نہیں۔ سانپ مسلسل ان کی بہادری کی تعریف کر رہا تھا۔

اور وہ دونوں فوجیوں کی طرح اکڑ کر چلتے ہوئے اس سانپ کے سامنے سے گزرتے چلے گئے۔

''بھائی بانگلو۔ میں بس اوپر سے اکڑ رہا تھا مگر اندر

سے میرا جسم خوف سے کانپ رہا تھا۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے
بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی حال میرا بھی تھا آنگلو۔ اوپر سے تو میں اکڑ
رہا تھا مگر مجھ پر اندر سے کپکپی طاری ہو رہی تھی اور
ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے میرا پیشاب نکلنے والا
ہو۔"۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے اپنی حالت بتلائی۔

"ارے تمہارا تو نکلنے والا تھا مگر میرا تو نکل بھی گیا
تھا مگر میں پھر بھی اکڑتا ہوا جا رہا تھا۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو
نے ہنستے ہوئے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ویسے اس میں شک نہیں کہ ہم دونوں عقلمند، ذہین،
چالاک اور زندہ باد ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے بھی اکڑتے
ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے جب اس جگہ
پہنچے جہاں ان کی آنکھ کھلی تھی تو اچانک وہ دونوں
لڑکھڑائے اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔

اور جب انہیں ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ دونوں اسی جھونپڑی میں موجود تھے جس میں وہ بزرگ بیٹھے عبادت کر رہے تھے۔ جنہوں نے انہیں قاف کی پہاڑیوں میں بھیجا تھا۔

"تم دونوں آ گئے۔"——انہوں نے بڑے پروقار لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں اور ہم سورج موتی بھی لے آئے ہیں۔" آنگلو بانگلو دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔

"بہت خوب۔ یہ موتی تم دونوں کی تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا ورنہ اس کے لئے بڑے بڑے بہادر، عقلمند چالاک لوگ اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں۔"

"جناب ہم دونوں بے حد بہادر، عقلمند چالاک، عظیم اور زندہ باد ہیں۔ انسانی پنجر نے بھی کہا ہے۔ مکڑی شہزادی نے بھی بتلایا ہے۔ ٹڈے بادشاہ نے نعرہ لگایا ہے اور آتشی سانپ نے قصیدہ گایا ہے۔"____آنگلو بانگلو نے اپنی تعریف کرتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ہاں میں جانتا ہوں کہ تم دونوں کیا ہو۔ اچھا اب تم دونوں واپس بادشاہ کے پاس جاؤ۔"____بزرگ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو ہم جا ہی رہے ہیں جناب کیونکہ ہم نے یہ موتی بادشاہ کو دے کر شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ بادشاہ کو ہم جیسے بہادر، نڈر، عقلمند، چالاک، عظیم اور زندہ باد داماد بھلا کہاں ملیں گے۔"____بانگلو نے بزرگ سے کہا۔

"اچھا تم دونوں آنکھیں بند کرو۔"____بزرگ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"آنکھیں کھولو۔"____چند لمحوں کے بعد بزرگ کی آواز سنائی دی۔

اور ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اب بزرگ کی جھونپڑی کی بجائے اپنے شہر کے دروازے کے باہر کھڑے تھے۔

ملک سام کا رنگیلا بادشاہ سمندر کے کنارے اپنے درباریوں کے ساتھ بیٹھا سیر و تفریح میں مصروف تھا کہ ایک درباری نے کہا۔

"حضور وہ آنگلو بانگلو نہ جانے کہاں چلے گئے۔ بڑے دلچسپ تھے وہ دونوں۔"

"ارے ہاں مجھے تو یاد ہی نہیں رہا۔ واقعی وہ دونوں بے حد مسخرے تھے۔ بڑی دلچسپ باتیں اور حرکتیں کرتے تھے۔" ـــــــ بادشاہ نے چونک کر کہا۔

"حضور۔ وہ جس دن بوڑھے سوداگر نے سورج موتی کا ذکر کیا تھا تو آپ نے انہیں ڈانٹ کر دربار سے نکال دیا تھا۔ میرے خیال میں حضور وہ دونوں سورج

موتی حاصل کرنے گئے ہیں۔"۔۔۔۔۔ ایک اور درباری نے بتلایا۔

اور بادشاہ کے ساتھ ساتھ تمام دربار بے اختیار اور بلند قہقہوں سے گونج اٹھا۔ یہ تصور بھی دلچسپ تھا کہ آنگلو بانگلو جیسے احمق سورج موتی حاصل کرنے گئے ہوں گے۔

سورج موتی کا نام آنے کے بعد بادشاہ خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ بولا۔

"ہم نے منادی کرائی تھی کہ جو شخص سورج موتی حاصل کر کے ہمارے پاس لائے گا ہم اس کی شادی اپنی شہزادی سے کریں گے اور اسے آدھی سلطنت بھی بطور انعام دیں گے۔"۔۔۔۔۔ بادشاہ نے وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں حضور منادی کرا دی گئی تھی۔"۔۔۔۔۔ وزیراعظم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر کیا بات ہے۔ ابھی تک کوئی بھی شخص سورج موتی حاصل کر کے نہیں آیا۔"۔۔۔۔۔ بادشاہ نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔

"حضور سورج موتی حضرت سلیمانؑ نے قاف کی پہاڑیوں میں سے کسی پہاڑی کی غار میں رکھ دیا تھا اور اس کو حاصل کرنے والوں کے لئے رکاوٹیں بنا دی تھیں تاکہ کوئی شخص اس کو حاصل نہ کر سکے۔ بڑے بڑے عقلمند، بہادر، چالاک اور عظیم لوگ اسے حاصل کرنے گئے مگر ان رکاوٹوں کو نہ پار کر سکے اور اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ سورج موتی ناقابل حصول ہے۔ اسے کوئی انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ اب سورج موتی ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔ صرف کتابوں کی بات بن گیا ہے۔" وزیراعظم نے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم نے بھی اس کا خیال چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس کا حاصل کرنا واقعی ناممکن ہے۔" ـــــ بادشاہ نے جواب دیا۔

اور اسی لمحے ایک دربان اندر آیا اور جھک کر مؤدبانہ لہجے میں کہنے لگا۔

"حضور بادشاہ سلامت۔ آپ کے دربار کے دو مسخرے آنگلو بانگلو حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔"

"اوہ آنگلو بانگلو۔ انہیں فوراً حاضر کرو۔" بادشاہ نے

خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پورا دربار بھی مسکرا دیا۔ کیونکہ انہیں خوشی ہوئی تھی کہ ایک بار پھر ان کی دلچسپ حرکتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا۔

دوسرے لمحے آنگلو اور بانگلو اکڑتے ہوئے اور اتراتے ہوئے دربار میں داخل ہوئے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ہی بادشاہ سمیت دربار میں موجود ہر شخص بیساختہ قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔

''بادشاہ سلامت کے حضور دنیا کے عقلمند ترین، عظیم ترین، چالاک ترین، زندہ باد ترین، آنگلو اور بانگلو سلام عرض کرتے ہیں۔''_____ دونوں نے بادشاہ کے سامنے جھک کر اس طرح لہرا کر کہا جیسے وہ گانا گا رہے ہوں۔

''یہ تم نے اپنی شان میں قصیدے کیوں گانے شروع کر دیئے ہیں۔ کیا تم شاہی دربار کے آداب بھول گئے ہو تم نے ایسی گستاخی کی جرأت کیوں کی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بادشاہ سلامت ہی دنیا کے عقلمند ترین، عظیم ترین، چالاک ترین اور زندہ باد ترین

انسان ہیں۔ ان کے سامنے کسی کی جرأت نہیں کہ وہ اپنے متعلق ایسے الفاظ کہے۔"۔۔۔۔۔وزیراعظم نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے گستاخی کی ہے۔ انہوں نے ہماری تعریف کی بجائے اپنی تعریف کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ ہم انہیں موت کی سزا دیتے ہیں۔"۔۔۔۔۔بادشاہ نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

اور آنگلو اور بانگلو یہ حکم سن کر خوف کے مارے زرد پڑ گئے۔ ان کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔ پھر بانگلو نے ہمت کر کے کہا۔

"حضور عالی۔ یہ فقرے ہم نے اپنے لئے نہیں کہے بلکہ آتشی سانپ، ٹڈے بادشاہ، مکڑی شہزادی اور انسانی پنجر نے ہمارے متعلق یہ کہا تھا۔"

"کیا تم دونوں پاگل ہو گئے ہو جو ایسی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو۔"۔۔۔۔۔بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب عالی ہم دونوں بھائی سورج موتی حاصل کرنے گئے تھے تو ہمیں راستے میں یہ ملے تھے اور انہوں نے ہی کہا تھا۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے کہا۔

''تو کیا تم سورج موتی لے آئے ہو'' بادشاہ سلامت نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یہ اور سورج موتی! ہا ہا ہا'' ــــــ سارے درباری بے اختیار یہ تصور کر کے ہی ہنس پڑے۔ کیونکہ کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ آنگلو اور بانگلو بھی سورج موتی حاصل کر سکتے ہیں۔

''جی ہاں حضور۔ ہم سورج موتی لے آئے ہیں۔ اب آپ ہمیں اپنی آدھی سلطنت بھی دیں اور شہزادی کی شادی بھی ہم دونوں سے کر دیں'' ــــــ بانگلو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''کیا کہا۔ تم سورج موتی لے آئے'' ــــــ بادشاہ سمیت سب درباری حیرت اور بے یقینی سے چیخ پڑے۔

''جی ہاں یہ دیکھئے'' ــــــ بانگلو نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر سورج موتی نکال لیا۔

سورج موتی دیکھ کر بادشاہ تمام آداب بھول کر تخت سے نیچے اتر کر اچھلنے کودنے اور ناچنے لگا اور اس کو

ناچتا دیکھ کر تمام درباری بھی اچھلنے کودنے اور ناچنے لگے اور ان کے درمیان میں آنگلو اور بانگلو خوشی اور مسرت سے اکڑے کھڑے تھے۔

بادشاہ سلامت نے بانگلو کے ہاتھ سے سورج موتی لے لیا اور دوبارہ تخت پر جا بیٹھا۔

اس کے بیٹھتے ہی سب درباری واپس اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے مگر وہ سب حیرت اور حسد سے آنگلو اور بانگلو کو دیکھ رہے تھے جو سورج موتی لے آئے تھے۔

بادشاہ سلامت بغور سورج موتی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"زندہ باد۔ واقعی یہ سورج موتی ہی ہے۔"۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا اور پھر موتی وزیراعظم کے ہاتھ میں دے دیا۔

وزیراعظم نے بھی تصدیق کر دی کہ واقعی یہ سورج موتی ہے اور حضرت سلیمانؑ کے بعد ہمارا بادشاہ دنیا کا خوش قسمت ترین بادشاہ ہے جسے سورج موتی حاصل ہو گیا ہے۔

"مانگو کیا مانگتے ہو۔ تم نے واقعی بہت بڑا کارنامہ

انجام دیا ہے۔"——— بادشاہ نے خوشی سے بھرپور لہجے میں آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حضور آپ نے اعلان کیا تھا کہ جو سورج موتی لے آئے گا اسے آدھی سلطنت دی جائے گی اور اس کی شادی شہزادی سے کر دی جائے گی۔"——— بانگلو نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم نے یہ اعلان کیا تھا مگر تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہارے جانے کے بعد ہمارے ہمسایہ بادشاہ افرنگی نے جو ہمارا شروع سے دشمن تھا۔ ہم پر حملہ کر دیا۔ ہماری فوجوں نے بے حد مقابلہ کیا مگر ہماری آدھی سلطنت پر اس نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے اب ہم آدھی سلطنت تمہیں نہیں دے سکتے کیونکہ وہ تو پہلے ہی افرنگی بادشاہ لے چکا ہے۔ تم کچھ اور مانگو۔"——— بادشاہ نے جواب دیا۔

اور ان دونوں کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ مگر ابھی شہزادی باقی تھی اور اصل میں اس سے شادی کے لالچ میں ہی انہوں نے سورج موتی حاصل کیا تھا۔

"حضور آدھی سلطنت نہ دیں کوئی بات نہیں مگر حضور

شہزادی کی ہم سے شادی تو ضرور کر دیں ورنہ ہم کنوارے ہی مر جائیں گے۔'' ــــــ آنگلو نے دوسری درخواست پیش کرتے ہوئے کہا۔

''شہزادی سے کون شادی کرے گا تم یا بانگلو۔'' بادشاہ نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔

''ہم دونوں جناب۔ کیونکہ موتی ہم دونوں لے آئے ہیں۔'' ــــــ بانگلو نے جواب دیا۔

''یہ کیا حماقت ہے۔ ایک لڑکی سے دو مرد کیسے شادی کر سکتے ہیں۔ تم دونوں میں سے کوئی ایک شادی کر سکتا ہے اور ....'' ــــــ بادشاہ سلامت نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

''حضور آپ بے فکر رہیں۔ ہم شہزادی کو آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔'' ــــــ آنگلو نے کہا۔

''گستاخ، احمق، بے ادب، بدتمیز، شرم نہیں آتی ایسی بات کرتے ہوئے۔'' ــــــ بادشاہ کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

''حضور آپ ناراض کیوں ہوتے ہیں۔ شہزادی میں چھ حروف ہیں۔ ش، ہ، ز، ا، د، ی۔ ان میں سے پہلے تین میں رکھ لوں گا اور باقی تین آنگلو رکھ لے گا۔

اس طرح ہم شہزادی کو آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔"——بانگلو نے آدھا آدھا بانٹنے کی ترکیب بتلاتے ہوئے کہا اور بادشاہ ان کی احمقانہ بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کا تمام غصہ یکدم دور ہو گیا تھا۔ اس کے ہنستے ہی سب درباری بھی ہنسنے لگے۔

"تم دونوں نے ترکیب تو خوب سوچی ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ تم دونوں کی شادی شہزادی سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہم نے شہزادی کی شادی افرنگی بادشاہ سے کر دی تھی اس طرح ہماری باقی آدھی سلطنت بچ گئی ورنہ افرنگی بادشاہ ہماری ساری سلطنت پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔"——بادشاہ نے وضاحت کی۔

"کمال ہے کہ سورج موتی تو ہم لے آئے اور انعام آپ نے افرنگی بادشاہ کو دے دیئے۔ آدھی سلطنت بھی اسے دے دی اور شہزادی کی شادی بھی اس سے کر دی۔ یہ ظلم ہے۔ یہ ناانصافی ہے۔"——آنگلو بانگلو دونوں رونے پیٹنے لگے۔ ان کی آنکھوں سے باقاعدہ آنسو بہنے لگے تھے۔

"وہ ہم سے زیادہ طاقتور تھا اس لئے وہ انعام لے

گیا تم کو میں دولت دوں گا۔ عمدہ مکان دوں گا۔ تم بے فکر رہو۔"_____بادشاہ نے انہیں خوش کرنے کے لئے کہا۔

"وہ طاقتور تھا اس لئے انعام لے گیا تو پھر ہم بھی طاقتور بنتے ہیں تب ہی انعام ملے گا۔"_____آنگلو نے کہا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا تخت پر چڑھ گیا۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا اس نے جھپٹ کر بادشاہ کے ہاتھ سے سورج موتی چھین لیا۔ اور پھر دربار سے باہر کی طرف دوڑنے لگا۔ بانگلو بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگا۔

"**پکڑو پکڑو** جانے نہ پائے۔ اسے پکڑو"۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے چیخ کر کہا۔

اور پھر پورے درباری اور دوسرے دربان آنگلو اور بانگلو کے پیچھے بھاگنے لگے۔

"آنگلو رک جاؤ۔ سورج موتی دے دو ورنہ بادشاہ ہمیں قتل کر دے گا۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے جو اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا چیخ کر اس سے کہا۔

"میں نہیں دوں گا سورج موتی۔ یہ بادشاہ وعدہ خلاف ہے۔ جھوٹا ہے۔ اس نے ہماری شادی شہزادی سے نہیں کی۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے دوڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ سمندر کی طرف دوڑنے لگا کیونکہ باقی ہر طرف سے مسلح

دربانوں نے اسے گھیر لیا تھا۔

"رک جاؤ آنگلو رک جاؤ۔ آگے سمندر ہے رک جاؤ۔"———بانگلو نے جو اس کے قریب پہنچ چکا تھا چیخ کر کہا۔

مگر آنگلو نہ رکا اور سمندر میں آگے دوڑتا ہی چلا گیا۔

اچانک ایک لہر آئی اور آنگلو کی ٹانگوں سے ٹکرائی۔ آنگلو کا پیر پھسلا اور وہ نیچے گر پڑا۔ گرتے ہی اس کے ہاتھ سے سورج موتی چھوٹ گیا اور وہ لڑھکتا ہوا سمندر میں جانے لگا۔

آنگلو دیوانہ وار اسے پکڑنے کے لئے سمندر میں کود گیا۔

اس کے پیچھے بانگلو بھی سمندر میں کود گیا۔ کیونکہ وہ بھی سورج موتی کو پکڑنا چاہتا تھا۔ مگر دو بڑی بڑی لہریں سورج موتی کو آگے اور آگے بہا کر لیتی چلی گئیں اور ان کے ساتھ ہی آنگلو بانگلو بھی سمندر کی لہروں کی نذر ہو گئے۔

اور پھر وہ غوطے کھاتے آخرکار ڈوب گئے۔

ان کے ڈوبتے ہی ایک زوردار کڑاکا ہوا اور پھر سمندر میں بڑی بڑی لہریں اٹھنے لگیں۔ اچانک سمندر میں زبردست طوفان آ گیا۔

اور پھر یہ طوفان ساحل کی طرح بڑھنے لگا۔ اور ساحل پر بادشاہ اور درباری جو وہاں کھڑے تھے اور آنگلو بانگلو اور سورج موتی کو سمندر میں ڈوبتا دیکھ رہے تھے طوفان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر بھاگنے لگے۔

مگر طوفان اتنا تیز تھا کہ چند ہی لمحوں بعد جھوٹے اور وعدہ خلاف بادشاہ اور اس کے درباریوں کو اپنے ساتھ سمندر میں بہا کر لے گیا۔

اور پھر بادشاہ کی سلطنت پر افرنگی بادشاہ نے قبضہ کر لیا۔

اس طرح سورج موتی قاف کی پہاڑیوں سے نکل کر ہمیشہ کے لئے سمندر کی تہہ میں چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی ان کو حاصل کرنے والے آنگلو اور بانگلو بھی سمندر کی تہہ میں چلے گئے تاکہ ایک بار پھر سمندر کی تہہ سے سورج موتی حاصل کرسکیں۔

اور وہ جھوٹا اور وعدہ خلاف بادشاہ اور اس کے

درباری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر میں ڈوب گئے۔
جھوٹے اور وعدہ خلاف آدمی کا یہی حشر ہوتا ہے۔

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

ٹارزن اور بے رحم وحشی
اندھا سوداگر
خوفناک گروہ
عمرو پاگلوں کی بستی میں

پراسرار گڑیا
عمرو اور سونا شہزادی
کوہ قاف کا شیطان
عمرو موت کے منہ میں

ٹارزن اور باغی قبیلہ
سیاہ وادی کے سیاہ سائے
عمرو اور طلسمی جزیرہ
ٹارزن اور دشمن فوجی

ٹارزن اور جناتی کھوپڑی
خطرناک نقاب پوش
ٹارزن اور جادوگر روسی

آنگلو بانگلو

سمندر میں

بچوں کے لئے آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو

سمندر میں

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
تزئین ——— محمد بلال قریشی
طابع ——— پرنٹ ایڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ——— 25/ روپے
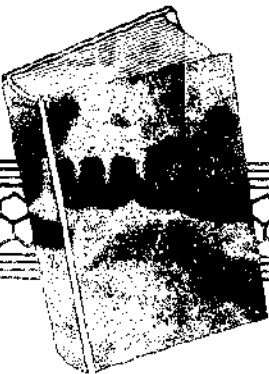
سمندر میں ڈوبتے ہی بانگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ میں اندھیرا چھاتا چلا جا رہا ہو۔ مگر تھوڑی دیر بعد اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں میں روشنی ابھر آئی ہو۔ اب سمندر میں موجود ہر چیز اسے صاف نظر آ رہی تھی۔

سمندر بالکل پرسکون تھا اور وہ مچھلی کی طرح تیرتا پھر رہا تھا۔ اب نہ ہی اس کا سانس گھٹ رہا تھا اور نہ ہی اس کے حلق اور ناک میں پانی جا رہا تھا۔

بانگلو البتہ آنگلو کے متعلق بے حد پریشان تھا۔ کیونکہ سے کوئی پتہ نہیں تھا کہ آنگلو کہاں ہے۔ مر گیا ہے یا ندہ ہے۔ سورج موتی بھی اسے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

ادھر ادھر دیکھنے کے باوجود جب اسے آنگلو نظر نہیں آیا تو اسے یقین ہو گیا کہ اس کا بھائی مرچکا ہے۔ چنانچہ اس نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔

''میرا بھائی آنگلو مر گیا۔ ہائے میرا بھائی آنگلو۔ ابھی تو اس کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اب میں اکیلا کس طرح شادی کروں گا۔'' ——— بانگلو چیخ چیخ کر کہنے لگا۔

''میں بتلاؤں تمہارا بھائی کہاں ہے۔'' ——— اچانک بانگلو کو ایک باریک سی آواز آئی اور بانگلو حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر اس کے قریب سوائے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے اور کوئی بھی نہیں تھا۔

''یہ ضرور سمندر کا پانی بول رہا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے مچھلیاں بھلا کہاں بولتی ہیں۔'' ——— بانگلو نے اپنے آپ سے کہا۔

''سمندر کا پانی بول سکتا ہے تو مچھلیاں بھی بول سکتی ہیں۔'' ——— ایک چھوٹی سی مچھلی نے بانگلو کے کان کے قریب آکر کہا اور بانگلو کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔
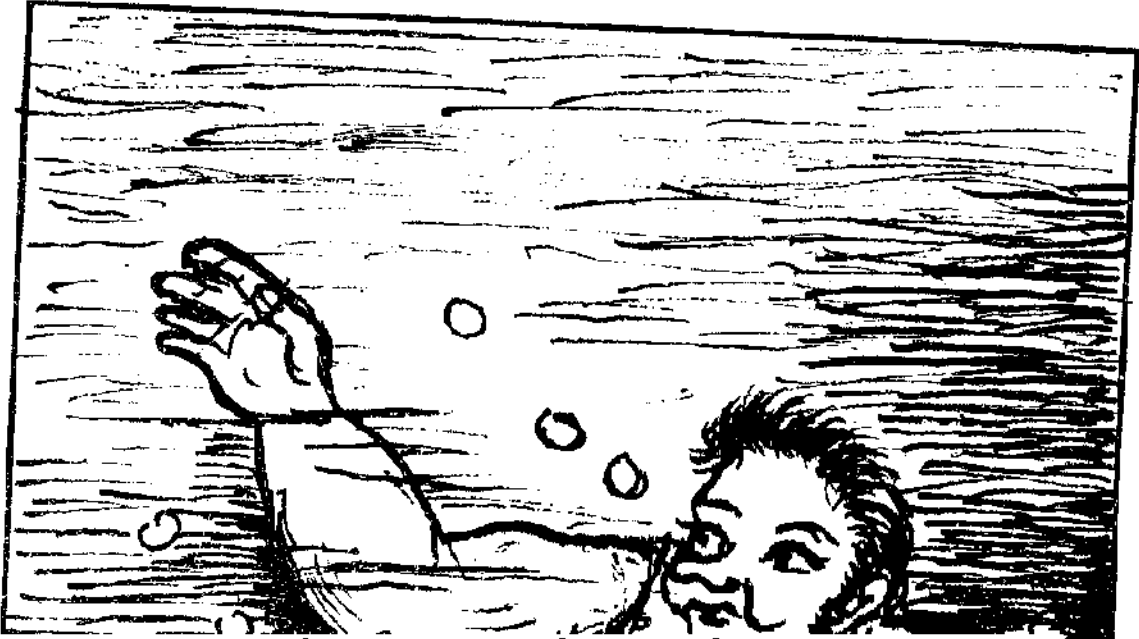
"کہاں ہے میرا بھائی آنگلو۔ مجھے لے چلو اس کے پاس۔ اگر اس نے موتی خود حاصل کر لیا تو وہ اکیلا ہی شہزادی سے شادی کر لے گا۔"—— بانگلو نے مچھلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سی شہزادی۔"—— مچھلی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ملک سام کی شہزادی۔"—— بانگلو نے جواب دیا۔

"اس کی تو شادی ہو چکی ہے۔ اگر تم نے شادی کرنی ہے تو جل شہزادی سے کرو۔"—— مچھلی نے اسے بتلایا۔

"جل شہزادی۔ وہ کون سے ملک کی شہزادی ہے۔" بانگلو نے حیرت بھری نظروں سے مچھلی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سمندر کی شہزادی۔ پانی کی شہزادی۔"—— مچھلی نے اسے بتلایا۔

"ارے باپ رے۔ پانی کی شہزادی۔ نہ بابا میں پانی کی شہزادی سے شادی نہیں کروں گا۔ وہ کوئی شہزادی ہوگی صرف پانی ہی پانی ہوگا اور جب مجھے پیاس لگی تو

میں وہ پانی پی جاؤں گا اور شہزادی بیچاری میرے پیٹ میں چلی جائے گی۔" ــــــ بانگلو نے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ملک سام کی شہزادی سے وہ بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کا محل رنگین سیپیوں سے بنا ہوا ہے۔ تم اسے دیکھو گے تو یقیناً ملک سام کی شہزادی کو بھول جاؤ گے۔" ــــــ مچھلی نے اسے اکسایا۔

"اچھا! پھر تو میں ضرور شادی کروں گا۔ چلو مجھے لے چلو۔" ــــــ بانگلو مچھلی کی بات سن کر پھسل گیا۔

"پہلے تمہیں شہزادی کے پاس لے چلوں یا تمہارے بھائی آنگلو کے پاس۔" ــــــ مچھلی نے پوچھا۔

"گولی مارو آنگلو کو۔ تم مجھے جلدی سے شہزادی کے پاس لے چلو۔ ورنہ آنگلو کو پتہ چل گیا تو پھر مجھے آدھی شہزادی سے شادی کرنا پڑے گی اور آدھی سے آنگلو کرے گا۔" ــــــ بانگلو شہزادی کی خاطر بھائی کو گولی مارنے کے لئے تیار ہو گیا۔

"چلو پھر میرے پیچھے پیچھے آؤ۔" ــــــ مچھلی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

اور بانگلو اس کے پیچھے تیرنے لگا۔ اسے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی تھی کہ وہ مچھلی کی طرح پانی میں تیر سکتا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ایک طرف سے ایک خوفناک آواز بانگلو کے کانوں میں آئی۔

''آہا۔ آہا۔ آج تو بڑا موٹا تازہ شکار نظر آ گیا ہے۔ خوب دعوت ہوگی۔'' ـــــ یہ آواز سنتے ہی بانگلو نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھا تو اسے تھوڑی ہی دور ایک خوفناک جانور اپنی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ اس جانور کا جسم تو چھوٹا سا تھا مگر اس کی سینکڑوں لمبی لمبی ٹانگیں تھیں جو سمندر میں لہرا رہی تھیں۔ اس کے جسم پر چار چھوٹی چھوٹی آنکھیں سرخ انگارے کی جل رہی تھیں۔ وہ اپنی لمبی لمبی ٹانگیں لہراتا بانگلو کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

''اوہ خدایا یہ تو شہزادہ کیکڑا ہے۔ یہ تو مجھے کھا جائے گا۔'' ـــــ مچھلی نے خوفزدہ ہو کر کہا اور پھر ایک جھٹکے سے وہ آگے بڑھ گئی۔ اب اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ بانگلو نے بھی تیزی سے تیرنے کی کوشش کی

مگر کیکڑے کی رفتار اس سے زیادہ تیز تھی۔ چند ہی لمحوں میں اس کی پتلی اور لمبی ٹانگیں جال کی طرح بانگلو کے بھاری بھرکم جسم کے گرد لپٹ گئیں۔

"ہا ہا۔ تم کہاں بچ کر جاؤ گے نادان انسان۔ آج میری بھوک ختم ہوگی۔"______خوفناک کیکڑے نے شیطانی قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"کیکڑے بھائی۔ تم مجھے مت کھاؤ۔ پہلے مجھے جل شہزادی سے شادی کرنے دو۔ ورنہ میں کنوارا ہی مر جاؤں گا۔"______ بانگلو نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"جل شہزادی سے شادی! اور تمہیں کرنے دوں گا۔ وہ تو میری منگیتر ہے۔ اب تو میں تمہیں ضرور کھاؤں گا۔"______ کیکڑے نے انتہائی غصے سے جواب دیا۔

دوسرے لمحے اس نے اپنی ٹانگوں کو حرکت دی اور اس کی ٹانگوں میں جکڑا ہوا بانگلو کیکڑے کے خوفناک منہ کی طرف گھسٹتا چلا گیا۔ اب کیکڑے کے چمکتے ہوئے خونی دانت صاف نظر آرہے تھے اور بانگلو کے جسم پر موت کے خوف سے لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ اب موت

کے منہ سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد کیکڑے کے خوفناک دانت اس نے اپنی گردن پر محسوس کیے اور موت کے خوف سے اس کی آنکھیں خود بخود بند ہوتی چلی گئیں۔ اب اس کی موت میں صرف چند لمحوں کی دیر تھی۔

آنگلو اس وقت تو جوش کے عالم میں سمندر میں کود گیا۔ مگر جب غوطے پر غوطہ آنے لگا تو اسے احساس ہوا کہ اس سے کیا غلطی ہو گئی ہے مگر اب پچھتانے سے کیا ہونا تھا۔ اب تو سورج موتی بھی نظر نہیں آ رہا تھا اور پھر ایک اور زبردست لہر آئی اور آنگلو اس لہر کے ساتھ غوطے کھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ سمندر کے اندر اڑتا چلا جا رہا ہو۔

تھوڑی ہی دیر بعد اچانک اس کے دماغ میں ایک جھماکا ہوا اور اسے دوبارہ ہر چیز صاف نظر آنے لگی۔

اس نے دیکھا کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔ نیلے رنگ کا پانی اور اب وہ کسی مچھلی کی طرح تیرتا پھر رہا تھا۔

پھر اسے سورج موتی کا خیال آ گیا۔ اس نے چونک کر دیکھا تو دور اسے سورج موتی تیرتا ہوا نظر آیا اور ایک بڑی مچھلی سورج موتی کی طرف تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ شاید وہ اسے کھانا چاہتی تھی۔

''ارے ارے موتی مت کھاؤ۔ یہ سورج موتی ہے۔ اگر سورج تمہارے پیٹ میں چلا گیا تو تمام دنیا پر اندھیرا چھا جائے گا۔'' ـــــــ آنگلو نے زور زور سے چیخ کر مچھلی کو موتی کھانے سے روکنا چاہا مگر مچھلی نے اس کی ایک نہ سنی اور چند لمحوں بعد وہ سمندر میں تیرتا ہوا سورج موتی نگل گئی۔ سورج موتی نگلنے کے بعد مچھلی تیزی سے مڑی۔ ادھر آنگلو بھی زور زور سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

''نکالو میرا سورج موتی، جلدی کرو ورنہ میں تمہارا بہت برا حشر کروں گا۔'' ـــــــ آنگلو نے مچھلی کی دم پکڑتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو۔ ہٹو یہاں سے اور میری دم چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں بھی کھا جاؤں گی۔" ـــــــ مچھلی نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

مگر آنگلو بھلا اسے کہاں چھوڑتا تھا۔ اس نے اسے اور زیادہ مضبوطی سے پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا گلا پکڑ لیا۔

"میں کہتی ہوں مجھے چھوڑ دو۔" ـــــــ مچھلی نے تڑپ کر کہا۔

"میرا سورج موتی مجھے واپس کر دو ورنہ میں تمہارا پیٹ چیر کر موتی نکال لوں گا۔" ـــــــ آنگلو نے غصے سے چیخ کر کہا۔

اور مچھلی نے جب دیکھا کہ آنگلو جو کچھ کہہ رہا ہے واقعی اس پر عمل کر دے گا تو اس نے موتی باہر اگل دیا اور آنگلو مچھلی کو چھوڑ کر موتی کے پیچھے لپکا۔ جیسے ہی وہ موتی کے قریب پہنچا اچانک مچھلی نے پیچھے سے آنگلو کو زور دار ٹکر ماری اور آنگلو ٹکر کھا کر چکراتا ہوا دور تک چلا گیا اور مچھلی نے لپک کر موتی کو دوبارہ نگلا اور پھر مڑ کر تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگی۔

''ٹھہر تو سہی تو جاتی کہاں ہے۔'' ——— آنگلو کو مچھلی کی چالاکی پر بڑا غصہ آیا۔ اس نے بھی اپنے لمبے لمبے ہاتھ تیزی سے چلانے شروع کر دیئے۔ اس طرح وہ بھی تیزی سے تیرنے لگا۔ اب مچھلی اور آنگلو کے درمیان پانی میں دوڑ شروع ہو گئی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے تیرتے ہوئے پانی میں بہت دور نکل گئے۔ اچانک پانی کے اندر ایک خوبصورت محل آنگلو کو نظر آیا۔ یہ محل رنگین سیپیوں سے بنا ہوا تھا اور اس میں سے روشنی کی رنگین کرنیں نکل رہی تھیں۔ جس سے محل کے اردگرد کا پانی بھی رنگین ہو گیا تھا۔ مچھلی سیدھی اس محل کے بڑے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس کے قریب پہنچتے ہی دروازہ کھلا اور مچھلی اس کے اندر غائب ہو گئی۔ اس کے اندر جاتے ہی دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔

آنگلو جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچا اچانک ایک طرف سے ایک خوفناک شارک مچھلی تیزی سے تیرتی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔ شارک مچھلی کا غار جیسا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کے چھوٹے چھوٹے بے شمار نوکیلے

دانت صاف نظر آ رہے تھے۔

آنگلو اس خوفناک مچھلی کو دیکھ کر اس قدر ڈر گیا کہ اس نے محل کی طرف تیرنا چھوڑ دیا اور مچھلی کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

''پیاری مچھلی مجھے مت کھاؤ۔ تمہیں مچھلیوں کے خدا کا واسطہ مجھے مت کھاؤ۔''_____آنگلو نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

اسے ہاتھ باندھتے دیکھ کر شارک مچھلی رک گئی۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

''تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔''_____شارک مچھلی نے گرجدار لہجے میں کہا۔

''میرا نام آنگلو ہے۔ میں اور میرا بھائی بانگلو سورج موتی سمیت سمندر میں گر پڑے تھے۔ میرا سورج موتی ایک مچھلی کھا گئی ہے اور اس محل کے اندر چلی گئی ہے۔ میں وہ موتی لینے آیا تھا۔''_____ آنگلو نے اسے اپنے متعلق بتلاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا بھائی بانگلو کہاں ہے۔''_____مچھلی نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم وہ کہاں ہے۔ اگر تمہیں پتہ ہو تو تم
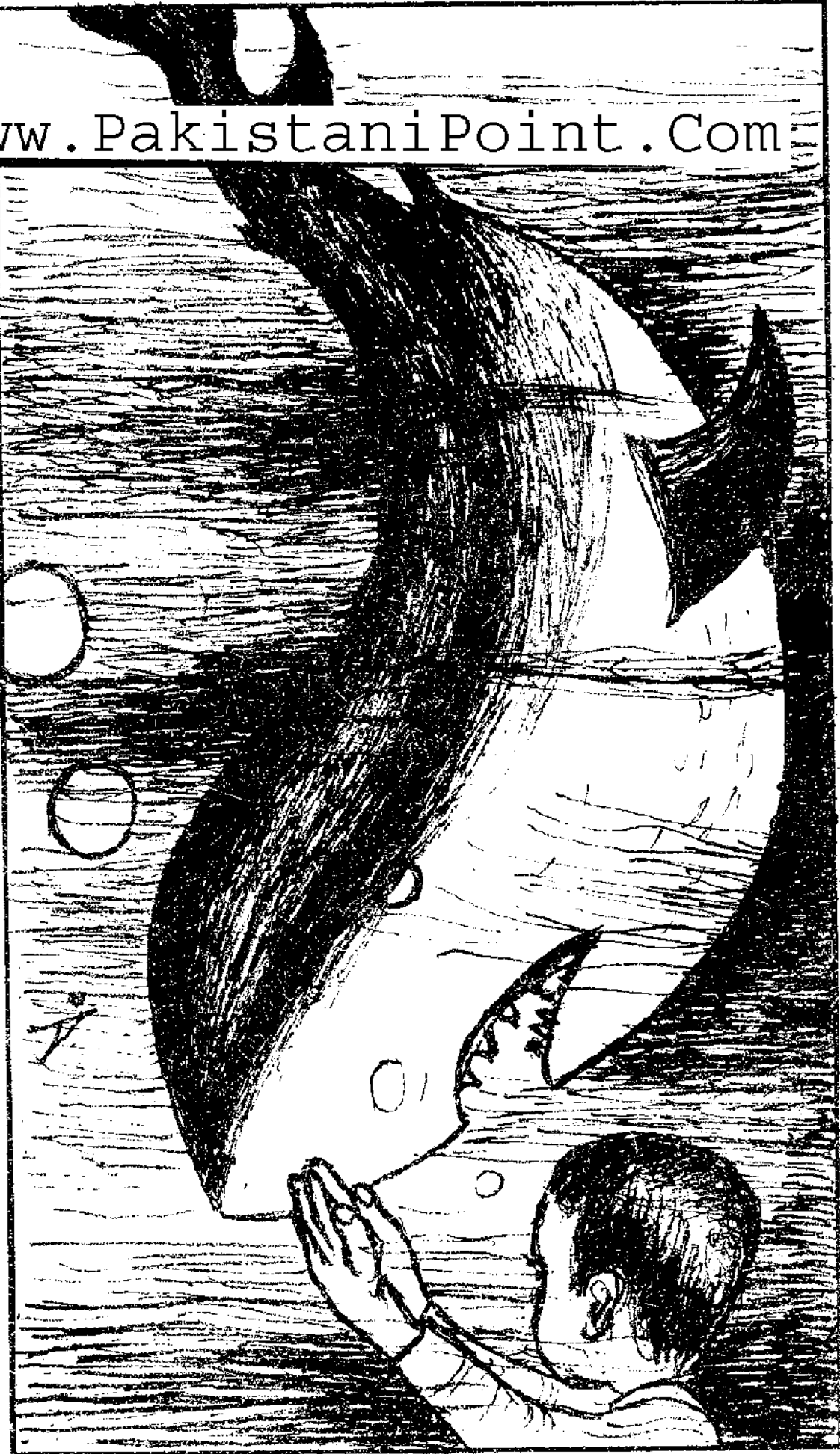
بتلا دو۔''_____ آنگلو نے مچھلی کو نرم پڑتے دیکھ کر اس بار زور دار لہجے میں کہا۔

''مجھے تو نہیں معلوم البتہ یہاں کے نجومی گھونگھے کو پتہ ہوگا۔''_____ مچھلی نے جواب دیا۔

''نجومی گھونگھا کہاں ہے۔ میں اس سے پوچھ لیتا ہوں۔''_____ آنگلو نے خوش ہو کر جواب دیا۔

''آؤ میں تمہیں نجومی گھونگھے کے پاس لے چلوں مجھے تم پر رحم آ گیا ہے ورنہ میں تمہیں یقیناً کھا جاتی۔'' شارک مچھلی نے کہا۔

''تمہارا بہت بہت شکریہ بی مچھلی۔ یقین کرو میں مچھلیوں کا بہت دوست ہوں۔ مجھے تمہارے جیسی بڑی بڑی مچھلیاں بے حد پسند ہیں۔ میں دنیا میں بھی بڑی بڑی مچھلیاں نہیں کھاتا تھا۔ بڑی مچھلیاں میرا بھائی کھاتا ہے۔''_____ آنگلو نے شارک مچھلی کی خوشامد کرتے ہوئے کہا۔

''پھر تو میں تمہارے بھائی بانگلو کو ضرور کھاؤں گی۔'' مچھلی نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں تم اسے ضرور کھانا۔ وہ ہے بھی بہت

موٹا۔ تمہارا پیٹ بھی بھر جائے گا۔ میرے جسم میں تو سوائے ہڈیوں کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔"_____ آنگلو نے جواب دیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ فی الحال تو مچھلی سے جان چھوٹے۔ بعد میں دونوں بھائی مل کر اس سے نبٹ لیں گے۔

پھر شارک مچھلی تیرتی ہوئی محل سے دور پہنچ گئی۔ آنگلو بھی اس کے پیچھے جا رہا تھا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد انہیں ایک چھوٹی سی جھونپڑی نظر آئی۔ یہ جھونپڑی مچھلی کے دانتوں کی بنی ہوئی تھی۔

"نجومی گھونگھے باہر آؤ۔ سپہ سالار مچھلی تم سے ملنا چاہتی ہے۔"_____شارک مچھلی نے جھونپڑی کے دروازے پر پہنچ کر کہا اور چند لمحوں بعد ایک بوڑھا سا داڑھی والا گھونگھا باہر نکل آیا۔اس کی داڑھی بالکل سفید تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بے حد بوڑھا ہے۔

"کیا بات ہے سپہ سالار مچھلی۔"_____بوڑھے گھونگھے نے پوچھا۔

"نجومی گھونگھے بابا یہ میرا دوست آنگلو ہے۔ اسے

اپنے بھائی بانگلو کی تلاش ہے۔ تم اسے بتلاؤ کہ اس کا بھائی کہاں ہے۔" ـــــ سپہ سالار مچھلی نے گھونگھے سے کہا۔

اور گھونگھے نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں بند کرلیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر کہا۔

"تمہارا بھائی بانگلو اس وقت خطرے میں ہے۔ جل شہزادی کا منگیتر شہزادہ کیکڑا اسے اپنی خوفناک ٹانگوں میں لپیٹ چکا ہے اور وہ اسے کھانا چاہتا ہے۔" ـــــ بوڑھے گھونگھے نے جواب دیا۔

"اوہ۔ وہ اس وقت کہاں ہے اور میں اپنے بھائی کو کیسے چھڑا سکتا ہوں۔" ـــــ آنگلو نے بے چین ہو کر کہا۔

"وہ اس وقت سمندر کے شمالی حصے میں ہے۔ تم اسے نہیں چھڑا سکتے۔ ہاں اگر سپہ سالار مچھلی چاہے تو اسے چھڑوا سکتی ہے۔" ـــــ نجومی گھونگھے نے کہا۔

"میں اسے کیوں چھڑواؤں اور پھر میں لڑوں بھی جل شہزادی کے منگیتر سے۔ کیوں۔ جل شہزادی تو مجھے کچا چبا جائے گی۔" ـــــ سپہ سالار مچھلی نے ناک بھوں

چڑھاتے ہوئے کہا۔

''اچھی مچھلی تم ضرور کیکڑے سے لڑو۔ ورنہ تمام مچھلیاں یہ کہیں گی کہ سپہ سالار مچھلی کیکڑے سے ڈر گئی۔ سپہ سالار مچھلی بزدل ہے۔''______ آنگلو نے اس کی غیرت جگاتے ہوئے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو میں بزدل ہوں۔ میری تمام سمندر کی مچھلیوں پر دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ میں سب سے زیادہ طاقتور مچھلی ہوں۔''______سپہ سالار مچھلی کو غصہ آ گیا۔

''ہونہہ۔ دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ ایک کیکڑے سے تو تم لڑ نہیں سکتیں۔ بزدل کہیں کی۔''______ آنگلو نے اسے اور زیادہ چڑھایا۔

''چلو ابھی میں تمہیں دکھاتی ہوں۔ اس کیکڑے کی کیا مجال کہ مجھ سے لڑے۔ شہزادہ ہوگا تو اپنے گھر کا ہوگا۔ کیا میں کسی سے کم ہوں۔''______شارک مچھلی اب واقعی غصے سے بھر گئی تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے شمالی حصے کی طرف جانے لگی۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ آنگلو نے اس کی بہت بڑی دم کا ایک چھوٹا سا حصہ پکڑ لیا۔

اب وہ بھی شارک مچھلی کی سی تیزی سے تیر رہا تھا۔ نجومی گھونگھا واپس اپنی جھونپڑی میں چلا گیا تھا۔

شارک مچھلی کی رفتار بے حد تیز تھی۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں وہ سمندر کے شمالی حصے میں پہنچ گئے۔ آنگلو بھی اس کی دم کے سہارے اس کے ساتھ ہی وہاں پہنچ گیا تھا۔

آنگلو نے دیکھا کہ ایک انتہائی خوفناک کیکڑے نے اس کے بھائی بانگلو کو اپنی بے شمار اور خوفناک ٹانگوں میں جکڑا ہوا ہے اور بانگلو کا سر کیکڑے کے منہ کے قریب پہنچ چکا ہے۔ بس کسی بھی لمحے کیکڑے کے دانت بانگلو کی گردن چبانے والے ہیں۔ شارک مچھلی نے زور سے چیخ کر کیکڑے سے کہا۔

”خبردار شہزادے۔ اگر تم نے بانگلو کو کھایا۔ یہ میرے دوست کا بھائی ہے۔ اسے چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں کھا جاؤں گی۔“ ــــــ شارک مچھلی کا لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

کیکڑے نے جب سپہ سالار شارک مچھلی کی آواز سنی تو اس نے بانگلو کا سر اپنے منہ سے ہٹا دیا اور پھر شارک مچھلی سے کہنے لگا۔

''سپہ سالار مچھلی تمہیں یہ کیسے جرأت ہوئی کہ تم شہزادے کے سامنے چیخ کر بولو اور اسے کھا جانے کی دھمکی دو۔ تم نہیں جانتیں کہ میں جل شہزادی کا منگیتر ہوں۔''——— کیکڑے نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

''میں جانتی ہوں مگر میں نے اپنے دوست آنگلو سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس کے بھائی کو تم سے چھڑا لاؤں گی۔ اس لئے تم اسے چھوڑ دو۔''——— سپہ سالار مچھلی نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

''میں تو اسے بالکل نہیں چھوڑوں گا۔اتنا موٹا تازہ شکار بڑی مدت کے بعد ہاتھ آیا ہے۔''——— کیکڑے نے بانگلو کو اور زیادہ جکڑتے ہوئے کہا۔

''بلکہ تم نے اچھا کیا کہ ایک اور آدمی کو بھی لے آئیں۔ میں اسے بھی کھا جاؤں گا۔''——— کیکڑے نے آنگلو کی جانب دیکھ کر خوشی سے اپنی لمبی لمبی ٹانگیں لہراتے ہوئے کہا۔

اتنے میں آنگلو نے کیکڑے کی ایک ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ لی۔ کیکڑے نے تڑپ کر اپنی دوسری ٹانگیں اس

کی طرف بڑھائیں تاکہ اسے بھی اپنی ٹانگوں میں جکڑ لے۔ مگر آنگلو نے اس کی ٹانگ پر بڑی پھرتی سے دانت جما دیئے اور اس کے لمبے لمبے دانت کیکڑے کی لجلجی ٹانگ میں گڑ گئے۔ کیکڑے کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اس کی ٹانگیں جیسے ہی آنگلو کے قریب آئیں آنگلو بڑی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اب کیکڑے کی ٹانگ سے بڑی تیزی سے سرخ رنگ کا خون نکلنے لگا اور بانگلو نے جب دیکھا کہ آنگلو کے دانت مارنے سے کیکڑے کی درد کے مارے چیخ نکل گئی ہے تو اس نے بھی کیکڑے کی ایک ٹانگ کو دانتوں سے کاٹ لیا۔ کیکڑے کے منہ سے پھر چیخ نکلی۔ اس کی توجہ جیسے ہی بانگلو کی طرف ہوئی آنگلو نے لپک کر اس کی ایک اور ٹانگ کی بوٹی نکال لی۔ جب کیکڑے کی توجہ آنگلو کی طرف ہوئی تو بانگلو نے یہی حرکت کی۔ چنانچہ باری باری دونوں نے کیکڑے کو زخمی کرنا شروع کر دیا۔ اب تو کیکڑا درد کے مارے چیخنے لگا۔ اس کی ٹانگوں سے مسلسل خون نکل رہا تھا اور ان میں اتنا درد ہوا کہ اس نے بے اختیار بانگلو کو چھوڑ دیا اور بانگلو پانی میں غوطہ

مار کر تیزی سے اپنے بھائی آنگلو کے پاس آ گیا۔ کیکڑے کو جو غصہ آیا تو اس نے شارک مچھلی پر حملہ کر دیا۔ اسے شارک مچھلی پر غصہ اس لئے آیا تھا کہ وہی اس شیطان آنگلو کو لے آئی تھی۔ ورنہ وہ بڑے آرام سے موٹے بانگلو کو کھانے والا تھا۔ اب شارک مچھلی اور کیکڑے میں زبردست لڑائی چھڑ گئی۔ کیکڑا اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے شارک مچھلی کو کبھی ادھر کبھی ادھر قلابازیاں کھلا رہا تھا اور شارک مچھلی اپنی بڑی سی دم مار مار کر کیکڑے کی ٹانگیں توڑتی چلی جا رہی تھی۔

آنگلو اور بانگلو دونوں ایک طرف تیرتے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے۔ جب بھی شارک مچھلی کیکڑے کی ٹانگ توڑتی وہ دونوں خوشی سے تالیاں بجانا شروع کر دیتے۔ تھوڑی دیر بعد کیکڑے کی آدھی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور شارک مچھلی کے جسم پر بھی زخم آ گئے۔

''سورج موتی کہاں ہے۔''______اچانک بانگلو کو خیال آیا تو اس نے آنگلو سے پوچھ لیا۔

''اوہ سورج موتی۔ وہ تو ایک مچھلی نگل گئی تھی اور وہ مچھلی رنگین سیپیوں والے محل میں داخل ہو گئی تھی۔'' آنگلو
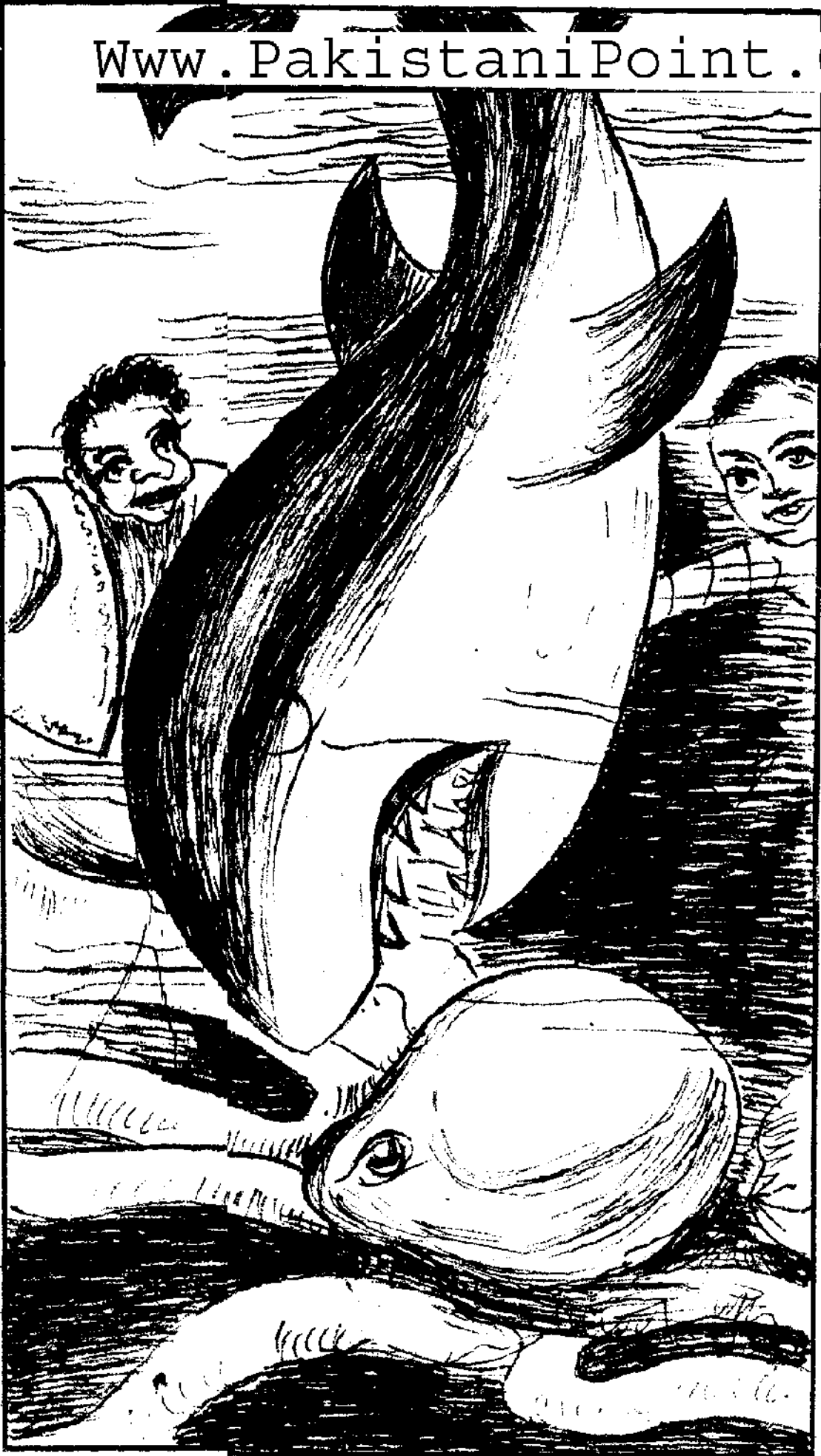
نے جواب دیا۔

''رنگین سیپیوں کا محل۔ ارے وہ تو جل شہزادی کا محل ہے۔ میں تو اس سے شادی کرنے جا رہا تھا کہ راستے میں اس کیکڑے نے پکڑ لیا'' ـــــــ بانگلو نے جواب دیا۔

''میں بھی اس محل میں داخل ہو جاتا اگر یہ سپہ سالار مچھلی اچانک سامنے نہ آجاتی'' ـــــــ آنگلو نے جواب دیا۔

''نہیں لڑتے وہ۔ ہم چلتے ہیں۔ تم سورج موتی لے لینا میں جل شہزادی سے شادی کر لوں گا'' ـــــــ آنگلو نے تجویز پیش کی۔

''واہ میں سورج موتی کا کیا کروں گا۔ میں بھی شہزادی سے شادی کروں گا'' ـــــــ بانگلو نے جواب دیا۔

''اچھا چلو تو سہی۔ آدھی شہزادی بانٹ لیں گے۔ جل تم لے لینا شہزادی میں لے لوں گا'' آنگلو نے جواب دیا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے'' ـــــــ بانگلو بھی مان گیا اور

پھر وہ دونوں کیکڑے اور سپہ سالار مچھلی کو لڑتا چھوڑ کر سیپوں کے محل کی طرف تیرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس محل کے سامنے پہنچ گئے۔ محل کا دروازہ بند تھا۔ آنگلو نے دروازے پر لگی ہوئی کنڈی جو ایک مچھلی کی ریڑھ کی کانٹے دار ہڈی سے بنی ہوئی تھی زور سے کھٹکھٹائی۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک چھوٹی سی سنہرے رنگ کی مچھلی باہر نکلی۔

"کیا بات ہے اور کون ہو تم۔"——سنہری مچھلی نے سوال کیا۔

"سنہری مچھلی ہم آنگلو بانگلو ہیں اور ہم جلی شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں۔"—— بانگلو نے جواب دیا۔

"جل شہزادی سے شادی۔ مگر وہ تم جیسے بدصورت انسانوں سے کیوں شادی کرے گی۔"——سنہری مچھلی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم بدصورت نہیں سنہری مچھلی بلکہ بہت خوبصورت ہیں بس ذرا سی ہماری ٹانگیں ٹیڑھی ہیں تو اس سے کیا

ہوتا ہے۔ تمہاری بھی تو دم ٹیڑھی ہے۔"_____ آنگلو نے برا مناتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ٹیڑھی ٹانگوں والے آنگلو بانگلو آؤ میں جل شہزادی کے پاس تمہیں لئے چلتی ہوں تم خود اس سے بات کر لینا۔"_____ سنہری مچھلی نے کہا اور پھر وہ دونوں سنہری مچھلی کے پیچھے محل میں داخل ہو گئے۔

یہ محل انتہائی خوبصورت تھا جگہ جگہ خوبصورت رنگین پھول کھلے ہوئے تھے۔ مختلف رنگوں کا پانی اچھل رہا تھا۔ خوبصورت رنگین مچھلیاں تیرتی پھر رہی تھیں۔

سنہری مچھلی انہیں لئے ہوئے آگے بڑھ گئی اور آنگلو بانگلو بڑی حیرت سے یہ خوبصورت محل دیکھتے جا رہے تھے۔ محل کے اندر ایک سفید رنگ کی بطخ کی شکل کی خوبصورت کشتی آہستہ آہستہ تیرتی پھر رہی تھی۔ اس خوبصورت کشتی کے درمیان میں ایک انتہائی خوبصورت شہزادی بیٹھی ہوئی تھی جس کا اوپر کا دھڑ عورت کا تھا اور نچلا دھڑ مچھلی جیسا تھا۔ نچلے دھڑ پر بہت خوبصورت سنہرے رنگ کی پتیاں تھیں۔ تین سبز رنگ کی مچھلیاں الٹی منہ کے بل کھڑی ہو کر اپنی

دمیں پنکھوں کی طرح شہزادی پر جھل رہی تھیں اور شہزادی ہاتھ میں سورج موتی لئے اسے بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

سنہری مچھلی کشتی کے قریب جا کر رک گئی۔ آنگلو بانگلو بھی شہزادی کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

"یہ سورج موتی ہمارا ہے جل شہزادی۔ یہ ہمیں دے دو۔" ــــــ بانگلو نے شہزادی سے مخاطب ہو کر زور سے کہا۔

اس کی آواز سن کر شہزادی چونک پڑی اور پھر بڑی حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کی حیرت دور ہوئی تو وہ ان کی عجیب و غریب شکلیں دیکھ کر بے اختیار ہنسنے لگی۔

"تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔" ــــــ جل شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ یہ سورج موتی ہمارا ہے اور ہم دونوں تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔" آنگلو نے جواب دیا۔

"اچھا اچھا تم دونوں مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔

مگر میں تو ایک ہوں اور تم دو۔ میں تم دونوں کی کیسے دلہن بن سکتی ہوں۔ اس کا فیصلہ کیسے کرو گے۔''شہزادی نے بڑی دلچسپی سے پوچھا۔

''ہم تمہیں آدھا آدھا کر لیں گے۔ جل میں لے لوں گا اور شہزادی میرا بھائی۔'' ـــــــ آنگلو نے شہزادی کی بات کا جواب دیا۔

اور شہزادی اس کی بات سن کر اتنا ہنسی کہ ہنستے ہنستے کشتی سے نیچے آگری۔ جیسے ہی شہزادی کشتی سے نیچے گری آنگلو اور بانگلو دونوں تیزی سے شہزادی کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے۔ شہزادی کے ہاتھ سے سورج موتی بھی نیچے گر گیا تھا۔ اتنے میں اچانک کشتی کے نیچے سے ایک سفید رنگ کے سانپ نے سر نکالا اور اس نے سورج موتی کو نگل لیا۔ اور پھر پلک جھپکنے میں وہ غائب ہو گیا ۔شہزادی نے بھی سانپ کو دیکھ لیا تھا۔ وہ اچھل کر دوبارہ کشتی پر چڑھ گئی اور اس نے آنگلو اور بانگلو کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔

''سنو آنگلو بانگلو۔ میں اس سے شادی کروں گی جو تم دونوں میں سے زیادہ بہادر ہوگا۔ میری تین شرطیں
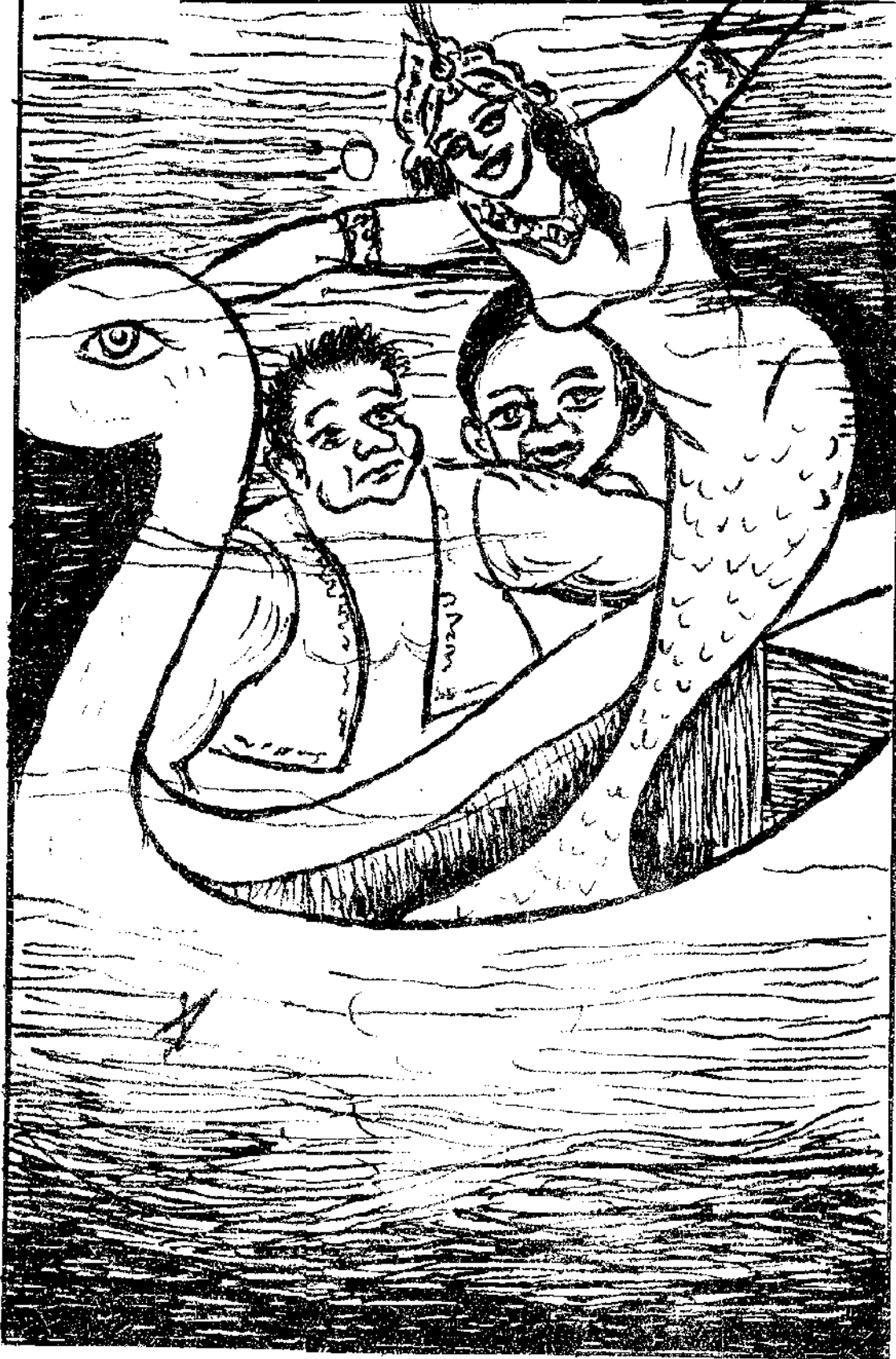
ہیں جو یہ شرطیں پوری کرے گا۔ میں اس سے شادی کروں گی۔"______شہزادی نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا شرطیں ہیں شہزادی۔"______ان دونوں نے بڑے شوق سے پوچھا۔

"پہلی شرط تو یہ ہے کہ سفید سانپ سے سورج موتی حاصل کر کے لاؤ۔"______شہزادی نے کہا۔

"سفید سانپ سے سورج موتی۔ سورج موتی تو تمہارے پاس تھا۔"______بانگلو نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں سورج موتی واقعی تھوڑی دیر پہلے میرے پاس تھا مگر وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا اور ابھی ابھی میں نے دیکھا ہے کہ سفید سانپ اسے نگل گیا ہے۔"______شہزادی نے کہا۔

"مگر یہ سفید سانپ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔" دونوں نے پوچھا۔

"یہ سفید سانپ میرا ماموں زاد بھائی ہے اور انتہائی شیطان صفت اور بے حد چالاک ہے۔وہ یہاں سے بہت دور سفید پانی کے حصے میں رہتا ہے۔ تم نے اس

سے سورج موتی حاصل کر کے لے آنا ہے مگر یہ یاد رکھنا کہ وہ بے حد عقلمند، چالاک اور انتہائی خطرناک ہے۔ کہیں تم دونوں اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ نہ اتر جاؤ۔"۔۔۔۔۔۔شہزادی نے انہیں تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہم سفید سانپ کو رنگ مل کر کالا کر دیں گے۔ پھر سفید پانی میں ہمیں وہ آسانی سے نظر آجائے گا اور ہم اسے مار کر سورج موتی لے آئیں گے۔ تم دوسری شرط بتلاؤ۔"۔۔۔۔۔۔دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔

"دوسری شرط یہ ہے کہ سمندر کی تہہ میں ایک نیلے رنگ کا پھول ہے۔ اس پھول پر نیلی مکھیوں اور مگرمچھوں کا قبضہ ہے۔تم وہ پھول لے آؤ۔"۔۔۔۔۔۔شہزادی نے دوسری شرط بتلائی۔

"ٹھیک ہے مگرمچھوں کا کیا ہے انہیں مگرمچھلیاں بنا دیں گے اور پھر انہیں بھون کر کھا جائیں گے۔" آنگلو نے کہا۔

"مگر پانی میں آگ کیسے لگے گی اور جب آگ

نہیں لگے گی تو ہم انہیں بھونیں گے کیسے۔'' ـــــ بانگلو نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

''ہم پانی میں آگ جلا لیں گے۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ پانی لگتے ہی بجھ جائے گی۔ ہم بجھنے سے پہلے پانی کے سامنے مٹی ڈال کر پانی روک لیں گے۔'' آنگلو نے جواب دیا اور بانگلو کی سمجھ میں بھی بات آ گئی مگر شہزادی اور اس کے اردگرد کھڑی مچھلیاں ان کی باتیں سن کر بے اختیار قہقہے مار کر ہنسنے لگیں۔

''تم ہنسو نہیں، تیسری شرط بتلاؤ۔ کیونکہ پہلی دو شرطیں تو ہم نے سمجھ لو پوری کر دی ہیں۔'' ـــــ دونوں نے سنجیدہ منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تیسری شرط یہ ہے کہ مہامچھلی کا انڈہ لے کر آؤ۔'' شہزادی نے تیسری شرط بتلائی۔

''مہامچھلی کا انڈہ۔'' ـــــ ان دونوں نے حیرت سے کہا۔

''ہاں، مہامچھلی کا انڈہ۔ یہ مچھلی اس سمندر کی سب سے بوڑھی مچھلی ہے۔ وہ ہزار سال کے بعد ایک انڈہ دیتی ہے مگر کسی کو معلوم نہیں کہ وہ انڈہ کہاں دیتی

ہے۔پانچ سو سال بعد اس انڈے سے ایک سفید رنگ کی خوبصورت مچھلی نکلتی ہے اور جو کوئی اس مچھلی کو کھا جائے وہ پھر کبھی نہیں مرتا۔ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ مجھے وہ انڈہ چاہئے کیونکہ اب انڈے کو پانچ سو سال ہونے والے ہیں اور اس میں سے سفید مچھلی نکلنے والی ہے۔ میں اس مچھلی کو کھا کر ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنا چاہتی ہوں۔''_____شہزادی نے تیسری شرط کی تفصیل بھی بتلا دی۔

''ٹھیک ہے اگر ہم نے تینوں شرطیں پوری کر دیں تو کیا تم ہم سے شادی کر لو گی۔''_____ آنگلو نے پوچھا۔

''ہاں تم دونوں میں سے جس نے یہ تینوں شرطیں پوری کر دیں میں اس سے شادی کر لوں گی۔''شہزادی نے جواب دیا۔

''اور اگر ہم دونوں نے کر دیں تو۔''_____دونوں بیک وقت بولے۔

''تو پھر تم دونوں سے کر لوں گی۔''_____شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم ہنسو نہیں شہزادی۔ بلکہ ہم سے شادی کی تیاریاں

کرو۔ ہم بس گئے اور سورج موتی، نیلا پھول اور مہا مچھلی کا انڈہ لے کر ابھی واپس آئے۔ بھلا ہمیں کوئی دیر لگتی ہے۔"۔۔۔۔۔ان دونوں نے بڑے یقین سے کہا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے تیرتے ہوئے محل کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

محل سے نکل کر وہ دونوں تیزی سے ایک طرف تیرنے لگے مگر ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں دور سے سپہ سالار مچھلی اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ اس کے تمام جسم سے خون بہہ رہا تھا اور وہ شدید زخمی تھی مگر اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

''سپہ سالار مچھلی نے ضرور شہزادے کیکڑے کو مار ڈالا ہے۔'' ــــــ بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے مگر ہو سکتا ہے سپہ سالار مچھلی نے کیکڑے کو مارنے کی بجائے قتل کر ڈالا ہو اور اب پولیس اس کے پیچھے بھاگی چلی آرہی ہو اور

اس کا ساتھی سمجھ کر ہمیں بھی نہ پکڑ لے۔“ ــــــ آنگلو نے جواب دیا۔

”ہاں۔ چلو بھاگ چلو۔“ ــــــ بانگلو کو بھی آنگلو کی بات سمجھ میں آگئی۔ چنانچہ وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے اور پھر اچانک وہ دونوں نجومی گھونگھے کی جھونپڑی کے سامنے پہنچ گئے۔

”کیوں نہ ہم نجومی گھونگھے سے پوچھ لیں کہ وہ سفید سانپ ہمیں کہاں ملے گا۔“ ــــــ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نجومی گھونگھے کو آواز دی۔

نجومی گھونگھا فوراً باہر نکل آیا۔

”کیا بات ہے۔“ ــــــ نجومی گھونگھے نے پوچھا۔ اس کی سفید داڑھی ہل رہی تھی۔

”دادا گھونگھا۔ ہم تم سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ سفید سانپ کہاں رہتا ہے۔ ہم نے اس سے سورج موتی حاصل کرنا ہے۔“ ــــــ بانگلو نے اس سے پوچھا۔

نجومی گھونگھے نے آنکھیں بند کیں اور پھر چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”سفید سانپ اس وقت سفید پانی کے حصے میں ہے

اور سفید پانی والا حصہ یہاں سے بہت دور ہے تم وہاں پہنچ ہی نہیں سکتے۔ سورج موتی لینا تو ایک طرف رہا۔" ——— نجومی گھونگھے نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ہمیں راستہ تو بتلاؤ۔ ہم پہنچ جائیں گے۔" ان دونوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں سے سیدھے تیرتے چلے جاؤ۔ راستے میں تمہیں ایک جگہ گھونگھوں کی پہاڑی ملے گی۔ اس پہاڑی سے دائیں طرف مڑ جانا۔ کافی دور جا کر یک دم پانی نیلے کی بجائے سفید ہو جائے گا وہاں سفید سانپ کی حکومت ہے اور سورج موتی اسی کے پاس ہے۔" نجومی گھونگھے نے انہیں راستہ بتلایا۔

"شکریہ۔ نجومی گھونگھے۔ اور سنو۔ جب ہم جل شہزادی سے شادی کریں گے تو ہم تمہیں شاہی نجومی بنا دیں گے۔" ——— بانگلو نے خوش ہو کر کہا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے تیرتے ہوئے سیدھے چلے گئے۔ ہر طرف نیلے رنگ کا پانی تھا۔ جس میں قسم قسم کی مچھلیاں اور جانور تیرتے پھر رہے تھے۔

''بھائی بانگلو میں تو تیرتے تیرتے تھک گیا ہوں میرے بازوؤں میں درد ہونے لگا ہے۔''ـــــ اچانک آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں۔ تم واپس چلے جاؤ۔ میں اکیلا ہی سورج موتی، نیلا پھول اور مہامچھلی کا انڈہ لے آؤں گا۔''ـــــ بانگلو نے جواب دیا۔

''واہ اگر تم اکیلے لے آئے تو تم اکیلے ہی جل شہزادی سے شادی کر لو گے اور میں کنوارہ ہی رہ جاؤں گا۔'' آنگلو نے غصے بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''تم فکر نہ کرو۔ آخر تم میرے بھائی ہو تمہیں کنوارہ نہیں رہنے دوں گا۔ بلکہ میں تمہاری شادی سپہ سالار مچھلی سے کرا دوں گا۔''ـــــ آنگلو نے بڑے فیاضانہ لہجے میں کہا۔

''ارے باپ رے۔ اتنی خوفناک دلہن۔ جب اسے بھوک لگی وہ مجھے ہی کھا جائے گی۔ نا بابا نا۔ میں ایسی شادی سے باز آیا۔ میرے بازوؤں میں درد نہیں ہو رہا ہے۔''ـــــ آنگلو نے اپنے الفاظ واپس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی۔"____ بانگلو نے جواب دیا۔
اور پھر وہ دونوں مسلسل آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی دیر تک تیرنے کے بعد اچانک انہیں دور سے ایک کافی بڑی پہاڑی نظر آئی جو سفید رنگ کی تھی۔
"یہ گھونگھوں کی پہاڑی ہے۔"____ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"مجھے تو یہ چونے کی پہاڑی نظر آتی ہے۔ ایسا کریں یہاں سے چونا اٹھا کر شہزادی کے محل میں سفیدی کر آئیں۔ شاید شہزادی خوش ہو کر ہم سے شادی کر لے۔"____ آنگلو نے تجویز پیش کی۔
"تجویز تو ٹھیک ہے۔"____ بانگلو نے بھی اس کی تائید کی اور وہ دونوں پہاڑی کی طرف تیزی سے تیرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ یہ بڑی خوبصورت پہاڑی تھی اور نیلے رنگ کے پانی میں بڑی چمک رہی تھی۔
بانگلو نے پہاڑی کو ہاتھ لگایا۔ شاید وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ پہاڑی گھونگھوں کی ہے یا چونے کی کہ اچانک ہاتھ لگتے ہی ایک زبردست شور مچا اور بے شمار گھونگھے ان

کے گرد جمع ہو گئے۔ گھونگھوں کی خوفناک آنکھیں غصے سے چمک رہی تھیں۔

"کون ہو تم اور بغیر اجازت تم نے ہماری پہاڑی کو ہاتھ کیوں لگایا ہے؟"۔۔۔۔۔ ایک بوڑھے گھونگھے نے ڈپٹ کر ان دونوں سے پوچھا۔

"میاں گھونگھے ہم نے ہاتھ ہی لگایا ہے پیر تو نہیں لگا دیا۔ ہم تو سفید پانی کی طرف جا رہے ہیں"۔۔۔۔۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"تمہیں اس گستاخی کی سزا ملے گی۔ چلو آگے بڑھو"۔۔۔۔۔ بوڑھے گھونگھے نے کڑک دار لہجے میں کہا اور پھر باقی گھونگھے انہیں مل کر آگے دھکیلنے لگے۔

"ارے ارے الگ ہٹو۔ چھوڑو ہمیں"۔۔۔۔۔ آنگلو نے چیخ کر کہا۔

مگر گھونگھوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی اور ان کے دباؤ کی وجہ سے وہ پہاڑی کے نیچے ایک غار میں گھس گئے۔ غار ختم ہوئی تو وہ ایک کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں پانی پر ایک سنہرے رنگ کا خوبصورت تخت تیر رہا تھا اور اس تخت پر سنہرے رنگ کا ایک گھونگھا
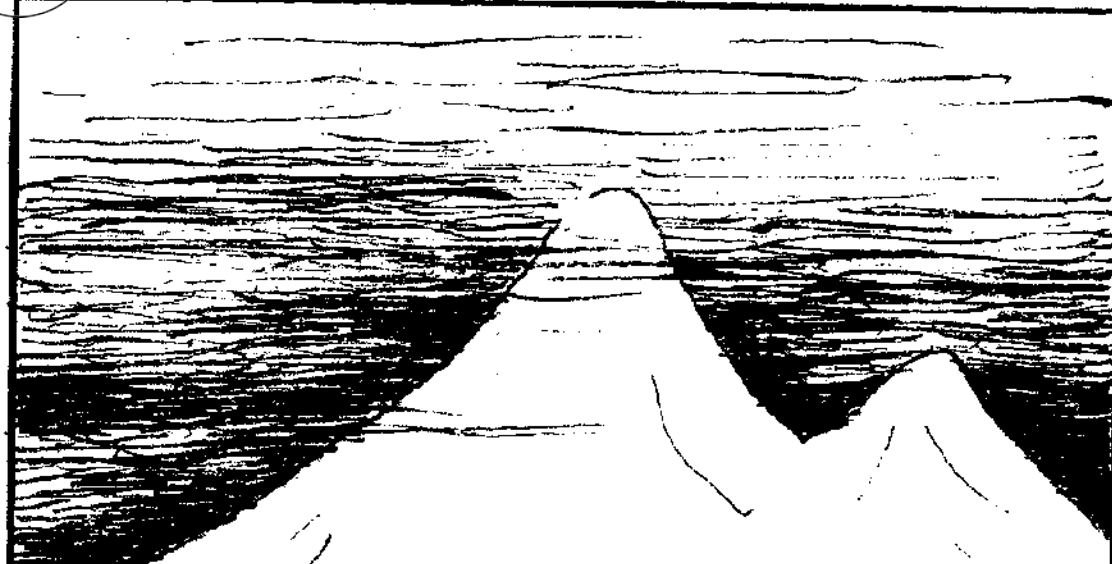
سر پر تاج رکھے لیٹا ہوا تھا۔

''بادشاہ سلامت یہ اجنبی گستاخ ہیں۔ انہوں نے بغیر اجازت مقدس پہاڑی کو ہاتھ لگایا ہے۔''۔۔۔۔۔۔بوڑھے گھونگھے نے سنہری گھونگھے کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

''کون ہو تم۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ گھونگھے نے رعب دار لہجے میں پوچھا۔

''ہم آنگلو بانگلو ہیں بادشاہ سلامت اور سفید سانپ سے سورج موتی حاصل کرنے آئے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سفید سانپ سے۔''۔۔۔۔۔۔ گھونگھا بادشاہ یہ سن کر اچھل پڑا۔

''ہاں بادشاہ سلامت۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے کہا۔

''ٹھیک ہے سفید سانپ ہمارا دشمن ہے۔ تم اس سے ضرور موتی لے آؤ اور اسے مار بھی ڈالو تاکہ ہم اس کے ملک پر قبضہ کر سکیں۔''۔۔۔۔۔۔ گھونگھے بادشاہ نے خوش ہو کر کہا۔

''آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت ہم اس سے ضرور موتی لے آئیں گے اور ہم اسے مار بھی ڈالیں

گے۔"___دونوں نے خوش ہو کر کہا۔

"مگر وہ بے حد چالاک اور عقلمند ہے۔ اس کا رنگ بھی سفید ہے اور اس کے ملک کا پانی بھی سفید ہے۔ تم اسے پہچان بھی نہ سکو گے اور وہ اچانک تمہیں ڈس کر ہلاک کر دے گا۔"___گھونگھے بادشاہ نے پریشان کن لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت۔ ہم اس کے اوپر سیاہ رنگ ڈال دیں گے۔ اس طرح ہم اسے بڑی آسانی سے سفید پانی میں ڈھونڈ لیں گے۔"___بانگا نے ترکیب پہلے سے سوچ رکھی تھی۔

"واہ واہ تم بے حد عقلمند ہو۔ تم یقیناً اسے مارنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ تم جاؤ اور اگر کبھی میری ضرورت پڑے تو میرا نام لے کر مجھے پکارنا۔ میں اپنی فوج سمیت تمہاری مدد کو آ جاؤں گا۔"___بادشاہ گھونگھے نے انہیں جانے کی اجازت دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر بوڑھے گھونگھے کو اشارہ کیا۔ بوڑھا گھونگا انہیں لے کر دوبارہ پہاڑی کے قریب آ گیا اور پھر انہیں اس نے سفید پانی کا راستہ بتلا دیا۔

اور وہ دونوں دائیں طرف تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک بانگلو رک گیا۔

"ہمارے پاس سیاہ رنگ تو ہے نہیں ہم سانپ کو کیسے کالا کریں گے۔"____ بانگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں مجھے بھی یاد نہیں رہا۔ جب تک سیاہ رنگ نہ ہو ہم اسے کس طرح پہچانیں گے۔"____ آنگلو نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں گہری سوچ میں گم ہو گئے۔ کافی دیر بعد اچانک آنگلو اچھل پڑا۔

"آ گئی ترکیب سمجھ آ گئی۔ ایسا کرو تم اپنے سر کے بال اتار لو اور پھر انہیں نچوڑ لو۔ چونکہ یہ بال کالے ہیں اس لئے ان میں سے کالا رنگ نکل آئے گا اور یہ کالا رنگ ہم سانپ پر مل دیں گے۔"____ آنگلو نے تجویز بتلائی۔

"واہ۔ میں کیوں اپنے بال اتاروں میں تو گنجا ہو جاؤں گا اور جل شہزادی نے اگر گنجے سے شادی کرنے

سے انکار کر دیا تو میں بے موت مارا جاؤں گا۔" بانگلو نے برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو بال اتارنا نہیں۔ میں تمہارے بال پکڑ کر نچوڑ لوں گا۔ نیچے ہم سانپ کو بٹھا دیں گے تمہارے بالوں کا رنگ جب سفید پڑے گا تو وہ کالا ہو جائے گا اور اس طرح ہم اسے مار لیں گے۔"——— آنگلو نے اپنی تجویز میں ترمیم کرتے ہوئے کہا۔

تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے دیکھا کہ اچانک نیلے رنگ کا پانی سفید رنگ میں تبدیل ہو گیا ہے اور اب چاروں طرف چاندی کی طرح سفید پانی موجود ہے۔

ابھی وہ اس سفید رنگ کے پانی کا نظارہ کر ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں دور سے بہت سے بڑے بڑے بھورے رنگ کے سانپ اپنی طرف بڑھتے دکھائی دیئے۔

"باپ رے یہ تو بہت بڑے بڑے سانپ ہیں۔ یہ تو ہمیں کھا جائیں گے۔"——— آنگلو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو یہ سانپ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہم

جل شہزادی کا نام لے دیں گے کہ اس نے ہمیں بھیجا ہے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے جواب دیا اور اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا ان خوفناک سانپوں نے انہیں گھیر لیا۔

''کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو۔''۔۔۔۔۔ایک سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''ہم جل شہزادی کے شوہر ہیں اور جل شہزادی نے ہمیں سانپ کے پاس بھیجا ہے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے جواب دیا۔

''جل شہزادی کے شوہر اور تم دونوں۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ کاٹ لو انہیں۔''۔۔۔۔۔بڑے سانپ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے سانپ تیزی سے ان دونوں کو کاٹنے کے لئے آگے بڑھے۔

''ٹھہرو ٹھہرو ہمیں نہ کاٹو ورنہ ہم بھی تمہیں کاٹ لیں گے۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے انہیں روکتے ہوئے کہا۔

''تم کوئی سانپ ہو جو ہمیں کاٹو گے۔''۔۔۔۔۔بڑے سانپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم سانپوں کے دادا ہیں بلکہ پردادا ہیں۔'' آنگلو نے فوراً جواب دیا۔

''اچھا پھر چلو ہم تمہیں اپنے بادشاہ سفید سانپ کے پاس لے چلتے ہیں وہ خود تم سے پوچھ لے گا۔'' بڑے سانپ نے ڈر کر کہا اور پھر ان سانپوں کے گھیرے میں وہ آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد پانی کے اندر سفید رنگ کا ایک محل آ گیا۔ وہ دونوں سفید رنگ کے محل میں داخل ہو گئے۔ یہاں تمام محل میں سانپ ہی سانپ تھے۔ جدھر نظر جاتی تھی سانپ ہی سانپ نظر آ رہے تھے۔ پھر اچانک ایک زوردار سیٹی کی آواز سنائی دی اور سب سانپوں نے اپنے منہ نیچے کر لئے۔ چند لمحوں بعد ایک بڑا زرتخت پانی پر تیرتا ہوا ان دونوں کی طرف آیا۔ اس پر ایک خوبصورت سفید رنگ کا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔اس کے سر پر ایک خوبصورت تاج تھا اور اس تاج پر سورج موتی جڑا ہوا تھا۔

''ارے ارے یہ ہمارا سورج موتی تم نے اپنے تاج میں کیوں لگا رکھا ہے۔ یہ ہمیں واپس کر دو۔''____ آنگلو نے سورج موتی دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

''خاموش۔ گستاخ انسان۔ تم نہیں جانتے کہ ہم سانپوں کے بادشاہ ہیں۔ ہمارے سامنے ادب سے بات کرو۔''______سفید سانپ نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

''تم بادشاہ ہوگے تو اپنے گھر کے ہوگے۔ یہ موتی ہمارا ہے۔ یہ ہمیں دے دو ورنہ ہم تمہیں کالا رنگ مل کر کالا کر دیں گے اور جب تم کالے ہو جاؤ گے تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے۔''______بانگلو نے ڈرے بغیر جواب دیا۔

''تم مجھے کالا کر دو گے۔ مار ڈالو گے۔ ارے تم تو جادوگر ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں مروں گا تب جب میرا رنگ کالا ہو جائے گا۔ یہ راز میرے علاوہ اور تو کوئی نہیں جانتا۔ تمہیں کیسے پتہ چل گیا۔''سانپ اس بار واقعی خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''واہ ہمیں پتہ کیوں نہیں۔ ہمیں سب کچھ پتہ ہے۔ ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ تم بے حد چالاک اور عقلمند ہو اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ تم جل شہزادی کے ماموں زاد بھائی ہو اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ تم گھونگھے بادشاہ کے دشمن ہو۔''______بانگلو نے اس پر اپنی

معلومات کا رعب جھاڑا۔

''ارے ارے تم واقعی جادوگر ہو۔ مگر میں تمہیں سورج موتی نہیں دوں گا۔''______سفید سانپ نے جواب دیا۔

''مگر ہم تو سورج موتی ضرور لے جائیں گے۔ اگر ہم سورج موتی نہ لے گئے تو جل شہزادی ہم سے شادی نہیں کرے گی۔''______آنگلو نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

''مار ڈالو انہیں۔ کھا جاؤ انہیں۔ اس سے پہلے کہ یہ مجھے کالا کریں ان دونوں کو کھا جاؤ۔''______سفید سانپ نے اپنے سانپوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور ان دونوں کے گرد موجود ہزاروں سانپ چاروں طرف سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ اب تو وہ دونوں گھبرا گئے۔ کیونکہ اتنے سانپوں سے وہ کیسے بچ سکتے تھے۔ آنگلو اور بانگلو دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی لمحے بے شمار سانپ ان سے لپٹ گئے۔ بانگلو انہیں جھٹکے دے دے کر علیحدہ کرنے لگا۔

''ارے ارے کم بختو تم تو واقعی چمٹ گئے ہو۔ میں

سمجھا مذاق کر رہے ہو۔"۔۔۔۔۔ آنگلو اچھل اچھل کر اپنے آپ کو ان سے بچانے لگا۔

اچانک بانگلو کو جو غصہ آیا تو اس نے ایک سانپ کو پکڑ کر اس کا سر منہ میں ڈالا اور چبانا شروع کر دیا۔ اس کا سانپ کو چبانا تھا کہ اس کے جسم سے چمٹے ہوئے سانپ تیزی سے الگ ہٹ گئے۔ آنگلو نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی ایک سانپ کو پکڑ کر چبا ڈالا اور اس طرح اس کی بھی جان سانپوں سے چھوٹ گئی۔

"ارے یہ تو سانپ خور ہیں۔ یہ تو ہمیں کھا جائیں گے۔ ہم ان سے نہیں لڑتے۔"۔۔۔۔۔تمام سانپوں نے مل کر بادشاہ سے کہا۔

"اچھا میں خود انہیں ڈستا ہوں۔ میرا ایک دانت بھی انہیں لگ گیا تو یہ پانی بن جائیں گے۔"۔۔۔۔۔سفید سانپ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ دم کے بل اپنے تخت پر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں غصے کی وجہ سے ہیروں کی طرح چمکنے لگیں۔

اب تو وہ دونوں بے حد ڈرے۔ آنگلو کے منہ سے خوف کے مارے سیٹی نکل گئی۔ سیٹی کا بجنا تھا کہ سفید

سانپ نے جھومنا شروع کر دیا۔ جب آنگلو نے سانپ کو جھومتے دیکھا تو اس نے فوراً منہ میں انگلی ڈالی اور اس انداز سے سیٹی بجانے لگا جیسے بین بج رہی ہو اور سفید سانپ نے آواز کے ساتھ ساتھ جھومنا شروع کر دیا۔ مستی کے عالم میں وہ تخت سے نیچے اتر آیا۔ آنگلو بانسری نما سیٹی بجا بجا کر تھک گیا۔ اسے خطرہ تھا کہ اگر اس نے سیٹی بجانی بند کر دی تو سانپ اسے ڈس لے گا۔

ادھر بانگلو نے جب دیکھا کہ سفید سانپ آنگلو کی سیٹی پر مست ہو گیا ہے تو وہ آہستہ آہستہ اس کی پشت پر کھسکتا چلا گیا اور پھر اس نے ایک زور دار جھپٹا مارا اور سانپ کے سر سے تاج اتار لیا۔

سانپ کے سر سے جیسے ہی تاج اترا سانپ بجلی کی سی تیزی سے بانگلو کی طرف پلٹا اور بانگلو نے بوکھلا کر وہ تاج اپنے چھوٹے سے سر پر رکھ لیا۔ جیسے ہی اس نے تاج اپنے سر پر رکھا یک دم تمام سانپوں کے پھنکارنے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے تمام سانپ اس کے سامنے جھک گئے۔

"تمہیں نئی بادشاہت مبارک ہو۔ ہم تمہارے غلام ہیں۔" ـــــــ سب سانپوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا تو بانگلو خوشی کے مارے اچھل کر سفید سانپ کے تخت پر چڑھ گیا۔

سفید سانپ بھی اس کے سامنے جھکا کھڑا تھا۔ اس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔ آنگلو بڑی حیرت سے یہ سب منظر دیکھ رہا تھا۔

"اس سفید سانپ کو مار ڈالو۔" ـــــــ بانگلو نے سپاہیوں کو حکم دیا اور دوسرے لمحے ایک بوڑھا سانپ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے سفید سانپ پر پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے سیاہ رنگ کے پانی کی پھوار نکلی اور سفید سانپ ایک لمحے میں سفید کی جگہ کالا ہو گیا اور دوسرے لمحے بے شمار سانپ اس سے چمٹ گئے اور اسے کھانے میں مصروف ہو گئے۔ آنگلو بھی اچھل کر تخت پر چڑھ گیا۔

"نیچے جاؤ بدتمیز آنگلو۔ تمہیں نہیں معلوم میں بادشاہ ہوں۔" ـــــــ بانگلو نے اسے غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر میں نے سیٹی بجائی تھی تب ہی سفید

سانپ مست ہوا تھا۔ سفید سانپ کی مستی سے تم نے فائدہ اٹھا کر اس کا تاج جھپٹ لیا۔ اس لئے اس بادشاہت میں میرا بھی حصہ ہے۔"———— آنگلو نے بادشاہت پر اپنا حق جتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں تمہارا کوئی حصہ نہیں ہے۔ نیچے جاؤ ورنہ میں سانپوں کو حکم دوں گا اور وہ تمہیں کھا جائیں گے۔ جس طرح میرے حکم پر وہ سفید سانپ کو کھا گئے ہیں۔" بانگلو نے اسے بادشاہت میں شامل کرنے سے انکار کر دیا۔

آنگلو نے جب دیکھا کہ بانگلو اسے حصہ نہیں دے رہا تو اسے بے حد غصہ آیا۔ اس کا قد لمبا تو تھا ہی۔ اس نے اوپر سے جھپٹا مارا اور بانگلو کے سر سے تاج اٹھا لیا۔

بانگلو نے جب تاج جاتے دیکھا تو اسے بے حد غصہ آیا۔ اس نے پوری قوت سے آنگلو کے پیٹ میں مکہ مارا اور آنگلو اڑتا ہوا دور پانی میں جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے تاج بھی چھوٹ کر پانی میں جا گرا۔ جیسے ہی تاج پانی میں گرا۔ ایک بڑا بھورے رنگ کا سانپ

تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اپنا سر تاج کے اندر گھسیڑ دیا۔ چنانچہ جیسے ہی تاج اس کے سر پر آیا۔ تمام سانپ اس کے سامنے جھک گئے۔ اب سانپوں کا وہ بادشاہ بن گیا تھا۔

بادشاہ بنتے ہی وہ تیزی سے اچھلا اور تخت پر چڑھ گیا جہاں بانگلو حیرت بھری نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

''نادان انسانو۔ تم نے آپس میں جھگڑا کر کے سانپوں کی بادشاہت کھو دی ہے مگر چونکہ تمہاری وجہ سے مجھے بادشاہت ملی ہے اس لئے میں تمہیں صرف یہی انعام دے سکتا ہوں کہ یہ سورج موتی تمہیں دے کر اپنے ملک سے نکال دوں۔'' ـــــــ بھورے سانپ نے کہا اور پھر اس نے سر کو زور سے جھٹکا۔ اس کے تاج سے سورج موتی نکل کر تخت پر گر گیا۔ جسے بانگلو نے فوراً اٹھا لیا۔

''چلو اب تم دونوں ناک کی سیدھ میں تیرتے ہوئے میری مملکت سے باہر نکل جاؤ۔ فوراً'' ـــــــ بادشاہ نے حکم دیا اور آنگلو اور بانگلو سورج موتی لے کر تیزی سے

آگے تیرنے لگے۔

تیزی سے تیرتے ہوئے جلد ہی وہ اس علاقے میں آ گئے جہاں کا پانی نیلے رنگ کا تھا۔ تب وہ دم لینے کے لئے رک گئے کیونکہ اب وہ سانپوں کی مملکت سے باہر آ گئے تھے۔

"سورج موتی تو مل گیا۔ اب نیلے پھول کا مسئلہ ہے۔ نجانے وہ نیلا پھول کہاں ہوگا۔" ــــــ آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"جل شہزادی نے بتلایا تھا کہ وہ نیلا پھول سمندر کی تہہ میں موجود ہے مگر اب سمندر کی تہہ کہاں ہے۔ یہ کسی سے پوچھنا پڑے گا۔" ــــــ بانگلو نے جواب دیا۔

"کیوں نہ ایسا کریں کہ ہم اس نجومی گھونگھے کے پاس جائیں۔ وہ ہمیں بتلائے گا کہ سمندر کی تہہ کہاں ہے۔" ــــــ آنگلو نے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے مگر راستے میں گھونگھے بادشاہ نے پکڑ لیا تو۔" ــــــ بانگلو نے کہا۔

"ہم پہاڑی کو ہاتھ لگائے بغیر نکل جائیں گے۔" آنگلو نے کہا اور بانگلو نے بھی تائید میں سر ہلا دیا اور

وہ دونوں تیزی سے تیرنے لگے۔
تھوڑی دیر بعد وہ گھونگھوں کی پہاڑی کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے پہاڑی کو ہاتھ نہیں لگایا اور اسی طرح تیرتے ہوئے وہ اس سے دور نکل گئے۔ کافی دیر تک تیرنے کے بعد وہ نجومی گھونگھے کے سامنے پہنچ گئے۔ پھر جیسے ہی انہوں نے کنڈی کھٹکھٹائی بوڑھا نجومی گھونگھا باہر نکل آیا۔ ان دونوں کو دیکھ کر اس نے حیرت سے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں ٹپٹپائیں۔
"بابا گھونگھے سورج موتی تو ہم لے آئے۔ اب ہمیں بتلاؤ کہ نیلا پھول کہاں ہے۔"_____بانگلو نے نجومی سے سوال کیا۔
"تم سورج موتی لے آئے۔ سفید سانپ نے تمہیں کچھ نہیں کہا اور تم کس طرح وہاں سے زندہ بچ آئے۔"_____نجومی گھونگھے نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"واہ بابا واہ تم کیسے نجومی ہو جو ہم سے پوچھ رہے ہو۔ اگر ہم تمہیں بتلا دیں تو ہم نجومی نہ ہو جائیں۔" آنگلو نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

''تم بڑے بہادر اور عقلمند ہو ورنہ آج تک سفید سانپ کے علاقے سے کوئی بچ کر نہیں آیا۔ حتیٰ کہ جل شہزادی بھی وہاں جانے کی ہمت نہیں کرتی۔''ـــــ نجومی نے کہا۔

''اچھا بابا اب تم ہمارا سر نہ کھاؤ۔ ہمیں پھول کے متعلق بتلاؤ۔''ـــــ بانگلو نے تنگ ہوتے ہوئے کہا۔

''نیلا پھول سمندر کی تہہ میں ہے۔''ـــــ نجومی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اور سمندر کی تہہ کہاں ہے۔''ـــــ دونوں نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

''اس کا تو مجھے بھی پتہ نہیں اور نہ ہی میرا حساب بتلاتا ہے کہ سمندر کی تہہ کہاں ہے۔ البتہ سپہ سالار مچھلی جانتی ہے تم اس سے پوچھ لو۔''ـــــ نجومی شائد آنگلو کی بات کا برا مان گیا تھا۔

''سپہ سالار مچھلی۔ ارے باپ رے۔ وہ تو ہمیں کھا جائے گی۔''ـــــ بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ہمیں کھانے کے بعد کبھی تو وہ سمندر کی تہہ میں جائے گی۔ ہم بھی اس کے ساتھ پہنچ

جائیں گے۔ بڑی آسان ترکیب ہے۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے خوشی سے بغلیں بجاتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری ترکیب ٹھیک ہے۔ آؤ سپہ سالار مچھلی کو ڈھونڈیں اور اسے کہیں کہ وہ ہمیں کھا جائے۔" بانگلو نے بھی اس کی تائید کی اور نجومی گھونگھے نے بُرا سا منہ بنا لیا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ تم نے میری توہین کی ہے اور تمہیں اس کی سزا ملنی چاہئے۔"۔۔۔۔۔۔گھونگھے نجومی نے کہا اور اپنی جھونپڑی میں گھس گیا۔

"یہ نجومی تو پاگل ہے۔ بھلا اس میں سزا کی کیا بات ہے۔ کوئی ہم سکول میں پڑھ رہے ہیں جو ہمیں سزا ملے گی۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے حیرت سے کہا۔

"چلو چھوڑو اس کو ہم جل شہزادی سے شادی کے بعد اس کو شاہی نجومی نہیں بنائیں گے۔ ہم سے الٹی بات کر کے اس نے اپنا ہی نقصان کیا ہے۔"آنگلو نے بانگلو کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سپہ سالار مچھلی کی تلاش میں آگے بڑھ گئے۔ گھومتے گھامتے وہ اچانک ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں

بے شمار مچھلیاں قطار باندھے تیر رہی تھیں۔ ان کے دو دو دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ نیزے سنبھالے ہوئے ہوں۔ وہ سب مچھلیاں دس دس پندرہ پندرہ کی قطاروں میں موجود تھیں۔

"مچھلیوں کی فوج۔"_____ بانگلو نے چونک کر آنگلو سے کہا۔

"بڑی جنگجو فوج ہے یہ تو۔ چلو ان کو ساتھ لے کر سمندر کی تہہ پر حملہ کر دیں اور نیلا پھول حاصل کر آئیں۔"_____ آنگلو نے بانگلو سے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔"_____ بانگلو نے کہا اور وہ دونوں سینہ تانے مچھلیوں کی فوج کی طرف بڑھنے لگے۔

مچھلیوں نے شاید ابھی تک انہیں نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے وہ خاموش تھیں۔ اچانک ایک مچھلی نے ان دونوں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو اس نے چیخ کر دوسری مچھلیوں سے کہا۔

"ارے دشمن۔ دشمن آ رہا ہے۔"

اور اس لمحے سب مچھلیوں کی نظریں ان پر پڑیں اور وہ سب تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگیں۔ ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں وحشیانہ چمک ابھر آئی تھی اور منہ سے نکلے ہوئے دانت اور زیادہ باہر نکل آئے تھے۔

''ارے ارے ہم دشمن نہیں ہیں ۔ ہم تو آنگلو بانگلو ہیں۔''____ ان دونوں نے یوں خطرناک مچھلیوں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو وہیں رک کر کہا۔

''کھا جاؤ ان کو کھا جاؤ یہ دشمن ہیں۔''____اسی مچھلی نے چیخ کر کہا ۔ جس نے سب سے پہلے انہیں دیکھا تھا۔

''ارے مان جاؤ۔ ہمارا نام دشمن نہیں ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو سپہ سالار مچھلی سے پوچھ لو۔ جل شہزادی سے پوچھ لو۔ سفید سانپ سے پوچھ لو۔ گھونگھے نجومی سے پوچھ لو۔''____ آنگلو نے انہیں گواہیاں دینی شروع کر دیں۔

سپہ سالار مچھلی کا نام سن کر آگے بڑھتی ہوئی تمام مچھلیاں یکدم رک گئیں۔ وہ حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

"تم سپہ سالار مچھلی کو جانتے ہو۔"______ان میں سے ایک مچھلی نے پوچھا۔

"ہاں ہم سپہ سالار مچھلی کو جانتے ہیں تم ان سے کہو کہ آنگلو بانگلو ملنے آئے ہیں۔"______آنگلو بانگلو نے سینہ تان کر کہا۔

"ارے یہ وہی آنگلو بانگلو تو نہیں جن کی تلاش کا حکم انہوں نے ہمیں دیا تھا۔وہ ان پر بہت ناراض تھیں چلو ان کو پکڑ کر ان کے پاس لے چلتے ہیں۔"ایک بڑی مچھلی نے کہا اور سب نے سر ہلا دیا اور پھر انہوں نے ان دونوں کو گھیرے میں لے لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی بڑے محل میں پہنچ گئے جو مچھلیوں کے کانٹوں کا بنا ہوا تھا۔ اس محل میں ایک بہت بڑے کشتی نما تخت پر سپہ سالار مچھلی لیٹی ہوئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے مچھلی شدید زخمی ہوئی ہو اور کسی حکیم نے اس کی مرہم پٹی کی ہو۔

سپہ سالار مچھلی کی آنکھیں بند تھیں۔ شاید وہ سوئی ہوئی تھی۔

"آنگلو بانگلو حاضر ہیں سپہ سالار۔"______ایک مچھلی

نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سپہ سالار مچھلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور اس کی آواز سن کر سپہ سالار مچھلی نے آنکھیں کھولیں اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ان دونوں پر پڑیں وہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں غصے کی چمک ابھر آئی

''تم دونوں بزدل بھگوڑے آ گئے۔ اب میں تمہیں ضرور کھا جاؤں گی۔'' ـــــ سپہ سالار مچھلی نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

''ہم سے کیا قصور ہوا ہے سپہ سالار مچھلی۔'' بانگلو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

''تم دونوں بزدل ہو۔ مجھے کیکڑے شہزادے سے لڑتا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔'' ـــــ سپہ سالار مچھلی نے جواب دیا۔

''نہیں سپہ سالار مچھلی ہم بھاگے نہیں تھے بلکہ تیرتے ہوئے گئے تھے۔ بھلا پانی میں بھی کوئی بھاگ سکتا ہے۔'' ـــــ آنگلو نے جواب دیا۔

''تم مجھے چھوڑ کر کیوں گئے تھے۔ یہ بتلاؤ۔'' سپہ

سالار مچھلی نے قدرے نرم پڑتے ہوئے کہا۔ کیونکہ آنگلو کی بات اس کی سمجھ میں آگئی تھی کہ یہ بھاگے نہیں تھے بلکہ تیرتے ہوئے گئے تھے۔

''ہم جل شہزادی سے شادی کرنے گئے تھے مگر جل شہزادی نے تین شرطیں لگا دیں۔ ایک تو یہ کہ سفید سانپ سے ہم سورج موتی لے آئیں۔ دوسری سمندر کی تہہ سے نیلا پھول حاصل کر آئیں اور تیسری یہ کہ مہا مچھلی کا انڈا لے آئیں۔'' ـــــــ بانگلو نے تفصیل بتلائی۔

''اچھا پھر کیا ہوا۔'' ـــــــ سپہ سالار مچھلی نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا سپہ سالار مچھلی۔ ہم گئے۔ ہم نے سفید سانپ کو مار کر سورج موتی حاصل کر لیا۔ یہ ہے سورج موتی۔'' ـــــــ آنگلو نے جیب سے سورج موتی نکال کر دکھایا۔

''ارے واقعی۔ کمال ہے۔'' ـــــــ سپہ سالار مچھلی کے ساتھ ساتھ باقی مچھلیاں بھی بڑی حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں سفید سانپ

کو مارنا ناممکن تھا۔

''یہ موتی مجھے دکھلانا کہیں یہ نقلی تو نہیں۔''ـــــــ سپہ سالار مچھلی نے کہا۔

''واہ واہ، نقلی موتی اس طرح ہوتے ہیں وہ تو انتہائی چمک دار ہوتے ہیں۔ یہ دیکھو۔''ـــــــ آنگلو نے سورج موتی کو سپہ سالار مچھلی کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔

''میرے منہ میں رکھ دو تب مجھے پتہ چلے گا کہ یہ اصلی موتی ہے یا نقلی۔''ـــــــ سپہ سالار مچھلی نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔

آنگلو نے موتی اس کے بڑے سے منہ کے اندر ڈال دیا اور دوسرے لمحے مچھلی اسے نگل گئی۔

''ہا ہا۔ اب مجھے کوئی نہیں مار سکتا۔ میں نے سورج موتی کھا لیا ہے۔ اب میں قیامت تک زندہ رہوں گی۔''ـــــــ سپہ سالار مچھلی نے زور سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

اس نے قہقہہ لگانے کے لئے منہ جو کھولا تو آنگلو نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اس کے منہ کے اندر چھلانگ لگا

دی۔ وہ شاید مچھلی کے پیٹ سے موتی نکال لانا چاہتا تھا۔ اس کا قد چونکہ ضرورت سے زیادہ لمبا تھا اس لئے ابھی وہ آدھا ہی مچھلی کے منہ میں گیا تھا کہ مچھلی نے تیزی سے اپنا منہ بند کر لیا اور اب آنگلو آدھا مچھلی کے منہ کے اندر تھا اور آدھا باہر۔ بانگلو نے جب دیکھا کہ اس کا بھائی اکیلا ہی مچھلی کے اندر جا رہا ہے تو اسے خطرہ ہوا کہ کہیں آنگلو اکیلا ہی سورج موتی اور نیلا پھول نہ حاصل کر لے۔ اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے آنگلو کی ٹانگیں پکڑ لیں اور اسے باہر کھینچنا شروع کر دیا۔

"ارے باہر نکلو میں اندر جا کر سورج موتی لے آؤں گا۔" ـــــ بانگلو نے چیخ کر کہا اور پوری قوت سے آنگلو کو باہر کھینچنا شروع کر دیا۔

سپہ سالار مچھلی نے جب دیکھا کہ بانگلو آنگلو کو باہر کھینچ رہا ہے تو اس نے بھی منہ کھول دیا مگر آنگلو نے بھی شاید اندر مچھلی کے حلق کے کسی کونے کو پکڑ رکھا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی مچھلی نے منہ کھولا بجائے اس کے کہ آنگلو باہر آتا اس نے پورا زور لگایا اور وہ اندر گھستا

چلا گیا اور اور اس کی ٹانگیں پکڑے بانگلو بھی مچھلی کے منہ کے اندر چلا گیا جب سپہ سالار مچھلی نے منہ بند کیا تو وہ دونوں اس کے پیٹ میں اتر چکے تھے۔

''یہ تو برا ہوا۔ یہ دونوں تو اندر سے سورج موتی نکال لیں گے۔''_____سپہ سالار مچھلی نے سوچا۔

اور پھر تیزی سے وہ تخت سے نیچے اتر آئی۔ اب اس کے پیٹ میں درد ہونا شروع ہو گیا تھا۔ شاید وہ دونوں اندر اس کے پیٹ کی دیواروں پر مکے مار رہے تھے۔

''سپہ سالار یہ دونوں مجھے مچھلی خور معلوم ہوتے ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ انہیں باہر اگل دیں کہیں ایسا نہ ہو آپ کو اندر ہی اندر کھا جائیں۔''_____ایک بوڑھی مچھلی نے آگے بڑھ کر تجویز پیش کی۔

اب تو سپہ سالار مچھلی اور بھی گھبرا گئی۔ کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ آنگلو نے اسے بتلایا تھا کہ اس کا بھائی بڑی مچھلیاں کھاتا ہے۔

چنانچہ اسی گھبراہٹ میں وہ تیزی سے ادھر ادھر تیرنے لگی۔ اس کے پیٹ کا درد لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا

تھا۔ اس نے ان دونوں کو باہر اگلنے کی بہت کوشش کی مگر وہ باہر ہی نہیں نکلے۔ شاید انہوں نے اس کے کانٹوں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

"اب کیا کروں یہ تو باہر ہی نہیں نکلتے۔"——سپہ سالار مچھلی نے گھبرا کر بوڑھی مچھلی سے کہا۔

"اس کا اب ایک ہی حل ہے کہ آپ فوراً سمندر کی تہہ میں چلی جائیں۔ نیلے پھول کے قریب کی مٹی کھائیں۔اس مٹی سے یہ دونوں پیٹ کے اندر ہی جل جائیں گے۔"——بوڑھی مچھلی نے کہا۔

اور سپہ سالار مچھلی نے یہ سنتے ہی غوطہ لگایا اور انتہائی تیزی سے سمندر کی تہہ کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔

آنگلو اور بانگلو جیسے ہی مچھلی کے پیٹ میں پہنچے۔ پہلے چند لمحے تو انہیں کچھ نظر نہیں آیا مگر چند لمحوں بعد آہستہ آہستہ انہیں سب کچھ صاف نظر آنے لگا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک کافی بڑے کمرے میں موجود ہیں۔ جس کی دیواریں اور فرش بے حد نرم تھیں اور ان دیواروں کو مضبوط بنانے کے لئے سفید سفید شہتیر ڈالے گئے تھے۔ کمرے میں پانی بھرا ہوا تھا اور اس میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں موجود تھیں اور پھر انہیں کمرے کے ایک کونے میں سورج موتی بھی چمکتا ہوا نظر آ گیا۔

''واہ واہ یہ ہے ہمارا سورج موتی۔'' ـــــــ بانگلو نے آگے بڑھ کر سورج موتی اٹھا لیا۔

"چلو اب کمرے سے باہر چلیں۔" ــــــ آنگلو نے بانگلو سے کہا۔ اسی لمحے ان دونوں کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ دونوں سر کے بل پانی میں گر پڑے۔

"ارے زلزلہ آ گیا۔ زلزلہ آ گیا۔" ــــــ بانگلو نے آنگلو سے کہا اور دونوں نے اچھل کر کمرے کی چھت سے قدرے باہر نکلے ہوئے شہتیر کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اب انہیں بار بار زور زور سے جھٹکے لگنے لگے۔ کبھی وہ دائیں طرف کی دیوار سے جا ٹکراتے اور کبھی بائیں دیوار سے۔

"ارے باپ رے یہ تو زلزلہ بڑھتا جا رہا ہے۔" دونوں نے خوفزدہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یار اگر سپہ سالار مچھلی کے پیٹ میں اتنا خطرناک زلزلہ آ گیا ہے تو باہر کیا حال ہو گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے باہر ہی نہ نکلیں۔" ــــــ آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باہر نہیں نکلیں گے تو پھر نیلا موتی اور مہا مچھلی کا انڈہ کیسے حاصل کریں گے اور جل شہزادی سے شادی

کیسے کریں گے۔"۔۔۔۔۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"ہاں یہ بات تو ہے۔ ایسا کیوں نہ کریں جل شہزادی کو یہیں بلوا لیں۔ یہاں پانی تو موجود ہے اور جہاں پانی موجود ہو وہاں جل شہزادی بھی آ سکتی ہے۔" آنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔ بانگلو نے بھی تجویز کی تائید کی اور پھر زور زور سے گوشت کی دیوار پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے اور ہاتھ مارنے کے ساتھ ساتھ وہ زور سے کہنے لگا۔

"سپہ سالار مچھلی جل شہزادی کو بھی ہمارے پاس بھیج دو۔ ہم باہر نہیں آئیں گے۔ کیونکہ باہر زلزلہ آیا ہوا ہے۔"۔۔۔۔۔ کافی دیر تک ہاتھ مار مار کر وہ اپنا پیغام دیتا رہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

"ضرور سپہ سالار مچھلی ہمارا پیغام جل شہزادی تک پہنچا دے گی اور جل شہزادی آنے ہی والی ہوگی۔" بانگلو نے آنگلو سے کہا اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مگر کافی دیر تک انتظار کرنے کے باوجود جب جل شہزادی نہ آئی تو ان دونوں کو تشویش ہوئی۔ اب انہیں

جھٹکے بھی محسوس نہیں ہو رہے تھے۔ البتہ انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کمرے کا رخ نیچے کی طرف ہو گیا ہو۔

''میرے خیال میں زلزلہ بند ہو گیا ہے۔ کیوں نہ ہم باہر چلیں۔'' ــــــ بانگلو نے آنگلو سے کہا۔

''ٹھیک ہے ہمیں خود ہی جل شہزادی کے پاس جانا پڑے گا۔ آخر وہ شہزادی ہے کوئی جمعدارنی تو نہیں کہ اس گندے کمرے میں آئے گی۔'' ــــــ آنگلو نے جواب دیا اور پھر انہوں نے آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ جلد ہی وہ اس کمرے کے گول سے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ یہاں ایک چھوٹی سی سرنگ تھی جو اوپر کی طرف مڑ رہی تھی۔ وہ اس سرنگ میں چلتے ہوئے جیسے ہی اوپر آئے انہوں نے دیکھا کہ آگے راستہ بند ہے۔ شاید مچھلی نے منہ بند کیا ہوا تھا۔

''اب کیا کریں یہ پھاٹک کیسے کھلوائیں۔ اب تو ہم قید خانے میں پھنس گئے ہیں۔'' ــــــ آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شاید ہمیں عمر قید کی سزا مل گئی ہے اب اس کے سوا اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ ہم صبر شکر سے کام

لیں۔“ ـــــ بانگلو نے مایوس کن لہجے میں جواب دیا۔

”مگر صبر شکر کہاں سے آئے گا۔ یا تو ہم سپہ سالار مچھلی سے کہیں کہ وہ ہمیں صبر شکر دے دے۔ صبر تم لے لینا شکر میں لے لوں گا۔“ ـــــ آنگلو نے جواب دیا۔

”واہ شکر میں لوں گا۔ اس پر زبر ڈال کر اسے میٹھا کر لوں گا اور پھر مزے سے کھاؤں گا۔“ ـــــ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ نہیں ہو سکتا۔ سورج موتی میرے پاس ہے لہٰذا شکر میں لوں گا۔“ ـــــ آنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

اور دونوں ایک دوسرے کو آنکھیں دکھانے لگے مگر اس سے پہلے کہ وہ دونوں لڑ پڑتے اچانک ان کے سروں پر دو روشندان کھلے اور پھر ایک زوردار ہوا کا جھونکا آیا اور روشندان دوبارہ بند ہو گئے۔ یہ مچھلی کے گلپھڑے تھے اس نے ان کے ذریعے سانس لیا تھا۔

”ارے یہ روشندان موجود ہیں چلو اس کے ذریعے باہر نکلیں۔“ ـــــ دونوں نے چونک کر کہا اور پھر دونوں

ایک ایک گلیھڑے کی طرف بڑھنے لگے۔ یہ کافی بڑا روشندان تھا۔ وہ دونوں وہاں پہنچ کر بیٹھ گئے اور انتظار کرنے لگے کہ کب روشندان کھلیں اور وہ باہر نکلیں کہ اچانک سامنے روشنی ہوئی۔ مچھلی نے شاید منہ کھولا تھا منہ کھلتے ہی اچانک مٹی کا ایک بڑا سا تودہ اندر لڑھک آیا اور مچھلی کا منہ دوبارہ بند ہو گیا۔ وہ مٹی کا تودہ آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اندر آرہا تھا۔ وہ دونوں جو اوپر چڑھے بیٹھے تھے۔ یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوئے کہ اس مٹی کے تودے میں سے آگ کی لپٹیں نکل رہی تھیں اور جہاں جہاں سے وہ مٹی کا تودہ گزر رہا تھا وہاں اردگرد کی ہر چیز جلتی جا رہی تھی۔ مگر حیرت انگیز بات یہ تھی کہ مچھلی کے جسم کو وہ آگ کوئی نقصان نہیں پہنچا رہی تھی۔ ویسے آنگلو بانگلو دونوں کا مقدر اچھا تھا کہ وہ جلتی ہوئی مٹی سے پہلے ہی اوپر چڑھ گئے تھے۔ ورنہ دونوں جل کر خاک ہو جاتے۔

''ارے باپ رے۔ یہ تو آتش فشاں کی مٹی ہے۔''
بانگلو نے چیخ کر آنگلو سے کہا۔

''میرے خیال میں کوئی آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا

ہے۔ اسی لئے زلزلہ بھی آیا تھا اور اب لاوا بھی آرہا ہے۔"ـــــــ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ بانگلو کوئی جواب دیتا مچھلی نے ایک بار پھر سانس لیا اور جیسے ہی اس کے **گلپھڑے کھلے** وہ دونوں اچھل کر باہر نکل آئے۔ سپہ سالار مچھلی کو شاید محسوس بھی نہ ہوا۔

جیسے ہی وہ دونوں باہر آئے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سامنے ایک نہایت خوبصورت نیلے رنگ کا پھول لہلہا رہا تھا۔

"ارے ہم تو سمندر کی تہہ میں آگئے۔ وہ رہا سامنے نیلا پھول۔ واہ واہ مزہ آگیا"ـــــــ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے نیلے پھول کی طرف بڑھے مگر نیلے پھول کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ کیونکہ اس پھول کی پتیوں پر چھوٹی چھوٹی نیلے رنگ کی مکھیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ البتہ مگرمچھ سپہ سالار مچھلی کی وجہ سے وہاں سے چلے گئے تھے۔

"یہ مکھیاں شاید پھول توڑنے آئی ہیں۔ یہ بھی جل

شہزادی سے شادی کرنا چاہتی ہوں گی۔ جلدی کرو پھول توڑ لو۔''۔۔۔۔۔۔۔بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا اور آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے **پھول کو توڑنے** کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اسی لمحے ایک پتی پر **بیٹھی ہوئی** مکھی تیزی سے اڑی اور وہ آنگلو کے ہاتھ پر **بیٹھ گئی۔** مکھی کے بیٹھتے ہی اس نے آنگلو کے ہاتھ پر ڈنک مارا اور پھر تیزی سے اڑی اور دوبارہ پھول کی پتی پر جا کر بیٹھ گئی۔

ڈنک لگتے ہی آنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ لگ گئی ہو۔ دوسرے لمحے وہ درد کی شدت سے بری طرح تڑپنے لگا۔

''ارے ارے کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ کیوں ناچ رہے ہو۔ پہلے پھول تو توڑ لو پھر خوشی سے ناچنا۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں آنگلو سے کہا۔

''میں ناچ تھوڑی رہا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے بڑی مشکل سے کہا۔

''تو کیا ورزش کر رہے ہو۔ پھول ہی توڑنا ہے کوئی پہاڑ تو نہیں اٹھانا۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے سینہ پھلاتے ہوئے

کہا۔

اور پھر وہ خود پھول کو توڑنے کے لئے آگے بڑھا تو ایک اور پتی سے ایک مکھی اڑی اور اس نے آنگلو کے بازو پر ڈنک مار دیا اور پھر آنگلو کی بھی وہی حالت ہوئی جو بانگلو کی ہوئی تھی۔ اب دونوں بری طرح قلابازیاں کھانے لگے۔ ادھر سپہ سالار مچھلی نے بھی ان دونوں کو دیکھ لیا۔ وہ تیزی سے ان دونوں کے قریب آئی۔

''تم کب باہر آئے ہو اور کیوں ناچ رہے ہو۔'' سپہ سالار مچھلی نے بڑی حیرت سے پوچھا۔

''ارے ہم ناچ تھوڑی رہے ہیں ہم تو قلابازیاں کھا رہے ہیں۔''____آنگلو نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''قلابازیاں کھا رہے ہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی میری موجودگی میں تم اکیلے اکیلے کھا رہے ہو۔ مجھے بھی قلابازیاں کھلاؤ۔''____سپہ سالار مچھلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے سمجھا شاید قلابازیاں کوئی بڑی ہی اچھی چیز ہوگی۔

''تم پھول کے قریب جاؤ تمہیں بھی قلابازیاں مل جائیں گی'' ـــــــ بانگلو نے کہا اور مچھلی تیزی سے نیلے پھول کی طرف بڑھی۔

جیسے ہی وہ قریب پہنچی پھول پر موجود تمام مکھیاں اڑ کر سپہ سالار مچھلی کے اوپر آ گئیں اور انہوں نے مچھلی کو ایک ساتھ ڈنک مارنے شروع کر دیئے۔

دوسرے لمحے اس کی بھی وہی حالت ہوئی اور وہ بھی قلابازیاں کھانے لگی۔

''اب مزہ آ رہا ہے۔ کھا رہی ہو قلابازیاں۔'' بانگلو نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم بہت شیطان ہو۔ یہ کیا ہو گیا مجھے'' ـــــــ سپہ سالار مچھلی نے پانی میں تڑپتے ہوئے کہا۔ وہ اتنی بڑی مچھلی تھی کہ جیسے ہی اس نے دو چار قلابازیاں کھائیں اس کی بہت بڑی دم پوری قوت سے پھول سے ٹکرائی اور نیلے رنگ کا پھول ٹہنی سے ٹوٹ کر پانی میں تیرنے لگا۔ پھول کے ٹوٹتے ہی پانی میں بھونچال سا پیدا ہو گیا اور پھول تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔

اچانک بانگلو کا جسم گھٹنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ

گھٹ کر ایک چھوٹی سی مکھی جتنا رہ گیا۔ البتہ اس کی شکل وصورت پہلے کی طرح ہی تھی۔ اس کے بعد آنگلو کا بھی یہی حشر ہوا۔ اب ان کے جسموں میں درد ختم ہو گیا تھا مگر وہ مکھیوں جتنے ہو گئے تھے۔ آنگلو پتلی مکھی اور بانگلو موٹی مکھی کا روپ دھار چکا تھا اور وہ دونوں پانی کی لہروں میں تنکوں کی طرح اچھلتے پھر رہے تھے۔

"ارے یہ ہمیں کیا ہوگیا۔ اب ہم جل شہزادی سے کیسے شادی کریں گے۔"____ دونوں نے روتے ہوئے کہا۔ ان کی آنکھوں سے چھوٹے چھوٹے آنسو نکل رہے تھے۔

"اب تو ہم پھول کو بھی نہیں اٹھا سکتے۔"____ دونوں نے روتے ہوئے کہا اور پھر اسی لمحے آنگلو کو سورج موتی کا خیال آ گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور موتی باہر نکال لیا۔ موتی بھی گندم کے دانے جتنا ہو گیا تھا مگر جیسے ہی موتی باہر آیا وہ یکدم بڑھنے لگا اور دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اب موتی انہیں پہاڑ جتنا لگ رہا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے موتی سے چمٹ گئے اور موتی کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ موتی تیزی

سے اوپر چڑھنے لگا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ جلد ہی وہ نیلے پھول کے قریب پہنچ گیا۔

''ایسا کریں تم موتی کو قابو میں رکھو۔ میں نیلے پھول پر چڑھ بیٹھتا ہوں۔'' ——— آنگلو نے کہا اور پھر جیسے ہی وہ پھول کے قریب پہنچے آنگلو نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر پھول کی پتی پر بیٹھ گیا۔ وہ پھول کی پتی پر یوں بیٹھا ہوا تھا جیسے کسی بہت بڑے خوبصورت نیلے رنگ کے تخت پر بیٹھا ہوا ہو۔

اب وہ دونوں اکٹھے اوپر چڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر انہوں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی مچھلی بھی تیزی سے ان کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی۔ جب وہ مچھلی قریب آئی تو اس کے منہ سے آواز نکلی۔

'' آنگلو بانگلو یہ کیسی قلابازیاں تم نے مجھے کھلا دی ہیں۔ میں تو بالکل چھوٹی سی ہو گئی ہوں مگر اب بھی میں تم سے بڑی ہوں۔ اب میں تمہیں چبا چبا کر کھا جاؤں گی تاکہ تم مر جاؤ۔'' ——— مچھلی نے کہا۔ یہ سپہ سالار مچھلی تھی اور آنگلو بانگلو دونوں ڈر گئے۔ کیونکہ مچھلی بے حد غصہ میں معلوم ہوتی تھی۔ اسے شائد غصہ اس

بات پر تھا کہ کیوں انہوں نے اسے قلابازیاں کھلا کر چھوٹا کر دیا تھا۔ اب وہ مچھلیوں کی فوج کی سپہ سالار کیسے رہے گی۔ چنانچہ اسی غصے میں وہ تیزی سے آگے بڑھی کہ ان دونوں کو کھا جائے کہ اچانک ایک طرف سے ایک بڑی سی مچھلی نمودار ہوئی اور جیسے ہی اس کی نظر چھوٹی مچھلی پر پڑی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے اپنا بڑا سا منہ کھولا اور سپہ سالار مچھلی کو کھانے کے لئے آگے بڑھی۔

''ارے خبردار تم نہیں جانتی میں سپہ سالار مچھلی ہوں۔ مجھے سلام کرو۔''____سپہ سالار مچھلی نے اس کے خطرناک ارادے کو بھانپ لیا۔

''ہا۔ ہا۔ سپہ سالار مچھلی اور تم۔ ذرا اپنی جسامت تو دیکھو۔ تم تو مجھے کوئی چوہیا معلوم ہوتی ہو۔''____آنے والی مچھلی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں اگر یقین نہ آئے تو آنگلو بانگلو سے پوچھ لو۔''____سپہ سالار مچھلی نے کہا۔

''میں کسی آنگلو بانگلو کو نہیں جانتی۔ میں کل سے بھوکی ہوں۔ اب میں تمہیں ضرور کھاؤں گی۔''____بڑی
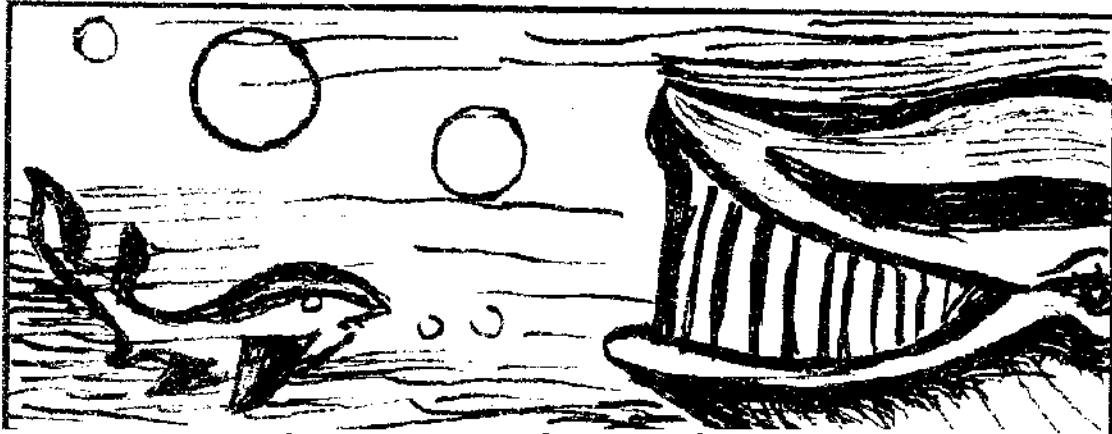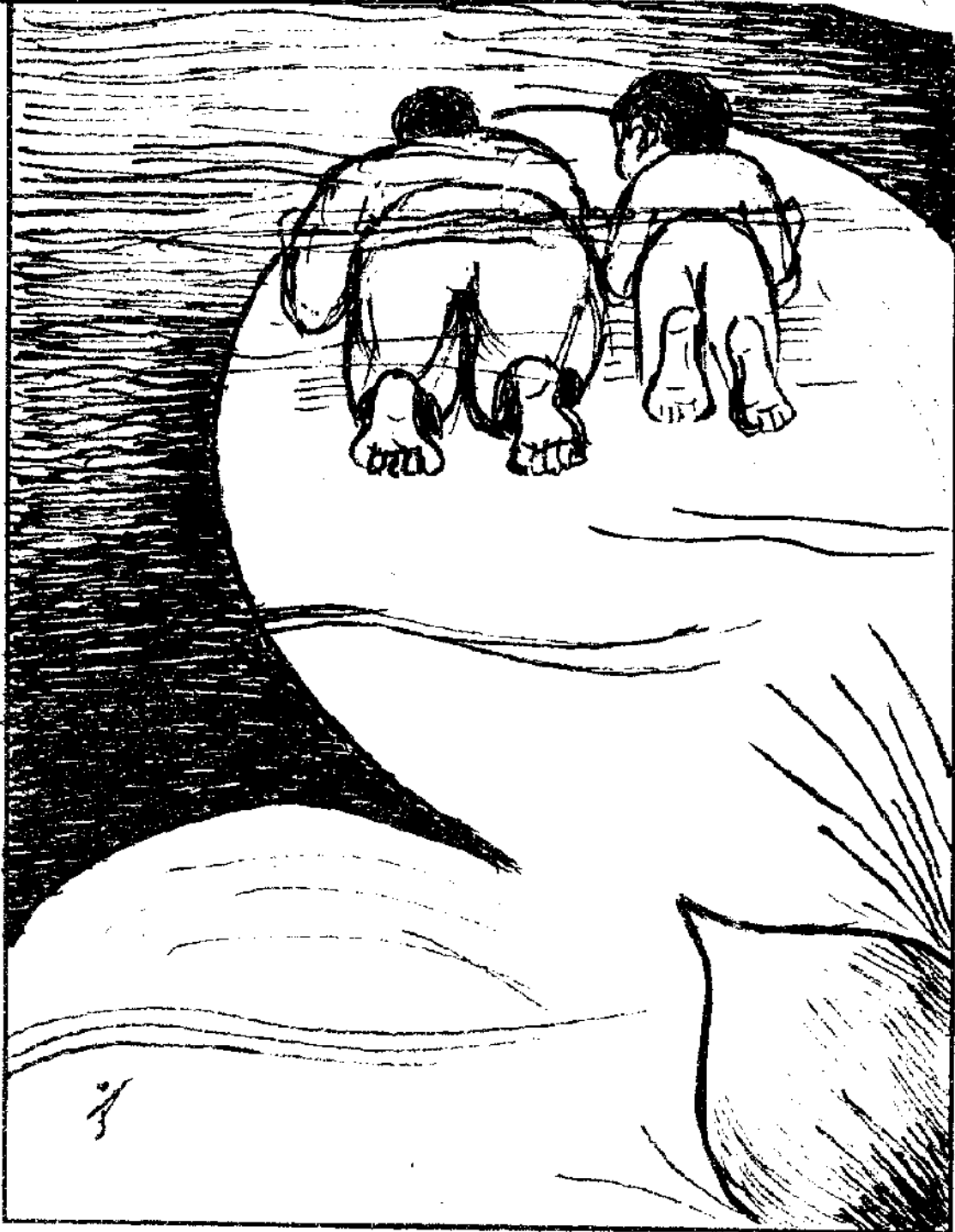
مچھلی نے کہا۔

''یہ غلط کہہ رہی ہے۔ یہ سپہ سالار مچھلی نہیں ہے بلکہ مچھلیوں کی فوج کی سپہ سالار ہے۔''—— بانگلو نے چیخ کر کہا۔

اپنے طور پر تو اس نے مچھلی کی بات جھٹلائی تھی مگر ساتھ ہی وہ اقرار بھی کر گیا۔

مگر بڑی مچھلی نے کسی کی ایک نہ سنی۔ اس نے اپنا بڑا سا منہ کھولا اور سپہ سالار مچھلی کو ہڑپ کر گئی۔ سپہ سالار مچھلی بیچاری چیختی چلاتی اور روتی پیٹتی بڑی مچھلی کے پیٹ میں چلی گئی۔ اسے کھانے کے بعد وہ مچھلی دوسری طرف چلی گئی اور آنگلو بانگلو دونوں اپنی جان بچنے اور سپہ سالار مچھلی سے جان چھوٹنے کی خوشی میں بے اختیار تالیاں بجانے لگے اور ان کے تالیاں بجاتے ہی ایک حیرت انگیز کام ہوا۔ جیسے ہی انہوں نے تالیاں بجائیں ان کے قد تیزی سے بڑھنے لگے اور اپنے قد بڑھتے دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوئے۔ جیسے ہی ان کے قد بڑھے۔ انہوں نے پانی میں چھلانگیں لگانی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے اصلی قدوقامت میں

آ گئے۔ اصلی قدوقامت میں آتے ہی بانگلو نے موتی پکڑ کر جیب میں ڈال لیا اور آنگلو نے پھول کو پکڑ کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ تیزی سے آگے تیرنے لگے۔ اب وہ اس جگہ پر پہنچ گئے تھے جہاں نجومی گھونگھے کی جھونپڑی تھی۔

''آؤ۔ اب نجومی گھونگھے سے پوچھیں کہ مہامچھلی کا انڈہ کہاں ملے گا''۔۔۔۔۔ بانگلو نے آنگلو سے کہا اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیزی سے تیرتے ہوئے جلد ہی نجومی گھونگھے کی جھونپڑی کے دروازے پر پہنچ گئے۔ انہوں نے کنڈی کھٹکھٹائی۔

تھوڑی دیر بعد بوڑھا نجومی باہر نکلا۔ باہر نکلتے ہی اس نے بڑی حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔ اس کے انداز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ان کی بجائے بھوتوں کو دیکھ رہا ہو۔

''تم زندہ ہو کمال ہے''۔۔۔۔۔ نجومی گھونگھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''زندہ''۔۔۔۔۔ بانگلو نے دل پر ہاتھ رکھا اور چند لمحے خاموش رہا۔ اس کے انداز سے یوں محسوس ہو رہا

تھا جیسے نجومی کی بات سن کر اسے اپنے زندہ ہونے پر شک ہو گیا ہو مگر دوسرے لمحے وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

''ہاں، ہاں، میں زندہ ہوں۔ میرا دل دھڑک رہا ہے بلکہ کھڑک رہا ہے۔''____ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

آنگلو نے بھی بانگلو کی طرح دل پر ہاتھ رکھ کر اپنے زندہ ہونے کا اطمینان کیا اور اس کے چہرے پر بھی مسرت کے آثار ابھر آئے۔

''تم نیلا پھول لے آئے۔ کیا تمہیں سپہ سالار مچھلی نے وہاں پہنچا دیا۔''____ نجومی گھونگھے نے تفصیل پوچھی۔

''ہاں ہم نیلا پھول لے آئے ہیں۔''____ آنگلو نے جیب سے پھول نکال کر نجومی کو دکھایا اور نجومی پھول کو دیکھ کر حیرت سے دم بخود رہ گیا۔

''تم نے اسے کیسے حاصل کیا۔''____ نجومی نے پوچھا۔

اور آنگلو بانگلو نے تفصیل سے تمام واقعات سنا دیئے۔

''کمال ہے، حیرت ہے جو کام ناممکن تھا وہ کس طرح ممکن ہو گیا۔ اس پھول کو حاصل کرنے کی شرائط

ہی ایسی تھیں کہ آج تک کوئی اسے حاصل نہ کر سکا۔
سب سے پہلا مسئلہ سمندر کی تہہ تک پہنچنا تھا۔ وہ تم مچھلی کے پیٹ میں داخل ہو کر پہنچ گئے۔ مچھلی کے پیٹ میں تم یقیناً مر جاتے مگر سورج موتی تم سے پہلے پیٹ میں جا چکا تھا۔ اس کی وجہ سے مچھلی کے پیٹ کا زہر ختم ہوگیا اور تم بچ گئے۔ پھر پھول صرف اسی صورت میں ٹہنی سے ٹوٹ سکتا تھا کہ اگر کوئی مچھلی اسے توڑ دے۔ مگر مچھلی کے ہاتھ نہیں ہوتے تو کیسے توڑتی۔ مگر سپہ سالار مچھلی کی دم سے وہ ٹوٹ گیا اور پھر مکھیوں کے زہر نے تمہیں چھوٹا کر دیا۔ اب اس کا صرف یہی حل تھا کہ تم خوشی سے تالیاں بجاتے۔ سپہ سالار مچھلی کے مرنے سے تم نے تالیاں بجائیں اور تم ٹھیک ہو گئے۔ انتہائی حیرت ہے۔“ ـــــ نجومی گھونگھے نے کہا۔

”اب تم حیرت چھوڑو اور ہمیں بتلاؤ کہ مہا مچھلی کا انڈہ کہاں ملے گا۔“ ـــــ بانگلو نے نجومی گھونگھے کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”یہ میں نہیں بتلا سکتا۔“ ـــــ نجومی گھونگھے نے

جواب دیا۔

''کیوں نہیں بتلا سکتے۔ تمہیں بتلانا پڑے گا۔ ورنہ ہم تمہیں شاہی نجومی نہیں بنائیں گے۔''_____ آنگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''کسی کو معلوم نہیں کہ وہ انڈہ کہاں ہے۔ خود کوشش کرو جاؤ۔''_____ نجومی گھونگھے نے جواب دیا اور پھر تیزی سے اپنی جھونپڑی میں گھس کر دروازہ بند کر لیا اور وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔

''چلیں بھائی کسی مچھلی سے پوچھیں۔''_____ بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مچھلی سے پوچھنے کی بجائے کیوں نہ مہا مچھلی سے پوچھ لیا جائے کہ اس نے انڈہ کہاں دیا ہے۔'' آنگلو نے تجویز پیش کی۔

''مگر مہا مچھلی کہاں ملے گی۔ کہیں انسانوں نے اسے پکڑ کر کھا نہ لیا ہو۔''_____ بانگلو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں نہ اس بوڑھے نجومی سے پوچھیں کہ چلو انڈہ

نہیں بتلاتا تو مہا مچھلی کا پتہ ہی بتلا دے۔"____ آنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"____ بانگلو نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر زور زور سے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹانی شروع کر دی مگر کافی دیر تک کھٹکھٹانے کے باوجود دروازہ نہ کھلا۔

"یہ بوڑھا دروازہ نہیں کھولتا۔"____ بانگلو نے کہا۔

"وہ نہیں کھولتا تو ہم کھول لیتے ہیں۔ کنڈی ہی کھولنی ہے اندر سے۔"____ آنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے اندر چلتے ہیں اور اندر سے کنڈی کھول لیتے ہیں۔"____ بانگلو نے بھی اس کی تجویز سے اتفاق کیا۔

"مگر اندر کیسے جائیں۔"____ ان دونوں نے سوچا۔

"ایسا کرتے ہیں چھت توڑ کر اندر چلے جاتے ہیں۔"____ آخر آنگلو نے تجویز پیش کی۔

"مگر چھت توڑنے کے لئے ہمارے پاس ہتھوڑا نہیں ہے۔"____ آنگلو نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ہتھوڑا، کیوں نہ ایسا کریں کہ نجومی گھونگھے کو آواز

دے کر کہیں کہ وہ ہمیں ہتھوڑا دے دے۔"۔۔۔۔۔ بانگلو نے کہا۔

اور پھر انہوں نے زور زور سے آوازیں لگانی شروع کر دیں۔

"نجومی گھونگھے ہمیں ہتھوڑا دے دو ہم نے جھونپڑی کی چھت توڑنی ہے۔"

کافی دیر تک وہ آوازیں دیتے رہے مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ پھر بانگلو نے جھنجھلا کر غصے سے دروازے پر زوردار لات رسید کر دی اور مچھلیوں کی ہڈیوں کا بنا ہوا کمزور سا دروازہ ایک ہی لات میں اکھڑ کر اندر جا گرا۔

دروازہ اکھڑتے ہی بانگلو آگے بڑھا۔ دروازہ بالکل چھوٹا سا تھا اس لئے بانگلو تو ظاہر ہے اندر نہیں جا سکتا تھا۔ البتہ آنگلو دبلا پتلا تھا اس لئے وہ سمٹ سمٹا کر اندر گھسنے لگا۔

"ٹھہرو ٹھہرو میں تمہیں اندر نہیں جانے دوں گا۔ ایسا نہ ہو تم اکیلے ہی اندر جا کر مہا مچھلی کا انڈہ حاصل کر لو اور پھر اکیلے ہی جا کر شہزادی سے شادی کر لو۔"

بانگلو نے آنگلو کی ٹانگیں پکڑ کر باہر کھینچتے ہوئے کہا۔

"چھوڑ دو مجھے میں تو اندر سے ہتھوڑا لینے جا رہا ہوں۔"____ آنگلو نے تڑپ کر جواب دیا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔"____ بانگلو کی سمجھ میں بات آ گئی۔اس نے آنگلو کی ٹانگیں چھوڑ دیں اور آنگلو تیزی سے جھونپڑی کے اندر گھس گیا۔ یہاں ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔ اس کمرے کے دوسرے کونے پر ایک دروازہ اور موجود تھا۔ آنگلو نے جب دروازے کو ہاتھ لگایا تو وہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اس نے دیکھا کہ بوڑھا نجومی گھونگھا ایک کونے میں ایک چھوٹی سی مچھلی کو ہاتھ میں پکڑے بیٹھا کچھ پڑھ رہا ہے۔ آنگلو سیدھا اس کی طرف گیا اور اس نے گھونگھے کو گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔

"ہتھوڑا کہاں ہے۔ مجھے ہتھوڑا دو۔"____ آنگلو نے کہا۔

"ہتھوڑا، وہ کیا ہوتا ہے۔"____ گھونگھے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہتھوڑا جو مارنے کے کام آتا ہے۔"____ آنگلو

نے اسے سمجھایا۔

''مارنے کے۔ وہ کیا ہوتا ہے۔''_____ گھونگھا شائد جان بوجھ کر اسے ٹال رہا تھا۔

''تم مارنے کو نہیں جانتے۔ یہ دیکھو اس طرح مارتے ہیں۔''_____ آنگلو نے اسے سمجھانے کے لئے گھونگھے کو پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔

نجومی گھونگھے کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فرش پر بکھر گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے وہ گھونگھا مٹی کا بنا ہوا ہو۔

''ارے یہ کیا ہوا۔ اب ہمیں ہتھوڑا کون دے گا جس سے ہم چھت توڑ کر اندر داخل ہوں۔''_____ بانگلو نے بے اختیار منہ پیٹتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے اس کی نظریں ان ٹکڑوں کے درمیان میں پڑے ایک بڑے سے سفید رنگ کے انڈے پر پڑیں اور وہ چند لمحے تو غور سے اس انڈے کو دیکھتا رہا پھر اچانک اسے خیال آیا کہ کہیں یہی مہا مچھلی کا انڈہ نہ ہو۔ چنانچہ اس نے تیزی سے وہ انڈہ اٹھا لیا۔ اور پھر جیسے ہی وہ اسے آنکھوں کے قریب لایا

اسے یقین ہو گیا کہ یہی مہامچھلی کا انڈہ ہے۔ کیونکہ انڈے کی شفاف سطح کے نیچے سے ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی مچھلی صاف نظر آ رہی تھی۔ وہ خوشی سے چیختا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔

جیسے ہی وہ جھونپڑی سے باہر آیا بانگلو جو اس کے انتظار میں کھڑا تھا تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

''ہتھوڑا مل گیا۔''____اس نے آنگلو سے پوچھا۔

''ہتھوڑا ارے وہ تو نہیں ملا البتہ یہ مہامچھلی کا انڈہ مل گیا ہے۔''____آنگلو نے انڈہ اسے دکھاتے ہوئے کہا۔

''مگر اس انڈے سے ہم چھت کیسے توڑیں گے۔ احمق ہمیں تو ہتھوڑا چاہئے۔''____بانگلو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے وہ حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ پہلے تو رواروی میں اس نے انڈے کے متعلق سنا ہی نہیں تھا۔ اب جو خیال آیا تو اس نے آنگلو کے ہاتھ سے انڈہ جھپٹ لیا اور پھر اسے غور سے دیکھنے کے بعد وہ بھی خوشی سے اچھلنے لگا۔

''چلو اب شہزادی کے پاس چلیں۔ اب ہمیں شہزادی سے شادی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔''_____آنگلو نے انڈہ لے کر جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں تیزی سے جل شہزادی کے محل کی طرف تیرنے لگے۔ خوشی کی شدت سے ان کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔ جلد ہی وہ محل کے دروازے پر پہنچ گئے۔ محل کا دروازہ بند تھا اور باہر دو خوفناک مچھلیاں پہرہ دے رہی تھیں۔

''جل شہزادی کو خبر کرو کہ اس کے ہونے والے شوہر آنگلو بانگلو آئے ہیں۔''_____ان دونوں نے بڑے فخریہ لہجے میں چوکیدار مچھلیوں سے کہا۔

مچھلیوں نے انہیں بڑی حیرت سے دیکھا اور پھر ایک مچھلی دروازے کی چھوٹی کھڑکی کھول کر اندر چلی گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ باہر آ گئی۔

''چلو تمہیں جل شہزادی بلا رہی ہے۔''_____اس نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں سینہ تانے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

سامنے خوبصورت تخت پر جل شہزادی بیٹھی ہوئی تھی۔
اس کے اردگرد بے شمار درباری مچھلیاں مؤدبانہ انداز میں تیرتی پھر رہی تھیں۔
''کیا تم نے تینوں شرطیں پوری کر دیں۔''۔۔۔۔۔جل شہزادی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
''ہاں شہزادی۔''۔۔۔۔۔ان دونوں نے بیک وقت کہا۔
اور پھر بانگلو نے جیب سے سورج موتی نکال لیا اور آنگلو نے جیب سے نیلا پھول اور مہا مچھلی کا انڈہ نکال کر دکھلایا۔
تینوں چیزیں دیکھ کر جل شہزادی اور درباری مچھلیوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔
''جل شہزادی اب تم شادی کی تیاری کرو۔'' ان دونوں نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔
اور جل شہزادی سوچ میں پڑ گئی۔ اس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ یہ دو احمق آدم زاد تینوں شرطیں پوری کر آئیں گے۔ مگر اب وعدے کے مطابق وہ مجبور تھی۔ اس لئے وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔
شہزادی کو سوچ میں گم دیکھ کر ایک بوڑھی مچھلی آگے

بڑھی۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جل شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شہزادی صاحبہ۔ میں کچھ عرض کر سکتی ہوں۔''

''ہاں وزیراعظم مچھلی تم کیا کہنا چاہتی ہو۔''جل شہزادی نے چونک کر بوڑھی مچھلی سے پوچھا۔

مگر اس کی آنکھوں میں الجھن اور پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

''حضور شہزادی صاحبہ یہ آدم زاد شرائط پوری کرنے میں ناکام رہے ہیں۔''_____وزیراعظم مچھلی نے انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ یہ تو شرطیں پوری کر آئے ہیں۔''_____جل شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

وزیراعظم مچھلی کی اس بات پر صرف جل شہزادی ہی نہیں بلکہ درباری مچھلیاں اور آنگلو بانگلو بھی چونک پڑے۔

''شہزادی صاحبہ آپ نے تین شرطیں لگائیں تھیں۔ نمبر ایک سورج موتی، نمبر دو نیلا پھول، نمبر تین مہا مچھلی کا انڈہ۔ ان دونوں میں سے ایک کے پاس ایک

چیز ہے اور دوسرے کے پاس دو۔ جب تک ایک کے پاس تینوں چیزیں نہ ہوں آپ ان سے شادی نہیں کر سکتیں۔ ان کو کہیں کہ تینوں چیزیں ایک آدمی لے لے پھر آپ اس سے شادی کر لیں گی۔" ــــــ وزیراعظم مچھلی نے تفصیل بتلائی۔

آنگلو بانگلو نے جب یہ سنا تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

"مہامچھلی کا انڈہ اور نیلا پھول مجھے دے دو میں جل شہزادی سے شادی کروں گا۔" ــــــ بانگلو نے آنگلو کے ہاتھ سے دونوں چیزیں جھپٹتے ہوئے کہا۔

مگر آنگلو بھی ہوشیار تھا وہ تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"تم مجھے سورج موتی دے دو۔ میرے پاس دو چیزیں ہیں تمہارے پاس ایک۔ اس لئے میرا حق بنتا ہے کہ میں جل شہزادی سے شادی کروں۔" ــــــ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں اصیل مرغوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ جل شہزادی نے بڑی

مسرت بھری نظروں سے وزیراعظم مچھلی کی طرف دیکھا۔ جس نے بڑی عقلمندی سے ان دونوں کو لڑا دیا تھا۔

آنگلو نے جب دیکھا کہ بانگلو اسے سورج موتی نہیں دیتا تو اسے شدید غصہ آیا۔ اس نے پوری قوت سے اپنا تربوز جتنا سر بانگلو کے پیٹ میں دے مارا۔

اور بانگلو چیخ مار کر پانی میں الٹ گیا۔

بانگلو کے ہاتھ میں پکڑا ہوا سورج موتی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور جیسے ہی وہ سورج موتی پانی میں گرا۔ ایک مچھلی نے تیزی سے منہ میں ڈال لیا اور پھر اسے لے کر جل شہزادی کو دے دیا اور جل شہزادی نے موتی کو اپنے تخت کے خوبصورت بچھونے کے نیچے رکھ لیا۔

ادھر بانگلو چند لمحے تو ضرب کی شدت سے بے حال رہا۔ پھر اسے بھی غصہ آ گیا۔

اس نے بھی جھپٹ کر پوری قوت سے آنگلو کو ایک زوردار مکہ رسید کیا اور دبلا پتلا آنگلو مکہ کھا کر ہوا میں چار پانچ فٹ تک اچھلا اور اس کے ہاتھ سے بھی نیلا پھول اور مہامچھلی کا انڈہ پانی میں گر گئے۔

جیسے ہی نیلا پھول اور مچھلی کا انڈہ پانی میں گرے مچھلیوں نے انہیں بھی جل شہزادی تک پہنچا دیا۔

آنگلو کو جب ہوش آیا تو اچانک اسے خیال آیا کہ اس کے ہاتھوں سے انڈہ اور نیلا پھول غائب ہیں۔

''ارے میرا نیلا پھول اور مہامچھلی کا انڈہ کہاں ہے۔'' ـــــــ آنگلو نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

''ارے میرا سورج موتی۔'' ـــــــ آنگلو کی بات سن کر بانگلو کو بھی ہوش آ گیا۔

چنانچہ اس نے بھی موتی کی تلاش شروع کر دی۔ مگر یہ چیزیں پانی میں موجود ہوتیں تو انہیں ملتیں۔ وہ چیزیں تو جل شہزادی کے قبضے میں جا چکی تھیں۔

جب انہیں چیزیں نظر نہ آئیں تو انہوں نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔

''ارے ہماری چیزیں کہاں گئیں۔ ارے ہم اب جل شہزادی سے شادی کیسے کریں گے۔''

تھوڑی دیر پہلے وہ دونوں لڑ رہے تھے اور اب دونوں گلے مل مل کر رونے پیٹنے لگے۔
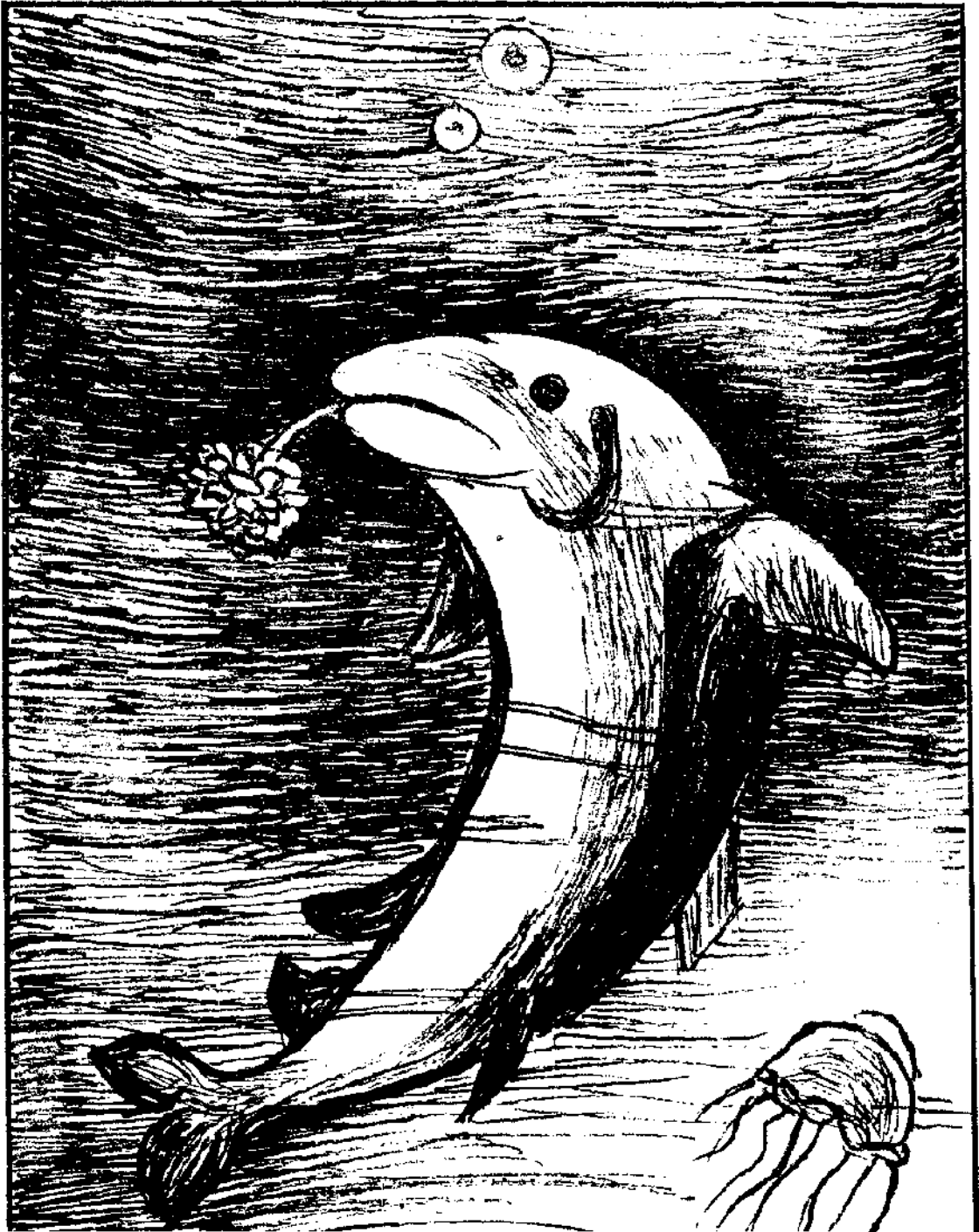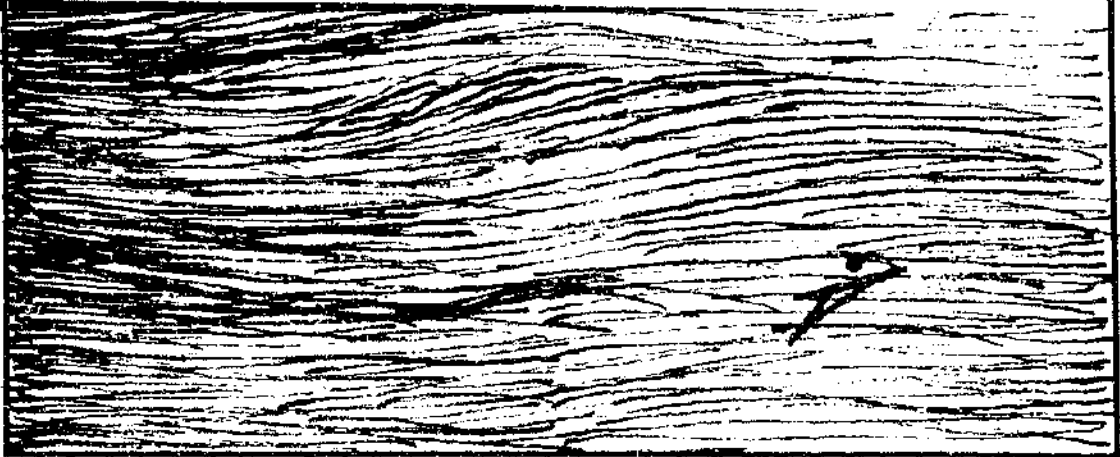
"تم نے کیا شور مچا رکھا ہے۔ تم نہیں جانتے کہ تم اس وقت جل شہزادی کے دربار میں موجود ہو۔ اگر شور مچایا تو قتل کر دیئے جاؤ گے۔"——ایک درباری مچھلی نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"پھر ہم کیا کریں ہماری چیزیں غائب ہو گئیں۔ ہماری شادی بھی نہ ہو سکے گی اور اب ہم روئیں پیٹیں بھی نہ۔"——ان دونوں نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا۔

"سنو! کیا تم پریوں سے شادی کرو گے۔" جل شہزادی نے اچانک ان دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"پریوں سے۔ ہاں ہاں۔ ضرور کریں گے۔ آہا آہا۔ پریاں تو بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ واہ واہ مزہ آ جائے گا۔"——ان دونوں نے رونا بھول کر خوشی سے اچھلنا شروع کر دیا۔

"اگر تم وہ تینوں چیزیں مجھے تحفہ دے دو تو میں تمہیں پرستان پہنچا دوں گی۔ وہاں بے شمار پریاں ہیں۔ جتنی پریوں سے مرضی آئے شادی کر لینا۔"——جل شہزادی نے انہیں لالچ دیا۔

"ہمارے پاس چیزیں تو ویسے ہی نہیں ہیں اس لئے ہمیں کیا نقصان ہے۔"۔۔۔۔۔ بانگلو نے آنگلو سے کہا۔

اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر ان دونوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم نے سورج موتی ، نیلا پھول اور مہا مچھلی کا انڈہ تمہیں تحفے میں دے دیا۔ اب ہمیں جلدی سے پرستان پہنچا دو۔"۔۔۔۔۔ آنگلو بانگلو نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔"۔۔۔۔۔ جل شہزادی نے کہا۔

اور پھر اس نے بچھونے کے نیچے سے تینوں چیزیں نکال لیں۔

"ارے ارے یہ تو دھوکا ہے۔تم نے ہماری چیزیں چرا لی ہیں۔ ہم سے شادی کرو۔"۔۔۔۔۔ ان دونوں نے چیزیں دیکھتے ہی پھر چیخنا شروع کر دیا۔

"مگر تم تو تحفہ دے چکے ہو اور پھر تم پریوں سے شادی نہیں کرو گے۔"۔۔۔۔۔ جل شہزادی نے کہا۔

"ارے ہاں ہم تو بھول ہی گئے تھے۔ پریاں واہ واہ پریاں ایک نہیں بلکہ بہت سی پریاں۔"۔۔۔۔۔ ان

دونوں کے منہ سے رال ٹپک پڑی۔ ان دونوں نے جل شہزادی کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"ہمیں جلدی پرستان بھیجئے۔"

"گھوڑا مچھلی کو پیش کرو۔" ـــــ جل شہزادی نے حکم دیا۔

اور تھوڑی دیر بعد ایک بہت لمبی چوڑی مچھلی وہاں آ گئی۔ اس کی کمر کی چوڑائی ایسی تھی جیسی کسی گھوڑے کی ہوتی ہے۔

"گھوڑا مچھلی ان دونوں کو اپنی کمر پر بٹھاؤ اور دن رات سفر کر کے ان کو سمندر کے دوسرے کنارے پر موجود پرستان کے ساحل پر چھوڑ آؤ۔" ـــــ جل شہزادی نے حکم دیا۔

اور وہ دونوں جل شہزادی کا حکم سنتے ہی اچھل کر گھوڑا مچھلی کی کمر پر بیٹھ گئے اور گھوڑا مچھلی انتہائی تیزی سے تیرتی ہوئی محل سے باہر نکل گئی۔

اور آنگلو بانگلو گھوڑا مچھلی کی پشت پر بیٹھے پریوں کے جھرمٹ کے تصور میں غرق تھے۔

اور ان کے پیچھے ان کی حماقت پر پورے محل میں

قہقہے گونج رہے تھے۔
ان دونوں نے اتنی محنت سے تینوں چیزیں حاصل کیں اور جل شہزادی سے شادی کی بجائے اسے تحفہ دے کر خود پریوں کے تصور میں بھاگ پڑے۔
شاید انہیں معلوم نہیں تھا کہ پریوں کو حاصل کرنے کے لئے خوفناک دیوؤں سے بھی انتہائی سخت مقابلہ کرنا پڑے گا۔

ختم شد

آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو پرستان میں

▲ کیا آنگلو بانگلو پرستان تک صحیح سلامت پہنچ گئے۔

▲ خوفناک دیووں سے آنگلو بانگلو کے خطرناک اور دلچسپ مقابلے۔

▲ کیا آنگلو بانگلو پریوں سے شادی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

انتہائی دلچسپ۔ قہقہہ خیز اور مزاح سے بھرپور کہانی

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو پرستان میں

بچوں کے لئے آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو

پرستان میں

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ــــــــ اشرف قریشی
ــــــــ یوسف قریشی
تزئین ــــــــ محمد بلال قریشی
طابع ــــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ــــــــ -/20 روپے
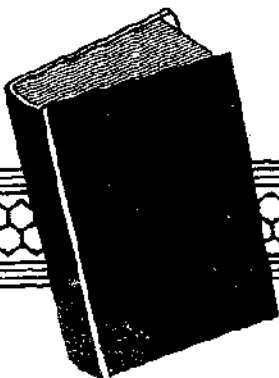
آنگلو بانگلو گھوڑا مچھلی کی پشت پر بیٹھے تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ گھوڑا مچھلی کی پشت پر آگے بانگلو بیٹھا تھا اور پیچھے آنگلو۔ بانگلو نے مچھلی کی تمام کمر روک رکھی تھی اور آنگلو بڑی مشکل سے ٹکا ہوا تھا۔ اس نے گرنے سے بچنے کے لئے بانگلو کی گردن میں بانہیں ڈال رکھی تھیں۔

"ابھی تک پرستان نہیں آیا۔ یہ سمندر نجانے کب ختم ہوگا۔ ذرا گھوڑے کو ایڑ لگاؤ یہ بہت سست گھوڑا ہے۔" آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور بانگلو نے آنگلو کے کہنے سے دونوں ایڑیاں مچھلی کو مارنی چاہیں مگر اس کی ٹانگیں پانی میں لہرا کر رہ

گئیں اور اس سے یہ نقصان ضرور ہوا کہ بانگلو کا زاویہ درست نہ رہا۔

اور پھر بانگلو نے مچھلی کی پشت پر جمے رہنے کی بے حد کوشش کی مگر مچھلی کی رفتار بے حد تیز تھی۔ اس لئے جیسے ہی بانگلو نے ٹھیک ہونے کی کوشش کی اس کا زور بائیں طرف ہو گیا اور دوسرے لمحے وہ پہلو کے بل پانی میں گرتا چلا گیا۔ آنگلو چونکہ اس کی گردن سے چمٹا ہوا تھا اس لئے وہ بھی اس کے ساتھ ہی پانی میں گر پڑا۔

''ارے ارے مار ڈالا موٹے بانگلو میں نے تمہیں گھوڑے کو ایڑ مارنے کو کہا تھا۔ یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم پانی میں ڈبکیاں کھانی شروع کر دو۔'' ـــــــ آنگلو نے چیخ چیخ کر بانگلو کو کوسنا شروع کر دیا۔

''میں نے تو گھوڑے کو ایڑ ماری تھی مگر یہ گھوڑا ہی چھوٹا تھا میری ایڑ لگی ہی نہیں البتہ مجھے ہی ایڑ لگ گئی۔'' ـــــــ بانگلو نے رو دینے والے لہجے میں جواب دیا۔ ابھی وہ ایک دوسرے کو کوسنے میں مصروف تھے کہ گھوڑا مچھلی واپس پلٹ آئی۔

"تم دونوں کو کیا ہوا چلو جلدی کرو میری کمر پر سوار ہو جاؤ ورنہ میں واپس چلی جاؤں گی۔"—— گھوڑا مچھلی نے بڑے غصیلے لہجے میں ان دونوں سے کہا اور پھر آنگلو اچھل کر آگے بیٹھ گیا۔ بانگلو بھی بڑی مشکل سے اس پر سوار ہو گیا اور گھوڑا مچھلی ایک بار پھر آگے بڑھنے لگی۔

"پرستان کتنی دیر میں آئے گا۔"—— آنگلو نے مچھلی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ اب بیٹھے بیٹھے تھک گیا تھا۔

"بس اب قریب ہے۔ چند گھنٹوں کا سفر باقی رہ گیا ہے۔"—— مچھلی نے جواب دیا۔

"وہاں کنارے پر پریاں ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں گی۔ بس ہم جاتے ہی ان سب سے شادی کر لیں گے۔"—— پیچھے بیٹھے ہوئے بانگلو نے گلفشانی کی۔

"ہاں ہاں تم فکر نہ کرو تم پرستان میں جاؤ تو سہی وہاں پریاں ہی پریاں ہوں گی۔ جتنی شادیاں مرضی آئے کر لینا۔"—— مچھلی نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور ان دونوں کا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا۔

"میں تو پریوں کی ملکہ سے شادی کروں گا۔ باقی پریاں خودبخود اس کے جہیز میں مجھے مل جائیں گی۔" آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پریوں کی ملکہ تو بوڑھی ہو گی۔ تم بے شک اس سے شادی کر لینا۔

میں پریوں کی شہزادی سے شادی کروں گا۔ وہ جوان بھی ہو گی اور خوبصورت بھی۔" ـــــ بانگلو نے جواب دیا اور آنگلو دل ہی دل میں پچھتانے لگا کہ اس نے کیوں بوڑھی کا انتخاب کیا۔ اس طرح باتیں کرتے کرتے ان کی نظریں دور کنارے پر پڑ گئیں جو تیزی سے نزدیک آتا جا رہا تھا۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ باغ ہی باغ تھے، خوبصورت جنگلات تھے۔

"وہ دیکھو پرستان آ گیا۔ مگر استقبال کے لئے آنے والی پریاں تو کہیں نظر نہیں آ رہیں۔" ـــــ بانگلو نے قدرے افسردہ لہجے میں کہا۔

"ابھی صبح کا وقت ہے پریاں سو رہی ہوں گی یا نماز پڑھنے میں مصروف ہوں گی۔ ہم انظار کر لیں گے۔" ـــــ آنگلو نے جواب دیا اور اس کی بات بانگلو

کے دل کو بھی لگی اس لئے دوسرے لمحے اس کی افسردگی
بھی دور ہو گئی۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

تقریباً آدھے گھنٹے بعد گھوڑا مچھلی پرستان کے کنارے سے لگ کر رک گئی۔ آنگلو بانگلو دونوں اچھل کر کنارے پر چڑھ گئے۔

''اچھا اب مجھے اجازت دو۔ میں نے واپس پہنچنا ہے۔''______ مچھلی نے واپسی کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم ہماری شادی میں شرکت نہیں کرو گی۔ ہم تمہیں پرستانی گھاس کھلائیں گے۔''______ بانگلو نے مچھلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں میرے ۔ کی گھاس تم کھا لینا۔''______ گھوڑا مچھلی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ

گئی۔

آنگلو بانگلو اس وقت تک اسے دیکھتے رہے جب تک وہ نظر آتی رہی پھر وہ دونوں ایک طویل سانس لے کر مڑے مگر دوسرے لمحے ان دونوں کا رنگ زرد پڑ گیا۔ ٹانگیں کانپنے لگیں کیونکہ سامنے ایک لمبا تڑنگا دیو ان کی طرف چلا آ رہا تھا۔

"ارے کہیں اس نامراد مچھلی نے ہمیں پرستان کی بجائے دیوستان تو نہیں پہنچا دیا۔" ـــــ آنگلو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے مگر خیر کوئی بات نہیں اس دیو کو قریب آنے دو اگر اس نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو ایسی مرمت کروں گا کہ باقی تمام عمر زخموں پر ہلدی چونا تھوپتا رہ جائے گا۔" ـــــ بانگلو نے اپنے موٹے تازے جسم پر نظریں دوڑاتے ہوئے فخریہ لہجے میں کہا۔

"مگر ہو سکتا ہے کہ یہاں پر ہلدی چونا نہ ملتا ہو تو پھر یہ دیو بیچارہ کیا کرے گا۔" ـــــ آنگلو نے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ بات تو واقعی سوچنے کی ہے۔ اچھا ٹھیک ہے میں اسے کچھ نہیں کہوں گا۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے اسے معاف کرتے ہوئے کہا۔

''کون ہو تم اور یہاں آنے کی تم نے کیسے جرأت کی۔''۔۔۔۔۔۔دیو نے ان کے نزدیک پہنچ کر بڑے زور سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اس کی آواز اتنی گونجدار تھی کہ ان کے دونوں کانوں کے پردے پھٹنے لگے۔

''ارے آہستہ بولو۔ ہم بہرے تو نہیں ہم آنگلو بانگلو ہیں پہلے تم بتلاؤ کہ یہ پرستان ہے یا دیوستان ہے۔'' آنگلو نے دیو کو غصیلے لہجے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''یہ پرستان ہے۔کیوں کیا بات ہے۔''۔۔۔۔۔۔دیو نے حیران ہو کر جواب دیا۔

''واہ واہ۔ پھر تو مزہ آ گیا۔ہم یہاں پریوں کی ملکہ، شہزادی اور پرستان کی باقی تمام پریوں سے شادی کرنے آئے ہیں۔ پہلے یہ بتلاؤ کہ پریاں ہمارے استقبال کے لئے کیوں نہیں آئیں کیا ابھی تک وہ صبح کی نماز سے فارغ نہیں ہوئیں۔''۔۔۔۔۔۔ان دونوں نے خوشی سے اچھلتے

ہوئے کہا۔

"کیا تم پاگل ہو۔ آخر تم ہو کون۔"۔۔۔۔۔دیو کی باتیں سن کر اور ان کی حرکتیں دیکھ کر حیران ہو تھا۔

"ایک بار بتلایا تو ہے کہ ہم آنگلو بانگلو ہیں اب اشتہار چھپوائیں۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے بڑے غصیلے لہجے ؛ جواب دیا۔

"تم جو کوئی بھی ہو بہرحال آج میرا ناشتہ اچھا گا۔ میں بھی سوچ رہا تھا بڑی مدت ہوئی آدم زاد گوشت نہیں کھایا۔"۔۔۔۔۔دیو نے بڑے اطمینان ۔ ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ناشتہ۔"۔۔۔۔۔ان دونوں نے ایک دوسرے کے ، کی طرف دیکھا۔

"ارے کمال ہے۔ ہم تو بھول ہی گئے تھے۔ ؛ نے تو ابھی تک ناشتہ ہی نہیں کیا۔"۔۔۔۔۔ان دونو نے ایک دوسرے سے کہا اور پھر آنگلو نے دیو ۔ مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے لئے ناشتہ لے کر آؤ فوراً۔ ہمیں بھوک گ

ہے۔‘‘۔۔۔۔۔۔بانگلو نے پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

’’پہلے تو میں ناشتہ کروں گا۔‘‘۔۔۔۔۔۔دیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بیٹھے ہونے کے باوجود ان سے کم از کم دس گنا بڑا تھا۔

’’کمال ہے یہاں مہمانوں کی ایسی عزت کی جاتی ہے کہ وہ بھوکے بیٹھے رہیں اور میزبان پہلے ناشتہ کر لے۔‘‘۔۔۔۔۔۔دونوں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

’’میرے مہمانو۔ آؤ تو میں تمہاری بھوک مٹاؤں۔‘‘

دیو نے اچانک اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور دوسرے لمحے اس نے ایک ہاتھ میں بانگلو اور دوسرے ہاتھ میں آنگلو کو اٹھا لیا۔

’’ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو بدتمیز۔ ارے میری پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔‘‘۔۔۔۔۔۔آنگلو نے چیخ کر ہاتھ پیر مارتے ہوئے کہا۔

’’ارے چھوڑو مجھے۔ چھوڑو مجھے گدگدی ہو رہی ہے۔ ارے۔ ہی ۔ ہی۔ ہی۔‘‘۔۔۔۔۔۔بانگلو نے بے اختیار ادھر ادھر سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کے موٹے پیٹ میں دیو کی انگلیاں گڑی ہوئی تھیں اور اسی وجہ سے اسے

گدگدی ہو رہی تھی۔

”ہی۔ ہی۔ ہی۔ ہا ہا۔ آج ناشتے کا مزہ آئے
پہلے میں اس موٹے کو کھاؤں گا۔“ ——— دیو نے باڑ
والا ہاتھ اپنے غار نما منہ کی طرف بڑھاتے ہوئے
وہ ساتھ ساتھ قہقہے بھی مار رہا تھا۔ اس سے پہلے
آنگلو بانگلو احتجاج کرتے اچانک قریب ہی ایک گرجد
آواز سنائی دی۔

”مشنگ دیو یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا اس طرح سر
کی چوکیداری ہوتی ہے میں تمہاری شکایت وزیراعظم سے
کرتا ہوں۔“

دیو کے ساتھ ساتھ آنگلو بانگلو نے بھی سر گھما
دیکھا تو قریب ہی ایک اور ہیبت ناک اور طویل
القامت دیو کھڑا تھا ۔ اس کے سر پر بڑے بڑے
خوفناک سینگ تھے۔

”آؤ۔ آؤ۔ جام دیو میں نے دو شکار پکڑے ہیں
بڑا مزیدار ناشتہ ہوگا۔ ایک تم لے لو۔“ ——— پہلے وا
دیو نے ہنستے ہوئے دوسرے کو دعوت دی۔

”ارے یہ تو آدم زاد ہیں۔ کہاں سے پکڑ لے

تم نے۔"۔۔۔۔۔۔آنے والا دیو حیرت کے مارے مشنگ دیو کے قریب جھک گیا۔

"یہ سمندر سے نکلے ہیں۔ پاگل معلوم ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم پرستان کی ملکہ اور شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں۔ ہی ہی ہا ہا۔"۔۔۔۔۔۔مشنگ دیو نے طنزیہ قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی یہ دونوں پاگل ہیں۔"۔۔۔۔۔۔جام دیو نے باقاعدہ آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے ان پاگلوں کی سزا میں نے یہ تجویز کی ہے کہ انہیں کھا لیا جائے۔"۔۔۔۔۔۔مشنگ دیو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ بالکل ٹھیک ہے۔ لاؤ اس موٹے کو مجھے دے دو۔ میں تم سے بڑا افسر ہوں۔ اس لئے اس موٹے پر میرا حق بنتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔جام دیو نے بانگلو کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''**ارے ارے** خدا سے ڈرو تمہارا کوئی دین ایمان بھی ہے۔ ہم تمہارے مہمان ہیں اور پھر پرستان کی شہزادی اور ملکہ کے ہونے والے شوہر ہیں اور تمہیں ہمیں کھانے کی پڑی ہوئی ہے۔ تمہیں ہماری عزت کرنی چاہئے۔ سسرال والے تو اپنے دامادوں کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ ارے کچھ تو غیرت کھاؤ۔''_____ آنگلو بانگلو دونوں نے فریاد بھرے لہجے میں ان کی غیرت جگاتے ہوئے کہا۔

''غیرت! وہ کہاں ہے۔ لاؤ ہم اسے بھی کھا جائیں گے۔''_____ ان دونوں دیوؤں نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں جیسے بھوک تو صرف تمہیں ہی لگی ہے تم ہی سب کچھ کھا جاؤ گے۔ ارے بے شرمو کچھ تو ہمارے لئے بھی رکھو۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے بات بدلنے کے لئے کہا۔

''اچھا اچھا غیرت تم کھا لینا۔ فی الحال ہمیں تو پیٹ بھرنے دو۔''۔۔۔۔۔۔ مشنگ دیو نے بڑے فراخدلانہ لہجے میں کہا۔

اب تو آنگلو بانگلو دونوں کے دم خشک ہو گئے کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ دیو انہیں کھائے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ دیو اتنے طاقتور تھے کہ وہ ان سے لڑ بھی نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ اور کوئی چارہ نہ دیکھتے ہوئے وہ منتوں پر اتر آئے انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

''تمہیں خدا کی قسم۔ حضرت سلیمانؑ کی قسم، تمہیں تمہاری بیوی کی قسم، تمہیں پرستان کی قسم ہمیں چھوڑ دو۔ ہمیں مت کھاؤ۔''

''ارے ارے تم نے تو قسمیں کھا کھا کر پہلے ہی پیٹ بھرنا شروع کر دیا۔ ہم تو بھوکے ہی رہ گئے۔'' جام دیو نے چیں بہ چیں ہوتے ہوئے کہا اور پھر بانگلو

کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"لاؤ اسے مجھے دو۔"

"نہیں جناب میں اس موٹے آدمی کو خود کھاؤں گا۔اس پر میرا حق ہے۔ آپ اس پتلے والے کو کھائیں۔"___مشنگ دیو نے بانگلو کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ میں اسے ہی کھاؤں گا۔ میں تمہارا آفیسر ہوں۔ اس لئے میرا حق ہے۔ میں اس پتلے والے کو کھا کر کیا کروں گا۔ اس میں ہے کیا ہڈیوں کا ڈھیر۔"___جام دیو نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

"چاہے کچھ بھی ہو۔ میں اس موٹے کو کھاؤں گا۔ میں نے یہ شکار پکڑا ہے۔اس لئے میں ہی اسے کھاؤں گا۔ اول تو میرا حق یہ تھا کہ میں ان دونوں کو کھاؤں مگر میں رضاکارانہ طور پر ایک آدمی تمہیں دے رہا ہوں تمہیں اس کے لئے میرا شکرگزار ہونا چاہئے۔"

مشنگ دیو نے جواب میں غصہ دکھلایا۔

"یہ بات ہے تم میرے سامنے ایسی جرأت کر رہے ہو جانتے نہیں کہ میرا نام جام دیو ہے۔"___جام دیو

غصے سے کانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم جام دیو ہو تو میرا نام بھی مشنگ دیو ہے۔ میں تم سے کم نہیں ہوں۔"_____مشنگ دیو کو بھی غصہ آ گیا۔ وہ بھی گھٹنے پر زور دے کر اٹھ کھڑا ہوا مگر آنگلو بانگلو ابھی تک اس کے دونوں ہاتھوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اب وہ دونوں بے بس ہو چکے تھے۔ اس لئے خاموش تھے البتہ آنگلو کے ذہن میں کھلبلی مچ رہی تھی۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اگر یہ دونوں لڑ پڑے اور مشنگ دیو نے کہیں جام دیو کو مکہ مار دیا اور وہ اس کے ہاتھ میں ہی رہا تو اس کی تو چٹنی بن جائے گی۔ چنانچہ دوسرے لمحے وہ چیخ کر بولا۔

"ارے کم بختو لڑتے کیوں ہو۔ صلح صفائی سے کھاؤ، کھانے کے معاملے میں لڑنا نہیں چاہئے۔"_____اسے اپنی چٹنی بننا تو یاد رہ گیا تھا مگر اسے یہ خیال نہیں رہا تھا کہ اگر ان میں صلح صفائی ہو گئی تو وہ انہیں فوراً کھا جائیں گے۔

"تم چپ رہو۔"_____مشنگ دیو نے اس کو اور زور

سے بھینچتے ہوئے کہا اور آنگلو کی پسلیاں کڑکڑانے لگیں۔
اس کے منہ سے درد کے مارے چیخ نکل گئی۔

''تم اس موٹے کو مجھے دیتے ہو یا نہیں۔''——جام دیو نے فیصلہ کن لہجے میں پوچھا۔

''نہیں، نہیں، نہیں۔ اب تو میں یہ پتلے والا بھی نہیں دوں گا۔''——مشنگ دیو شاید چڑ گیا تھا۔

''یہ بات ہے تو اب میں یہ دونوں کھاؤں گا۔'' جام دیو نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور پھر پوری قوت سے ایک مکہ مشنگ دیو کی کنپٹی پر جڑ دیا۔ مشنگ دیو چند قدم تک لڑکھڑاتا چلا گیا۔ مکا لگنے سے اتنے زور کی آواز پیدا ہوئی کہ آنگلو بانگلو دونوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔

جب مشنگ دیو سنبھلا تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اس نے یکدم اپنے دونوں ہاتھ کھول کر ان دونوں کو نیچے گرا دیا اور پھر اچھل کر پوری قوت سے اپنی دونوں ٹانگیں جام دیو کے سینے پر دے ماریں۔ آنگلو بانگلو جب نیچے زمین پر گرے تو وہ چند لمحے وہیں پڑے رہے کیونکہ

ان کے جسم سن ہو گئے تھے۔

"ارے بھاگ چلو۔ اگر ان میں سے ایک بھی قتل ہو گیا تو ہم کہاں پولیس تھانے میں گواہیاں دیتے پھریں گے۔"____ آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا اور بات بانگلو کی سمجھ میں بھی آ گئی۔

چنانچہ وہ دونوں تیزی سے اٹھے اور پھر سامنے پہاڑ کی طرف پوری قوت سے بھاگنے لگے۔ وہ دونوں دیو اپنی لڑائی میں مصروف تھے۔ اب وہ دونوں ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ آنگلو بانگلو انہیں مڑ مڑ کر دیکھتے بھی رہے اور بھاگتے بھی رہے۔ حتیٰ کہ وہ دونوں دیو ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

"رک جاؤ آنگلو اب میں اور زیادہ بھاگ نہیں سکتا میرا پیٹ پھٹ جائے گا۔"____ بانگلو نے بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

"پیٹ پھٹ جائے گا تو اچھا ہوگا۔ کچھ تو پتلے ہو جاؤ گے۔"____ آنگلو نے طنزیہ لہجے میں کہا مگر بانگلو اتنا تھک چکا تھا کہ وہ ایک پتھر پہ بیٹھ گیا اس میں

جواب دینے کی بھی طاقت نہیں رہی تھی۔ چنانچہ آنگلو کو
بھی بیٹھنا پڑا۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

ابھی انہیں وہاں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک انہیں پہاڑی کی دوسری طرف ہنسنے کی آواز آئی۔ آواز نسوانی تھی اور اتنی مترنم اور سریلی تھی کہ جیسے دور کہیں مندر میں گھنٹیاں بج رہی ہوں۔

آنگلو اور بانگلو یہ آواز سنتے ہی چونک پڑے۔ ظاہر ہے نسوانی آواز ان کے کانوں میں پڑے اور ان کے کان نہ کھڑے ہوں۔

''ارے کسی عورت کی آواز ہے۔ ہائے کتنی سریلی ہے یہ آواز۔'' ـــــ بانگلو نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اسے اپنی تھکاوٹ بھی بھول گئی تھی۔

''کوئی بانسری نما عورت ہو گی اس لئے تو سریلی

آواز ہے۔“ ــــــ آنگلو نے اپنی رائے ظاہر کی مگر بانگلو اس دوران آگے بڑھ چکا تھا اور پھر جیسے ہی وہ چند قدم آگے بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ پہاڑ کی ڈھلان پر ایک خوبصورت مکان موجود ہے۔ جس کے اردگرد انتہائی خوبصورت باغ ہے اور دو پریاں جن کے سفید رنگ کے خوبصورت پر تھے۔ باغ سے پھول چننے میں مصروف تھیں اور ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے باتیں بھی کرتی جاتی تھیں۔ اتنے میں آنگلو بھی بانگلو کے قریب پہنچ چکا تھا۔

”واہ واہ کتنی خوبصورت پریاں ہیں۔ واہ جل شہزادی خدا تمہارا بھلا کرے تم نے ہمیں کتنی خوبصورت بیویاں دلائی ہیں۔“ ــــــ آنگلو نے جل شہزادی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

”چلو نیچے چلیں اور ان سے شادی کر لیں۔ یہ بیچاریاں بھی کیا یاد کریں گی کہ انہیں کتنے خوبصورت اور وجیہہ شوہر ملے ہیں۔“ ــــــ بانگلو نے فخریہ نظروں سے اپنے موٹے پیٹ کو دیکھتے ہوئے آنگلو سے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے پہاڑ سے نیچے اترنے لگے۔ دونوں

پریاں اپنے کام میں مصروف تھیں۔ انہوں نے نہ ہی اب تک انہیں دیکھا تھا اور نہ ہی ان کی آواز سنی تھی۔

نیچے اترتے وقت آگے آگے آنگلو اور اس کے پیچھے پیچھے بانگلو تھا۔ بانگلو بے حد موٹا تھا۔ اس لئے اسے اپنے آپ کو سنبھالنے میں بے حد مشکل پیش آ رہی تھی مگر وہ بھی کسی نہ کسی طرح لڑھکتا چلا جا رہا تھا۔

پھر اچانک بانگلو کا پیر ایک پتھر سے ٹکرا کر اچٹ گیا۔ اس نے سنبھلنے کی بے حد کوشش کی مگر اس کے بھاری بھر کم جسم کا زاویہ ایک بار بگڑ گیا تو اب بھلا کیسے سنبھلتا تھا۔

چنانچہ دوسرے لمحے وہ سر کے بل زمین پر گرا اور کسی وزنی چٹان کی طرح نیچے لڑھکنے لگا۔ اس سے آگے آنگلو منہ پھاڑے پریوں کو دیکھتا اترا چلا جا رہا تھا وہ اس کام میں اتنا مست تھا کہ اسے بانگلو کے گرنے کا دھماکہ بھی سنائی نہ دیا۔

اور پھر لڑھکتا ہوا بانگلو پوری قوت سے آنگلو کے پیروں سے ٹکرایا اور آنگلو کا بھی وہی حشر ہوا۔ وہ بھی پشت کے بل زمین پر گرا اور تیزی سے نیچے لڑھکتا چلا

گیا۔

ان دونوں کی رفتار اتنی تیز تھی کہ جیسے دو گین
لڑھکتی چلی جا رہی ہوں اب ان کے منہ سے بے ا
چیخیں نکلنے لگیں۔ ان کی چیخیں سن کر دونوں پریاں
ان کی طرف متوجہ ہو گئیں اور انہوں نے بڑی حیر
سے ان دونوں کو لڑھکتے دیکھا۔

''ارے یہ کون ہیں یہ تو کوئی نئی قسم کے ج
ہیں۔'' ــــــ دونوں پریوں نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔

اس وقت آنگلو بانگلو لڑھکتے ہوئے ان کے مز
کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس لئے ان دونوں
پریوں کی بات سن لی تھی۔ چنانچہ بانگلو نے چیخ کر ک
''کم بختو ہمیں روکو ہم جانور نہیں تمہارے ہو
والے شوہر ہیں۔'' ــــــ بانگلو کی بات بھی ان دونو
پریوں نے سن لی۔

''شوہر۔'' ــــــ ان دونوں نے حیرت سے ا
دوسرے کو دیکھا اور پھر بے اختیار قہقہہ مار کر ہ
پڑیں۔

اس وقت تک وہ دونوں لڑھکتے ہوئے کافی دور جا چکے تھے۔ پھر بانگلو ایک بڑے پتھر سے ٹکرا کر رک گیا اور اس کے ساتھ ہی آنگلو بھی اس سے ٹکرا کر رک گیا۔

ان دونوں کے کپڑے پھٹ چکے تھے اور جسم پر بے شمار خراشیں آ چکی تھیں۔ چند لمحے تو وہ دونوں وہیں پڑے رہے پھر بڑی مشکل سے کراہتے ہوئے اٹھے۔ بانگلو نے اپنی کمر پکڑی ہوئی تھی اور آنگلو اپنے تربوز نما سر کو تھامے ہوئے تھا۔ آنگلو کا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔ شاید اس کے سر کو زیادہ چوٹیں آئی تھیں اور بانگلو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پیٹ میں زخم ہی زخم ہوں۔ تکلیف اتنی زیادہ تھی کہ وہ سانس بھی نہیں لے سکتا تھا۔

ابھی وہ دونوں اپنی اپنی تکلیف میں غرق تھے کہ وہ دونوں پریاں اڑتی ہوئی ان کے قریب آ کر اتریں۔ وہ دونوں بڑے غور سے ان عجیب والخلقت انسانوں کو دیکھ رہی تھیں۔ شاید انہوں نے کبھی آدم زاد کو نہیں دیکھا تھا اس لئے وہ ضرورت سے زیادہ حیران ہو رہی تھیں۔

''ارے یہ تو یہ ہمارے جیسے مگر ہیں عجیب وغریب اور پھر ان کے پر بھی نہیں ہیں۔''____ایک پری نے دوسری سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شاید یہ دونوں آدم زاد ہوں گے۔ اسی لئے ان بے وقوف ہیں۔ میں نے بچپن میں آدم زادوں کی کہانیاں سنی ہوئی ہیں۔''____دوسری پری نے جواب دیا۔

''ہمارا درد کے مارے برا حال ہو رہا ہے اور تم دونوں باتوں میں مصروف ہو۔ خدا سے ڈرو اپنے شوہروں کی خدمت کرو۔''____بانگلو نے پریوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کچھ دودھ جلیبیوں کا انتظام کرو۔''____آنگلو بھی کب پیچھے رہنے والا تھا۔

''تمہارا دماغ خراب ہے ۔ تم ہمارے شوہر کیوں ہونے لگے ہمارے شوہر تو مشنگ دیو اور جام دیو ہیں۔ اگر انہوں نے تمہاری باتیں سن لیں تو تمہارا قیمہ بنا دیں گے۔''____ایک پری نے بڑے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"ہا ہا ہا۔ مشنگ اور جام دیو ہمارا قیمہ کیا بنائیں گے۔ ہم نے ان دونوں کی چٹنی بنا دی ہے ۔ وہ دونوں سمندر کے کنارے پڑے اپنے اپنے زخم چاٹ رہے ہوں گے۔" ــــــ آنگلو بانگلو دونوں نے مشنگ اور جام دیو کا نام سنتے ہی قہقہہ لگا کر کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" ــــــ دونوں پریاں ان کی بات سن کر گھبرا گئیں۔

"ہاں ہاں ہم سچ بول رہے ہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو جا کر دیکھ لو۔" ــــــ دونوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور دونوں پریاں یہ بات سنتے ہی فضا میں بلند ہوگئیں اور پھر اڑتے اڑتے پہاڑی کی دوسری طرف چلی گئیں۔

"میرا خیال ہے فی الحال ان کے مکان میں جا کر آرام کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہے۔ وہ دونوں دیو آپس میں لڑ لڑ کر مر چکے ہوں گے۔ اس لئے یہ پریاں بہادری سے مرعوب ہو کر ہماری خدمت کریں گی۔" ــــــ آنگلو نے تجویز پیش کی اور بانگلو نے تائید میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں بڑی احتیاط سے دوبارہ اوپر چڑھنے لگے۔ جلد

ہی وہ مکان تک پہنچ گئے۔ مکان کے اندر ایک کمرے میں بہت بڑی بڑی اور خوبصورت مسہریاں بچھی ہوئی تھیں۔ آنگلو بانگلو کچھ تو تھکے ہوئے تھے اور کچھ زخمی بھی تھے اس لئے وہ جیسے ہی مسہریوں پر لیٹے انہیں نیند آ گئی اور چند لمحوں بعد کمرہ بانگلو کے خوفناک خراٹوں سے گونجنے لگا۔

ادھر پریاں اڑتی ہوئی جب سمندر کے کنارے پر پہنچیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہاں پر مشنگ اور جام دیو دونوں مرے پڑے ہیں۔ ان کے جسم زخموں سے چور چور تھے اور اردگرد کی زمین خون سے ڈوبی ہوئی تھی۔ پریوں نے جب انہیں مرے ہوئے دیکھا تو وہ رونے پیٹنے لگیں۔

''یہ آدم زاد تو بے حد خطرناک ہیں۔ دیکھنے میں تو یہ بے ضرر معلوم ہوتے ہیں مگر انہوں نے ہمارے شوہروں کو مار مار کر ختم کر دیا ہے ہمیں فوراً اس کی اطلاع بادشاہ سلامت کو پہنچانی چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسی طرح پرستان کے تمام دیوؤں کو مار ڈالیں۔'' ایک پری نے دوسری سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسری

نے بھی اس کی تائید کی اور پھر دونوں تیزی سے اڑتی ہوئی شاہی محل میں پہنچ گئیں۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

انھوں نے وہاں پہنچ کر رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ بادشاہ کو جب اطلاع ملی تو اس نے انہیں بلایا۔ ان دونوں نے رو رو کر اپنے شوہروں اور آنگلو بانگلو کے متعلق تمام حال بتلا دیا۔ بادشاہ ان کی بات سن کر بے حد حیران ہوا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایسے کون سے آدم زاد اس کے ملک میں پہنچ گئے ہیں جو اتنے طاقتور ہیں کہ انہوں نے اس کے سرحدی محافظوں کو اس طرح آسانی سے مار ڈالا ہے۔

اس نے فوراً سپہ سالار کو طلب کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ فوج کا ایک دستہ لے کر جائے اور ان دونوں آدم زادوں کو گرفتار کر کے فوراً اس کے حضور پیش

کرے۔

سپہ سالار نے فوجی دیوؤں کا ایک دستہ اپنے ہمراہ لیا اور پھر دونوں پریوں سمیت وہ اس پہاڑی کی طرف چل کھڑا ہوا۔ جب وہ وہاں پہنچے جس جگہ وہ پریاں ان دونوں کو چھوڑ کر گئی تھیں وہاں وہ موجود نہیں تھے۔

''کہاں ہیں وہ آدم زاد۔''۔۔۔۔۔۔۔سپہ سالار نے پریوں سے پوچھا۔

''ہم تو انہیں یہیں چھوڑ کر گئی تھیں معلوم نہیں وہ کہاں چلے گئے۔ شاید ہمارے مکان میں نہ گھس گئے ہوں۔''۔۔۔۔۔۔۔پریوں نے جواب دیا۔

''چلو مکان میں بھی دیکھ لیتے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔۔سپہ سالار نے کہا اور پھر وہ سپاہیوں سمیت مکان میں داخل ہو گئے۔ ابھی وہ کمرے سے باہر ہی تھے کہ انہیں کمرے سے نکلنے والی خوفناک آوازیں سنائی دیں وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔

آوازیں اتنی خوفناک تھیں اور ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے بادل گرج رہے ہوں۔

''یہ آدم زاد تو معلوم نہیں ہوتے۔ یہ تو کوئی خوفناک

بلائیں ہیں۔ دیکھو ان کی آواز کتنی خوفناک ہے۔'' سپہ سالار نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ سپاہیوں کا دستہ بھی سہم کھڑا تھا۔ انہوں نے بھی یہ سن لیا تھا کہ ان آدم زادوں نے دو دیوؤں کا کچومر نکال دیا ہے اور اب خوفناک آوازیں سن کر وہ اور بھی زیادہ سہم گئے تھے۔ یہ آوازیں دراصل بانگلو کے خراٹوں کی تھیں جنہوں نے ان بہادر دیوؤں کو خوفزدہ کر رکھا تھا۔

پھر سپہ سالار نے ہمت کی اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ تلوار اس نے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ کمرے کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا۔ آوازیں اب پہلے سے بھی زیادہ خوفناک ہو گئی تھیں۔ ایک بار تو اس کا جی چاہا کہ واپس بھاگ جائے مگر پھر اس نے واپس بھاگنا اپنی بے عزتی سمجھی کیونکہ سپاہی کھڑے تھے وہ ان کے سامنے کیسے بزدلی دکھاتا۔ آخر ہمت کر کے اس نے دروازے کے اندر جھانکا۔ اس نے دیکھا کہ کمرے میں دو مسہریاں پڑی تھیں اور ان مسہریوں پر دو عجیب و غریب قسم کے آدم زاد پڑے سو رہے تھے۔ ان میں سے ایک انتہائی لمبا اور دبلا پتلا تھا مگر اس کا

سر ضرورت سے زیادہ بڑا تھا اور دوسرے کا قد چھوٹا تھ
مگر اس کا جسم بے حد موٹا تھا اور سر تو بالکل چھوٹا
تھا۔ یہ خوفناک آوازیں اس چھوٹے سر والے کے منہ
سے نکل رہی تھیں اور اس کا سینہ اس طرح اوپر نیچے
ہو رہا تھا جیسے کسی لوہار کی دھونکنی چل رہی ہو۔ ان آدم
زادوں کو سوئے ہوئے دیکھ کر اس کی کچھ ہمت بندھی
اور اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے سپاہیوں کو اپنے
پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور خود کمرے کے اندر داخل ہو
گیا وہ سب مسہریوں کے گرد کھڑے ہو گئے اور انہوں
نے اپنی خوفناک تلواریں بلند کر لیں۔ تاکہ اگر یہ آدم
زاد انہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ ان کا مقابلہ کر
سکیں۔

پھر سپہ سالار نے بانگلو کا کندھا زور سے ہلایا۔
کندھا ہلتے ہی بانگلو کے خراٹے بند ہو گئے مگر جاگنے
کی بجائے اس نے فوراً کروٹ بدل لی اور اس کے
منہ سے نکلا۔

"کیوں تنگ کر رہے ہو۔ جانتے نہیں میرا نام بانگلو
ہے ابھی کچا چبا جاؤں گا۔"

سپہ سالار اس کی بات سن کر اور زیادہ سہم گیا۔ چند لمحے وہ خاموش کھڑا رہا مگر پھر اس نے ہمت کر کے اسے دوبارہ جھنجھوڑا تھا۔ ظاہر ہے ایک دیو جب کسی آدمی کو جھنجھوڑے تو اس کا تو حشر ہو جانا چاہیے تھا۔ اس لئے بانگلو کی بھی آنکھ کھل گئی۔ اس نے جیسے ہی آنکھ کھولی تو خوفناک دیوؤں کو تلواریں اٹھائے کھڑے دیکھا۔ اس کے منہ سے خوف کے مارے زوردار چیخ نکل گئی۔

یہ چیخ اتنی زور دار اور اچانک تھی کہ سپہ سالار سمیت تمام دیو بے اختیار لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گئے اور بانگلو کی چیخ سن کر آنگلو کی بھی آنکھ کھل گئی۔ اس نے بھی جب دیوؤں کو دیکھا تو اس کے منہ سے بھی بے اختیار چیخ نکلی۔ اس کی چیخ بانگلو سے بھی زیادہ خوفناک تھی۔ یہ اس کی چیخ کا اثر تھا کہ اب سپہ سالار اور دیو ہمت ہار بیٹھے اور وہ سب خوفزدہ ہو کر تیزی سے کمرے سے باہر بھاگ گئے۔

ادھر آنگلو اور بانگلو دونوں خوف کے مارے کانپ رہے تھے۔ پھر آنگلو تیزی سے اٹھا اور خوف سے کانپتا ہوا مسہری کے نیچے گھس گیا۔ بانگلو نے جب اسے ایسا

کرتے دیکھا تو اس نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ بھی مسہری کے نیچے گھس گیا۔ مسہریوں پر بچھی ہوئی چادریں زمین تک لٹکی ہوئی تھیں۔اس لئے جب تک چادریں نہ اٹھائی جاتیں وہ نظر نہیں آسکتے تھے۔ مسہریوں کے نیچے گھسے ہونے کے باوجود ان دونوں کا خوف کے مارے برا حال تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ ابھی دیو اندر آکر انہیں پکڑ لیں گے اور پھر یقیناً انہیں کھا جائیں گے۔ سپہ سالار اور اس کے ساتھی پہلے تو خوفناک چیخیں سن کر باہر بھاگ گئے تھے مگر باہر آکر وہ رک گئے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر وہ خالی ہاتھ بادشاہ کے پاس گئے تو بادشاہ انہیں یقیناً مروا ڈالے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک بار پھر ہمت کی اور ڈرتے ڈرتے دوبارہ کمرے میں داخل ہوئے مگر اندر داخل ہوتے ہی انہیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ مسہریاں خالی پڑی تھیں اور وہ دونوں آدم زاد غائب تھے۔

''ارے یہ کہاں غائب ہو گئے۔ آخر یہ ہیں کیا بلا۔ اب کیا کریں اگر ہم خالی ہاتھ گئے تو بادشاہ ہمیں کچا کھا جائے گا''۔۔۔۔۔۔سپہ سالار نے اپنے سپاہیوں سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''اپنے بادشاہ سے کہو کہ گوشت پکا کر کھایا کرے۔ کچا گوشت کھانے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔'' آنگلو سے نہ رہا گیا وہ بول پڑا۔

اس کی آواز جیسے ہی کمرے میں گونجی وہ سب چکرا کر رہ گئے کہ آدم زاد نظر تو نہیں آرہے مگر بول رہے ہیں۔

''تم کہاں غائب ہو گئے ہو اگر تم ہماری آواز سن رہے ہو تو خدا کے لئے سامنے آجاؤ اور ہمارے ساتھ بادشاہ سلامت کے پاس چلو اگر ہمیں خالی ہاتھ جانا پڑا تو بادشاہ ہمیں مروا ڈالے گا۔''——سپہ سالار نے ہمت کر کے درخواست کرتے ہوئے کہا۔

جب آنگلو بانگلو نے سنا کہ یہ دیو انہیں مارنے نہیں بلکہ بادشاہ کے پاس لے جانے کے لئے آئے ہیں تو انہیں فوراً خیال آیا کہ شاید بادشاہ نے انہیں ہمارے استقبال کے لئے بھیجا ہو۔ کیونکہ آخر ہم اس کے داماد بننے والے ہیں۔ یہ سوچ کر ان دونوں کا خوف دور ہو گیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے مسہریوں کے نیچے سے نکل آئے اور اکڑ کر سپہ سالار سے کہنے لگے۔

''چلو چلو، ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتلایا تھا کہ تم ہمارے استقبال کے لئے آئے ہو۔''

''استقبال۔''_____ سپہ سالار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آئی ہو کہ یہ انہوں نے کیا کہا ہے۔

''ہاں ہاں۔ آخر ہم بادشاہ کے ہونے والے داماد ہیں وہ ہمارا استقبال نہیں کرے گا تو اور کون کرے گا۔''_____ آنگلو نے تقریباً اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور سپہ سالار کندھے اچکا کر رہ گیا۔ اس نے سوچا کہ فی الحال وہ انہیں بادشاہ تک تو لے جائے تاکہ اس کی ذمہ داری تو پوری ہو جائے۔ بعد میں بادشاہ جانے اور یہ جانیں۔ چنانچہ یہ سوچ کر اس نے جواب دیا۔

''ہاں ہمیں بادشاہ نے تمہارے استقبال کے لئے بھیجا ہے۔ ہمارے ساتھ چلو۔''

''چلو چلو۔''_____ آنگلو اور بانگلو دونوں خوش ہو کر بولے اور پھر دیوؤں کے ساتھ وہ بڑے اکڑ اکڑ کر چلتے ہوئے پہاڑی سے نیچے اترنے لگے۔

سپہ سالار کو بھیجنے کے باوجود بادشاہ کو چین نہ آیا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے **ملک** پر کوئی بڑی آفت آنے والی ہے جن آدم زادوں نے اتنی آسانی سے دو سرحدی دیوؤں کا خاتمہ کر دیا وہ نجانے کتنے طاقتور اور بہادر ہوں گے۔ وہ اپنے شاہی کمرے میں بے چینی سے ٹہلتا رہا۔ پھر اس نے تالی بجائی اور ایک پری فوراً اندر داخل ہو کر آداب بجا لائی۔

''فوراً دربار عام منعقد کرنے کا اعلان کرو۔ہم آدم زادوں سے دربار عام میں ملنا چاہتے ہیں۔''ــــــــ بادشاہ نے کنیز پری کو حکم دیتے ہوئے کہا اور کنیز پری آداب بجا لاتی ہوئی باہر نکل گئی۔ اس نے فوراً ملکہ

شہزادی وزیراعظم اور سب کو دربارعام کی اطلاع دے دی۔

اور پھر بادشاہ کے حکم پر سب دیو اور پریاں شاہی محل کے باہر کھلے میدان میں اکٹھے ہونے لگ گئے۔ ایک طرف دو خوبصورت کرسیاں رکھ دی گئیں اور درمیان میں بادشاہ کا تخت بچھا دیا گیا۔ تمام امراء اور وزراء وہاں اکٹھے ہو گئے۔ پھر ملکہ اور شہزادی بھی ان کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئیں۔ بادشاہ نے بھی تخت سنبھال لیا۔ ابھی تک سپہ سالار ان آدم زادوں کو لے کر واپس نہیں لوٹا تھا۔

بادشاہ نے ان آدم زادوں کے متعلق تمام دربار کو بتلا دیا اور بادشاہ کی بات سن کر درباری بھی تصور ہی تصور میں ان آدم زادوں سے مرعوب ہو گئے وہ سب بڑے اشتیاق سے ان آدم زادوں کا انتظار کرنے لگے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا بادشاہ کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں ان خطرناک آدم زادوں نے سپہ سالار اور اس کے دستے کا بھی وہی حشر نہ کیا ہو جو مشنگ اور جام دیو کا ہوا

ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ کسی کو ان کا پتہ کرنے کے لئے بھیجتا۔ اچانک دور سے انہیں سپہ سالار اور دیوؤں کا دستہ واپس آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ سب بڑے اشتیاق سے انہیں دیکھنے لگے۔ جب وہ قریب آئے تو ان سب نے دیکھا کہ دستے کے آگے آگے دو عجیب و غریب قسم کے آدم زاد بڑے اکڑ اکڑ کر چلتے ہوئے آرہے ہیں۔

ان کے حلیے دیکھ کر سارے دربار کی بے اختیار ہنسی نکل گئی۔ بادشاہ بھی ہنس پڑا اور قریب بیٹھی شہزادی تو ان کی شکلیں دیکھ کر اتنی ہنسی کہ اس کے پیٹ میں بل پڑنے لگے۔ آخر جب بادشاہ سلامت نے اسے گھورا تو اسے زبردستی اپنی ہنسی بند کرنی پڑی۔ ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔

اتنے میں آنگلو بانگلو دونوں دربار میں پہنچ گئے۔ انہوں نے جب اتنے بے شمار دیوؤں کا مجمع دیکھا تو ان کا رنگ زرد پڑ گیا اور ٹانگیں خوف کے مارے کانپنے لگیں۔

انہوں نے جھک کر بادشاہ کو سلام کیا اور پھر ان کی نظریں بادشاہ کے قریب بیٹھی انتہائی خوبصورت پری پر پڑیں۔

یہ شہزادی تھی۔ شہزادی اتنی خوبصورت تھی کہ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ شہزادی نے سر پر ایک خوبصورت تاج پہنا ہوا تھا اور اس کے پر اس کے بالوں کی طرح سنہری تھے۔

''واہ واہ بانگلو مزہ آ گیا۔ کتنی خوبصورت بیوی ہے ہماری۔'' ــــــ آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں ہاں واقعی یہ تو اتنی خوبصورت ہے کہ اس کے سامنے جل شہزادی اور ملک سام کی شہزادی چڑیلیں معلوم ہوتی ہیں۔'' ــــــ بانگلو نے جواب دیا۔

''تم دونوں کون ہو اور تم نے ہمارے ملک میں داخل ہونے کی کیسے جرأت کی اور تم نے ایک ناقابل معافی جرم کیا ہے کہ ہمارے دو سرحدی دیوؤں کو مار ڈالا ہے۔ تمہارے اس جرم کی تمہیں بھیانک سزا ملے گی۔'' بادشاہ نے انہیں بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

بادشاہ نے جب تک انہیں دیکھا نہیں تھا وہ دل ہی

دل میں ان سے مرعوب تھا مگر جب سے اس نے انہیں دیکھا تھا۔ اس کا خوف دور ہو گیا تھا۔ بھلا یہ حقیر سے آدم زاد اس کا کیا بگاڑ سکتے تھے۔

''بادشاہ سلامت ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم یہاں کی شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں۔ جہاں تک دیوؤں کو مارنے کا تعلق ہے۔ دیوؤں کو ہم نے نہیں مارا۔ ہم تو بھاگ آئے تھے ۔ وہ دونوں تو آپس میں لڑ لڑ کر مرے ہیں۔ ہم تو بے قصور ہیں۔'' بانگلو نے ہاتھ باندھتے ہوئے اپنی صفائی پیش کی۔

بادشاہ، شہزادی اور تمام دربار نے جب یہ سنا کہ وہ دونوں شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں تو ان سب کو ان کی جرأت پر بے حد غصہ آیا۔

''یہ تم کیا بک رہے ہو۔ تمہیں ایسی بات کہنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ بھلا پرستان کی شہزادی تم جیسے حقیر آدم زادوں سے شادی کرے گی۔ شہزادی کی شادی تو اس دیو سے ہو گی جو پورے پرستان میں سب سے زیادہ بہادر اور طاقتور ہو گا۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے گرجدار آواز میں کہا۔

''ہم سے زیادہ طاقتور کون ہو سکتا ہے بادشہ سلامت۔ ہم نے سورج موتی حاصل کرنے کے لۓ سانپ کے دادا جی سے مقابلہ کیا اور ٹڈے بادشاہ او اس کی فوج کو مار ڈالا۔ مکڑی شہزادی، خوفناک پنجر کو خ کیا اور سمندر میں ہم نے سفید سانپ سے لڑائی کی نیلا پھول حاصل کیا۔ مہا مچھلی کا انڈا نجومی گھونگھے کے پیٹ سے نکالا۔ کیا یہ بہادری نہیں۔''_____آنگلو نے پچھلی لڑائیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

''تم اتنے بہادر معلوم تو نہیں ہوتے۔''_____بادشا نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''واہ بادشاہ سلامت۔ اگر ہم بہادر نہ ہوتے تو اب تک کب کے مرچکے ہوتے۔ ہم بے حد بہادر ہیں اس لئے شہزادی سے شادی کرنے کا ہمیں حق ہے ہم آپ کے ہونے والے داماد ہیں آپ ہماری عزت کریں۔'' بانگلو نے کہا۔

''مگر میں کیسے تسلیم کر لوں کہ تم بہادر ہو۔ کیا تم جبرنگ دیو سے لڑ سکتے ہو۔ سرخ قلعے میں داخل ہو کر واپس آسکتے ہو۔''_____بادشاہ نے کہا۔

''ہاں بادشاہ سلامت۔ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ مگر ایک شرط ہے ۔ اگر ہم کامیاب ہو جائیں تو آپ کو شہزادی کی شادی ہم سے کرنی پڑے گی۔''——آنگلو بانگلو دونوں نے بیک آواز کہا۔

''نہیں ابا حضور۔ میں ان پاگلوں سے ہرگز شادی نہیں کروں گی۔''——شہزادی جو اب تک خاموش بیٹھی یہ سب کچھ سن رہی تھی نے بڑے غصے بھرے لہجے میں بادشاہ سے مخاطب ہو کر بولی۔

''تم چپ رہو۔ میں نے ان کے سامنے ایسی شرطیں رکھی ہیں جنہیں کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ تم جانتی ہو کہ جبرنگ دیو کتنا بہادر اور طاقتور ہے یہ اس سے کیسے جیت سکتے ہیں وہ انہیں ایک لمحے میں اٹھا کر کھا جائے گا اور اگر بفرضِ محال انہوں نے جبرنگ کو شکست دے بھی تو یہ قطعی ناممکن ہے کہ سرخ قلعہ میں جا کر یہ واپس آسکیں۔ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر یہ کس طرح کامیاب ہوں گے۔ اس لئے تم خاموش رہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔''——بادشاہ

نے شہزادی کو سمجھاتے ہوئے کہا اور بادشاہ کی بات سن کر شہزادی کو اطمینان ہو گیا۔ چنانچہ ان نے بھی حامی بھر لی۔

''ٹھیک ہے ہمیں تمہاری یہ شرط منظور ہے۔ اگر تم جبرنگ دیو کو شکست دے دو اور سرخ قلعے میں جا کر واپس آ جاؤ تو تمہاری شادی شہزادی سے کر دی جائے گی۔''۔۔۔۔۔ بادشاہ نے اعلان کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے۔''۔۔۔۔۔ آنگلو بانگلو نے خوش ہو کر جواب دیا اور پھر وہ یوں میٹھی میٹھی نظروں سے شہزادی کو دیکھنے لگے جیسے وہ مقابلہ جیت گئے ہوں اور ابھی ان کی شہزادی سے شادی ہونے والی ہو۔

اور پھر بادشاہ نے دوسرے دن آنگلو بانگلو اور جبرنگ دیو کے مقابلے کا اعلان کر دیا۔ دربار میں موجود تمام پریاں اور دیو بڑی ہمدردانہ نظروں سے آنگلو بانگلو کو دیکھنے لگے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جبرنگ دیو سے یہ کسی قیمت پر بھی نہیں جیت سکتے۔

''کل تک یہ دونوں شاہی مہمان رہیں گے۔ انہیں

شاہی محل میں لے جایا جائے۔"۔۔۔۔۔بادشاہ نے حکم دیا اور پھر آنگلو بانگلو کو ملازم دیو شاہی محل میں لے گئے۔ اور دربار برخواست ہو گیا۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

دوسرے دن پرستان کے ایک بہت بڑے میدان کے گرد پرستان کے تمام دیو اور پریاں اکٹھی ہونی شروع ہو گئیں۔ جبرنگ دیو کے ساتھ مقابلے کی اطلاع پرستان کے کونے کونے میں پہنچ چکی تھی اور سب آنگلو بانگلو کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے تھے۔ ویسے ان سب کو یقین کامل تھا کہ آنگلو بانگلو دونوں جبرنگ دیو کا ایک وار بھی نہیں سہہ سکیں گے۔

ادھر جب جبرنگ دیو کو بادشاہ کے حکم کی اطلاع ملی تو وہ بے حد خوش ہوا کیونکہ کافی عرصہ ہوا تھا اس کا کسی سے مقابلہ نہیں ہو سکا تھا اور پھر اسے خوشی اس بات کی تھی کہ چلو اس بہانے آدم زادوں کو کھانے کا

بھی مل جائے گا۔ اس نے بوڑھے اور بزرگ دیوؤں سے سن رکھا تھا کہ آدم زادوں کا گوشت بے حد لذیذ ہوتا ہے۔ جب میدان میں تمام دیو ، پریاں جمع ہو گئیں تو بادشاہ ملکہ اور شہزادی کی آمد کا بگل بجا اور پھر بادشاہ ملکہ اور شہزادی سنہری رنگ کی رتھ میں وہاں پہنچ گئے۔

بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی جبرنگ دیو بھی وہاں پہنچ گیا۔ جیسے ہی وہ میدان میں اترا تمام دیو اور پریوں نے تالیاں بجا بجا کر اس کا استقبال کیا۔

جبرنگ دیو بے حد طویل القامت ، حد سے زیادہ طاقتور جسم کا مالک تھا۔ اس کے بڑے بڑے دو سینگ نیلے رنگ کے تھے اور اس کی شکل اتنی خوفناک تھی کہ آدمی تو آدمی دیو تک دیکھ کر ڈر جاتے تھے۔ وہ پھنکارتا ہوا میدان میں اترا اور پھر گرج کر کہنے لگا۔

''کہاں ہیں وہ آدم زاد۔ جلدی انہیں لے کر آؤ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔''

پھر بادشاہ کے اشارے پر شاہی محل سے آنگلو بانگلو کو وہاں طلب کیا گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ دونوں

میدان میں پہنچ گئے۔ میدان میں تو وہ بڑے فخریہ انداز میں اکڑتے ہوئے پہنچے تھے مگر جیسے ہی انہوں نے میدان کے دوسرے کنارے پر کھڑے ہوئے جبرنگ دیو کو دیکھا تو ان کے ہوش گم ہو گئے۔ اتنا خوفناک دیو انہوں نے کبھی تصور میں بھی نہیں دیکھا تھا۔

انہوں نے قریب موجود ایک دیو سے بڑے رازدارانہ لہجے میں پوچھا۔

"یہ پہاڑ کون ہے جو سامنے سرخ رنگ کا زیرجامہ پہنے کھڑا ہے۔"

"یہی تو جبرنگ دیو ہے جس سے تمہارا مقابلہ ہونا ہے۔"——دیو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ان دونوں نے خوفزدہ نظروں سے جبرنگ دیو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے یہ جبرنگ دیو ہے ہم نے تو سمجھا تھا کہ کوئی مچھر مارکہ دیو ہوگا یہ تو پورا پہاڑ ہے۔"

آنگلو بانگلو کی خوف کے مارے سٹی گم ہو گئی۔

"ارے یہ ہیں وہ آدم زاد۔آؤ آگے آؤ کم بختو۔ مجھے بھوک لگی ہے۔ میں زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتا۔"

جبرنگ دیو نے دھاڑتے ہوئے کہا۔
اس کی آواز اتنی گرجدار تھی کہ آنگلو بانگلو دونوں بے ہوش ہوتے ہوتے بچے مگر پھر ان کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی شہزادی پر پڑیں جو بڑے اشتیاق سے انہیں دیکھ رہی تھی اسے دیکھ کر آنگلو بانگلو کو حوصلہ ہو گیا۔ دراصل وہ شہزادی پر کسی قسم کی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے چاروناچار انہیں مقابلے کے لئے تیار ہونا پڑا۔
''چلو بانگلو آگے بڑھو تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو اس لئے پہلے تم جبرنگ دیو سے لڑو۔'' ——— آنگلو نے بانگلو کو آگے دھکیلتے ہوئے کہا۔
''واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے بادشاہ سے وعدہ کیا تھا لڑنے کا۔ میں نے تو نہیں کیا تھا۔'' ——— بانگلو نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔
ابھی ان دونوں میں بحث ہو رہی تھی کہ بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ ان دونوں آدم زادوں کو میدان کے درمیان میں لے آئیں۔ چنانچہ سپاہیوں نے انہیں بازوؤں سے پکڑا اور کھینچ کر دونوں کو میدان کے
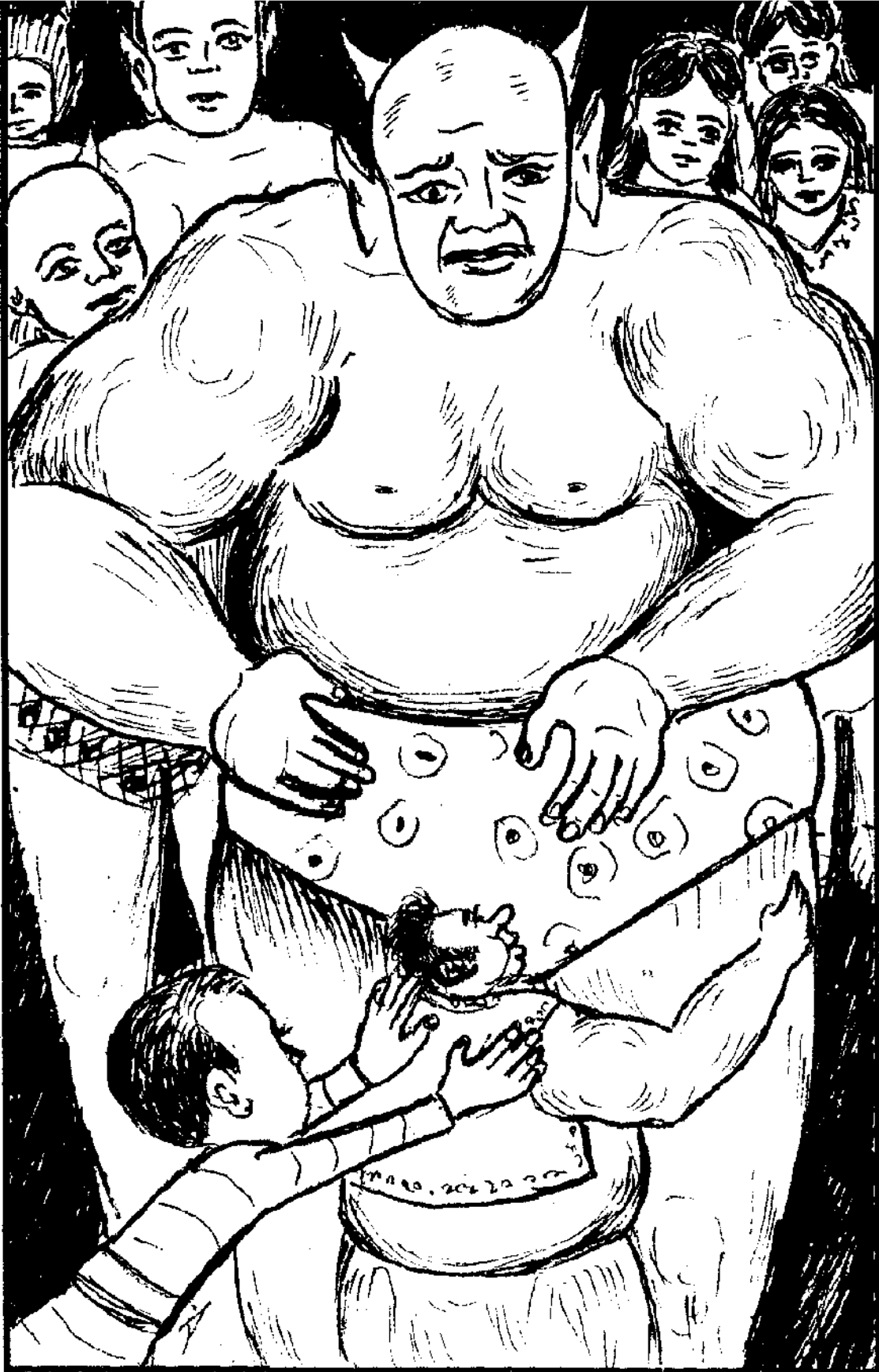
درمیان میں لا کھڑا کیا۔

جبرنگ دیو قدم بڑھاتا ہوا ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا وہ دونوں جبرنگ دیو کے گھٹنے تک بمشکل آتے تھے۔

ان کو ایک دوسرے کے ساتھ دیکھ کر تمام دیو بے اختیار ہنس پڑے۔ بھلا یہ آدم زاد اتنے بڑے دیو کا کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں؟

''کیا تم مقابلے کے لئے تیار ہو'' ـــــ بادشاہ نے آنگلو بانگلو سے پوچھا۔

''مقابلہ کیسا۔ کس کے ساتھ مقابلہ۔'' ـــــ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''کیوں کریں ہم مقابلہ کیا ضرورت ہے مقابلے کی۔'' ـــــ آنگلو نے بھی حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

اور ان کی باتیں سن کر بادشاہ کے ساتھ ساتھ تمام دیو بھی حیران رہ گئے۔ جبرنگ دیو بھی بڑے غصے سے انہیں دیکھنے لگا۔

''ارے کل تم جبرنگ دیو سے مقابلے اور سرخ قلعے میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوئے تھے کیا تم شہزادی

سے شادی کرنا نہیں چاہتے تھے۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہم شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کہاں ہے جبرنگ دیو۔ اسے ہمارے سامنے لے آؤ ہم ابھی اس کی چٹنی بنا دیں گے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے اکڑتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے جبرنگ دیو۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے جبرنگ دیو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور آنگلو بانگلو نے سر اٹھا کر قریب کھڑے جبرنگ دیو کو دیکھا۔ اس کی شکل دیکھنے کے لئے انہیں اپنے سر اتنے پیچھے ہٹانے پڑے کہ ان کا جسم کمان بن کر رہ گیا۔

''اچھا یہ ہے جبرنگ دیو۔اس کا کیا ہے یہ تو بیچارہ بڑا سا دیو ہے۔ اس سے مقابلہ کرنا ہماری توہین ہے کسی چھوٹے سے دیو کو لے آئیں بادشاہ سلامت۔'' آنگلو نے شہزادی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے فخریہ انداز میں کہا اور اس کی بات سن کر تمام میدان زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''بادشاہ سلامت آپ مجھے اجازت دیں مجھے بے حد بھوک لگی ہوئی ہے اب میں زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتا۔''۔۔۔۔۔ جبرنگ دیو نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''بادشاہ سلامت پہلے ہمیں یہ بتلایا جائے کہ ہار جیت کا فیصلہ کیسے ہوگا۔ کیا ہمیں جبرنگ دیو کو قتل کرنا پڑے گا یا صرف اس کی پشت زمین سے لگانی پڑے گی۔''۔۔۔۔۔ آنگلو بانگلو نے بادشاہ سے پوچھا۔

''دونوں میں سے کوئی بھی صورت ہو جائے تو تم جیت جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔ بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر ٹھیک ہے ہم تیار ہیں۔''۔۔۔۔۔ ان دونوں نے بھی مقابلے کی منظوری دیتے ہوئے کہا۔ بادشاہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ بلند کیا اور کہا۔

''سنو۔ جیسے ہی میں اپنا ہاتھ نیچے کروں گا مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ تیار ہو جاؤ۔''

سب دیو اور پریاں سانس روک کر بڑے اشتیاق سے ان کی طرف دیکھنے لگیں۔

''بھائی جبرنگ دیو ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم خود ہی

نیچے گر جاؤ اور ہمیں تکلیف نہ کرنی پڑے تمہاری بے حد مہربانی ہو گی۔"۔۔۔۔ بانگلو نے جبرنگ دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ جبرنگ دیو کوئی جواب دیتا بادشاہ نے اپنا ہاتھ نیچے کر لیا اور مقابلہ شروع ہو گیا۔

بادشاہ کے ہاتھ نیچے کرتے ہی جبرنگ دیو نے
تیزی سے اپنے دونوں ہاتھ انہیں پکڑنے کے لئے نیچے
کئے مگر آنگلو بانگلو پھرتی سے اس کی دونوں ٹانگوں کے
درمیان کھڑے ہو گئے۔ اب جبرنگ دیو جب تک اچھی
طرح جھک نہ جاتا وہ انہیں نہیں پکڑ سکتا تھا۔ چنانچہ
جیسے ہی وہ انہیں پکڑنے کے لئے آگے کی طرف جھکا
آنگلو بانگلو دونوں تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔

''دیکھو دیکھو جبرنگ دیو ہماری تعظیم کے لئے جھک
رہا ہے۔ جھک جاؤ اور جھک جاؤ۔'' ——— آنگلو نے چیخ
کر کہا اور اس کی بات سن کر سب بے اختیار ہنس
پڑے۔

جبرنگ دیو کو بے حد غصہ آیا۔ اس نے تیزی سے اپنا رخ بدلا اور اپنے لمبے لمبے ہاتھوں سے انہیں پکڑنا چاہا مگر اتنی دیر میں آنگلو بانگلو اس کی ٹانگوں سے گزر کر دوسری طرف جا کھڑے ہوئے اور جبرنگ دیو کو انہیں پکڑنے کے لئے ایک بار پھر اپنا رخ بدلنا پڑا مگر اس دوران آنگلو بانگلو دوبارہ اپنی جگہ پر پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے بیچارے دیو کو چکر میں ڈال دیا تھا۔ جیسے ہی وہ دونوں اس کی پشت کی طرف آئے بانگلو نے چیخ کر کہا۔

''اباؤٹ ٹرن۔'' ـــــ یعنی گھوم جاؤ اور پھر جبرنگ دیو جب تیسری دفعہ گھوما تو آنگلو بانگلو واپس اپنی جگہ پر پہنچ چکے تھے۔ دیو کو انہوں نے چکرا کر رکھ دیا تھا۔

جبرنگ دیو نے جب دیکھا کہ یہ شیطان کے چیلے اس طرح قابو میں نہیں آئیں گے تو وہ زمین پر بیٹھ گیا تاکہ وہ اس کی ٹانگوں کے درمیان سے نہ گزر سکیں اور وہ انہیں آسانی سے پکڑ سکے۔

اس کے زمین پر بیٹھتے ہی آنگلو بانگلو جو بادشاہ کی طرف کھڑے تھے تیزی سے بھاگتے ہوئے بادشاہ کے

پاس پہنچ گئے۔

"دیکھا آپ نے بادشاہ سلامت جبرنگ دیو کو ہم
نے بٹھا دیا ہے۔ اب باقی کام آپ نہیں کر سکتے۔"

"جاؤ جاؤ اور اس سے مقابلہ کرو۔"——بادشاہ نے
انہیں ڈانٹ کر کہا اور وہ دونوں رونی شکلیں بنائے
آگے بڑھنے لگے۔ مگر آگے بڑھتے بڑھتے وہ رک
گئے۔ اتنی دور جہاں تک جبرنگ دیو کے ہاتھ نہیں پہنچ
سکتے تھے جبرنگ دیو زمین پر بیٹھا غصے سے دھاڑ رہا
تھا۔

"آگے آؤ آگے آؤ۔ وہاں چوروں کی طرح
کھڑے کیا کر رہے ہو۔"——وہ چاہتا تھا کہ یہ
دونوں اتنے نزدیک آجائیں کہ وہ انہیں آسانی سے پکڑ
سکے۔ اب بیٹھے ہونے کی وجہ سے وہ آگے تو نہیں
بڑھ سکتا تھا۔

"ایسا کرو آنگلو تم دوسری طرف چلے جاؤ اور جب
یہ مجھے پکڑنا چاہے تو تم اس کا سر پکڑ کر زمین سے لگا
دینا اس کی کمر زمین سے لگ جائے گی اور اس طرح
ہم مقابلہ جیت جائیں گے۔"——بانگلو نے آنگلو کو

مشورہ دیتے ہوئے کہا اور آنگلو کو یہ تجویز بے حد پسند آئی۔ چنانچہ وہ میدان کے کنارے سے بھاگتا ہوا دوسری طرف جا کھڑا ہوا۔

اب پوزیشن یہ تھی کہ جبرنگ دیو کے ایک طرف بانگلو کھڑا تھا اور دوسری طرف آنگلو اور میدان کے درمیان میں جبرنگ دیو بیٹھا ہوا تھا۔ صورت حال بڑی مضحکہ خیز ہو گئی تھی۔ جبرنگ دیو جب ہاتھ بڑھا کر بانگلو کو پکڑنا چاہتا تو آنگلو اس کی طرف دوڑ پڑتا اور جب وہ رخ پھیر کر آنگلو کو پکڑنا چاہتا تو آنگلو پیچھے ہٹ جاتا اور بانگلو اس کی طرف دوڑ پڑتا۔ تمام دیوؤں اور پریوں کا ہنس ہنس کر برا حال و رہا تھا۔ ادھر جبرنگ دیو کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا ہا تھا۔ ان آدم زادوں نے تو اسے نچا کر رکھ دیا تھا۔

آخر جب اس کا اور کوئی بس نہ چلا تو وہ غصے کے مارے دھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سامنے کھڑے بانگلو کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے نوں ہاتھ اس انداز میں بڑھا رکھے تھے کہ بانگلو کہیں بھی بچ کر نہیں جا سکتا تھا۔

بانگلو تھا بھی موٹا وہ تیزی سے بھاگ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے وہ پھنس ہی گیا۔ جبرنگ دیو کے ہاتھ تیزی سے اس کے قریب آتے چلے گئے۔ بانگلو کو اپنی موت سامنے کھڑی نظر آنے لگی۔ خوف کے مارے اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔ ادھر آنگلو میدان کے دوسرے کنارے پر بڑے اطمینان سے کھڑا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔

پھر جیسے ہی دیو نے بانگلو کو پکڑنا چاہا بانگلو نے زور سے چیخ کر جبرنگ دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔
''تمہیں حضرت سلیمانؑ کی قسم۔ جبرنگ دیو مجھے مت پکڑنا۔''

اور دیو نے اپنے ہاتھ ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لئے۔ بانگلو نے قسم ہی ایسی ڈالی تھی کہ جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ایک لمحے کے لئے خاموش کھڑا رہا۔ پھر تیزی سے مڑا اور میدان کے دوسرے سرے پر کھڑے ہوئے آنگلو کی طرف بڑھنے لگا۔

ادھر آنگلو نے جب دیو کو یوں اچانک ہاتھ ہٹاتے

دیکھا تو وہ بے حد حیران ہوا۔ کیونکہ فاصلہ بہت زیادہ تھا اس لئے وہ سن نہ سکا تھا کہ بانگلو نے کیا کہا ہے وہ سوچ رہا تھا کہ آخر جبرنگ دیو نے بانگلو کو پکڑتے پکڑتے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ دیو قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

جبرنگ دیو غصے سے پھنکار رہا تھا۔ اس نے آنگلو کو پکڑنے کے لئے اپنے ہاتھ بڑھائے تو آنگلو نے چیخ کر کہا۔

"جبرنگ دیو یہ غلط ہے پہلے تم بانگلو کو پکڑو میرا کیا ہے۔ میں تو خود ہی تمہارے پاس آجاؤں گا۔"____آنگلو نے اپنا موٹا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مگر دیو نے اس کی ایک نہ سنی اور ایک زور دار جھپٹا مارا اور دوسرے لمحے دبلا پتلا آنگلو اس کی مٹھی میں تڑپ رہا تھا جیسے ہی جبرنگ دیو نے آنگلو کو پکڑا پورا میدان نعروں سے گونج اٹھا۔ جبرنگ دیو نے اپنا غار سا منہ کھولا اور پھر ہاتھ میں تڑپتے ہوئے آنگلو کو منہ میں ڈالنے لگا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ منہ کے قریب پہنچا آنگلو

کو نجانے کیا سوجھی۔ اس نے اپنی دونوں مٹھیاں پوری قوت سے جبرنگ دیو کی دونوں آنکھوں میں مار دیں۔

جبرنگ دیو کی موٹی موٹی آنکھوں میں جب آنگلو کے مکے لگے تو جبرنگ دیو کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کی دونوں آنکھوں سے پانی کے فوارے سے بہہ نکلے۔ اس نے چیخ مار کر اپنی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے اور نتیجہ ظاہر تھا اس کی مٹھی کھلتے ہی آنگلو نیچے اس کے پیروں میں گر پڑا۔ اتنی بلندی سے گرنے پر پہلے تو آنگلو کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا مگر دیو کے پنجے سے بچ نکلنے کی خوشی میں اس نے اپنے آپ کو فوراً سنبھال لیا اور پھر اٹھ کر بھاگتا ہوا بانگلو کے قریب جا کھڑا ہوا۔

''دیکھا میں نے اسے اندھا کر دیا ہے۔''ــــــ آنگلو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''خواہ مخواہ تم نے اتنی تکلیف کی۔ میں نے تو اسے حضرت سلیمانؑ کی قسم دی تھی اور دیو کی ہمت نہ پڑی کہ وہ مجھے پکڑے۔''ــــــ بانگلو نے بڑے سادہ لہجے میں جواب دیا۔

ادھر جبرنگ دیو اپنی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھے غصے اور تکلیف سے بری طرح چیخ رہا تھا۔ اس کی چنگھاڑوں سے پورا میدان گونج رہا تھا۔ شاید وہ اندھا ہو گیا تھا اور پھر چیختے چیختے جبرنگ دیو نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔

جیسے ہی وہ زمین پر بیٹھا آنگلو دوبارہ جبرنگ دیو کی طرف بھاگ پڑا۔ ایک بار جبرنگ دیو کی آنکھوں کو تکلیف پہنچا کر اس کا حوصلہ بے حد بڑھ گیا تھا۔ جلد ہی وہ جبرنگ دیو کے قریب پہنچ گیا۔ جبرنگ ابھی تک آنکھوں پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔ آنگلو کی دیکھا دیکھی بانگلو بھی اس کے پیچھے آ گیا۔

جبرنگ دیو اپنی ہی تکلیف میں مبتلا تھا۔ اس لئے اسے ان دونوں کے آنے کا احساس بھی نہ ہوا تھا اور وہ دونوں اس کے سامنے آ کر کھڑے ہوگئے۔ جبرنگ دیو بیٹھے ہونے کے باوجود اتنا لمبا تھا کہ وہ بمشکل اس کے پیٹ تک پہنچے تھے۔

پھر آنگلو نے بھاگ کر اپنا تربوز نما سر پوری قوت سے جبرنگ دیو کے پیٹ میں مارا مگر جبرنگ دیو کا بھلا

اس ضرب سے کیا بگڑ سکتا تھا۔ وہ تو آنکھوں کی نازک جگہ تھی جہاں آنگلو کا وار چل گیا تھا۔

جیسے ہی آنگلو نے ٹکر ماری بجائے اس کے جبرنگ دیو کا کچھ بگڑتا الٹا آنگلو اچھل کر دور جا گرا تو بانگلو آگے بڑھا اور اس نے جبرنگ دیو کے قریب جا کر اسے مکہ مارنا چاہا مگر شاید اس کی ہمت نہ پڑی اور بجائے اسے مکہ مارنے کے وہ اس کے قریب سے گزرتا ہوا اس کی پشت پر آ گیا۔ اس نے پشت پر کھڑے ہو کر پوری قوت سے مکہ جبرنگ دیو کی پشت پر دے مارا۔

جبرنگ دیو کی آنکھوں کی تکلیف اب قدرے کم ہو چکی تھی۔ اس لئے اس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے پیچھے ہاتھ کر کے بانگلو کو پکڑنا چاہا۔ عین اسی لمحے آنگلو نے دوڑ کر ایک بار پھر اس کے پیٹ میں ٹکر مار دی اور دیو تیزی سے گھوما مگر وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور دھڑام سے کمر کے بل زمین پر گر پڑا۔ اس کے زمین پر گرتے ہی آنگلو اور بانگلو دونوں خوشی سے اچھلنے کودنے لگے۔

''ہم جیت گئے۔ ہم جیت گئے۔ اب شہزادی ہماری ہے۔''۔۔۔۔۔۔ان دونوں نے ناچتے ہوئے شور مچایا۔ جبرنگ دیو تیزی سے اٹھنے لگا مگر آنگلو بانگلو بھاگ کر بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔

''بادشاہ سلامت ہم مقابلہ جیت گئے۔''۔۔۔۔۔۔انہوں نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا اور بادشاہ نے اپنا ہاتھ کھڑا کر کے ان کی فتح کا اعلان کر دیا۔

میدان میں موجود دیو اور پریاں حیرت سے سن ہو کر رہ گئیں کیونکہ وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ یہ دو آدم زاد اتنے طاقتور دیو کو یوں شکست دے دیں گے۔

جب بادشاہ نے ان کی جیت کا اعلان کیا تو جبرنگ دیو غصے سے دھاڑتا ہوا میدان سے چلا گیا اور تمام دیو اور پریاں آنگلو بانگلو کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ شہزادی بھی حیرت سے دم بخود بیٹھی تھی۔

''ابھی سرخ قلعے والی شرط رہتی ہے۔ شہزادی تم فکر نہ کرو یہ دونوں وہاں سے کسی قیمت پر واپس نہیں آسکتے۔'' ــــــ بادشاہ نے جب شہزادی کو یوں دم

بخود دیکھا تو اس نے اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا۔

''مگر ابا حضور میں اس بات کا کیسے یقین کر لوں۔ اب بھلا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ دونوں آدم زاد جبرنگ دیو کو شکست دے لیں گے مگر آپ نے خود دیکھ لیا کہ ان دونوں نے جبرنگ دیو کو شکست دے دی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دونوں سرخ قلعے میں سے صحیح سلامت واپس آجائیں اور مجھے ان سے شادی کرنی پڑ جائے اگر ایسا ہوا تو میں زہر کھا لوں گی میں خودکشی کر لوں گی مگر ان بدصورت آدم زادوں سے شادی نہیں کروں گی۔''۔۔۔۔۔۔شہزادی نے روتے ہوئے جواب دیا۔

''تم فکر نہ کرو شہزادی۔ جبرنگ دیو کی شکست اور بات ہے اور بدروحوں سے بچ کر آنا اور بات ہے۔ آج تک بڑے بڑے طاقتور دیو اس قلعے سے بچ کر واپس نہیں آسکے۔ ان دونوں کی بھلا کیا حیثیت ہے۔ ہم نے بے حد سوچ سمجھ کر یہ شرط لگائی ہے۔''بادشاہ نے شہزادی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے اعلان کر دیا کہ دوسری شرط پوری کرنے کے لئے آنگلو بانگلو کو کل سرخ قلعے میں بھیجا جائے گا۔

"ارے سرخ قلعے کی ہمیں کیا پرواہ ہے۔ ایک دروازے سے جائیں گے اور دوسرے دروازے سے باہر نکل آئیں گے۔"۔۔۔۔۔بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں سرخ کیا۔ ہم تو شہزادی کی خاطر کالے قلعے میں بھی جانے کے لئے تیار ہیں۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں اچھلتے کودتے محل کی طرف بڑھنے لگے۔

پرستان کی خوبصورت شہزادی اپنے کمرہ خاص میں بڑی بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ آج جبرنگ دیو سے ان دونوں آدم زادوں کو لڑتا دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ دونوں بھی ضرور بدروحیں ہیں ورنہ آدم زاد تو ایک طرف رہا کوئی طاقتور سے طاقتور دیو بھی آج تک جبرنگ کے مقابلے میں نہیں جیت سکا اور اگر یہ بدروحیں ہیں تو پھر یقیناً یہ دونوں سرخ قلعہ سے زندہ واپس آجائیں گے اور شہزادی کو بادشاہ کے وعدے کے مطابق ان سے شادی بھی ہر قیمت پر کرنی پڑے گی۔ اس بات کے لئے شہزادی کسی قیمت پر تیار نہیں تھی چنانچہ اس وقت بھی وہ بے چینی سے ٹہلتے ہوئے یہی

سوچ رہی تھی کہ کوئی ایسی ترکیب ہونی چاہئے کہ یہ دونوں آدم زاد رات کو مر جائیں اور شہزادی کی اس مصیبت سے جان بچ جائے۔

مگر انہیں ختم کرنے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی اگر یہ دونوں عام سے آدم زاد یا دیو ہوتے تو پھر تو شہزادی کا ایک اشارہ ہی کافی تھا۔ محل میں موجود پہریدار دیو ان دونوں کو ختم کر دیتے مگر اب تو کوئی بھی دیو ان کے قریب جانے پر بھی راضی نہیں تھا۔ ان دونوں کی دہشت سب دیوؤں پر پڑ گئی تھی۔ وہ سب ان سے خوفزدہ تھے بھلا جبرنگ دیو کو شکست دینے والوں سے وہ کیوں نہ خوفزدہ ہوتے۔

اچانک ٹہلتے ٹہلتے شہزادی کے ذہن میں ایک ترکیب آہی گئی اور اس ترکیب کے ذہن میں آتے ہی شہزادی خوشی کے مارے اچھل پڑی۔ چنانچہ اس نے رک کر زور سے تالی بجائی اور دوسرے لمحے ایک کنیز پری دروازے پر نمودار ہو کر آداب بجا لائی۔

”جبرنگ دیو کو پیغام دو کہ ہم فوراً اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ اسے کہو کہ وہ ابھی اور اسی لمحے جس

حالت میں بھی ہو ہمارے پاس حاضر ہو جائے۔''
شہزادی نے کنیز پری کو حکم دیا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی شہزادی حضور۔'' کنیز پری نے جھک کر انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئی۔

شہزادی ایک بار پھر ٹہلنے لگی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جبرنگ دیو اپنی شکست پر غصے اور نفرت سے کھول رہا ہوگا۔ وہ ضرور اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے ان دونوں کو قتل کرنے پر تیار ہو جائے گا اور اب موقعہ ہے کہ یہ دونوں آدم زاد سو رہے ہوں گے۔ سوتے ہوئے ان دونوں کو آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک کنیز پری دوبارہ اندر داخل ہوئی اور جھک کر آداب بجا لاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہنے لگی۔

''شہزادی حضور جبرنگ دیو باہر موجود ہے اور حاضر ہونا چاہتا ہے۔''

''اسے اندر لے آؤ۔'' ـــــــ شہزادی نے سخت لہجے میں کہا اور خود بڑھ کر اپنے پلنگ پر بیٹھ گئی۔ کنیز پری

داخل ہوا۔ اس

باہر گئی اور پھر جبرنگ دیو کمرے میںشہزادی کو سلام کیا
نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھک کرناطب ہو کر کہنے
اور اپنے گونجدار لہجے میں شہزادی سے

لگا۔ ں یاد کیا ہے۔"
"شہزادی حضور حکم فرمائیں۔ مجھے کی شکست نے
"جبرنگ دیو۔ ہمیں تمہاری آج بے حد طاقتور سمجھتے
بے حد دکھ پہنچایا ہے۔ ہم تمہیں کرتے تھے مگر
تھے اور تمہاری ذات پر فخر کر اپنا فقرہ نامکمل
......"____شہزادی نے جان بوجھ

چھوڑ دیا۔ کھا گیا ہوں ورنہ
"شہزادی حضور میں دھوکے میں مایں کیا بھلا حیثیت
یہ حقیر سے آدم زاد میرے مقابلے یلے لہجے میں جواب
رکھتے ہیں۔"____جبرنگ دیو نے غصے

دیا۔ لینا چاہتے۔"شہزادی
"تو کیا تم ان سے انتقام نہیں

نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔ انتقام کا لاوا کھول
"شہزادی حضور۔ میرے دل میں شاہی محل میں موجود
رہا ہے مگر چونکہ یہ دونوں آدم زاد

ہیں اس لئے میں بادشاہ سلامت کی اجازت کے بغیر انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا ورنہ بادشاہ سلامت مجھے قتل کروا دیں گے۔"____جبرنگ دیو نے جواب دیا۔

"اگر ہم تمہیں اجازت دے دیں کہ تم شاہی محل میں موجود ان دونوں آدم زادوں کو ختم کر دو تو کیا تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"____شہزادی نے پوچھا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر شہزادی حضور مگر بادشاہ سلامت کی اجازت بے حد ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں بادشاہ سلامت ناراض ہو کر مجھے سزا دے دیں۔"____جبرنگ دیو نے کہا۔

"نہیں! ہم بادشاہ سلامت کی ذمہ داری لیتے ہیں وہ ناراض نہیں ہوں گے بلکہ تمہیں منہ مانگا انعام بھی دیں گے۔"____شہزادی نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر میں تیار ہوں آپ دیکھنا کہ میں ان دونوں کو کس طرح چٹکی میں مسل دوں گا۔"____جبرنگ دیو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ میرے ساتھ۔ میں خود تمہارے ساتھ

چلتی ہوں۔ میں ان دونوں کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں۔"۔۔۔۔۔۔شہزادی نے پلنگ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر آگے آگے شہزادی اور پیچھے پیچھے جبرنگ دیو چلتے ہوئے شاہی محل کے مختلف برآمدوں سے گزرتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد شہزادی ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔

یہ اس کمرے کا دروازہ تھا جس میں آنگلو اور بانگلو دونوں سو رہے تھے۔ دروازے کے باہر دو دیو پہرہ دے رہے تھے۔ شہزادی کو دیکھ کر وہ اس کے سامنے ادب سے جھک گئے۔

"کیا یہ دونوں آدم زاد سو رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔شہزادی نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں شہزادی صاحبہ۔ وہ دونوں سو رہے ہیں۔" پہریداروں نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"دروازہ کھولو۔"۔۔۔۔۔۔شہزادی نے پہرہ داروں سے مخاطب ہو کر کہا تو ایک پہریدار نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

دروازہ کھلتے ہی اندر سے بانگلو کے خراٹوں کی گونجدار آوازیں آنے لگیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بلا چنگھاڑ رہی ہو۔ آواز اتنی خوفناک تھی کہ شہزادی تو ایک طرف رہی جبرنگ دیو بھی خوف سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور پہریداروں کی تو خوف کے مارے بری حالت تھی۔

''یہ کس کی آواز ہے۔''______شہزادی نے خوفزدہ لہجے میں ایک پہریدار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''معلوم نہیں شہزادی حضور یہ ان دونوں آدم زادوں کی آواز ہے وہ شاید ناراض ہو گئے ہیں۔'' پہریداروں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''جبرنگ دیو آگے بڑھو اور دیکھو کہ یہ کس کی آواز ہے۔''______شہزادی نے جبرنگ دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اچھا شہزادی حضور۔''______جبرنگ دیو نے مرے مرے لہجے میں کہا۔

ان آوازوں نے اسے بے حد ڈرا دیا تھا مگر اب نہ وہ شہزادی کے حکم سے انکار کر سکتا تھا اور نہ ہی پہرہ

دار دیوؤں کے سامنے وہ اپنے آپ کو خوفزدہ ظاہر کر سکتا تھا۔ چنانچہ اسے کمرے کے اندر جانا ہی پڑا۔
اس نے بڑی احتیاط سے کمرے کے اندر قدم رکھا اور پھر چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کمرے میں گو بڑے بڑے پلنگ موجود تھے مگر وہ دونوں خالی تھے اور وہ آدم زاد کہیں بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔ البتہ ایک پلنگ کے نیچے سے وہ خوفناک آواز مسلسل آ رہی تھی۔
جبرنگ دیو کے اندر جانے سے شہزادی کو بھی حوصلہ ہو اور وہ بھی اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گئی۔
''یہاں تو کوئی نہیں ہے شہزادی حضور۔''۔۔۔۔۔جبرنگ دیو نے دبے دبے لہجے میں شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔ ویسے اب اس کے لہجے میں موجود خوف صاف نمایاں تھا۔
''مگر آواز تو آ رہی ہے۔ میرا خیال ٹھیک ہے یہ دونوں بدروحیں ہیں انہیں ختم کرنا ناممکن ہے۔'' شہزادی نے بھی لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔
اسی لمحے بانگلو نے جو پلنگ کے نیچے لیٹا ہوا خوفناک آواز میں خراٹے لے رہا تھا ایک زور دار خراٹا لیا اور

ساتھ ہی اس نے کروٹ بھی بدلی۔ اس کے کروٹ بدلنے سے پلنگ آدھا اوپر اٹھ گیا اور پلنگ سے بھی چرچراہٹ کی آواز نکلی۔

بانگلو کے خوفناک خراٹے کے ساتھ جب پلنگ کی چرچراہٹ ملی تو یکدم ایسی خوفناک آواز نکلی کہ شہزادی اور جبرنگ دیو دونوں خوفزدہ ہو کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

وہ دونوں بری طرح کانپ رہے تھے۔

''دروازہ بند کر دو۔ جلدی کرو۔''۔۔۔۔۔ شہزادی نے خوف سے کانپتے ہوئے پہریدوں سے کہا اور پہریداروں نے دروازہ بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی خراٹوں کی آواز بند ہوگئی اور شہزادی اور جبرنگ دیو نے اطمینان کا سانس لیا۔

''چلو جبرنگ دیو واپس چلیں۔ یہ یقیناً آدم زاد نہیں بدروحیں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں غصے میں آ کر یہ مجھے ہی کھا جائیں۔ صبح انہیں قلعے میں جانے دو۔ پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا''۔۔۔۔۔ شہزادی نے مایوس ہو کر کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

اور آنگلو اور بانگلو صرف خراٹوں کی وجہ سے موت کے ہاتھوں بچ گئے اور انہیں نیند میں پتہ بھی نہ چلا کہ موت ان کے اتنے قریب آ کر واپس لوٹ گئی ہے۔

ختم شد

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

راحیل
Arshad

آنگلو بانگلو سرخ قلعے میں

بچوں کے لئے آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو
سرخ قلعے میں

مظہر کلیم ایم، اے

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین.------ محمد بلال قریشی

طابع .------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے

مُلک یونان کے شہزادہ یوسف کو سب لوگ سیاح شہزادہ کہتے تھے۔ کیونکہ شہزادہ یوسف ہمیشہ اپنے دوست وزیر زادہ عاقل کو ہمراہ لئے مختلف ملکوں کی سیر کے لئے گھومتا رہتا تھا۔

آنگلو اور بانگلو دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے فخر سے اکڑتے ہوئے سرخ قلعے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے بادشاہ شہزادی اور دیگر بے شمار دیو اور پریاں جلوس کی صورت میں چلی آ رہی تھیں۔ شہزادی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

جب آنگلو اور بانگلو سرخ قلعے کے لکڑی کے بنے ہوئے عظیم الشان دروازے پر پہنچ گئے تو بادشاہ اور باقی

درباری وہیں رک گئے۔ آنگلو اور بانگلو دروازے کے قریب جا کر پیچھے مڑے اور انہوں نے شہزادی کی طرف دیکھتے ہوئے باقاعدہ ہاتھ ہلائے۔

''شہزادی صاحبہ شادی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مہندی وغیرہ لگا رکھو۔ ہم بس ابھی آئے۔ ہم اس دروازے سے اندر جائیں گے اور دوسرے دروازے سے باہر نکل آئیں گے۔''——ان دونوں نے ہاتھ ہلاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

شہزادی نے جواب دینے کی بجائے منہ پھیر لیا۔

''اچھا اچھا۔ تم لوگ جاؤ جب تم واپس آؤ گے تو شہزادی کے ساتھ تمہاری شادی کر دی جائے گی۔''بادشاہ نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

''مگر شہزادی نے منہ کیوں پھیر لیا ہے ہم تو نہیں جاتے اگر شہزادی نے دوبارہ ہماری طرف منہ نہ کیا تو پھر ہم شادی کیسے کریں گے۔ ہم منہ پھیرنے والی شہزادی سے شادی نہیں کر سکتے۔''——بانگلو نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور شہزادی نے جب دیکھا کہ اس کے منہ پھیرنے

سے وہ قلعے کے اندر نہیں جا رہے تو اس نے فوراً منہ ان کی طرف کر لیا۔

''دیکھا آنگلو۔ شہزادی میرا کہا کیسے مانتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شہزادی مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تم سرخ قلعے میں جاؤ اور میں شہزادی سے شادی کر لیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔ بانگلو نے خوش ہو کر کہا۔

''واہ واہ تم تو نرے گھامڑ ہو۔ دیکھو تم نے کہا اور شہزادی نے منہ سیدھا کیا اور میں نے ابھی کہا ہی نہیں تھا اور شہزادی نے منہ سیدھا کر لیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شہزادی مجھے پسند کرتی ہے۔''۔۔۔۔۔ آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

''جب تک تم سرخ قلعے میں جا کر واپس نہیں آؤ گے تمہاری شادی شہزادی سے نہیں ہو سکتی۔''۔۔۔۔۔ بادشاہ نے جب دیکھا کہ وہ قلعے میں جانے کی بجائے آپس میں لڑ رہے ہیں تو اس نے انہیں مخاطب ہو کر چیخ کر کہا۔ لہجہ بے حد ترش تھا۔

''اچھا اچھا جاتے ہیں۔''۔۔۔۔۔ آنگلو بانگلو نے جب

بادشاہ کو غصے میں دیکھا تو فوراً ہی قلعے میں جانے کے لئے تیار ہو گئے کیونکہ وہ ڈر گئے تھے کہ کہیں بادشاہ ناراض ہو کر سرے سے شادی سے ہی انکار نہ کر دے۔

دونوں دروازے کی طرف بڑھے اور پھر بانگلو نے دروازہ کھولنے کے لئے اسے زور سے دھکیلا اور لکڑی کا بنا ہوا بھاری بھرکم دروازہ ایک زور دار چرچراہٹ سے کھلتا چلا گیا۔ دروازے کے اندر وسیع صحن نظر آ رہا تھا۔ پہلے بانگلو اندر گھسا اور اس کے بعد آنگلو بھی اندر داخل ہو گیا۔ وہ اندر داخل ہو کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ وہ دوسرا دروازہ تلاش کر رہے تھے تاکہ اس سے باہر جا کر شرط پوری کر کے شہزادی سے شادی کر لیں مگر انہیں کہیں بھی کوئی دروازہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

''یہاں تو دوسرا دروازہ ہی نظر نہیں آ رہا کہیں میری نظر تو کمزور نہیں ہو گئی۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے ملتے ہوئے کہا۔

''دوسرا نظر نہیں آ رہا تو تیسرا ڈھونڈ لو۔''۔۔۔۔۔بانگلو

نے اسے پریشان دیکھ کر تجویز پیش کی۔

''کیوں نہ ہم پہلے ہی دروازے سے باہر چلے جائیں۔ خواہ مخواہ دوسرا اور پھر تیسرا دروازہ ڈھونڈنا پڑے گا۔''______ آنگلو نے کہا۔

آنگلو نے شاید زندگی میں پہلی بار عقلمندی کی بات کی تھی اور اس کی بات اتنی معقول تھی کہ بانگلو کی سمجھ میں بھی آ گئی۔ چنانچہ وہ دونوں اسی وقت مڑ گئے تاکہ پہلے دروازے سے باہر نکل سکیں۔ مگر دوسرے لمحے وہ ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے کیونکہ ان کے پیچھے اونچی دیوار تھی۔ دروازہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

''ارے دروازہ کہاں گیا۔''______ بانگلو نے تعجب بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا اچانک انہیں دور سے ایک بھیانک قہقہے کی آواز سنائی دی۔ قہقہہ اتنا بھیانک تھا کہ دونوں بری طرح اچھل پڑے۔ ان کے دل تیزی سے دھڑکنے لگے اور پھر تو ان کے جسم زرد پتوں کی طرح لرزنے لگے جب سامنے انہوں نے سرخ رنگ کی روشنی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔

''ارے یہ تو مجھے شعلہ لگ رہا ہے اور شعلہ جل بھی رہا ہے۔''۔۔۔۔۔ آنگلو نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں یہ قلعہ آگ کا بنا ہوا ہے اس لئے یہاں شعلے چل پھر رہے ہیں۔''۔۔۔۔۔ بانگلو نے جواب دیا۔

اور پھر وہ شعلہ ان کے قریب آکر رک گیا۔ دوسرے لمحے اس شعلے سے ایک بار پھر بھیانک قہقہے کی آواز سنائی دی۔

''بھائی شعلے ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ ہم تو شہزادی سے شادی کرنے آئے تھے۔''۔۔۔۔۔ دونوں نے ہاتھ باندھتے ہوئے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔ ان کے جسم خوف سے لرز رہے تھے۔

''شادی۔ شہزادی سے شادی۔ بہت اچھے خوش آمدید آخر ہماری شہزادی سے شادی کرنے تم لوگ آہی گئے۔'' شعلے میں سے آواز آئی اور دوسرے لمحے شعلے میں سے ایک انتہائی بدصورت اور کالی بھجنگ عورت باہر نکل آئی۔ اس کے لمبے لمبے دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ ماتھے کے درمیان میں ایک بڑی سی سرخ رنگ

کی آنکھ تھی۔ دونوں کان ہاتھی کے کانوں جتنے بڑے تھے۔ ناک کی بجائے ایک گڑھا سا تھا۔ اور اس کے چار ہاتھ اور چھ ٹانگیں تھیں۔ سر پر موجود لمبے لمبے بالوں سے زرد رنگ کے کیڑے لٹک رہے تھے اس کی شکل اتنی بھیانک تھی کہ اسے دیکھتے ہی وہ دونوں چیخیں مار کر بے ہوش ہوگئے۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی عورت اتنی بھیانک اور بدصورت بھی ہو سکتی ہے۔

یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس کی چھت سے بے شمار انسانی کھوپڑیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ کمرے کی دیواریں ہڈیوں سے بنائی گئی تھیں اور جگہ جگہ دیواروں کے ساتھ عجیب وغریب اور ہیبتناک جانوروں کی کھالیں لٹکی ہوئی تھیں۔ کمرے کے درمیان میں ہڈیوں اور کھوپڑیوں کا بنا ہوا بڑا سا تخت بچھا ہوا تھا جس پر ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی مگر یہ عورت بھی پہلی عورت کی طرح بدصورت اور ہیبت ناک تھی۔ اس نے اپنے سر پر سونے کا تاج پہنا ہوا تھا اور کمرے میں دیواروں کے ساتھ ساتھ شعلے والی عورت کی طرح بے شمار عورتیں چاروں ہاتھ سینے پر باندھے چھ ٹانگوں پر مؤدب کھڑی

تھیں۔

تخت کے سامنے فرش پر آنگلو اور بانگلو بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور تخت کے بائیں طرف شعلے والی عورت ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔

''چپٹ پٹنی یہ آدم زاد مجھ سے شادی کرنے آئے ہیں۔''۔۔۔۔ تخت پر بیٹھی ہوئی عورت نے جو یقیناً ان بدروحوں کی شہزادی تھی، نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں شہزادی صاحبہ۔ یہ آدم زاد آپ سے شادی کرنے آئے ہیں۔''۔۔۔۔ شعلے والی عورت چپٹ پٹنی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''واہ واہ۔ شکر ہے کوئی ہم سے شادی کرنے پر خودبخود تیار ہوا۔''۔۔۔۔ شہزادی نے خوشی سے باچھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی کنیزوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''انہیں ہوش میں لے آؤ ہم ان سے خود بات کریں گے۔''۔۔۔۔ شہزادی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کا حکم ملتے ہی دو عورتیں آگے بڑھیں اور پھر انہوں نے آنگلو اور بانگلو پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور ان کے پھونک مارتے ہی وہ دونوں فوراً ہوش میں آگئے اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحے تو وہ آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھتے رہے۔ جیسے انہیں سمجھ نہ آرہی ہو کہ وہ کہاں پہنچ گئے ہیں مگر جیسے ہی انہیں احساس ہوا کہ وہ بدروحوں کے چنگل میں پھنس گئے ہیں۔ ان دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنے منہ چھپا لئے۔

"ہم سے شرماؤ مت آدم زاد اٹھو اور ہمارے سامنے تخت پر بیٹھ جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہیں۔" ـــــ شہزادی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اس نے سمجھا کہ شاید یہ آدم زاد شرم کی وجہ سے منہ چھپا رہے ہیں۔

"کون کم بخت تم سے شادی کرنے پر تیار ہے۔ ہم تو شہزادی سے شادی کرنے آئے تھے۔" ـــــ بانگلو نے ہمت کر کے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں ہم یہاں کی شہزادی ہیں۔ اٹھو اٹھو شاباش۔''_____ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم شہزادی ہو۔''_____ شہزادی کا نام سن کر وہ دونوں یوں اٹھ بیٹھے جیسے ان کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگ گئے ہوں۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید وہ پرستان کی شہزادی کے سامنے پہنچ گئے ہیں۔

''ہاں میرا نام شہزادی چیٹ پٹنی ہے۔''_____ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں ہم تم سے شادی نہیں کریں گے۔ تم تو بے حد بدصورت ہو۔ ہم تو پرستان کی شہزادی سے شادی کریں گے۔''_____ دونوں نے جواب دیا۔ ظاہر ہے انہوں نے اب تک بے حد خوبصورت شہزادیاں دیکھی تھیں۔ ملک سام کی شہزادی، سمندر کی شہزادی اور پرستان کی شہزادی اس لئے اب وہ اس بدصورت اور ہیبت ناک شہزادی سے کیسے شادی پر تیار ہو جاتے۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ تم پرستان کی شہزادی کو ہم سے زیادہ خوبصورت کہہ رہے ہو وہ بھلا ہمارا کیا مقابلہ کر سکتی ہے۔ ہمارے حسن کی دھوم تو تمام دنیا میں مچی

ہوئی ہے۔ فوراً اپنی بات کی تردید کرو ایسا نہ ہو کہ ہمیں غصہ آجائے اور ہم تم دونوں کو کھا جائیں۔''
شہزادی کو شاید اپنی توہین پر بے حد غصہ آگیا تھا۔
''کھا جائیں تو کیا تم بھوکی ہو۔ شہزادی بھی بھوکی ہو سکتی ہے اس کا مطلب ہے تم شہزادی نہیں ہو۔''
آنگلو نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔
''ہاں آنگلو ٹھیک کہتا ہے شہزادی بھوکی نہیں ہو سکتی۔ اس سے پہلے تو کسی شہزادی نے نہیں کہا کہ وہ بھوکی ہے۔'' ـــــ بانگلو نے بھی آنگلو کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
''تو کیا ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ تم بدتمیز اور گستاخ ہو اب ہم تمہیں ضرور کھائیں گے۔'' ـــــ شہزادی کو اور زیادہ غصہ آگیا اس کی اکلوتی آنکھ غصے سے سرخ ہو گئی۔
''تم نے ہمارے غلط نام لئے ہیں۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ ہمارے نام بدتمیز اور گستاخ نہیں بلکہ آنگلو اور بانگلو ہیں۔'' ـــــ بانگلو نے ہنستے ہوئے کہا جیسے وہ شہزادی کا مذاق اڑا رہا ہو۔

''ست پٹنی ایک بوکارو لے آؤ تاکہ ہم ان کے سامنے اسے کھا جائیں ان بیچاروں کو معلوم ہی نہیں کہ ہم انہیں کھا بھی سکتے ہیں بھولے آدم زاد۔''۔۔۔۔ شہزادی نے ایک کنیز سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ کنیز شہزادی کا حکم ملتے ہی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

اور پھر چند لمحوں بعد جب وہ واپس آئی تو وہ ایک کافی بڑے سانڈ نما جنگلی جانور کو دھکیلتی ہوئی لے آئی۔ وہ جنگلی جانور بے حد طاقتور تھا اور وہ غصے سے ادھر ادھر بھاگنے لگتا مگر اس چڑیل نے اسے اس طرح قابو کیا ہوا تھا کہ وہ بھاگ بھی نہیں سکتا تھا جب وہ جانور تخت کے قریب پہنچا تو شہزادی بڑی شان سے اٹھی اس نے بڑے اطمینان سے اس جنگلی جانور کو دونوں سینگوں سے پکڑا اور پھر دوسرے لمحے وہ اس طاقتور جنگلی جانور کو یوں تخت پر پٹخ چکی تھی جیسے وہ جنگلی جانور کوئی حقیر سی چڑیا ہو۔ تخت پر پٹخ کر شہزادی نے اس کی گردن میں اپنے لمبے لمبے دانت جما دیئے اور پھر بڑے مزے سے اس کا خون پینے لگی۔ جنگلی جانور پہلے تو دھاڑتا رہا اور بچنے کی جدوجہد کرتا رہا مگر آہستہ آہستہ وہ نڈھال

ہوتا چلا گیا۔ کیونکہ اس کے جسم میں موجود خون تیزی سے شہزادی پٹ پٹنی کے پیٹ میں پہنچتا چلا جا رہا تھا۔ جب جانور کا خون ختم ہوگیا تو شہزادی نے اس کا گوشت کھانا شروع کر دیا۔ وہ اتنی تیزی سے گوشت کھا رہی تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے تخت پر اس قوی ہیکل جانور کی بجائے اس کی ہڈیاں پڑی رہ گئیں۔ شہزادی نے ہڈیاں اٹھا کر دور پھینک دیں اور خود ایک بار پھر تخت پر بڑے اطمینان سے بیٹھ گئی۔ اس کی باچھوں سے ابھی تک خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

آنگلو بانگلو دونوں ایک طرف کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ان کا خوف کے مارے برا حال تھا انہیں سمجھ آ گئی تھی کہ اگر انہوں نے شہزادی کا کہا نہ مانا تو اس جانور کی طرح شہزادی انہیں بھی کھا جائے گی مگر اب شہزادی کو یوں جانور کو کھاتے دیکھ کر تو وہ کسی قیمت پر بھی اس سے شادی نہیں کر سکتے تھے۔

''آنگلو میں تو شادی نہیں کروں گا۔ تم کر لو اور شہزادی سے کہہ کر مجھے سرخ قلعے سے باہر نکلوا دو۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گا۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے آنگلو کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''واہ میں کیوں اس بدصورت اور گندی شہزادی سے

شادی کروں۔ تم کر لو ناں۔ میں تو باہر جا کر پریوں کی شہزادی سے شادی کروں گا۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے بڑے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"تم دونوں ادھر آؤ۔"۔۔۔۔۔۔شہزادی نے ان دونوں کو اپنی طرف بلاتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ڈرتے کانپتے آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگے۔ اب انہیں شہزادی کے غصے سے بھی خوف آنے لگا تھا کہ کہیں شہزادی غصے میں آ کر انہیں کھانا نہ شروع کر دے اس لئے وہ اس کا حکم ماننے پر مجبور تھے۔

"اب بتلاؤ مجھ سے شادی کرو گے۔"۔۔۔۔۔۔شہزادی نے ان سے پوچھا۔

"کرے گا ضرور کرے گا۔ بانگلو آپ سے شادی کرے گا اور میں میں تو پرستان کی شہزادی سے شادی کروں گا۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔نہیں۔ آنگلو آپ سے شادی کرے گا میں نہیں کروں گا۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے فوراً ہی آنگلو کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"مگر میری بات سنو میں تم سے صرف اتنی رعایت

کر سکتی ہوں کہ دونوں کی بجائے تم میں سے ایک سے شادی کر لوں جو مجھ سے شادی کرنے پر تیار ہو گا اس سے میں شادی کر لوں گی اور دوسرے کو ......"شہزادی نے کہا۔

"دوسرے کو قلعے سے باہر نکال دوں گی۔"____آنگلو نے فوراً ہی اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں اس قلعے میں آ کر کوئی باہر نہیں جا سکتا۔ اگر چٹ پٹنی مجھے نہ بتلاتی کہ تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو تو اب تک میں تم دونوں کو کھا چکی ہوتی۔ تم ابھی تک اس لئے زندہ ہو کہ میں تم کو پسند کرنے لگی ہوں ۔ اب جو مجھ سے شادی کرے گا وہ اس قلعے کا بادشاہ ہوگا اور جو نہیں کرے گا اسے میں کھا جاؤں گی۔"____شہزادی نے انہیں بتلایا۔

"شہزادی صاحبہ۔ شادی کرنے کے لئے ہم ہی رہ گئے ہیں۔ پرستان سے کوئی دیو پکڑ لو اور اس سے شادی کر لو ہماری جان بخش دو۔"____آنگلو نے شہزادی کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"سنو تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ میں ہر سال

شادی کرتی ہوں اور پھر سال کے بعد اپنے شوہر کو کھا جاتی ہوں۔ مجھے اپنے پچھلے شوہر کو کھائے کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اب میں کسی نہ کسی سے شادی کرنے پر مجبور ہوں۔ اگر میں نے ایک ماہ کے اندر اندر شادی نہ کی تو میں مر جاؤں گی اور شادی کے لئے شرط یہ ہے کہ میں صرف اس سے شادی کر سکتی ہوں جو خود بخود ہمارے قلعے میں آئے۔ اب چونکہ تم خود آگئے ہو اس لئے میں ضرور تم میں سے ایک سے شادی کر لوں گی۔ ہاں اگر تم دونوں مجھ سے شادی کر لو تب اور بھی زیادہ اچھا رہے۔ پھر مجھے ایک سال اور شادی نہ کرنی پڑے گی۔“ ــــــ شہزادی نے انہیں تمام تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

اس کی باتیں سن کر ان دونوں کے ہوش گم ہو گئے کیونکہ اگر وہ شہزادی سے شادی نہ کریں تب بھی مرتے ہیں اور اگر کریں تب بھی شہزادی انہیں کھا جائے گی۔ اب تک تو وہ بیچارے شادی کرنے کے چکر میں جگہ جگہ پھر رہے تھے مگر کوئی بھی شہزادی ان سے شادی پر تیار نہیں ہوتی تھی اور اب جبکہ بدروحوں کی شہزادی ان

سے شادی پر تیار ہوئی ہے تو وہ خود اپنی جان بچانے کی سوچ رہے تھے۔

''بولو جواب دو۔ تم میں سے کون مجھ سے شادی کرنے پر تیار ہے۔ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ میں فوراً دوسرے کو کھانا چاہتی ہوں۔''____شہزادی نے غصیلے لہجے میں ان سے پوچھا۔

یہ بات سن کر وہ دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔ اب نہ ہی وہ اقرار کر سکتے تھے اور نہ انکار۔

''شہزادی صاحبہ ہمیں سوچنے کی مہلت دو۔''____آخر آنگلو نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں ہم تمہیں سوچنے کی مہلت نہیں دے سکتے۔ ہمیں ابھی بتلاؤ۔''____شہزادی نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اب وہ دونوں ہی بغلیں جھانکنے لگے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ آخر آنگلو نے سوچا کہ اگر وہ فوراً ہی انکار کر دے گا تو شہزادی اسے ابھی ابھی کھا جائے گی۔ اس لئے کیوں نہ وہ اقرار کرے اس طرح ایک سال کی مہلت تو مل جائے گی۔ چنانچہ اس نے دل پر

جبر کرتے ہوئے کہا۔

''شہزادی صاحبہ میں آپ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے بلند آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی چاہتی تھی مجھے بے حد بھوک لگی ہوئی ہے اور اس دوسرے موٹے آدم زاد کے جسم پر بے حد گوشت ہے۔ بڑی اچھی دعوت ہو گی۔''۔۔۔۔۔۔ شہزادی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اب تو بانگلو بیچارے کے ہوش اڑ گئے۔

''شہزادی صاحبہ میں بھی آپ سے شادی کرنے پر تیار ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے اپنی جان بچانے کے لئے کہا۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ آخر تم دونوں مجھ سے شادی پر تیار ہو ہی گئے۔''۔۔۔۔۔۔ شہزادی خوشی سے اچھل پڑی اور کمرے میں موجود باقی عورتیں خوشی سے قہقہے لگانے لگیں۔

''بسٹ پٹنی ان دونوں کو تہہ خانے میں لے جاؤ تاکہ یہ ہمارے ساتھ شادی کی تیاری کر سکیں۔'' شہزادی نے ایک کنیز سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شہزادی حضور یہ آدم زاد یہاں نو وارد ہیں۔ بہتر یہ

ہے کہ انہیں تفصیل سے بتلا دیا جائے کہ آپ سے شادی کرنے کے لئے انہیں کیا کچھ کرنا پڑے گا تاکہ یہ دونوں اچھی طرح سوچ سمجھ کر قدم بڑھا سکیں۔'' اس کنیز نے مؤدبانہ لہجے میں شہزادی سے کہا۔

''شادی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے۔ بس شادی کر لی جاتی ہے ڈھول بجتے ہیں۔ اچھے کپڑے پہنے جاتے ہیں اور بس۔'' ـــــ آنگلو بانگلو نے کنیز سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں آنگلو بانگلو۔ سنو ہماری شہزادی سے شادی کرنے کی خاص شرائط ہیں جب تک تم دونوں وہ شرائط پوری نہیں کرو گے تم شہزادی سے شادی نہیں کر سکو گے۔ بلکہ ہلاک بھی ہو جاؤ گے۔'' ـــــ کنیز نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا شرائط ہیں۔'' ـــــ آنگلو بانگلو نے فوراً پوچھا۔

کنیز نے شہزادی کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا اور شہزادی نے سر ہلا کر اسے شرائط بتلانے کی اجازت دے دی۔

"**آنگلو بانگلو** شہزادی سے شادی کرنے کی دو شرائط ہیں پہلی شرط تو یہ ہے کہ تمہیں ایک بوکارو ہلاک کر کے پورے قلعے کی دعوت کرنی پڑے گی۔ بوکارو وہی جانور ہے جسے ابھی ابھی تمہارے سامنے شہزادی نے کھایا ہے بوکارو بے حد خطرناک اور طاقتور جانور ہے اگر تم اسے ہلاک نہ کر سکے تو وہ تمہیں ہلاک کر دے گا اور دوسری شرط یہ ہے کہ تمہیں شہزادی کے سابق شوہر کی روح سے جنگ لڑنی پڑے گی۔ یہ ایک خوفناک دیو کی روح ہے اور قلعے کے ایک قید خانے میں بند ہے۔ اگر تم نے اس روح کو ختم کر دیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ روح تم دونوں کو کھا جائے گی۔

کیونکہ وہ چھ ماہ سے بھوکی ہے اور اگر وہ تمہیں کھالے تو پھر سے زندہ ہو جائے گی اور پھر اس کی شادی شہزادی سے ہو جائے گی۔"____ کنیز نے انہیں تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"باپ رے باپ۔ یہ تو بڑی کڑی شرطیں ہیں۔ ہم تو نہیں کرتے شادی ناں بابا۔ باز آئے ایسی شادی سے اب بھلا ہم بدروحوں سے کہاں لڑتے پھریں گے۔" وہ دونوں شرطیں سنتے ہی شادی سے مکر گئے۔

"ایک بار اقرار کرنے کے بعد تم اب شادی سے مکر نہیں سکتے ورنہ شہزادی تم دونوں کو کھا جائے گی۔ اب تو تمہیں ہر صورت میں یہ دونوں شرطیں پوری کرنی پڑیں گی۔"____ کنیز نے انہیں بتلایا تو خوف سے ان کی جان نکل گئی۔

اب سے پہلے چونکہ وہ شادی کی خواہش رکھتے تھے اس لئے شرطیں پوری کیا کرتے تھے مگر اب وہ شادی کے خواہشمند بھی نہیں تھے اور انہیں شرطیں بھی پوری کرنی پڑ رہی تھیں اب ہر طرف سے موت تھی اگر وہ شرطیں پوری کر لیتے تب بھی موت اور نہ کرتے تب

بھی موت۔ عجیب چکر میں پھنس گئے تھے وہ۔

کنیز انہیں سب کچھ بتلانے کے بعد ایک تہہ خانے میں چھوڑ گئی۔ اب کل انہوں نے بوکارو سے لڑ کر اسے ہلاک کرنا تھا اور بوکارو جیسے وحشی جانور کا تصور ہی انہیں مارے ڈال رہا تھا۔

''بانگلو تم موٹے ہو۔ تم ایسا کرنا کہ بوکارو کا مقابلہ تم کرنا۔ میں صرف تماشا دیکھوں گا۔''_____آنگلو نے تہہ خانے کے فرش پر بیٹھتے ہوئے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہ بابا میں تو اس وحشی جانور کے سامنے بھی نہیں آؤں گا۔ اگر وہ میرے پیچھے بھاگ پڑا تو مجھ سے بھاگا ہی نہیں جائے گا۔ میں تمہیں ایک ترکیب بتلاؤں اگر تم اس ترکیب پر عمل کر لو تو ہمیں کچھ نہیں ہوگا اور ہم بوکارو کو بھی مار ڈالیں گے۔''_____بانگلو نے بات کرتے ہوئے چونک کر کہا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''کیا ترکیب ہے۔''_____آنگلو نے اپنا موٹا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تم دبلے پتلے ہو اور تمہارا قد بھی لمبا ہے۔ اس لئے تم قدم بھی بڑے بڑے اٹھاؤ گے۔ ایسا کرنا جب میدان میں ہمارے مقابلے میں بوکارو کو لے آیا جائے تو میں تو اطمینان سے ایک طرف کھڑا ہو جاؤں گا اور تم بوکارو کے آگے آگے بھاگنا شروع کر دینا۔ بس بھاگتے رہنا بوکارو تمہارے پیچھے بھاگتا رہے گا اب تم خود ہی سوچو بے چارہ بوکارو کب تک بھاگے گا آخر تھک کر گر جائے گا۔ اس وقت میں آگے بڑھوں گا اور ایک زور دار مکہ مار کر بوکارو کا پیٹ پھاڑ دوں گا اور اس طرح ہم شرط جیت جائیں گے۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے اسے ترکیب بتلائی اور آنگلو خاموش ہو کر سوچنے لگا۔

''کیا سوچ رہے ہو۔ اس سے بہتر تجویز تمہارا موٹا دماغ نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے اس تجویز پر راضی ہو جاؤ۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے اس پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ اگر بوکارو سے پہلے میں تھک کر گر گیا تو کیا تم میرا پیٹ بھی مکہ مار کر پھاڑ دو گے۔''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے جواب دیا اور بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
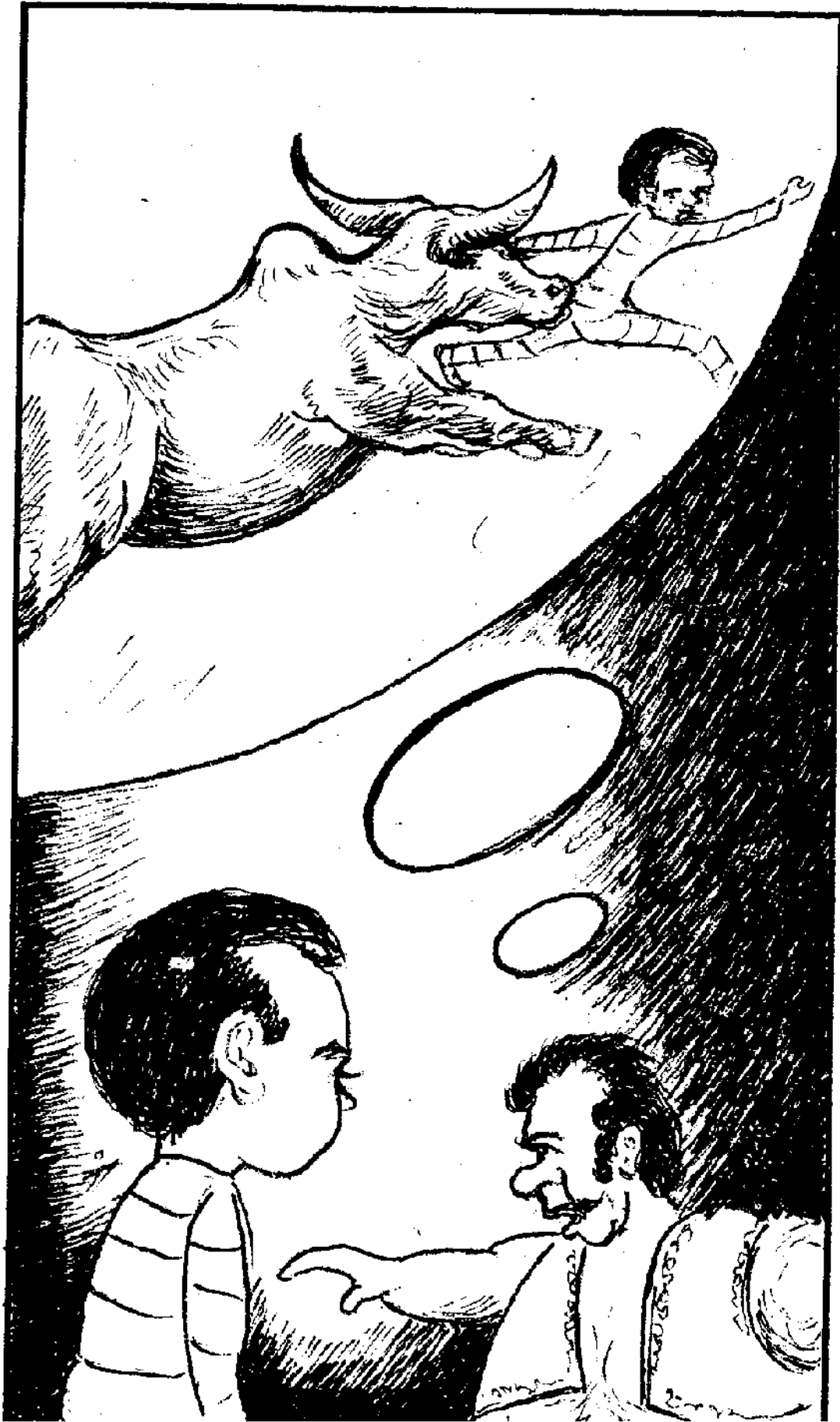
"یہ سوچ لو اگر تم نے مجھے مکہ مارا تو میں اٹھ کر تمہارے موٹے پیٹ میں ٹکر مار دوں گا اور تمہیں معلوم ہی ہے کہ میری ٹکر بڑے بڑے دیو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے اچھی طرح سوچ لو۔"_____آنگلو نے اسے بڑی سنجیدگی سے بتلایا۔

"ہاں یہ بات تو ہے اچھا چلو ہم صلح کر لیں اگر تم تھک کر گر بھی گئے تو میں تمہیں مکہ نہیں ماروں گا اور تم مجھے ٹکر نہ مارنا حساب برابر۔"_____بانگلو نے فوراً صلح کی پیش کش کرتے ہوئے کہا اور آنگلو اس شرط پر صلح کرنے پر راضی ہو گیا چنانچہ صلح کی خوشی میں دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے اور پھر بڑے اطمینان سے فرش پر لیٹ کر سو گئے۔کیونکہ اپنے نزدیک انہوں نے ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر لیا تھا آپس کے مسئلے میں وہ بوکارو کو یکسر بھول ہی گئے تھے جس سے صبح ان کا واسطہ پڑنا تھا۔

یہ ایک وسیع میدان تھا جس کے چاروں طرف اونچی اونچی سیڑھیاں سی بنی ہوئی تھیں۔ ان سیڑھیوں پر عورتوں کا ہجوم تھا۔ دائیں طرف اوپر شہزادی اور اس کی کنیزیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنگلو بانگلو کو تہہ خانے سے نکال کر میدان میں لاکھڑا کیا گیا تھا اور دونوں ہونق بنے سب کی شکلیں دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں کہیں بھی وہ جنگلی جانور بوکارو نظر نہیں آرہا تھا۔

چند لمحوں بعد شہزادی نے اپنے چاروں ہاتھوں سے زوردار تالیاں بجائیں اور پھر اس کی خاص کنیز چٹ پٹنی تیزی سے پیچھے ہٹی اور تھوڑی دیر بعد جب وہ دیوار کے قریب آئی تو اس کے ہاتھوں پر ایک طاقتور

بوکارو لدا ہوا تھا۔ اس نے قریب آ کر بوکارو کو نیچے آنگلو بانگلو کے قریب پھینک دیا۔ بوکارو ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور پھر یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے وہ جانور نہ ہو کوئی گیند ہو آنگلو بانگلو اس کے گرتے ہی تیزی سے پیچھے ہٹے اور دیوار کی جڑ کے ساتھ چمٹ کر کھڑے ہو گئے۔

''جاؤ آنگلو جاؤ اور اس کے آگے بھاگو''۔۔۔۔۔بانگلو نے معاہدے کے مطابق آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر بوکارو کو سامنے دیکھ کر بانگلو کی خوف کے مارے جان نکلی جا رہی تھی۔ یہ بوکارو انتہائی طاقتور اور قوی الجثہ تھا۔ اس کے نوکیلے سینگ برچھیوں کی طرح چمک رہے تھے۔ بڑی بڑی سرخ آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور منہ سے آگ کی لپٹیں نکل رہی تھیں۔

وہ جب اٹھ کر کھڑا ہوا تو اس کی نظریں سامنے کھڑے ہوئے آنگلو اور بانگلو پر جم سی گئیں اور انہیں دیکھ کر اس کی سرخ آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی اور سانس اور بھی زیادہ تیز ہو گیا۔ اس کے سانس کی آواز سے ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی انجن چل رہا ہو۔

اس کی بڑی سی سیاہ دم ایک دائرے کی صورت میں گردش کر رہی تھی۔

ادھر آنگلو بانگلو ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑ رہے تھے کہ بوکارو کے مقابلے میں آنگلو جائے اور آنگلو کہتا تھا کہ بانگلو جائے کہ اتنے میں بوکارو نے قدم بڑھائے اور پھر وہ انتہائی تیزی سے ان دونوں کی طرف بھاگنے لگا۔ اس کی رفتار سے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے بجلی چمک رہی ہو اور پھر پلک جھپکنے میں وہ آنگلو اور بانگلو کے قریب پہنچ گیا۔ آنگلو اور بانگلو اسے اپنے قریب پا کر چیخیں مارتے ہوئے دائیں بائیں بھاگنے لگے اور بوکارو جو پوری رفتار سے آرہا تھا ایک دھماکے کے ساتھ دیوار کے ساتھ ٹکرایا۔ یہ ٹکر اتنی زور دار تھی کہ بوکارو چند لمحوں تک وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا اور آنگلو اور بانگلو بھاگ کر میدان کے دونوں کناروں پر پہنچ گئے۔ اچانک تیز بھاگنے کی وجہ سے بانگلو کا سانس چڑھ گیا تھا اور وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد بوکارو کے ہوش درست ہوئے تو اس نے گردن موڑی اور پھر اس کی نظریں موٹے بانگلو پر

پڑیں۔ اس کی آنکھوں سے نفرت کی چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ دوسرے لمحے اس نے اپنا رخ بانگلو کی طرف کیا اور اس کی دم تیزی سے ہوا میں گردش کرنے لگی۔ بانگلو سمجھ گیا کہ بوکارو اب اس پر حملہ کرنے ہی والا ہے چنانچہ اس نے چیخ کر بوکارو سے کہا۔

''ارے پاگل بوکارو آنگلو دوسری طرف کھڑا ہے۔ معاہدے کے مطابق تمہیں اس کے پیچھے بھاگنا چاہئے۔ میں تو صرف مکہ مار کر تمہارا پیٹ پھاڑوں گا۔'' بانگلو نے چیخ کر بوکارو کو اپنے معاہدے کے متعلق بتلانا چاہا مگر بوکارو کو بھلا ان کے معاہدے کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ زور دار ٹکر کھانے کے بعد وہ ویسے بھی جھنجھلایا ہوا تھا اس لئے زوردار آواز میں پھنکارتا ہوا وہ تیر کی طرح بانگلو کی طرف بھاگنے لگا اور بانگلو بیچارہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر بوکھلایا ہوا میدان کی دوسری طرف بھاگنے لگا اور ساتھ ساتھ وہ کہتا بھی جا رہا تھا۔

''یہ غلط ہے۔ یہ فاؤل ہے۔ یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔'' ـــــــ مگر اس غریب کی کون سنتا تھا اسے یوں بھاگتے دیکھ کر شہزادی سمیت تمام بدروحیں ہنس ہنس

کر پاگل ہونے کے قریب ہو گئیں۔

پھر اس سے پہلے کہ بانگلو غریب میدان کے دوسرے سرے تک پہنچتا بوکارو نے اسے جا لیا اور دوسرے لمحے اس کی زوردار ٹکر بانگلو کی پشت پر پڑی اور بانگلو غریب چیخ مار کر منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور بوکارو بھاگتا ہوا میدان کے درمیان میں آ گیا۔

بانگلو نے نیچے گرتے ہی بڑی تکلیف سے کروٹ بدلی اور اس کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں۔

''ارے ظالم مار ڈالا اف اللہ۔ ہائے میری جان نکلی جا رہی ہے۔ خدا غارت کرے ایسی شہزادی اور شادی کو اس سے تو میں کنوارا ہی اچھا تھا'' ــــــ بانگلو سسکیوں کے ساتھ ساتھ بڑبڑا بھی رہا تھا مگر بوکارو کی نظریں اب آنگلو پر جمی ہوئی تھیں جو میدان کے دوسرے کنارے پر کھڑا خوف سے لرز رہا تھا۔ بانگلو کا حشر تو وہ دیکھ ہی چکا تھا اس لئے اسے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی وہ سوچ رہا تھا کہ بانگلو جیسا بھاری بھر کم آدمی تو پھر بھی بوکارو کی ٹکر برداشت کر گیا تھا اگر یہی ٹکر اسے لگتی تو اس کی تو ایک ہڈی بھی سلامت نہ
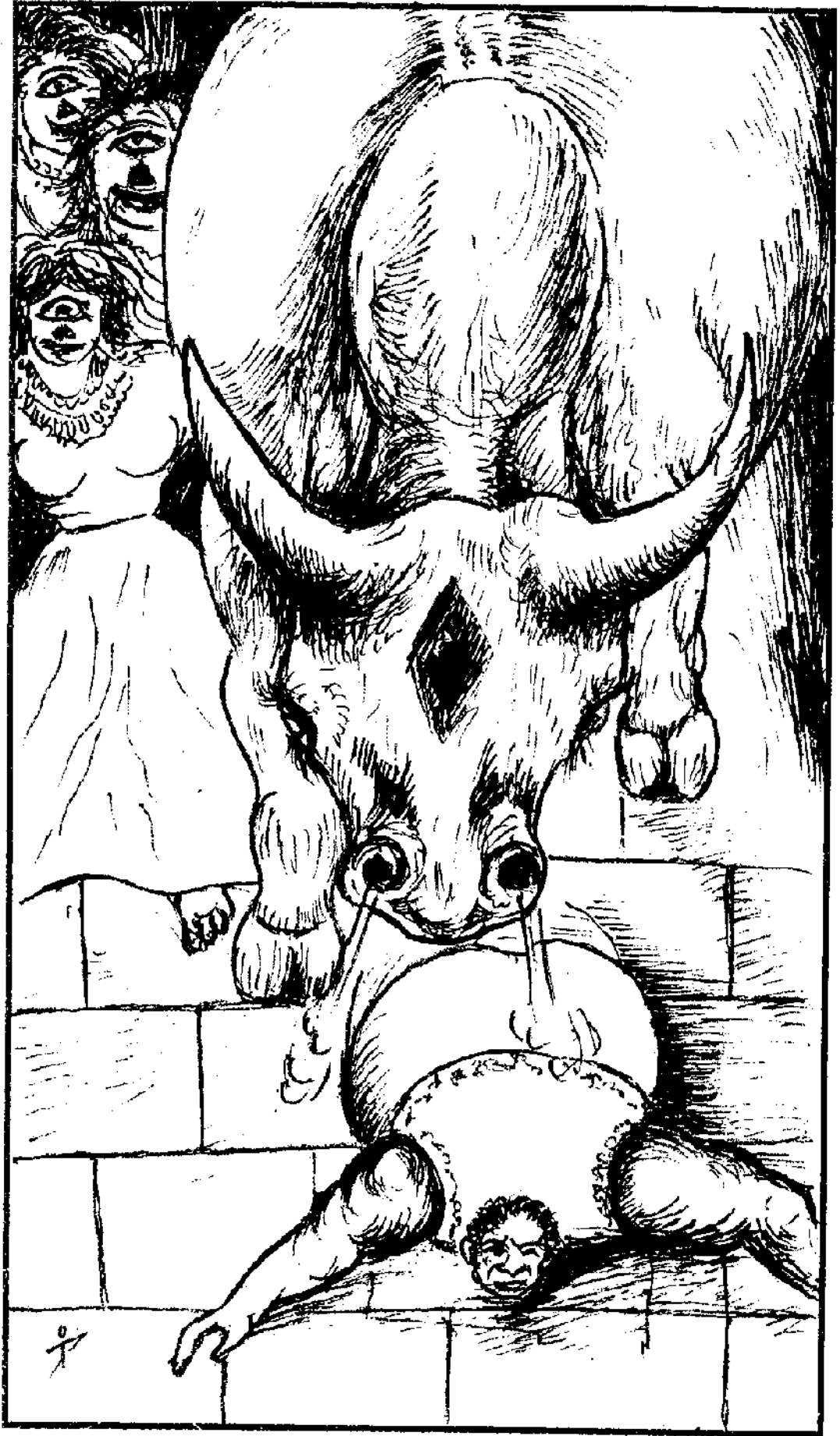
بچتی۔

ابھی وہ یہی سوچ ہی رہا تھا کہ بوکارو نے اس کی
طرف بھاگنا شروع کر دیا۔

آنگلو نے جب بوکارو کو اپنی طرف بجلی کی طرح بڑھتے ہوئے دیکھا تو گھبرا کر اس نے تیزی سے بوکارو کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔

صورت حال یہ تھی کہ میدان کے درمیان سے بوکارو بجلی کی سی تیزی سے آنگلو کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ اور میدان کے دوسرے سرے سے آنگلو بوکھلایا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا بوکارو کی طرف بھاگتا چلا آ رہا تھا۔ بوکارو میں بھی جنگلی سانڈ کی سی خصوصیت تھی کہ وہ بھی بھاگتے وقت سر نیچے کر کے ناک کی سیدھ میں تیزی سے بھاگتا تھا۔

چنانچہ جیسے ہی آنگلو اور بوکارو ایک دوسرے کے

مقابل پہنچے۔ آنگلو تیزی سے ایک لمبا قدم بھر کر بائیں طرف ہو گیا

اور بوکارو اپنے ہی زور میں آگے بھاگتا چلا گیا اور آنگلو اس کی مخالف سمت بھاگتا ہوا فرش پر پڑے بانگلو کے قریب پہنچ گیا۔آنگلو تو بانگلو کے قریب پہنچ کر رک گیا تھا البتہ بوکارو پورے زور سے بھاگتا ہوا ایک دھماکے سے دیوار کے ساتھ ٹکرایا۔

اس بار شاید ٹکر پہلے سے زیادہ زور دار تھی۔ کیونکہ دیوار سے ٹکرا کر بوکارو نیچے گر پڑا تھا۔ بانگلو بھی اس دوران اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا اس نے جب بوکارو کو زمین پر گرتے دیکھا تو اس کو فوراً اپنے معاہدے کا خیال آ گیا کہ اس نے زمین پر گرے ہوئے بوکارو کو زوردار مکہ مارنا ہے چنانچہ وہ بھی گرتا پڑتا بوکارو کی طرف بھاگنے لگا۔ البتہ آنگلو وہیں رک گیا۔

ابھی بانگلو بوکارو کے قریب پہنچا بھی نہیں تھا کہ بوکارو اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس بار اس کی آنکھوں میں غصہ اور جھنجھلاہٹ صاف طور پر نمایاں تھی۔ آنگلو اور

بانگلو نے اسے نیچا کر رکھ دیا تھا اور دو ٹکریں کھا کر اب وہ سنبھل چکا تھا۔ چنانچہ بانگلو کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر بھی وہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اسے کھڑا دیکھ کر بانگلو درمیان میں کھڑا ہو گیا اور ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے بڑے غصیلے لہجے میں دوسرا ہاتھ اس کی طرف لہراتے ہوئے کہنے لگا۔

''ارے میرے پہنچنے سے پہلے کیوں کھڑے ہو گئے ہو۔ مجھے مکہ تو مارنے دینا تھا اب آنگلو کیا کہے گا کہ میں مکہ بھی نہ مار سکا۔''____ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ بوکارو بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بھاگ پڑا۔

اس بار اس کا ارادہ انتہائی خطرناک تھا۔ اس کے دونوں برچھیوں جیسے سینگوں کا رخ بانگلو کی موٹی توند کی طرف تھا۔

''شاباش بیٹے شاباش مکہ کھانے آ رہے ہو۔'' بانگلو نے یہ سمجھ کر کہ بوکارو اس کی بات مان کر اس سے مکہ کھانے آ رہا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی مٹھی بند کر لی اور بوکارو کو مکہ مارنے کے لئے تیار ہو گیا مگر بوکارو

کے قریب پہنچنے پر بانگلو نے سوچا کہ اس کے سامنے سر پر آکر مکہ مارا تو کہیں سینگ پر نہ لگے اور پھر معاہدے میں یہ شامل تھا کہ بانگلو اس کے پیٹ پر مکہ مارے گا۔

چنانچہ جیسے ہی بوکارو قریب پہنچا۔ بانگلو اچھل کر ایک طرف ہوا تو بوکارو بھی اس کی طرف مڑنے لگا مگر بانگلو کا ستون نما ہاتھ حرکت میں آیا اور پھر ایک زوردار دھماکے سے اس نے پوری قوت سے اپنا گرزنما مکہ پوری رفتار سے بھاگتے ہوئے بوکارو کے پیٹ پر جڑ دیا۔

اب ظاہر ہے مکہ بھی بانگلو کا ہو اور پوری قوت سے مارا گیا ہو۔ اور ادھر بوکارو بھی پوری رفتار میں تھا اس لئے مکہ پڑتے ہی بوکارو اچھل کر چند فٹ دور فرش پر جا گرا۔

”ہا ہا ہا۔ دیکھا میری طاقت۔ آنگلو دیکھو میں نے ایک ہی مکے میں بوکارو کو گرا دیا ہے۔“ ـــــــ بانگلو خوشی سے اچھلنے لگا۔

ادھر آنگلو جو قریب ہی کھڑا تھا اسے بانگلو کی یہ
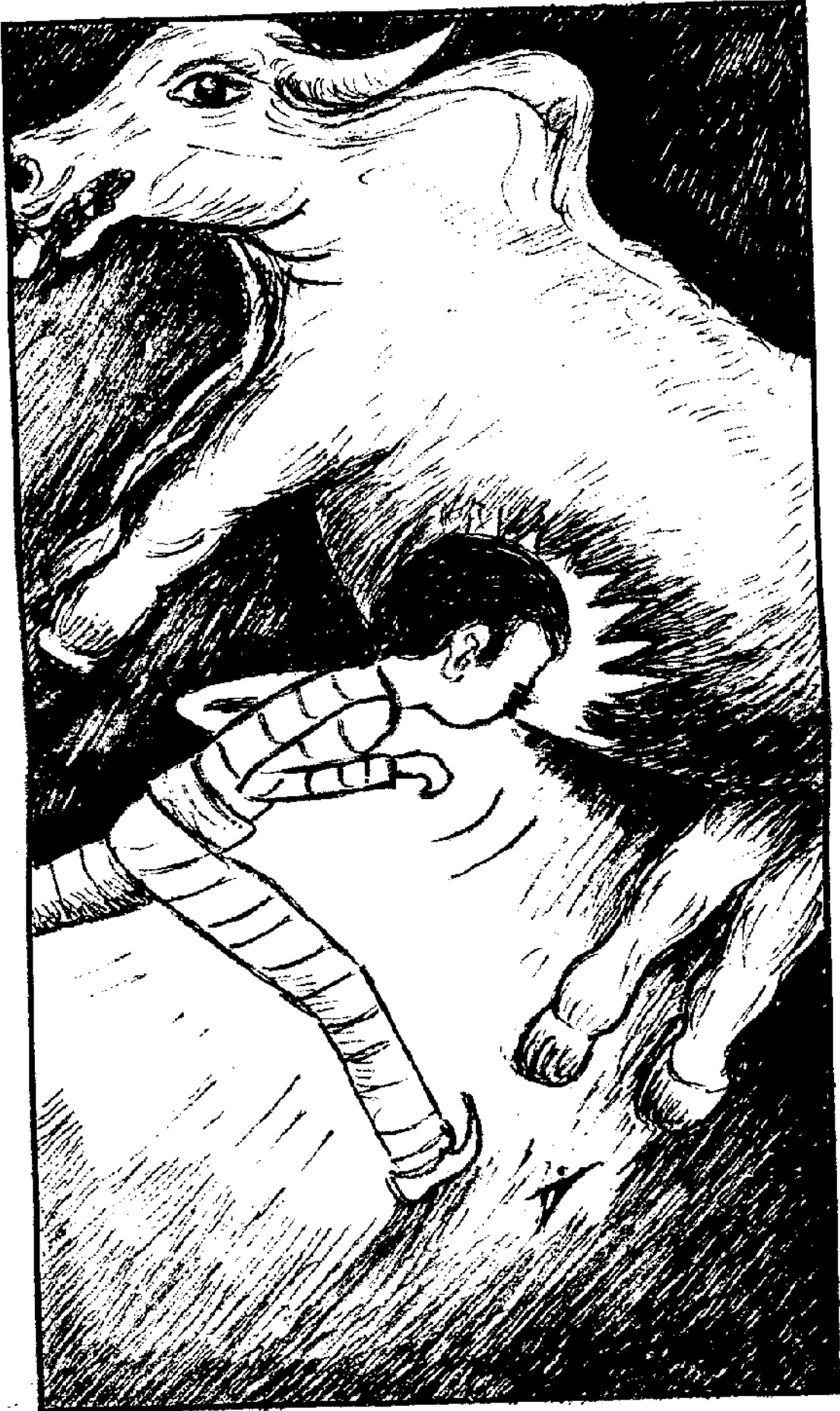
لڑائی بے حد بری لگی۔ چنانچہ وہ بھی جوش کے عالم میں بوکارو کی طرف بھاگ پڑا۔ ادھر بوکارو کھڑا ہوا ہی تھا کہ آنگلو اس کے سر پر پہنچ گیا اور پھر آنگلو نے اپنے تربوز جیسے سر کی بھرپور ٹکر کھڑے ہوتے ہوئے بوکارو کے پیٹ پر جما دی اور بوکارو ایک بار پھر نیچے گر پڑا۔

"ہا ہا۔ دیکھا بانگلو میری طاقت، ایک ہی ٹکر میں بوکارو کو گرا دیا۔ میں تم سے زیادہ طاقتور ہوں۔" آنگلو نے مغرورانہ لہجے میں بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تم سے زیادہ طاقتور ہوں۔"——— بانگلو کو بھی غصہ آ گیا۔

چنانچہ وہ بھی دوسری بار مکہ لہراتا ہوا بوکارو کی طرف بھاگ پڑا اور پھر اس نے بھی اٹھتے ہوئے بوکارو کو مکہ مار کر ایک بار پھر نیچے گرا دیا۔ اس کے ہٹتے ہی ضد میں آنگلو آگے بڑھا اور اس نے بھی بوکارو کے پیٹ میں ٹکر جما دی۔ پھر تو یہ حالت ہو گئی کہ ایک دوسرے کی ضد میں باری باری بوکارو کو مکے اور ٹکریں کھانی پڑ گئیں۔ انہوں نے بوکارو کو اس قابل ہی نہیں رہنے دیا

کہ وہ اٹھ کر انہیں ٹکر مار سکتا۔ مسلسل مکے اور ٹکریں کھا کر اب بوکارو میں اتنی ہمت ہی نہ رہی کہ وہ اٹھ سکے۔

''تم ابھی تک اس کا پیٹ ہی نہیں پھاڑ سکے کہتے تھے ایک ہی مکے میں پیٹ پھاڑ دوں گا۔'' ـــــ آنگلو نے بانگلو کو چڑاتے ہوئے کہا۔

''یہ بات ہے ابھی لو۔'' ـــــ بانگلو نے جوشیلے لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ کر زمین پر پڑے بوکارو کے پیٹ میں پوری قوت سے تابڑ توڑ مکے برسانے شروع کر دیئے۔

ابھی اس نے چار پانچ مکے ہی مارے ہوں گے کہ پچک کی آواز ابھری اور اس کا گرز نما مکہ بوکارو کے پیٹ میں گھستا چلا گیا۔ اس نے واقعی بوکارو کا پیٹ پھاڑ دیا تھا اور شاید اس کا مکہ بومارو کی کسی نازک جگہ پر لگا تھا کہ بوکارو ذرا سا تڑپا اور پھر اس نے سر ڈال دیا۔ اس کی آنکھیں دھندلا گئیں وہ مر چکا تھا۔

بوکارو کے مرتے ہی تمام بدروحوں نے خوشی سے نعرے مارنے شروع کر دیئے اور پھر وہ میدان میں کود

پڑیں اور آنگلو اور بانگلو کے گرد گھیرا ڈال کر ناچنے لگیں۔ شہزادی کا چہرہ بھی خوشی سے کھل اٹھا تھا کہ اس کے ہونے والے دونوں شوہر پہلی شرط میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

آنگلو بانگلو دونوں تہہ خانے کے فرش پر ایک دوسرے کے مقابل سر پکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔ کل انہوں نے شہزادی کے سابقہ شوہر کی روح سے لڑنا تھا۔
"یار بانگلو ہمیں دلہن بھی ملی تو کیسی چار ہاتھوں والی جب ہم اپنی دلہن کو لے کر دنیا کی سیر کو نکلیں گے تو سب لوگ ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ ہمیں طعنے دیں گے کہ آنگلو بانگلو کی دلہن دیکھو ہمیں یہ شادی کا لالچ بڑا مہنگا پڑا۔ مجھے تو شہزادی کے تصور سے ہی خوف آتا ہے شادی کے بعد جب اس کے قریب بیٹھنا پڑے گا تو کہیں مجھے قے آنی نہ شروع ہو جائے۔"_____ آنگلو نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں بانگلو سے کہا۔

"مذاق اڑائیں گے تو اڑانے دو۔ تم فکر نہ کرو۔ ایک بار مذاق ان کے ہاتھوں سے اڑ گیا تو پھر دوبارہ ان کے قابو نہیں آئے گا۔ پھر شہزادی ہم دونوں کی بیوی ہوگی۔ اس کے چار ہاتھ ہیں تو دو تمہارے اور دو میرے۔ چھ ٹانگیں ہیں تو تین تمہاری اور تین میری۔ اس میں حرج ہی کیا ہے۔"_____ بانگلو نے اطمینان سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔

"یہ تو ٹھیک ہے مگر اس کے کان بہت لمبے ہیں۔ اتنے لمبے کان اچھے نہیں لگتے۔"_____ آنگلو نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔

"تم بھی تو نرے گھامڑ ہو تمہیں کیا پتہ بڑے کان اچھے ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں شہزادی کے ایک طرف تم بیٹھ جانا دوسری طرف میں اور شہزادی اپنے دونوں کان ہلاتی رہے گی۔ اور ہمیں پنکھے لگوانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔"_____ بانگلو شاید بوکارو کو ختم کر کے بڑے موڈ میں تھا۔ اس لئے وہ ہر چیز کے روشن پہلو سوچ رہا تھا۔

"مگر اس کی تو ناک بھی نہیں ہے۔ اب بغیر ناک

کی بیوی بھی کہیں ہوتی ہے۔'' ـــــــ آنگلو بھی شاید شہزادی کے عیب گنوانے پر تل گیا تھا۔

''تو کیا ہوا تمہاری ناک بے حد موٹی ہے آدھی ناک کاٹ کر شہزادی کو لگا دیں گے۔'' ـــــــ بانگلو نے اس کا بھی حل بتلا دیا۔

''نہیں نہیں میری ناک نہ کاٹنا مجھے بے ناک کی ہی بیوی اچھی لگتی ہے۔'' ـــــــ آنگلو کو فوراً ہی اپنی ناک بچانے کی فکر پڑ گئی۔

''یہ تو بعد میں سوچیں گے کہ تمہاری ناک کٹنی چاہئے یا نہیں۔ فی الحال تو مسئلہ یہ ہے کہ ابھی ہمیں شہزادی کے سابقہ شوہر کی روح سے بھی لڑنا ہے پتہ نہیں اب وہ روح کیسی ہوگی۔'' ـــــــ بانگلو کو روح کا خیال آ گیا۔

''روح کیسی ہوتی ہے۔ تم بھی بیوقوفوں والی باتیں کر رہے ہو۔ روح صرف روح ہی ہوتی ہے شکر کرو شہزادی کے سابقہ شوہر کی روح صرف روح ہے بدروح نہیں ہے ورنہ تو ہم مارے جاتے۔'' ـــــــ آنگلو نے جواب دیا۔

''مگر شہزادی تو کہہ رہی تھی کہ وہ چھ ماہ کی بھوکی ہے۔ چھ ماہ کی بھوکی روح تو بے حد خطرناک ہوگی۔ تمہیں تو خیر اس نے کچھ نہیں کہنا کیونکہ تم دبلے پتلے ہو۔ البتہ میرے جسم پر موجود گوشت دیکھ کر یقیناً اس کی رال ٹپک پڑے گی۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے خوفزدہ نظروں سے اپنے پلے ہوئے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''بانگلو تمہارا قصور نہیں ہے۔ تمہاری کھوپڑی میں عقل کی گنجائش ہی نہیں تھی جو اللہ میاں اس میں عقل ڈالتے۔ارے احمق تم نے یہ نہیں سوچا کہ چھ مہینے کی بھوکی روح میں اتنی ہمت ہی کہاں رہ گئی ہو گی کہ وہ آنکھ کھول کر ہمیں دیکھ سکے۔ کھانا تو ایک طرف رہا وہ تو بیچاری بھوک کے مارے خود مرنے کے قریب ہو گی۔ تم خود سوچو اگر تمہیں چھ ماہ تک کھانے کے لئے کچھ نہ ملے تو تمہارا کیا حشر ہوگا۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔

''کمال ہے۔ میرے خیال میں شادی ہونے کا سن کر تمہاری عقل نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ واقعی تم نے بے حد عقلمندی کی بات کی ہے۔ میں نے تو اس

بارے میں سوچا ہی نہ تھا۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں کس بات کی فکر ہے ہم شہزادی کے سابقہ شوہر کی روح کو کسی کلی کی طرح مسل کر رکھ دیں گے۔'' بانگلو نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ہاں اس لئے تو میں مطمئن تھا۔''_____آنگلو نے اپنی تعریف سن کر خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے پھر کیا فکر۔ آؤ سو جائیں کل اس روح کو ختم کر کے پرسوں ہماری شادی ہو جائے گی۔ چنانچہ اب تو قصہ ختم ہوا۔''_____بانگلو نے مطمئن ہو کر زمین پر پاؤں پھیلاتے ہوئے کہا۔

''یار بانگلو ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس شہزادی سے شادی کر لو اور میں کسی طرح اس قلعے سے باہر نکل جاؤں۔ میرا دل نہیں مان رہا کہ اتنی بدصورت اور خطرناک شہزادی سے شادی کروں۔ مجھے تو پہلی والی شہزادیاں بے حد پسند تھیں۔ میں تو انہی میں سے کسی سے یا پھر ان سے بھی زیادہ کسی خوبصورت شہزادی سے شادی کروں گا۔ میں نے کون سی روز روز شادی کرنی ہے۔''_____آنگلو نے مایوس لہجے میں کہا۔

''تمہاری یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ واقعی ہم نے کون سی روز روز شادیاں کرنی ہیں پھر سال گزرتے دیر نہیں لگتی اور شہزادی نے پہلے مجھے کھا جانا ہے اس لئے میں بھی نہیں کرتا شادی۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے بھی اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

وہ بھلا کس طرح گوارا کر سکتا تھا کہ آنگلو تو خوبصورت شہزادی سے شادی کرے اور اس کی شادی اتنی بدصورت اور آدم خور بدروح شہزادی سے ہو۔

''تو پھر ایسا ہے کہ کل شہزادی کے سابقہ شوہر کی روح سے پوچھیں گے کہ وہ کوئی طریقہ بتلائے۔ جس سے ہم قلعے سے باہر نکل سکیں کیونکہ وہ تو ایک سال یہاں رہا ہوگا اور دوسری بات یہ کہ اب وہ روح ہے اور روح ہر چیز جانتی ہے۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے بانگلو کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''تم بے حد عقلمند ہو آنگلو۔ آج سے میں نے تمہاری عقلمندی کو تسلیم کر لیا۔ اب آئندہ میں تم سے نہیں جھگڑوں گا۔ تم جو کہو گے وہی مانوں گا۔'' بانگلو نے آنگلو کی عقلمندی کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

''وعدہ رہا۔''_____آنگلو نے خوش ہو کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''پکا وعدہ۔''_____بانگلو نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

''بس پھر تم کوئی فکر نہ کرو اور اطمینان سے سو جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا۔''_____آنگلو نے یوں اطمینان سے کہا جیسے اب تک وہ بانگلو کے وعدے کا انتظار کر رہا تھا۔ ورنہ اس قلعے سے باہر نکلنے کا راستہ اسے پہلے سے ہی معلوم تھا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ دونوں اطمینان سے پاؤں پھیلا کر سو گئے جیسے تمام مسائل حل ہو چکے ہوں۔

دوسرے دن شہزادی اپنی کنیزوں سمیت خود چل کر ان کے پاس آئی۔ آنگلو بانگلو ابھی ابھی ناشتہ کر کے فارغ ہوئے تھے اور جس وقت شہزادی وہاں پہنچی تو بانگلو بڑی بڑی ڈکاریں لینے میں مصروف تھا۔

''آنگلو بانگلو کیا تم میرے سابق شوہر کی روح سے لڑنے کے لئے تیار ہو۔''____شہزادی نے بڑے ناز بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لڑنا اس نے کیا ہے البتہ اسے ختم کرنے کے لئے ہم تیار ہیں۔''____بانگلو نے غرور سے پر لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تو چلو میں تمہیں اس قید خانے تک پہنچ

دوں جہاں وہ قید ہے۔ تم اسے ختم کر دو اور پھر کل ہم شادی کر لیں گے۔ میں شادی کے لئے بے حد بے چین ہوں دن گزرتے جا رہے ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ اگر میں نے جلد ہی شادی نہ کی تو پھر میں مر جاؤں گی اور میرے مرنے کے ساتھ ہی قلعے میں موجود تمام بدروحیں بھی مر جائیں گی۔''۔۔۔۔۔۔ شہزادی نے کہا۔

''چلو شہزادی ہم تیار ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ کاش ایک مہینہ ایک گھنٹے میں گزر جائے اور یہ بدروحیں مر جائیں۔

بانگلو بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر شہزادی انہیں لئے ہوئے تہہ خانے سے باہر نکل آئی۔ باہر آ کر شہزادی نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں چند لمحوں بعد شہزادی کی آواز آئی۔

''اب آنکھیں کھول دو۔''۔۔۔۔۔۔ ان دونوں نے اس کی آواز سنتے ہی آنکھیں کھول دیں اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب وہ ایک بہت بڑے دروازے

کے سامنے کھڑے تھے۔ دروازہ کسی جانور کی کھال کا بنا
ہوا تھا۔

''**یہ** اس قید خانے کا دروازہ ہے جس میں میرے سابق شوہر کی روح قید ہے۔ اب میری بات دھیان سے سن لو۔ میرا سابق شوہر ایک خوفناک دیو تھا۔ اس کی روح بھی اسی طرح خوفناک دیو کی شکل میں ہے اور پھر چھ ماہ سے بھوکی ہے۔ اس لئے وہ پہلے سے کہیں زیادہ خوفناک اور بپھری ہوئی ہو گی۔ اس لئے دھیان سے لڑنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو کھا کر دوبارہ زندہ ہو جائے اور مجھے اس سے شادی کرنی پڑے۔ اس طرح میں دو شوہروں سے محروم ہو جاؤں۔''۔۔۔۔۔ شہزادی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تم بے فکر رہو شہزادی۔ ہم نے پرستان میں وہاں

کے سب سے زیادہ خطرناک اور طاقتور دیو کو شکست دے دی تھی یہ بیچارہ روح دیو بھلا ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے۔" آنگلو نے اپنے سینے کی ہڈیاں ابھارتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر شہزادی نے اطمینان سے سر ہلا دیا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ دروازے کی طرف اٹھایا اور کچھ پڑھ کر زور سے پھونک ماری۔ اس کے پھونک مارتے ہی دروازہ درمیان میں سے کھلتا چلا گیا۔

اور شہزادی نے آنگلو بانگلو کو اندر جانے کا اشارہ کیا اور پھر آنگلو اکڑتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کے پیچھے بانگلو بھی چل پڑا اور وہ دونوں کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور شہزادی ایک طویل سانس لے کر اپنی کنیزوں سمیت واپس چل دی۔ صرف اس کی خاص کنیز چٹ پٹنی دروازے کے قریب کھڑی رہ گئی۔ وہ اس لئے یہاں کھڑی تھی کہ اگر وہ دونوں جیت جائیں تو انہیں قید خانے سے باہر نکال سکے۔

آنگلو اور بانگلو جیسے ہی اندر داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں پر

بھی اسی جانور کی کھال منڈھی ہوئی تھی جو دروازے پر موجود تھی۔ چھت پر بھی وہی کھال موجود تھی۔ کمرے کے ایک کونے میں ایک خوفناک اور لمبا تڑنگا دیو دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں بالکل بے جان تھیں۔ جیسے ہی آنگلو بانگلو اندر داخل ہوئے دیو کی بے نور آنکھیں ان پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر کریہہ سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''ارے باپ رے۔ یہ روح تو نہیں یہ تو اصل دیو ہے۔ شہزادی نے ہم سے جھوٹ بولا ہے۔ اس لئے ہم یہ شرط ماننے کے لئے تیار نہیں۔''_____ بانگلو نے خوفزدہ نظروں سے دیو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔ شہزادی نے واقعی جھوٹ بولا ہے۔ اس لئے شہزادی پر جرمانہ ہونا چاہئے۔ اس نے تو کہا تھا کہ روح چھ ماہ سے بھوکی ہے۔ مگر یہ دیو تو ٹھیک ٹھاک بیٹھا ہوا ہے۔''_____ آنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

دیو مسلسل ان کی جانب بے نور آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تو تم ہو شہزادی کے نئے شوہر۔ واہ بھئی واہ

اس بار تو شہزادی نے بڑے اچھے شوہر منتخب کئے ہیں۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ کسی دیو سے لڑنا پڑے گا مگر تم تو حلوہ ہو حلوہ خوب مزیدار گوشت ہوگا تم دونوں کا۔ میں اس دعوت کے لئے شہزادی کا شکریہ ضرور ادا کروں گا۔'' دیو نے زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر جب وہ کھڑا ہوا تو اس کا سر چھت کے قریب جا لگا۔ وہ واقعی بے حد طاقتور اور خوفناک دیو تھا۔ اس کے بڑے بڑے دانت جو منہ سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ خوب چمک رہے تھے۔

''نہیں دیو بھائی ہم تو خود شہزادی سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ یہ شہزادی تو خواہ مخواہ ہمارے گلے پڑ گئی ہے ہمیں تو معاف رکھو اور تم خود ہی شہزادی سے شادی کر لو''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

''ہو ہو بھولے آدم زاد شہزادی اسی طرح گلے پڑ جاتی ہے ورنہ کون اس بدصورت اور گندی شہزادی سے شادی کرنے پر تیار ہوتا ہے''۔۔۔۔۔۔ دیو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''پھر نہ کرو شادی مگر ہماری تو جان بخشو۔ ہم سے شہزادی نے جھوٹ بولا ہے کہ ہمیں اس کے سابقہ شوہر کی روح سے لڑنا پڑے گا۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے پہلے سے بھی زیادہ عاجزی بھرے لہجے میں کہا۔

''اور یہ بھی تو بتاؤ بانگلو کہ روح چھ ماہ کی بھوکی ہو گی۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے مزید ٹکڑا لگایا۔

''شہزادی کی دونوں باتیں ٹھیک ہیں بھولے آدم زادو۔ میں واقعی چھ ماہ کا بھوکا ہوں مگر اب تم دونوں کو کھا کر یقیناً میری بھوک بھی ختم ہو جائے گی اور میں دوبارہ زندہ بھی ہو جاؤں گا۔''۔۔۔۔۔۔ دیو نے انہیں بتلایا۔

'' پیارے دیو بھائی ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمیں نہ کھاؤ۔ ہم بھی پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے لرزتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

انہیں اپنا انجام صاف نظر آ رہا تھا۔ بھلا اتنے چھوٹے سے کمرے میں وہ دیو کے ہاتھ سے کیسے بچ سکتے تھے۔

"نہیں اب میں مزید بھوک برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر میں تمہیں نہ کھاؤں تو تم مجھے ہلاک کر دو گے اور اگر تم نے مجھے ہلاک بھی نہ کیا اور میں نے بھی تمہیں نہ کھایا تو شہزادی تمہیں کھا جائے گی۔ شہزادی کی بجائے میں اپنا پیٹ کیوں نہ بھروں۔" ——— دیو نے کہا اور پھر اچانک اس نے اپنے ہاتھ کو تیزی سے حرکت دی اور دوسرے لمحے ایک ہی جھٹکے میں بانگلو کی گردن اس کے طاقتور ہاتھ میں آ گئی۔ آنگلو نے خوفزدہ ہو کر بھاگنا چاہا مگر دیو کا دوسرا ہاتھ بجلی کی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے آنگلو بھی اس کے طاقتور ہاتھ میں اٹھتا چلا آیا۔ اب وہ دونوں اس کے ہاتھوں میں تڑپ رہے تھے۔

"ہا ہا ۔ خوب مزہ آئے گا۔ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ آدم زاد کا گوشت دنیا میں سب سے مزیدار گوشت ہوتا ہے۔" ——— دیو نے بھیانک انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

آنگلو اور بانگلو کی حالت بے حد خراب تھی۔ آنگلو کو موت سامنے کھڑی نظر آ رہی تھی۔ دیو کی گرفت اتنی

سخت اور طاقتور تھی کو بانگلو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس رکتا جا رہا ہو۔ اس کے دماغ میں اندھیرا چھا رہا تھا اور آنکھیں باہر نکلنے کے قریب ہو گئی تھیں۔ ادھر آنگلو کو دیو نے سینے سے جکڑا ہوا تھا اور دیو کی گرفت اتنی سخت تھی کہ آنگلو غریب تو تقریباً آدھ موا ہو چکا تھا۔

پھر دیو نے اپنا غار نما منہ کھولا اور بانگلو کو منہ کے قریب لے گیا۔ وہ شاید اسے سالم ہی منہ میں ڈال لینا چاہتا تھا۔ ابھی دیو نے اسے منہ میں ڈالنا ہی چاہا تھا کہ بانگلو نے فطری طور پر اپنی زندگی بچانے کے لئے جدوجہد شروع کر دی۔ اس کے دونوں ہاتھ آزاد تھے چنانچہ دونوں ہاتھوں سے اپنے گرز نما مکے پوری قوت سے دیو کی آنکھوں میں مار دیئے مگر دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے رہتے سہتے ہوش بھی گم ہو گئے کہ اس کے مکے لگنے کے باوجود بھی دیو کی آنکھوں کو قطعی کوئی ضرب نہ پہنچی تھی۔ وہ ویسے کی ویسی ہی تھیں۔

دیو نے ایک اور بھیانک قہقہہ لگایا اور پھر کہنے لگا۔ ”نادان آدم زادو میں تو روح ہوں مجھ پر تمہارے

کے کوئی اثر نہیں کر سکتے۔''

اب تو آنگلو اور بانگلو دونوں کو یقین ہو گیا کہ انہیں دنیا کی کوئی طاقت موت سے نہیں بچا سکتی۔ چنانچہ انہوں نے ہاتھ پیر ڈھیلے کر دیئے اور آنکھیں بند کر لیں۔ اپنی طرف سے انہوں نے موت کو مجبوری سمجھ کر قبول کر ہی لیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ دیو انہیں کھاتا اچانک آنگلو کے ذہن میں ایک خیال آ گیا۔ چنانچہ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر تیز لہجے میں دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اے دیو کی روح تمہیں حضرت سلیمانؑ کی قسم ہمیں نہ کھانا۔''

جس وقت آنگلو نے یہ بات کی اس وقت دیو بانگلو کو آدھا اپنے منہ میں ڈال چکا تھا۔ آنگلو کی بات سنتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹایا اور بانگلو اس کے منہ سے باہر آ گیا۔

''یہ کیا کہہ دیا تم نے۔ فوراً اپنی قسم واپس لو ورنہ میں تمہارا برا حشر کروں گا۔''_____دیو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہمیں چھوڑ دو اچھے دیو۔ ہم یہاں سے چلے جائیں گے ہم شہزادی سے شادی نہیں کریں گے۔ ہم تمہیں ہلاک بھی نہیں کریں گے۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے بھی دیو کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بے بسی سے کہا۔

دیو چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے ان دونوں کو فرش پر کھڑا کر دیا اور خود بھی سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

دیو کے ہاتھوں سے آزاد ہوتے ہی بانگلو نے اپنی گردن اور آنگلو نے اپنا سینہ ملنا شروع کر دیا۔

جب ان کے ہوش ٹھکانے لگے تو انہوں نے دیو کی طرف دیکھا ویسے بانگلو بڑی عقیدت بھری نظروں سے آنگلو کو بھی دیکھ رہا تھا کیونکہ آنگلو اگر ایک لمحہ اور نہ بولتا تو بانگلو تو دیو کے پیٹ میں پہنچ چکا تھا۔

''اچھے دیو ہمیں قلعے سے باہر نکال دو ہم تمہارے بے حد مشکور ہوں گے۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں تم اس قلعے سے باہر نہیں نکل سکتے۔ یہی تو مجبوری ہے بدروحوں نے اس کے تمام راستے بند کر رکھے ہیں اگر ایسا ممکن ہوتا تو میں تم سے پہلے یہاں

سے نکل چکا ہوتا۔''ـــــــ دیو نے جواب دیا۔

'' تو پھر اب کیا کریں۔''ـــــــ بانگلو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''وہی تو سوچ رہا ہوں۔ تم نے قسم ہی ایسی ڈالی ہے کہ اب میں تمہیں نہیں کھا سکتا ورنہ میں قیامت تک کے لئے عذاب میں مبتلا ہو جاؤں گا اور دوسری کوئی صورت نظر نہیں آتی۔''ـــــــ دیو نے بھی پریشان لہجے میں کہا۔

''دیکھو اچھے دیو۔ بات یہ ہے کہ اگر تم ہمیں کھا بھی جاؤ اور شہزادی سے شادی بھی کر لو تب بھی ایک سال بعد شہزادی تمہیں کھا جائے گی اور تم پھر اس قید خانے میں آ جاؤ گے اور اس کا اور شوہر تمہیں ختم کر دے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم کوئی ایسی ترکیب سوچو کہ جس سے ہم بھی نکل جائیں اور تم بھی بچ جاؤ۔''ـــــــ بانگلو نے کہا۔

''کیوں نہ ہم یہی قسم اس پر ڈال دیں۔''ـــــــ آنگلو نے کہا۔

''تم بے وقوف ہو۔ تم نے مجھ پر تو یہ قسم ڈال دی

ہے مگر تمہاری یہ قسم بدروحوں پر اثر نہیں کر سکتی اور جیسے ہی تم باہر نکلو گے شہزادی تمہیں کھا جائے گی۔"۔۔۔۔۔ دیو نے انہیں بتلایا۔

اور وہ دونوں ہی سوچ میں پڑ گئے کہ اب کیا کریں۔ دیو سے بچے ہیں تو شہزادی کھا جائے گی۔ عجیب چکر میں پھنس گئے تھے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی پھر اچانک دیو نے چونک کر کہا۔

"سنو آدم زادو۔ کیا تم سانپوں کی دنیا میں جانے کے لئے تیار ہو۔"

"سانپوں کی دنیا میں۔ نہ بابا نہ مجھے تو سانپ سے بے حد ڈر لگتا ہے۔"۔۔۔۔۔ بانگلو نے فوراً جواب دیا۔

"سانپوں کی دنیا۔ نہیں نہیں اچھے دیو یہ غلط ہے سانپ تو ہمیں ایک منٹ کے لئے بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔" آنگلو نے جواب دیا۔

"اچھا تم مجھے یہ بتلاؤ کہ تم اس قلعے میں کیسے آئے۔ شاید تمہاری کہانی سن کر میں کسی فیصلے پر پہنچ

سکوں۔"____دیو نے کہا اور پھر آنگلو نے اسے تمام کہانی تفصیل سے سنا دی۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ تم شادی کرنے کے چکر میں پھر رہے ہو۔ بہرحال اب تم پرستان کی شہزادی کو تو بھول جاؤ کیونکہ اب تم سیدھے راستے سے تو قلعے سے باہر نہیں نکل سکتے۔ ہاں البتہ تم ہمت کرو تو ایک اور صورت ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ ناگ شہزادی سے شادی کر لو۔ ناگ شہزادی عام عورت کے روپ میں رہتی ہے اور انتہائی خوبصورت ہے اگر تم اس سے شادی کر لو تو پوری دنیا کے سانپ تمہارے غلام ہو جائیں گے۔" دیو نے انہیں بتلایا۔

"ناگ شہزادی اور انتہائی خوبصورت۔ ہائیں کہاں ہے وہ۔"____آنگلو بانگلو نے جب ناگ شہزادی کے حسن کے متعلق سنا تو فوراً ہی ان کی رال ٹپک پڑی۔

"سانپوں کی دنیا میں۔"____دیو نے جواب دیا۔

"مگر ہم شہزادی تک پہنچیں گے کیسے۔ شہزادی کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی سانپ ہمیں ختم کر دیں گے۔" بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''سانپوں کی شہزادی تک تو تم پہنچ جاؤ گے مگر شہزادی نے اگر تم سے شادی نہ کی تو پھر یقیناً وہیں مر جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔۔دیو نے کہا۔

''اس بات کی فکر نہ کرو۔ ایک بار شہزادی مجھے دیکھ لے تو پھر تو وہ فوراً ہی شادی کرنے پر تیار ہو جائے گی۔ آخر مجھ میں کس بات کی کمی ہے۔''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے اپنے جسم پر فخریہ نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔

اور دیو طنزیہ انداز میں مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

''جلدی بتلاؤ اچھے دیو ہم سانپوں کی دنیا میں کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ ہم فوراً ناگ شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تمہاری بڑی مہربانی۔''۔۔۔۔۔۔وہ دونوں آگے بڑھ کر دیو کے پاؤں پڑ گئے۔

ناگ شہزادی کی خوبصورتی کا سن کر وہ سب کچھ بھول گئے تھے ۔ ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ ایک لمحہ نہ گزرے اور وہ ناگ شہزادی کے پاس پہنچ کر اس سے شادی کر لیں۔

''اچھا سنو۔ اس کمرے سے ایک راستہ سانپوں کی دنیا میں جاتا ہے۔ کیونکہ بدروح شہزادی اور ناگ

شہزادی آپس میں سہیلیاں ہیں۔"۔۔۔۔۔۔۔دیو نے جواب دیا۔

"ارے باپ رے اگر یہ بدروح شہزادی اس کی سہیلی ہے تو یہ تو ہمیں ناگ شہزادی سے شادی نہیں کرنے دے گی۔"۔۔۔۔۔۔۔آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے مگر اس کا بھی ایک حل ہے۔ وہ یہ کہ اگر بدروح شہزادی تمہیں ناگ شہزادی سے شادی کرنے کی اجازت دے دے۔ تب ناگ شہزادی تم سے ضرور شادی کرے گی۔"۔۔۔۔۔۔۔دیو نے جواب دیا۔

"تمہاری عقل بھی تمہارے جسم کی طرح موٹی ہے۔ ارے بے وقوف دیو بھلا بدروح شہزادی ہمیں کس طرح اجازت دے گی بھلا وہ اتنے اچھے شوہر اپنے ہاتھ سے کیوں گنوانے لگی۔"۔۔۔۔۔۔۔بانگلو نے انتہائی طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

"ارے موٹے ہوش میں رہ کر مجھ سے بات کرو۔ اگر بدتمیزی کی تو میں ایک ہی تھپڑ میں تمہاری چٹنی بنا دوں گا۔ میں تمہارے بھلے کی بات کر رہا ہوں اور تم

الٹا مجھے بے وقوف کہہ رہے ہو۔"۔۔۔۔۔دیو کو بانگلو کی بات پر شدید غصہ آ گیا۔

"ارے ارے غصہ نہ کرو۔ اچھے دیو یہ موٹا تو خود بیوقوف ہے۔ تم مجھ سے بات کرو اور ہاں اگر یہ تمہارے ساتھ بدتمیزی سے پیش آئے تو بے شک اس کی چٹنی بنا دینا۔ میں وہ چٹنی ناگ شہزادی کو تحفے کے طور پر پیش کروں گا۔ عورتوں کو ویسے بھی چٹنی بے حد پسند ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے اس تحفے کی بنا پر وہ مجھ سے شادی کرنے پر تیار ہو جائے۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری چٹنی نہ بنانا۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ گستاخی نہیں کروں گا ورنہ واقعی یہ آنگلو شہزادی سے اکیلا شادی کر لے گا۔"۔۔۔۔۔بانگلو نے دیو کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"سنو بدروح شہزادی کو میں سمجھا لوں گا۔ وہ تمہیں اجازت دے دے گی۔ میں ایک سال تک اس کا شوہر رہ چکا ہوں۔ اس لئے میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں مگر اس کے لئے میری ایک شرط ہے وہ یہ کہ

پہلے مجھے زندہ کر دو۔“ ـــــــ دیو نے کہا۔

”تو ہو جاؤ ہم نے تمہیں روکا ہے۔“ ـــــــ آنگلو نے بڑے فیاضانہ لہجے میں جواب دیا۔

”میں زندہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اگر تم دونوں میں سے ایک مجھے اپنا گوشت کھانے کی اجازت دے۔“ ـــــــ دیو نے انہیں بتلایا۔

”نہ بابا نہ۔ ہم باز آئے تمہیں زندہ کرنے سے ہمارا گوشت کوئی فالتو تھوڑی ہے۔“ ـــــــ بانگلو نے فوراً ہی جواب دیا۔ اسے شاید اپنے گوشت کی فکر پڑ گئی تھی کیونکہ دیو کی نظریں اس کے موٹے گوشت پر جمی ہوئی تھیں۔

”اگر میں زندہ نہ ہوا تو تمہیں وہ راستہ ہی نہیں ملے گا جو سانپوں کی دنیا کو جاتا ہے اور دوسری بات یہ کہ بدروح شہزادی تم دونوں کو کھا جائے گی۔“ ـــــــ دیو نے انہیں بتلایا۔

”بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ اچھا خیر یہ بتلاؤ تم کتنا گوشت کھا کر زندہ ہو سکتے ہو۔“ ـــــــ آنگلو نے مرے لہجے میں کہا۔

"بس تھوڑا سا گوشت صرف اتنا گوشت جتنا اس موٹے کی ران پر موجود ہے۔"۔۔۔۔۔۔دیو نے للچائی ہوئی نظروں سے بانگلو کی پلی ہوئی ران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"بھئی مجھے تو یہ شرط منظور نہیں ہے۔ گوشت تمہیں کھلاؤں میں اور آنگلو مفت میں ناگ شہزادی سے شادی کرے۔

ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم آنگلو کو کھا جاؤ اس کے کھانے سے تم زندہ ہو جاؤ گے اور پھر مجھے تم بدروح شہزادی سے اجازت لے کر ناگ شہزادی کے پاس پہنچا دو۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میرے جسم پر تو گوشت ہے ہی نہیں۔ ہڈیوں پر کھال منڈھی ہوئی ہے۔ دیو کے زندہ ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ گوشت کھائے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ وہ صرف تمہیں کھا سکتا ہے مجھے نہیں۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے فلسفیانہ انداز میں اپنے آپ کو بچاتے ہوئے کہا۔

"مگر آنگلو میرے بھائی۔ ذرا یہ سوچو کہیں یہ دیو ہمیں دھوکا نہ دے رہا ہو۔ ایسا نہ ہو یہ ہمارا گوشت کھا

کر زندہ ہو جائے اور زندہ ہونے کے بعد ہم دونوں کو مار ڈالے اور پھر ہمارے ساتھ ناگ شہزادی کے پاس چلا جائے۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے آنگلو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

وہ شاید اس طرح آنگلو کو راضی کر کے اپنے آپ کو بچانا چاہتا تھا۔

''یہ تو ٹھیک ہے کیوں نہ ہم دیو سے حضرت سلیمانؑ کی قسم دے کر وعدہ لے لیں۔ اگر دیو حضرت سلیمانؑ کی قسم کھا کر وعدہ کرے تو پھر یہ ہمیں دھوکا نہیں دے گا۔''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے اس کے کان میں جواباً سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ارے تم دونوں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔ جلدی مجھے اپنا گوشت کھلا دو ورنہ دیر ہو گئی تو بدروح شہزادی اندر آ جائے گی۔ پھر میں بھی کچھ نہیں کر سکوں گا۔'' دیو نے غصیلے لہجے میں انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''اچھے دیو کیا تم حضرت سلیمانؑ کی قسم کھا کر ہم سے وعدہ کرتے ہو کہ زندہ ہونے کے بعد ہم سے دھوکہ نہیں کرو گے اور ہمیں ناگ شہزادی کے پاس پہنچا

دو گے اور بدروح شہزادی سے ہمیں اجازت لے دو گے۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے بڑے التجائیہ لہجے میں دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا تو تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔ تمہارے خیال میں میں دھوکے باز ہوں۔ بے ایمان ہوں تو ٹھیک ہے میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ بدروح شہزادی ابھی اندر آنے ہی والی ہوگی۔ وہ خود ہی تمہیں کھا جائے گی۔"۔۔۔۔۔دیو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید آنگلو کی بات پر چڑ گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ آنگلو بانگلو کوئی جواب دیتے اچانک اس دیوار کی طرف ہلکی سی آہٹ ہوئی جس میں دروازہ موجود تھا۔ یہ آہٹ سن کر وہ دونوں خوف سے اچھل پڑے۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ کافی دیر ہو گئی ہے بدروح شہزادی ضرور آنے ہی والی ہے۔

"بدروح شہزادی آنے والی ہے اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"۔۔۔۔۔دیو نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھے دیو بدروح شہزادی سے ہمیں بچاؤ۔ ہمیں

ناگ شہزادی کے پاس بھیج دو۔‘‘ ــــــ آنگلو بانگلو دونوں نے خوفزدہ ہو کر دیو کے پاؤں پکڑ لئے۔

’’تو پھر ٹھیک ہے جلدی سے اپنا گوشت کھلا دو تاکہ میں زندہ ہو کر اس دیوار پر منڈھی ہوئی مقدس جانور کی کھال پھاڑ کر وہ راستہ کھول دوں جو سانپوں کی دنیا میں جاتا ہے اور تم بدروح شہزادی کے اندر آنے سے پہلے سانپوں کی دنیا میں چلے جاؤ۔ بعد میں میں بدروح شہزادی کو سمجھا لوں گا۔ جب ناگ شہزادی بدروح شہزادی سے تمہارے متعلق پوچھے گی تو وہ اعتراض نہیں کرے گی اور اس طرح تم ناگ شہزادی سے شادی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔‘‘ ــــــ دیو نے انہیں ترکیب بتلاتے ہوئے کہا۔

’’کہیں ایسا نہ ہو کہ راستہ کھول کر تم بھی ہمارے ساتھ چل دو۔ بعد میں خود ناگ شہزادی سے شادی کر لو۔‘‘ ــــــ آنگلو بانگلو نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ اگر دیو ان کے ساتھ گیا تو کہیں ناگ شہزادی اس سے نہ شادی کر لے۔

’’نہیں۔ میں نہیں جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ ناگ

شہزادی سے شادی کرنا ناممکن ہے۔اس لئے میں یہیں رہوں گا۔ اور پٹ پٹنی شہزادی سے شادی کر لوں گا بعد میں جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔"۔۔۔۔۔دیو نے ان کے شک کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"چلو اچھی بات ہے۔ آنگلو تم اپنا گوشت دیو کو کھلا دو اور ہم ناگ شہزادی کے پاس چل دیں۔"۔۔۔۔۔بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"واہ جی واہ۔ تمہارے جسم پر گوشت کے پہاڑ موجود ہیں۔ تھوڑا سا گوشت دیو کو دے دو گے تو کون سا فرق پڑ جائے گا میرے جسم پر تو پہلے ہی گوشت نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے غصے بھرے لہجے میں بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا گوشت کوئی فالتو نہیں ہے جاؤ میں تو نہیں دیتا۔" بانگلو نے قطعی انکار کر دیا۔

اب گوشت دینے پر دونوں میں تکرار شروع ہو گئی۔کوئی بھی گوشت دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ دیو خاموش بیٹھا ان کا جھگڑا دیکھ رہا تھا۔

اچانک وہ دھیرے سے مسکرایا اور پھر اس نے ان

سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سنو میں تو یہ بتانا ہی بھول گیا تھا کہ تم میں سے جو اپنا گوشت مجھے دے گا ناگ شہزادی صرف اسی سے شادی کرے گی۔''

''اچھا یہ بات ہے تو پھر میرا گوشت لے لو۔'' بانگلو نے جب یہ سنا تو فوراً ہی اپنا گوشت دینے کے لئے تیار ہو گیا تاکہ وہ اکیلا ہی ناگ شہزادی سے شادی کرے۔

''نہیں میرا گوشت لو۔''____ آنگلو بھی تیار ہو گیا۔

''واہ تمہارے پاس گوشت ہی نہیں ہے دو گے کہاں سے۔''____ بانگلو نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا اچانک دیو نے بانگلو کو گردن سے پکڑا اور پھر اپنے لمبے لمبے دانت اس کی ٹانگ پر جما دیئے۔
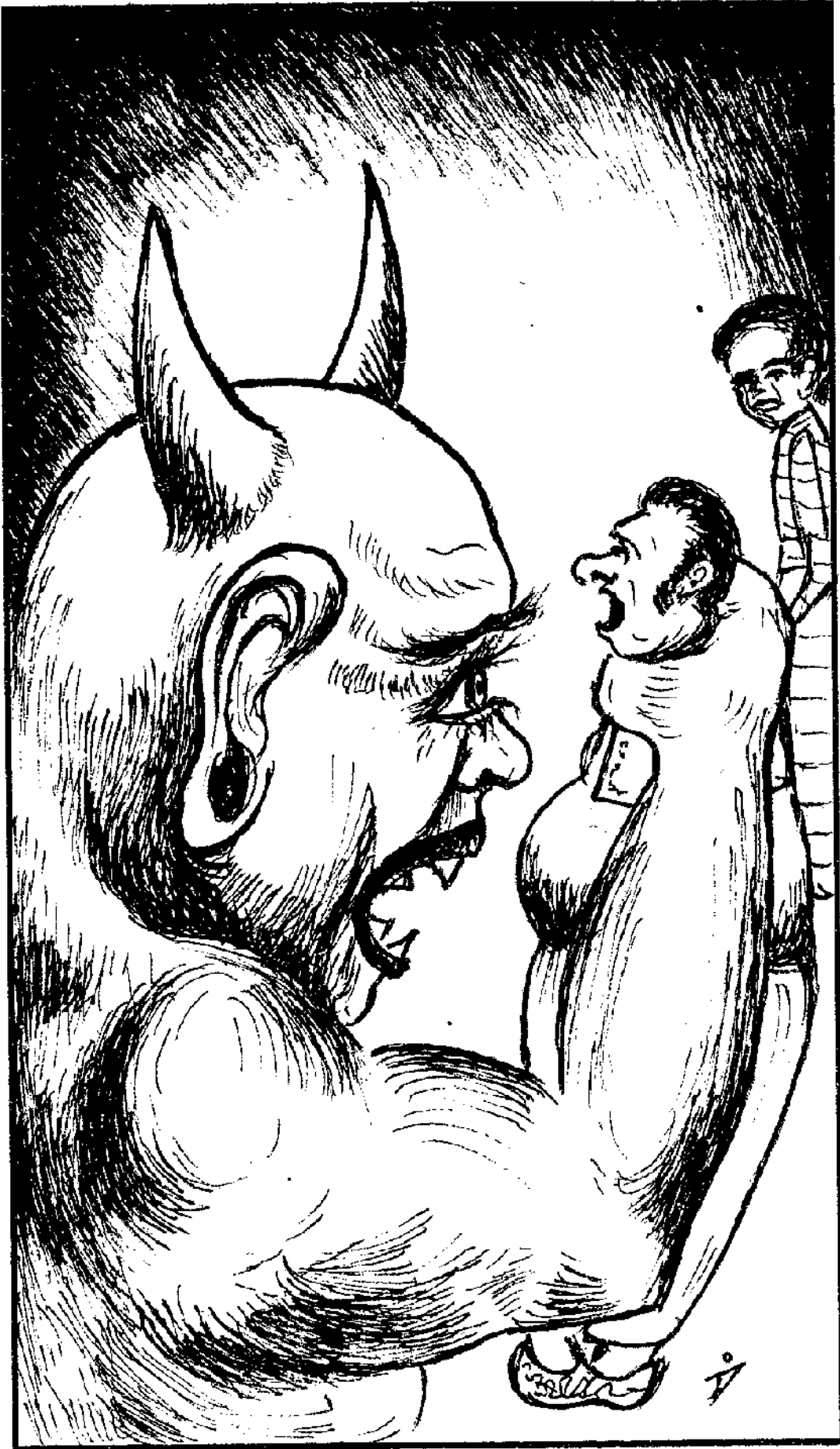
بانگلو کے منہ سے خوفناک چیخیں نکلنے لگیں وہ بری طرح تڑپنے لگا۔ دیو نے ایک ہی بار میں اس کی موٹی ٹانگ پر سے آدھے سے زیادہ گوشت اتار لیا تھا پھر جب اس نے بانگلو کو چھوڑا تو بانگلو غریب نیچے گر پڑا اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑ گیا تھا اور وہ بری طرح ہائے ہائے کر رہا تھا۔ آنگلو کو افسوس ہو رہا تھا کہ اب بانگلو ناگ شہزادی سے شادی کر لے گا اور وہ کنوارا ہی رہ جائے گا۔ اس لئے مایوسی سے اس کا چہرہ لٹک گیا تھا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔ میں نے تو اس لئے یہ بات کی تھی کہ یہ موٹا مجھے اپنا گوشت کھانے دے ورنہ تم تمام

عمر آپس میں لڑتے رہ جاتے اور کوئی بھی گوشت دینے کو تیار نہ ہوتا۔"۔۔۔۔۔۔دیو نے آنگلو کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

بانگلو بھی یہ سن رہا تھا۔ اب تک وہ درد کو اس لئے برداشت کر رہا تھا کہ چلو ناگ شہزادی سے اکیلا ہی شادی کرے گا مگر جب اس نے دیو کی بات سنی کہ وہ بیچارہ مفت میں اپنا گوشت دیو کو کھلا بیٹھا ہے تو صدمے سے بے ہوش ہو گیا۔ آنگلو دیو کی بات سن کر بے حد خوش ہوا۔

بانگلو کا گوشت کھانے کے بعد دیو نے دو تین انگڑائیاں لیں اور پھر آنگلو نے دیکھا کہ اس کی بے نور آنکھوں میں چمک آتی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دیو کی آنکھیں پورے طور پر روشن ہو گئیں۔ آنگلو سمجھ گیا کہ یہ دیو کی زندگی کی نشانی ہے۔

"کیا تم زندہ ہو گئے ہو۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے پوچھا۔

"ہاں میں زندہ ہو گیا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔دیو نے کہا اور پھر وہ ایک دیوار کی طرف مڑا۔ اس نے بلند آواز میں کوئی منتر پڑھا اور پھر ہاتھ سے ایک جگہ مکہ مارا۔ وہ

جگہ پھٹ گئی۔ اب دوسری طرف دیوار سی تھی جس کے درمیان میں ایک بہت بڑا لوہے کا ڈھکن سا فٹ تھا۔ ڈھکن کے درمیان اسے پکڑنے کی جگہ بھی بنی ہوئی تھی۔

''یہ ہے سانپوں کی دنیا کا راستہ''۔۔۔۔۔۔ دیو نے مڑ کر آنگلو سے کہا۔

''ٹھیک ہے اسے کھولو''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔ اس کے ذہن میں ناگ شہزادی کی تصویر بن رہی تھی کہ وہ اس سے شادی کر رہی ہے۔

دیو نے زور سے ایک اور منتر پڑھا۔ کافی دیر تک وہ منتر پڑھتا رہا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر ڈھکن کے کنڈے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دیوار کے ساتھ دونوں پیر جما کر پوری قوت سے ڈھکن کو اپنی طرف کھینچنے لگا کافی دیر تک زور لگانے کے بعد اچانک ڈھکن ایک زور دار دھماکے سے دیوار سے باہر نکل آیا۔ اب وہاں کافی بڑی غار سی نظر آرہی تھی اور ڈھکن کے کھلتے ہی غار کے اندر سے سانپوں کی پھنکاروں کا شور سنائی دینے لگا۔

''چلو۔ جلدی کرو۔''۔۔۔۔۔ دیو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مگر یہاں تو سانپ ہیں مجھے سانپوں سے بہت ڈر لگتا ہے۔''۔۔۔۔ آنگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ سانپوں کی خوفناک پھنکاریں سن کر اس کا جسم لرزنے لگا تھا۔

دیو کو اس کی بات پر بے حد غصہ آیا۔ چنانچہ اس نے جھپٹ کر آنگلو کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور کسی گیند کی طرح اس غار کے منہ میں پھینک دیا۔ آنگلو کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور پھر وہ چیخ سانپوں کی پھنکاروں میں گم ہو گئی۔

دیو نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے بانگلو کو اٹھایا اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ اسے بھی غار میں اچھال دیا۔

''چلو تم بھی کیا یاد کرو گے کہ کس سے پالا پڑا تھا تم نے مجھ پر حضرت سلیمانؑ کی قسم ڈال دی تھی۔ اس لئے میں تو تمہیں نہیں کھا سکا۔ اب سانپ تو دعوت اڑائیں گے۔''۔۔۔۔۔ دیو نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ڈھکن دوبارہ اس خلاء میں جما دیا اور پھر مڑ کر

قید خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ باہر نکل کر شہزادی پٹ پٹنی سے شادی کرے۔ دونوں آدم زاد آنگلو بانگلو تو اس کے خیال کے مطابق اپنے انجام کو پہنچ گئے تھے۔

ختم شد

حیرت انگیز اور پراسرار صلاحیتوں کے مالک کالے شہزادے کا ایک اور کارنامہ

کالا شہزادہ اور گنجے بونے

مصنف : ظہیر احمد

مٹکو بونا ـــــ جو کالے شہزادے کا دشمن بن گیا تھا۔ کیوں ـــــ؟

مٹکو بونا ـــــ جسے گنجے شیطان بونے نے اپنا غلام بنالیا تھا۔ کیوں ـــــ؟

کالا شہزادہ ـــــ جو مٹکو بونے کا خوفناک روپ دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ کیا واقعی ـــــ؟

کالا شہزادہ ـــــ جو زگولا جادوگر کے طلسمات میں جا رہا تھا اور پھر ـــــ؟

خوفناک طلسمات ـــــ جہاں کالے شہزادے کے لئے ہر قدم پر موت کے پھندے تیار تھے۔

خوفناک طلسمات ـــــ جس کے پہلے ہی مرحلے میں کالے شہزادے سے غلطی ہوگئی اور پھر ـــــ؟

کالا شہزادہ ـــــ جس نے اپنی غلطی سے خوفناک طلسمات کے پہلے مرحلے کو انتہائی خوفناک بنالیا تھا۔

سردار چانگلو بونا ـــــ گنجے شیطان بونوں کا سردار جو کالے شہزادے کو مٹکو بونے کے ہاتھوں ہلاک کرانا چاہتا تھا۔ کیوں ـــــ؟

سردار چانگلو بونا ـــــ جس کے پاس ساسا کا جادو تھا۔ ساسا کا جادو جو ایک خوفناک ناگ کے روپ میں زندہ تھا۔

مٹکو بونا ـــــ جس نے کالے شہزادے کو ہلاک کرنے کا ایک خوفناک منصوبہ بنالیا۔

راحیل
Arshad

گنجا شیطان بونا ۔۔۔ جس نے منکو بونے کو زمین میں الٹا گاڑ دیا اور ۔۔۔۔۔ ؟
وہ لمحہ جب کالے شہزادے کو طلسمات سے اچانک گنجے شیطان بونے نے جال میں قید کر کے نکال لیا ۔ کیوں ۔۔۔۔۔ ؟
کالا شہزادہ پاتال میں قید کر دیا گیا اور پھر ۔۔۔۔۔ ؟

کالا شہزادہ اور گنجے بونے

تیز اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حیرت انگیز اور خوفناک واقعات جسے پڑھ کر
آپ بار بار اچھل پڑنے پر مجبور ہو جائیں گے

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو اور ناگ شہزادی

بچوں کے لئے آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو
اور ناگ شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے

آنگلو کو جب دیو نے زبردستی سانپوں کی غار میں پھینکا تو سانپوں کی پھنکاروں سے اس کے پہلے ہی ہوش گم ہو چکے تھے۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی گہرے کنویں میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ گہرائی اس قدر تھی کہ راستے میں ہی آنگلو کے ہوش جواب دے گئے اور اس کے بعد اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ کہاں گرا اور کس طرح گرا۔

جب اس کو ہوش آیا اور اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کو اپنے چاروں طرف دھندلی روشنی پھیلی ہوئی نظر آئی اور سانپوں کی پھنکاروں کا شور کانوں کے پردے

پھاڑ رہا تھا۔

ہوش میں آتے ہی اس کے جسم کا رواں رواں خوف سے لرز اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے چاروں طرف بے شمار قسم اور رنگا رنگ کے سانپ پھن اٹھائے گھیرا ڈالے ہوئے تھے اور ان کے منہ سے خوفناک پھنکاریں نکل رہی تھیں۔ آنگلو نے چونک کر اپنے قریب ہی بانگلو کو بھی پڑے ہوئے دیکھا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھا۔

''سانپ بھائیو خدا کے لئے ہمیں کچھ نہ کہنا ہم خود نہیں آئے۔ ہمیں اس نامراد دیو نے زبردستی پھینک دیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے دونوں ہاتھ باندھ کر لرزتے ہوئے لہجے میں اپنے گرد موجود سانپوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر اس کے جواب میں سانپوں کی پھنکاریں اور بھی تیز ہو گئیں۔ اسی لمحے بانگلو نے بھی آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی اور پھر وہ زور سے دھاڑتے ہوئے کہنے لگا۔

''ارے تیرے بیڑہ غرق ہو دیو کی اولاد تو نے میری

ٹانگ کا تمام گوشت ہی کھا لیا۔ اب میں لنگڑا ہو گیا ہوں۔ ناگ شہزادی لنگڑے سے شادی نہیں کرے گی۔ آنگلو اس سے شادی کرے گا اور میں کنوارہ ہی رہ جاؤں گا۔“ ـــــ بانگلو تیز لہجے میں کہہ رہا تھا۔

”ارے بانگلو بھائی ذرا دیکھو تو سہی ہم کہاں ہیں جہاں تم سے بھی موٹے موٹے سانپ ہیں۔“ ـــــ آنگلو نے اسے زور سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور بانگلو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں اپنے گرد موجود بے شمار سانپوں پر پڑیں۔ وہ چیخ مار کر آنگلو سے لپٹ گیا۔

”بچاؤ بچاؤ۔ سانپ سانپ۔“ ـــــ وہ آنگلو کے اوپر ہی لدا جا رہا تھا۔

”ارے ہاتھی کے بچے میرا دم نکل جائے گا ہٹو تو سہی۔“ ـــــ آنگلو نے اس کے وزن کے نیچے کراہتے ہوئے کہا اور پھر آنگلو اس کی بات سن کر علیحدہ ہو گیا۔ سانپوں کے خوف سے اس کو اپنی ٹانگ کا زخم اور درد بھی بھول گیا تھا۔

”سانپ بھائیو ہمیں اپنی شہزادی کے پاس لے چلو۔

ہم اس سے بات کریں گے۔“ ـــــ آنگلو نے ہمت کر کے سانپوں سے کہا۔

”ہاں ہاں پیارے بھائیو! ہم تمہارے مہمان ہیں ہمیں کچھ نہ کہنا۔ ہم تو ویسے ہی تم سے بہت ڈرتے ہیں۔“ ـــــ بانگلو نے بھی ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

مگر سانپوں کی طرف سے سوائے پھنکاروں کے اور کوئی جواب نہ ملا۔

”ارے کچھ بولو تو سہی یا ہم ہی بکواس کرتے رہیں گے تم تو پھنکاریں مار مار کے ہمیں دہلائے جا رہے ہو۔“ ـــــ آنگلو نے جھنجھلا کر کہا مگر جواب میں وہی پھنکاریں۔ البتہ سانپ جہاں تھے وہیں جمے ہوئے تھے۔ اس بات سے آنگلو اور بانگلو کو کچھ حوصلہ ہوا کہ سانپ فی الحال انہیں کاٹیں گے نہیں۔

چنانچہ بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آنگلو بھائی اب بتلاؤ کیا کریں۔ کیوں نہ ہم بھی پھنکاریں مارنا شروع کر دیں۔ شاید اسی طرح ہماری بات ان کی سمجھ میں آجائے۔“ ـــــ بانگلو نے تجویز

پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ان سے انہی کی زبان میں بات کرنی چاہیے۔"—— آنگلو بھی اس کی بات مان گیا تھا۔ چنانچہ ان دونوں نے مل کر پھوں پھوں کی آوازیں نکالنی شروع کر دیں۔

اب صورت حال یہ تھی کہ ان کے چاروں طرف سانپ پھنکار رہے تھے اور درمیان میں بیٹھے ہوئے آنگلو بانگلو زور زور سے پھوں پھوں کر رہے تھے۔ بانگلو تو باقاعدہ مقابلے پر اتر آیا تھا وہ گلا پھاڑ پھاڑ کے پوری قوت سے پھنکار رہا تھا۔

اچانک سانپوں نے پھنکارنا بند کر دیا اور آنگلو بانگلو بھی ان کو خاموش ہوتے دیکھ کر چپ ہو گئے۔

''دیکھا آنگلو میں نے مقابلہ جیت لیا۔ سانپوں کی کیا مجال کہ میرے مقابلے میں پھنکار سکیں۔''_____ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا تمام سانپوں میں ہلچل مچ گئی اور دائیں طرف کے سانپوں نے درمیان میں سے تیزی سے ہٹنا شروع کر دیا۔ وہ شاید راستہ بنا رہے تھے۔

''یہ شاید ہمارے گزرنے کے لئے راستہ بنا رہے ہیں۔ دیکھا آخر میری تجویز کام آ ہی گئی۔ ہمارے پھنکارنے سے وہ ہمارا مطلب سمجھ گئے ہیں۔ سرخ قلعے

میں تمہاری عقل کام کر رہی تھی اور یہاں میری عقل نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔"۔۔۔۔بانگلو نے بڑے فخریہ لہجے میں آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بانگلو بات کرنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ تم خاموش رہا کرو۔ دیکھتے نہیں کہ جو وہ راستہ بنا رہے ہیں وہ تنگ سا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سانپ میرے لئے راستہ بنا رہے ہیں تمہارے لئے راستہ ہوتا تو وہ یقیناً بہت کھلا ہوتا۔ چونکہ تم لنگڑے ہو چکے ہو اس لئے ناگ شہزادی نے تمہیں نہیں بلوایا۔ مجھے بلوایا ہے اب میں اکیلا ہی شادی کروں گا۔"۔۔۔۔آنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم شادی کرو اور میں کنوارہ ہی رہ جاؤں۔ اگر ایسی بات ہوئی تو یاد رکھو ایسا پیٹ میں مکہ ماروں گا کہ تمہاری ہڈیاں بھی قیمہ بن جائیں گی۔"۔۔۔۔بانگلو نے شدید غصے کے عالم میں آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"اچھا اچھا میں اکیلا شادی نہیں کروں گا آخر تم

میرے بھائی ہو۔ تمہارے بغیر میں شادی کیسے کر سکتا ہوں۔‘‘ــــــ آنگلو نے فوراً ہی اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

کیونکہ وہ بانگلو کے غصے سے ڈر گیا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ اگر اس نے جواب میں کوئی اور بات کی تو بانگلو کہیں ابھی اسے ختم نہ کر دے۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک بار پھر سانپوں کی پھنکاروں سے ماحول گونج اٹھا اور پھر وہ دونوں بھی چونک پڑے۔ جب انہوں نے سانپوں کے درمیانی راستے سے ایک سیاہ رنگ کے بہت بڑے سانپ کو تیزی سے آگے بڑھتے دیکھا۔ اس بڑے سانپ کے سر پر سفید رنگ کا ایک چھوٹا سا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ اس سفید سانپ کا سر گہرے سرخ رنگ کا تھا۔

جلد ہی وہ سیاہ سانپ اس سفید سانپ کو لئے ان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی سانپوں کی پھنکاریں ختم ہو گئیں اور ماحول پر گہری خاموشی چھا گئی۔ آنگلو اور بانگلو بھی خاموش بیٹھے غور سے اس سفید سانپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سفید سانپ کی آنکھیں

ہیروں کی طرح چمک رہی تھیں اور آنگلو بانگلو بھی ان کی چمک سے مسحور سے ہو گئے تھے۔

چند لمحوں بعد اس سفید سانپ کے منہ سے انسانی آواز نکلی اور وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے۔

''آدم زادو۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم دونوں سرخ قلعے سے فرار ہو کر یہاں آئے ہو۔ اب تک تمہیں اس لئے کچھ نہیں کہا گیا تھا کہ ہم شہزادی چیٹ پٹنی سے معلومات حاصل کر رہے تھے کہ تم دونون کون ہو اور ہماری دنیا میں کیوں آئے ہو۔

اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم دونوں وہاں سے فرار ہو کر آئے ہو۔ اس لئے تم مجرم ہو۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تم دونوں کو دوبارہ شہزادی چیٹ پٹنی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ تمہیں خود ہی سزا دے دے یا پھر ہم اپنی رعایا کو حکم دیں کہ وہ تمہاری بوٹیاں اڑا دیں۔ جواب دو۔''______سفید سانپ ان سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا۔ اس کے لہجے میں بے حد دبدبہ اور رعب تھا۔ اس کی بات سن کر آنگلو بانگلو دونوں خوف سے لرزنے لگے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر انہیں

شہزادی چٹ پٹنی کے حوالے کیا گیا تو وہ فوراً ہی انہیں کھا جائے گی اور دوسری صورت میں یہ سانپ انہیں کھا جائیں گے۔ اس لئے خوف کے مارے وہ چند لمحے تو خاموش رہے۔ آخر آنگلو نے ہمت کر کے کہا۔

"جناب آپ کون ہیں پہلے یہ تو بتلایئے اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے میرا نام آنگلو ہے اور یہ میرا بھائی بانگلو ہے ہم دونوں شادی کرنے کے لئے گھر سے نکلے ہیں اور آپ کو یہ بھی بتلا دوں کہ ہم نے ملک سام کے پہاڑوں میں موجود سانپوں کے دادا جی کو ہلاک کر دیا تھا اور سورج موتی حاصل کر لیا تھا۔ پھر ہم نے سمندر میں ہی شہزادی کے ماموں زاد بھائی سفید سانپ کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ہم نے ٹڈے بادشاہ اور اس کی فوج کو ہلاک کر دیا۔ ہم نے انسانی پنجر کو ہلاک کر دیا۔ ہم نے سرخ قلعے میں بوکارو کو ہلاک کر دیا اور ہم نے شہزادی کے سابقہ شوہر کی روح کو بے بس کر دیا۔

اس لئے جناب ہمارے متعلق فیصلہ کرنے سے پہلے خوب سوچ لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں ہمیں سانپوں کے

دادا جی کی اولاد کو بھی ختم کرنا پڑے۔‘‘ ـــــــــ آنگلو نے انتہائی رعب دار لہجے میں اپنے کارنامے بتلانے شروع کر دیئے۔

شروع شروع میں تو اس کی آواز خوف سے لرز رہی تھی مگر آہستہ آہستہ اپنے کارنامے گنوانے کے شوق میں اس کا لہجہ رعب دار ہوتا چلا گیا۔

سفید سانپ کی آنکھوں میں اس کی باتیں سن کر تعجب کی لہریں دوڑنے لگیں۔ آنگلو کے خاموش ہونے پر اس نے جواب دیا۔

’’آنگلو بانگلو تم نے جو کچھ کہا ہم نے سن لیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے اتنے کارنامے سرانجام دیئے ہیں مگر تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سانپوں کی دنیا ہے اور ہم یہاں کے وزیراعظم ہیں۔

سانپوں کی دنیا میں بڑے سے بڑے بہادروں کو خاک میں ملا دیا جاتا ہے۔ یہاں کروڑوں کی تعداد میں ایسے سانپ موجود ہیں ان میں سے اگر ایک بھی پھونک مار دے تو تم دونوں جل کر راکھ ہو جاؤ۔

اس کے علاوہ ہماری رعایا میں لاکھوں ایسے سانپ

موجود ہیں جن میں سے ایک بھی زور سے سانس کھینچے تو تم دونوں ایک حقیر تنکے کی طرح اڑتے ہوئے اس کے پیٹ میں پہنچ جاؤ۔ اس لئے یہاں نہ تمہاری بہادری کام آسکتی ہے اور نہ طاقت اور عیاری ہماری مرضی کے بغیر تم یہاں ایک لمحہ بھی نہیں گزار سکتے۔“ وزیراعظم سانپ نے انتہائی طنزیہ اور نخوت بھرے لہجے میں انہیں دھمکاتے ہوئے کہا۔

وزیراعظم سانپ کی باتیں سن کر آنگلو بانگلو دونوں کے ہوش اڑ گئے۔ آخر بانگلو نے ہمت کر کے کہا۔

''جناب وزیراعظم صاحب۔ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمیں معاف کر دیں اور ہمیں پرستان پہنچا دیں یا سمندر میں بھیج دیں یا ملک سام میں پہنچوا دیں۔ ہم وہاں کی شہزادیوں سے شادی کریں گے۔''______بانگلو نے تجویز پیش کی۔

''مگر ہمیں پہلے یہ بتاؤ کہ تم دونوں کا ہماری دنیا میں آنے کا کیا مقصد تھا۔ اس کے بعد ہی تم دونوں کے لئے کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہم انصاف پسند ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہم سے کوئی غلط فیصلہ

صادر ہو جائے۔"____وزیراعظم سانپ نے کہا۔

"جناب ہم دونوں ناگ شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ناگ شہزادی ایک بار ہمیں دیکھ لے تو وہ ضرور ہم سے شادی کرنے پر تیار ہو جائے گی۔"____آنگلو نے جواب دیا۔

"کیا کہا۔ ناگ شہزادی سے شادی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم دونوں کو یہ کیسے جرأت ہوئی کہ تم اپنی ناپاک زبانوں پر عظیم المرتبت ناگ شہزادی کا نام بھی لے آؤ۔ ہم تمہیں اس کی اتنی بھیانک سزا دیں گے کہ تمام آدم زاد رہتی دنیا تک اس کے تصور سے لرزتے رہیں گے۔"____وزیراعظم سانپ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ناگ شہزادی ہماری طرح کنواری ہی رہے گی۔"____آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں مگر اس کی شادی سانپ سے ہی ہو سکتی ہے۔ حقیر آدم زاد سے نہیں۔"____وزیراعظم نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"جناب کہیں آپ کا تو ناگ شہزادی سے شادی

کرنے کا ارادہ نہیں۔ اس لئے ہمیں روک رہے ہیں مگر یاد رکھیں آپ جیسے چھوٹے سے سانپ کے مقابلے میں ناگ شہزادی ہمیں ضرور ترجیح دے گی۔ آپ تو ناگ شہزادی کی جیب میں آجائیں گے۔ آپ بھلا اس سے کیا شادی کریں گے۔'' ــــــ بانگلو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم شاید بے وقوف ہو جو اس طرح بات کر رہے ہو۔ تم ہمارے قہر کو آواز دے رہے ہو۔ ہم تمہیں جلا کر راکھ کر دیں گے۔'' ــــــ وزیراعظم سانپ نے انتہائی غصے اور جلال میں کہا۔ اس کی سرخ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

''جناب اگر آپ کو قہر آواز دینے سے آتا ہے تو بے فکر رہیں ہم قطعی آواز نہیں دیں گے اور ظاہر ہے جب ہم آواز نہیں دیں گے تو وہ بے چارہ قہر کیسے آئے گا۔'' ــــــ آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب تو غصہ وزیراعظم سانپ کی برداشت سے باہر ہو گیا۔ اس نے سانپوں کی طرف رخ کیا اور انتہائی تیز لہجے میں پھنکارنا شروع کر دیا۔ شاید وہ سانپوں کو آنگلو

بانگلو کے متعلق حکم دے رہا تھا۔

اور پھر وہ جیسے ہی خاموش ہوا۔ اچانک ایک طرف سے سرخ رنگ کا دیو قامت سانپ آنگلو بانگلو کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے منہ سے چار شاخہ زبان بار بار باہر لپک رہی تھی۔ اس کے آگے بڑھنے کے انداز سے ہی صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کے ارادے بے حد خطرناک ہیں۔اب تو آنگلو بانگلو کی جان پر بن گئی۔ چاروں طرف بے شمار سانپ وہ کہیں بھاگ بھی نہیں سکتے تھے اور سرخ رنگ کا خطرناک سانپ مسلسل آگے بڑھتا آ رہا تھا۔ اب وہ جاتے تو کہاں جاتے۔ کرتے تو کیا کرتے۔ انہیں بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ موت سرخ رنگ کے سانپ کی صورت میں آگے بڑھتی چلی آ رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ سرخ سانپ آنگلو اور بانگلو کے قریب پہنچتا کہ اچانک اردگرد موجود تمام سانپوں نے زوردار آوازوں سے پھنکارنا شروع کر دیا۔ ان کی پھنکاروں نے آسمان سر پر اٹھا لیا اور ان میں انتہائی بے چینی اور ہلچل سی مچ گئی۔

ان کی سرخ پھنکاریں سن کر وہ سرخ سانپ جہاں تھا وہیں رک گیا۔

وزیراعظم سانپ بھی بے چینی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے اور پھر چند لمحوں بعد اچانک دائیں طرف سے سانپ کائی کی طرح چھٹنے لگے اور جو

راستہ بنا آنگلو بانگلو نے دیکھا کہ سرخ رنگ کے دیو ہیکل اژدہے ایک بہت بڑا تخت اپنے سروں پر اٹھائے دم کے بل تیزی سے آگے بڑھتے چلے آرہے تھے اور اس تخت کے اوپر ایک انتہائی حسین اور خوبصورت عورت سر پر سنہرا تاج رکھے بڑے انداز سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ماتھے پر سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا سانپ بنا ہوا تھا۔

یہ ناگ شہزادی تھی۔ وہ جہاں جہاں سے گزرتی تمام سانپ زمین پر سر رکھ کر اسے سلام کرتے اور ادھر ناگ شہزادی کی نظریں آنگلو اور بانگلو پر جمی ہوئی تھیں۔ ادھر آنگلو اور بانگلو دونوں حیرت سے منہ پھاڑے شہزادی کو دیکھ رہے تھے۔ شہزادی اتنی خوبصورت اور حسین تھی کہ اس کے سامنے ملک سام، سمندر اور پرستان کی شہزادیاں بالکل حقیر معلوم ہوتی تھیں۔ اتنی خوبصورت عورت کا آنگلو بانگلو نے اپنی زندگی میں کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

ان کی حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھیں ناگ شہزادی پر یوں جم گئیں جیسے مقناطیس سے لوہا چپک جاتا ہے۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ دونوں آدم زاد شہزادی چٹ پٹنی کے قلعے سے فرار ہو کر ہماری مملکت میں آئے ہیں۔ شہزادی چٹ پٹنی نے درخواست کی ہے کہ ان آدم زادوں کو واپس اس تک پہنچا دیا جائے تاکہ وہ انہیں سزا دے سکے۔ اس لئے مجھے یہاں آنا پڑا تاکہ میں خود ان کی زبان سے تمام حالات سن سکوں کیونکہ میں شہزادی چٹ پٹنی کے ساتھ دوستی کے باوجود انصاف کے تقاضے کو نہیں چھوڑنا"۔۔۔۔۔۔ شہزادی نے وزیراعظم سانپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شہزادی صاحبہ آپ نے ناحق یہاں آنے کی تکلیف کی۔ شہزادی چٹ پٹنی کی طرف سے اطلاع ملتے ہی صورت حال معلوم کرنے کے لئے میں یہاں حاضر ہوا تھا اور ان سے تمام حالات معلوم کئے ہیں۔

انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ یہ دونوں شادی کرنے چکر میں اپنے گھروں سے نکلے ہیں اور ہوتے ہوتے سرخ قلعے میں پہنچ گئے۔ شہزادی چٹ پٹنی چونکہ بدصورت ہے اس لئے یہ وہاں سے فرار ہو کر یہاں آئے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ وزیراعظم سانپ نے بڑے مؤدبانہ

لہجے میں ناگ شہزادی کو مختصر طور پر حالات بتلاتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے اگر یہ دونوں اس سے شادی کرنے پر تیار نہیں ہیں تو شہزادی کو بھی جبر سے کام نہیں لینا چاہیے تھا۔ شادی کرنا یا نہ کرنا ہر ایک کا ذاتی مسئلہ ہے۔ اس لئے اگر شہزادی نے ان پر جبر کرنا چاہا تو غلط کیا ہے۔" ——— ناگ شہزادی نے بڑے باوقار لہجے میں وزیراعظم سانپ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بجا فرماتی ہیں شہزادی صاحبہ مگر ان دونوں نے ایک ایسی بھیانک گستاخی کی ہے کہ مجھ جیسا نرم دل سانپ بھی اپنا غصہ برداشت نہ کر سکا اور میں نے سرخ سانپ کو حکم دے دیا تھا کہ ان دونوں کو اپنے جسم میں جکڑ کر ان کی ایک ایک ہڈی توڑ دے۔ اگر آپ چند لمحے اور تشریف نہ لاتیں تو سرخ سانپ میرے حکم کی تعمیل کر چکا ہوتا۔" ——— وزیراعظم سانپ نے شہزادی کو تازہ ترین صورت حال بتلاتے ہوئے کہا۔

"وزیراعظم تمہیں میری اجازت کے بغیر ان مہمان

آدم زادوں کو اس طرح سزا نہیں دینی چاہئے تھی۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ مجھے آدم زادوں کی دنیا کتنی پسند ہے۔ اس لئے میں بچپن سے ہی مستقل طور پر آدم زادوں کے روپ میں رہتی ہوں۔

بہرحال تم ان کی وہ گستاخی بتلاؤ جس کی وجہ سے تم انہیں میری اجازت کے بغیر اتنی بھیانک سزا دے رہے تھے۔"۔۔۔۔۔۔ ناگ شہزادی نے قدرے غصیلے لہجے میں وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

ادھر آنگلو بانگلو کا یہ عالم تھا کہ وہ شروع سے ٹکٹکی باندھے بس شہزادی کو ہی دیکھے جا رہے تھے۔ انہیں تو اس بات کا بھی ہوش نہیں تھا کہ شہزادی اور وزیراعظم سانپ میں کیا گفتگو ہو رہی ہے۔

''شہزادی صاحبہ۔ ان آدم زادوں کی گستاخی ملاحظہ ہو۔ یہ آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔''_____وزیراعظم نے شہزادی کو بتلایا۔

''مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔''_____شہزادی وزیراعظم کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی اور نہ صرف چونک پڑی بلکہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

اب وہ بڑے غور سے آنگلو اور بانگلو کو دیکھنے لگی۔

چند لمحوں تک غور سے دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر دوبارہ لیٹ گئی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کا رنگ دوڑ گیا تھا۔

چند لمحوں تک ماحول پر گہری خاموشی طاری رہی۔ پھر شہزادی نے وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وزیراعظم تم ان آدم زادوں کو ہلاک کروا کر سخت غلطی کر رہے تھے۔ مجھے ہرگز امید نہیں تھی کہ تم اتنے جذباتی پن سے کام لو گے۔ اگر یہ مجھ سے شادی کی خواہش رکھتے ہیں تو ہم انکار کر سکتے تھے ۔ بس اس سے زیادہ ہمیں ان پر ظلم نہیں کرنا چاہئے تھا اور وزیراعظم تم تو مجھے بچپن سے جانتے ہو تمہیں تو اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے آدم زادوں کی دنیا اور ان کا روپ کتنا پسند ہے اور میری دلی خواہش بھی یہی ہے کہ میری شادی کسی آدم زاد سے ہو مگر چونکہ سانپ کی شادی آدم زاد سے نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ آدم زاد فوراً ہلاک ہو جاتا اس لئے میری شدید ترین کوشش اور ضد پر ناگ دیوتا نے مجھے آدم زاد سے شادی کرنے کی

اجازت دے دی مگر اس کے لئے چند شرطیں بھی لگا دیں۔ اگر وہ شرطیں پوری ہو جائیں تو پھر آدم زاد سے میری شادی ہو سکے گی اور ہم دونوں ہنسی خوشی زندگی بسر کر سکتے ہیں اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ ان کی پہلی شرط ہی اتنی کڑی تھی کہ میں مایوس ہو گئی تھی۔

شرط کے مطابق آدم زاد کو ہماری دنیا میں آ کر خود مجھ سے شادی کی درخواست کرنی تھی۔ اب تم خود سوچو بھلا ہماری دنیا میں آدم زاد کیسے آ سکتا تھا۔

مگر اس کے باوجود میں امید قائم رکھے ہوئے تھی اور اسی لئے میں مسلسل آدم زادوں کے روپ میں رہتی چلی آ رہی ہوں کہ شاید کبھی کوئی آدم زاد یہاں پہنچ جائے اور مجھ سے شادی کی درخواست بھی کر دے اور پھر اتنا بہادر بھی ہو کہ وہ باقی کڑی شرطیں بھی پوری کر سکے۔ اس طرح میں اپنی خواہش پوری کر سکوں۔'' ——— شہزادی نے مایوس لہجے میں وزیراعظم سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''شہزادی صاحبہ ہم آپ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ وزیراعظم تو خواہ مخواہ درمیان میں رکاوٹ

بن رہا ہے۔ اسے آپ ضرور سزا دیں کہ اس نے آپ کو ہم جیسے اچھے بہادر، طاقتور اور عقلمند شوہروں سے محروم رکھنے کی کوشش کی ہے۔"۔۔۔۔۔اچانک آنگلو نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے آدم زاد۔ تم نے شادی کی پہلی شرط تو پوری کر دی ہے مگر بعد کی شرطیں اتنی کڑی اور سخت ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ تم انہیں پورا نہیں کر سکو گے۔ اس لئے تم اپنی جان نہ گنواؤ۔

میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے دو آدم زاد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ میں تمہیں شہزادی چٹ پٹنی کے حوالے نہیں کروں گی بلکہ تم جہاں کہو گے تمہیں صحیح سلامت وہاں پہنچا دوں گی۔"۔۔۔۔۔شہزادی نے مایوس لہجے میں انہیں جواب دیا۔

"نہیں شہزادی صاحبہ۔ ہم کہیں نہیں جائیں گے بس ہم تو آپ سے شادی کریں گے۔ چاہے آپ راضی ہوں یا نہیں یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ چاہے آپ ہم دونوں سے شادی کریں یا ایک سے۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے لاڈ سے پر لہجے میں جواب

دیا اور فیصلہ یوں سنا دیا جیسے وہ شہزادی کی بجائے فیصلہ کرنے کا خود مجاز ہو۔

''شہزادی صاحبہ آپ اس دبلے پتلے سے شادی کر کے کیا کریں گی مجھ سے شادی کریں میرے جیسا طاقتور شوہر آپ کو نہیں مل سکے گا۔ میں نے ایک مکہ مار کر بوکارو کا پیٹ پھاڑ دیا تھا۔''______بانگلو نے فوراً وکالت شروع کر دی۔

''شہزادی صاحبہ یہ موٹا بے وقوف ہے۔ میرا سر اس کے سر سے بڑا ہے۔ ظاہر ہے میرے سر میں عقل بھی زیادہ ہی ہوگی اور شہزادی کے شوہر کو عقلمند ہونا چاہئے طاقت کا کیا ہے کوئی شہزادی کے شوہر نے مزدوری تو نہیں کرنی۔''______آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ اس نے بھی بات کر دی۔

''آدم زادو۔ میری بات سنو یہ فیصلہ تو ابھی دور کی بات ہے کہ میں تم سے شادی کروں گی یا تم میں سے کسی ایک سے۔ پہلے تو یہ مسئلہ ہے کہ مجھ سے شادی کرنے کے لئے ناگ دیوتا نے جو شرطیں لگائی ہیں کوئی انہیں پوری کرے گا اور وہ شرطیں اتنی کڑی ہیں کہ

انتہائی عقلمند سے عقلمند، طاقتور سے طاقتور اور چالاک سے چالاک آدم زاد بھی انہیں کسی قیمت پر پورا نہیں کر سکتا اور ایک بار ان شرائط پر راضی ہونے کے بعد اگر آدم زاد ان شرائط کو پورا نہ کر سکا تو پھر وہ خود ہلاک ہو جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ تم میں سے کوئی بھی ان شرائط کو پورا نہیں کر سکے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھ سے شادی کی خواہش چھوڑ دو۔" ـــــ شہزادی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں شہزادی صاحبہ۔ آپ شرائط بتلائیں۔ آپ دیکھیں کہ کس طرح پلک جھپکنے میں ہم شرائط پوری کر لیں گے بلکہ پوری تو کیا کچھ زیادہ ہی کر لیں گے۔" ـــــ آنگلو بانگلو نے بیک وقت اور بیک زبان ہو کر کہا۔

"اچھا تو اگر تم بضد ہی ہو تو پھر سنو۔" ـــــ شہزادی نے کہا اور وہ دونوں یوں شہزادی کی بات پر کان لگا کر بیٹھ گئے جیسے ادھر شہزادی کے منہ سے بات نکلے گی اور ادھر وہ پورا کر کے اسے دکھا دیں گے۔

"ناگ دیوتا نے آدم زادوں کے لئے دو شرطیں

لگائی ہیں۔ ایک شرط تو یہ ہے کہ وہ آدم زاد ناگ دیوتا کے منہ سے اس کا من حاصل کرے اور دوسری شرط یہ ہے کہ سانپوں کی دنیا میں موجود سانپوں کی صحیح تعداد گن کر بتلائے۔"______شہزادی نے انہیں شرائط بتلا دیں۔

"**واہ** شہزادی عورت ہی ہو ناں۔ اس لئے گھبرا گئیں۔ یہ تو بڑی معمولی سی شرطیں ہیں۔ ہم نے تو بڑی بڑی سخت شرطیں بھی پوری کر دی ہیں۔ ان کا کیا ہے ہمیں ناگ دیوتا کے پاس لے چلو ہم ایک من تو کیا دو من دس سیر بلکہ دس من بیس سیر اس کے منہ سے حاصل کر لیں گے اور دوسری شرط رہی تعداد کی تو اس کا کیا ہے آپ کی دنیا میں سانپ شماری تو ہوتی ہی رہتی ہو گی۔ بس اس سے پوچھ لیں گے جس کے پاس سانپ شماری کا رجسٹر ہوگا۔"——— آنگلو نے یوں بے نیازی سے کہا جیسے یہ تو ان کے لئے کوئی بات ہی نہ ہو۔ اس کی باتیں سن کر شہزادی بے اختیار ہنس پڑی

اور کہنے لگی۔

"میرے ساتھ شادی کرنے آئے بھی سہی تو کیسے بے وقوف آدم زاد آئے جو ان شرائط کو معمولی کہہ رہے ہیں۔

سنو تفصیل سے سنو۔ ناگ دیوتا ہمارا سب سے بڑا دیوتا ہے وہ آگ کا بنا ہوا ہے۔ اس کے قریب بھی کوئی نہیں جا سکتا۔ ہاں اگر کوئی مقدس بین کو اس طرح اور مسلسل بجائے کہ آخرکار اس بین کی آواز پر ناگ دیوتا مست ہو کر جھومنے لگے تو آگ ٹھنڈی ہو جائے گی اور ناگ دیوتا انتہائی مستی میں آجائے گا تو پھر وہ اپنا من منہ سے باہر نکالے گا۔ اس وقت اگر آدم زاد فوری طور پر من اٹھا کر وہاں سے چلا آئے تو تب تو بات ہے ورنہ ناگ دیوتا اسے ہلاک کر دے گا اور یہ بھی بتلا دوں کہ ناگ دیوتا کتنی بھی بین بجاؤ مست نہیں ہوتا بلکہ اسے بین کی آواز پر غصہ آجاتا ہے اور جیسے ہی اسے غصہ آیا بین بجانے والا زندہ نہیں بچ سکتا۔ اس سے تم دونوں یقیناً ناگ دیوتا کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ گے۔

اور دوسری شرط تو اس سے بھی مشکل ہے۔ سانپوں کی دنیا میں اس قدر سانپ ہیں کہ آج تک کوئی ان کی صحیح تعداد معلوم ہی نہیں کر سکا۔ صرف ناگ دیوتا کو ہی ان کی صحیح تعداد کا علم ہے اور پھر ہر لمحے سانپوں کی دنیا میں بے شمار سانپ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے صحیح تعداد معلوم کرنا ناممکن ہے۔ آدم زاد اگر تمام عمر بھی گنتا رہے تو ہماری دنیا کے ایک چوتھائی سانپ بھی نہ گن سکے گا اور ظاہر ہے جب وہ تعداد نہ گن سکے گا تو ناگ دیوتا اسے ہلاک کر دے گا۔'' شہزادی نے دونوں شرطوں کے متعلق انہیں تفصیل سے بتلایا۔

''مگر بین تو ہمارے باپ دادا نے بھی کبھی نہیں بجائی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ شہزادی صاحبہ آپ ہماری دنیا سے کسی سپیرے کو بلا لیں وہ ہماری جگہ بین بجائے اور ہم ناگ دیوتا کا من اٹھا کر بھاگ جائیں۔ یقین کریں ہم من اٹھا کر اس طرح دوڑیں گے کہ ناگ دیوتا کتنی بھی کوشش کرے ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔''____ آنگلو نے جواب دیا۔

''آنگلو ذرا آہستہ دوڑنا ایسا نہ ہو کہ تم من لے کر

بھاگ جاؤ اور میں پیچھے ہی رہ جاؤں۔"۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے موت سے ڈرتے ہوئے آہستہ سے آنگلو کے کان میں سرگوشی کی۔

"نہیں۔ میں تو تیز دوڑوں گا تم پیچھے رہ جاؤ تمہیں ناگ دیوتا کھا جائے گا اور پھر میں اکیلا شہزادی سے شادی کر لوں گا۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے اس کی تجویز رد کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر دوڑ کر دکھانا میں پہلے ہی تمہاری ٹانگ پکڑ رکھوں گا۔ ایک ٹانگ سے دیکھوں گا تم کتنا تیز دوڑو گے۔ دوسری ٹانگ تو میرے پاس ہی ہو گی۔ اس طرح میرے پاس تین ٹانگیں ہو جائیں گی دو میری اپنی اور ایک تمہاری۔ چنانچہ میں تم سے آگے نکل جاؤں گا۔"۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے بھی تیز دوڑنے کی ترکیب سوچ لی تھی۔

اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا شہزادی جو ان کی باتیں سن رہی تھی بول پڑی۔

"تم دونوں احمق ہو۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔"۔۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں شدید غصہ

تھا۔ شاید اسے ان دونوں کی احمقانہ باتوں پر غصہ آ گیا تھا۔

''شہزادی صاحبہ ناراض نہ ہوں میں وعدہ کرتا ہوں کہ آنگلو کی ٹانگ نہیں پکڑوں گا۔''——— بانگلو نے فوراً ہی صلح کی پیش کش کر دی۔

''اور میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تیز نہیں دوڑوں گا بلکہ سرے سے دوڑوں گا ہی نہیں البتہ بھاگوں گا۔'' آنگلو نے بھی پیش کش کر دی۔

''وزیراعظم اب چونکہ میں ان کو شرطیں بتلا چکی ہوں اس لئے اب انہیں یا تو شرطیں پوری کرنی پڑیں گی یا مرنا پڑے گا۔ چنانچہ ان دونوں کو ناگ دیوتا کے مندر میں لے جاؤ اور مقدس بین ان کو دے کر خود باہر آ جاؤ اس کے بعد ناگ دیوتا جانیں اور یہ جانیں اب میں مزید ان کی احمقانہ باتیں سننے کے لئے یہاں نہیں رک سکتی۔''——— شہزادی نے غصے اور شدید جھنجھلاہٹ سے وزیراعظم سانپ سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے زور سے پھنکار ماری اور جن سانپوں نے اس کا تخت اٹھایا ہوا تھا وہ مڑے اور پھر تیزی سے دم کے

بل گھسٹتے ہوئے واپس چل دیئے۔

آنگلو بانگلو حسرت سے واپس جاتی ہوئی شہزادی کو دیکھ رہے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کس طرح جلد سے جلد شہزادی سے شادی کر لیں مگر ان بے چاروں کی قسمت ہی ایسی تھی کہ جس جگہ جاتے انہیں شرطیں پوری کرنی پڑ جاتی تھیں اور ان شرطوں کے چکر میں شادی رہ جاتی تھی مگر اب وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکے تھے کہ ناگ شہزادی سے تو ضرور شادی کریں گے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ ناگ شہزادی انتہا سے زیادہ خوبصورت تھی۔ دوسری یہ کہ ناگ شہزادی سے شادی کے بعد پوری دنیا کے سانپ ان کی رعایا بن جائیں گے۔ چنانچہ وہ جسے چاہیں گے سانپ کو حکم دے کر ڈسوا دیں گے اور اس طرح سب لوگ ان سے ڈریں گے اور ان کا رعب سب پر قائم ہو جائے گا۔ وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ وزیراعظم سانپ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم دونوں میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ میں نے تو سرخ سانپ سے تمہیں مروانا چاہا تھا مگر اب تم ناگ

دیوتا کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ گے مرنا تو تم نے تھا ہی۔"______وزیراعظم سانپ نے کہا اور مڑ کر چل پڑا۔

"واہ مرنا کیوں تھا۔ ابھی تو ہماری شادی ہی نہیں ہوئی اور تم ہمیں مارنا چاہتے ہو۔ کان کھول کر سن لو وزیراعظم ناگ۔ شہزادی سے شادی کے بعد ہم شہزادی سے کہہ کر تمہیں وزیراعظم کی بجائے مشیر اعظم بنا دیں گے اور یہ بھی سن لو تم جو مشورہ ہمیں دو گے ہم وہ مانیں گے ہی نہیں ہاں۔"______بانگلو نے بڑے غصیلے لہجے میں وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ اس کے پیچھے چلے بھی جا رہے تھے کیونکہ چاروں طرف سے سانپ بھی آگے بڑھتے آ رہے تھے اور ظاہر ہے جب سانپ پیچھے ہوں تو وہ کیسے رک سکتے تھے۔

سرخ رنگ کے پہاڑ کے اندر ایک بہت بڑی غار کے دھانے کے سامنے آنگلو اور بانگلو کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے جہاں تک نظریں جاتی تھیں سانپ ہی سانپ تھے۔ ہر رنگ اور ہر قسم کے سانپ۔ آنگلو بانگلو کے پیچھے تخت پر ناگ شہزادی بیٹھی ہوئی تھی اور ساتھ ہی دیو ہیکل سیاہ سانپ کے سر پر وزیراعظم ناگ بھی موجود تھا۔

غار کا دہانہ بہت بڑا تھا اور اندر اندھیرے میں آگ کے بے پناہ شعلے لپکتے ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔

''جاؤ آنگلو بانگلو اندر جاؤ آگ کے درمیان میں ناگ

دیوتا موجود ہے اور غار کے ایک کونے سے تمہیں مقدس بین بھی مل جائے گی جاؤ اور بین بجا کر ناگ دیوتا کو مست کر کے اس کا من لے آؤ۔ تمہارے اندر جانے کے بعد غار کا دہانہ خود بخود بند ہو جائے گا اور اس وقت تک نہیں کھلے گا جب تک تم ناگ دیوتا کا من حاصل نہیں کر لو گے۔"____ شہزادی نے گھمبیر آواز میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم شادی کی تیاری کرو شہزادی بس ہم ابھی آئے۔"____ آنگلو نے مسکراتے ہوئے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔ شہزادی جواب میں صرف طنزیہ انداز میں مسکرا کر رہ گئی۔

آنگلو بانگلو دونوں تیزی سے غار کے دھانے میں داخل ہو گئے۔ ان کے اندر جاتے ہی ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور پھر غار کا دہانہ ایک بہت بڑی چٹان سے بند ہو گیا۔

یہ ایک بہت بڑا غار تھا جس کے آخری کونے پر تقریباً پچاس فٹ کے دائرے میں زمین سے آگ نکل رہی تھی اور آگ کی لپٹیں غار کی چھت سے ٹکرا رہی

تھیں اور آگ اتنی تیز تھی کہ اس کی گرمی سے دور کھڑے آنگلو بانگلو کو ابھی سے پسینے آنے لگ گئے تھے۔ پوری غار آگ کی گرمی سے بری طرح تپ رہی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہ غار اس دنیا کی بجائے جہنم کا حصہ ہو۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی غار کا دھانہ بند ہو گیا تھا اور اب وہ تھے اور غار اور اس میں جلتی ہوئی آگ۔

''کہاں ہے وہ ناگ دیوتا یہاں تو آگ ہی آگ ہے خواہ مخواہ شہزادی نے ہمیں ڈرائے رکھا۔ ہمیں کہتی کہ یہی آگ بجھانی ہے تو ہم باہر سے پانی کی بالٹیاں بھر بھر کر یہاں لاتے اور آگ بجھا دیتے۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پانی کی بالٹیاں بھرنے کی بھی کیا ضرورت تھی بس فائر بریگیڈ کو کہہ دیتے وہ خود ہی آ کر آگ بجھا دیتے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے اس سے بھی زیادہ عقلمندی کی بات کی۔

''مگر اب کیا کریں اب تو غار بھی بند ہو گئی ہے۔ پانی کہاں سے لائیں۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے ماتھے سے پسینہ

پونچھتے ہوئے کہا۔

''مم میرا خیال ہے کہ کیوں نہ میں اس آگ پر پیشاب کر دوں۔ اس طرح کچھ تو آگ بجھ جائے گی۔''______ بانگلو نے کان کھجلاتے ہوئے کہا۔

''ناں۔ ایسا نہ کرنا یہ دیوتا ہے کہیں ناراض نہ ہو جائے۔''______ آنگلو نے اسے فوراً ٹوکتے ہوئے کہا۔

''مگر اب کیا کریں۔''______ بانگلو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی بین پر پڑ گئیں۔

''ارے ہاں یاد آ گیا۔ شہزادی نے کہا تھا کہ ہمیں بین بجانی پڑے گی۔ تب ہی ناگ دیوتا مست ہو کر اپنا من باہر پھینک دے گا۔ میرا خیال ہے سانپوں کا فائر بریگیڈ اسی بین میں ہوگا۔ جیسے ہی ہم بین بجائیں گے اس میں سے پانی کی دھار نکلے گی اور آگ بجھ جائے گی۔''______ بانگلو نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ہاں ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو مگر یہ بین اب تمہیں ہی بجانی پڑے گی۔ مجھ سے تو یہ بین اٹھے گی ہی نہیں۔''______ آنگلو نے جواب دیا۔

''ارے اسی لئے تو کہتا تھا کہ شہزادی سے شادی کرنے کے لئے مجھ جیسے طاقتور آدمی کی ضرورت ہے تم جیسے ٹھنچو کی نہیں۔ مگر اس وقت تم نے میری بات ہی نہیں مانی۔''——بانگلو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بین کو یوں دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا جیسے وہ وزن اٹھانے کا مظاہرہ کر رہا ہو۔

''اب بجاؤ بھی سہی میرا گرمی کے مارے برا حال ہے۔ بین بجنے سے آگ بجھے تو کچھ قرار آئے۔'' آنگلو نے جھنجھلا کر کہا۔

ویسے گرمی کے مارے اس کی تھی بھی بری حالت۔ پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔ یہی حال بانگلو کا بھی تھا مگر وہ اپنی طاقت کے مظاہرے میں اتنا غرق تھا کہ اسے گرمی کا احساس نہیں تھا جب آنگلو نے اسے یاد دلایا تو اسے بھی گرمی کا خیال آ گیا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے بین دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کا سرا منہ سے لگایا اور پھر زور سے اس میں سانس پھونکنے لگا۔

دوسرے لمحے بین میں سے ایک انتہائی سریلی آواز نکلنے لگی۔ آنگلو نے بین میں سے پانی کی جگہ آواز نکلتی

دیکھ کر برا سا منہ بنایا مگر وہ فی الحال خاموش رہا۔ اس لئے کہ شاید بین میں سے پہلے آواز نکلتی ہوگی۔ بعد میں پانی نکلے گا۔ یہی خیال آنگلو کا بھی تھا چنانچہ وہ بھی اس جوش میں بین بجاتا چلا گیا۔

چند لمحے تو وہ پانی کے خیال میں بین بجاتا رہا مگر بین میں سے آواز اتنی سریلی نکلنے لگی تھی کہ اب وہ دونوں پانی کا خیال بھول کر بین کی آواز پر مست ہو گئے تھے۔ بانگلو مسلسل بین بجاتا چلا گیا۔

پھر اچانک انہوں نے دیکھا کہ آگ کے شعلے کم ہونے شروع ہو گئے تھے۔ آگ کے شعلے کم ہوتے دیکھ کر آنگلو نے چیخ کر بانگلو سے کہا۔

''شاباش بانگلو شاباش زور زور سے بین بجاؤ آگ بجھتی جا رہی ہے۔''

اور بانگلو نے اور بھی زیادہ جوش سے بین بجانی شروع کر دی مگر مسلسل بین بجانے کی وجہ سے اس کا سانس پھول رہا تھا اور بری طرح ہانپنے لگ گیا تھا۔ آگ کے شعلے آہستہ آہستہ ختم ہوتے چلے گئے اور وہ دونوں یہ دیکھ کر خوف کے مارے بے ہوش ہوتے

ہوتے بچے کہ آگ کے درمیان میں سرخ اور سنہرے رنگ کا ایک بہت بڑا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سنہرے رنگ کا کسی پھاٹک جتنا چوڑا پھن فضا میں بلند تھا اور اس کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ ناگ دیوتا تھا۔ سانپوں کا دیوتا۔

ناگ دیوتا کو دیکھ کر آنگلو بانگلو دونوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس میں ان کا قصور بھی نہیں تھا کیونکہ ناگ دیوتا تھا بھی بہت بڑا اور پھر بھاگنے کے لئے بھی ان کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔

خوف کی شدت میں بانگلو کے ہاتھوں سے بین نیچے گری۔ ناگ دیوتا نے زور سے پھنکار ماری اور اس کے منہ سے شعلے نکل کر بانگلو کی طرف بڑھے اور بانگلو بے چارے کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ آگ میں لپٹا ہوا بری طرح چیخنے چلانے لگا۔

ادھر آنگلو نے دیکھا کہ آگ کے شعلوں نے
راستے میں پڑنے والی زمین پر کوئی اثر نہیں کیا۔
چنانچہ اس نے اپنے بچاؤ کے لئے کہ کہیں ناگ
دیوتا اس پر بھی پھنکار نہ مار دے ، جھپٹ کر وہ بھاری
بھرکم بین اٹھائی
اور پھر زمین پر بیٹھ کر اسے بجانا شروع کر دیا۔ بین
کا دوسرا سرا اس نے زمین پر ٹکایا ہوا تھا کیونکہ بین
اتنی بھاری تھی کہ وہ اسے ہاتھوں پر نہیں اٹھا سکتا تھا۔
اس لئے وہ اسے زمین کے سہارے رکھ کر بجا رہا تھا۔
جیسے ہی آنگلو نے بین بجانی شروع کی بانگلو کے
جسم کو لپٹے ہوئے شعلے یکدم بجھ گئے۔ شکر ہے کہ ابھی

تک بانگلو کے صرف کپڑے ہی جلے تھے۔ اس کا جسم بچ گیا تھا۔

مگر اتنی دیر میں بانگلو کا حشر ہو گیا تھا اور شعلے دیکھتے ہی وہ خوف کی شدت سے بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑا تھا۔

اب بیچارے آنگلو کی کمبختی آ گئی تھی۔ بین بجانے کے لئے اسے اپنے پھیپھڑوں کی پوری قوت استعمال کرنی پڑ رہی تھی اور بین بجانا وہ بند نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس نے بین بجانی بند کی سانپ نے اس پر پھنکار مارنی ہے اور اسے آگ لگ جانی ہے

اور بانگلو بے ہوش پڑا ہے ظاہر ہے اس کی جگہ وہ بین نہیں بجائے گا تاکہ اس کے جسم کو لگی ہوئی آگ بجھ سکے۔ اس لئے اس کے بین بند کرنے کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ آگ میں جل کر مر جائے اس لئے وہ بے چارہ مسلسل بین بجاتا رہا۔

سانس پھولنے اور زور لگانے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں ابل کر باہر نکلنے کو ہو گئی

تھیں۔

اس کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی چلی جا رہی تھی۔ وہ بار بار بانگلو کو طرف دیکھ رہا تھا کہ بانگلو ہوش میں آجائے تو بین اس کو دے دے۔

مگر بانگلو ایسا بے ہوش ہوا تھا کہ ہوش میں ہی نہیں آرہا تھا۔ ادھر آنگلو میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ بین اٹھا کر بانگلو کے قریب جاتا اور بین بھی بجاتا رہتا اور بانگلو کو بھی جھنجھوڑ کر ہوش میں لے آتا۔

بین بجاتے بجاتے جب وہ بری طرح تھک گیا تو وہ زمین پر اوندھا لیٹ گیا مگر آگ میں جل مرنے کے خوف سے وہ بیچارہ مسلسل اسے بجائے چلا جا رہا تھا۔

وہ دل ہی دل میں بانگلو کو بھی گالیاں دے رہا تھا مگر اس کی گالیوں سے بانگلو ہوش میں تو آنے سے رہا۔ چنانچہ وہ مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق بین بجائے چلا جا رہا تھا اور پھر اس نے دیکھا کہ ناگ دیوتا بین کی آواز پر مست ہونے لگ گیا تھا۔

اس کا پھن آہستہ آہستہ دائیں بائیں لہرانا شروع

ہوگیا تھا۔ ادھر آنگلو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پیٹ میں موجود ہوا ختم ہوتی چلی جا رہی ہو اور کسی بھی لمحے بین بجنی بند ہو سکتی ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ ناگ نے مستی میں پھنکار بھی زیادہ زور سے مارنی ہے۔

اور پھر چند لمحوں بعد وہی ہوا جس کا آنگلو کو خدشہ تھا۔ بین کی آواز ہلکی ہوتی ہوتی ختم ہو گئی اور آنگلو بے ہوش ہو کر وہیں فرش پر ہی لڑھک گیا۔

اب اس سے زیادہ بین بجانا اس جیسے پتلے دبلے آدمی کے لئے ناممکن ہو گیا تھا۔ ان دونوں کے بے ہوش ہوتے ہی ناگ دیوتا کے پھن نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور پھر اس نے پوری قوت سے اپنا پھن زمین پر مارا۔ اس کا نشانہ بین کے قریب پڑے آنگلو کا تھا۔ وہ شاید اسے ڈسنا چاہتا تھا مگر اس کا پھن پوری قوت سے مقدس بین پر پڑا اور ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ناگ دیوتا بری طرح تڑپنے لگا۔

چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد اچانک اس کے اردگرد زرد رنگ کا دھواں بلند ہوا اور جب دھواں صاف ہوا

تو اب وہاں ناگ دیوتا کی بجائے ایک خوبصورت انسان کھڑا تھا۔ جس کا رنگ سنہری مائل سرخ تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ کشش تھی۔

دھواں ختم ہوتے ہی آدمی کے روپ میں ناگ دیوتا قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا اس کا چہرہ خوشی اور مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔ وہ آنگلو کے قریب آ کر رک گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر آنگلو کو بری طرح جھنجھوڑ دیا۔ اس کے جھنجھوڑنے سے آنگلو ہوش میں آ گیا اور اپنے سامنے ایک انتہائی خوبصورت اور وجیہہ انسان کو دیکھ کر وہ پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھتا ہی رہ گیا مگر چند لمحوں بعد اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور اس نے منہ پھیر کر ناگ دیوتا سے کہا۔

"تمہیں شرم نہیں آتی بغیر کپڑے پہنے ننگے کھڑے ہو"۔۔۔۔۔اس کا لہجہ شرم آلود تھا۔

اس کی بات سن کر ناگ دیوتا نے چونک کر اپنے جسم پر نظریں دوڑائیں اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے جسم پر پھیرا۔ اس کے ہاتھ پھیرتے ہی اس کے جسم پر ایک بے حد خوبصورت پوشاک نظر آنے لگ گئی۔

پوشاک اتنی خوبصورت اور چمکدار تھی کہ اب وہ کسی ملک کا شہزادہ نظر آ رہا تھا۔

"میری طرف دیکھو۔" ____ ناگ دیوتا نے گھمبیر اور پروقار آواز میں آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا اور جب آنگلو نے اس کی طرف رخ کیا تو وہ اس کے جسم پر اتنی خوبصورت پوشاک دیکھ کر حیرت سے اچھل کر بیٹھ گیا۔

"یہ کپڑے کہاں سے آ گئے۔ کیا اس غار میں کپڑوں کی دوکان بھی ہے۔" ____ آنگلو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے غار میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ ناگ دیوتا غائب ہے۔

"ارے وہ ناگ دیوتا کہاں چلا گیا۔ ہم نے تو اس کا من لینا تھا۔" ____ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''آنگلو میں ہوں ناگ دیوتا۔ اپنے ساتھی کو ہوش میں لے آؤ۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تمہاری وجہ سے مجھے یہ خوبصورت روپ ملا ہے۔''ـــــــ ناگ دیوتا نے مسکراتے ہوئے آنگلو کو جواب دیا۔

''ارے جاؤ جاؤ تم اور ناگ دیوتا۔ تم تو انسان ہو اور وہ ناگ تھا ناگ۔کیا سمجھے۔ جاؤ مجھے بے وقوف سمجھتے ہو۔''ـــــــ آنگلو نے تضحیک آمیز لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تو کیا ناگ شہزادی سانپ نہیں ہے۔ وہ بھی تو عورت کے روپ میں رہتی ہے۔''ـــــــ ناگ دیوتا نے اسے دلیل دیتے ہوئے کہا اور آنگلو اس کی بات سن کر الجھن آمیز انداز میں سر پر ہاتھ پھیرنے لگا اور پھر اس نے مدھم لہجے میں کہا۔

''ہاں یہ بات تو ہے مگر وہ من۔''

اور اسی لمحے بانگلو کو بھی ہوش آ گیا۔ اس کے جسم پر جلے ہوئے کپڑوں کے چیتھڑے لٹک رہے تھے۔ وہ آنگلو اور ناگ دیوتا کو دیکھ کر حیرت سے اٹھ بیٹھا۔ اس
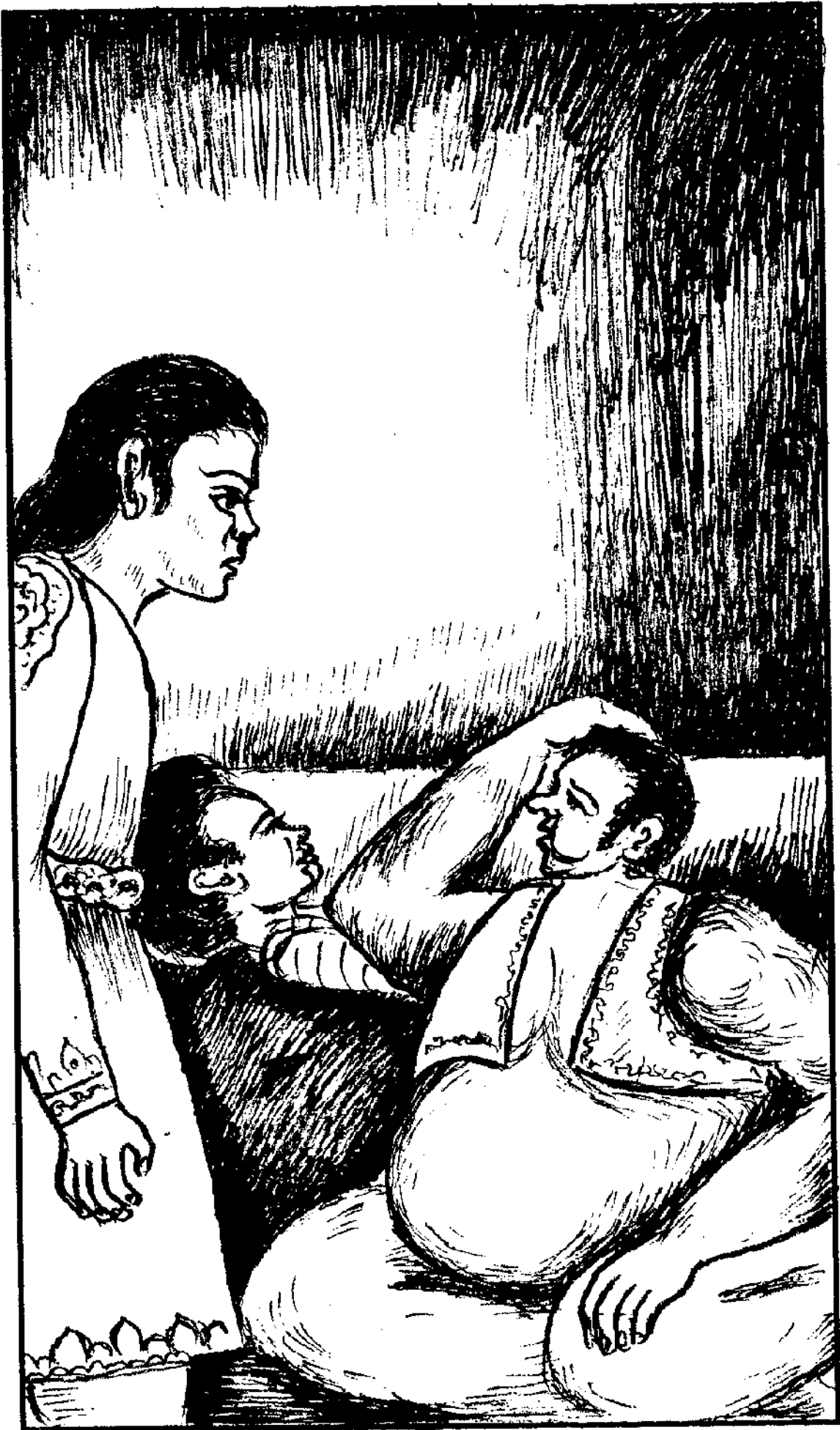
کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔

"یہ کون ہے آنگلو۔ وہ ناگ دیوتا کہاں گیا۔ اس نے مجھے جلا ہی دیا تھا۔ وہ مجھے مل جائے تو میں اس کی ہڈی پسلی ایک کر دوں۔"____بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر بڑے پر جلال لہجے میں کہا۔

"میں ہوں ناگ دیوتا اور میں تم دونوں کا شکر گزار ہوں کہ تم نے میرا سب سے بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔"____ناگ دیوتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ناگ دیوتا ہو۔ مم مم مگر۔"____بانگلو بھی شدید حیرت کی وجہ سے فقرہ مکمل نہ کر سکا۔

"سنو آدم زادو۔ میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے میری کتنی بڑی مشکل حل ہو گئی ہے۔

صدیوں سے میں نے سانپوں کے سب سے بڑے دیوتا کام راجہ سے درخواست کی تھی کہ وہ مجھے آدم زاد کا روپ اختیار کرنے کی اجازت دے دے۔ مجھے آدم زادوں میں رہنے کا بڑا شوق تھا مگر کام راجہ نے میری بات نہ مانی کیونکہ وہ ڈرتا تھا اگر میں آدم زاد بن گیا تو میرے سانس میں موجود زہر کی وجہ سے دنیا میں

موجود تمام آدم زاد ہلاک ہو جائیں گے مگر میری ضد اور اصرار پر آخرکار اس نے ایک شرط لگا دی کہ اگر کبھی کوئی آدم زاد تمہارا من حاصل کرنے کے لئے تمہارے سامنے بین بجائے اور پھر بین بجاتے بجاتے بے ہوش ہو کر گر جائے اور اس کے ہوش میں آنے سے پہلے میں اپنا سر مقدس بین سے ٹکرا دوں تب ہی میں آدم زاد بن سکتا ہوں۔ مگر اس کی شرط اتنی کڑی تھی کہ کوئی آدم زاد اسے پورا نہیں کر سکتا تھا۔ اول تو سانپوں کی اس دنیا میں کوئی آدم زاد آ ہی نہیں سکتا تھا اور اگر آ ہی جاتا تو وہ میرے سامنے بین کیوں بجاتا۔

میں صدیوں سے انتظار کرتا رہا۔ آخر میں نے ناگ شہزادی کے دل میں عورت بننے اور آدم زاد سے شادی کرنے کی خواہش ڈال دی کہ شاید اس سے شادی کرنے کے لالچ میں کوئی آدم زاد آجائے اور ساتھ ہی میں نے یہ شرط بھی لگا دی کہ وہ مقدس بین بجا کر مجھے مست کر کے مجھ سے من حاصل کرے تب ہی وہ ناگ شہزادی سے شادی کر سکتا ہے مگر صدیوں سے کوئی نہ آیا اور پھر تم دونوں آ گئے۔ تم نے ناگ شہزادی سے

شادی کرنے کے لالچ میں بین بجائی مگر مسلسل بین نہ بجا سکے اور بے ہوش ہو گئے۔ اس طرح شرط پوری ہو گئی اور میں آدم زاد کا روپ اختیار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب میں آدم زاد کے روپ میں آ گیا ہوں۔ چنانچہ میں ناگ شہزادی سے شادی کر کے آدم زادوں کی دنیا میں چلا جاؤں گا۔"_____ناگ دیو نے انہیں پوری تفصیل بتلائی۔

آنگلو بانگلو کے لئے باقی تفصیل تو کوئی معنی نہیں رکھتی مگر ناگ دیوتا کے آخری فقرے پر وہ چونک پڑے کہ اب ان کی بجائے ناگ دیوتا ناگ شہزادی سے شادی کرے گا۔ چنانچہ بانگلو نے فوراً ہی اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"واہ جی واہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بین بجائیں ہم۔ آگ لگے ہمیں۔ بے ہوش ہوں ہم اور شادی ناگ شہزادی سے تم کرو۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔"_____بانگلو کا لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

"ہاں ہاں یہ غلط ہے۔ بین بجاتے بجاتے میرا سانس ختم ہو گیا تھا یہ میری قسمت تھی کہ سانس نجانے

کہاں سے دوبارہ جسم میں آ گیا تھا ورنہ میں تو مر ہی گیا تھا۔ اور جب شادی کرنے کی باری آئی تو شادی تم کر لو۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔“ ـــــ آنگلو نے بھی جوشیلے لہجے میں جواب دیا۔

اب ان دونوں کا خوف ختم ہو چکا تھا۔ ظاہر ہے خوف تو انہیں سانپ سے تھا۔ آدمی سے بھلا وہ کہاں ڈرنے والے تھے۔

”تو تم دونوں میرا کیا بگاڑ لو گے۔ تم نہیں جانتے کہ آدمی کے روپ میں آنے کے باوجود میں ناگ دیوتا ہوں۔“ ـــــ ناگ دیوتا کو بھی ان کی بدتمیزی اور گستاخی پر غصہ آ گیا۔

”ہاں بہت دیکھے ہیں تم جیسے دیوتا۔ تم بھی نہیں جانتے۔ میرا ایک مکہ تمہارے پیٹ میں لگا تو پیٹ پھٹ جائے گا۔“ ـــــ بانگلو غصے اور جوش میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتا دیکھ کر آنگلو بھی کھڑا ہو گیا اور بھلا وہ کیسے پیچھے رہ سکتا تھا چنانچہ اس نے بھی تیز لہجے میں ناگ دیوتا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بانگلو کا مکہ تو خیر معمولی سی بات ہے۔ ہاں اگر

میں نے تمہیں ٹکر مار دی تو تمہاری ایک بھی ہڈی سلامت نہیں رہے گی اور تم ساری عمر زمین پر گھسٹتے ہی گزار دو گے۔"۔۔۔۔۔۔۔ آنگلو نے اپنا کمزور سا سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ نادان آدم زادو تمہیں کیا معلوم کہ میں کیا ہوں۔ تم بھی سچے ہو۔ اچھا اب دیکھو کہ میں کیا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ ناگ دیوتا نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے ان دونوں کی طرف اپنے ہاتھ اٹھا کر لہرائے اور اس کے ہاتھ لہراتے ہی ان دونوں نے قلابازی کھائی اور اب وہ دونوں سر کے بل الٹے کھڑے تھے۔

"ارے ارے یہ کیا کر دیا ارے تم الٹے کیوں ہو گئے۔"۔۔۔۔۔۔ آنگلو بانگلو دونوں نے فرش پر ہاتھ ٹیک کر سیدھے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔حالانکہ وہ خود الٹے تھے مگر انہوں نے یہ سمجھا کہ ناگ دیوتا الٹا ہو گیا ہے۔

"اب جب تک میں نہ چاہوں تم ایسے ہی رہو گے۔"۔۔۔۔۔۔ ناگ دیوتا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے باوقار انداز میں غار کے دروازے کی

طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے۔ آنگلو بانگلو بھی الٹے ہوئے سر زمین پر ٹیکے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کے سہارے اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے ۔ انہوں نے سیدھے ہونے کی کوشش تو بہت کی مگر وہ سیدھے ہونے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انہیں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی نہ نظر آنے والی طاقت نے انہیں زبردستی الٹا کیا ہوا ہے۔

الٹے ہونے کی وجہ سے ان کے جسم کا تمام خون ان کے چہرے پر سمٹ آیا تھا اور دونوں کے چہرے سیاہ پڑنے لگ گئے تھے مگر وہ اس حالت میں رہنے پر مجبور تھے۔

ناگ دیوتا نے دہانے کے قریب آ کر اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور غار کا دھانہ ایک زور دار گڑگڑاہٹ سے کھل گیا۔

''ارے ہمیں سیدھا تو کرو۔ الٹے آنگلو بانگلو سے تو شہزادی بھی شادی نہیں کرے گی۔ کچھ تو خیال کرو آخر ہم نے تمہیں ناگ سے آدم زاد بنایا ہے۔''_____ آنگلو بانگلو نے رو دینے والے لہجے میں ناگ دیوتا سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''خاموشی سے چلے آؤ۔ ورنہ میرا ایک اشارہ تمہیں جلا کر راکھ کر دے گا۔''——اس بار ناگ دیوتا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز میں ایسی کڑک تھی کہ وہ دونوں سہم کر رہ گئے۔

دروازہ کھلتے ہی ناگ دیوتا آگے بڑھا اور پھر غار کے دہانے کے درمیان میں دونوں پیر پھیلا کر کھڑا ہو گیا۔ آنگلو بانگلو بھی سر کے بل چلتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر ناگ دیوتا کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

انہوں نے دیکھا کہ غار کے سامنے سانپوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جہاں تک نظر جاتی تھی قسم قسم اور رنگا رنگ کے سانپ ہی سانپ نظر آتے تھے۔

غار کے دہانے کے قریب سنہرے تخت پر شہزادی بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی سیاہ سانپ کے سر پر وزیراعظم سانپ بھی موجود تھا۔

وہ شاید دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہاں اکٹھے ہوئے تھے تاکہ دیکھیں کہ آنگلو بانگلو کامیاب ہوئے یا نہیں۔

مگر جب شہزادی نے دروازہ کھلنے پر وہاں ایک انتہائی خوبصورت نوجوان کو شاہانہ لباس اور شاہانہ انداز میں کھڑے دیکھا تو وہ چونک کر سیدھی ہو بیٹھی۔

اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی اور جب اس کی نظریں ناگ دیوتا کی پیشانی پر پڑیں تو اس نے بوکھلا کر وہیں تخت پر ہی اسے سجدہ کر دیا اور اس کے سجدے میں جاتے ہی وہاں موجود تمام سانپوں نے بھی اپنے سر زمین پر رکھ کر ناگ دیوتا کو سجدہ کیا۔

ناگ دیوتا کو سجدہ کر کے جب شہزادی نے سر اٹھایا تو ناگ دیوتا نے پرجلال لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ناگ شہزادی تمہارا ناگ دیوتا اب تمہارے پسندیدہ روپ میں آ گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر تم آدم زاد

سے شادی کرنے کی ضد پر اڑ ہی گئی ہو تو پھر تم آدم زاد سے کیوں کرو۔ مجھ سے کیوں نہ شادی کرو۔ دیکھو کیا میں ان آدم زادوں سے زیادہ خوبصورت نہیں ہوں۔“

”ناگ دیوتا آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے صرف میری خواہش پوری کرنے کے لئے یہ روپ اختیار کیا۔ دنیا میں مجھے آپ سے زیادہ اچھا شوہر کہاں مل سکتا ہے۔ یہ میری خوش نصیبی ہوگی کہ اگر میری شادی ناگ دیوتا سے ہو جائے۔ اس طرح میں بھی دیوی بن جاؤں گی۔ آپ یقین کریں ناگ دیوی تمام عمر آپ کی لونڈی بن کر رہے گی۔“ـــــــ ناگ شہزادی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔ اس کی آنکھوں کی چمک پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی تھی۔

”ان آدم زادوں کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ فی الحال میں نے انہیں معمولی سی سزا دی ہے۔ اب جیسا تم کہو اگر کہو تو میں انہیں یہیں جلا کر راکھ کر دوں۔“ـــــــ ناگ دیوتا نے اپنے دائیں بائیں الٹے کھڑے آنگلو بانگلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ویسے میں ان کی بھی ممنون ہوں کہ ان کی وجہ سے آپ جیسا شوہر مجھے نصیب ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ مالک ہیں آپ ہی نے فیصلہ کرنا ہے۔“ ناگ شہزادی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

اور اس سے پہلے کہ ناگ دیوتا کوئی جواب دیتا بانگلو بول پڑا۔

”ناگ دیوتا۔ ناگ شہزادی سے ہرگز شادی نہ کرنا۔ یہ بے وفا ہے۔ یہ اس لئے تم پر ریجھ گئی ہے کہ تم سیدھے کھڑے ہو۔ اگر میں سیدھا ہو جاؤں تو یہ یقیناً تمہاری بجائے مجھ سے شادی کرے گی۔“ ——— بانگلو نے بڑی مشکل سے بولتے ہوئے کہا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ بے پناہ وزن کی وجہ سے اس کا سر کسی بھی لمحے پھٹ جائے گا۔

اور تم کیسے دیوتا ہو جو ہم سے پوچھے بغیر ہی فیصلہ کر رہے ہو کم از کم ہم سے پوچھو تو سہی تاکہ ہم تمہیں کوئی مناسب مشورہ دیں۔میری عقل مندی کا تو بانگلو بھی قائل ہے۔“ ——— آنگلو نے بھی گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"ہو ہو کتنی دلچسپ بات ہے کہ تم حقیر آدم زاد مجھے مشورہ دو گے اور میرا مقابلہ کرو گے۔ میں دیوتا ہوں دیوتا۔"۔۔۔۔۔ ناگ دیوتا نے ہنستے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"دیوتا ہو تو کیا ہوا۔ ہم نے تو بڑے بڑے دیوتاؤں کو شکست دے دی تھی تم تو پھر بھی دیوتا یعنی دیو کے بچے ہو۔"۔۔۔۔۔ بانگلو نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اب تم مجھ سے مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہاری یہ حسرت تمہارے دل میں رہ جائے۔ یہی میرا فیصلہ ہے۔"۔۔۔۔۔ ناگ دیوتا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں کر لو مقابلہ۔ ہو جاؤ تم بھی تیار۔"۔۔۔۔۔ آنگلو نے فوراً ہی مقابلے کی دعوت قبول کرتے ہوئے کہا۔

"یہ نادان آدم زاد ہیں دیوتا۔ یہ آپ کے رتبے کو نہیں جانتے۔ ان کی بھلا کیا مجال کہ آپ سے مقابلہ کریں۔"۔۔۔۔۔ ناگ شہزادی نے عقیدت بھرے لہجے میں دیوتا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب ہم نادان بن گئے ہیں۔ ناگ دیوتا کے آنے سے پہلے تو ہم نادان نہیں تھے۔ اس وقت تو تم ہم سے شادی پر تیار تھیں۔" ــــــ اس سے پہلے کہ ناگ دیوتا کچھ بولتا آنگلو نے جھنجھلاہٹ سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"مقابلے کا انتظام کیا جائے۔" ــــــ ناگ دیوتا نے سنجیدہ ہو کر شہزادی کو حکم دیا اور شہزادی نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر وزیراعظم سانپ کو اشارہ کیا اور وزیراعظم سانپ نے پیچھے مڑ کر سانپوں کو پھنکار کر کچھ کہا اور پھر میدان کے درمیان سے سانپ پیچھے ہٹنے لگے۔ جلد ہی وہاں سانپوں کے درمیان میں ایک خاصا بڑا میدان خالی ہو گیا۔

ناگ دیوتا نے آنگلو بانگلو کی طرف اپنے دونوں ہاتھ لہرائے اور وہ ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھے ہو گئے۔

"تم دونوں چلو میدان میں اور مجھ سے مقابلہ کرو۔ میں تمہیں ختم کر کے ابھی ناگ شہزادی سے شادی کروں گا۔" ــــــ ناگ دیوتا نے ان سے مخاطب ہو

کر کہا۔

''ٹھہرو تو سہی۔ ابھی تو ہمارا سر دکھ رہا ہے اور ہمارے جسم کا تمام خون ہمارے سر میں پہنچ چکا ہے۔ اسے واپس جسم میں تو جانے دو''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا چلو اب نخرے نہ کرو ورنہ میں جلا کر راکھ کر دوں گا''۔۔۔۔۔۔ناگ دیوتا نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ دونوں اس کے اشارے سے خود بخود اڑتے ہوئے خالی میدان میں جا گرے۔ دوسرے لمحے ناگ دیوتا بھی وہاں پہنچ گیا۔

میدان کے ایک کونے میں آنگلو بانگلو کھڑے تھے اور دوسرے کونے میں ناگ دیوتا پہلوؤں پر ہاتھ رکھے بڑے باوقار انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔ ناگ دیوتا کی پشت پر شہزادی کا تخت موجود تھا۔ میدان کے چاروں طرف سانپ ہی سانپ تھے۔

"کیا تم مقابلے کے لئے تیار ہو۔"______ناگ دیوتا نے کڑک دار لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھئے ناگ دیوتا صاحب یہ بتلائیں کہ اگر ہم یہ مقابلہ جیت گئے تو ہمیں کیا انعام ملے گا۔"______آنگلو نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے بڑے مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

''تم مقابلہ جیت ہی نہیں سکتے۔ اگر اس کو فرض کر بھی لیا جائے تو تب تمہیں یہ آزادی ہو گی کہ تم ناگ شہزادی سے شادی کر لینا میں اپنے من اور سانپوں کی گنتی والی شرائط واپس لیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔ناگ دیوتا نے جواب دیا۔

''اور ہم مقابلہ جیتیں گے کیسے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

''مجھے کیا معلوم۔ اس کے متعلق تم خود سوچو۔ اگر تم مجھے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو تم یہ مقابلہ جیت گئے اگر میں تمہیں ہلاک کر دوں تو میں جیت گیا۔''۔۔۔۔۔ناگ دیوتا نے جواب دیا۔

وہ بھی شاید اس تماشے سے لطف لے رہا تھا۔

''چلو یہ ٹھیک ہے۔ اب یہ بھی بتلاؤ کہ تم ہلاک کیسے ہو گے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے پوچھا۔

''اچھا اب زیادہ وقت میرے پاس نہیں ہے کہ میں ضائع کرتا رہوں۔ پہل تم کرو اور مجھ پر حملہ کرو۔ بعد میں حملہ میں کروں گا۔''۔۔۔۔۔ناگ دیوتا نے سنجیدگی

سے کہا۔

''ناگ دیوتا پر حملہ کس طرح کریں۔''____بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے کیا معلوم تم خود سوچو تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ میری بات ماننا۔''____بانگلو نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیا۔

''ہوں تو یہ بات ہے۔ اچھا مجھے سوچنے دو۔'' آنگلو نے کہا اور پھر سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ جیسے وہ ناگ دیوتا کو ہلاک کرنے کی تجویز سوچ رہا ہو۔

جب کافی دیر گزر گئی تو ناگ دیوتا نے رعب دار لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حملہ کیوں نہیں کرتے۔ کیا سوچ رہے ہو۔''

''ہم سوچ رہے ہیں کہ حملہ کس طرح کریں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔''____آنگلو نے جواب دیا۔

''دیوتا بھائی تم خود ہی بتلا دو کہ تم کس طرح ہلاک ہو گے۔''____بانگلو نے بڑے معصوم لہجے میں دیوتا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اپنی عقل، اپنی طاقت، اپنی چالاکی ، اپنی عیاری

استعمال کرو۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔"۔۔۔۔ناگ دیوتا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں جادو آتا ہے۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے اچانک ناگ دیوتا سے پوچھا۔

"ہاں آتا ہے کیوں۔"۔۔۔۔ناگ دیوتا نے چونک کر جواب دیا۔

"نہیں بھلا اسے جادو کہاں آتا ہوگا اگر اسے جادو آتا ہوتا تو یہ پہلے آدم زاد نہ بن جاتا۔ یہ جھوٹ بولتا ہے۔"۔۔۔۔بانگلو نے آنگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ تم نے دیوتا کو جھوٹا کہہ کر گستاخی کی ہے۔ جس کی تمہیں بھیانک سزا ملے گی۔"۔۔۔۔ناگ دیوتا نے انتہائی جلال میں کہا۔

"اگر تمہیں جادو آتا ہے تو ثبوت دو ہم ایسے کیسے مان لیں۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے کہا۔

"بولو کیا چاہتے ہو۔ مجھے کام راجہ دیوتا کی قسم میں تم پر ثابت کر دوں گا کہ مجھے جادو آتا ہے۔"ناگ دیوتا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کرو ہمیں جادو کے زور سے نیولے بنا دو

اور تم خود چھوٹے سے سانپ بن جاؤ۔ بولو بنا سکتے ہو۔"_____ آنگلو نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ کون سی مشکل ہے ابھی لو۔"_____ ناگ دیوتا نے کہا اور پھر اس نے کچھ پڑھ کر زور سے آنگلو بانگلو پر پھونک ماری اور دوسرے لمحے آنگلو بانگلو کے گرد زرد رنگ کا دھواں چھا گیا۔

چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہاں آنگلو بانگلو کی بجائے دو نیولے کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک پتلا اور دوسرا بے حد موٹا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ناگ دیوتا نے انگڑائی لی اور پھر وہ بھی سانپ کے روپ میں بدل گیا۔ آنگلو بانگلو کے نیولے بنتے ہی میدان میں موجود تمام سانپوں میں کھلبلی مچ گئی اور وہ خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹنے لگے۔

اسی لمحے آنگلو بانگلو تیزی سے دوڑے اور انہوں نے ناگ دیوتا پر حملہ کر دیا۔نیولا سانپ کا جانی دشمن ہے اور سانپ کو مار کر ہی دم لیتا ہے۔ اور اب وہاں ایک کی بجائے دو نیولے تھے۔ چنانچہ آنگلو بانگلو اور ناگ
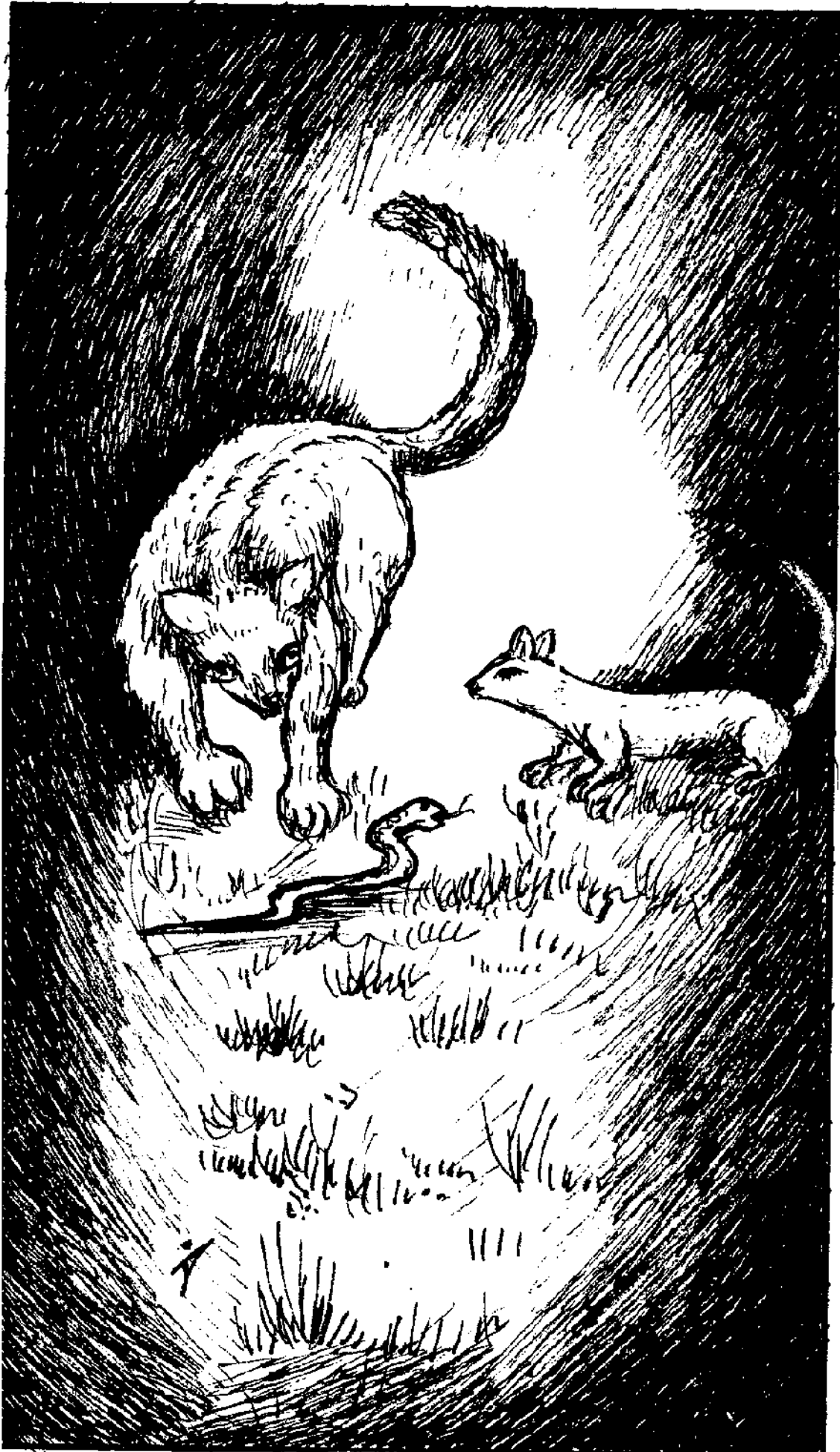
دیوتا میں خطرناک جنگ شروع ہو گئی۔ وہ دونوں آگے پیچھے سے جھپٹ جھپٹ کر اس پر حملے کر رہے تھے۔ ناگ دیوتا جب بھی ان پر حملہ کرتا وہ دونوں اپنی دُمیں اس کے منہ میں دے دیتے اور دم کے بال سانپ کے منہ میں آتے تو وہ منہ ہٹا لیتا اور پھر بانگلو کو موقعہ مل گیا۔ وہ جھپٹ کر ناگ دیوتا کے سر پر چڑھ گیا۔

اور پھر اس نے اپنے پنجوں سے اس کا پھن پکڑ کر اس کے سر کو پوری قوت سے زمین پر رگڑنا شروع کر دیا۔

''ناگ دیوتا ختم کرو یہ تماشہ۔ آدم زاد نیولے بے حد خطرناک ہیں۔''ــــــ ناگ شہزادی نے ناگ دیوتا کی جب یہ حالت دیکھی تو وہ چیخ پڑی۔

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ ناگ دیوتا غصے میں ایسی غلطی کر گیا ہے کہ اب جب تک وہ دوبارہ وہی شرط یعنی آدم زادوں کی بین بجانے اور بے ہوش ہو جانے کی شرط پوری نہیں ہوگی۔ ناگ دیوتا آدم زاد نہیں بن سکتا تھا۔

اور چونکہ ناگ دیوتا اپنی غار اور مقدس آگ سے باہر آچکا تھا ۔ اس لئے سانپ بننے کے بعد اب وہ بے بس ہوچکا تھا۔

چنانچہ وہ کچھ بھی نہ کر سکا اور آنگلو بانگلو نے اسے دبا لیا۔

ناگ کا سر زمین سے رگڑ رگڑ کر انہوں نے اسے بے دم کر دیا۔ ناگ دیوتا نے بے پناہ کوشش کی کہ کسی طرح ان کو اپنے شکنجے میں کس کر ختم کر دے مگر آنگلو بانگلو تو نیولے بن کر جیسے قیامت بن گئے تھے ۔ وہ اتنی پھرتی سے حملے کر رہے تھے کہ ناگ دیوتا کو انہوں نے اس بات کا موقع ہی نہ دیا۔

جوں جوں وہ ناگ دیوتا کا سر زمین سے رگڑتے ناگ شہزادی تخت پر بے چینی سے کروٹیں بدلتی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ ناگ دیوتا ہلاک نہیں ہو سکتا مگر یہ نیولے اسے ادھ موا ضرور کر دیں گے۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے کہ اچانک آسمان پر ایک زوردار کڑاکا ہوا اور

پھر ناگ شہزادی سمیت سب سانپ خوفزدہ ہو کر زمین سے سر ٹکرانے لگے۔ دوسرے لمحے آسمان سے بہت بڑا سانپ جس کے چار سر تھے اور جو اتنا بڑا تھا کہ تمام میدان پر اس کا جسم چھا گیا تھا۔ نیچے اتر آیا۔ اس کے چاروں منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ یہ سانپوں کا سب سے بڑا دیوتا کام راجہ تھا جو آسمانوں پر رہتا تھا۔

اس کو دیکھتے ہی آنگلو بانگلو خوفزدہ ہو کر ایک طرف ہٹ گئے اور ناگ دیوتا نے بھی زمین پر سر رکھ دیا۔

"ناگ دیوتا تم نے اپنے آپ کو آدم زاد کے روپ میں بدل کر اپنی حیثیت کھو دی ہے اب تم ناگ دیوتا نہیں رہے۔ ناگ ناگ کے روپ میں ہی اچھا رہتا ہے۔ ہم تمہیں اس گستاخی کی عبرت ناک سزا دینے آئے ہیں۔" ——— کام راجہ کے منہ سے کڑک دار آواز نکلی۔

"رحم کام راجہ دیوتا رحم۔" ———ناگ دیوتا نے زمین پر سر پٹکتے ہوئے کہا۔

"میں بس اتنا رحم کروں گا کہ تمہیں ہلاک نہیں

کروں گا مگر تم اسی طرح چھوٹے سانپ کے روپ میں ہی یہاں رہو گے۔

اور شہزادی تمہاری خاطر مقابلہ شروع ہو گیا ہے اس لئے آج سے تم بھی آدم زاد کا روپ نہیں دھار سکو گی۔"۔۔۔۔۔ کام راجہ نے پہلے سے بھی زیادہ کڑک دار لہجے میں جواب دیا اور اس کے بات کرتے ہی شہزادی کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ تخت پر ہی سانپ کی شکل اختیار کر گئی۔

اور تم آدم زاد۔ تم نے سانپوں کی دنیا میں آنے کی گستاخی کی ہے اس لئے تم ہمیشہ نیولوں کی شکل میں ہی رہو گے۔"۔۔۔۔۔ کام راجہ نے کہا۔

"مگر اب ہم شادی کیسے کریں گے۔ کم از کم یہ تو بتلا دو۔"۔۔۔۔۔ آنگلو بانگلو نے روتے ہوئے کہا۔

انہیں اپنے نیولے بننے سے زیادہ شادی کی فکر کھائے جا رہی تھی۔

"یہاں تو تمہاری شادی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ نیولے ہماری دنیا میں رہ سکتے ہیں۔ البتہ چونکہ تم بے قصور ہو اور تم کسی بڑے مقصد کے لئے اس دنیا میں نہیں آئے

تھے اس لئے میں تم پر مزید یہ رحم کر سکتا ہوں کہ تمہیں جادونگری میں بھیج دوں۔ ناگ دیوتا کے جادو کا توڑ وہاں کا کوئی بڑا جادوگر ہی کرے گا اور اگر تم دوبارہ آدم زاد بن گئے تو شادی بھی کر لینا"۔۔۔۔ کام راجہ نے کہا اور پھر اس نے ان دونوں پر زور سے پھنکار ماری اور اس کے چاروں منہ سے نکلنے والے شعلوں نے ان دونوں کو گھیر لیا۔ چند لمحوں بعد جب شعلے بجھے تو وہاں جگہ خالی تھی۔ آنگلو بانگاو غائب ہو چکے تھے۔ وہ شاید جادونگری میں پہنچ گئے تھے۔

اس کے بعد کام راجہ دیوتا نے آسمان کی طرف سر بلند کیا اور پھر ایک زوردار کڑاکا ہوا اور وہ آسمانوں پر غائب ہو گیا۔

ختم شد

آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو

جادو نگری میں

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

آنگلو بانگلو نیولے بن کر جادو نگری پہنچے
کیا وہ دوبارہ انسان بن سکے یا۔۔۔
انتہائی دلچسپ اور ہنسا ہنسا کر پیٹ
میں بل ڈال دینے والی کہانی۔

بچوں کے لئے انتہائی انوکھی، انتہائی خوفناک
اور انتہائی دلچسپ کہانی۔ شائع ہوگئی ہے۔

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

خواجہ عمرو عیار کی زندگی کا انوکھا کارنامہ

عمرو اور اندھا جہنم

مصنف
ظہیر احمد

اندھا جہنم جس پر ایک نہایت خطرناک جادوگر کا قبضہ تھا۔

اندھا جہنم جس میں چار خوفناک جادوگر آ گھسے۔

کاراش جادوگر جو اس اندھے جہنم کو جنت کہتا تھا۔

شہزادی ماہ پارہ جس نے عمرو عیار کی زندگی اجیرن کر دی۔

ناگاس پری جو شہزادی ماہ پارہ کی مدد کر رہی تھی۔

اندھا جہنم جس میں داخل ہونے کے ہزاروں دروازے تھے اور ہر دروازہ کھلا ہوا تھا مگر جو بھی اندر داخل ہونے کی کوشش کرتا ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاتا۔

اندھا جہنم جہاں جانا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی تھا۔ مگر عمرو عیار وہاں آسانی سے جا پہنچا۔

ایک مہماتی، طلسماتی اور حیرت انگیز واقعات سے بھرپور انوکھی اور یادگار کہانی

استاکسٹ
یوسف برادرز
احمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

بہادر ٹارزن اور شیطان کے پجاریوں کا خوفناک ٹکراؤ

خاص نمبر

ٹارزن اور شیطانی چکر

مصنف ظہیر احمد

ٹارزن = جس کے جنگل سے ایک ساتھ نوسو آدم خور وحشی غائب ہو گئے تھے۔

ٹارزن = جس نے ان نوسو آدم خور وحشیوں کی تلاش میں پورا جنگل چھان مارا۔ مگر؟

آکو بابا = ایک نیک بزرگ۔ جو ٹارزن کو موت کے جزیرے پر لے گئے۔ کیوں؟

موت کا جزیرہ = جہاں ہر وقت زہریلی دلدلوں سے زہریلا دھواں اٹھتا رہتا تھا اور اس دھویں میں سانس لینے والا ایک معمولی پرندہ بھی زندہ نہ رہ سکتا تھا۔

مکاشا = ایک خطرناک پجاری جو اپنے تین پجاری بیٹوں کے ساتھ اس موت کے جزیرے پر موجود تھا۔

شارگا = ایک خوفناک عفریت جسے زندہ کرنے کے لئے مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے سینکڑوں سالوں سے آدم خور انسانوں کی بھینٹ دے رہے تھے۔

ٹارزن = جو موت کے جزیرے پر گھومتا پھر رہا تھا۔ کیسے ——؟ کیا زہریلا دھواں اس کی موت کا باعث نہ بنا تھا ——؟

مکاشا = جو اپنے تینوں بیٹوں اور شارگا کے ساتھ ٹارزن، منکو، کالو شیر، مکھنا ہاتھی کی ہلاکت کے لئے اس کے جنگل میں پہنچ گیا۔

وہ لمحہ = جب ٹارزن، منکو، کالو شیر اور مکھنا ہاتھی ایک ساتھ شارگا جیسے خوفناک عفریت سے ٹکرا گئے۔
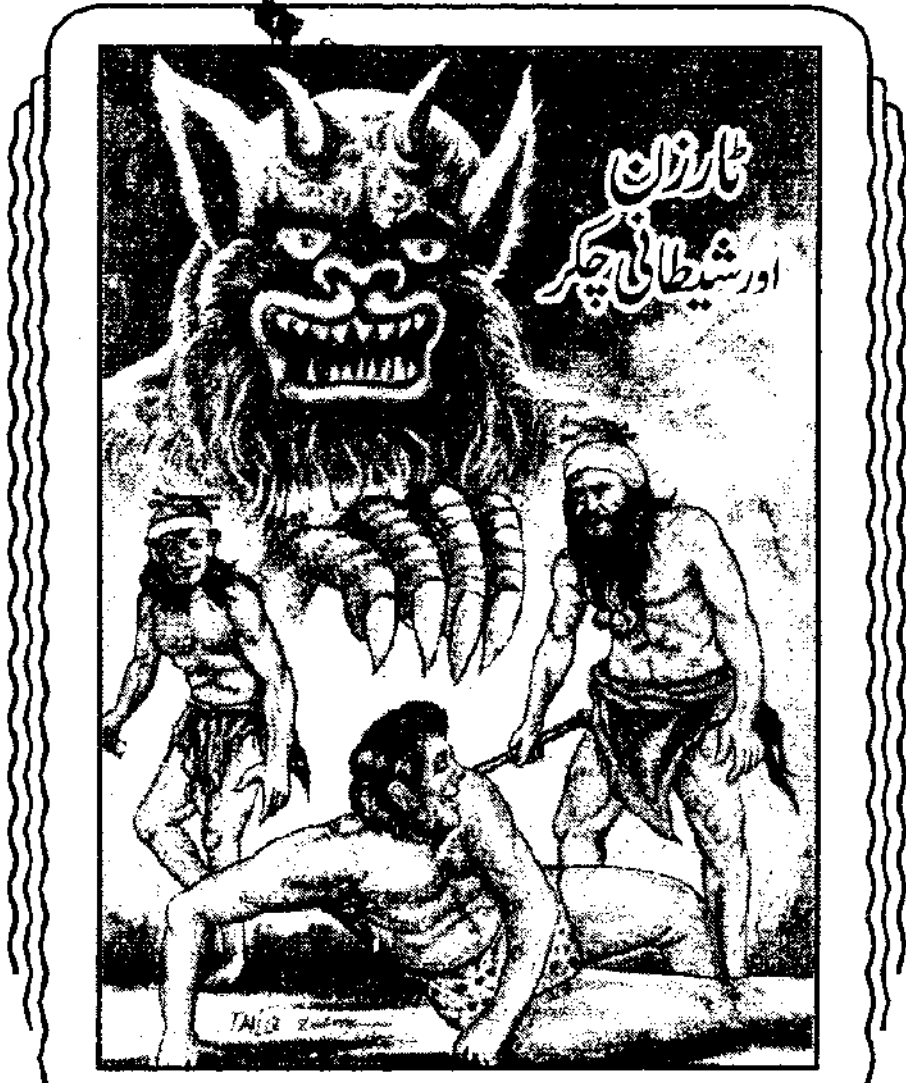
آنگو بانگو جادو نگری میں
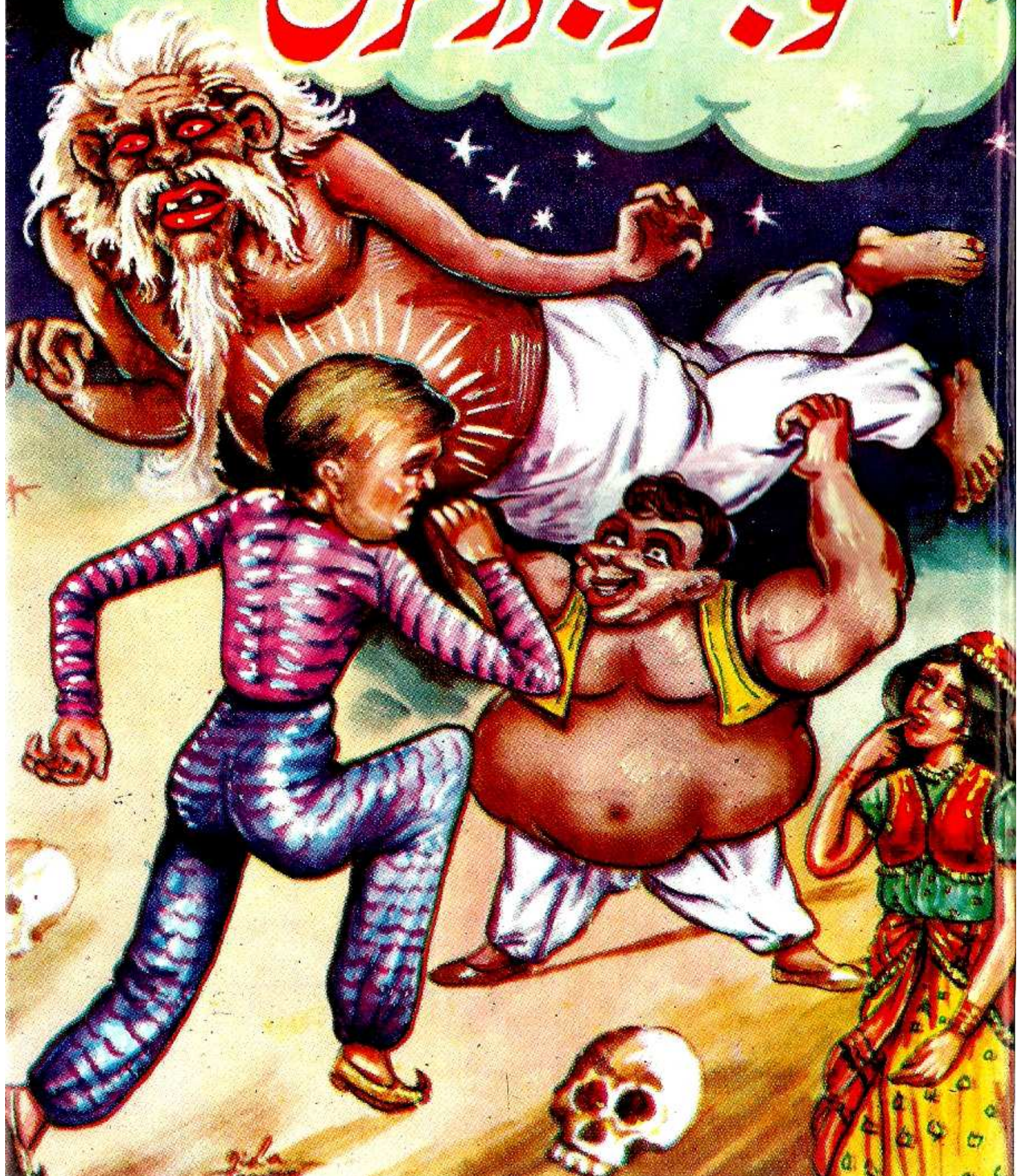
آنگو بانگو کا دلچسپ اور قہقہہ خیز ناول

آنگو بانگو
جادو نگری میں

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین.------ محمد بلال قریشی

طابع .------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/18 روپے
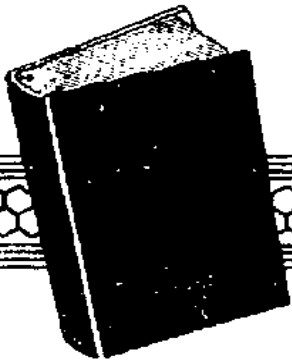
یہ دنیا کی آبادی سے دور ویران پہاڑوں
ے اندر یہ ایک خاصی بڑی آبادی تھی جو
م لوگوں کی نظروں سے چھپی رہتی تھی اسے
دونگری کہتے تھے کیونکہ یہاں دنیا کے بڑے
ے جادوگر رہتے تھے جادونگری کا بادشاہ سامری
دوگر تھا جو دنیا میں سب سے بڑا جادوگر
ھا جاتا تھا اس کی ایک ہی بیٹی تھی۔
زادی ماہ رخ خود بھی بہت بڑی جادوگرنی
ی مگر سامری کا ایک خاص شاگرد شمشام تھا
ماہ رخ سے زیادہ بڑا جادوگر تھا اس لئے

سامری جادوگر کی موت کے بعد اسکا خاص شاگرد شمشام جادوگر، جادونگری کا بادشاہ بن گیا تھا۔ شمشام جادوگر عام انسانوں کے بے حد خلاف تھا۔ اس نے حکم دے رکھا تھا کہ کوئی بھی جادوگر جادونگری سے باہر نہ جائے۔ اگر کوئی بغیر اجازت باہر چلا گیا تو وہ اس کا جادو چھین لے گا۔ مگر شہزادی ماہ رخ کو دنیا دیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ اسنے بڑے بوڑھوں سے سن رکھا تھا کہ دنیا بے حد خوبصورت ہے وہاں عجیب عجیب نظارے ہوتے ہیں گو وہ جادو کے زور سے یہ سب چیزیں یہاں پیدا کر سکتی تھی مگر اصل اصل ہوتی ہے اور جادو جادو۔ شہزادی اصل چیزیں دیکھنا چاہتی تھی چنانچہ جب سامری جادوگر کی موت کے ایک سال بعد اس کا آخری سوگ بھی منا لیا گیا تو شہزادی نے دنیا میں جانے کا فیصلہ کرلیا۔ مگر چونکہ شمشام جادوگر سے اجازت لینی ضروری تھی اس لئے وہ ایک روز شمشام جادوگر کے محل میں

پہنچ گئی شمشام جادوگر نے شہزادی کی بڑی عزت کی کیونکہ بہرحال وہ سامری جادوگر کی بیٹی تھی۔

"کہو شہزادی آج کیسے آنا ہوا" شمشام جادوگر نے بڑے نرم لہجے میں شہزادی سے پوچھا

"شمشام جادوگر میرے باپ کا آخری سوگ منا لیا گیا ہے اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دنیا میں جاؤں اور وہاں کی سیر کروں" شہزادی ماہ رخ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہاں جاکر تم کیا دیکھو گی تم جو کچھ چاہو میں تمہیں یہیں مہیا کردونگا۔ بلکہ میں ہی کیا تم خود دنیا کی ہر چیز پیدا کر سکتی ہو" شمشام جادوگر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"مگر میں اصل چیزیں دیکھنا چاہتی ہوں" شہزادی نے جواب دیا۔

"یہ ناممکن ہے شہزادی میں تمہیں دنیا میں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا" شمشام جادوگر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مگر کیوں" شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے

پوچھا۔ اسے یقین تھا کہ شمشام جادوگر کم از کم اسے انکار نہیں کرے گا۔ مگر شمشام نے سختی سے جواب دے دیا تھا۔

"اس لئے کہ یہ تمہارے باپ سامری جادوگر کا حکم ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی جادوگر دنیا میں جاکر لوگوں کو تنگ کرے یا ان کی امداد کرے" شمشام نے جواب دیا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ نہ ہی کسی کو تنگ کروں گی اور نہ کسی کی امداد کرونگی" شہزادی نے جواب دیا۔

"نہیں میں سامری جادوگر کا بنایا ہوا قانون نہیں توڑ سکتا" شمشام نے آخری فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو شمشام جادوگر یہ ٹھیک ہے کہ تم اب بادشاہ ہو۔ مگر تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ میں بچپن سے ہی کتنی ضدی ہوں میری ضد کو تو سامری جادوگر بھی نہیں ٹال سکتا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ہر قیمت پر دنیا میں جاؤں گی"۔ شہزادی نے

انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔
"اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہارا جادو چھین لوں گا اور پھر تم کبھی واپس جادونگری میں نہیں آسکو گی۔" شمشام نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔
"مجھے پرواہ نہیں ہے اب میں ضرور جاؤنگی" شہزادی غصے کے مارے اٹھ کھڑی ہوئی۔
"ٹھہرو شہزادی ضد نہ کرو میں جانتا ہوں کہ تم بے حد ضدی ہو تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ ضرور کرو گی اس لئے میں تمہارے لئے گنجائش نکالتا ہوں" شمشام نے جواب دیا۔
"کیا گنجائش نکالو گے۔" شہزادی نے پوچھا۔
"میں تمہارے باپ سامری جادوگر کی روح کو طلب کر کے یہ مسئلہ اس کے سامنے رکھ دیتا ہوں وہ جو فیصلہ کرے وہ مجھے بھی منظور ہو گا اور یقیناً تمہیں بھی۔" شمشام نے جواب دیا۔
ہاں یہ ٹھیک ہے میرا باپ جو فیصلہ کریگا وہ مجھے بھی منظور ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ

میں اپنے باپ کی روح کو منا لوں گی"
شہزادی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے سامری کی روح جو فیصلہ کریگی
میں اس پر عمل کروں گا" شمشام نے کہا۔
اور پھر اس نے سینے پر ہاتھ باندھ کر
سامری کی روح کو بلانے کا منتر پڑھنا شروع
کر دیا۔ شہزادی نے بھی سر جھکا لیا۔ شمشام
کافی دیر تک منتر پڑھتا رہا۔ پھر اچانک ایک
زوردار کڑاکا ہوا اور کمرے میں دھواں سا چھا
گیا تھوڑی دیر بعد جب دھواں چھٹا تو سامری
جادوگر وہاں موجود تھا اس کے چہرے پر
بے حد غصہ تھا۔
"مجھے کیوں بلایا گیا ہے" اس نے کرخت
لہجے میں شمشام جادوگر سے پوچھا اور شمشام جادوگر
نے سارا مسئلہ اس کے سامنے رکھ دیا۔ سامری
جادوگر نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا۔ اور پھر
اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔
"کیوں ماہ رخ دنیا میں کیوں جانا چاہتی ہو۔"
"بابا جی میں دنیا کی سیر کرنا چاہتی ہوں"

شہزادی ماہ رخ نے جواب دیا۔
"نہیں تم وہاں نہیں جا سکتیں شمشام جادوگر کا فیصلہ ٹھیک ہے" سامری نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔
"نہیں باباجی میں ضرور جاؤنگی" شہزادی نے بھی فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا۔
پہلے تو سامری جادوگر نے بھی شمشام کی طرح اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر جب شہزادی اپنی ضد پر اڑی رہی تو اسنے کہا "اچھا ٹھیک ہے اگر تم دو شرطیں پوری کرلو تو تم دنیا میں جا سکتی ہو" سامری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"وہ کیا شرطیں ہیں" شہزادی نے پوچھا۔
"پہلی شرط تو یہ ہے کہ کوئی آدم زاد جادونگری میں آکر تم سے شادی کی درخواست کرے" دوسری شرط یہ ہے کہ وہ آدم زاد شمشام جادوگر سے مقابلہ کرکے اسے شکست دیدے اس کے بعد تم اس آدم زاد سے شادی کرنے پر مجبور ہو گی شادی کے بعد تم دنیا کی

سیر کو جا سکتی ہو۔

سامری جادوگر نے تین شرطیں بتلاتے ہوئے کہا۔ ”یہ شرطیں تو ناممکن ہیں بھلا آدم زاد جادونگری میں کیسے پہنچ سکتا ہے چلو اگر پہنچ بھی جائے تو وہ شمشام کا مقابلہ کس طرح کر سکتا ہے وہ تو جادو نہیں جانتا ہوگا۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے؟“ شہزادی نے تلملاتے ہوتے کہا۔

”بس جو میں نے کہہ دیا وہ آخری ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب تم ان شرطوں کو پورا کئے بغیر جادونگری سے باہر نہیں نکل سکو گی۔“ سامری نے جواب دیا اور پھر ایک زوردار کڑاکے کے ساتھ سامری کی روح غائب ہو گئی۔ شمشام جادوگر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

تم نے اپنے باپ کا فیصلہ سن لیا۔ اب جاؤ اور انتظار کرو کہ یہ شرطیں پوری ہو جائیں“ شمشام نے اسے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں جانتی ہوں میرے باپ نے یہ ناممکن

شرطیں رکھی ہی اس لئے کہ نہ یہ پوری ہوں اور نہ میں دنیا میں جاسکوں" شہزادی نے روتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ روتے ہوئی واپس اپنے محل کی طرف چل پڑی اس کی تمام حسرتیں اس کے دل میں ہی رہ گئیں مگر اب وہ مجبور ہوگئی تھی کیونکہ سامری جادوگر کا فیصلہ کوئی بھی نہیں توڑ سکتا تھا۔

آنگلو بانگلو کو جب ہوش آیا تو انہوں نے
اپنے آپ کو انتہائی خوبصورت باغ میں موجود
دیکھا باغ اتنا خوبصورت تھا کہ اس سے خوبصورت
باغ تو انہوں نے پرستان میں بھی نہیں دیکھا
تھا۔ وہ باغ کی خوبصورتی دیکھ کر بیحد متاثر
ہوئے۔

”آنگلو دیکھو کتنا خوبصورت باغ ہے“ بانگلو نے
آنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔

خوبصورت! تمہارا دماغ تو کہیں نیولے جیسا نہیں
ہوگیا باغ کی بھی صورت ہوتی ہے بھلا صورت

تو آدمیوں کی ہوتی ہے۔ عورتوں کی ہوتی ہے" بانگلو نے فلسفہ بھگارنا شروع کر دیا۔

"اچھا اچھا بس زیادہ سر نہ کھاؤ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ ہمیشہ نیولے ہی رہو گے تمہیں خوبصورتی کا احساس ہی نہیں رہا" بانگلو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"زیادہ رعب نہ دکھاؤ تم دبلے پتلے کمزور سے نیولے ہو اور میں موٹا تازہ ابھی تمہیں کھا جاؤں گا" آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

تم عقل سے پیدل، تم مجھے کھاؤ گے تمہیں نہیں معلوم کہ میری عقلمندی کی وجہ سے ہی ہم نے نیولے بن کر ناگ دیوتا کا مقابلہ کیا تھا اگر میں یہ ترکیب نہ سوچتا تو تمہارا گوشت اس وقت سانپوں کے پیٹ میں اتر چکا ہوتا" بانگلو نے اکڑتے ہوئے کہا۔

اسے ہاں مجھے اب خیال آیا کہ تم نے ہی نیولے بننے کی تجویز پیش کی تھی اب ہم نیولے سے آدمی کیسے بنیں گے۔ اب ہم سے کوئی شہزادی کیسے شادی کریگی" آنگلو نے

روتے ہوئے کہا۔

"ارے موٹے ظاہر ہے دنیا میں کہیں نیولی شہزادی ہوگی ہم اس سے شادی کریں گے ہم نے شادی ہی تو کرنی ہے چاہے وہ عورت ہو یا نیولی" بانگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا "نیولی سے تم شادی کرنا میں تو کسی عورت شہزادی سے کروں گا" آنگلو نے روٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا اچھا وقت تو آئے پہلے تو ہم یہ سوچیں کہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" بانگلو نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا اچانک ان دونوں نے شہزادی ماہ رخ کو باغ میں داخل ہوتے دیکھا شہزادی ماہ رخ اتنی خوبصورت تھی کہ انہیں پچھلی تمام شہزادیاں بھول گئیں اور وہ دونوں حیرت سے بت بنے اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔

واہ بھئی واہ یہ عورت میری بیوی بننے کے لائق ہے میں اس سے شادی کروں گا" بانگلو

نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔
ہاں ہاں تم جیسے پتلے دبلے سے شادی کرے گی یہ، اسے یقیناً مجھ جیسا موٹا تازہ آدمی پسند آئیگا دیکھ لینا" آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"چلو شرط لگالو اگر یہ مجھے پسند کرے تو تم ایک طرف ہٹ جانا اور اگر یہ تمہیں پسند کرے تو میں اس سے شادی کر لونگا" بانگلو نے شرط لگاتے ہوئے کہا۔
"ہاں ہاں مجھے منظور ہے ارے مگر تم نے آخر بس کیا کہا تھا" اچانک آنگلو نے چونک کر پوچھا۔
"اب تم منظور کر چکے ہو اسلئے تم شرط سے مکر نہیں سکتے" آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا
"ارے واہ تمہاری شرط" آنگلو کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے اچھل کر بانگلو پر حملہ کردیا اور بانگلو اسکے حملے سے بچنے کے لئے تیزی سے دوڑتا ہوا سیدھا شہزادی ماہ رخ کے پیروں میں جا پڑا وہ ایک حوض کے کنارے بیٹھی پر سر

جھکائے خاموش بیٹھی تھی آنگلو اس کے پیچھے بھاگا مگر بے تحاشا موٹا ہونے کی وجہ سے وہ اتنی تیزی سے نہیں دوڑ سکتا تھا اس لئے جب تک وہ شہزادی کے پاس پہنچتا شہزادی نے چونک کر اپنے پیر اونچے کر لئے۔ اب تو بانگلو نے اچھل اچھل کر بنچ پر چڑھنے کی کوشش کی مگر بنچ خاصی اونچی تھی۔ اس لئے وہ وہاں تک نہ پہنچ سکتا تھا اتنے میں آنگلو بھی وہاں پہنچ گیا۔

دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ یہ عورت تم سے شادی نہیں کریگی دیکھو اس نے تمہیں دیکھتے ہی اپنے پیر اونچے کر لئے ہیں اب میں آیا ہوں اب وہ اپنے پیر نیچے کرلے گی" آنگلو نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اور پھر شہزادی ماہ رخ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

"میری ہونے والی بیوی تمہارا شوہر تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنے پیر نیچے کرلو۔ شوہر کے سامنے پیر اونچے کرنا بےادبی ہے" آنگلو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مگر ظاہر ہے وہ نیولے بنے ہوئے تھے
اس لئے شہزادی ان کی بات نہ سمجھ سکی
وہ اب بڑے غور سے ان دونوں نیولوں کو
دیکھ رہی تھی جن میں سے ایک بےحد موٹا
تھا۔ اور ایک بالکل دبلا پتلا اسے حیرت
اس بات پر تھی کہ دونوں نیولے اس کی
بنچ کے نیچے اچھل کود کر رہے تھے شہزادی
نے انہیں بھگانے کے لئے شتکاری بھری
مگر وہ دونوں بدستور اپنی جگہ ڈٹے رہے
ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک شمشام
جادوگر بھاگتا ہوا باغ میں آیا اور شہزادی کے
قریب آکر کھڑا ہوگیا اس کی نظریں ان نیولوں
پر جم سی گئیں۔
ہونہہ تو یہ آدم زاد جادونگری میں داخل ہونے
میں کامیاب ہو ہی گئے۔ مگر میں انہیں یہاں
رہنے کی اجازت نہیں دے سکتا" شمشام جادوگر
نے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب کیا یہ آدم زاد ہیں"۔ شہزادی ماہ رخ
چونک کر بولی اس کے چہرے پر شدید حیرت

کے آثار تھے۔

"ہاں شہزادی یہ دونوں آدم زاد ہیں جنہیں سانپوں کے سب سے بڑے دیوتا کام راجہ نے ہمارے ہاں بھیج دیا ہے"۔ شمشام جادوگر نے جواب دیا

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ میری پہلی شرط خودبخود پوری ہو جائے گی"۔ شہزادی نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں شہزادی یہ یہاں نہیں رہ سکتے میں اس بات کی اجازت نہیں دوں گا" شمشام جادوگر نے غصیلے لہجے میں جواب دیا اور پھر اس نے ان دونوں کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

"خبردار تم انہیں ہلاک نہیں کرو گے شمشام جادوگر یہ میری پناہ میں ہیں" شہزادی اچھل کر کھڑی ہو گئی اور اس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں شہزادی تم انہیں پناہ نہیں دے سکتیں کوئی آدم زاد جو جادوگر نہ ہو جادو نگری میں نہیں رہ سکتا"۔ شمشام جادوگر نے اسے سمجھانے

ہوئے کہا۔
"نہیں میں انہیں پناہ میں لے چکی ہوں اور تم جانتے ہو کہ جادوگر جب کسی کو اپنی پناہ میں لے لے تو دوسرا اگر نقصان پہنچائے تو براہ راست اس جادوگر سے جنگ تصور کی جاتی ہے" شہزادی نے جواب دیا۔
شہزادی ضد نہ کرو۔ تمہاری ضد جادونگری کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے یہ آدم زاد یہاں فتنہ فساد بھی کھڑا کر سکتے ہیں" شمشام جادوگر نے قدرے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہ جانتا تھا کہ شہزادی ماہ رخ سامری جادوگر کی بیٹی ہے اور سامری جادوگر نے اپنا تمام علم اسے سکھا دیا ہے۔
"اسکا فیصلہ میں کروں گی تم نہیں۔ مجھے بھی جادونگری سے اتنی محبت ہے جتنی تمہیں" شہزادی نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے مگر یاد رکھنا ایک دن تمہیں بھی وہی فیصلہ کرنا پڑیگا جو میں کرنا چاہتا ہوں" شمشام جادوگر نے کہا اور پھر وہ پیر پٹختے ہوئے

واپس چلا گیا اس کے باغ سے باہر جانے کے بعد شہزادی آنگلو بانگلو کی طرف متوجہ ہوئی جو خاموشی سے کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

شہزادی چند لمحے انہیں بغور دیکھتی رہی پھر اس نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا تھوڑی دیر تک کوئی منتر پڑھنے کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ اور ان دونوں کی طرف زور سے پھونک مار دی اسکے پھونک مارتے ہی ان کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں چھا گیا چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو اب وہاں نیولوں کی بجائے آنگلو بانگلو اپنی اصل شکل صورت میں کھڑے تھے وہ دونوں حیرت سے یوں اپنے آپ کو ٹٹول کر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو کہ وہ واقعی اپنے اصلی روپ میں آگئے ہوں مگر شہزادی نے انہیں اصل روپ میں دیکھ کر بُرا سا منہ بنایا اس کے چہرے پر بیزاری اور جھنجلاہٹ کی شکنیں نمودار ہوگئیں کیونکہ ظاہر ہے اسے وہ دونوں آدم زاد قطعاً

پسند نہیں آتے تھے۔
شکریہ خوبصورت عورت تمہارا بے حد شکریہ۔ تم نے مجھ پر احسان کیا ہے اب میں اس احسان کا بدلہ یوں چکا سکتا ہوں کہ میں تم سے شادی کرلوں آؤ چل کر کسی مولوی کو ڈھونڈیں جو ہمارا نکاح پڑھا دے بانگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر شہزادی کی طرف یوں بڑھا جیسے اسے ہاتھ سے پکڑ کر چل پڑے گا۔
"مولوی ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے میں تم سے بغیر مولوی کے شادی کرنے پر تیار ہوں" آنگلو نے اپنے سینے کو ڈھول کی طرح بجاتے ہوئے فخریہ لہجے میں کہا۔
"کیا تم دونوں پاگل ہو" شہزادی نے انتہائی جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔
نہیں ہمارا نام پاگل نہیں بلکہ آنگلو بانگو ہے یہ بانگو ہے اور میں آنگلو۔ اس کی بات مت سنو یہ تو احمق ہے اس کے اخروٹ جتنے سر میں اخروٹ کی گری جتنا بھی مغز نہیں

ہے۔" بانگلو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"ابے کھجور کی اولاد کیا شادی مغز سے ہوتی ہے میرے جیسے صحت مند شوہر کے ہوتے ہوئے تمہیں کون پوچھے گا۔" آنگلو نے اسے زور سے دھکا دیتے ہوئے کہا۔ اور بانگلو بیچارہ اس کے دھکے سے اچھل کر دور جاگرا۔
"ٹھہرو لڑو نہیں پہلے یہ بتلاؤ کہ تم یہاں کیسے آئے اور کیوں آئے ہو" شہزادی نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا اسے یہ دونوں خاصے دلچسپ لگے تھے۔
"نہیں پہلے تم اپنا تعارف کراؤ تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہم کسی گھٹیا عورت سے تو شادی کرنے نہیں جارہے" بانگلو نے اٹھتے ہی سوال جڑ دیا۔
"ہاں ہاں پہلے اپنا تعارف کراؤ۔ کیونکہ مجھے یہ تو معلوم ہو کہ میری بیوی کون ہے ایسا نہ ہو کل کو لوگ مجھ سے پوچھیں اور میں بتا نہ سکوں۔" آنگلو نے بھی بانگلو کی بات کی تائید کردی۔

"مگر تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں تم سے شادی کروں گی" شہزادی نے اسبار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہیں کہہ رہی ہے بانگلو جواب دو میرے ساتھ تو ظاہر ہے اس نے شادی کرنی ہی کرنی ہے" آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

خواہ مخواہ مجھے کہہ رہی ہے۔ تمہیں کہہ رہی ہے تم جواب دو۔ شادی کی درخواست پہلے میں نے کی تھی اور عورت صرف اس سے شادی کرتی ہے جو پہلے درخواست کرے۔" بانگلو نے حسب دستور عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

درخواست کرنے سے کیا ہوتا ہے تم نے مولوی کی شرط لگائی تھی شادی کرنے کے لئے میں نے بغیر شرط کے بات کی تھی۔ اور عورتیں شرط لگانے والوں سے شادی نہیں کرتیں بیشک پوچھ لو" آنگلو نے جواب دیا۔

"تم جو میں پوچھ رہی ہوں اسکا جواب دو اور سنو میرے ساتھ بک بک کرنے کی ضرورت

نہیں۔ میرا نام شہزادی ماہ رخ ہے۔ اور میں جادونگری کی شہزادی ہوں اس لئے ادب سے بات کرو" شہزادی نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔
"ادب وہ کہاں ملتا ہے مجھے بتلاو میں ابھی لے آتا ہوں پھر اسی سے بات کرونگا" آنگلو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"شہزادی یہ آنگلو بالکل پاگل ہے اس کی باتوں پر نہ جاؤ تم میرے ساتھ بات کرو۔ مجھ جیسا عقلمند شوہر تمہیں دنیا بھر میں نہیں ملے گا۔ اور شہزادیوں کے شوہر ہمیشہ عقل مند ہی ہوتے ہیں پاگل نہیں" بانگلو نے کہا۔
بکواس مت کرو۔ تبلاؤ تم کون ہو۔ اور یہاں کیوں آئے ہو۔ ورنہ یاد رکھو ابھی جلا کر راکھ کر دونگی" شہزادی کو ان کی بکواس پر اس بار واقعی غصہ آگیا تھا۔
"تبلایا تو ہے اور کیا تبلائیں۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں اور یہاں تم سے شادی کرنے آئے ہیں" آنگلو کو بھی شہزادی کی بات پر غصہ آگیا۔
شکل دیکھی ہے اپنی بیوقوف آدم زادو میں نے

اب تک تمہیں بہت برداشت کیا ہے۔ مگر تم واقعی پاگل ہو اسلئے۔۔۔۔۔۔۔ شہزادی نے کہا ابھی اس نے فقرہ مکمل نہیں کیا تھا۔ کہ بانگلو بول پڑا۔

"اس لئے تم ہم سے شادی کرنے پر تیار ہو۔ یہی کہنا چاہتی ہو ٹھیک ہے اچھا فیصلہ ہے آؤ چلیں۔"

"شادی، شادی، شادی، کیا بکواس لگا رکھی ہے میں تم سے شادی نہیں کروں گی" شہزادی نے جھنجھلاہٹ سے چیختے ہوئے کہا۔

"بس سن لیا نہ اب ہٹ جاؤ شہزادی تم سے شادی نہیں کریگی اس نے کہہ دیا ہے شہزادی مجھ سے شادی کریگی۔" آنگلو نے بانگلو کو زبردستی پیچھے دھکیلتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میں تم سے بھی شادی نہیں کرونگی موٹے بیوقوف" شہزادی نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

چلو حساب برابر ہوگیا دراصل شہزادی ہم دونوں

کو پسند کرتی ہے آؤ ہم مل کر شادی کرلیں
آدھی شہزادی تمہاری آدھی میری ٹھیک ہے نا۔" بانگلو
نے فوراً آگے بڑھ کر کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ
آنگلو کوئی جواب دیتا شہزادی نے اپنا ہاتھ انکی
طرف اٹھایا اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کیا
مگر آنگلو نے لپک کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ ادھر
بانگلو بھلا پیچھے رہنے والا تھا اسنے جھپٹ کر
شہزادی کا دوسرا ہاتھ پکڑلیا۔ اور اسی لمحے شہزادی
کا منتر بھی ختم ہوگیا منتر ختم ہوتے ہی
ایک زوردار کڑاکا ہوا اور انکے گرد دھواں سا
پھیلتا چلا گیا مگر چونکہ ان دونوں نے شہزادی
کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اس لئے شہزادی
بھی اس دھوئیں کی زد میں آگئی چند لمحوں بعد
دھواں چھٹا تو وہ تینوں وہاں سے غائب ہوگئے

شمشام جادوگر کے قہقہوں سے کمرہ گونج رہا تھا
وہ بے تحاشا ہنس رہا تھا اس وقت وہ ایک
بہت بڑے گولے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا
گولے میں شہزادی اور آنگو بانگو صاف
نظر آرہے تھے اور ان کی آوازیں بھی کمرے
میں گونج رہی تھیں شمشام جادوگر ان کی باتیں
سن کر اور ان کی حرکتیں دیکھکر ہنسی سے لوٹ
پوٹ ہو رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اچھا
ہوا شہزادی کو بھی پتہ چلا کہ آدم زاد کیسے ہوتے
ہیں پھر جب شہزادی نے اپنا ہاتھ ان کی

طرف اٹھا کر منتر پڑھنا شروع کیا تو اس
نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ وہ سمجھ
گیا تھا کہ شہزادی اب انہیں ختم کر کے جان
چھڑانا چاہتی ہے۔ مگر دوسرے لمحے وہ بُری
طرح اچھل پڑا جب اس نے دیکھا کہ ان دونوں
آدم زادوں نے شہزادی کے ہاتھ پکڑ لئے تھے
اور پھر اسی لمحے زوردار کڑاکا ہوا اور ان
تینوں کے گرد دھواں پھیل گیا دھواں چھٹا تو
تینوں غائب تھے شمشام جادوگر ان کے غائب
ہوتے ہی تیزی سے اٹھا اور پھر بھاگتا ہوا
ایک کمرے کے دروازے میں داخل ہوا۔ یہاں
کمرے کے درمیان میں ایک مجسمہ تھا جس کی
آنکھیں زندہ تھیں۔

"شہزادی ماہ رخ کہاں ہے جلدی بتلاؤ" شمشام
نے مجسمے سے سوال کیا۔

"بادشاہ سلامت شہزادی ماہ رخ اور دونوں آدم زاد
کالے قیدخانے میں پہنچ گئے ہیں۔ شہزادی نے
انہیں کالے قیدخانے میں بھیجنے کے لئے منتر پڑھا
تھا مگر چونکہ ان آدم زادوں نے اسکے ہاتھ

پکڑ لئے تھے اس لئے شہزادی بھی اس منتر کی زد میں آگئی اور اب وہ بھی ان کے ساتھ کالے قیدخانے میں ہے" مجسمے کے منہ سے آواز نکلی۔

"شہزادی کیا وہاں سے نکل سکتی ہے" شمشام نے سوال کیا۔

"کالے قیدخانے میں پہنچکر شہزادی کا تمام جادو ختم ہو چکا ہے اب وہ عام عورت ہے اب وہ صرف تمہارے حکم سے باہر آ سکتی ہے باہر آنے کے بعد اسکا جادو بحال ہو جائیگا مجسمے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" شمشام نے کہا اور پھر واپس مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔

اور پھر واپس اسی کمرے میں آگیا اس نے گولے پر ہاتھ پھیرا تو گولے پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ کالے رنگ کی غار سی تھی جس میں اس وقت وہ تینوں موجود تھے آنگلو بانگلو حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے ان کے چہرے پر صرف حیرت تھی البتہ

شہزادی کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سخت پریشان ہو۔

"ہوں شہزادی اب تم قابو آئی ہو۔ تمہیں اپنے آپ پر بڑا ناز تھا نہ۔ اب میں تم سے شادی کروں گا اور تمہیں باہر نکلنے کی خاطر میری بات ماننی پڑے گی" شمشام نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔ دراصل شمشام شہزادی کیساتھ شادی کرنا چاہتا تھا مگر اسے معلوم تھا کہ وہ انتہائی بدصورت اور بوڑھا ہے اس لئے شہزادی اس کے ساتھ شادی پر کبھی تیار نہیں ہوگی۔ مگر اب شہزادی پھنس گئی تھی اب وہ اس کی بات ماننے پر مجبور تھی یہ بات سوچ کر شمشام جادوگر اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا اس کے چہرے پر خوشی جیسے ناچ رہی تھی اسکی آنکھیں چمک رہی تھیں کمرے سے باہر نکل کر وہ ایک اور کمرے میں آیا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کئے۔ اور پھر زور زور سے ایک منتر پڑھا دوسرے لمحے

وہ وہاں سے غائب ہوگیا۔

چند لمحوں بعد وہ جب ظاہر ہوا تو اس وقت وہ اس غار کے سامنے کھڑا تھا جہاں وہ تینوں قید تھے غار کے دروازے پہ ایک باریک شیشہ لگا ہوا تھا۔

"شہزادی ماہ رخ تم نے دیکھا کہ آدم زادوں نے تمہیں اس حال میں پہنچا دیا ہے۔" شمشام جادوگر نے شہزادی سے مخاطب ہوکر بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں شمشام مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ آدم زاد پاگل ہیں۔" شہزادی نے ڈھیلے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ بوڑھا کون ہے شہزادی اور تم سے انتہے تحکمانہ لہجے میں کیوں بات کر رہا ہے" آنکو نے شہزادی سے پوچھا

"خبردار ادب سے بات کرو یہ جادونگری کا بادشاہ شمشام جادوگر ہے" شہزادی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی ادب پتہ نہیں یہ ادب کہاں ملتا

ہے تم ہی دیدو بوڑھے جادوگر اللہ تمہارا بھلا کرے گا۔ ہانگو نے شمشام جادوگر سے براہِ راست مخاطب ہوکر کہا۔

خاموش رہو موٹے بیوقوف ورنہ ابھی جلاکر راکھ کر دونگا" شمشام جادوگر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں تم چپ کرو۔ ہاں بادشاہ سلامت مجھ سے بات کرو میرا نام بانگو ہے اور میں چونکہ شہزادی سے شادی کر رہا ہوں اس لئے اب میں بادشاہ بنونگا" بانگو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم بھی خاموش رہو۔ مجھے شہزادی سے بات کرنے دو" شمشام نے اسے جھاڑتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے تم دونوں خاموش رہو مجھے شمشام بات کرنے دو" شہزادی نے بھی انہیں چپ کراتے ہوئے کہا۔ "ہاں شہزادی اب تم کیا چاہتی ہو کیا تم باہر آنا چاہتی ہو" شمشام نے شہزادی سے کہا۔

"تو اور کیا میں ساری عمر یہاں رہوں گی مجھے فوراً باہر نکالو" شہزادی نے جواب دیا۔

"دیکھو شہزادی آج سے پہلے تم طاقتور جنجبس

مگر اب تم میرے رحم وکرم پر ہو۔ میں اگر چاہوں تو تم تمام عمر اس قید خانے میں سڑتی رہو گی۔" شمشام نے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر تم جانتے ہو کہ میں شہزادی ماہ رخ ہوں سامری جادوگر کی بیٹی کوئی معمولی عورت نہیں ہوں" شہزادی ماہ رخ نے اکڑتے ہوئے کہا

"میں جانتا ہوں اس لئے اب تک خاموش ہوں مگر اب تمہیں میری شرط ماننی پڑے گی۔" شمشام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا شرط منوانا چاہتے ہو" شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

دیکھو شہزادی میری شروع سے ہی یہ خواہش تھی کہ میں تم سے شادی کروں مگر میں جانتا تھا تم اس کے لئے تیار نہ ہوگی اس لئے میں خاموش رہا مگر اب تمہیں میری شرط ماننی پڑے گی۔ اب تم یہاں سے اسی صورت میں باہر نکل سکو گی جب تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرلو" شمشام جادوگر نے اپنی شرط کا اظہار کردیا۔

"دیکھو یہ بوڑھا پاگل شہزادی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس کی شکل دیکھو ہم جیسے خوبصورت شوہروں کے مقابلے میں بھلا شہزادی اس بوڑھے سے شادی کریگی ہونہہ"۔ بانگلو نے شمشام کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں دیکھو تو سہی میں اگر اسے ایک مکہ ماروں تو اس کی ساری پسلیاں دس دفعہ ٹوٹ جائیں"۔ آنگلو نے اپنے بازو کو پہلوانوں کی طرح اکڑاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو شہزادی میں تمہاری وجہ سے خاموش ہوں جلدی مجھے جواب دو تاکہ میں ان کے متعلق فیصلہ کر سکوں" شمشام نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"دیکھو شمشام تم میرے باپ کے برابر ہو۔ تمہیں ایسی بات کہتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ میں تم سے شادی کیسے کر سکتی ہوں" شہزادی نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھی طرح سوچ لو شہزادی مجھ سے شادی کر کے تم تمام عمر عیش کروگی ورنہ اسی قید

خانے میں سڑتی رہوگی" شمشام نے جواب دیا۔
"کچھ بھی ہو میں تم سے شادی نہیں کرسکتی میں تمہارے منہ پر تھوکتی ہوں" شہزادی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
"شاباش شہزادی شاباش یہ بوڑھا اس قابل نہیں کہ تم سے شادی کرے تم ہم سے شادی کرو۔ اور اس بوڑھے کو بھگادو" بانگلو نے خوشی سے پھولتے ہوئے کہا۔
"سوچ لو شہزادی مجھے کوئی جلدی نہیں میں ایک ہفتے تک تمہارے فیصلے کا انتظار کروں گا اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ تمہیں ختم کردوں یا قید میں رکھوں" شمشام نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دوسرے لمحے وہ غائب ہوگیا۔

شمشام کے جانے کے بعد شہزادی گہری سوچ میں غرق ہو گئی۔

"شہزادی پھر کیا خیال ہے ہم سے شادی کر رہی ہو۔ دیکھو اس وقت موقع ہے۔ ہم اس غار میں اکیلے ہیں وہ بوڑھا بھی دفعہ ہو گیا ہے جلدی سے شادی کرلو۔ ورنہ وہ پھر آ جائے گا۔ اور خواہ مخواہ ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا" آنگو نے شہزادی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ارے تو کیا شہزادی انکار کر رہی ہے

پہلے ہم آپس میں تو فیصلہ کر لیں ایسا کرتے ہیں کہ پہلے چھ ماہ میں شہزادی سے شادی کر لیتا ہوں پھر چھ ماہ تم کرنا۔ پھر چھ ماہ میں۔ ٹھیک ہے ناں۔" بانگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چپ کرو بدبختو تم نے مجھے اس حال میں پہنچا دیا ہے کاش میں نے دنیا دیکھنے کی خواہش نہ کی ہوتی۔" شہزادی نے جھنجھلا کر کہا اور پھر وہ بے اختیار رونے لگی۔

"ارے ارے ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور تم رونے لگیں چہ چہ" بانگلو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"رونے دو بانگلو اسے رونے دو۔ آج یہ جتنا رو لے گی اتنا اچھا ہے۔ بعد میں تو ہنستی رہے گی۔ ویسے ایک بات ہے بانگلو شہزادی روتی ہوئی کتنی اچھی لگتی ہے" آنگلو نے جواب دیا۔

"شہزادی جب تم رو لینا تو ہمیں بتلا دینا تاکہ ہم شادی کے لئے تیار ہو جائیں فی الحال

تو ہم تھک گئے ہیں اس لئے آرام کریں گے" بانگو نے غار میں لیٹتے ہوئے کہا۔
"ہاں ہاں آرام بےحد ضروری ہے بعد میں تو پتہ نہیں ہمیں نیچے پاپڑ بیلنے پڑیں گھر کا سودا سلف لانا پڑے ٹھیک ہے۔ ہمیں آرام کرنا چاہیئے" آنگو نے بانگو کی تائید کی اور پھر وہ بھی لیٹ گیا تھکے ہوئے تو وہ تھے لیٹتے ہی انہیں نیند آگئی اور پھر غار آنگو کے خوفناک خراٹوں سے گونجنے لگی شہزادی البتہ غار کے ایک کونے میں خاموش بیٹھی اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی تھی اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اب وہ شمشام جادوگر کے ہاتھوں بےبس ہو گئی ہے۔ مگر وہ کسی بھی قیمت پر شمشام جیسے بوڑھے اور بدصورت آدمی سے شادی کرنے پر تیار نہیں تھی مگر اسے یہ بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ بوڑھا شمشام اب ہر قیمت پر اس سے شادی کرنے کی کوشش کرے گا وہ کوئی ایسا حل سوچ رہی تھی جس سے وہ شمشام

سے شادی سے بھی بچ جائے اور اسکی
جادو کی صلاحیتیں بھی اسے دوبارہ مل جائیں
مگر ایسی کوئی صورت اسے سمجھ نہیں آرہی تھی
بھی وہ یہ سب کچھ سوچ ہی رہی تھی
کہ اچانک آنگلو نے کروٹ بدلی اور غار تنگ
ہونے کی وجہ سے اس کا بھاری بھرکم
ہاتھ بانگلو کے سینے پر پڑا اور وہ چیخ
ر کر اٹھ بیٹھا مگر آنگلو گہری نیند میں
تھا اس لئے وہ بدستور سوتا رہا۔
"موٹے مردود میری پسلیاں توڑ دیں۔ سوتے
ں بھی پہلوانی کرتا رہتا ہے ہونہہ نہ کام
ے نہ کاج کے دشمن اناج کے" بانگلو نے
پنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے تکلیف
لہجے میں کہا۔
"اگر یہ کسی کام کا نہیں تو تم کون سے
م کے ہو دیکھو تمہاری وجہ سے مجھ پر
بیبت آئی ہے اور تم دونوں آرام سے
ے سو رہے ہو"۔ شہزادی نے جھنجھلاتے
ئے کہا۔

"شہزادی اپنے ہونے والے شوہر کی شان میں گستاخی نہ کرو تمہیں کیا معلوم ہم کتنے طاقتور اور عقلمند ہیں بس یہ تو تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم ہمیں پسند آگئی ہو۔ ورنہ نجانے کتنی شہزادیاں ہمارے پیچھے دھکے کھاتی پھر رہی ہیں" بانگلو کو شہزادی کی بات پر بے حد غصہ آیا تو اس نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھلا کیا کر سکتے ہو سوائے بکواس کرنے کے" شہزادی نے مایوس لہجے میں کہا۔

"خبردار شہزادی ہماری شان میں گستاخی نہ کرنا ہاں۔ ہم نے ملک سام کے پہاڑوں میں موجود سانپوں کے داداجی کو ہلاک کیا اور سورج موتی حاصل کیا ہم نے سمندر میں سمندری شہزادی کے ماموں زاد بھائی سفید سانپ کو ہلاک کردیا ہم نے ٹڈے بادشاہ اور اس کی فوج کو ہلاک کردیا۔ ہم نے الناقی پنجر کو ختم کردیا ہم نے پرستان کے سب سے بڑے دیو کو شکست دے دی۔ ہم نے سرخ قلعے میں

بوکارو کو ہلاک کر دیا اور سرخ قلعے کی شہزادی چٹ پٹی کے سابقہ شوہر کی روح کو بے بس کر دیا ہم نے ناگ دیوتا کو شکست دیدی تم ہمیں کیا سمجھتی ہو" بانگو نے تفصیل کے ساتھ اپنے کارنامے گنواتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے کیا تم سچ بول رہے ہو" شہزادی ماہ رخ نے شدید حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اور کیا ہم جھوٹ بول رہے ہیں تم ہمیں آزما کر دیکھو میرے پاس عقل ہے اور میرے بھائی آنگو کے پاس طاقت ہم سے بھلا کون جیت سکتا ہے" بانگو اپنی تعریف سنکر اور زیادہ پھول گیا۔

"کیا تم شمشام جادوگر سے مقابلہ کر سکتے ہو" شہزادی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

شمشام جادوگر ارے یہی بوڑھا اس بے چارے نے کیا مقابلہ کرنا ہے آنگو ایک پھونک مار دے تو یہ اڑ جائے میں اس پر ایک سوال کروں تو یہ جواب نہ دے سکے" بانگو نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے

میں جواب دیا۔
"بیوقوف آدمی وہ دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہے وہ ایک لمحے میں تمہیں جلاکر راکھ بنا دیگا" شہزادی نے جواب دیا۔
"کوئی بات نہیں میں اپنے پر پانی ڈال دوں گا پھر اس کی آگ کیسے اثر کرے گی" بانگلو نے انتہائی عقلمندانہ جواب دیا اور شہزادی کی آنکھوں میں مایوسی کی لہریں بہنے لگیں۔
"تم بیوقوف ہو قطعاً بیوقوف بس میں یہی جانتی ہوں" شہزادی نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔
"واقعی شہزادی تم نے صحیح جانا ہے یہ بانگلو قطعاً بیوقوف ہے تم مجھ سے بات کرو" آنگلو نے پھرتی سے اٹھتے ہوئے کہا اس کی شاید آنکھ کھل گئی تھی اور وہ ان کی باتیں سن رہا تھا۔
"بابا تم دونوں میری جان چھوڑو میں کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں کاش کوئی بہادر آدم زاد

آتا تو سامری کی دوسری شرط پوری کرتا اور شمشام جادوگر کو شکست دے دیتا پھر تو میں اس سے شادی بھی کر لیتی مگر....؟" شہزادی نے انتہائی جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں جواب دیا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ان دونوں بے وقوفوں کا کیا کرے۔ اس کی تو جان عذاب میں آ گئی تھی۔

"شادی او مارا۔ شہزادی شادی کے لئے تیار ہے واہ بھئی واہ اب مزہ آیا بانگلو دیکھا جب میں شہزادی کو اپنے وطن لے جاؤں گا تو سب میری قسمت پر رشک کریں گے کیوں شہزادی تمہیں روٹی پکانی آتی ہے۔ برتن مانجھنے تو آتے ہی ہوں گے" آنگلو خوشی سے اچھلنے لگا تھا۔

ادھر شہزادی سوچ رہی تھی کہ اب ان دونوں سے پیچھا چھڑانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان دونوں کو شمشام جادوگر سے لڑا دیا جائے وہ خود ہی انہیں ختم کر دے گا یہ سوچ کر اس نے ان دونوں سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"سنو بیوقوفو میں تم سے شادی کرنے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ تم شمشام جادوگر سے مقابلہ کر کے اسے شکست دیدو" شہزادی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ارے یہ کونسی مشکل بات ہے۔ بلاؤ اس بوڑھے کو اور تم شادی کے لئے تیاری کرو" آنگلو بانگلو نے بیک وقت اور ایک آواز میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں بلاتی ہوں" شہزادی نے جان چھڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں شمشام جادوگر کو یاد کیا چند لمحوں بعد شمشام جادوگر پہنچ گیا۔

"ہاں تو شہزادی تم نے یقیناً مجھ سے شادی کا فیصلہ کر لیا ہوگا" شمشام جادوگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں شمشام میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ دونوں آدم زاد تم سے مقابلہ کریں۔ اگر ان میں سے کوئی جیت گیا تو میں اُس سے

شادی کرلوں گی اگر تم جیت گئے تو تم سے" شہزادی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ سے شادی کرو گی ظاہر ہے یہ دونوں بیچارے میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں مجھے تمہاری شرط منظور ہے" شمشام جادوگر نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا

"ارے بڈھے مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تو نہیں جانتا کہ ہم آنگلو بانگلو ہیں وہ آنگلو بانگلو جنہوں نے سانپوں کے دادا جی کو ختم کیا سفید سانپ کو ہلاک کرنے والے بھی ہم ہی تھے۔ ٹڈے بادشاہ کو ہم نے جلاکر راکھ کردیا انسانی پنجر ہمارے ہاتھوں ختم ہوا۔ سرخ قلعے کے یوکارو کو ہم نے مارا ناگ دیوتا کو ہم نے شکست دی تم کیا شے ہو" آنگلو بانگلو نے سینہ چوڑا کرتے ہوئے کہا۔

"ہو ہو آدم زاد تو صرف باتیں ہی بنا سکتے ہیں میں ابھی تمہاری زبان بند کرتا ہوں" شمشام نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ اونچے کیے۔

"ٹھہرو شمشام اسطرح نہیں ہمیں باہر نکالو اور ہمیں کچھ موقع دو پھر ان سے باقاعدہ مقابلہ کرو" شہزادی نے فوراً اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہو مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ اس مقابلے کے نتیجے سے پہلے تمہاری صلاحیتیں واپس نہیں آئیں گی" شمشام نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اسنے ایک منتر پڑھ کر پھونک ماری اور غار کے سامنے لگا ہوا شیشہ غائب ہوگیا اور پھر وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے۔

"کل کھلے میدان میں مقابلہ ہوگا تیار ہو جانا اب تم انہیں اپنے محل میں لے جاسکتی ہو" شمشام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور غائب ہوگیا اور شہزادی انہیں لے کر اپنے محل کی طرف چل پڑی۔

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا اس میں
ہر طرف جادوگر ہی جادوگر جمع تھے کیونکہ شمشام
جادوگر نے اس مقابلے کا باقاعدہ اعلان کر دیا تھا
اور شرط بھی بتلا دی تھی اس لئے سب
جادوگر یہ عجیب و غریب مقابلہ دیکھنے کے لئے آئے
تھے۔ ویسے سب کو یقین تھا کہ شمشام جادوگر
ان آدم زادوں کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ
کر دے گا۔ مگر پھر بھی وہ یہ انوکھا مقابلہ
دیکھنا چاہتے تھے شمشام جادوگر بھی ایک طرف
شاہانہ انداز میں سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا

تھا ابھی شہزادی اور آنگو بانگو وہاں نہیں پہنچے تھے شمشام نے انہیں بلانے کے لئے آدمی بھیجے ہوئے تھے۔

دوسری طرف شہزادی اپنے محل میں بیٹھی ان دونوں کو سمجھا رہی تھی اس نے اپنے محل میں آکر اپنی خاص الماری میں سے ایک شیشی نکالی اور اس میں موجود پانی ان دونوں پر چھڑک دیا تھا دراصل اب اسکا پروگرام بدل گیا تھا اس نے ایک منصوبہ بنایا تھا وہ چاہتی تھی کہ کسی طرح آنگو بانگو شمشام کو شکست دے دیں اسطرح شمشام بادشاہ نہیں رہے گا اور وہ ان دونوں میں سے کسی کو بادشاہ بناکر عارضی طور پر اس سے شادی کرلے گی۔ اور پھر اس بیوقوف کے سہارے وہ جادونگری کی اصل بادشاہ بن جائے گی اور دنیا کی سیر بھی کرے گی۔ چنانچہ اب وہ انہیں سمجھا رہی تھی کہ کس طرح انہوں نے شمشام جادوگر کا مقابلہ کرنا ہے اس نے وہ پانی بھی ان پہ چھڑک دیا تھا یہ پانی

جادو کے چشمے کا تھا جب تک اس پانی کا اثر رہیگا بڑے سے بڑا جادو بھی ان پہ اثر نہیں کرے گا۔ اور یہ پانی ایسا تھا جو کم سے کم بارہ گھنٹے تک خشک نہیں ہوتا تھا اس لئے شہزادی کو یقین تھا کہ اگر یہ دونوں عقلمندی سے کام لیں تو بارہ گھنٹے کے اندر اندر شمشام کو شکست دے سکتے ہیں مگر آنگلو بانگلو اس کی کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔

ان کی ایک ہی رٹ تھی کہ شمشام کو تو وہ جاتے ہی ٹکریں مار مارکر اور مکے مار مارکر مار ڈالیں گے ابھی شہزادی انہیں سمجھا ہی رہی تھی کہ شمشام جادوگر کے آدمی انہیں لینے کے لئے پہنچ گئے چنانچہ شہزادی طویل سانس لے کر انہیں لے کر میدان کی طرف چل پڑی اب وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

جیسے ہی وہ میدان میں پہنچے تمام جادوگر ان کی ہیت دیکھکر زور زور سے قہقہے لگانے لگ گئے۔

"دیکھا بانگلو تمام جادوگر میری صحت دیکھ کر کتنے خوش ہو رہے ہیں" آنگلو نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں دیکھ کر خوش نہیں ہو رہے بلکہ وہ مجھ پر خوش ہو رہے ہیں کیونکہ میں تم سے زیادہ چست اور عقل مند ہوں" بانگلو نے جواب دیا۔

"آدم زاد کیا تم میرے مقابلے کے لئے تیار ہو" شمشام نے تخت سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ارے تم ہم سے مقابلہ کرو گے بڈھے مچھر میرا ایک مکہ تمہیں لگا تو تم اپنی پسلیاں گنتے رہ جاؤ گے" آنگلو نے پہلوانوں کی طرح اپنا بازو اکڑاتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے ایک ٹکر ماری تو تمہارا پیٹ باسی کدو کی طرح پھٹ جائے گا" بانگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا بیوقوفو" شمشام نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھا اور میدان کے درمیان میں آکر کھڑا ہوگیا۔

"آؤ آگے آؤ تاکہ تمہارا انجام سب دیکھ

سکیں۔" شمشام نے انہیں اپنی طرف بلاتے ہوئے کہا
"جاؤ بانگلو پہلے تم جاؤ اور اس بڈھے
کی دونوں آنکھوں پر مکہ مار کر اسے اندھا
کر دو پھر میں اس کے پیٹ میں ٹکر مار کر
اسے ختم کر دونگا" بانگلو نے آنگلو کو سمجھاتے
ہوئے کہا۔
"واہ، اندھا میں کروں اور ختم تم کرو تاکہ
شہزادی تم سے شادی کرے تم نے مجھے
بیوقوف سمجھا رکھا ہے پہلے تم جا کر ٹکر مارو
پھر میں اس کو مکہ مار کر ختم کر دوں گا"
آنگلو نے جواب دیا۔
"نہیں پہلے تم جاؤ" بانگلو نے ضد کرتے
ہوئے کہا۔
"نہیں پہلے تم جاؤ" آنگلو نے بھی ضد پکڑ لی
"آتے ہو یا نہیں" شمشام نے ان دونوں کو
جھگڑتے دیکھکر کہا۔
"نہیں آتے تمہارے باپ کی دھونس ہے" آنگلو
نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"تم دونوں اکٹھے جاؤ اور مل کر مقابلہ کرو

جو اچھا لڑیگا میں اس سے شادی کرونگی"
شہزادی نے انہیں سمجھایا۔
"اچھا یہ بات ہے تو آؤ بانگلو" آنگلو نے
بانگلو کا بازو پکڑا اور پھر وہ اسے تقریباً
گھسیٹتا ہوا آگے بڑھ گیا وہ دونوں میدان
میں شمشام جادوگر کے سامنے جاکر کھڑے ہوگئے
انہیں دیکھکر ہر طرف قہقہے لگ رہے تھے۔
"اسلام علیکم بڈھے شمشام کیا حال چال ہے"
آنگلو نے قریب جاتے ہی باقاعدہ مصافحہ کرنے
کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔
"بڈھے کا کیا حال ہونا ہے بس بڈھا
ہے اور چال تو ایسے ہے جیسے مینڈک چلتا
ہو" بانگلو نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔
"بکواس مت کرو اور اپنے انجام کے لئے
تیار ہو جاؤ" شمشام نے اپنے دونوں ہاتھ
اونچے اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی
اس نے اپنے دونوں ہاتھ جھٹک دیئے اس
کے ہاتھوں میں سے آگ کی لہریں نکل کر
ان کی طرف بڑھیں۔

"ارے ارے بڈھے کو آگ لگ گئی پانی لاؤ پانی" بانگو اچھل کر شہزادی کی طرف بھاگنے لگا۔

"ارے مجھے تو بھوک لگ گئی ہے جلدی کرو شہزادی سے کہو آٹا گوندھ کر لے آئے اس آگ پر روٹی پکالیں" آنگو نے کہا اور وہ بھی شہزادی کی طرف بھاگنے لگا سب جادوگروں نے قہقہہ لگایا اور شمشام جادوگر کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی آگ تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھنے لگی۔

"جاؤ مقابلہ کرو" شہزادی نے ان دونوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ڈانٹ کر کہا۔

"مقابلہ" وہ دونوں تیزی سے واپس مڑ گئے اور پھر اسی لمحے آگ نے ان دونوں کو گھیر لیا۔ مگر پھر ایک زوردار کڑاکا ہوا اور آگ بجھ گئی وہ دونوں صحیح سلامت کھڑے تھے یہ دیکھکر شمشام جادوگر بھی حیرت سے بت بن گیا اور تمام جادوگر بھی حیران رہ گئے۔

"ہمیں آگ لگاتا ہے بڈھے تاکہ ہمیں جلا کر

تو شہزادی سے شادی کرے" آنگلو کو جو غصہ آیا تو وہ اچھل کر شمشام کیطرف بھاگ پڑا۔
ادھر بانگلو نے کیا کیا کہ وہ چکر کاٹ کر جادوگر کی طرف بھاگنے لگا۔ شمشام اپنی جگہ کھڑا کچھ سوچتا رہا دراصل وہ سوچ رہا تھا کہ آگ نے ان پر اثر کیوں نہیں کیا اتنے میں وہ دونوں اس کے قریب پہنچ گئے بانگلو جادوگر کی پشت کی طرف اور آنگلو سامنے سے جب جادوگر نے آنگلو کو بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح اپنی طرف بھاگتے دیکھا تو اس نے دل ہی دل میں ایک منتر پڑھا مگر ابھی اس نے پورا منتر نہیں پڑھا تھا کہ پیچھے سے بانگلو نے اسکی کمر میں اپنے گرزنما سر کی زبردست ٹکر ماری اور بوڑھا جادوگر اچھل کر آنگلو پر جا پڑا۔ آنگلو نے مکہ لہرایا اور دوسرے لمحے بڈھا شمشام کے جبڑا ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ کراہ کر ایک طرف جا پڑا۔
"ہرا میں جیت گیا میں نے شمشام کو نیچے

گرا دیا ہے" آنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"واہ ٹکر تو میں نے ماری تھی میں جیت گیا ہوں" بانگلو نے جواب دیا۔

اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے لڑ پڑے آنگلو نے بانگلو کو مکہ مارا اور بانگلو نے اس کے پیٹ میں ٹکر جڑدی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں ہی زمین پر آرہے۔ آنگلو کا مکہ بانگلو کی کنپٹی پر پڑا تھا چنانچہ وہ ایک ہی مکہ میں بیہوش ہوگیا ادھر بانگلو کی ٹکر سے آنگلو کے دماغ پر اندھیرا سا چھاگیا اور وہ ہاتھی کی طرح زمین پر گرا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

شمشام ان دونوں کے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اس نے اپنا ہاتھ ایکبار پھر ہوا میں لہرایا اور پھر اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا تھا اسکے ہاتھ پر ایک تحریر ابھر آئی تھی۔ ایسے جیسے سلیٹ پر لکھا جاتا ہے وہ اسے پڑھنے لگا اس میں لکھا ہوا تھا کہ شہزادی ماہ رخ

نے ان دونوں پر چشمہ جادو کا پانی چھڑک دیا ہے اب بارہ گھنٹے تک تمہارا کوئی جادو ان پہ اثر نہیں کرے گا۔

شمشام نے جب یہ تحریر پڑھی تو وہ غصے سے چیخ پڑا۔

"یہ دھوکا ہے یہ دھوکا ہے۔" پھر اس نے تمام جادوگروں کو یہ بات بتلائی۔

اس کی بات سنکر جادوگروں کے دو گروہ ہوگئے ایک شمشام کی طرفداری کررہا تھاکہ شہزادی نے دھوکا کیا ہے اس لئے شہزادی کو سزا دی جائے اور دوسرا شہزادی کی طرفداری کر رہا تھا کہ شہزادی نے ٹھیک کیا ہے کیونکہ وہ دونوں جادو نہیں جانتے اس لئے شہزادی نے ٹھیک کیا ہے بس پھر کیا تھا دونوں گروہوں کے درمیان توتو مَیں مَیں ہونے لگی۔

"سنو میں تمہارا بادشاہ ہوں میں جو فیصلہ کرونگا وہ آخری ہوگا۔ یہ مقابلہ کل ہوگا اس وقت تک یہ دونوں کالی غار میں قید رہیں گے" شمشام نے چیخ کر کہا۔ اور پھر اس نے

اپنے ساتھیوں کو ان دونوں کو لے جانے کا حکم دیا اور اس کے ساتھی بڑی پھرتی سے ان دونوں کو اٹھاکر کالی غار کی طرف دوڑ پڑے ادھر شہزادی بری طرح چیخ رہی تھی کہ شمشام مقابلے سے بھاگ گیا ہے اس لئے وہ اصول کے مطابق ہار گیا ہے وہ اپنی شکست تسلیم کرلے۔ آدھے جادوگر شمشام کو درست کہہ رہے تھے اور آدھے شہزادی کو۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے دونوں گروہوں میں جنگ چھڑ گئی اور وہ ایک دوسرے پر جادو کرتے لگے بے شمار جادوگر دیکھتے ہی دیکھتے ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے لگے۔ ابھی یہ جنگ جاری تھی کہ اچانک آسمان پر زوردار کڑاکا ہوا اور پھر سامری جادوگر کی روح آسمان سے اترتی ہوئی نیچے آئی۔ سامری جادوگر کی روح کو آتے دیکھ کر وہ سب رک گئے اور ان سب نے ادب سے سر جھکا لئے۔

"بیوقوف جادوگرو کیا تم آدم زادوں کیلئے جادوگری کو تباہ کرنا چاہتے ہو"۔ سامری جادوگر کی روح

نے انتہائی غصیلے لہجے میں دھاڑتے ہوئے کہا۔
"بابا جان شہنشاہ مقابلہ ہار گیا ہے اس لئے اب وہ بادشاہ نہیں رہا۔" شہزادی نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کی روح سے کہا۔
"سامری میرے آقا شہزادی نے دھوکہ کیا ہے، اس نے چشمہ جادو کا پانی ان دونوں پر چھڑک دیا ہے کسی آدم زاد پر جو جادونگری کا رہنے والا نہ ہو یہ پانی نہیں چھڑکا جا سکتا۔" شہنشاہ جادوگر نے اس سے فریاد کرتے ہوئے کہا۔
"سنو میری بات سنو میں تمہارا فیصلہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔" سامری کی روح نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔
"ہم سب کو تمہارا فیصلہ منظور ہے" سب جادوگروں نے ایک آواز ہوکر جواب دیا۔
"تو سنو میرا فیصلہ یہ ہے کہ شہنشاہ جادوگر کل ان دونوں آدم زادوں سے مقابلہ کرے اس وقت جب کہ چشمہ جادو کا پانی سوکھ جائے کیونکہ جادونگری کے اصول کے مطابق دو جادوگر

آپس میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ شمشام ان دونوں پر جادو کے وار کرے۔ اور وہ دونوں آدم زادوں کی طرح اس سے لڑیں جو جیت جاتے اس کی جیت تسلیم کی جائے گی۔" سامری نے فیصلہ سنا دیا۔

"یہ زیادتی ہے بھلا آدم زاد جادو کا مقابلہ کس طرح کریں گے۔" شہزادی نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے انہیں کرنا پڑے گا۔ میری شرط یہی تھی کہ آدم زاد جادوگری میں آئیں اور شمشام سے مقابلہ کریں۔ بس اب جس نے میرا فیصلہ منظور نہ کیا وہ جل جائے گا۔" سامری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور پھر شہزادی نے بھی سر جھکا لیا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہ اپنے باپ کی طاقت کو سمجھتی تھی تمام جادوگروں کو بھی سامری کا فیصلہ منظور کرنا پڑا۔ اور مقابلے کیلئے دوسرے دن کا اعلان سنکر سب اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے۔

"سنو کل مقابلے کے وقت میں یہیں موجود ہوں گا اور جیتنے ہارنے کا فیصلہ میں خود کروں گا۔" سامری نے آخری حکم دیا اور پھر ایک زوردار کڑاکا ہوا اور سامری آسمانوں میں غائب ہو گیا۔

دوسرے دن تمام جادوگر پھر میدان میں
اکٹھے ہو گئے سامری جادوگر کی روح بھی وہاں
پہنچ گئی شہزادی کو بھی اس نے زبردستی بلا
لیا گو شہزادی اب مکمل طور پر مایوس ہو
چکی تھی کیونکہ اسے علم تھا کہ یہ دونوں
تو کیا کوئی آدم زاد شمشام جادوگر کے جادو کا
مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے اسے ان
دونوں کا انجام اچھی طرح معلوم تھا مگر
اب وہ کر کیا سکتی تھی مجبور۔ تھی سامری
جادوگر کی روح کا مقابلہ کرنا اس کے بس

سے باہر تھا اس لئے اب وہ اپنی قسمت
پر شاکر ہو گئی تھی۔ اس کے وہاں پہنچنے
پر سامری جادوگر نے آنگلو بانگلو کو کالی غار
سے بلا بھیجا اور پھر جادوگر ان دونوں کو
لے کر وہاں پہنچ گئے۔
"کیا تم دونوں شمشام جادوگر سے مقابلے کیلئے
تیار ہو؟" سامری جادوگر نے ان سے پوچھا۔
"ہم تو اس بڈھے سے مقابلہ جیت چکے ہیں
میں نے اسے ٹکر ماری تھی آنگلو نے مکہ
مار کر اسے گرا دیا تھا۔" آنگلو بانگلو نے
جواب دیا۔
"نہیں مقابلہ دوبارہ ہوگا۔" سامری نے کہا۔
"واہ کیوں ہوگا کوئی تمہاری دھونس ہے جاؤ
ہم نہیں کرتے مقابلہ ہارے ہوؤں سے ہم
نہیں لڑتے" بانگلو نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا
"تمہیں لڑنا پڑے گا۔" سامری نے کڑکدار
لہجے میں کہا۔
"کہہ جو دیا نہیں لڑتے بس اب ہم
شہزادی سے شادی کریں گے اور کوئی کام

نہیں کریں گے" آنگلو نے بھی اپنے بھائی بانگلو کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"جب تک تم شمشام جادوگر کو شکست نہیں دیتے تمہاری شہزادی سے شادی نہیں ہو سکتی یہ میرا فیصلہ ہے۔" سامری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"واہ تم کوئی قاضی لگے ہوئے ہو جب میاں بیوی راضی ہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے پھر تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ جادونگری کی شہزادی کو ہم جیسے عقلمند اور طاقتور شوہر مل رہے ہیں" بانگلو نے کہا۔

"بکواس بند کرو اور چلو میدان میں وہاں جاکر باتیں کرنا" سامری نے کہا اور پھر اس نے اشارہ کیا اور وہ دونوں جیسے ہوا میں اڑتے ہوئے میدان کے درمیان میں جا گرے شمشام پہلے سے وہاں موجود تھا۔

"مقابلہ شروع کرو شمشام اور ان آدم زادوں کو تڑپا تڑپا کر مارو یہ دونوں گستاخ ہیں" سامری نے شمشام سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ارے یہ بڈھا ابھی زندہ ہے بڑا ڈھیٹ ہے یہ" بانگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔
شمشام جادوگر نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ان کی طرف اٹھا کر اپنا پنجہ ان کی طرف کیا۔
"ارے تم مجھ پر لعنت بھیج رہے ہو تمہاری یہ جرأت!" بانگلو کو یکدم غصہ آگیا اس نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر پوری قوت سے شمشام کے پیٹ میں ٹکر ماری اور شمشام جادوگر تین فٹ اچھل کر دور جا گرا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے زبردست آثار ابھر آئے بانگلو کی ہولناک ٹکر نے اس کے پیٹ میں شدید درد پیدا کر دیا تھا ادھر آنگلو نے دیکھا کہ بانگلو نے ٹکر مار کر شمشام کو گرا دیا ہے اسے فکر لگ گئی کہ کہیں بانگلو جیت نہ جائے اور اکیلا ہی شہزادی سے شادی نہ کر لے اس لئے وہ تیزی سے اٹھا اور پھر زمین سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے شمشام کے

قریب پہنچ گیا اس نے جھپٹ کر اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سر سے اونچا اٹھا لیا۔

"آدم زاد اسے ہوا میں بلند رکھنا اس کے پیر نیچے نہ لگنے دینا جب تک یہ ہوا میں رہے گا یہ تم پر جادو نہیں کر سکے گا۔" اچانک شہزادی نے چیخ کر کہا اسے بروقت یہ بات یاد آگئی تھی۔ کہ جادوگر جب تک زمین پہ پیر نہ رکھے جادو نہیں کر سکتا۔

"اچھا یہ بات ہے اب ٹھیک ہے" آنگلو نے اسے ہوا میں روکتے ہوئے کہا شمشام بُری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا تاکہ کسی طرح اس کا پیر زمین پر ٹِک جائے اور وہ ان دونوں پر جادو کر سکے مگر آنگلو کی آہنی گرفت میں بری طرح مچلنے کے باوجود نیچے نہ آسکا۔ کیونکہ جسمانی طور پر وہ بے حد کمزور اور بوڑھا تھا۔

"اسے ہوا میں قابو کرنا میں اسے ٹکریں

مارتا ہوں" بانگلو نے آنگلو سے کہا چونکہ بانگلو کا قد آنگلو سے کافی اونچا تھا اس لئے وہ آسانی سے جادوگر کو ٹکر مار سکتا تھا چنانچہ وہی ہوا۔ آنگلو نے جادوگر کو قابو کر لیا۔ اور بانگلو دس بارہ قدم پیچھے ہٹ گیا جیسے سانڈ ٹکر مارتا ہے۔ پھر وہ دوڑتا ہوا اور اس نے جادوگر کے پہلو پر زور سے ٹکر ماری۔ آنگلو ایک لمحے کے لئے تو لڑکھڑا گیا مگر اس نے اپنے آپ پر قابو رکھا اور شمشام کو بھی قابو رکھا ٹکر کھا کر شمشام کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ سامری اور تمام جادوگر حیرت سے بت بنے کھڑے ہوئے تھے کیونکہ شمشام بری طرح پھنس گیا تھا اور اصول کے مطابق وہ دخل نہیں دے سکتے تھے۔

ادھر شہزادی خوشی کے مارے اچھل رہی تھی۔ پھر تو شمشام جادوگر کا برا حشر ہو گیا بانگلو نے اپنے گرزنما سر کی ٹکریں مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا۔ شمشام جادوگر

کی پسلیاں ٹوٹ گئیں اس کے منہ سے
بری طرح چیخیں نکل رہی تھیں۔ وہ چیخ
رہا تھا ان دونوں سے معافی مانگ رہا
تھا۔ سامری جادوگر سے فریادیں کر رہا تھا
مگر بات مقابلے کی تھی اس لئے کون دخل
دے سکتا تھا آخر بانگلو کی ایک زوردار
ٹکر سے شمشام جادوگر کا پیٹ پٹاخے کی
طرح پھٹ گیا اور پھر وہ آخری چیخ مار
کر خاموش ہو گیا وہ مر چکا تھا اس
کے مرتے ہی ایک زوردار کڑاکا ہوا اور
پھر شمشام جادوگر کا جسم پرزے پرزے ہو
کر ہوا میں اڑ گیا۔
"بس کرو آدم زادو تم مقابلہ جیت چکے
ہو" سامری جادوگر نے چیخ کر کہا۔
"وہ مارا یہ بڈھا ہمارا مقابلہ کرنے آیا
تھا ہونہہ" آنگلو بانگلو نے کہا۔ اور پھر
وہ دونوں خوشی سے ناچنے لگے۔ ادھر شہزادی
بھی خوشی سے ناچ رہی تھی کیونکہ شمشام
کے مرتے ہی اس کی جادو کی صلاحیتیں بھی

واپس آگئی تھیں۔

"تم دونوں ادھر آؤ" سامری نے ان دونوں کو اپنی طرف بلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے کیا تم بھی مرنا چاہتے ہو" آنگلو بانگلو نے اکڑتے ہوئے کہا۔

"نادانو بس تمہاری قسمت اچھی تھی کہ شمشام کے پیر زمین سے اکھڑ گئے اب تم یہ بتلاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو" سامری نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"ہم شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں" آنگلو بانگلو نے بیک زبان جواب دیا۔

"کیوں شہزادی کیا تم ان سے شادی کروگی" سامری نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بابا جان آپ کو کیا ہوگیا ہے۔ میں ان دونوں سے شادی کیسے کر سکتی ہوں" شہزادی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

تم ان میں سے جس کے ساتھ چاہو شادی کر سکتی ہو" سامری نے کہا۔

"شہزادی مجھ سے شادی کرے گی میں نے شمشام کو ٹکریں مار مار کر ہلاک کیا ہے" بانگلو نے اپنا کارنامہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ تم نے ہلاک کیا ہے۔ اگر میں اسے پکڑ کر ہوا میں نہ اٹھاتا تو تم اسے کیسے ٹکریں مارتے شادی میں کروں گا" آنگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

اب تو وہ دونوں آپس میں لڑنے لگے تھے۔

"تم دونوں مت لڑو۔ جو فیصلہ شہزادی کرے گی وہی ہو گا۔ جاؤ شہزادی کو سوچنے کا موقع دو۔ تمہارا فیصلہ کل ہوگا" سامری نے انہیں لڑتا دیکھ کر کہا۔

اور پھر اس کے اشارے پر جادوگر انہیں لے کر محل کی طرف چلے گئے اور سامری نے جادوگروں کو کہہ دیا کہ باقی باتوں

کا کل فیصلہ ہو گا۔
چنانچہ وہ سب چلے گئے اور سامری کی روح شہزادی ماہ رخ کو لے کر اس کے محل کی طرف چل پڑی۔

محل میں پہنچ کر سامری نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا:

"ہاں اب بتلاؤ تم کیا چاہتی ہو"

"میں صرف دنیا کی سیر کو جانا چاہتی ہوں" شہزادی نے جواب دیا:

"سنو ماہ رخ تم میری بیٹی ہو اور میں ایک باپ ہونے کی حیثیت سے چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ خوش رہو جس وقت میں نے تمہیں شرطیں بتلائی تھیں اس وقت شمشام جادوگر زندہ تھا جو میرا خاص شاگرد تھا وہ جادو

میں تم سے زیادہ طاقتور تھا اس لئے
میں مجبور تھا اب ان آدم زادوں کے ہاتھوں
قسمت سے وہ ہلاک ہو گیا ہے اب جادو
کے لحاظ سے پوری جادونگری میں تمہارا کوئی
مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے تم یہاں کی
ملکہ بن سکتی ہو۔ ملکہ بننے کے بعد اگر
تم چاہو تو دنیا کی سیر کو بھی جا سکتی
ہو۔ تم پر کوئی پابندی نہیں ہے" سامری
نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے میں جادونگری کی ملکہ بننے
کے لئے تیار ہوں" شہزادی نے خوشی سے
اچھلتے ہوئے کہا۔
مگر تمہیں یاد ہوگا کہ یہ شرط بھی
تھی کہ جو آدم زاد شمشام جادوگر کو شکست
دے گا تمہیں اس سے شادی کرنی پڑے
گی" سامری نے اسے یاد دلاتے ہوئے
کہا۔
ہاں مجھے یاد ہے مگر میں ان بے ڈھنگے
اور بیوقوف انسانوں سے کیسے شادی کر سکتی

ہوں یہ ناممکن ہے میں ان سے شادی نہیں کروں گی" شہزادی ماہ رخ نے جواب دیا۔

"مگر شرط تو پوری کرنی ہو گی" سامری نے کہا۔

"بابا جان آپ بہت بڑے جادوگر ہیں آپ ہی اس کا حل بتلائیں بہرحال میں ان سے شادی کے لئے تیار نہیں ہوں" شہزادی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اس کا ایک حل ہے۔ تم شادی کے لئے ان پر اپنی طرف سے کوئی ناممکن شرط لگا دینا۔ یہ بیوقوف اس شرط کو پورا کرنے کے لئے چل پڑیں گے اور چونکہ وہ شرط پوری نہیں ہو سکے گی اس لئے وہ واپس نہیں آئیں گے اور تمہاری جان چھوٹ جائے گی" سامری نے اسے سمجھایا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے اس طرح میری ان سے جان چھوٹ جائے گی۔ بہت بہت شکریہ بابا جان" شہزادی نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ چنانچہ دوسرے دن سامری نے سب

جادوگروں کو بلا کر بادشاہ کے متعلق بات
کی چونکہ سب جانتے تھے کہ شہزادی
ماہ رخ ان سب سے زیادہ جادو جانتی ہے
اور کوئی بھی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں
کر سکتا اس لئے ان سب نے متفقہ
طور پر شہزادی ماہ رخ کو جادونگری کی ملکہ
چن لیا۔ چنانچہ سامری نے شہزادی ماہ رخ کے
ملکہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اس کو
تاج پہنا دیا گیا۔

اب آنگلو بانگلو کی شادی کا مسئلہ سامنے
آیا۔ ملکہ ماہ رخ نے انہیں بلا کر کہا۔

"آنگلو بانگلو چونکہ میں تم دونوں میں سے
صرف ایک سے شادی کر سکتی ہوں۔ اور
تم دونوں ایک دوسرے کے حق میں دستبردار
ہونے کے لئے تیار نہیں ہو۔ اور یہ حقیقت
ہے کہ تم دونوں نے مل کر شمشام جادوگر
کو شکست دی ہے اس لئے اب میں
ایک شرط لگاتی ہوں تم دونوں میں سے
جو اسے پورا کرے گا میں اس سے شادی

کر لوں گی۔"

"جلدی بتلاؤ میں ابھی پوری کردوں گا"
آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم دس شرطیں بتلاؤ شہزادی میں چٹکی بجاتے حل کر لوں گا۔ بلکہ تم میرے ساتھ شادی کرنے کی تیاری کرو سمجھو کہ شرط پوری ہو گئی۔"

"شرط یہ ہے کہ تم دونوں میں سے جو مجھے چاند پھول لاکر دے گا میں اُس سے شادی کروں گی۔" شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چاند پھول وہ کہاں ملتا ہے" دونوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چاند پر ملتا ہے۔" شہزادی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا ہوا تم مجھے چاند پر پہنچا دو میں وہاں سے پھول لے آتا ہوں" بانگلو نے کہا۔

"مجھے چاند پر پہنچا دو شہزادی پھول میں

لے آؤں گا۔ بانگلو کو میں اٹھا کر چاند سے نیچے پھینک دوں گا" آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا
"تم دونوں کو میں چاند پہ پہنچا دیتا ہوں پھر دیکھیں گے کون پھول لے آتا ہے" سامری کی روح نے کہا۔
"ہاں ہاں ٹھیک ہے" دونوں نے بیک وقت کہا۔
اور سامری کی روح نے ایک منتر پڑھکر ان کی طرف پھونک دیا دوسرے لمحے ان کے گرد دھواں سا پھیل گیا اور پھر جب دھواں چھٹا تو وہ غائب ہو چکے تھے۔
"شکریہ بابا جان آپ نے میری جان چھڑا دی مگر یہ گئے کہاں" ملکہ ماہ رخ نے پوچھا۔
"چاند پہ" سامری نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"واقعی مگر کہیں ایسا نہ ہو یہ وہاں سے پھول لے کر آ جائیں" شہزادی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

یہ ناممکن ہے ماہ رخ چاند پہ جاکر کوئی
واپس نہیں آسکتا اب سمجھو کہ یہ دونوں ہمیشہ
کیلئے چلے گئے سامری نے ہنستے ہوئے کہا۔
اور ملکہ ماہ رخ بھی ہنس پڑی پھر اس نے
اپنی تاجپوشی کے جشن منانے کا حکم دے دیا
اور سامری کی روح اس سے رخصت ہو کر
چلی گئی کئی دن تک جشن منانے کے بعد
ملکہ ماہ رخ نے اپنے وزیر کو جادونگری کا
انتظام سنبھالنے کے لئے کہا اور خود خوشی
خوشی دنیا کی سیر کے لئے نکل کھڑی ہوئی
اسے قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ آنگلو بانگلو جن
کی وجہ سے وہ ملکہ بھی بن گئی تھی
اور دنیا کی سیر بھی کر رہی تھی وہ بیچارے
کس حال میں ہیں۔

ختم شد

راحیل
Arshad

آنگلو بانگلو

چاند پر

بچوں کے لئے آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو
چاند پر

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ـــــــ اشرف قریشی
ـــــــ یوسف قریشی
تزئین ـــــــ محمد بلال قریشی
طابع ـــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــــ 20/- روپے
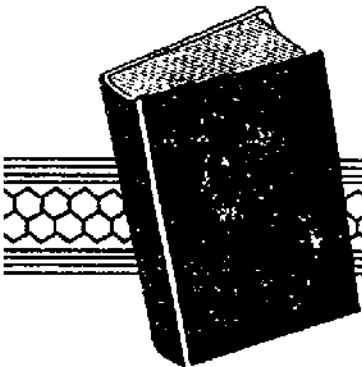
آنگلو بانگلو کی جب آنکھ کھلی تو انہوں نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک ویران سے میدان میں پڑے ہوئے تھے۔ جس کی زمین کا رنگ گہرا سرخ تھا اور ادھر ادھر کالے رنگ کے بڑے بڑے پتھر بکھرے ہوئے تھے جہاں تک نظر جاتی تھی وہ میدان ہی میدان نظر آتا تھا۔ ان کی نظریں جیسے ہی آسمان پر پڑیں وہ حیرت سے اچھل پڑے۔ آسمان کا رنگ گہرا سبز تھا۔

”ارے ہم کہاں آگئے ہیں سبز آسمان، سرخ زمین کالے پتھر کہیں ہم کسی اناڑی مصور کی تصویر پر تو نہیں آگرے۔“ ـــــ آنگلو نے حسب عادت فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"تمہارے سر میں تو بھوسا بھرا ہوا ہے۔ ارے احمق ہم اس وقت ایک بڑے تربوز کے اندر لیٹے ہوئے ہیں۔ سرخ رنگ کے تربوز میں یہ پتھر نہیں تربوز کے بیج ہیں۔"۔۔۔۔۔باںگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہو تم اگر ہم تربوز کے اندر لیٹے ہوئے ہیں تو اوپر آسمان کیوں سبز ہے۔ اسے بھی سرخ ہونا چاہیے۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"پاگل مجھے کہتے ہو ارے تربوز کاٹ کر کسی نے اوپر والا حصہ الٹا رکھ دیا ہے۔ اس لئے چھلکا نیچے ہے اور چھلکے کا رنگ سبز ہوتا ہے۔"۔۔۔۔۔باںگلو نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری بات کچھ سمجھ میں تو آرہی ہے مگر سامری جادوگر نے تو ہمیں چاند پر بھیجا تھا۔ چاند پر پھول حاصل کرنے کے لئے پھر ہم تربوز میں کیسے آگئے۔"۔۔۔۔۔باںگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں مجھے اب یاد آیا ہم نے تو چاند پھول حاصل کرنا ہے تاکہ جادوگر شہزادی سے شادی کر سکیں۔ مگر یہاں تو پھول کہیں نظر نہیں آتا۔"۔۔۔۔۔آنگلو نے

بھی کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہا ہا ہا، واقعی تم پاگل ہو۔ بھلا تربوز میں پھول کہاں سے آ جائے گا۔ پہلے ہم اس ڈھکن کو اٹھا کر باہر نکلیں ۔ پھر پھول کہیں نہ کہیں نظر آ ہی جائے گا۔''

''تم ہٹاؤ ڈھکن۔ تمہارا قد لمبا ہے۔ تمہارا ہاتھ ڈھکن تک چلا جائے گا۔''——بانگلو نے کہا۔

اور لمبے آنگلو نے یوں ہاتھ اوپر کیے۔ جیسے وہ آسمان کو ہاتھوں پر اٹھا کر ایک طرف رکھنا چاہتا ہو۔ مگر ظاہر ہے اس کے ہاتھ آسمان تک کیسے پہنچ سکتے تھے۔

''میرا ہاتھ تو ڈھکن تک نہیں جاتا۔''——آنگلو نے مایوس ہو کر ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

''پھر اب کیا کریں کہیں سے بانس مل جاتا تب آسانی سے ڈھکن ہٹایا جا سکتا۔''——بانگلو نے بھی مایوس ہو کر کہا۔

''تو آؤ پہلے بانس تلاش کرتے ہیں۔ کہیں نہ کہیں پڑا ہوا ضرور مل جائے گا۔''——آنگلو کی سمجھ میں بھی بات آ گئی۔

''ہاں آؤ چلیں۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے کہا۔

اور پھر وہ دونوں بانس تلاش کرنے کے لئے چل پڑے۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک انہوں نے میدان کے کنارے سے کسی چیز کو تیزی سے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ یہ کوئی انسان تھا مگر اس کا جسم اتنا شفاف تھا کہ اس کے آر پار سب کچھ نظر آرہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ شیشے کا بنا ہوا ہو۔

''ارے یہ شیشے کا بنا ہوا آدمی کہاں سے آگیا۔'' آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

''ارے یہ تو بڑا خوبصورت ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے چلتا پھرتا شیشہ ہو۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے کہا۔

اتنے میں وہ شیشے کا بنا ہوا آدمی ان کے قریب پہنچ گیا۔ وہ بھی بڑی حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

''کمال ہے شیشہ بھی بڑا قیمتی ہے۔ مجھے اپنی شکل بھی نظر آرہی ہے۔''۔۔۔۔۔۔ بانگلو نے اس کے پیٹ میں جھانکتے ہوئے اپنے بال درست کرنے شروع کر دیئے۔

''کون ہو تم اور چاند پر کیسے آئے۔''۔۔۔۔۔۔ اچانک

شیشے کے بنے ہوئے آدمی نے کہا۔ اس کی آواز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے شیشے کھڑکھڑا رہے ہوں مگر اس کی زبان صاف سمجھ آ رہی تھی۔

''چاند پر۔''ــــــان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھتے ہوئے بیک آواز کہا۔

''ہاں یہ چاند ہے۔ تم کہاں سے آرہے ہو۔'' آنے والے نے بھی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ارے یہ چاند ہے۔ کمال ہے چاند ایسا ہوتا ہے۔ اگر تم تربوز کو چاند کہتے ہو تو ایسے چاند تو ہماری دنیا میں بہت ملتے ہیں۔''ــــــآنگلو نے کہا۔

''آنگلو اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں نے تو بے شمار چاند کھائے ہیں کیونکہ مجھے تربوز کھانے کا بڑا شوق ہے۔''ــــــبانگلو نے بڑے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''چاند کھائے ہیں۔ ارے تم چاند کھا جاتے ہو۔ پھر تو تم دونوں بے حد خطرناک ہو۔ تم اس چاند کو بھی کھا جاؤ گے۔''ــــــشیشے نما انسان نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں اس میں کیا شک ہے کہ ہم بے حد خطرناک ہیں اور بے حد طاقتور۔ ہم نے سورج موتی حاصل کرنے کے لئے سانپوں کے دادا جی سے مقابلہ کیا اور ٹڈے بادشاہ اور اس کی فوج کو مارا ڈالا۔ مکڑی شہزادی اور خوفناک پنجر کو ختم کیا اور سمندر میں ہم نے سفید سانپ سے لڑائی کی۔ جبرنگ دیو سے مقابلہ کیا۔ سرخ قلعے کی شہزادی کے بدروح شوہر کو ختم کیا۔ ناگ راجہ سے لڑائی لڑی۔ شمشام جادوگر کو ہلاک کر دیا۔ ہماری بہادری میں کوئی شک ہے۔'' ___ آنگلو نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنی بہادری کے کارنامے سنائے۔

''مگر تم ہو کون اور کہاں سے آئے ہو۔'' ___ شیشہ نما انسان نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ارے تم ہمیں نہیں جانتے پھر تو تم کچھ نہیں جانتے۔'' ___ بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

''یہ بیچارہ جاہل معلوم ہوتا ہے۔ اگر پڑھا لکھا ہوتا تو ضرور ہمیں جانتا ہوتا۔'' ___ آنگلو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''تو سنو شیشے کے بنے ہوئے جاہل انسان ہم آنگلو

بانگلو ہیں اور ہمیں یہاں سامری جادوگر نے بھیجا ہے تاکہ ہم یہاں سے چاند پھول حاصل کر کے واپس جائیں اور جادونگری کی شہزادی ماہ رخ سے شادی کر سکیں۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''تم چاند پھول حاصل کرنے آئے ہو۔''۔۔۔۔۔۔شیشہ نما انسان اور زیادہ گھبرا گیا۔

''ہاں کہاں ہے وہ پھول جلدی بتلاؤ تاکہ ہم اسے توڑ کر لے جائیں۔ اب ہم زیادہ دیر صبر نہیں کر سکتے۔ ہماری ہونے والی بیوی ہمارے انتظار میں بیٹھی ہوگی۔'' آنگلو نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

''مگر چاند پھول تو چاند شہزادی کا نام ہے جو چاند کی شہزادی ہے۔ تم اسے کیسے حاصل کر سکتے ہو۔''شیشے کے بنے ہوئے انسان نے کہا۔

''کیسے نہیں حاصل کر سکتے۔ بس تم ہمیں وہاں لے چلو ہم چاند شہزادی سے کہیں گے کہ وہ اپنے آپ ہمارے ساتھ چل پڑے۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے کہا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے تم ہمیں چاند شہزادی کے پاس لے چلو وہ ضرور پڑھی لکھی ہوگی۔ تمہاری طرح جاہل

نہیں ہو گی۔“ ــــــ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں تمہیں چاند شہزادی کے پاس لے چلتا ہوں۔ وہ اپنے آپ تم سے نپٹ لے گی۔“ ــ شیشے کا بنا ہوا انسان راضی ہو گیا۔

”ارے ایک بار ہمیں وہاں لے چلو۔ تم خود دیکھنا چاند شہزادی کس طرح ہمارا کہا مانتی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آنگلو بانگلو کا کوئی کہا نہ مانے۔“ ــــــ بانگلو نے کہا۔

”آؤ میرے ساتھ۔“ ــــــ شیشے کے بنے ہوئے انسان نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر میدان کے اس کنارے کی طرف بڑھنے لگا۔ جدھر سے وہ آیا تھا۔

تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں زمین میں ایک بڑی سی دراڑ تھی۔ اس دراڑ میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

آنگلو بانگلو شیشے کے بنے ہوئے انسان کے پیچھے چلتے ہوئے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔

سیڑھیاں بہت زیادہ تعداد میں تھیں اتنی کہ ختم ہونے

میں ہی نہیں آتی تھیں۔

"ارے یہ سیڑھیاں ہیں یا شیطان کی آنت ختم ہی نہیں ہو رہیں۔"_____ بانگلو نے کہا۔ وہ سیڑھیاں اترتے اترتے تھک گیا تھا۔

"بس اب تھوڑی سی رہ گئی ہیں۔"_____ شیشے کے بنے ہوئے انسان نے کہا۔

"ارے آنگلو باقی سیڑھیاں میری طرف سے تم اتر جاؤ۔ آخر میرے بھائی ہو۔ میں اب تھک گیا ہوں۔" بانگلو نے ایک سیڑھی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اتر جاتا ہوں۔ تم یہیں بیٹھو میں چاند پھول حاصل کر کے جادوگر شہزادی سے شادی کر لوں گا۔ آخر تمہارا بھائی ہوں۔"_____ آنگلو نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ کیا کہہ رہے ہو۔ خبردار اگر تم نے اکیلے شادی کی۔"_____ بانگلو یہ سنتے ہی تیزی سے اٹھا اور بے اختیار نیچے اترتے ہوئے آنگلو کو پکڑنے کے لئے لپکا مگر اسی لمحے اس کا پیر پھسل گیا اور پھر وہ کسی بھاری بھر کم چٹان کی طرح لڑھکتا ہوا آگے جاتے

ہوئے آنگلو سے ٹکرایا اور آنگلو بیچارہ دھکا کھا کر اپنے آگے جاتے ہوئے شیشے کے انسان پر جا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تینوں لڑھکتے ہوئے نیچے گرنے لگے۔

آنگلو بانگلو دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور وہ ہوا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک دھماکے سے نیچے جاگرے۔

شیشے کا بنا ہوا انسان دھکا کھا کر اچھلا مگر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا نیچے زمین پر جاگرا اور پھر اچھل کر یوں کھڑا ہو گیا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اس نے جب ان دونوں کو یوں زمین پر بے حس و حرکت پڑے دیکھا تو ایک لمحے کے لئے تو حیران رہ گیا۔ پھر بھاگتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

یہ شیشے کا بنا ہوا انتہائی خوبصورت محل تھا۔ جس میں ہر طرف شیشے کی بنی ہوئی عورتیں اور مرد گھومتے پھر رہے تھے۔ ایک بڑے سے کمرے کے سامنے شفاف شیشے کے بنے ہوئے تخت پر ایک خوبصورت سی عورت بیٹھی ہوئی تھی جو خود بھی شفاف شیشے کی بنی ہوئی تھی اور بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس کا جسم یوں چمک رہا تھا جیسے شیشے کے بنے ہوئے جسم کے اندر بجلیاں سی کوند رہی ہوں۔ شیشے کا بنا ہوا انسان دوڑتا ہوا محل میں داخل ہوا اور پھر شہزادی کے سامنے جا کر ادب سے جھک گیا۔

''کیا بات ہے تم گھبرائے ہوئے ہو۔'' ـــــــ شہزادی

نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔
''شہزادی حضور آنگلو بانگلو آئے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ آنے والے نے بڑے خوفزدہ لہجے میں جواب دیا۔
''آنگلو بانگلو آئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔''۔۔۔۔۔۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''شہزادی حضور میں چاند کی اوپر والی سطح پر پتھر لینے گیا تھا کہ وہاں میں نے اپنے جیسے دو عجیب و غریب انسان دیکھے مگر ان کے جسم ہماری طرح نہیں ہیں وہ کسی ٹھوس چیز کے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت موٹا اور چھوٹے قد کا ہے جبکہ دوسرا بہت لمبا مگر دبلا پتلا ہے۔ انہوں نے اپنا نام آنگلو بانگلو بتایا ہے وہ کہتے ہیں ہم نے بے شمار چاند کھائے ہیں۔ وہ یہاں چاند پھول حاصل کرنے آئے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ آنے والے نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
''ارے تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کہیں تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔''۔۔۔۔۔۔ شہزادی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور اس کی باتیں سن کر باقی مرد اور عورتیں بھی جمع ہو گئی تھیں۔ وہ سب بھی حیرت سے

آنے والے کو دیکھ رہے تھے۔

''وہ دونوں سیڑھیوں سے اترتے ہوئے گر کر بے حس پڑے ہوئے ہیں۔ آپ خود چل کر انہیں دیکھ لیں۔''_____آنے والے نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

''اچھا چلو ہم دیکھیں تو سہی کہ کون ہیں وہ۔'' شہزادی نے تخت سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر شہزادی اور اسے اطلاع دینے والا اور دوسرے بے شمار مرد اور عورتیں اکٹھے چل پڑے۔ اطلاع دینے والا ان سب کو وہاں لے آیا۔ جہاں ابھی تک وہ دونوں زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

''حیرت انگیز، انتہائی حیرت انگیز یہ تو کوئی عجیب اور نئی مخلوق ہے۔ یہ کہاں سے آئے ہیں۔ لگتے تو یہ ہماری طرح کے انسان ہیں مگر ان کے جسم ہماری طرح نہیں ہیں۔''_____شہزادی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے آنگلو کو ہوش آیا۔ اس نے جب اپنے گرد اتنے بہت سارے شیشے کے بنے ہوئے لوگ دیکھے تو وہ بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اٹھتے ہوئے اس کا پیر

قریب پڑے ہوئے بانگلو سے ٹکرایا تو اس نے بھی آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کا بھی وہی حال ہوا جو آنگلو کا ہوا تھا۔ وہ بھی بوکھلا کر کھڑا ہوا۔

''کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو۔''______چاند شہزادی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے یہ بھی پہلے والے کی طرح جاہل ہے میرے خیال میں یہاں کوئی سکول ہی نہیں ہے جہاں یہ پڑھ لکھ سکیں۔''______بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر کیا خیال ہے پہلے یہاں سکول نہ کھول لیں تاکہ یہ بیچارے جاہل تو نہ رہیں۔''______آنگلو نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''یہ تم نے کیا بکواس شروع کر رکھی ہے۔ چاند شہزادی کی بات کا جواب دو۔''______ایک اور شیشے کے بنے ہوئے انسان نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''چاند شہزادی کہاں ہے چاند شہزادی۔''______وہ دونوں چاند شہزادی کا لفظ سنتے ہی اچھل پڑے۔

''میں چاند شہزادی ہوں۔ میری بات کا جواب دو۔''

چاند شہزادی نے انہیں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے تم چاند شہزادی ہو۔ واہ واہ بڑی خوبصورت ہو تم تو۔'' ـــــ بانگلو نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

''بانگلو چاند شہزادی تو سابقہ سب شہزادیوں سے زیادہ خوبصورت ہے میں تو بس چاند شہزادی سے شادی کروں گا۔ تم جا کر اس جادوگر شہزادی سے شادی کرو۔'' ـــــ آنگلو نے کہا۔

''واہ! میں کیوں کروں جادوگر شہزادی سے شادی۔ میں چاند شہزادی سے شادی کروں گا۔'' ـــــ بانگلو نے کہا۔

''نہیں! پہلے میں نے چاند شہزادی سے شادی کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے میرا حق پہلا ہے۔'' ـــــ آنگلو کو بھی غصہ آ گیا۔

''ارے تم نے تو صرف اعلان کیا ہے۔ میں نے تو فیصلہ کر لیا ہے تم خالی اعلان کرتے رہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ بات تو فیصلے کی ہے۔'' ـــــ بانگلو نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

''ارے تم دونوں کون ہو۔ پہلے میری بات کا جواب دو۔''______شہزادی نے انہیں لڑتا دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرا نام آنگلو ہے چاند شہزادی اور یہ موٹا میرا بھائی ہے۔ اس کا نام بانگلو ہے۔ میں جتنا عقلمند ہوں یہ اتنا ہی بے وقوف ہے۔ تم مجھ سے شادی کر لو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہاں ایک سکول کھول کر سب کو عقلمند بنا دوں گا۔''______آنگلو نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے تمہارے تربوز نما سر میں عقل کہاں سے آ گئی۔ خواہ مخواہ ڈینگیں مار رہے ہو۔ شہزادی تم مجھ سے شادی کرو۔ میں عقلمند بھی ہوں اور طاقتور بھی اور شہزادی کے شوہر کو عقلمند بھی ہونا چاہیے اور طاقتور بھی۔ کیوں شہزادی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔''______بانگلو نے کہا۔

''مگر میں تم سے شادی کیوں کروں۔ میری شادی تو چاند شہزادے سے ہونے والی ہے جو عقلمند بھی ہے اور طاقتور بھی۔''______چاند شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چاند شہزادہ۔ ارے چھوڑو چاند شہزادے کو۔ یہ

شہزادے تو بس یوں ہی ہوتے ہیں نام کے شہزادے۔"
بانگلو نے کہا۔

"واہ میں شہزادی ہوں اور شہزادی کی شادی صرف شہزادے سے ہو سکتی ہے۔ دوسرے کسی سے نہیں۔"
شہزادی نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ تم مجھے شہزادہ سمجھ لو۔ آنگلو شہزادہ۔ البتہ یہ میرا بھائی بانگلو شہزادہ نہیں ہے یہ تو بس بانگلو ہے خالی خولی بانگلو۔" ــــــ آنگلو نے اکڑتے ہوئے کہا۔

"واہ اگر تم شہزادے بن سکتے ہو تو پھر میں تو بادشاہ ہوں بانگلو بادشاہ۔ شہزادے دبلے پتلے ہوتے ہیں اس لئے تم شہزادے ہو بادشاہ موٹے تازے ہوتے ہیں اس لئے میں بادشاہ ہوں اور بادشاہ کا زیادہ حق بنتا ہے شہزادی سے شادی کرنے کا۔" ــــــ بانگلو نے بھی اکڑتے ہوئے کہا۔

"واہ بادشاہ تو ملکہ سے شادی کرتے ہیں شہزادی تو ان کی بیٹی ہوتی ہے اور چاند شہزادی چونکہ شہزادی ہے اس لئے یہ تمہاری بیٹی ہوئی۔ اب تم میرے سسر ہو گئے ہو۔ میں اب تمہاری بیٹی چاند شہزادی سے شادی

کروں گا۔“ ـــــ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تم دونوں پاگل ہو اور تم نے ہماری توہین کی ہے۔ اب ہم اپنی زیادہ توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا تم دونوں کو ہم سزا کے طور پر کالے پہاڑ پر بھیجنے کا حکم دیتے ہیں۔“ ـــــ شہزادی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور شہزادی کے حکم دیتے ہی شیشے کے بے شمار انسان ان سے لپٹ گئے اور انہوں نے ان دونوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر ایک طرف بھاگنا شروع کر دیا۔

”ارے ارے کہاں لے جا رہے ہو ارے شہزادی کو تو لے آؤ اور نکاح کے لئے مولوی بھی ڈھونڈ لاؤ مگر اصلی مولوی ہو شیشے کا بنا ہوا نہ ہو۔“ ـــــ ان دونوں نے ان کے ہاتھوں میں مچلتے ہوئے کہا۔

مگر کسی نے ان کی بات نہ سنی اور وہ انہیں لئے ہوئے بھاگتے چلے گئے۔ تھوڑی دور ایک سیاہ رنگ کا پہاڑ نظر آ رہا تھا جس کے چاروں طرف خوفناک آگ جل رہی تھی۔

شیشے کے بنے ہوئے انسانوں نے پہاڑ کے قریب جا کر ان دونوں کو یوں اچھال کر آگ میں پھینک دیا جیسے کسی گیند کو پھینکا جاتا ہے۔

آگ کو دیکھتے ہی ان دونوں کے منہ سے خوفناک چیخیں نکلیں مگر ان کی چیخیں آگ کے دریا میں آہستہ آہستہ گم ہوتی چلی گئیں۔آگ میں گر کر وہ سب کی نظروں سے چھپ گئے تھے۔

انہیں آگ میں پھینکنے کے بعد شیشے کے انسانوں نے اپنے ہاتھ جھٹکے اور پھر وہ واپس پلٹ آئے۔ انہیں معلوم تھا کہ آگ انہیں پگھلا کر ختم کر دے گی اور انہیں ہمیشہ کے لئے ان سے چھٹکارا مل جائے گا۔

آگ میں گرتے ہی آنگلو بانگلو کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور موت کے خوف سے وہ آگ میں گرنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو گئے مگر تھوڑی دیر بعد جب ان کی آنکھ کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو خالی زمین پر پڑے دیکھا۔ یہ ایک خاصا بڑا پہاڑ تھا جس کے باہر چاروں طرف آگ موجود تھی۔ وہ حیرت سے اپنے آپ کو دیکھنے لگے کہ وہ زندہ آگ میں سے کیسے گزر گئے مگر کہیں بھی جلنے کے نشانات تک موجود نہیں تھے۔

''ارے اس آگ نے ہمیں جلایا نہیں۔''_____ آنگلو نے حیرت سے بانگلو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیوں جلاتی۔ اسے نہیں معلوم کہ ہم آنگلو بانگلو

ہیں۔"_____ بانگلو نے اکڑتے ہوئے کہا۔

"مگر اس چاند شہزادی نے تو اپنے طور پر ہمیں مارنے کی کوشش کی ہے۔"_____ آنگلو کو شہزادی پر غصہ آنے لگا۔

"کوشش ہی کی ہے مارا تو نہیں۔ اس لئے میں نے تو شہزادی کو معاف کر دیا۔"_____ بانگلو نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے معاف کر دیا تو میں نے بھی شہزادی کو معافی دے دی۔ بیچاری شہزادی واقعی قابل معافی ہے۔" آنگلو بھلا اس سے پیچھے رہنے والا تھا۔

"مگر ایک بات ہے۔ شادی کے بعد میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ میں اسے سزا کے طور پر مکہ ضرور ماروں گا۔"_____ بانگلو نے کہا۔

"تم مکہ مارو گے تو میں اس کے پیٹ میں ٹکر ماروں گا۔"_____ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں تمہیں کیا حق ہے کہ تم میری بیوی کے پیٹ میں سر مارو۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔"_____ بانگلو

کو آنگلو پر غصہ آ گیا۔

''واہ وہ کوئی تمہارے اکیلے کی بیوی تھوڑی ہو گی۔ میری بھی تو بیوی ہوگی۔ میں تو ضرور ٹکر ماروں گا۔'' آنگلو بھی اکڑ گیا۔

''تم مار کر دیکھو۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔''——بانگلو نے غصے کی شدت سے بازو لہراتے ہوئے کہا۔

''میں ماروں گا اور ضرور ماروں گا بلکہ اب تو شادی سے پہلے ماروں گا۔ تمہیں کیا حق ہے کہ تم مجھے روکو۔'' آنگلو نے زور زور سے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے حق پوچھتے ہو۔ تمہاری یہ جرأت۔''——بانگلو کو جو غصہ آیا تو اس نے پوری قوت سے آنگلو کو مکہ جڑ دیا۔

آنگلو مکہ کھا کر دو فٹ دور جا گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ اٹھا اور پوری قوت سے دوڑتا ہوا آیا اور اس نے بانگلو کے موٹے پیٹ پر ٹکر مار دی اور بانگلو چیخ مار کر پشت کے بل زمین پر جا گرا۔

''اس طرح ماروں گا ٹکر۔''——آنگلو نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔ بانگلو غصے کی شدت سے اٹھنے لگا مگر چونکہ وہ بے حد موٹا تھا اس لئے اٹھتے اٹھتے بھی اس کو کافی وقت لگا۔

آنگلو اسے دوسری ٹکر مارنے کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ اسے اپنی پشت پر چڑچڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اس نے تیزی سے گھوم کر پیچھے دیکھا اور پھر اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ خوفزدہ ہو کر بے اختیار پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے بانگلو کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ بھی اٹھ کر پیچھے بھاگ گیا۔

ان دونوں کے سامنے ایک گوریلا نما انسان کھڑا تھا جو انگاروں کا بنا ہوا تھا اور اس کے پورے جسم سے شعلے نکل رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ آتشی انسان ہو۔ قد میں آنگلو سے بھی دوگنا لمبا تھا اور جسامت میں بانگلو سے بھی زیادہ چوڑا۔ اس کے جسم سے چڑچڑاہٹ کی آواز ایسے نکل رہی تھی جیسے کوئلے جلنے سے آواز نکلتی ہے۔

''کک کون ہو تم ۔''۔۔۔۔۔ آنگلو نے خوفزدہ لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں یہ بھی ہماری طرح شہزادی سے شادی کرنا چاہتا ہوگا اور شہزادی نے اسے آگ میں پھینک دیا ہوگا اس لئے یہ جل رہا ہے۔''۔۔۔۔۔ بانگلو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''چلو اچھا ہے جل رہا ہے تو جلنے دو۔ سردیوں میں اسے سردی تو نہیں لگے گی۔''۔۔۔۔۔ آنگلو نے اپنا موٹا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

یہ دونوں تو آپس میں باتوں میں مصروف ہو گئے۔ ادھر وہ آتشی انسان پہلے تو چند لمحے کھڑا انہیں اپنی

انگارہ آنکھوں سے گھورتا رہا۔ پھر اس نے قدم آگے بڑھائے۔

''ارے ارے وہیں رک جاؤ۔ ہمیں بھی جلا دو گے۔''۔۔۔۔۔ بانگلو نے اسے آگے بڑھتا دیکھ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں خبردار اگر تم آگے بڑھے تو ہم تم پر پانی پھینک دیں گے اور پھر تم سردی سے ٹھٹھر کر مر جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔ آنگلو نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

مگر آتشی انسان نے رکنے کی بجائے اچانک چھلانگ لگائی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے اس نے اپنے جلتے ہوئے ہاتھوں سے ان دونوں کی گردنیں پکڑ لیں اور ان دونوں کے حلق سے خوف کے مارے چیخیں نکل گئیں۔ اس دیو قامت آتشی انسان نے ان دونوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں یوں اٹھا لیا جیسے وہ چھوٹے چھوٹے کھلونے ہوں اور دوسری حیرت انگیز بات یہ تھی کہ آتشی انسان کے ہاتھوں اور جسم سے نکلنے والی آگ ٹھنڈی تھی۔ گو اس کے ہاتھوں سے شعلے نکل رہے تھے مگر ان دونوں کو قطعاً کوئی تپش محسوس نہیں ہو رہی تھی

البتہ گلا دب جانے کی وجہ سے ان کی آنکھیں باہر نکل آئی تھیں۔ اس آتشی انسان کے ہاتھوں میں اتنی طاقت تھی کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے گلے کسی لوہے کے شکنجے میں جکڑے گئے ہوں۔

''ارے چھوڑو ہمیں چھوڑ دو۔''_____ بانگلو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

ادھر آنگلو بھی بری طرح تڑپ رہا تھا مگر آتشی انسان پر ان کے رونے پیٹنے کا قطعاً کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ انہیں ہاتھوں میں اٹھائے واپس آگ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

''میں کہتا ہوں مجھے چھوڑ دو ورنہ پیٹ میں ایسا مکہ ماروں گا کہ تمہارے جسم کے تمام کوئلے بکھر جائیں گے۔''_____ بانگلو نے کہا مگر جب آتشی انسان نے کوئی پرواہ نہ کی تو بانگلو نے بے اختیار پوری قوت سے آتشی انسان کے پیٹ میں مکہ جڑ دیا اور دوسرے لمحے وہ حیران پریشان رہ گیا۔ کیونکہ اس کا ہاتھ اس طرح آتشی انسان کے پیٹ میں گھستا چلا گیا جیسے وہ ربڑ کا بنا ہوا ہو۔ اس پر بانگلو کے زوردار مکے کا قطعاً کوئی اثر نہیں

ہوا تھا۔

اب تو وہ دونوں بری طرح گھبرا گئے۔ انہیں اس مصیبت سے چھٹکارے کا حل نظر نہیں آرہا تھا۔ بانگلو نے جب آتشی انسان کو مکہ مارا تو آنگلو سوچنے لگا کہ وہ کیا کرے۔ اس کے پاس تو طاقتور چیز صرف اس کا سر تھا جس سے وہ ٹکر مارتا تھا مگر گردن جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ آتشی انسان کو ٹکر بھی نہیں مار سکتا تھا۔ اس لئے اور تو اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا البتہ اس نے پوری قوت سے آتشی انسان پر تھوک دیا۔

اور دوسرا لمحہ ان دونوں کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا۔ جیسے ہی آنگلو کی تھوک آتشی انسان کو لگی اس نے چیخ مار کر ان دونوں کو چھوڑ دیا اور یوں تڑپنے لگا جیسے آنگلو نے اسے کوڑا مار دیا ہو۔

آتشی انسان کی گرفت سے نکلتے ہی وہ دونوں اچھلے اور ہٹ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔

"دیکھا میں نے صرف تھوک مار کر اس آتشی انسان کو سیدھا کر دیا ہے تم مکہ مار کر بھی کچھ نہیں کر سکے۔" ــــــ آنگلو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو میں تم سے زیادہ تھوک سکتا ہوں۔''_____بانگلو نے جوشیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ بھاگتا ہوا آتشی انسان کے پاس گیا اور اس پر زور سے تھوک دیا۔ آتشی انسان آنگلو کی تھوک لگنے سے تڑپ رہا تھا کہ بانگلو کی تھوک نے اسے اور بھی زیادہ تڑپا دیا۔ اس کے منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکلنے لگیں اور پھر وہ مڑا اور تیزی سے واپس آگ کی طرف بھاگنے لگا۔

''ارے میں نے تو اس کو تھوک مار کر بھگا دیا۔ میں تم سے زیادہ طاقتور تھوک کا مالک ہوں۔''_____بانگلو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

''واہ۔ پہلے میں نے اس پر تھوکا تھا اس لئے میری تھوک زیادہ طاقتور ہے۔''_____آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہاری تھوک طاقتور ہوتی تو وہ پہلے ہی بھاگ نہ جاتا بس اب فیصلہ ہو گیا کہ چاند شہزادی سے میں شادی کروں گا۔''_____بانگلو نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

''واہ۔ چاند شہزادی سے میری شادی ہوگی۔''_____آنگلو

نے بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بانگلو کوئی جواب دیتا اس کی نظریں آگ کی دیوار پر پڑ گئیں۔ اس نے دیکھا دس کے قریب آتشی انسان آگ سے نکل کر ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''ارے یہ اتنے سارے آگ کے انسان کہاں سے آگئے۔'' ـــــــ بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں یہ تو واقعی بہت سارے ہیں مگر تم فکر نہ کرو ایک ایک کو تھوک مار کر بھگا دوں گا۔'' ـــــــ آنگلو نے کہا۔

''نہیں یہ میری تھوک سے بھاگیں گے۔'' ـــــــ بانگلو نے کہا اور پھر وہ خود ہی ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اب بھلا آنگلو کیسے پیچھے رہ جاتا۔ وہ بھی ادھر جانے لگا۔

اس بار آتشی انسان اکٹھے آنے کی بجائے بکھر کر دائرے کی شکل میں ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ پھر جیسے ہی یہ قریب پہنچے بانگلو نے ان پر تھوکنا چاہا مگر وہ سب اچانک ان دونوں پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے انہیں الٹا کر کے اچھی طرح قابو کر لیا۔ ان کے منہ

سے عجیب و غریب آوازیں نکل رہی تھیں۔ یہ دونوں ان کے ہاتھوں میں بری طرح تڑپ رہے تھے مگر انہوں نے انہیں ایسے جکڑا ہوا تھا کہ وہ نہ ہی بھاگ سکتے تھے اور نہ ان پر تھوک سکتے تھے۔

''ارے مجھے تھوکنے تو دو نامرادو۔''______ آنگلو نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''اسے نہ تھوکنے دینا۔ مجھے تھوکنے دینا۔''______ بانگلو نے کہا۔

مگر وہ انہیں لئے ہوئے تیزی سے آگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ دونوں چیختے اور مچلتے رہ گئے مگر وہ انہیں گھسیٹتے ہوئے آگ میں داخل ہو گئے۔

پہلے تو اتنی خوفناک آگ کو قریب دیکھ کر خوف کے مارے آنگلو بانگلو دونوں کے دم خشک ہو گئے مگر جیسے ہی وہ آگ میں داخل ہوئے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آگ بالکل ٹھنڈی تھی۔ اس میں تپش نام کو نہ تھی چنانچہ ان کے اوسان بحال ہو گئے۔ آتشی انسان ان دونوں کو اٹھائے آگ میں چلتے رہے۔ آگ کی ایک پتلی سی پٹی پہاڑی کے چاروں طرف تھی۔ اس پٹی

میں آتشی انسانوں نے انگاروں کے مکان بنائے ہوئے تھے۔ وہاں انہوں نے بے شمار آتشی انسانوں کو چلتے پھرتے دیکھا۔ ان میں بچے بھی بوڑھے بھی اور عورتیں بھی تھیں۔وہ سب ان دونوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

آتشی انسان ان دونوں کو اٹھائے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کچھ دور جا کر وہ انگاروں کے بنے ہوئے ایک بہت بڑے مکان کے سامنے رک گئے۔ مکان کے دروازے پر ایک آتشی انسان ہاتھ میں آگ کی بنی ہوئی تلوار اٹھائے کھڑا تھا۔

''شہزادی کو اطلاع دو کہ عجیب و غریب مخلوق آگئی ہے۔''——ایک آتشی انسان نے آتشی دربان سے کہا اور وہ تیزی سے مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ آگ میں داخل ہونے کے بعد اب ان کی باتیں آنگلو بانگلو کی سمجھ میں آنے لگ گئی تھیں۔ اس لئے شہزادی کے نام پر وہ چونک پڑے۔

''کون سی شہزادی کیا چاند شہزادی یہاں رہتی ہے۔''
آنگلو نے پوچھا۔

''ارے تم تو بے وقوف ہو بھلا چاند شہزادی آگ میں کیسے رہ سکتی ہے ۔ وہ تو چاند پر رہتی ہوگی یہاں تو آگ شہزادی رہتی ہوگی۔'' ـــــــ بانگلو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''واہ یہ آگ تو ٹھنڈی ہے اس لئے یہاں تو ٹھنڈی شہزادی رہ سکتی ہے۔ آگ شہزادی تو گرم آگ میں رہتی ہوگی۔'' ـــــــ آنگلو نے اپنے آپ کو فلسفی ثابت کرتے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو یہاں آتشی شہزادی رہتی ہے۔'' ایک آتشی انسان نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''آتشی شہزادی۔'' ـــــــ دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یعنی اس کا جسم آگ کی طرح ہوگا ہونٹ بھی آتشی ہوں گے یعنی بے حد خوبصورت ہو گی واہ واہ ٹھیک ہے میں آتشی شہزادی سے شادی کروں گا۔ تم بے شک چاند شہزادی سے شادی کر لو چاند شہزادی تو ٹھنڈی

ہوتی ہے پھر جیسے چاند پر داغ ہے۔ چاند شہزادی پر بھی داغ ہوگا۔ میری بیوی آتشی شہزادی تو بڑی اچھی ہوگی۔ سردیوں میں مجھے انگیٹھی جلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ بس جہاں سردی لگی شہزادی سے ہاتھ سینک لئے۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ میں کیوں چاند شہزادی سے شادی کروں میں بھی آتشی شہزادی سے شادی کروں گا۔ مجھے بھی تو سردی لگے گی۔ میں بھی ہاتھ سینکوں گا۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے روٹھے ہوئے کہا۔

ابھی وہ آپس میں لڑ رہے تھے کہ دربان نے واپس آ کر انہیں اندر لے جانے کا اشارہ کیا اور آتشی انسان انہیں پکڑے مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ اس مکان کی ہر چیز آگ اور شعلوں کی بنی ہوئی تھی۔ دیواریں، فرش، چھتیں، دروازے، کھڑکیاں، روشندان سب کچھ شعلوں کا ہی بنا ہوا تھا مگر یہ آگ بالکل ٹھنڈی تھی۔ آگ کے مختلف کمرے اور برآمدے بنے ہوئے تھے جن میں آگ کا ہی فرنیچر موجود تھا۔

آتشی انسان انہیں اپنے ساتھ لئے ہوئے مختلف

برآمدوں اور کمروں سے ہوتے ہوئے آخرکار ایک بڑے کمرے میں آئے۔ یہاں شعلوں کا بنا ہوا ایک بڑا سا تخت تھا جس پر انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی جو قدوقامت میں ان آتشی انسانوں کے برابر تھی۔ اس نے سر پر شعلوں کا تاج پہنا ہوا تھا اور گلے میں مختلف سائزوں کے انگاروں کے ہار پہنے ہوئے تھے۔ اس کے پورے جسم سے ہلکے ہلکے شعلے نکل رہے تھے۔

آتشی انسان تخت کے سامنے جا کر ادب سے جھک گئے اور پھر کہنے لگے۔

''آتشی شہزادی عجیب و غریب مخلوق حاضر ہے۔''

آنگلو اور بانگلو دونوں بڑی حیرت سے اس آگ کی بنی ہوئی شہزادی کو دیکھ رہے تھے۔

''ٹھیک ہے مجھے پسند ہے۔ میں اس آتشی شہزادی سے ہی شادی کروں گا۔'' ـــــــ آنگلو نے یوں اپنا بڑا سا سر ہلایا جیسے انہیں وہاں شہزادی کو پسند کرنے کے لئے لایا گیا ہو۔

''مجھے بھی پسند ہے۔ یہ آگ میں جلتی ہوئی شہزادی

کم سے کم کوئلوں کی بچت ہوگی۔‘‘ــــــ بانگلو نے اپنے بڑے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

’’کون ہو تم اور ہم سے مختلف کیوں ہو۔‘‘شہزادی نے انہیں گھورتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

’’ارے اور سنو یہ شہزادی تو بالکل ہی احمق ہے بھلا ہم مرد یہ عورت۔ مختلف کیسے نہ ہوں۔‘‘ــــــ آنگلو نے اپنا تربوز نما سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’کیا کہہ رہے ہو تم یہ مرد عورت کیا بلا ہے۔‘‘ آتشی شہزادی شاید اس کی بات نہ سمجھ سکی تھی۔

’’واہ واہ شہزادی تو بالکل ہی معصوم ہے یہ مرد اور عورت کی بات ہی نہیں جانتی۔ واہ واہ ایسی معصوم بیوی تو بہت اچھی بیوی ثابت ہوگی۔ بس ٹھیک ہے میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں ابھی جا کر کسی مولوی کو بلا لاتا ہوں۔‘‘ــــــ بانگلو نے کہا اور پھر مڑ کر جانے لگا مگر آتشی انسانوں نے اسے پکڑ کر اس کا منہ دوبارہ شہزادی کی طرف کر دیا۔

’’ارے مجھے چھوڑو۔ میں مولوی کو بلانے جا رہا ہوں۔‘‘ بانگلو نے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے۔ فیصلہ ہو گیا۔ شہزادی تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ مجھ سے کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے میں جاتا ہوں مولوی کو بلانے۔" ـــــــ آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر جانے لگا مگر آتشی انسانوں نے اسے بھی پکڑ کر سیدھا کر دیا۔

"میں پوچھ رہی ہوں تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو اور تم عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہو۔ ہماری بات کا جواب دو ورنہ ہم تمہیں پانی کی سزا دیں گے۔" شہزادی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پانی ارے ہاں پانی کے متعلق تو مجھے یاد ہی نہیں رہا۔ کافی دیر سے مجھے پیاس لگ رہی تھی کہاں ہے پانی جلدی لاؤ۔" ـــــــ پانی کا نام سنتے ہی بانگلو نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم پانی پیتے ہو۔" ـــــــ شہزادی نے حیران ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں اس بار خوف کی لرزش بھی موجود تھی۔

"ہاں۔ کیوں نہیں پیتے۔ پانی نہ پئیں تو پیاس سے مر جائیں۔" ـــــــ بانگلو نے کہا۔

''یہ میرا بھائی بانگلو تو دریا کے دریا پی جاتا ہے اس کا پیٹ تو سمندر ہے سمندر۔''_____آنگلو نے بڑے فخریہ انداز میں اپنے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''دریا پی جاتا ہے اس کا پیٹ سمندر ہے پھر تو یہ بڑی خوفناک مخلوق ہوئی۔''_____آتشی شہزادی اس بار واقعی ڈر گئی۔

''شہزادی حضور واقعی ان کے پیٹ پانی کے سمندر ہیں۔ تبھی تو انہوں نے منہ میں سے پانی کا کوڑا نکال کر مجھے مارا تھا۔''_____ایک آتشی انسان نے بڑے ادب سے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ ہم نے تمہیں کب کوڑا مارا تھا ہم نے صرف تھوک ماری تھی۔''_____آنگلو نے کہا۔

''ہاں شہزادی یہ جھوٹ ہے اور جھوٹے کی سزا موت ہے اس لئے فوراً فیصلہ کرو اور اگر تم فیصلہ نہیں کر سکتیں تو مجھے ابھی اپنا شوہر بنا لو سب فیصلے میں کرتا رہوں گا۔''_____آنگلو نے فوراً اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا۔

''آخر تم یہ شادی شادی کی رٹ کیوں لگائے ہوئے ہو۔ یہ شادی کیا بلا ہوتی ہے۔ ہمیں بتلاؤ۔'' آتشی شہزادی نے اس بار جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سنو بانگلو۔ شہزادی شادی کا مطلب نہیں سمجھتی۔ کتنی معصوم ہے۔'' ——— آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے معصوم بیوی بڑی اچھی ہوتی ہے۔ میں اسے شادی کا مطلب سمجھاتا ہوں۔'' ——— بانگلو نے اپنے بڑے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''واہ میں عقل میں تم سے زیادہ ہوں۔ میں اسے سمجھاؤں گا ہو سکتا ہے کہ تم غلط سمجھاؤ اور شہزادی غلط شادی کر لے۔'' ——— آنگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

''نہیں میں اسے سمجھاؤں گا۔'' ——— بانگلو نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں میں اسے سمجھاؤں گا۔'' ——— آنگلو بھی ضد میں آ گیا۔

''ارے تم آپس میں لڑنے لگے۔ مجھے شادی کا

مطلب سمجھاؤ تم سمجھاؤ بانگلو۔"۔۔۔۔۔۔آتشی شہزادی نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"واہ واہ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ شہزادی مجھے پسند کرتی ہے۔ سنو شہزادی شادی کا مطلب ہے شادی یعنی تمہاری اور میری شادی۔ سمجھ گئی ناں۔"۔۔۔۔۔۔بانگلو نے کہا۔

"ارے مجھے تو بالکل سمجھ نہیں آئی تم سمجھاؤ۔" اس بار شہزادی نے مسکراتے ہوئے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں شہزادی مجھ سے سمجھو۔ یہ تو پاگل ہے۔ شادی کا مطلب ہے کہ مولوی آئے گا نکاح پڑھائے گا تم نئے کپڑے پہنوگی میں سر پر سہرا باندھوں گا۔"۔۔۔۔۔۔آنگلو نے تفصیل کے ساتھ بتانا شروع کر دیا۔

"واہ تم اکیلے کیوں سہرا باندھو گے میں بھی باندھوں گا میں بغیر سہرے کے ہرگز شادی نہیں کروں گا۔" بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے ان کی کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔ ویسے بھی یہ خوفناک مخلوق ہے اسے ہماری مملکت سے باہر دھکیل

دو۔'' ____ شہزادی نے اکتائے ہوئے لہجے میں آتشی
انسانوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''ارے اور تو سنو نکاح کے بعد چھوہارے۔'' بانگلو
نے شادی کی مزید تفصیل بتلانے کی کوشش کی مگر آتشی
انسانوں نے شہزادی کا حکم ملتے ہی انہیں یوں ہاتھوں پر
اٹھا لیا جیسے دیو کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں اور پھر وہ
دونوں شہزادی کو ویسے وغیرہ کی تفصیل بتلاتے رہ گئے
اور آتشی انسانوں نے انہیں اٹھا کر آگ سے باہر چاند
شہزادی کی حدود میں پھینک دیا۔

چاند شہزادی اپنے محل میں بیٹھی سہیلیوں سے باتیں کر رہی تھی کہ ایک سپاہی بھاگتا ہوا آیا اور شہزادی کے سامنے آ کر ادب سے جھک گیا۔

''کیا بات ہے۔''۔۔۔۔۔۔شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

''شہزادی حضور وہ زمین کے آدمیوں کو جنھوں نے اپنا نام آنگلو بانگلو بتلایا تھا۔''۔۔۔۔۔۔سپاہی نے کہنا شروع کیا۔

''ہاں ہاں وہ پاگل جنہیں ہم نے کالے پہاڑ پر ڈالنے کی سزا دی تھی۔''۔۔۔۔۔۔شہزادی نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

''وہی۔ شہزادی حضور وہ واپس آ گئے ہیں۔ وہ ٹھیک

ٹھاک ہیں انہیں آگ نے کچھ نہیں کہا۔‘‘۔۔۔۔۔۔سپاہی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

’’کیا کہہ رہے ہو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کالے پہاڑ پر جا کر کوئی واپس نہیں آ سکتا۔‘‘۔۔۔۔۔۔شہزادی غصے کے مارے اٹھ کھڑی ہوئی۔

’’وہ آ گئے ہیں شہزادی حضور۔ سپاہیوں نے انہیں پکڑ لیا ہے اور اس وقت وہ محل کے باہر موجود ہیں۔‘‘سپاہی نے ادب سے کہا۔

’’کمال ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں میرے سامنے حاضر کرو میں خود ان سے بات کرتی ہوں۔‘‘ شہزادی کے لہجے سے شدید حیرت ٹپک رہی تھی۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ کوئی مخلوق کالے پہاڑ پر جا کر صحیح سلامت کیسے واپس آ سکتی ہے۔

سپاہی شہزادی کا حکم سنتے ہی ادب سے ایک بار جھکا اور پھر تیزی سے مڑ کر محل سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد آنگلو بانگلو سپاہیوں کے نرغے میں بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور شہزادی کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ شہزادی انہیں بڑی حیرت بھری

نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''تم زندہ واپس آ گئے۔ آگ نے تمہیں نہیں پگھلایا۔''_____شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بس کچھ نہ پوچھو چاند شہزادی ہم نے تو آگ شہزادی کو شادی کا مطلب سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے ہمیں باہر بھجوا دیا۔ چلو ہمارا کیا اپنا ہی نقصان کیا۔ ہمارے ساتھ شادی کر لیتی تو ساری عمر عیش کرتی۔ اس کی قسمت۔''_____آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔

''آگ شہزادی کے ساتھ شادی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تمہارے ساتھ کیسے شادی کر سکتی ہے۔''چاند شہزادی اور بھی زیادہ حیران رہ گئی۔

''کیوں نہیں کر سکتی۔ ہم سے زیادہ اچھے شوہر اسے کہاں ملیں گے۔''_____بانگلو نے کہا۔

''چلو آگ شہزادی شادی نہیں کرتی تو نہ کرے ہم چاند شہزادی سے شادی کر لیتے ہیں کیوں چاند شہزادی۔''آنگلو نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

''آخر تم شادی کی رٹ کیوں لگائے ہوئے ہو تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے۔''______شہزادی نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''واہ شہزادی شادی سے بڑا اور کون سا کام ہو سکتا ہے باقی کام یعنی بچے پالنا ان کو پڑھانا پھر ان کی شادیاں کرنا یہ سب کام تو شادی کے بعد ہی ہوتے ہیں۔''______بانگلو نے شہزادی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''مگر میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔ میں تو چاند شہزادے سے شادی کروں گی۔''______چاند شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیوں کرو گی چاند شہزادے سے شادی وہ کوئی ہم سے زیادہ عقلمند اور طاقتور ہے۔''______آنگلو نے بھی جواب میں غصہ دکھلاتے ہوئے کہا۔

''ہم نہیں کرنے دیتے تمہیں چاند شہزادے کے ساتھ شادی۔ اگر ایسی بات ہے تو بلاؤ چاند شہزادے کو ہم خود اسے روک دیتے ہیں تم دیکھنا وہ ہمیں دیکھتے ہی فوراً ہماری بات مان جائے گا۔''______بانگلو نے کہا۔

''اگر نہ مانا تو میں ٹکر مار کر اس کا پیٹ پھاڑ دوں

گا۔"____آنگلو نے کہا۔

"اور میں مکہ مار کر اس کا سر توڑ دوں گا۔" بانگلو نے ہوا میں بازو لہراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم چاند شہزادے سے مقابلہ کرو گے۔ وہ بے حد طاقتور اور عقلمند ہے پورے چاند میں کوئی اس کے مقابلے کی جرأت نہیں کر سکتا۔"____چاند شہزادی نے ان کی باتیں سن کر بڑے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

"ایسی بات ہے تو بلاؤ اپنے چاند شہزادے کو اور ابھی کرا لو مقابلہ۔"____بانگلو نے اپنے بازو کی مچھلیاں اکڑاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چاند شہزادے کو بلا لیتی ہوں وہ خود ہی تم سے نپٹ لے گا۔"____چاند شہزادی نے کہا اور پھر اس نے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ چاند شہزادے کو بلا لائے اور سپاہی اس کا حکم سنتے ہی تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا محل سے باہر نکل گیا۔

''تم زمین سے آئے ہو۔''۔۔۔۔۔۔چاند شہزادی نے پوچھا۔

''ہاں ہم زمین سے آئے ہیں ہمیں سامری جادوگر کی روح نے یہاں بھیجا تھا تاکہ ہم چاند پھول حاصل کر کے واپس جا کر جادونگری کی شہزادی سے شادی کر لیں۔''۔۔۔۔۔۔آنگلو نے جواب دیا۔

''مگر چاند پھول تو ہمارا نام ہے۔''۔۔۔۔۔۔چاند شہزادی نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے تم اپنا نام ہمیں دے دو ہم وہی لے جائیں گے۔''۔۔۔۔۔۔بانگلو نے کہا۔

''واہ میں اپنا نام تمہیں کیسے دے سکتی ہوں۔''شہزادی

نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں شہزادی تم اپنا نام اسے دے دو یہ لے جا کر جادوگر شہزادی سے شادی کر لے اور تم خود مجھ سے شادی کر لو۔اس طرح ہم دونوں شادی شدہ ہو جائیں گے۔''____آنگلو نے تجویز پیش کی۔

''واہ میں کیوں کروں جادوگر شہزادی سے شادی۔ وہ تو جادوگر ہے جب چاہے مجھے خرگوش بنا دے جب چاہے چوہا بنا دے نا بابا نا میں نہیں کرتا اس سے شادی۔ تم شہزادی کا نام لے جاؤ اور اس سے شادی کرو۔''____بانگلو اکڑ گیا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگلو یا چاند شہزادی کوئی جواب دیتی چاند شہزادہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں آ گیا۔ وہ بھی شیشے کا بنا ہوا تھا اور عام انسانوں سے زیادہ لمبا تڑنگا تھا اس نے سر پر شیشے کا ہی خوبصورت تاج پہنا ہوا تھا۔

''کیا بات ہے چاند شہزادی مجھے کیوں بلایا ہے۔'' چاند شہزادے نے بڑے مغرورانہ انداز میں شہزادی کے ساتھ تخت پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
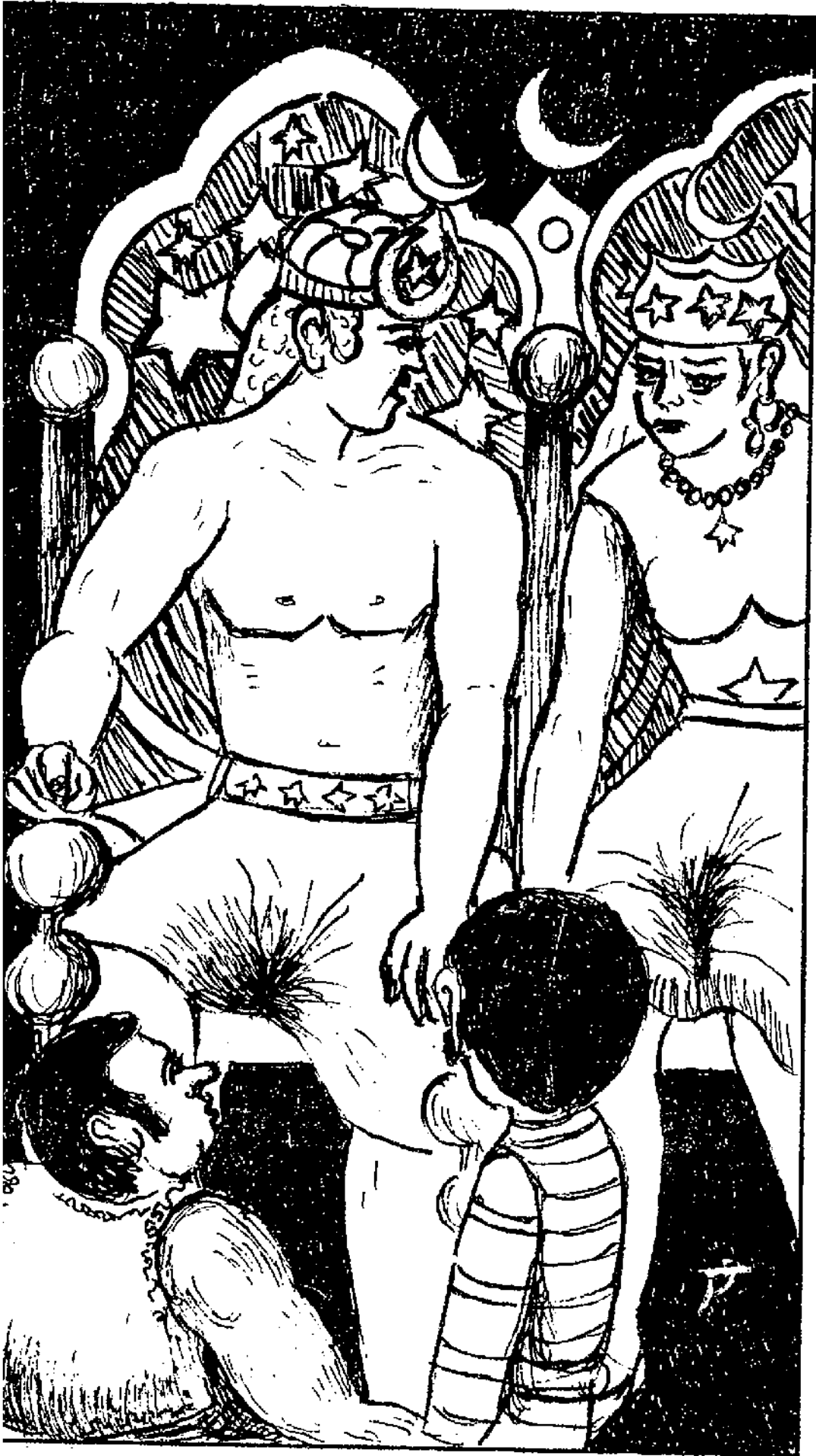
''ان کو دیکھو یہ زمین کی مخلوق ہیں۔ان کا نام آنگلو بانگلو ہے اور یہ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ چاند شہزادے سے زیادہ عقلمند اور طاقتور ہیں۔''۔۔۔۔۔چاند شہزادی نے آنگلو بانگلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور چاند شہزادہ حیرت سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

''یہ ہے تمہارا چاند شہزادہ اس کا تو شیشہ بھی میلا ہے یہ کہاں سے شہزادہ بن گیا۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''دیسی شیشے کا بنا ہوا ہوگا ولایتی شیشہ ہوتا تو اتنی جلدی میلا نہ ہوتا۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو تم دونوں بدتمیز گستاخ تم چاند شہزادے کی توہین کر رہے ہو۔ چاند شہزادی انہیں کالے پہاڑ کی سزا دو۔''۔۔۔۔۔چاند شہزادے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں انہیں پہلے ہی یہ سزا دے چکی ہوں مگر یہ وہاں سے بھی صحیح سالم واپس آ گئے ہیں۔''۔۔۔۔۔چاند

شہزادی نے کہا۔

''اچھا یہ بات ہے تو پھر میں خود انہیں سزا دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔چاند شہزادے نے کہا اور پھر اس نے اپنے قریب کھڑے سپاہی کے ہاتھ سے شیشے کا بنا ہوا نیزہ چھین لیا اس نے جیسے ہی نیزے کو جھٹکا دیا نیزے کے سرے پر آگ کا شعلہ نکلنے لگا۔

''ارے یہ شہزادہ ہے بزدل کہیں کا ہمارے پاس نیزہ نہیں ہے اس کے پاس نیزہ ہے بھلا کوئی بہادر خالی ہاتھ والوں سے بھی لڑتا ہے۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں شہزادے یہ بات بہادری کے خلاف ہے تم اگر ان کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو انہیں بھی نیزے دو۔'' چاند شہزادی نے کہا۔

''تم بھی ان کی حمایت کر رہی ہو۔''۔۔۔۔۔چاند شہزادے نے غصیلے لہجے میں شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں نہ کرے حمایت۔ آخر ہماری ہونے والی بیوی ہے۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے اکڑتے ہوئے کہا۔

''سنو شہزادے۔ یہ میرا فیصلہ ہے کہ میں اس سے شادی کروں گی جو چاند پر موجود تمام مخلوق میں سب سے زیادہ طاقتور اور عقلمند ہوگا۔''ــــــ چاند شہزادی کو بھی شہزادے کے جواب پر غصہ آ گیا۔

''مگر یہ تو چاند کی مخلوق نہیں ہیں۔''ــــــ شہزادے نے کہا۔

''تو کیا ہوا اس وقت تو چاند پر موجود ہیں۔'' چاند شہزادی بھی شاید ضد میں آ گئی تھی۔

''اگر ہم چاند شہزادے سے مقابلہ جیت گئے تو پھر تو تم ہم سے شادی کر لو گی۔''ــــــ آنگلو بانگلو نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''اس کا فیصلہ بعد میں ہوگا اول تو مجھے یقین ہے کہ تم چاند شہزادے سے مقابلہ نہیں جیت سکتے۔ اگر تم جیت بھی جاؤ تب پھر میں چاند بابا سے پوچھوں گی کہ میں کن شرائط پر تم سے شادی کروں کیونکہ تم زمین کی مخلوق ہو اور میں چاند کی۔''ــــــ چاند شہزادی نے جواب دیا۔

''بے شک پوچھ لینا چاند بابا سے بلکہ اسے ابھی بلا

لو تاکہ وہی ہمارا نکاح بھی پڑھا دے۔"_____ آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم چاند شہزادے سے مقابلہ تو جیتو۔" چاند شہزادی نے ان کی جلد بازی پر مسکرا کر کہا۔

"وہ تو سمجھو ہم نے جیت لیا۔ ہم نے ہمیشہ مقابلے جیتے ہیں ہم نے ملک سام کے پہاڑوں میں موجود سانپوں کے دادا جی کو ہلاک کیا اور سورج موتی حاصل کر لیا پھر ہم نے سمندر میں شہزادی کے ماموں زاد بھائی سفید سانپ کو بھی ہلاک کیا۔ ہم نے ٹڈے بادشاہ اور اس کی فوج کو ہلاک کر دیا۔ ہم نے انسانی پنجر کو ختم کر دیا۔ ہم نے سرخ قلعے میں بوکارو کو ہلاک کر دیا۔ ہم نے شہزادی کے سابقہ شوہر کی روح کو بے بس کر دیا۔ ہم نے ناگ دیوتا کو نیولا بن کر خاتمہ کر دیا۔ یہ بیچارہ چاند شہزادہ بھلا ہمارا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے۔" بانگلو نے اپنے کارنامے گنواتے ہوئے کہا۔

"اس لئے شہزادی بس سمجھو ہم نے مقابلہ جیت لیا تم جا کر چاند بابا کو بلا لاؤ تاکہ وہ ہمارا تمہارے ساتھ نکاح پڑھا دے اور بینڈ والوں کو بھی بلالو۔"_____ آنگلو

نے اکڑتے ہوئے کہا۔

''مگر بینڈ والوں کو کہہ دینا کہ وہ کوئی اچھی سی دھن بجائیں۔''______بانگلو نے کہا۔

''ہاں وہ دھن ٹھیک رہے گی۔ وی ر میرا گھوڑی چڑھیا۔''______آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''مگر یہاں گھوڑی کہاں سے آئے گی تم بھی پاگل ہو۔ شہزادی کوئی اور دھن بجوانا۔''______بانگلو نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پہلے تم چاند شہزادے سے مقابلہ تو کرو۔''چاند شہزادی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید ان کی بکواس سے تنگ آ گئی تھی۔

''چلو یہ بھی ٹھیک ہے آؤ چاند شہزادے پہلے تمہیں ٹھکانے لگا دیں۔''______آنگلو نے کہا۔

''مگر یہ مقابلہ کیسے ہو گا کچھ مجھے بھی تو بتلاؤ۔'' بانگلو نے پوچھا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے مقابلے کی شرائط طے ہونی چاہئیں۔''______شہزادی نے کہا وہ اب پوری طرح اس کام میں دلچسپی لے رہی تھی جبکہ چاند شہزادے کے

چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے مگر وہ مجبور تھا کیونکہ چاند شہزادی ہی حقیقت میں چاند کی ملکہ تھی۔ وہاں حکومت عورتوں کی ہی ہوتی تھی۔

''ہاں شرائط بتلاؤ۔''_____ آنگلو نے کہا۔

''ارے شرائط کیا۔ پہلے میں چاند شہزادے کو اٹھا کر پھینک دیتا ہوں۔ پھر چاند شہزادہ مجھے اٹھا کر پھینک دے۔ اگر چاند شہزادہ مجھے نہ اٹھا سکا تو سمجھو ہار گیا۔'' بانگلو نے شرائط بتلاتے ہوئے کہا۔

''واہ یہ کیا بات ہوئی۔ چاند شہزادہ تمہیں تو نہیں اٹھا سکے گا مجھے اٹھا لے گا پھر میں شہزادی سے شادی کیسے کروں گا۔ چاند شہزادہ مجھ سے دوڑ لگا لے۔ اگر میں دوڑ جیت گیا تو شہزادی مجھ سے شادی کرے۔'' آنگلو نے فوراً ہی بانگلو کی تجویز رد کرتے ہوئے کہا۔

''واہ تم تو دوڑ لوگے مگر میں کیسے دوڑوں گا۔ نہیں یہ شرط غلط ہے۔''_____ بانگلو کو اپنی فکر پڑ گئی۔

''ٹھہرو شرائط ہم بتلائیں گے۔''_____ شہزادی نے کہا۔

''اچھا چلو تم بتلاؤ۔''_____ آنگلو بانگلو فوراً ہی راضی

ہو گئے۔

''چاند شہزادہ اور تم دونوں نیزوں سے لڑو جو دوسرے کا نیزہ توڑ دے۔ وہ جیت جائے گا۔'' چاند شہزادی نے کہا۔

''ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے۔''۔۔۔۔۔وہ دونوں راضی ہو گئے اور چاند شہزادے کے چہرے پر بھی اطمینان کے آثار ابھر آئے کیونکہ وہ نیزہ مارنے کے فن میں اپنے آپ کو ماہر سمجھتا تھا جبکہ اس کا خیال تھا کہ اس مخلوق کو بھلا نیزہ چلانا کہاں آتا ہوگا۔

ادھر آنگلو بانگلو سوچ رہے تھے کہ نیزہ توڑنا کون سی بات ہے معمولی بات ہے۔

چنانچہ ان دونوں کے راضی ہوتے ہی شہزادی کے حکم پر دو سپاہیوں نے اپنے نیزے آنگلو بانگلو کے حوالے کر دیئے۔ ادھر چاند شہزادہ بھی نیزہ لے کر ان کے سامنے آ گیا۔

''**اپنا** نیزہ دو میں ابھی توڑ دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے شہزادے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں تمہیں اپنا نیزہ کیوں دوں لڑ کر میرا نیزہ توڑو۔''۔۔۔۔۔چاند شہزادے نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

''واہ شہزادی کی شرط یہی ہے کہ ایک دوسرے کا نیزہ توڑنا ہے تم نیزہ دکھاؤ میں نیزہ توڑ دیتا ہوں۔'' بانگلو نے کہا۔

''نہیں نیزہ لڑ کر توڑنا ہے۔''۔۔۔۔۔شہزادی نے کہا۔

''لڑ کر توڑنا کیا ہوتا ہے۔ بس توڑنا ہے یہ نیزہ مجھے دے۔ میں ابھی توڑ دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے

ضد کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں بانگلو اس طرح نہیں تم تو نیزہ توڑ لو گے میں کس طرح توڑوں گا۔''____آنگلو نے کہا۔

''تم نہ توڑنا میں تو توڑ لوں گا اور میں چاند شہزادی سے شادی کر لوں گا۔''____بانگلو نے کہا۔

''واہ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔''____آنگلو نے غصے سے کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ دونوں آپس میں کوئی بات طے کرتے چاند شہزادے نے نیزے کو زور سے جھٹکا دیا اور اس کے سرے سے آگ کا شعلہ بلند ہوا شعلہ نکلتے ہی چاند شہزادے نے پوری قوت سے نیزہ بانگلو کے موٹے پیٹ میں مار دیا۔

''ارے ارے۔''____بانگلو نے اسے روکنا چاہا مگر چاند شہزادے کا نیزہ اس کے پیٹ تک پہنچ گیا مگر شکر یہ ہوا کہ ان کے ہاں نیزہ مارنے کا رواج یہ تھا کہ وہ آگ کا شعلہ دوسرے کے جسم سے لگا دیتے تھے اسے جسم کے اندر نہیں گھونپتے تھے

چنانچہ چاند شہزادے نے بھی یہی کیا کہ نیزہ کے

سرے پر موجود آگ کے شعلے کو بانگلو کے پیٹ سے لگا دیا۔

بانگلو یہ سمجھا تھا کہ وہ نیزہ مارنے لگا ہے اس لئے وہ بھڑک کر پیچھے ہٹا۔ مگر چاند شہزادے نے شعلہ اس کے پیٹ سے لگا ہی دیا مگر یہ آگ بھی کالے پہاڑ کی آگ کی طرح ٹھنڈی تھی اس لئے بانگلو کو کچھ بھی نہ ہوا۔

ادھر آنگلو نے جب یہ دیکھا کہ چاند شہزادے نے بانگلو کو نیزہ مارا ہے تو اس نے غصے میں نیزہ پوری قوت سے چاند شہزادے کے پیٹ پر مارا۔

مگر چونکہ اس نے جھٹکا دے کر شعلہ پیدا نہیں کیا تھا اس لئے خالی نیزہ جیسے ہی اس نے چاند شہزادے کو مارا نیزہ اس کے سینے سے ٹکرایا تو ضرور مگر اس کے جسم میں نہ گھسا۔

نیزہ مارنے سے یوں آواز پیدا ہوئی جیسے لوہا لوہے سے ٹکراتا ہے چاند شہزادہ آنگلو کے وار سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو سنبھالنے میں لگ گیا۔

ادھر بانگلو کو جو غصہ آیا تو اس نے اپنا نیزہ ایک

طرف پھینکا اور جھپٹ کر چاند شہزادے کو یوں سر سے اوپر اٹھا لیا جیسے وہ کوئی کھلونا ہو۔

بانگلو نے اسے سر پر سے اٹھا کر دور پھینک دیا اس طرح اچانک پھینکنے سے چاند شہزادے کے ہاتھ سے اس کا نیزہ گر گیا۔

اور آنگلو نے جھپٹ کر وہ نیزہ اٹھا لیا اور اسے زور لگا کر درمیان میں سے توڑنے کی کوشش کی مگر نیزہ اس سے نہیں ٹوٹا۔

''میرا نیزہ مجھے دو میرا نیزہ مجھے دو۔''_____چاند شہزادے نے نیچے گرتے ہی بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا اور آنگلو سے نیزہ لینے کے لئے دوڑ پڑا۔ آنگلو نے جب اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے نیزہ ایک طرف پھینکا اور لڑاکے مینڈھے کی طرح اس نے دوڑ کر زور سے اپنے تربوز نما سر کی ٹکر چاند شہزادے کے سینے پر ماری ٹکر اتنی زور۔ دار تھی کہ چاند شہزادہ اچھل کر دس بارہ فٹ دور جاگرا۔ ادھر آنگلو کے سر پر بھی شدید چوٹ آئی اور وہ بے اختیار اپنا سر پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا۔

آنگلو نے جب نیزہ پھینکا تو بانگلو نے بھاگ کر نیزہ اٹھایا اور پھر اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر زور سے اپنے گھٹنے پر مارا۔ ایک زوردار کڑاکے کی آواز سے نیزہ درمیان میں سے ٹوٹ گیا اور اس کے دونوں سروں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔

''آہا۔ میں نے مقابلہ جیت لیا میں نے نیزہ توڑ دیا۔''_____بانگلو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے چاند شہزادے کو ٹکر مار کر گرایا ہے تب ہی تم نے نیزہ توڑا ہے۔''_____آنگلو نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا۔

''دوسری طرف چاند شہزادہ غصے کے مارے بل کھا رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو آگ میں جلا دے ۔ مگر وہ یہ بھی دیکھ چکا تھا کہ آگ ان پر کوئی اثر نہیں کرتی اس لئے خاموش کھڑا رہا۔

''ٹھیک ہے تم دونوں مقابلہ جیت گئے ہو۔''شہزادی نے چند لمحے شش و پنج میں رہنے کے بعد آخرکار فیصلہ سنا دیا۔

"آہا آہا اب ہم چاند شہزادی سے شادی کریں گے۔"۔۔۔۔وہ دونوں فیصلہ سنتے ہی خوشی سے ناچنے لگے۔

''**رکو** پہلے میں چاند بابا کو بلا کر اس سے بات کر لوں۔''______چاند شہزادی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''بلاؤ چاند بابا کو اور جلدی بلاؤ تاکہ وہ ہماری شادی کر دے۔ بڑا عرصہ ہوا ہمیں شادی کا انتظار کرتے ہوئے۔''______دونوں نے خوشی کے مارے باچھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں محل میں آرام کرو۔ میں چاند بابا کو بلا کر اس سے مشورہ کرتی ہوں پھر تم سے بات کروں گی۔''______شہزادی نے کہا۔

''ہاں ہاں کر لو۔ بلکہ شادی کی مکمل تیاری کر کے ہی ہمیں بلوانا۔ بینڈ شاندار ہو۔ ہمارے لباس کمخواب

کے ہوں۔ سہرہ دس تاروں کا ہو اور پورے قد جتنا ہو ایک ایک ہیرے کی انگوٹھی بھی منگوا لینا اور ہاں سیج بڑی خوبصورت ہونی چاہیے۔'' ـــــ آنگلو بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں تم جاؤ۔'' ـــــ شہزادی نے انہیں ٹالتے ہوئے کہا۔

اور پھر شہزادی کے اشارے پر سپاہی انہیں لے کر محل کے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ چاند شہزادہ ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔

''آؤ شہزادے یہاں میرے قریب بیٹھ جاؤ۔ میں شادی تم سے ہی کروں گی۔ میں بھلا اس عجیب و غریب مخلوق سے شادی کیسے کر سکتی ہوں۔'' ـــــ چاند شہزادی نے ان کے جانے کے بعد چاند شہزادے کو اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا۔

اور اس کی بات سن کر چاند شہزادے کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آیا اور آ کر تخت پر شہزادی کے قریب بیٹھ گیا۔

''پھر تم نے مقابلے کا چکر کیوں چلایا تھا۔'' شہزادے

نے کہا۔

''اس لئے کہ میں نے سوچا تھا کہ تم ان کا نیزہ توڑ دو گے یا انہیں جلا دو گے اس طرح میری ان سے جان چھوٹ جائے گی۔''_____شہزادی نے کہا۔

''مگر اب کیا کروگی۔''_____شہزادے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ میں چاند بابا کو بلاتی ہوں وہ ہمارے چاند پر سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ وہ کوئی ایسی ترکیب ضرور بتلائے گا جس سے یہ یہاں سے دفع ہو جائیں گے۔''_____شہزادی نے کہا۔

اور پھر اس نے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ وہ چاند بابا کو یہاں بلا لائے۔ سپاہی حکم ملتے ہی تیزی سے مڑ کر محل سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا سا آتشی انسان محل میں داخل ہوا۔ وہ بوڑھا اس طرح لگ رہا تھا کہ اس کے جسم کا شیشہ انتہائی میلا اور گندا ہو چکا تھا۔

''آؤ چاند بابا یہاں بیٹھ جاؤ۔''_____چاند شہزادی نے قریب پڑے ہوئے تخت کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا اور چاند بابا قریب موجود تخت پر بیٹھ گیا۔

''مجھے کیسے یاد کیا چاند شہزادی۔''______چاند بابا نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

اور پھر چاند شہزادی نے آنگلو بانگلو کے متعلق تمام تفصیل بتلائی۔

''ہاں یہ بڑی خطرناک مخلوق ہے۔ ایک بار میں اپنے علم کے زور سے زمین پر گیا تھا تو وہاں میں نے دیکھا تھا یہ واقعی بڑی خطرناک مخلوق ہے اسے فوراً یہاں سے واپس بھیجنا چاہیے۔''______چاند بابا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مگر چاند بابا تم جس طرح کہہ رہے ہو یہ خطرناک مخلوق ہے اور اگر ہم نے انہیں زمین پر زبردستی بھیجنے کی کوشش کی تو ہو سکتا ہے یہ ہمیں نقصان پہنچا دیں۔ میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم کوئی ایسی ترکب بتلاؤ جس سے ہماری جان چھوٹ جائے اور یہ بھی یہاں سے چلے جائیں۔''______چاند شہزادی نے کہا۔

''ہاں چاند بابا جلد از جلد کوئی ترکیب بتلاؤ۔ میں اب ایک لمحے کے لئے بھی ان کا وجود یہاں برداشت

نہیں کر سکتا۔‘‘ ــــــ چاند شہزادے نے کہا۔ دراصل وہ دل ہی دل میں خوفزدہ تھا کہ کہیں ان کے یہاں ہوتے ہوئے شہزادی کا ارادہ نہ بدل جائے اور وہ ان سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لے۔

’’ٹھہرو مجھے سوچنے دو۔‘‘ ــــــ چاند بابا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد اس نے چاند شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’چاند شہزادی ایسا کرو ان کے ساتھ اپنی شادی کے لئے چند شرطیں پیش کردو۔ ایسی شرطیں جو یہ پوری نہ کرسکیں اور اس طرح خود بخود یہاں سے چلے جائیں گے۔‘‘ ــــــ چاند بابا نے کہا۔

’’تمہاری بات تو ٹھیک ہے چاند بابا مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ شرطیں پوری نہ کر سکنے کے باوجود یہاں سے نہ جائیں پھر ہم کیا کریں گے ہم تو انہیں مارنے اور ختم کرنے کا بھی طریقہ نہیں جانتے۔ میں نے انہیں کالے پہاڑ کی سزا دی۔ وہاں موجود آگ میں یہاں کا آدمی تو جاتے ہی پگھل جاتا ہے اور مر جاتا ہے مگر یہ

وہاں سے بھی صحیح سلامت واپس آگئے ہیں۔‘‘ چاند شہزادی نے کہا۔

’’تو پھر ایسی ترکیب کیوں نہ کی جائے کہ یہ کوئی شرط پوری کرنے کے لئے واپس زمین پر جائیں اس طرح یہ دوبارہ یہاں نہیں آسکیں گے اور ہمیشہ کے لئے ان سے جان چھوٹ جائے گی۔‘‘ ـــــــ چاند بابا نے کہا۔

’’مگر چاند بابا یہ جس طرح پہلے آگئے ہیں اس طرح دوبارہ بھی آسکتے ہیں۔‘‘ ـــــــ چاند شہزادے نے کہا۔

’’نہیں جو کہانی تم نے سنائی ہے اس کے مطابق سامری جادوگر نہ ہو تو پھر یہ دوبارہ نہیں آسکیں گے۔‘‘ چاند بابا نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

’’مگر چاند بابا ایسی جگہ تو تم جانتے ہوگے۔ تمہارا علم کیا بتاتا ہے ایسی کون سی جگہ ہوگی۔‘‘ ـــــــ چاند شہزادی نے پوچھا۔

’’ٹھہرو مجھے اپنے علم کے ذریعے ایسی جگہ دیکھنے دو۔‘‘ ـــــــ چاند بابا نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر پہلے تو

سیدھا کھڑا رہا۔ پھر رکوع کے بل نیچے جھکتا چلا گیا۔ پھر اس نے دونوں ٹانگوں کے درمیان سے ہاتھ نکال کر اپنے کان پکڑ لئے اور مرغا بن گیا۔

کافی دیر تک اس طرح مرغا بنا رہنے کے بعد وہ سیدھا ہوا اور پھر بیٹھ گیا۔

''ہاں چاند بابا تمہارا علم کیا کہتا ہے۔''——چاند شہزادی نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں نے اپنے علم کو آواز دی ہے اس نے مجھے بتلایا ہے کہ انہیں فوراً زمین پر واپس بھیج دیا جائے۔ زمین پر ایک علاقہ ہے جسے افریقہ کہتے ہیں۔وہ علاقہ بھی بے حد خطرناک ہے اگر شہزادی انہیں کہہ دے کہ یہ افریقہ کا سرخ مینڈک پکڑ کر لے آئیں تب میں شادی کروں گی تو یہ سرخ مینڈک لینے وہاں جائیں گے پھر یہ واپس نہیں آسکیں گے۔''——چاند بابا نے کہا۔

''مگر چاند بابا یہ افریقہ کیسے پہنچیں گے ہو سکتا ہے یہ کہیں اور چلے جائیں اور پھر وہاں سے واپس آجائیں۔''——چاند شہزادے نے اعتراض کرتے ہوئے

کہا۔ اسے ان کی واپسی کا شدید خطرہ تھا۔

''دیکھو چاند شہزادے ہم ان کو چاند کے اس کونے پر پہنچا دیں گے جہاں سے گرنے کے بعد یہ زمین پر جائیں گے تو افریقہ میں ہی جا اتریں گے۔''۔۔۔۔چاند بابا نے کہا۔

''پھر ٹھیک ہے۔''۔۔۔۔چاند شہزادے نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

''پھر میں بلاؤں ان کو تاکہ یہ شرط پیش کی جا سکے۔''۔۔۔۔چاند شہزادی نے پوچھا۔

''ہاں بلاؤ۔''۔۔۔۔چاند بابا نے کہا۔

اور چاند شہزادی نے سپاہی کو حکم دیا کہ وہ آنگلو بانگلو کو لے آئیں۔

تھوڑی دیر بعد آنگلو بانگلو وہاں پہنچ گئے۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

''کیا ہوا شہزادی۔ تم نے شادی کی تیاری ہی نہیں کی۔''۔۔۔۔آنگلو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اور نہ ہی محل کو سجایا ہے نہ بینڈ باجا نظر آرہا ہے۔''۔۔۔۔بانگلو نے بھی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہ سیج تیار ہوئی ہے نہ سہرے موجود ہیں آخر یہ کیا مذاق ہے۔''_____ آنگلو کا غصہ لحہ بہ لحہ تیز ہوتا جا رہا تھا۔

''سنو آنگلو بانگلو میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ شادی اس وقت ہو گی جب میں چاند بابا سے مشورہ کر کے تمہیں شرط بتاؤں گی۔ وہ شرط پوری ہونے کے بعد شادی ہوگی۔''_____ چاند شہزادی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ابھی کوئی شرط رہتی ہے۔''_____ آنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ شرطیں ہمارے پیچھے پڑ گئی ہیں جہاں ہماری شادی کی بات ہوتی ہے وہیں کوئی نہ کوئی شرط ٹپک پڑتی ہے۔''_____ بانگلو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بانگلو کیوں نہ ہم شرط شہزادی سے شادی کرلیں وہ تو شرط نہیں بتلائے گی۔''_____ آنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''واہ میں کیوں کروں شرط شہزادی سے شادی۔ میں

تو چاند شہزادی سے شادی کروں گا۔"_____ بانگلو نے سمجھا کہ شاید آنگلو اسے کسی بہانے ٹالنا چاہتا ہے۔

"چلو نہیں کرتے شرط شہزادی سے شادی۔ آخر تم میرے بھائی ہو۔ تمہاری بات تو ماننی پڑتی ہے۔ چاند شہزادی سے ہی کر لیتے ہیں۔"_____ آنگلو بھلا کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ بانگلو چاند شہزادی سے شادی کر لے۔

"تم دونوں میری بات سنو۔ میں تمہیں ایک شرط بتلاتی ہوں اگر تم وہ پوری کر لو تو میں تمہارے ساتھ شادی کر لوں گی۔"_____ چاند شہزادی نے انہیں ٹوکتے ہوئے کہا۔

"سمجھو ہو گئی پوری شرط۔ اب کرو شادی۔"_____ بانگلو نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسے نہیں۔ پہلے شرط سن لو پھر اسے پورا کرو۔"_____ چاند بابا نے کہا۔

"اچھا اچھا۔ بتلاؤ شرط۔ مگر کوئی آسان سی شرط بتلانا۔"_____ آنگلو نے کہا۔

"میری شرط یہ ہے کہ اگر تم افریقی سرخ مینڈک مجھے لا دو تو میں تم سے شادی کر لوں گی۔"_____ چاند

شہزادی نے کہا۔

''افریقی سرخ مینڈک۔ یہ کیا بلا ہوتی ہے۔''ان دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

''تمہاری زمین پر ایک علاقہ ہے جس کا نام افریقہ ہے وہاں یہ مینڈک ہوتا ہے۔ وہاں سے لاؤ۔''___چاند بابا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''مگر ہم تو چاند پر ہیں زمین پر کیسے جائیں۔''آنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''میں بتاتا ہوں۔ ہم ایک بڑی سی سیڑھی لے لیں اسے چاند سے لٹکا دیں اور اس سیڑھی کے ذریعے زمین پر اتر جائیں۔ وہاں سے مینڈک پکڑ کر واپس اوپر چڑھ آئیں کیوں شہزادی کتنی آسان ترکیب ہے۔''___بانگلو نے کہا۔

''اگر تم سیڑھی پر چڑھے تو وہ ٹوٹ جائے گی اس لئے میں اکیلا جا کر مینڈک لے آؤں گا اور شہزادی سے شادی کروں گا۔''___آنگلو نے کہا۔

''واہ تم اکیلے کیوں کرو شادی سیڑھی ٹوٹتی ہے تو ٹوٹتی رہے۔''___بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ اس بات کی فکر نہ کرو میں اپنے علم کے ذریعے تمہیں زمین پر افریقہ کے علاقے میں پہنچا دوں گا وہاں سے مینڈک پکڑ کر لے آنا تمہارا کام ہے۔" چاند بابا نے کہا۔

"تمہارا علم مضبوط ہے نا۔"_____آنگلو نے پوچھا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔"_____چاند بابا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ بانگلو کا بوجھ اٹھا لے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم زمین پر گر کر اپنی ہڈیاں تڑوا بیٹھیں۔" آنگلو نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی فکر نہ کرو میرا علم مضبوط ہے۔" چاند بابا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو نکالو اپنا علم ہم جائیں اور مینڈک پکڑ کر لائیں۔"_____بانگلو نے کہا۔

"پہلے تم چاند کے کنارے پر چلو اور وہاں سے چھلانگ لگاؤ پھر میرا علم تمہیں پہنچا دے گا۔"_____چاند بابا نے کہا۔

"ہاں ہاں چلو ہم جلد از جلد مینڈک پکڑ کر لے آنا

چاہتے ہیں۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر چاند بابا چاند شہزادہ اور چاند شہزادی انہیں اپنے ہمراہ لے کر چل پڑے۔ کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

''ان سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر چلو۔''۔۔۔۔۔چاند بابا نے کہا۔

''ارے کہیں تم بے وقوف تو نہیں ہو ہم نے تو نیچے زمین پر جانا ہے تم ہمیں اوپر چڑھا رہے ہو۔''آنگلو نے کہا۔

''اوپر جا کر ہی چاند کے کونے پر پہنچیں گے۔'' چاند بابا نے کہا۔

''اچھا چلو۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے کہا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ آنگلو تو آسانی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا مگر بانگلو بیچارے کی کم بختی آ گئی۔ چند سیڑھیاں چڑھنے سے ہی اس کا سانس پھول گیا اور وہ ہانپنے لگا۔

''چاند بابا تمہارا علم مجھے بغیر سیڑھیاں چڑھے اوپر نہیں پہنچا سکتا۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''نہیں سیڑھیاں تو تمہیں خود ہی چڑھنی پڑیں گی۔''
چاند بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
''اچھا۔''_____بانگلو نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔
خدا خدا کر کے سیڑھیاں ختم ہوئیں اور وہ اوپر ایک میدان میں پہنچ گئے۔
''اب کہاں جانا ہے۔''_____آنگلو نے کہا۔
''بس چلتے رہو۔ جلد ہی ہم کنارے پر پہنچ جائیں گے۔''_____چاند بابا نے کہا۔
کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جو بالکل ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے پہلی رات کا چاند ہو۔ وہ اس وقت اس کے کنارے پر کھڑے تھے۔
''بس یہ کنارہ ہے یہاں سے نیچے چھلانگ لگا دو۔''
چاند بابا نے کہا۔
''ارے یہاں نیچے تو بالکل اندھیرا ہے۔''_____آنگلو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔
''کوئی بات نہیں جب تم چھلانگ لگاؤ گے تو روشنی ہو جائے گی۔''_____چاند شہزادے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پکڑو مجھے پکڑو۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے بے اختیار چیخ کر کہا اور پھر آنگلو نے تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور بانگلو کی ٹانگ اس کے ہاتھ میں آ گئی۔

''اچھا۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے ڈرتے ڈرتے کہا اور جھک کر غور سے نیچے دیکھنے لگا۔ اسی وقت اس کا پیر پھسل گیا اور وہ ایک جھٹکے سے نیچے گرنے لگا۔

اب صورت حال یہ تھی کہ بانگلو نیچے لٹکا ہوا تھا جبکہ آنگلو نے اس کی ٹانگ پکڑی ہوئی تھی مگر کنارہ پتلا ہونے کی وجہ سے وہ خود بھی لڑکھڑا رہا تھا۔ پھر بانگلو کا وزن اللہ پناہ دے۔

''مجھے اوپر کھینچ لو۔ ہم نہیں لگاتے چھلانگ۔'' آنگلو نے چیخ کر کہا۔

''چاند شہزادی سے شادی نہیں کرو گے۔''۔۔۔۔۔چاند بابا نے کہا۔

''شادی۔ ہاں شادی کروں گا مگر۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے اوپر اٹھنے کے لئے زور لگاتے ہوئے کہا مگر جھٹکا لگنے سے آنگلو لڑکھڑایا۔ اس کے حلق سے بھی چیخ نکل گئی۔

''بچاؤ بچاؤ۔''۔۔۔۔۔آنگلو نے اپنے آپ کو گرنے

سے بچانے کے لئے کہا۔

''شادی نہیں کرو گے شہزادی سے۔''۔۔۔۔۔اس بار چاند شہزادے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ارے چھوڑو آنگلو ہم کسی اور شہزادی سے شادی کر لیں گے مجھے سب شہزادیاں نظر آ رہی ہیں۔ بڑی خوبصورت ہیں۔''۔۔۔۔۔بانگلو نے کہا۔

''نہیں نہیں۔ میں تو چاند شہزادی سے ہی شادی کروں گا تم ان سے کر لو۔ جو تمہیں نظر آ رہی ہیں۔''
آنگلو جو اب **بانگلو کا بوجھ اٹھائے تھک گیا تھا** کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی **ٹانگ بھی** چھوڑ دی مگر اچانک وزن ہلکا ہونے سے اسے بھی ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کے بھی پیر اکھڑ گئے اور وہ دونوں سر کے بل نیچے اندھیرے میں گرتے چلے گئے۔ ان کے حلق سے نکلنے والی چیخیں کافی دیر تک فضا میں گونجتی رہیں۔ پھر خاموشی چھا گئی۔

''جان چھوٹی۔''۔۔۔۔۔چاند شہزادے نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے کہا۔

ادھر جیسے ہی وہ دونوں نیچے گرے چاند بابا تیزی

سے مرغا بن گیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھایا اور چاند شہزادی سے کہنے لگا۔

''مبارک ہو چاند شہزادی میں نے اپنے علم کے زور سے انہیں افریقہ پہنچا دیا ہے۔ وہ ایسا خطرناک علاقہ ہے جہاں سے وہ واپس نہیں سکتے۔ اس طرح اس خطرناک مخلوق سے ہمیشہ کے لئے ہماری جان چھوٹ گئی۔''

''شکریہ ۔ چاند بابا شکریہ۔''——چاند شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چاند شہزادے کا ہاتھ پکڑ کر واپس مڑ گئی۔

ختم شد

پراسرار طاقتوں کے مالک

چھن چھنگلو کا ایک اور حیرت انگیز کارنامہ

چھن چھنگلو اور شیطان بوڑھا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شیطان بوڑھا جس نے اپنی شیطانی حرکتوں سے اودھم برپا کر رکھا تھا۔

چھن چھنگلو جس نے شیطان بوڑھے سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیا۔

- چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتیں شیطان بوڑھے کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں کیوں ——؟
- جاگونہ جن سے زیادہ خوفناک شیطان بوڑھے نے بالآخر چھن چھنگلو کو شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا۔

کیا واقعی چھن چھنگلو نے شکست تسلیم کر لی ——؟

انتہائی دلچسپ اور خوبصورت ترین ناول

.... شائع ہو گیا ہے ....

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اسٹاکسٹ

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ

غزنی سٹریٹ - اردو بازار

لاہور

آنگلو بانگلو

اور

آدم خور شہزادی

آنگلو بانگلو کا نیا دلچسپ کارنامہ

آنگلو بانگلو
اور
آدم خور شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob:0300-9401919

ہوئے۔ ادھر چاند پر چاند بابا[۱] مرغا بنا ہوا اپنے علم کے زور سے انہیں سنبھالے ہوئے تھا اس لئے جیسے ہی ان کے جسم زمین کی حدود میں داخل ہوئے، چاند بابا نے ان کا رُخ افریقہ کے خوفناک جنگل کی طرف موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ افریقہ کے سب سے گھنے اور خطرناک جنگل کے اوپر پہنچ گئے۔ یہاں درخت ایک دوسرے سے اس طرح ملے ہوئے تھے کہ سُورج کی روشنی بھی ان کے درمیان سے نہ گزر سکتی تھی۔ البتہ چاند بابا کے علم نے انہیں درختوں پر گرنے سے بچالیا۔

اور پھر جیسے ہی وہ درختوں کے قریب پہنچے وہ ہوا میں کسی غبارے کی طرح معلق ہوگئے۔ چاند بابا کے زبردست علم نے انہیں فضا میں ہی معلق کردیا تھا۔ پھر ان کا رُخ مڑا اور ان کے جسم آہستہ آہستہ فضا میں تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے تھوڑی دُور جنگل میں ایک ایسی جگہ تھی

۱۔ اس کیلئے انتہائی دلچسپ کہانی "آنگو باٹنگو چاند پر" پڑھیئے۔

جہاں درخت قدرے چھدرے تھے اور ان کے
درمیان تھوڑی سی جگہ موجود تھی ، ان کے
جسم جیسے ہی اس جگہ پر پہنچے وہ ایک
بار پھر نیچے گرنے لگے اور پھر درختوں کے
درمیان خالی جگہ سے گزر کر وہ زمین پر
پھیلی ہوئی جھاڑیوں پر آہستہ سے گر گئے۔
وہ دونوں ساتھ ساتھ ہی گرے تھے
اور چاند بابا کے علم نے انہیں بہت آہستہ
سے گرا دیا تھا۔ اگر چاند بابا اپنے علم کے
زور سے انہیں نہ سنبھالتا تو یقیناً چاند
سے گرنے کے بعد ان کی ہڈیوں تک کا
سُرمہ بن جاتا۔
چونکہ وہ کافی بلندی سے نیچے گرے تھے
اس لئے تقریباً تین چار گھنٹوں تک وہ
جھاڑیوں پر بیہوشی کے عالم میں پڑے رہے۔
افریقہ کے اس گھنے جنگل میں خوفناک
اور وحشی درندوں کی کثرت کے ساتھ ساتھ زہریلے
اور خوفناک اژدہے بھی کثیر تعداد میں تھے
جنگل کے اس حصے میں ایک وحشی اور

آدمخور قبیلہ باچانگا بھی رہتا تھا۔ یہ قبیلہ انتہائی طاقتور اور لڑاکا تھا۔ اس کے تمام افراد حد سے زیادہ وحشی اور اجڈ تھے یہ قبیلہ آدمخور تھا اور جب کبھی کسی دوسرے قبیلے کا کوئی انسان غلطی سے اس جنگل میں آنکلتا تو یہ آدمخور قبیلہ اُسے پکڑ کر کھا جاتا۔

اس قبیلے پر ایک وحشی عورت کی حکمرانی تھی۔ جسے شہزادی باچانگا کہتے تھے۔ یہ شہزادی چھوٹے قد کی اور کافی موٹی تھی مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ سب سے زیادہ وحشی اور ظالم تھی۔ انسانوں کو تڑپا تڑپا کر مارنا اس کے لئے بہترین کھیل تھا۔ یہ اتنی بہادر اور ظالم تھی کہ اس کے قبیلے کے بہترین لڑاکا افراد اس سے خوفزدہ رہتے تھے۔ یہ شہزادی غیر شادی شدہ تھی۔ قبیلے کے رواج کے مطابق صرف وہی شخص اس سے شادی کر سکتا تھا جو مقابلے میں شہزادی کو شکست دے دیتا۔ مگر شہزادی اتنی بہادر اور طاقتور

تھی کہ قبیلے کے کئی طاقتور افراد اس سے مقابلے میں شکست کھا چکے تھے اور پھر جو شخص شکست کھا جاتا، سزا کے طور پر اُسے قتل کرکے کھالیا جاتا۔ مقتول کا سر شہزادی کے حصّہ میں آتا اور باقی جسم کی بوٹیاں پورے قبیلے میں تقسیم کر دی جاتیں۔ آنگو بانگو بھی اسی باچانگا قبیلے کی حدود میں گرے تھے لیکن چونکہ جس وقت وہ زمین پر گرے تھے اس وقت رات تھی اس لئے باچانگا قبیلہ اپنی جھونپڑیوں میں پڑا سو رہا تھا۔ اب یہ شائد آنگو بانگو کی خوش قسمتی تھی کہ وہ جن جھاڑیوں پر گرے تھے وہ خاصی اونچی تھیں اور ان کے قریب کوئی راستہ نہ تھا اس لئے درندے ان جھاڑیوں کے قریب سے نہ گزرے تھے اور سانپ بھی وہاں موجود نہ تھے ورنہ شائد وہ ہوش میں آنے سے قبل ہی یا تو درندوں کے پیٹ میں پہنچ جاتے یا پھر زہریلے سانپوں کی وجہ سے موت کی وادی

میں پہنچ جاتے۔

پھر سب سے پہلے آنگلو کو ہوش آیا۔ اس نے دو تین بار اپنی آنکھیں پٹپٹائیں پہلے چند لمحے تو وہ نیم بیہوشی کے عالم میں پڑا اپنی آنکھیں کھولتا رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ تیزی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت صبح ہونے والی تھی اس لئے جنگل میں ہر طرف ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی تھی۔

"کمال ہے! جنت میں اتنے درخت، اور وہ بھی بے ڈھبے۔ واہ اللہ میاں! تم تو کہتے تھے کہ جنت میں بہت ہی خوبصورت درخت ہوں گے۔ مگر یہ تو ہماری زمین سے بھی زیادہ گندا جنگل سا ہے"۔ آنگلو نے اپنے بڑے سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ مرنے کے بعد اب جنت میں پہنچ چکا ہے

اسی لمحے اس کی نظریں قریب پڑے ہوتے

بانگلو پر پڑیں جو ابھی تک بیہوش تھا۔
"تم میرا پیچھا نہیں چھوڑو گے موٹے بانگلو!
اب دیکھو جنت میں بھی میرے ساتھ آگئے۔
کاش! اللہ میاں انصاف کرتا اور مجھے جنت
میں بھیج کر اس موٹے کو دوزخ میں بھیج
دیتا تاکہ میں اطمینان سے حور شہزادی سے
شادی کر کے مزے کرتا اور یہ موٹا آگ
میں جلتا ہوا صرف چیخیں مارتا رہ جاتا"۔ آنگلو
نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے بانگلو کو بھی ہوش آگیا اور
اس نے بھی آنکھیں پٹپٹانا شروع کر دیں
چند لمحوں بعد وہ بھی ایک جھٹکے سے
اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر حیرت سے اِدھر
اُدھر دیکھنے لگا۔
"ہم کہاں آگئے ہیں آنگلو"؟ بانگلو نے
اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے
پوچھا۔
"جنت میں"۔ آنگلو نے مختصر سا جواب دیا۔
"جنت میں! ارے باپ رے، بغیر شادی

کیسے ہم مرگئے۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ میں نے بزرگوں سے سُنا ہے کہ غیر شادی شدہ کا جنازہ بھی جائز نہیں ہوتا۔" بانگو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تمہارا تو شادی کے بعد بھی جنازہ جائز نہ ہوتا۔ ظاہر ہے تمہارا جنازہ اٹھانے کے لئے پہلوانوں کی ضرورت پڑتی اور اس زمانے میں تو پہلوانوں کے قصے ہی باقی رہ گئے ہیں"۔ آنگو نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے آنگو! چلو ہمارا جنازہ جائز نہ تھا تو نہ پڑھا ہوگا۔ مگر ہمیں کفن کیوں نہیں پہنایا گیا؟ ہم تو انہی کپڑوں میں ہیں"۔ بانگو نے اچانک اپنے اور آنگو کے کپڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیسے کفن دیتے؟ تمہارے کفن کے لئے اتنا چوڑا کپڑا کہاں سے آتا"؟ آنگو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے! مگر تمہارے کفن کے لئے اتنا لمبا کپڑا کہاں سے لیتے؟ چلو اچھا ہوا۔ خوامخواہ

کا خرچہ ہوتا۔ مگر یہ کیسی جنت ہے یہاں کوئی حُور تو ابھی تک نظر نہیں آئی"۔ بانگو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوتے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگو کوئی جواب دیتا، اچانک ان کے سروں پر ایک خوفناک پھنکار سنائی دی اور ان دونوں نے بے اختیار سر اٹھا کر دیکھا تو اوپر درخت پر ایک بہت بڑا اور موٹا اژدہا نیچے لٹک رہا تھا اس کی دُم درخت کی شاخ سے لپٹی ہوئی تھی جبکہ اس کا سر ان دونوں کے سروں سے دو تین گز اوپر ہوا میں لہرا رہا تھا۔ اس کی دو شاخہ زبان منہ سے باہر بُری طرح لہرا رہی تھی۔

"ارے باپ رے جنت میں سانپ"۔ وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے اور ان کا اس طرح اچھلنا ان کے لئے اچھا ثابت ہوا کیونکہ جیسے ہی وہ اچھلے وہ اونچی جھاڑیوں سے نیچے زمین پر جا گرے اور عین اسی لمحے سانپ نے بھی جھپٹ کر اور نیچا ہوکر

ان پر حملہ کر دیا تھا۔ اگر آنگو بانگلو نیچے نہ گرتے تو یقیناً سانپ انہیں کاٹ لیتا۔ مگر اب وہ سانپ کی زد سے کافی دور تھے۔ اور پھر شائد سانپ نے بھی محسوس کرلیا کہ اس کا حملہ ناکام ہو چکا ہے اس لئے وہ تیزی سے واپس درخت میں پلٹ گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے گھنے درخت میں غائب ہو گیا۔

"یار! میں نے سُنا ہے کہ شیطان جنت میں سانپ بن کر گھس آتا ہے، کہیں یہ شیطان تو نہیں"۔ آنگو نے زمین سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ضرور ایسا ہی ہوگا۔ بس پھر تو جان چھوٹی جہاں سانپ دیکھا، لاحول پڑھ دی، شیطان بھاگ جائے گا"۔ بانگلو نے کراہتے ہوئے زمین سے اُٹھ کر کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے"۔ آنگو نے بھی مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مگر ابھی وہ دونوں زمین پر کھڑے اِردگرد

کا نظارہ کر رہے تھے کہ اچانک انہیں قریب ہی شیر کی خوفناک دھاڑ سنائی دی اور وہ دونوں اس خوفناک دھاڑ کو سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ شیر شائد ان کی بُو سونگھ کر وہاں پہنچ گیا تھا۔

" ارے باپ رے جنت میں شیر بھی ہیں اور شیر بھی ایسے جو اس خوفناک آواز میں دھاڑتے ہیں"۔ بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" اور جنت میں شیر آجائے تو پھر کیا پڑھا جاتا ہے "۔ آنگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ بانگلو کوئی جواب دیتا۔ اچانک شیر کی دھاڑ ان کے بالکل قریب سے سنائی دی اور دوسرے لمحے شیر قریبی جھاڑیوں سے اچھل کر باہر آگیا۔ وہ ایک نوجوان اور انتہائی طاقتور شیر تھا۔ اس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ جھاڑیوں سے نکلتے ہی وہ ایک بار پھر دھاڑا اور

پھر انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا سامنے کی جھاڑی میں گھستا چلا گیا۔ اس نے آنکھ اٹھا کر بھی ان دونوں کی طرف نہ دیکھا تھا۔

دوسرے ہی لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑے۔ کیونکہ ایک چھوٹے قد کی بہت موٹی سی عورت جس نے چیتے کی کھال کا لباس پہنا ہوا تھا اور سر پر سفید رنگ کے تین پر تاج کی طرح باندھے ہوئے تھے ہاتھ میں ایک خوفناک نیزہ لہراتے ہوئے جھاڑیوں سے نکلی۔ موٹی ہونے کے باوجود وہ کافی تیزی سے دوڑ رہی تھی۔ اس کے نیزے کے پھل پر خون لگا ہوا تھا۔

"ارے دیکھو! یہ شاید جنت کی حور ہے"۔ اچانک بانگلو نے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر حور ایسی ہوتی ہے تو پھر جنت میں آنے کا فائدہ"۔ آنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

مگر وہ موٹی عورت بانگلو کی آواز سُنکر یکدم ٹھٹھک کر رک گئی اور پھر اس کی

نظریں ان دونوں پر پڑیں اور وہ حیرت سے بُت بنی چند لمحے ان کی طرف دیکھتی رہی۔ جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک چیخ سی نکلی۔

" واہ واہ! ایک کی بجائے دو شکار۔ اور ان میں سے ایک اتنا موٹا تازہ اور صحت مند" عورت نے خوشی سے قلقاریاں مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ نیزہ لہراتی ہوئی تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے شیر کا تعاقب چھوڑ دیا تھا۔

" مجھی یہ جنت موٹے لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ اسی لئے یہاں اللہ تعالٰی نے موٹی حوریں پیدا کی ہیں۔ تم تو خوامخواہ جنت میں آگئے " باگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا، وہ موٹی عورت ہاتھ میں پکڑا ہوا خوفناک نیزہ لہراتی ہوئی ان کے قریب پہنچ گئی۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ ایسی

چمک جیسی شکار کو دیکھ کر شکاری کی آنکھوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔

"کون ہو تم؟ اور کہاں سے آئے ہو"؟ موٹی عورت نے خوشی سے قلقاری مارتے ہوئے کہا اور ہنسنے کی وجہ سے اس کا موٹا پیٹ کسی بڑے سپرنگ کی طرح لرزنے لگ گیا تھا۔

"میرا نام آنگلو ہے اور یہ موٹا میرا بھائی بانگلو ہے۔ ہم زمین پر رہتے تھے۔ وہاں سے ہم چاند پھول حاصل کرنے چاند پر چلے گئے۔ چاند پر چاند بابا نے سُرخ مینڈک لانے کے لئے ہمیں واپس زمین پر بھیج دیا۔ مگر شائد چاند بابا کا علم بہت کمزور تھا اس لئے ہم راستے میں ہی مر گئے، اور مرنے کے بعد ہم اس جنت میں آگئے"۔ آنگلو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مرنے کے بعد"! موٹی عورت نے یکدم خوف سے سمٹتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات اُمڈ آئے تھے۔

"ظاہر ہے، مرنے کے بعد ہی ہم تم جیسی حوُر کے ساتھ مل سکتے ہیں۔ اس میں بھلا چونکنے والی کونسی بات ہے"۔ بانگو نے بڑے سرسری سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حوُر! مگر میرا نام تو شہزادی باچانگا ہے اور میں باچانگا قبیلے کی شہزادی ہوں اور سُرخ مینڈک ہمارا دیوتا ہے"۔ موٹی عورت نے جواب دیا۔

"تو تم شہزادی ہو۔ واہ واہ! پھر تو مزے آگئے۔ اگر تم شہزادی ہو تو پھر جنت کی تمام حوریں تمہاری رعایا ہوں گی اور ظاہر ہے کہ جب میں تم سے شادی کر لونگا تو تمام حوریں بھی میری بیویاں بن جائیں گی۔ واہ واہ! شادی ایک سے اور بیویاں سینکڑوں۔ واہ واہ مزے آگئے"۔ بانگو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

"واہ! تم کیوں کروگے شہزادی سے شادی۔ میں کروں گا شادی۔ حوریں موٹے آدمیوں سے شادی نہیں کرتیں۔ کیوں حور صاحبہ عرف شہزادی پاجامہ"۔

آنگلو نے شہزادی سے مخاطب ہوکر کہا۔

"شہزادی پاجامہ نہیں باچانگا۔ اور سنو! اگر تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں مجھ سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اگر تم نے مجھے شکست دے دی تو میں تم سے شادی کر لونگی ورنہ دوسری صورت میں تمہیں قتل کر کے تمہارا گوشت سارے قبیلے میں تقسیم کر دیا جائے گا۔" شہزادی باچانگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ تمہارا قبیلہ آدمیوں کا گوشت کھاتا ہے"۔ بانگلو اور آنگلو دونوں نے سہم کر کہا۔

ہاں! ہم آدمخور ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ دنیا میں آدمیوں کا گوشت سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے مجھے مقابلے میں شکست دے کر مجھ سے شادی کر لی تو تمہیں بھی آدمیوں کا گوشت کھانا پڑے گا اور تب تمہیں خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ آدمیوں کا گوشت کتنا لذیذ ہوتا ہے۔" شہزادی

نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔
"نہ نہ میں کسی آدمخور شہزادی سے شادی نہیں کرسکتا۔ میں تو چاند شہزادی سے شادی کروں گا۔ شیشے کی بنی ہوئی شفاف اور نازک شہزادی"۔ آنگلو نے فوراً ہی جواب دیا وہ آدمخوری کے متعلق سن کر ہی ڈر گیا تھا۔
"مجھ سے شادی نہیں کروگے تو میں تمہیں ویسے ہی کھا جاؤنگی۔ کیوں موٹے! تم کیا کہتے ہو"؟ شہزادی نے نیزہ لہراتے ہوئے کہا۔
"مجھے مت کھانا۔ میں تم سے شادی کرونگا"۔ بانگلو نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔
"چلو ٹھیک ہے۔ دیکھ لیتے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم قبیلے میں چلتے ہیں"۔ شہزادی نے اطمینان سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تمہارے قبیلے میں کوئی دبلی پتلی عورت بھی ہے"؟ آنگلو نے اچانک پوچھا۔
"ہاں ہے۔ کیوں"؟ شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

"تب ٹھیک ہے۔ میں اُسی سے شادی کروں گا۔ تمہارا کیا پتہ۔ شادی کی رات تمہیں غصّہ آ جائے اور تم مجھے کھا جاؤ۔" آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ پھر تم جیسے کہو گے ویسے ہی ہو جائے گا"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے سر ہلا دیئے۔

بانگلو سوچ رہا تھا کہ شہزادی انہیں ڈرانے کے لئے آدم خوری کی بات کر رہی ہے تاکہ اُسے معلوم ہو جائے کہ اس کا شوہر بہادر بھی ہے یا نہیں۔ اور وہ دل ہی دل میں آنگلو کی حماقت پر ہنس رہا تھا جو شہزادی کو چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے شادی کا پروگرام بنا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب اس کی شادی شہزادی سے ہو جائے گی تو پھر ظاہر ہے کہ قبیلے کی تمام عورتیں اس کی خودبخود بیویاں بن جائیں گی۔ اور جب کوئی عورت بچے گی ہی نہیں تو آنگلو کس سے شادی کرے گا۔ یہی سوچ کر وہ

شہزادی کے ساتھ چل پڑا تھا۔ جب کہ دوسری طرف آنگو سوچ رہا تھا کہ شہزادی کو بانگو کے ذمّے ڈال کر وہ قبیلے کی کسی دُبلی پتلی اور خوبصورت سی عورت سے شادی کر لے گا اور جب شہزادی غصّے میں آکر بانگو کو کھا جائے گی تو وہ اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لئے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر شہزادی کو مار ڈالے گا اور خود قبیلے کا بادشاہ بن جائے گا اور اس طرح قبیلے کی باقی عورتیں بھی اس کی بیویاں بن جائیں گی۔ اُسے یقین تھا کہ چونکہ قبیلے کی ملکہ عورت ہے اس لئے ظاہر ہے کہ تمام قبیلہ عورتوں پر ہی مشتمل ہوگا۔ مردوں کا بھلا وہاں کیا کام۔

جنگل کے درمیان میں ایک کافی کھلا میدان تھا جہاں باچانگا قبیلہ رہتا تھا۔ باچانگا قبیلہ پانچ سو مردوں اور تقریباً اتنی ہی عورتوں پر مشتمل تھا وہ سب لکڑی کی بنی ہوئی مضبوط جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔ یہ قبیلہ سرخ مینڈک دیوتا کی پوجا کرتے تھے۔ سرخ مینڈک دیوتا کا مندر دراصل ایک بہت بڑی جھونپڑی تھی جس کے اندر سُرخ مینڈک دیوتا کا ایک بڑا سا بُت رکھا ہوا تھا یہ بُت صدیوں سے اس قبیلے میں چلا آتا تھا مندر کا پجاری ایک بوڑھا راگو تھا۔ اس کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔ اس کے

سر سمیت تمام جسم کے بال سفید ہو چکے تھے مگر اس کا جسم جوانوں جیسا تھا اور پجاری ہونے کی وجہ سے اس کے پاس بے پناہ مافوق الفطرت قوتیں تھیں وہ اسی مندر میں رہتا تھا اور شہزادی باچانگا کے بعد قبیلے والے صرف اسی سے ڈرتے تھے اس کا ہر لفظ قانون کا درجہ رکھتا تھا۔ مگر وہ شہزادی کے مشورے کے بغیر کوئی حکم نہ دیتا تھا اس لئے اصل حکومت شہزادی کی ہی تھی۔

مگر گزشتہ کئی روز سے بوڑھا پجاری اس بات پر سوچ بچار کر رہا تھا کہ اگر شہزادی باچانگا نے شادی نہ کی تو پھر ایک روز وہ مر جائے گی اور اس کی نسل سے قبیلے کو نئی شہزادی نہ مل سکے گی اور اس طرح یہ قبیلہ بغیر شہزادی کے ختم ہو جائیگا وہ جانتا تھا کہ شہزادی بیحد بہادر، دلیر، طاقتور اور پھرتیلی ہے اور قبیلے کا کوئی جوان اس سے مقابلے میں نہیں جیت سکتا تھا

اس لئے آجکل وہ اس پہلو پر سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ وہ خود شہزادی کے ساتھ مقابلہ کرکے اور اپنی پُراسرار قوتوں کے سہارے شہزادی کو شکست دے کر اس سے شادی کرلے۔ اس طرح جو اولاد پیدا ہوگی وہ کہیں زیادہ طاقتور ہوگی کیونکہ باپ کی طرف سے اُسے مینڈک دیوتا کی سرپرستی حاصل ہوگی اور ماں کی طرف سے وہ شہزادی ہوگی۔

یہ ٹھیک ہے کہ پجاری بہت بوڑھا تھا مگر اس کے جسم میں اب بھی جوانوں جیسی طاقت تھی اور پھر اس کے پاس مینڈک دیوتا کی دی ہوئی پُراسرار طاقتیں بھی تھیں اس لئے وہ آسانی سے شہزادی کو شکست دے سکتا ہے۔ بس اب تک وہ صرف اس لئے رُکا ہوا تھا کہ آج تک پجاری نے کبھی شادی نہ کی تھی۔ وہ سوچتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس شادی کی وجہ سے مینڈک دیوتا اس سے ناراض نہ ہو

جاتے اور اس کی طاقتیں چھین لے۔ اگر
ایسا ہوا تو پھر وہ واقعی بوڑھا ہو جائیگا۔
چنانچہ سوچتے سوچتے اس نے اس کا حل
مینڈک دیوتا سے ہی پوچھنے کا فیصلہ کیا اور
یہی وجہ تھی کہ وہ کل رات سے مینڈک
دیوتا کے سامنے مسلسل عبادت کئے جا رہا
تھا۔ اسی عبادت کے دوران اُسے اونگھ
آگئی اور پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ
وہ ایک بہت بڑے میدان میں کھڑا ہے
اس کا تمام جسم رسیوں سے بندھا ہوا
ہے، شہزادی ایک طرف سر جھکائے کھڑی
ہے جبکہ دو غیر قبیلے کے آدمی جن میں
سے ایک بہت لمبا اور دوسرا بہت موٹا
ہے۔ اس کے سامنے کھڑے قہقہے لگا رہے
ہیں۔
یہ خواب دیکھتے ہی پجاری کی آنکھ کھل
گئی اور وہ سمجھ گیا کہ مینڈک دیوتا نے
اُسے بشارت دی ہے کہ شہزادی سے
شادی کرنے سے پہلے اُسے غیر قبیلے کے

ان دو افراد کو شکست دینی پڑے گی۔
اب وہ سوچ رہا تھا کہ یہ دونوں آدمی کون ہیں اور وہ انہیں کہاں سے ڈھونڈے گا کہ اچانک جھونپڑی کے باہر اسے قبیلے کے لوگوں کا بے پناہ شور سنائی دیا، اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تمام قبیلے والے خوشی سے اچھل کود رہے ہوں۔
پجاری اٹھا اور پھر تیزی سے جھونپڑی کے دروازے سے باہر نکل آیا۔ اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تمام قبیلے والے خوشی سے ناچ رہے تھے اور ان کے درمیان میں شہزادی یاچانگا دو آدمیوں کے ساتھ بڑھی چلی آ رہی تھی۔ ان میں سے ایک بہت لمبا اور دوسرا بہت موٹا تھا۔ یہ دونوں وہی آدمی تھے جنہیں اس نے خواب میں دیکھا تھا۔
انہیں دیکھتے ہی وہ باہر آ گیا۔ شہزادی ان دونوں کو ہمراہ لئے اس کے قریب آ کر رک گئی۔

"یہ تم انہیں کہاں سے لے آئی ہو؟"
پجاری نے قدرے تلخ لہجے میں شہزادی
سے پوچھا۔
"میں شیر کا شکار کر رہی تھی کہ یہ
دونوں وہاں کھڑے نظر آگئے۔ ان میں سے
جو موٹا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ مر کر
یہاں آیا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ رُوح ہو۔
ویسے اس نے مجھے شادی کا پیغام دیا
ہے چنانچہ میں اس کا مقابلہ کروں گی
لیکن اس سے پہلے مجھے یقین کرنا ہوگا
کہ یہ کہیں رُوح تو نہیں۔ کیونکہ میں
آدمی سے تو لڑ سکتی ہوں، رُوح سے نہیں"۔
شہزادی نے پجاری کو تفصیل سے بتاتے
ہوئے کہا۔
"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ تمہیں اس سے لڑنے
سے پہلے پوری طرح تسلّی کر لینے کا
حق ہے"۔ پجاری نے جواب دیا۔
"ارے تم مجھے رُوح کہہ رہی ہو؟ اتنی
موٹی تازی روح بھی کبھی ہوتی ہے۔ بس

رُوح نہیں بانگلو ہوں بانگلو"۔ بانگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور تم تو کہتی تھیں کہ میں شہزادی ہوں۔ پھر یہاں مرد کیوں نظر آرہے ہیں"؟ آنگلو نے غصیلی نظروں سے شہزادی کو گھورتے ہوتے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا کہ یہاں مرد نہیں ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ میں شہزادی ہوں۔ یقین نہ آئے تو پجاری سے پوچھ لو"۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ درست ہے کہ یہ شہزادی باچانگا ہے"۔ پجاری نے فوراً ہی جواب دیا۔

"باچانگا ہو یا پاجامہ۔ جب یہاں بہت سے مرد ہیں تو پھر میں بھی شہزادی سے شادی کروں گا"۔ آنگلو نے فیصلہ کُن لہجے میں کہا۔

"واہ! تم کیسے کروگے شادی۔ پہلے میں نے کہا تھا۔ اور تم تو پتلی دُبلی عورت سے

شادی پر مان گئے تھے"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" وہ تو میں اس لئے مان گیا تھا کہ یہاں مرد نہ ہوں گے اور شہزادی تمہیں کھا جائے گی اور میں باقی تمام عورتوں کا شوہر اور قبیلے کا بادشاہ بن جاؤں گا مگر یہاں تو بیشمار مرد ہیں اس لئے اب میں بھی شہزادی سے شادی کرونگا"۔ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا
" مگر شہزادی تو بہت موٹی ہے۔ اگر اُسے شادی کی رات غصہ آگیا تو وہ تمہیں کھا جائے گی"۔ بانگلو نے اُس کا کہا ہوا فقرہ دوہراتے ہوئے جواب دیا۔
" میں نے اس کی ترکیب بھی سوچ لی ہے۔ میں شہزادی کو کھانے میں جمال گوٹہ ملا کر دے دونگا اور شہزادی کو دست لگ جائیں گے۔ اتنے دست کہ شہزادی سُوکھ کر کانٹا بن جائے گی اور پھر میں اس سے شادی کر لونگا۔ کیوں شہزادی! جمال گوٹہ

کھاؤ گی نا"۔ آنگلو نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جمال گوٹہ! وہ کیا ہوتا ہے"؟ شہزادی باچانگا نے بڑی معصومیت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ ایک دوا ہوتی ہے جو عورت بہت موٹی ہو جائے اُسے دی جاتی ہے۔ اس سے اس کا فالتو گوشت غائب ہو جاتا ہے اور وہ پری کی طرح خوبصورت ہو جاتی ہے"۔ آنگلو نے جمال گوٹہ کے معنی سمجھاتے ہوئے کہا۔

"موٹاپا ہمارے ہاں حُسن سمجھا جاتا ہے اس لئے تم شہزادی کو موٹا کہہ کر اس کی تعریف کر رہے ہو جبکہ اس کے موٹاپے کو دُور کرنے کا کہہ کر تم شہزادی کی توہین کر رہے ہو اور تمہیں اس توہین کی عبرتناک سزا دی جا سکتی ہے"۔ پجاری نے بڑے غصیلے لہجے میں آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھہرو راگو! اس سے پہلے کہ انہیں کوئی

سزا دی جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ پتہ چل جائے کہ یہ آدمی ہیں یا رُوحیں"؟ شہزادی نے پجاری کی بات کاٹتے ہوئے کہا
" ارے تم بار بار ہمیں روحیں کہہ کر ہماری توہین کر رہی ہو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا نام بانگو ہے اور اس کا نام آنگو ہے تو تمہیں یقین آجانا چاہیئے"۔ بانگو نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔
" مگر تم نے خود ہی کہا تھا کہ تم مرنے کے بعد یہاں آئے ہو"۔ شہزادی نے کہا۔
" ہاں! کہا تھا"۔ بانگو نے پھنکارتے ہوئے جواب دیا۔
" تو پھر تم آدمی کیسے ہوئے"؟ شہزادی نے بحث کرتے ہوئے کہا۔
" ہاں! تمہاری بات بھی درست ہے۔ مگر میں تو جیتا جاگتا آدمی ہوں"۔ بانگو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔
" بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ مگر

ہمارے قبیلے میں اس کا فیصلہ ایک امتحان سے کیا جاتا ہے"۔ اس بار شہزادی کی بجائے پجاری نے کہا۔

"کیسا امتحان"؟ بانگلو نے پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"۔ شہزادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجا دی۔

فوراً ہی دو قدآور آدمی ہاتھوں میں خونخوار نیزے پکڑے اس کے قریب آ گئے۔

"امتحان کی تیاری کرو"۔ شہزادی نے کہا۔

"ہاں ہاں! تیاری کرو۔ ورنہ امتحان میں فیل ہو جاؤ گے اور پھر واپس اُسی کلاس میں بیٹھنا پڑے گا"۔ بانگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مگر وہ دونوں لڑاکے مُڑ کر تیزی سے ایک طرف دوڑتے چلے گئے۔ انہوں نے بانگلو کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"امتحان تو صرف بانگلو کو ہی دینا پڑے گا نا"؟ آنگلو نے پوچھا۔

"ہاں! اسی موٹے نے کہا تھا کہ وہ مرنے کے بعد یہاں آیا ہے۔ اس لئے اسی کا امتحان ہوگا۔" شہزادی نے جواب دیا۔

"چلو جان چھوٹی۔ اب میں تماشہ دیکھوں گا۔" آنگلو نے خوشی سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔

"واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں امتحان دُوں اور آنگلو صرف تماشہ دیکھے۔ وہ بھی تو مر کر یہاں آیا ہے۔" بانگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تو چاند سے سیدھا یہاں آیا ہوں۔ تم آئے ہوگے مر کر۔" آنگلو نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

اُسی لمحے وہ دونوں لڑکے بھاگتے ہوئے شہزادی کے پاس آئے۔

"امتحان کی تیاری مکمل ہوگئی ہے شہزادی۔" ان میں سے ایک نے ادب سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے پیروں میں رسی ڈال دو۔" شہزادی نے بڑی بے نیازی سے کہا اور اُسی لمحے ایک لڑکے نے اپنی کمر سے

بندھی ہوئی کسی درخت کی چھال کی مضبوط سی رسی کھولی اور پھر اس سے پہلے کہ بانگلو کچھ سمجھتا، دونوں لڑکوں نے بڑی پھرتی سے اس کے پیروں کے گرد رسی گھما کر اسے گانٹھ دے دی۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو"۔ بانگلو نے اچھلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر پیر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ دھم سے زمین پر گر پڑا۔

"یہ امتحان ہو رہا ہے بانگلو"۔ آنگلو نے خوشی سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔ اُسے صرف اس بات کی خوشی تھی کہ وہ اس امتحان سے بچ گیا ہے اور بانگلو پھنس گیا ہے۔

"اٹھاؤ اسے اور لے چلو"۔ شہزادی نے اپنے قبیلے والوں کو حکم دیا اور پھر بیشمار لوگوں نے آگے بڑھ کر زمین پر پڑے بانگلو کو اٹھا لیا۔ اور پھر وہ اُسے اٹھائے تیزی سے جنگل کے ایک کونے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ آنگلو بھی ان کے ساتھ ساتھ تھا

جب کہ بانگلو بُری طرح چیخ رہا تھا مگر کوئی بھی اس کی بات سننے پر تیار نہ تھا۔

جھونپڑیوں سے باہر آتے ہی انہیں دُور آگ کے تیز شعلے نظر آگئے۔ اور پھر انہیں جھونپڑیوں سے دُور ایک خالی جگہ پر رکھے ہوئے چولہے پر ایک بہت بڑی مگر انتہائی پرانی دیگ چڑھی ہوئی نظر آئی۔ چولہے میں بےشمار لکڑیاں جل رہی تھیں اور ان سے نکلنے والے شعلے آسمان تک جارہے تھے قبیلے والوں کا رُخ اسی دیگ کی طرف تھا۔

" ارے کم بختو! مجھے کہاں لئے جارہے ہو"؟ بانگلو نے بُری طرح تڑپتے ہوتے کہا۔

" یہ شاید امتحان سے پہلے آدمی کو ابالتے ہیں"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا اور بانگلو یہ سنتے ہی بُری طرح تڑپنے لگا مگر قبیلے والوں نے اُسے بڑی مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔ اور پھر وہ اس دیگ

کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

"ارے بیوقوفو! میں انسان ہوں، رُوح نہیں ہوں۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں مجھے دیگ میں مت ڈالو"۔ بانگلو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

مگر وہ سب تو جیسے بہرے ہو گئے تھے کسی نے بانگلو کے چیخنے چلانے کی پرواہ نہ کی اور پھر شہزادی کے اشارے پر اس کے آدمیوں نے بانگلو کو پیروں کے بل دیگ میں سیدھا کھڑا کر دیا۔

بانگلو کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں دیگ میں غائب ہو گئیں اور اس کا موٹا سا پیٹ دیگ کے منہ پر پھنس گیا۔ وہ اب دیگ میں کھڑا چیخ رہا تھا۔

بانگلو کو دیگ میں کھڑا کر کے پجاری سمیت تمام قبیلے والے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ صرف آنگلو اور آدمخور شہزادی دیگ کے قریب کھڑے[1] رہ گئے۔ شہزادی نے ہاتھ میں نیزہ پکڑا ہوا تھا۔

---

[1]: سرورق دیکھیے۔

"اس میں پانی ڈالو شہزادی! تاکہ بانگلو کی ٹانگیں اچھی طرح اُبل جائیں"۔ آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ہم رُوح کے امتحان میں پانی استعمال نہیں کرتے"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"ہاں ہاں! تم ڈلواؤ پانی۔ میں تمہارا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ تم اکیلے سب شہزادیوں سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ مگر میں ایسا نہیں ہونے دُونگا"۔ بانگلو نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر دوسرے لمحے شدید غصّے کے عالم میں بانگلو نے دیگ کے دونوں کنارے ہاتھوں سے پکڑے اور اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور اس کے زوردار جھٹکے سے دیگ اپنی جگہ سے اچھلی اور پھر بانگلو دیگ سمیت اچھل کر چولہے سے دُور جاگرا۔ نیچے گرنے کی وجہ سے اس کا جسم دیگ سے باہر کھسک گیا۔

نیچے گرتے ہی بانگلو نے ہاتھ بڑھایا اور

پھر پیروں میں بندھی ہوئی رسی کو ہاتھ کے ایک زور دار جھٹکے سے توڑ دیا۔

قبیلے والے اُسے یُوں آزاد ہوتا دیکھکر نیزے لیکر اس کی طرف دوڑے مگر شہزادی نے ہاتھ اونچا کرکے انھیں روک دیا۔

" امتحان مکمل ہوگیا ہے۔ یہ واقعی رُوح ہے۔ تبھی تو اس نے اپنی طاقت کی مدد سے دیگ کو چولہے سے ہٹالیا ہے۔ انسان ایسا نہیں کرسکتا۔" شہزادی نے چیختے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا۔

اور شہزادی کا فیصلہ سنتے ہی تمام قبیلے والے یوں ٹھٹھک کر رک گئے جیسے انہوں نے اچانک بھوت دیکھ لیا ہو۔

" نہیں شہزادی! یہ رُوح نہیں ہے۔ روح اتنی موٹی تازی نہیں ہوسکتی۔" پجاری نے آگے بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیوں! رُوح موٹی کیوں نہیں ہوسکتی؟ جو انسان موٹا ہوگا اس کی رُوح بھی موٹی ہوگی بس یہ میرا فیصلہ ہے کہ بانگلو انسان نہیں

رُوح ہے۔" شہزادی نے جواب دیا۔

" چلو شہزادی! تمہاری بات مان لیتے ہیں۔ یہ موٹا بانگلو تو بن گیا رُوح۔ اب انسان میں باقی رہ گیا ہوں۔ تم مجھ سے شادی کرلو۔" آنگلو نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" واہ! تم اکیلے کیسے کروگے؟ میں بھی شہزادی سے شادی کروں گا۔" بانگلو نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" نہیں! میں کسی رُوح سے شادی نہیں کرسکتی۔" شہزادی نے جواب دیا۔

" واہ! کیوں نہیں کرسکتی؟ تمہیں کرنی ہوگی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔" بانگلو نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" شہزادی! چونکہ میں اس قبیلے کے مینڈک دیوتا کا پجاری ہوں۔ اس لئے تم اس موٹی رُوح کو میرے حوالے کردو۔ میں مینڈک دیوتا کے سامنے اس روح کو بھینٹ چڑھا دونگا اور مجھے یقین ہے کہ مینڈک دیوتا رُوح کی قربانی

لیکر بڑا خوش ہوگا اور ہمارے قبیلے پر اپنے انعامات کی بارش کر دیگا"۔ پجاری نے شہزادی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں شہزادی! اس موٹی روح کو پجاری کے حوالے کیا جائے"۔ شہزادی کے جواب دینے سے پہلے ہی تمام قبیلے والوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ تم اس روح کو دیوتا کی بھینٹ چڑھاؤ اور میں آنگلو سے مقابلہ کرتی ہوں"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"ٹھہرو ٹھہرو! میری بات سنو! مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں ہے۔ میں بھی آنگلو کے ساتھ شہزادی سے مقابلہ کروں گا"۔ بانگلو نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں آنگلو اکیلا مقابلہ جیت گیا تو اس کی شادی آدم خور شہزادی کے ساتھ ہو جائے گی اور وہ کنوارہ ہی رہ جائے گا۔

"نہیں! میں روح کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اور نہ ہی کسی روح سے شادی کر

سکتی"۔ شہزادی نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔
" بانگلو! تم گھبراتے کیوں ہو۔ تم بڑے اطمینان سے مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھ جاؤ۔ چاند شہزادی نے سُرخ مینڈک ہی مانگا تھا اور یہ دیوتا سرخ مینڈک ہی ہے۔ جب تم اس کی بھینٹ چڑھ جاؤ گے تو پھر سُرخ مینڈک خوش ہو جائے گا اور تمہارے ساتھ چاند شہزادی کے پاس چلا جائے گا اور اس طرح تم چاند شہزادی سے شادی کرلوگے"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں بانگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
" ارے یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا ٹھیک ہے۔ تم اس موٹی بھدّی اور آدمخور شہزادی سے شادی کرو۔ میں سرخ مینڈک کو لے جاکر چاند شہزادی سے شادی کرونگا واہ واہ! خوبصورت اور شفاف شیشے کی بنی ہوئی شہزادی"۔ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔
" تو کیا تم مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھنے

کے لئے تیار ہو"۔ پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ہاں! جلدی کرو۔ پہلے مجھے بھینٹ چڑھاؤ۔ تاکہ میں جلدازجلد چاند شہزادی کے ساتھ شادی کرسکوں"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" کیوں شہزادی! تمہارا کیا فیصلہ ہے؟ کیا پہلے اس رُوح کو بھینٹ چڑھایا جائے یا پہلے تم اس تنکے نما آدمی سے مقابلہ کرو گی"؟ پجاری نے شہزادی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" خبردار! اگر تم نے مجھے دوبارہ تنکا کہا تو ٹکر مار کر تمہارا پیٹ پھاڑ دُونگا"۔ آنگلو نے اپنے متعلق توہین آمیز بات سُنکر غصّے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔

" تم ہو ہی تنکے۔ شہزادی تمہیں پھُونک مار کر ہی اُڑا دیگی"۔ پجاری نے مسکراتے ہوتے کہا۔

" ٹھہرو آپس میں مت لڑو۔ میرا خیال ہے کہ پہلے اس موٹی رُوح کو بھینٹ چڑھا دو۔ پھر میں اس تنکے سے مقابلہ کرونگی"۔ شہزادی

نے جواب دیا۔

"تم بھی مجھے تنکا کہہ رہی ہو۔ تم پہلے مجھ سے مقابلہ کرو۔ میری ایک ٹکر ہی تمہیں بتا دے گی کہ میں تنکا ہوں یا شہتیر"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس بس فیصلہ ہوگیا۔ پہلے اس موٹی روح کو مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جائے گا۔ بھینٹ کی تیاریاں کرو"۔ پجاری نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

اور اس اعلان کے ساتھ ہی تمام قبیلے والے بے اختیار خوشی سے اچھلنے کودنے لگے

پجاری کے اعلان کے ساتھ ہی پورے قبیلے میں بانگو کو مینڈک دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کا جشن شروع ہوگیا۔ چونکہ قبیلے والوں کے لئے کسی رُوح کو دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کا یہ پہلا موقع تھا اس لئے جوش و خروش کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تھا۔

مینڈک دیوتا والی جھونپڑی کو پھولوں سے سجایا جا رہا تھا۔ پجاری نے اپنا مخصوص لباس نکال کر پہنا۔ تمام قبیلے والے چشمے پر نہا دھو کر نئے کپڑے پہن رہے تھے۔

ادھر آنگلو اور بانگو کو انہوں نے ایک بڑی سی جھونپڑی میں بند کر دیا تھا اور جھونپڑی

کے باہر چار نیزہ بردار پہریدار کھڑے تھے۔
"یہ بھینٹ کس طرح ہوگی"۔ بانگو نے کچھ دیر سوچنے کے بعد آنگلو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
"تو تمہیں ابھی تک پتہ ہی نہیں کہ بھینٹ کس طرح چڑھائی جاتی ہے"۔ آنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"مجھے معلوم ہے کہ مینڈک دیوتا کے بُت کے سامنے خوبصورت لڑکیاں ناچ پیش کریں گی اور مہمان خصوصی میں ہوں گا۔ ناچ کے بعد وہ تمام لڑکیاں میری کنیزیں بن جائیں گی اور اس طرح یہ بھینٹ مکمل ہو جائے گی"۔ بانگو نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔
"اچھا تو یہ ٹھاٹھ ہیں جناب بانگو صاحب! آپ کس خیال میں ہیں۔ بھینٹ اس طرح نہیں ہوتی"۔ آنگلو نے طنزیہ انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔
"تو پھر کس طرح ہوتی ہے تم بتاؤ"؟ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مینڈک دیوتا کے سامنے لے جایا جائے گا اور پھر تمہیں ایک بڑے سے پتھر پر لٹاکر ایک بڑے کلہاڑے سے تمہاری گردن کاٹ جائے گی۔ پھر تمہارے جسم سے نکلنے والے خون سے دیوتا کو نہلایا جائے گا اور تمہاری یہ موٹی لاش چیل کوؤں کی دعوت میں استعمال ہوگی۔ اور تمہارے مرنے کے بعد میں اس آدمخور شہزادی سے مقابلہ کروں گا اور میری ایک ہی ٹکر سے وہ شکست مان لے گی۔ اور پھر میں اس سے شادی کر کے اس قبیلے کا بادشاہ بن جاؤں گا اور خوب مزے کروں گا"۔ آنگلو نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ یہ مجھے قتل کریں گے۔ میرا خون بہائیں گے۔ میری بوٹیاں چیل کوؤں کو کھلائیں گے۔ اور تم شہزادی سے شادی کر کے عیش کروگے"۔ بانگلو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہوگا۔ تم دیکھ لینا"۔ آنگلو نے اپنا تربوز جیسا سر زدر زور سے ہلاتے

ہوئے کہا۔
اور دوسرے لمحے بانگو اچھل کر کھڑا ہوگیا۔
"یہ نہیں ہوسکتا۔ میں ایسے بھینٹ نہیں چڑھ سکتا۔ میں ان سب کو مار ڈالوں گا۔ اس دیوتا کی ایسی تیسی"۔ بانگو نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ سڑکیں کوٹنے والے انجن کی طرح دوڑتا ہوا جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھا۔
دروازے پر کھڑے ہوئے نیزہ برداروں نے اُسے روکنے کی کوشش کی مگر بانگو بھلا غصّے میں ان کے نیزوں کی کہاں پرواہ کرنے والا تھا۔ اس نے زور سے انہیں دھکا دیا اور وہ اچھل کر نیچے جاگرے اور بانگو بھاگتا ہوا سیدھا دیوتا والی جھونپڑی کی طرف چلا گیا۔ وہ مسلسل چیخ رہا تھا اور ملینڈک دیوتا کو گالیاں دے رہا تھا۔
نیزہ بردار بھی اٹھ کر نیزے لہراتے ہوئے بانگو کے پیچھے بھاگے اور بستی کے

دوسرے لوگ بھی بانگو کی چیخ و پکار سُن کر اپنی اپنی جھونپڑیوں سے باہر نکل آئے۔ بانگو بھی جھونپڑی سے باہر نکل آیا تھا اور وہ بھی لمبے لمبے قدم اٹھاتا ان کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

جب بانگو اسٹیم انجن کی طرح چیخیں مارتا اور شور مچاتا دیوتا والی جھونپڑی کے قریب پہنچا تو پجاری شور سُنکر دروازے سے باہر آگیا۔ وہ حیرت سے بانگو کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟ کیوں شور مچا رہے ہو؟" پجاری نے بڑے غضیلے لہجے میں کہا۔

"تم میری گردن کاٹوگے۔ میرا خون بہاؤگے۔ تمہاری یہ جرأت" بانگو نے قریب پہنچتے ہی ایک جھٹکے سے دبلے پتلے پجاری کی گردن پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھا لیا۔ اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ پجاری غریب کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ وہ ہوا میں لٹکا ہوا بُری طرح ہاتھ پیر مارنے لگا۔

"ارے ارے مجھے چھوڑو" پجاری نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

مگر بانگو اُسے اسی طرح ہاتھ میں لٹکائے تیزی سے دیوتا والی جھونپڑی کے اندر داخل ہو گیا۔

جھونپڑی کے درمیان میں سُرخ رنگ کے پتھر سے بنا ہوا بڑا سا مینڈک کا بت موجود تھا اور اس کے سامنے بھینٹ کے لئے سُرخ رنگ کا ایک بڑا سا پتھر بھی رکھ دیا گیا تھا۔ اور ستم یہ کہ ایک بڑا سا کلہاڑا بھی جھونپڑی کی ایک دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا بانگو کو نظر آ گیا تھا۔

"تو آنگو سچ کہتا تھا۔ تم واقعی مجھے مارنے والے تھے" بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری قوت سے پجاری کو اس سُرخ رنگ کے پتھر پر پٹخ دیا۔ پجاری غریب سر کے بل پتھر پر گرا اور اس کا سر کسی خربوزے کی طرح

کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور وہ چیخ بھی نہ سکا تھا۔

اسی لمحے نیزہ بردار جھونپڑی میں داخل ہوئے۔ بانگو نے پجاری کو پتھر پر بیٹھتے ہی بڑھ کر دیوتا کے بت کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا لیا۔

جب جنگلیوں نے جھونپڑی کے اندر کا منظر دیکھا تو وہ اچانک نیزے ایک طرف پھینک کر بانگو کے سامنے سجدے میں گر گئے۔

"دیوتا زندہ باد"۔ وہ سجدے میں گرے ہوئے چیخ رہے تھے۔

اور پھر ٹھیک اسی لمحے آنگو اور شہزادی بیک وقت جھونپڑی میں داخل ہوئے۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو"؟ آنگو نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھی حیرت سے بُت بن گیا جب اس نے شہزادی کو بھی نیزہ پھینک کر بانگو کے سامنے سجدے میں گرتے دیکھا۔

"تم دیوتا ہو۔ زندہ دیوتا۔ ہم تمہارے غلام ہیں۔ ہم پر رحم کرو"۔ شہزادی نے سجدے میں گر کر چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کیوں سجدہ کر رہے ہیں آنگلو"؟ بانگلو نے دیوتا کے بت کو اٹھائے اٹھائے حیرت بھرے لہجے میں آنگلو سے پوچھا۔

"انہوں نے مینڈک کی بجائے تمہیں دیوتا مان لیا ہے"۔ آنگلو نے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تو یہ مجھے بھینٹ نہیں چڑھائیں گے"؟ بانگلو نے تسلی کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں نہیں چڑھائیں گے۔ ضرور چڑھائیں گے بھینٹ نہیں چڑھائیں گے تو کیا پھانسی پر چڑھائیں گے۔ تم نے ان کے پجاری کو جو مار ڈالا ہے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"ارے باپ رے پھانسی"۔ بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر پوری قوت سے دیوتا کے بُت کو پتھر پر پٹخ دیا۔ جہاں پہلے ہی دُبلے پتلے پجاری کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

بُت جیسے ہی پتھر پر گرا اس کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے۔

اُسی لمحے شہزادی اور دوسرے جنگلی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہرے خوف سے بگڑ گئے تھے۔

"رحم کرو موٹے دیوتا رحم کرو"۔ شہزادی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے پھانسی پر تو نہ چڑھاؤ گے"؟ بانگلو نے بھی خوف زدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! اب تم ہمارے دیوتا ہو۔ تم جو حکم کرو گے۔ ہم تسلیم کریں گے۔ ہم سب تمہارے غلام ہیں"۔ شہزادی نے ہاتھ جوڑ کر لرزتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ ہوئی نا بات! کیوں آنگلو! تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تھا"؟ بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ یہ قبیلے والے ہیں ہی پاگل۔ کبھی تمہیں رُوح بنا دیتے ہیں اور کبھی دیوتا"۔ آنگلو نے کہا۔

"ارے باپ رے، یہ پاگل ہیں" بانگلو نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگا مگر جیسے ہی وہ آنگلو کے قریب سے گزرا، آنگلو نے بڑے اطمینان سے ٹانگ آگے بڑھا دی اور بانگلو منہ کے بل جھونپڑی کے دروازے پر ڈھیر ہوگیا۔

"دیوتا بھی بنتے ہو اور بھاگتے بھی ہو۔" آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر بانگلو کو پھلانگتا ہوا جھونپڑی سے باہر آگیا جھونپڑی کے باہر تمام وحشی اکٹھے ہو چکے تھے۔ بانگلو کو اٹھنے میں کافی دیر لگ گئی۔ اتنے میں شہزادی اور جھونپڑی کے اندر موجود وحشی بھی باہر نکل آئے اور پھر شہزادی نے اعلان کیا۔

"قبیلے والو! خوش ہو جاؤ۔ مینڈک دیوتا کے پجاری کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور مینڈک دیوتا کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر ختم ہو چکا ہے۔ اور چونکہ یہ سب کچھ اس موٹی زرخ

نے کیا ہے۔ اس لئے آج سے یہ موٹا ہمارا دیوتا ہے اور ہم اس کے غلام ہیں۔ اسے سجدہ کرو اور اس کا حکم بجا لاؤ تاکہ یہ خوش ہوکر ہم پر انعام کی بارش کردے"۔ شہزادی نے اعلان کیا۔

اور شہزادی کے اس اعلان کے ساتھ ہی تمام وحشی بانگو کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔ وہ سب "موٹا دیوتا زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔ شہزادی چونکہ پہلے سجدہ کر چکی تھی اس لئے اس بار وہ کھڑی رہی۔

بانگو حیرانی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"حکم کرو موٹے دیوتا! تم کیا چاہتے ہو؟" شہزادی نے بانگو سے مخاطب ہوکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے پھانسی تو نہیں چڑھاؤگے"۔ بانگو نے لرزتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! تم ہمارے دیوتا ہو۔ ہم تمہیں کیسے پھانسی چڑھا سکتے ہیں۔ ہم تو تمہارے غلام ہیں"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"اور قبیلے کی عورتیں کیا ہیں"؟ بانگو نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"وہ سب تمہاری کنیزیں ہیں"۔ شہزادی نے فوراً جواب دیا۔

"ہی ہی ہی! میری کنیزیں! ہی ہی ہی! کیا تم سچ کہہ رہی ہو"؟ بانگو نے خوشی سے بغلیں بجاتے ہوتے کہا۔

"ہاں! میں سچ کہہ رہی ہوں"۔ شہزادی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ آنگو"۔ بانگو نے قریب کھڑے آنگو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جس کا چہرہ یہ سُن کر لٹک گیا تھا کہ قبیلے کی تمام عورتیں موٹے بانگو کی کنیزیں بن چکی ہیں۔

"یہ تمہارا ساتھی ہے۔ اس کے متعلق جیسا تم حکم کروگے، ویسے ہی ہوگا"۔ شہزادی نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے پھانسی چڑھادو۔ یہ خوامخواہ میرا دُم چھلا بنا ساتھ پھرتا ہے۔ ایسا نہ ہو

کہ یہ آدمی کنیزیں بانٹ لے"۔ بانگو نے جواب دیا۔

"جیسے دیوتا کا حکم"۔ شہزادی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

اور پھر شہزادی کے اشارے پر وحشی آنگو پر ٹوٹ پڑے اور چند ہی لمحوں میں انہوں نے آنگو کو رسیوں سے جکڑ کر زمین پر پھینک دیا۔ اور کچھ وحشی تیزی سے ایک موٹا رسہ اٹھاتے نزدیکی درخت پر چڑھتے چلے گئے تاکہ پھانسی کا پھندہ تیار کر سکیں۔

"ارے خدا تمہارا بیڑہ غرق کرے۔ تم مجھے پھانسی چڑھا رہے ہو۔ میں تمہارا بھائی آنگو ہوں"۔ آنگو نے زمین پر پڑے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کا رنگ موت کے خوف سے زرد پڑ چکا تھا۔

"ہی ہی ہی! تم کنیزیں بانٹ لوگے"۔ بانگو نے جواب دیا۔

"ارے میں باز آیا تمہاری کنیزیں بانٹنے سے۔

مجھے پھانسی نہ چڑھاؤ " آنگو نے موت کے خوف سے کپکپاتے ہوئے کہا۔

" پکا وعدہ " بانگو نے کہا۔

" ہاں ! پکا ، بالکل پکا وعدہ " آنگو نے جواب دیا۔

" شہزادی اسے چھوڑ دو۔ اب اسے پھانسی پر چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے " بانگو نے نیا حکم دیا اور شہزادی نے سر جھکاتے ہوئے وحشیوں کو موٹے دیوتا کے نئے حکم کی تعمیل کے لئے کہا اور پھر وحشیوں نے آنگو کو رسیوں سے آزاد کر دیا۔

" تم سور ، کمینے ! تم بھائی ہو کر مجھے پھانسی چڑھوا رہے تھے " آنگو نے آزاد ہوتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر بھاگ کر پوری قوت سے بانگو کے موٹے پیٹ میں ٹکر مار دی ۔ اور بانگو خوفناک اور بھرپور ٹکر کھاتے ہی نیچے زمین پر جا گرا۔

" ارے مجھے مت مارو۔ میں دیوتا ہوں " بانگو نے بڑی مشکل سے زمین پر سے اٹھتے

ہوئے کہا۔
"اب چڑھاؤ گے مجھے پھانسی"۔ آنگو نے دوسری ٹکر مارنے کا انداز بناتے ہوئے پوچھا۔
"بالکل نہیں، پکا وعدہ"۔ بانگو نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔ کیونکہ وہ آنگو کے تربوز نما سر کی ٹکر سے بڑا گھبراتا تھا۔
اور پھر آنگو سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر رونق آگئی تھی۔
"موٹے دیوتا! اس نے تمہیں ٹکر مار کر تمہاری توہین کی ہے۔ اجازت دو تو اس کے ٹکڑے اُڑا دیئے جائیں"۔ شہزادی نے بانگو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"اب یہ حکم دیکر دیکھے۔ میں اس کا پیٹ نہ پھاڑ دونگا"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"شہزادی! تم نے آنگو سے مقابلہ کرنا تھا۔ وہ کرو۔ کیوں آنگو"؟ بانگو نے کسی خیال کے تحت موضوع بدلتے ہوتے کہا۔
"اگر میں شہزادی کو شکست دے دُوں تو

پھر آدھی کنیزیں مجھے دوگے"؟ آنگلو نے پوچھا۔

" واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ تو تم نے وعدہ کیا ہے کہ کنیزیں نہیں بانٹوگے۔ بس تم اس موٹی اور بھدی آدم خور شہزادی سے شادی کرلینا اور باقی عورتوں سے میں شادی کر لونگا" بانگلو نے فوراً ہی جواب دیا۔

اس نے مقابلے والی بات ہی اسی خیال کے تحت کی تھی کہ اگر شہزادی نے آنگلو کو مقابلے میں مار ڈالا تو آنگلو سے جان چھوٹ جائے گی۔ اور اگر آنگلو نے شہزادی کو شکست دیدی تو وہ اس موٹی اور بھدی شہزادی سے شادی کرلے گا۔ اس طرح باقی تمام عورتیں خودبخود اس کے اپنے حصے میں آجائیں گی۔

" واہ! جب میں شہزادی سے شادی کرکے قبیلے کا بادشاہ بن جاؤنگا تو قبیلے کی تمام عورتیں خودبخود میری بیویاں بن جائیں گی۔ کیوں شہزادی"؟ آنگلو نے آخر میں شہزادی سے

تصدیق کرتے ہوئے پوچھا۔
"قبیلے کی عورتیں اپنے اپنے مردوں کی بیویاں ہیں اور رہیں گی۔ البتہ اگر تم نے مجھے شکست دے دی تو میں تمہاری بیوی بن جاؤں گی۔" شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم اس کی بیوی بن جاؤ گی اور قبیلے کی باقی عورتیں اپنے مردوں کی بیویاں رہیں گی تو میں کیا کرونگا"۔ بانگو نے شہزادی کی بات سنتے ہی غصیلے لہجے میں پوچھا۔
"تم تو دیوتا ہو۔ تمہارا عورتوں سے کیا تعلق۔ دیوتا تو بس دیوتا ہوتا ہے"۔ شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"واہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آنگو اکیلا تم سے شادی کرلے اور میں بس دیوتا ہی بنا رہ جاؤں۔ میں لعنت بھیجتا ہوں ایسے دیوتا بننے پر"۔ بانگو نے غصے سے بپھرتے ہوئے کہا۔
"مگر دیوتا شادی کیسے کر سکتا ہے"؟ شہزادی

نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کیوں نہیں کرسکتا؟ ضرور کرسکتا ہے۔ میں کروں گا شادی"۔ بانگلو نے جواب دیا۔
"مگر ہمارے قبیلے میں رواج ہے کہ مرد جس عورت سے شادی کرنا چاہے وہ عورت ایک شرط پیش کرتی ہے۔ اگر وہ مرد شرط پوری کرے تب اس کی شادی ہوتی ہے۔ جیسے میری شرط یہ ہے کہ جو مجھ سے مقابلہ کرکے مجھے شکست دے وہی مجھ سے شادی کرسکتا ہے"۔ شہزادی نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے آنگلو تم سے مقابلہ کریگا اور میں باقی عورتوں سے"۔ بانگلو نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔
"واہ! میں کیوں اس موٹی شہزادی سے مقابلہ کروں؟ میں بھی باقی عورتوں سے مقابلہ کروں گا۔ خوبصورت اور دبلی پتلی عورتوں سے"۔ آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔
"باقی عورتوں سے مقابلہ والی شرط نہیں

ہے۔ یہ ہر عورت کی اپنی مرضی ہے کہ وہ جو چاہے شرط پیش کرے۔" شہزادی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ایک تو یہ نامراد شرطیں ہر جگہ ٹپک پڑتی ہیں۔ جہاں جاؤ یہی شرطیں" بانگو نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ان عورتوں کی کونسی مشکل شرطیں ہوں گی۔ یہی شرط ہوگی کہ وہ موٹے مرد سے شادی کریں گی۔ اور میں تو ہوں ہی موٹا۔ اس لئے یہ شرط پوری ہوگئی" بانگو نے کہا۔

"واہ! موٹے مرد والی شرط کیوں ہوگی۔ دُبلے اور لمبے مرد کی شرط ہوگی۔ اور میں تو ہوں ہی دُبلا اور لمبا۔ اس لئے میری شرط پوری ہوگئی۔" آنگو نے فوراً ہی بانگو کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کتنی عورتوں سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" شہزادی نے جو اب شاید اس بحث سے تنگ آچکی تھی جھنجلا کر پوچھا۔

Arshad راحیل

"ہم سب عورتوں سے شادی کرنا چاہتے ہیں"۔ دونوں نے بیک آواز جواب دیا۔

"مگر جو عورتیں پہلے سے شادی شدہ ہیں ان سے تو ہو نہیں سکتی۔ اور ہمارے قبیلے کے قانون کے مطابق ایک مرد کی شادی صرف ایک ہی عورت سے ہوسکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ غیر شادی شدہ عورتوں میں سے ایک عورت چن لو۔ پھر وہ جو شرط پیش کرے۔ اگر وہ پوری کرلو تو اس سے تمہاری شادی ہو جائے گی"۔ شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے۔ کسی طرح شادی تو ہو۔ کونسی ہیں وہ عورتیں"؟ اس بار بھی آنگلو بانگلو نے بیک آواز ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر شہزادی کے حکم پر شادی شدہ اور غیر شادی شدہ عورتیں علیحدہ علیحدہ کھڑی ہوگئیں۔

"غیر شادی شدہ عورتوں سے کہو کہ وہ قطار بنالیں۔ ہم ان کا معائنہ کرنا چاہتے ہیں"۔ بانگلو نے نوجوان اور غیر شادی شدہ عورتوں کو دیکھتے

ہوئے کہا۔ خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھل اٹھی تھیں۔

چونکہ یہ موٹے دیوتا کا حکم تھا اس لئے شہزادی کے کہنے سے پہلے ہی سب غیر شادی شدہ عورتیں خودبخود ایک قطار میں کھڑی ہوگئیں۔ اور پھر آنگلو بانگلو دونوں اس طرح ان عورتوں کی قطار کے سامنے سے گزرنے لگے جیسے وہ پریڈ کا معائنہ کر رہے ہوں۔ زیادہ تر عورتیں بہت موٹی تھیں۔ البتہ ان میں سے ایک عورت بے حد خوبصورت شکل و صورت اور جسم کی مالک تھی۔ اور پھر اسے اتفاق ہی کہنا چاہیئے کہ آنگلو اور بانگلو دونوں کی نظریں اس عورت پر جم گئیں۔ اور پھر دونوں نے ہی بیک آواز اس عورت کے انتخاب کا اعلان کر دیا۔

"یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دو مرد ایک ہی عورت سے شادی کریں۔ یہ قبیلے کے قانون کے خلاف ہے" شہزادی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"شہزادی صاحبہ! میں ایک شرط پیش کرتی ہوں۔ ان دونوں میں سے جو شرط پوری کرے گا۔ میں اس سے شادی کر لونگی"۔ اس عورت نے بڑے مغرورانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر ان دونوں نے ہی وہ شرط پوری کرلی تو"؟ شہزادی نے بحث کرتے ہوتے کہا۔

"آپ بےفکر رہیں شہزادی صاحبہ! میں شرط ہی ایسی پیش کروں گی کہ ان میں سے ایک بھی پوری نہ کرسکے گا۔ اور پھر تمام قبیلے والے اطمینان سے ان کا گوشت کھائیں گے"۔ عورت نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوتے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ تم شرط پیش کرو"۔ شہزادی نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اس عورت کو جانتی تھی کہ وہ بےحد عقلمند اور ذہین ہے۔

"ہاں ہاں! پیش کرو شرط۔ میں پلک جھپکنے

میں پوری کر دونگا" بانگو نے بڑے مطمئن لہجے میں اس عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم تو پلک جھپکنے میں پوری کروگے اور میں بغیر پلک جھپکے پوری کر دونگا۔ بلکہ سمجھو کہ میں نے پوری کر بھی دی۔ شہزادی آدمخور! میری شادی کا بندوبست کرو" آنگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"ٹھہرو! پہلے اُسے شرط پیش کرنے دو۔ خوامخواہ سر کھائے جاتے ہو" شہزادی نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ! آدمخور تم ہو۔ اس لیے سر بھی تم ہی کھاتی ہوگی۔ ہم کوئی آدمخور ہیں جو تمہارا سر کھائیں" آنگو نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری شرط یہ ہے کہ تم میں سے جو کوئی بھی دو سروں والا شیر مار کر مجھے لا دیگا۔ میں اسی سے شادی کرونگی" عورت نے جلدی سے شرط بتاتے ہوئے کہا۔

"دو سروں والا شیر۔ واہ! یہ بھی کوئی شرط ہے۔ تم شیر مار کر لے آؤ، میں ایک کا سر کاٹ کر ابھی دوسرے کے ساتھ جوڑ دیتا ہوں۔ وہ دو سروں والا شیر بن جائے گا۔" آنگو نے مسئلہ حل کرتے ہوئے کہا۔

"جوڑنے والا نہیں بلکہ اصلی دو سروں والا شیر۔" عورت نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"مگر ہم نے تو دو سروں والا شیر آج تک نہیں دیکھا اس لئے یہ شرط ہی غلط ہے۔ کیونکہ یہ شرط غلط ہے اس لئے ہم جیت گئے۔ اب تم ہم سے شادی کرو۔" بانگو نے ایک نیا نکتہ نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں! یہ شرط غلط نہیں ہے۔ شیروں کی وادی میں شیروں کا سردار دو سروں والا شیر ہے۔ انتہائی ظالم اور خوفناک۔" شہزادی نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"شیروں کی دادی! تو کیا شیروں کی پڑدادی جھڑدادی، بلکہ شیروں کی نانی تک کو ہم مارنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر شیروں کی یہ دادیاں اور نانیاں ہیں کہاں؟ تم انہیں پکڑ کر سامنے لے آؤ۔ ہم ابھی انہیں مار دیتے ہیں"۔ آنگو نے اپنا تربوز نما سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں شیروں کی دادی نانی کی بات نہیں کی بلکہ میں نے شیروں کی وادی کہا ہے یہ اس جنگل سے کافی دور ایک علاقہ ہے۔ جہاں بے شمار شیر رہتے ہیں۔ ہر رنگ اور ہر نسل کے شیر۔ اس جگہ کو شیروں کی وادی کہا جاتا ہے۔ دو سروں والا شیر اس وادی کا سردار ہے"۔ شہزادی نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا وادی! میں سمجھا دادی۔ مگر ہمیں تو اس وادی کا راستہ نہیں آتا۔ تم ایسا کرو کہ اس وادی تک چلی جاؤ اور دو سروں

والے شیر کو ہمارا پیغام دیدو کہ وہ ہمارے پاس آجائے۔ بس جیسے ہی وہ ہمارے پاس پہنچے گا ہم اُسے مار دیں گے اور شرط پوری ہو جائے گی"۔ بانگو نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شرط تم نے پوری کرنی ہے اس لئے تم خود جاؤ۔ ہاں! یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی شکست مان لو۔ ایسی صورت میں ہم ابھی تم دونوں کا گوشت کاٹ کر سارے قبیلے میں تقسیم کرلیں گے"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم! یعنی آنگلو بانگلو شکست مان لیں۔ کیا کہہ رہی شہزادی! ہم نے ملک شام کے پہاڑوں میں موجود سانپوں کے داداجی کو ہلاک کرکے سورج موتی حاصل کرلیا۔ ہم نے سمندر میں سفید سانپ کو ہلاک کیا۔ ہم نے ٹڈے بادشاہ اور اس کی فوج کو ہلاک کردیا۔ ہم نے انسانی پنجر کا خاتمہ کردیا۔ ہم نے سُرخ قلعے میں بوکادو کو ہلاک کردیا۔ ہم

تم دیکھ سکو کہ ہم واقعی بہادر ہیں اور شیروں کی وادی میں جاسکتے ہیں۔" آنگلو نے کہا۔

"میں شہزادی ہوں اور شہزادی اپنے قبیلے کی حدود سے باہر نہیں جاسکتی۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ نہیں جاسکتی۔" شہزادی نے اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ ہم تمہیں شیروں کی شہزادی بھی بنا دیں گے۔ پھر تو تم اس وادی میں آسانی سے جا سکو گی۔" بانگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم جاتے ہو یا ایسے ہی بہانے بناتے رہو گے۔ اگر تم فوراً نہ چل دیئے تو میں تمہاری شکست کا اعلان کر دوں گی۔" شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ایسا نہ کرنا۔ ہم جاتے ہیں مگر جائیں کیسے؟ یہاں ہمیں کوئی سواری تو نظر نہیں آرہی۔" آنگلو بانگلو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سواری کیسی؟ تمہیں پیدل جانا ہوگا۔ میں اپنے پانچ بہترین لڑاکے تمہارے ساتھ بھیجتی ہوں۔ جو تمہیں شیروں کی وادی کی سرحد پر چھوڑ آئیں گے۔ اور اگر تم نے راستہ بدلنے یا درمیان سے ہی واپس آنے کی کوشش کی تو ان کو اجازت ہوگی کہ وہ تمہیں ہلاک کر کے تمہارا گوشت کھالیں" شہزادی نے کہا۔

"ارے باپ رے، ہمارے ساتھ جانیوالے بھی آدمخور ہوں گے"۔ آنگلو بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ہم سب آدمخور ہیں، سمجھے"۔ شہزادی نے کہا اور پھر اس نے پانچ قوی ہیکل وحشیوں کو ان کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔ اور ان پانچوں نے نیزے سنبھال کر انہیں گھیر لیا۔

"چلو جلدی"۔ ان میں سے ایک نے نیزہ کی انی بانگلو کے موٹے پیٹ میں چبھوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے دیکھنا کہیں خون نہ نکل آئے بڑا قیمتی خون ہے میرا"۔ بانگلو نے بدک کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"چلو بانگلو! یہ شرط بھی پوری کر ہی دیں۔ کیا یاد کریں گے یہ آدمخور قبیلے والے"۔ آنگلو نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں چلو"۔ بانگلو نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر قبیلے کی سرحد تک تمام قبیلے کے مرد اور عورتیں شہزادی سمیت انہیں چھوڑنے آئے۔ پھر سرحد پر وہ سب رک گئے اور آنگلو بانگلو کے ساتھ وہ پانچ وحشی آگے بڑھ گئے۔

"تم ہمارا انتظار کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دو سروں والا شیر مار کر لے آئیں اور تم پہلے ہی کسی سے شادی کر بیٹھو۔ بس یوں سمجھو کہ ہم گئے اور آئے"۔ آنگلو بانگلو نے سرحد پر اسی خوبصورت عورت سے

مخاطب ہوکر کہا۔ جس نے شادی کے لئے یہ شرط پیش کی تھی۔

" ہاں ہاں ! میں تمہارا انتظار کرونگی بشرطیکہ تم زندہ واپس آگئے " اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ہم ضرور واپس آئیں گے۔ بغیر شادی کئے ہم مرنے والے نہیں۔ سنا ہے کہ شادی کئے بغیر مرنے والے کا جنازہ بھی جائز نہیں ہوتا " آنگلو نے آگے بڑھتے ہوئے پیچھے مڑ کر بلند آواز سے کہا۔

اب بھلا وحشی اور آدمخور قبیلے کو جنازے کے متعلق کیا علم ہوتا۔ اس لئے وہ سب خاموش رہے۔ اور آنگلو بانگلو کو جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

آنگلو بانگلو ان پانچوں وحشیوں کی رہنمائی میں اس خطرناک اور خوفناک جنگلوں میں سفر کرتے رہے۔ یہ وحشی واقعی بے حد بہادر اور طاقتور تھے کہ راستے میں آنے والے تمام درندوں کو انہوں نے مار بھگایا۔ ورنہ اگر

آنگلو بانگلو اکیلے ہوتے تو نجانے اب تک کتنی بار درندوں کے پیٹ میں جا چکے ہوتے۔

تقریباً ایک ہفتے کے مسلسل سفر کے بعد جنگل آہستہ آہستہ چھدرا ہوتا چلا گیا۔ پھر اچانک ان کے راستے میں ایک بڑا دریا آگیا۔ دریا کے دوسرے کنارے پر پھر گھنی جھاڑیوں والا وسیع جنگل پھیلا ہوا تھا۔

"بس ہم یہیں تک جا سکتے ہیں۔ دریا کے پار شیروں کی وادی ہے۔ تم دریا پار کر کے اس وادی میں چلے جاؤ۔" وحشیوں کے سردار نے دریا کے کنارے پر رکتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہو تم۔ کیسے چلے جائیں۔ کشتی تو کوئی نظر نہیں آرہی"۔ بانگلو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کشتی وشتی کوئی نہیں۔ بس تم دریا میں اترو اور چلے جاؤ"۔ وحشیوں نے نیزے تانتے ہوئے بڑے رُوکھے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے خوامخواہ دریا میں اتر جائیں۔ اگر

ہم ڈوب گئے تو پھر دو سروں والے شیر کو کون مارے گا؟ اور اس خوبصورت عورت سے شادی کون کریگا۔" آنگلو نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ہم کچھ نہیں جانتے۔ جیسے مرضی جاؤ۔ اگر تم نہ گئے تو ہم شہزادی کے حکم کے مطابق تمہیں ہلاک کر کے تمہارا گوشت کھا لیں گے۔" وحشیوں نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے نیزے بلند کر لئے جیسے ایک لمحے ہی میں وہ نیزے ان کے جسموں میں گھسیڑ دیں گے۔

"اچھا بابا جاتے ہیں۔ ہم سمندر میں جا چکے ہیں۔ یہ دریا بھلا کیا چیز ہے۔" آنگلو بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور پھر ان دونوں نے دریا میں قدم بڑھا دیئے۔ وحشی کنارے پر ہی رک کر انہیں دیکھتے رہے۔

آنگلو بانگلو آگے بڑھتے چلے گئے۔ پانی آہستہ آہستہ اوپر ہوتا جا رہا تھا۔ آنگلو چونکہ قد میں بیحد لمبا تھا اس لئے پانی ابھی اس کی

کمر تک بھی نہ پہنچا تھا مگر بانگلو کی گردن تک پانی پہنچ گیا۔

"ارے میں ڈوب جاؤں گا"۔ اچانک بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ڈوب جاؤ۔ میں اکیلا ہی دو سروں والے شیر کو مار کر اس خوبصورت عورت سے شادی کر لونگا"۔ آنگلو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"واہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اکیلے ہی شادی کرو"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس نے پانی میں ہی اپنے ہاتھ بڑھا کر آنگلو کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر کھینچ لیں۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو"؟ آنگلو نے چیختے ہوئے کہا اور پھر گرنے سے بچنے کے لئے اس نے بانگلو کو پکڑ لیا اور پھر دونوں کے ہی پیر اکھڑ گئے اور وہ ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے پانی میں غوطے کھانے لگے۔

اور پھر عین اسی لمحے دریا کی ایک زبردست

موج آئی اور ان دونوں کو کھینچ کر دریا کے وسط کی طرف لے گئی جہاں پانی بیحد گہرا تھا۔ اور اب وہ واقعی ڈوبنے لگے۔

"بچاؤ بچاؤ! ہم باز آتے ایسی شادی سے ہم نہیں کرتے شادی۔" ان دونوں نے بیک آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

مگر اب انہیں بچاتا کون۔ وحشی تو واپس جا چکے تھے۔

چونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بری طرح لپٹے ہوئے تھے اس لئے وہ تیر بھی نہ سکتے تھے۔ اور پھر پانی نے انہیں نیچے کھینچ لیا اور وہ ہاتھ پیر مارتے ہوئے پانی میں ڈوبتے چلے گئے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو

شیروں کی وادی میں

IMRAN
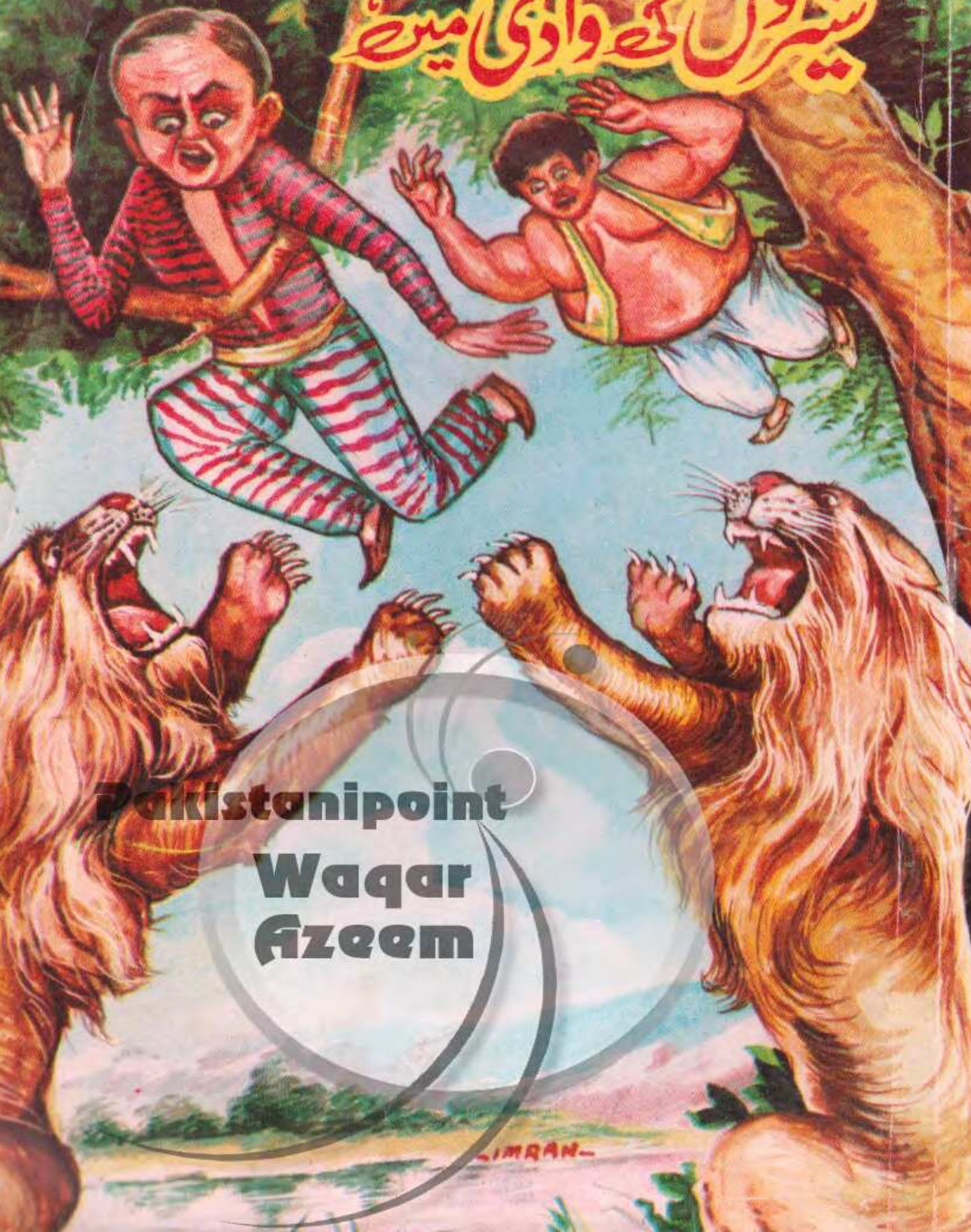
آنگلو بانگلو کا قہقہوں سے بھرپور کارنامہ ۔ ۹

آنگلو بانگلو

شیروں کی وادی میں

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 25/- روپے
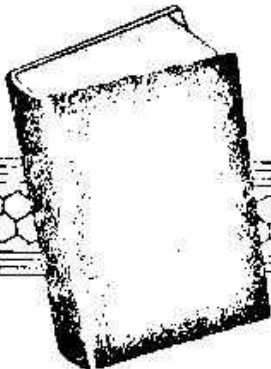
دریا میں ڈوبتے ہی کچھ لمحوں تک تو آنگلو بانگلو کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی اندھیری غار میں گرتے چلے جا رہے ہوں۔ ان کے ذہنوں پر اندھیرے کی چادر سی لپٹتی چلی گئی مگر پھر اچانک ہی یہ اندھیرے چھٹ گئے اور ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ وہ دونوں ابھی تک آپس میں لپٹے ہوئے تھے اور پھر انہیں سب کچھ صاف نظر آنے لگا۔ ان کے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا اور اس پانی کے عین درمیان میں وہ بڑے مزے سے تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ پانی میں ہونے

کے باوجود ان کا سانس باقاعدگی سے آ جا رہا تھا۔

"آنگو بھائی آنگو بھائی" بانگو نے اچانک آنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بات ہے بانگو بھائی"؟ آنگو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ آخر ہم کہاں جا رہے ہیں۔ وہ شیروں کی وادی کہاں ہے"؟ بانگو نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ شیروں کی وادی کہیں اس پانی کی تہہ میں ہوگی۔ جبھی یہ پانی ہمیں وہاں لئے جا رہا ہے۔" آنگو نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ یقیناً وہ شیر پانی کے بنے ہوئے ہوں گے۔ پھر تو ٹھیک ہے ہمیں جب پیاس لگے گی ہم شیر پی جائیں گے اس طرح شیر ختم ہو جائیں گے اور ہم شرط جیت جائیں گے۔" بانگو نے خوشی سے قلقاری مارتے ہوئے کہا۔

"مگر شرط تو یہ تھی کہ ہم دو سروں والے

شیر کا سر کاٹ کر لے جائیں"۔ آنگلو نے اُسے
یاد دلاتے ہوئے کہا۔
"ہاں! مجھے تو یاد ہی نہ رہا۔ یہ کم بخت
عورتیں اتنی شرطیں لگا چکی ہیں کہ اب تو یاد
بھی نہیں رہتا کہ کونسی شرط تھی"۔ بانگلو نے
بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا
اچانک پانی میں شدید ہلچل سی مچ گئی اور پھر
انہوں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ جتنی بڑی مچھلی
انتہائی تیزی سے تیرتی ہوئی ان کی طرف بڑھی
چلی آرہی تھی۔ اس کا خوفناک منہ کھلا ہوا تھا۔
اور خوفناک دانت چمک رہے تھے۔
"ارے باپ رے، اتنی بڑی مچھلی"۔ بانگلو نے
چیختے ہوئے کہا۔
"گھبراؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کھانے کا
بندوبست کر دیا ہے۔ تم خود سوچو۔ اگر پیاس
لگی تو شیر پئیں گے مگر بھوک لگی تو کیا
کھائیں گے۔ وہاں کھانے کو تو کچھ نہ ملے گا۔
اب ایسا کریں گے کہ مچھلی کھائیں گے اور شیر

پئیں گے۔" آنگلو نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔
"مگر ایسا نہ ہو کہ ہم سے زیادہ اس مچھلی کو بھوک لگی ہو اور وہ ہمیں کھا جائے۔" بانگلو نے خوف سے کپکپاتے ہوئے جواب دیا۔

اب مچھلی کافی نزدیک پہنچ چکی تھی اور اس کے خوفناک دانت اور زیادہ بھیانک لگنے لگے تھے۔

"ہاں! یہ بات تو سوچنے کی ہے۔ مگر اب پانی میں رہ کر تو میں سوچ بھی نہیں سکتا۔" آنگلو نے کہا۔

"تو پھر کہاں سوچیں اور اگر ہم نے سوچا نہ تو مچھلی ہمیں کھا جائے گی۔" بانگلو نے تبھی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ اس مچھلی کے پیٹ میں جاکر سوچیں کم ازکم وہاں پانی تو نہ ہوگا۔" آنگلو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ وہاں ہم اکیلے ہوں گے اور اطمینان سے بیٹھ کر سوچیں گے۔ اور جب ہم سوچ لیں گے پھر باہر آ جائیں گے۔" بانگلو

نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
اُسی لمحے خوفناک مچھلی اپنا منہ پھاڑے ان کے قریب پہنچ گئی۔
"ٹھہرو بڑی مچھلی! پہلے ہمیں اپنے پیٹ میں جانے دو۔ ہم وہاں بیٹھ کر سوچ لیں۔ پھر تم سے بات کریں گے"۔ آنگلو نے ہاتھ اُٹھا کر مچھلی سے مخاطب ہوکر کہا۔
مگر مچھلی بھلا ان کے کہنے سے کہاں رکتی تھی۔ اس نے ان پر حملہ کر دیا اور یہ حملہ اتنا خوفناک تھا کہ وہ دونوں بچ نہ سکے۔ اور وہ اس کے بڑے بڑے دانتوں کے درمیان سے گزر کر اس کے پیٹ کے اندر گھستے چلے گئے۔
مچھلی کا پیٹ اتنا بڑا تھا کہ انھیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بہت بڑے گنبد نما مقبرے میں آ گئے ہوں۔
مچھلی کے پیٹ کے اندر بھی پانی موجود تھا۔ مگر اس پانی کا رنگ سُرخ تھا اور اس میں سے سڑاند کی سی بُو آ رہی تھی۔ اب

وہ دونوں اس گندے اور سڑے ہوئے پانی میں ڈبکیاں کھا رہے تھے۔

"ارے باپ رے۔ یہ ہم کہاں آگئے ہیں۔ توبہ توبہ کتنی بدبُو ہے"۔ بانگو نے کہا۔

"ہاں! بڑی گندی بُو ہے۔ میرے خیال میں یہ مچھلی ہی غلیظ ہے۔ نجانے کب سے نہائی ہی نہیں"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"نہانا تو ایک طرف، مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ اس نے زندگی بھر منہ ہی نہ دھویا ہوگا"۔ بانگو نے مزید ٹکڑہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلو اس مچھلی سے کہیں کہ پہلے وہ نہا دھو لے۔ پھر ہم اس کے پیٹ میں آئیں گے"۔ آنگو نے کہا اور بانگو نے بھی سر ہلا دیا۔

اور پھر ان دونوں نے اس طرف تیزی سے تیرنا شروع کر دیا جدھر سے ہوا اندر آ رہی تھی۔ اور جلد ہی وہ مچھلی کے بڑے گلپھڑوں میں پہنچ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ مچھلی منہ سے سانس لے رہی ہوگی اس لئے

وہ اس کا منہ ڈھونڈتے ہوئے اس طرف چلے گئے جہاں سے ہوا آرہی تھی اب انہیں کیا معلوم کہ مچھلی انسانوں کی طرح منہ سے سانس لینے کی بجائے گلپھڑوں سے سانس لیتی ہے۔ چونکہ مچھلی بہت بڑی تھی اس لئے اس کے گلپھڑے بھی بہت بڑے تھے اور وہ تیزی سے ہل رہے تھے۔ وہ دونوں ان ہلتے ہوئے گلپھڑوں سے چمٹ گئے۔

ان دونوں کے وہاں پہنچنے کی وجہ سے شائد مچھلی کو سانس لینے میں رکاوٹ سی محسوس ہوئی۔ اس لئے اس نے تیزی سے ادھر اُدھر چکر لگانے شروع کر دیئے۔ مگر بانگلو جیسا موٹا آدمی جب گلپھڑے سے چمٹا ہوا ہو تو پھر بھلا مچھلی سانس کہاں سے لیتی۔ اور پھر جب مچھلی کا سانس بالکل رکنے لگا تو وہ انتہائی تیزی سے پانی کی سطح کی طرف بلند ہونے لگی۔

اور پھر جیسے ہی اس کا بڑا سا سر گلپھڑوں سمیت پانی سے باہر نکلا، اس نے

سانس لینے کے لئے اپنے بڑے سے سر کو انتہائی تیزی سے جھٹکا دیا۔ یہ جھٹکا اتنا زوردار تھا کہ ان کے ہاتھوں سے نہ صرف گلپھڑے چھوٹ گئے بلکہ وہ ہوا میں اُڑتے چلے گئے اور چونکہ مچھلی نے اپنے سر کو گردش دیکر جھٹکا دیا تھا اس لئے وہ اُڑتے ہوئے سیدھے دریا کے کنارے پر موجود جھاڑیوں میں جا گرے اور ان کے گلپھڑوں سے ہٹتے ہی چونکہ مچھلی کی سانس ٹھیک ہوگئی تھی اس لئے وہ تیزی سے پانی میں غوطہ کھاگئی اور وہ دونوں دریا کے کنارے جھاڑیوں پر پڑے رہ گئے۔

چند لمحے تو اس طرح اچانک گرنے سے ان کے ہوش و حواس معطل رہے، مگر پھر جلد ہی وہ ہوش میں آگئے اور اچھل کر زمین پر کھڑے ہوگئے۔ اب وہ اس دریا کے دوسرے کنارے پر موجود تھے اور ان کے پیچھے دُور تک گھنی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

"چلی گئی وہ غلیظ مچھلی، میں نے تو اُسے نہانے کے لئے کہنا تھا۔" بانگو نے اِدھر اُدھر

دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نہاتی رہے گی۔ میرا خیال ہے کہ پہلے ہم نہا لیں، مجھے تو اپنے جسم سے وہی مچھلی والی بدبو آ رہی ہے"۔ آنگو نے کہا۔

اور پھر بانگو بھی مان گیا کہ انہیں خود بھی نہانا چاہیئے کیونکہ مچھلی کے پیٹ کے اندر غلیظ اور سُرخ رنگ کے پانی سے ان کا تمام جسم اور کپڑے لتھڑے ہوئے تھے۔

چنانچہ چند لمحوں بعد انہوں نے کپڑے اتارے اور پھر پہلے انہوں نے دریا کے پانی میں کپڑے دھونے شروع کر دیئے۔

وہ دونوں اپنے اپنے کپڑے دھو رہے تھے کہ اچانک ایک لہر آئی اور بانگو کے ہاتھ سے اس کے کپڑے چھوٹ گئے۔

"ارے ارے میرے کپڑے"۔ بانگو نے انہیں پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر دریا کی تیز لہریں انہیں دُور بہا کر لے گئیں۔

"کیا ہوا ارے کپڑے بھاگ گئے"۔ آنگو نے جو اپنے کپڑوں کو دھونے میں مصروف تھا چونک

کر کہا۔ اور پھر اُسے بھی اپنے کپڑوں کا خیال نہ رہا اور اس کے کپڑے بھی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دریا کی لہروں کی نذر ہو گئے۔

"ارے تمہارے کپڑے بھی بھاگ رہے ہیں"۔ بانگو نے چیخ کر کہا اور جب تک آنگو متوجہ ہوتا، اس کے کپڑے بھی دریا کے وسط میں پہنچ چکے تھے اور اب وہ دونوں مختصر سی نیکریں پہنے پورے جسم سے ننگے دریا کے کنارے کھڑے حیرت سے پلکیں جھپکا رہے تھے۔

"بڑے بے وفا نکلے یہ کپڑے۔ سچ مچ ہی بھاگ گئے"۔ بانگو نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ان کو بھی جلد پتہ چل جائیگا۔ جب مچھلیاں انہیں پکڑ کر پہن لیں گی۔ تب یہ ہمیں یاد کریں گے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"پھر تو وہ مچھلیاں آنگو بانگو بن جائیں گی اور شہزادی سے شادی کر لیں گی۔ اور ہم

ٹاپتے رہ جائیں گے"۔ بانگلو نے انتہائی فکرمندانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! یہ بات تو سوچنے کی ہے۔ ہم شرطیں پوری کرتے رہ گئے اور شادی آنگلو بانگلو مچھلیاں کرلیں گی۔ مگر ایک بات ہے بانگلو"۔ آنگلو نے اچانک خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہیں خوشی ہو رہی ہے جبکہ مجھے کنوارے رہ جانے پر رونا آرہا ہے"۔ بانگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بات یہ ہے بانگلو کہ آنگلو بانگلو مچھلیاں زیادہ سے زیادہ مچھلی شہزادی سے شادی کرلیں گی تو کرتی رہیں۔ اس دریا کی مچھلیاں نہاتی نہیں، اس طرح مچھلی شہزادی بھی نہاتی نہ ہوگی اور بدبُو دار اور گندی ہوگی"۔ آنگلو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں! واقعی گندی شہزادی مچھلی سے آنگلو بانگلو مچھلیاں ہی شادی کریں۔ ہم کیوں کریں۔ ہم تو اس شہزادی سے شادی کریں گے جو روزانہ نہاتی ہو"۔ بانگلو نے بھی اس

بار خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"مگر ہم تو ابھی تک نہائے نہیں۔ اگر ہمارے نہانے سے پہلے کوئی نہاتی ہوئی شہزادی آگئی تو پھر وہ ہم سے شادی نہ کریگی"۔ آنگلو نے کہا۔
"ارے ہاں جلدی سے نہالو۔ کوئی نہ کوئی شہزادی آنے ہی والی ہوگی"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے دریا کا پانی اچھال اچھال کر اپنے جسم پر ڈالنا شروع کر دیا۔ اُسے نہاتا دیکھ کر آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ اس نے بھی تیزی سے نہانا شروع کر دیا۔
نہا دھوکر جب وہ فارغ ہوئے تو ان کے جسم خاصے ہلکے پھلکے ہوچکے تھے اور طبیعت میں فرحت سی آگئی تھی۔
"مجھے تو نیند آرہی ہے آنگلو! ہوسکتا ہے کوئی شہزادی خواب میں آجائے اور بغیر کوئی شرط لگائے مجھ سے شادی کرلے۔ اس لئے میں تو سو رہا ہوں"۔ بانگلو نے

جھاڑیوں کے اوپر لیٹے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آنکھیں بند کر لیں۔

"واہ واہ! تمہارے خواب میں شہزادی آجاتے اور تم شادی کر لو اور میں جاگتا رہوں اور کنوارہ رہ جاؤں"۔ آنگو نے جواب دیا اور پھر وہ بھی تیزی سے جھاڑیوں پر لیٹ گیا اور اس نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔

یہ شاید نہانے کا اثر تھا یا پھر وہ کافی دُور سے وحشیوں کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے آئے تھے کہ لیٹ کر آنکھیں بند کرتے ہی وہ گہری نیند میں کھو گئے اور پھر بانگو کے خوفناک خراٹوں سے اردگرد کا ماحول گونجنے لگا۔

یُوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی پن چکی چل رہی ہو یا ہزاروں بھوت مل کر چیخ رہے ہوں۔

وہ دونوں اتنی گہری نیند سو رہے تھے کہ انہیں دُور سے شیروں کے دھاڑنے کی آوازیں جو تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں

سنائی ہی نہ دیں۔ وہ اُسی طرح مست پڑے رہے۔

شائد وہ بھول گئے تھے کہ اس وقت وہ خوفناک شیروں کی وادی میں ہیں اور شائد شیروں نے ان دونوں کی بُو سونگھ لی تھی اس لئے وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔

شیروں کے دھاڑنے کی خوفناک آوازیں لمحہ بہ لمحہ نزدیک آتی جارہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہزاروں شیر مل کر دھاڑتے ہوئے آنگو بانگو کی طرف دوڑے چلے آرہے ہوں۔

اور پھر جب شیروں کی دھاڑوں سے آس پاس کی فضا گونج اٹھی تو سب سے پہلے آنگو کی آنکھ کھلی اور دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر کھڑا ہوگیا جیسے اس کے پیروں میں سپرنگ نکل آتے ہوں۔ شیروں کی دھاڑیں اب کافی نزدیک آگئی تھیں۔

"بانگو! ارے موٹے بانگو اٹھو جلدی۔ شیر شہزادی بینڈ باجے بجاتی چلی آرہی ہے"۔ آنگو نے تیزی سے خراٹے لیتے ہوئے بانگو کو جھنجوڑتے ہوئے کہا۔

"کک کک کیا کہہ رہے ہو بینڈ باجے۔ میری برات آرہی ہوگی"۔ بانگو نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری برات کہاں سے آجائیگی؟ موٹے آدمیوں کی برات آتی نہیں جاتی ہے قبرستان کی طرف"۔ آنگو نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے! یہ تو شیروں کی آواز لگتی ہیں"۔ اچانک بانگو کے چھوٹے دماغ میں خیال آیا۔

"ہاں ہاں! اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ شیر شہزادی کی برات آرہی ہے مجھ کو دولہا بنانے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"شیر شہزادی کی بارات! مگر یہ تو بلینڈ باجوں کی بجائے شیروں کے دھاڑنے کی

آوازیں ہیں"۔ بانگو نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تیری عقل واقعی مونگ پھلی جتنی ہے۔ بھئی شیر شہزادی کے ساتھ شیروں کی آوازیں نکالنے والے بینڈ ہی ہوں گے اب بھلا بانسریاں اور ڈھول تو ہونے سے رہے"۔ آنگو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! بات تو سمجھ میں آرہی ہے یعنی بینڈ باجے والے شیر دھن بجاتے آرہے ہیں"۔ بانگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل یہی بات ہے۔ اچھا اب تم میرا شیر شہزادی سے نکاح پڑھانے کی تیاری کرو"۔ آنگو نے اپنا کمزور سا سینہ زبردستی پھلاتے ہوئے کہا۔

"میں، اور تمہارا نکاح پڑھواؤں ؟ یہ کیا کہہ رہے ہو ؟ اپنے نکاح کے لئے کوئی اور ڈھونڈو۔ میں تو اپنا نکاح پڑھوں گا"۔ بانگو نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ہمارے کپڑے واپس آگئے ہیں"۔ اچانک آنگو نے کہا۔ اس کی نظریں ذرا دُور دریا کے کنارے پر جمی ہوئی تھیں، جہاں ان دونوں کے کپڑے ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ مچھلیوں نے دھو کر بھیجے ہیں۔ آؤ انہیں پہن لیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ پھر بھاگ جائیں"۔ بانگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے۔

کپڑے واقعی دُھلے دھلائے موجود تھے شاید موجوں نے انہیں باہر کنارے پر اچھال دیا تھا۔

ان دونوں نے جلدی سے اپنے کپڑے پہن لئے۔ اور پھر جیسے ہی وہ کپڑے پہن کر فارغ ہوئے، اچانک سامنے کی جھاڑیوں سے سینکڑوں کی تعداد میں انتہائی خوفناک شیر نمودار ہوئے۔ وہ مسلسل دھاڑ رہے تھے اور ان کی سُرخ آنکھیں شعلے برسا رہی

تھیں۔

"ارے باپ رے! یہ تو اصلی شیر ہیں بینڈ باجے والے نہیں"۔ آنگو بانگو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں خوف کے مارے تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔

شیر جو پہلے دوڑتے ہوئے آرہے تھے اب آہستہ آہستہ گروہ کی صورت میں آگے بڑھنے لگے تھے۔ جہاں تک نظر پڑتی تھی شیر ہی شیر تھے۔

آنگو بانگو کو دیکھکر شیروں کی خوفناک آنکھوں میں بے پناہ چمک اُبھر آئی تھی۔

"بھائی شیرو! خدا کے لئے رُک جاؤ۔ پہلے ہماری بات سُن لو۔ ہم تمہارے مہمان ہیں"۔ آنگو نے ہاتھ اٹھاکر شیروں سے مخاطب ہوکر کہا۔ مگر خوف کی شدت سے اس کی آواز لرز رہی تھی اور وہ قدم بہ قدم پیچھے ہٹتا جا رہا تھا۔

بانگو غریب کے منہ سے تو دہشت کے مارے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔

ادھر شیر آہستہ آہستہ آگے بڑھے چلے آرہے تھے اور پیچھے وہ خوفناک دریا تھا. جس میں پہاڑ جیسی مچھلیاں موجود تھیں آنگو بانگو دونوں کو موت اب صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"ارے کم بختو رک بھی جاؤ۔ آگے بڑھے چلے آرہے ہو۔ تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ ہمارے پیچھے دریا ہے"۔ اچانک آنگو نے غصیلے لہجے میں شیروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"آنگو! کیوں نہ ہم اپنا رُخ بدل لیں پھر ہمارے پیچھے دریا نہ رہے گا"۔ اچانک بانگو کو نئی سوجھی۔

"ارے ہاں! واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ چلو جلدی سے رُخ بدل لو۔ دریا ہمارے پیچھے نہ رہے گا"۔ آنگو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں انتہائی تیزی سے مُڑ گئے۔ اب ان کا رُخ دریا کی طرف تھا

اور شیر ان کی پشت پر تھے۔
شیر اسی طرح قدم بہ قدم آگے بڑھے
چلے آرہے تھے۔
"اب بیشک آجاؤ۔ ہمیں کوئی فرق نہیں
پڑتا۔ ہمارے پیچھے اب دریا نہیں" آنگو
نے پہلی بار خوشی سے بھرپور لہجے میں
کہا۔
"دیکھا! میں نے کیسی تجویز بتائی ہے۔ اب
یہ شیر ہمارا کیا بگاڑ لیں گے"۔ بانگو نے
شوخ لہجے میں کہا۔
اب وہ دونوں دریا کے کنارے پر پہنچ
چکے تھے اور ادھر شیر اور ان کے درمیان
اب فاصلہ خاصا کم رہ گیا تھا۔
وہ دونوں دریا کی طرف اپنا رُخ کئے
کھڑے تھے مگر گردن موڑ کر دیکھ شیروں
کی طرف ہی رہے تھے۔
جب شیر کافی نزدیک آگئے تو اچانک
ان میں سے ایک بڑا سا شیر آگے بڑھ
آیا اور باقی شیر وہیں رُک گئے۔ انہوں نے

دھاڑنا بند کر دیا تھا۔ اب وہ صرف غرا رہے تھے۔

وہ بڑا سا شیر آگے بڑھ کر ایک لمحے کے لئے رُکا، پھر اس کا پیٹ زمین سے لگ گیا اور دُم تیزی سے دائرے کی صورت میں گھومنے لگی۔ اس کے انداز سے محسوس ہورہا تھا کہ وہ حملہ کرنے ہی والا ہے۔

"دیکھو! یہ بڑا شیر ہمارے سامنے جُھک کر سلام کررہا ہے"۔ آنگو نے شیر کو زمین سے لگتے دیکھ کر بانگو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! مگر ہم نے تو ان کی طرف پشت کر رکھی ہے۔ اگر ہم منہ ان کی طرف کرلیں تو یقیناً یہ بیٹھنے کی بجائے لیٹ کر سلام کرے گا"۔ بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل کرے گا۔ کیسے نہیں کرے گا"۔ آنگو نے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے اپنا رُخ بدلا۔ اور اُسے رُخ بدلتے دیکھکر بانگو

بھلا کیسے پشت کئے کھڑا رہتا۔ وہ بھی تیزی سے مڑ گیا۔

اور پھر جیسے ہی ان کا رُخ شیروں کی طرف ہوا، اسی لمحے اس بڑے شیر نے ان دونوں پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا رُخ بانگو کی طرف تھا۔ شاید اس نے اُسے صحت مند سمجھ کر پہلے کھانے کا پروگرام بنایا تھا۔

"ارے باپ رے، یہ تو اب گلے ملنے آرہا ہے"۔ آنگو بانگو کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ شاید شیر سے گلے ملنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ آتے اور شاید اس طرح ان کا آگے بڑھنا فائدہ مند ثابت ہوا۔ کیونکہ اب شیر کا اندازہ غلط ہو گیا اور وہ بانگو کے سر سے اوپر ہوتا ہوا سیدھا پیچھے دریا میں جا گرا اور اس کے حلق سے ایک خوفناک دھاڑ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی باقی شیر بھی دھاڑنے لگے۔ ان کی آوازوں سے اب بے پناہ غصّہ

جھلک رہا تھا۔
"ارے ارے یہ تو دریا میں جا گرا"۔
ان دونوں نے بے اختیار مڑتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے نہانے گیا ہے تاکہ نہا دھو کر ہم سے گلے ملے"۔ آنگو نے کہا مگر دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کیونکہ جیسے ہی وہ خوفناک شیر دریا میں گرا، کسی طرف سے وہی پہاڑ جیسی خوفناک مچھلی نمودار ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے شیر اس کے پھاٹک جیسے دھانے میں غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی مچھلی نے پانی میں غوطہ لگایا اور غائب ہو گئی۔
"اب تو یقیناً اسے نہانا پڑے گا۔ بڑی گندی مچھلی نے اسے کھایا ہے"۔ آنگو نے خوشی سے قلقاری مارتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے اچانک تمام شیر مل کر خوفناک آواز میں دھاڑنے اور پھر ان سب کے پیٹ زمین سے مل گئے۔ اب شاید وہ سب

مل کر ان دونوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔

"ارے ارے رک جاؤ۔ اتنے سارے شیروں سے بھلا ہم کیسے گلے مل سکتے ہیں۔ ایک ایک کر کے آؤ بیوقوفو۔" آنگو بانگو نے چیخ کر شیروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسی لمحے اچانک بانگو کی نظر قریب موجود ایک بڑے سے درخت پر پڑ گئی جو نہ صرف خاصا مضبوط تھا بلکہ کافی بلند بھی تھا۔

"کیوں نہ اس درخت پر چڑھ جائیں۔ اس طرح سارے شیر اکٹھے نہ مل سکیں گے باری باری چھلانگ لگا کر آئیں گے اور ہم مل کر نیچے کھڑے ہو جائیں گے"۔ بانگو نے آنگو سے کہا۔

اور پھر جیسے ہی آنگو نے سر ہلایا دونوں تیزی سے درخت کی طرف دوڑے۔ بانگو چونکہ درخت کے بے حد قریب تھا اس لئے وہ پہلے تنے کے قریب پہنچ گیا۔

ادھر شیر ان دونوں کو درخت کی طرف دوڑتے دیکھکر یکدم رُک گئے۔ شائد انہوں نے حملے کا ارادہ بدل لیا تھا۔

اور پھر بانگو بھاری جسم ہونے کے باوجود انتہائی تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ آنگو بھی اس کے پیچھے تھا۔

چند ہی لمحوں میں وہ دونوں درخت کی اوپر والی شاخوں پر پہنچ چکے تھے۔

شیر دُور کھڑے انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"اب آؤ باری باری چھلانگ لگاؤ اور گلے مِل لو"۔ ان دونوں نے شاخوں پر بیٹھتے ہی شیروں سے مخاطب ہوکر کہا۔

شیروں نے جب انہیں درخت پر چڑھتے دیکھا تو وہ تیزی سے دوڑے اور پھر درخت کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ ایک لمحے کے لئے ان سب نے سر اٹھاکر اوپر کی طرف دیکھا اور پھر اچانک شیر آگے بڑھے اور ان سب نے پوری قوت سے

درخت کی طرف چھلانگیں لگا دیں۔ چونکہ شیر کثیر تعداد میں تھے۔ اس لئے ان میں سے کئی پوری قوت سے درخت کے تنے سے ٹکرائے اور ان کی ٹکروں سے درخت بُری طرح ہلا اور آنگو بانگو جو بڑے اطمینان سے شاخوں پر بیٹھے ہوئے تھے سنبھل نہ سکے اور نیچے گرنے لگے اور انہیں گرتا دیکھ کر باقی شیروں نے دھاڑتے ہوئے یقیناً خوشی کا اظہار کیا۔

ادھر اچانک گرنے کی وجہ سے ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکل گئیں۔

مگر اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ آنگو اوپر سے گر کر ایک نچلی شاخ سے اس طرح لٹک گیا کہ اس کا دھڑ نیچے تھا جب کہ دونوں بازو شاخ کی دوسری طرف تھے۔ اس طرح وہ پیٹ کے بل[1] شاخ سے لٹکا ہوا تھا اور بانگو کے نیچے شاخ تو نہیں تھی البتہ ٹوٹی ہوئی شاخ کا ایک سرا ضرور تھا اور پھر اس

---

[1]: اس منظر کے لئے سرورق دیکھئے۔

کی گھیرے دار شلوار اس ٹوٹی ہوئی شاخ سے اٹک گئی اور وہ اس شاخ کے سہارے ہوا میں ایک لمحے کے لئے لٹکا رہا دوسرے لمحے اس کے ہاتھ اسی شاخ پر پڑ گئے جس سے بانگو لٹکا ہوا تھا اور اس نے پوری مضبوطی سے وہ شاخ پکڑلی مگر اب یہ ان کی بدقسمتی تھی کہ شاخ اتنی مضبوط نہ تھی کہ بیک وقت ان دونوں کا بوجھ سنبھال سکے۔ چنانچہ ایک زبردست چرچراہٹ سے وہ ٹوٹی اور وہ دونوں شاخ سمیت عین نیچے کھڑے ہوئے شیروں کے درمیان آ گرے۔

ان کے اچانک گرنے اور شاخ کے ٹوٹنے کی چرچراہٹ سے ایک لمحے کے لئے تو شیر گھبرا گئے اور تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

مگر جیسے ہی وہ دونوں اُٹھکر کھڑے ہوئے شیر ایک بار پھر ان کی طرف بڑھے۔

"ارے خدا کا خوف کرو۔ پہلے ہمیں چوٹیں تو سہلانے دو کم بختو! آخر ہم اوپر سے گرے ہیں۔ چوٹیں تو ہمیں ضرور لگی ہوں گی۔" ان دونوں نے اپنے جسموں کو دونوں ہاتھوں سے ٹٹولتے ہوئے کہا۔

مگر ظاہر ہے شیر بھلا ان کی چوٹوں کی کہاں پرواہ کرتے تھے۔ ان سب نے مل کر دھاڑتے ہوئے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں یوں لگا جیسے شیروں کا بادل سا ان پر چھاتا چلا جا رہا ہو۔ خوف کے مارے ان کی گھگھی سی بندھ گئی اور دہشت سے ان کے دماغوں پر اندھیرے سے پھیلتے چلے گئے۔

خوفناک شیر آنگو بانگو کے درخت سے
گرتے ہی ان پر ٹوٹ پڑے اور ظاہر ہے
کہ سینکڑوں شیروں کے بیک وقت حملے کے
بعد آنگو بانگو کے بچ نکلنے کا سوال
ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔
ادھر درخت سے گرتے ہی اور اتنے
خوفناک شیروں کو اپنے اوپر حملہ کرتے دیکھ
کر وہ خوف اور دہشت سے بیہوش ہو کر
گر گئے۔
مگر عجیب بات یہ تھی کہ شیروں نے
آنگو بانگو پر حملہ تو ضرور کیا مگر جیسے

ہی شیروں کے پنجے اور منہ آنگلو بانگلو کے جسموں سے ٹکرائے، شیر یُوں اچھل کر دُور جا گرتے۔ جیسے انہیں بجلی کے جھٹکے لگ رہے ہوں۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے شیر آنگلو بانگلو سے یوُں دور ہٹنے لگے جیسے وہ دونوں ان کے لئے مصیبت بن گئے ہوں۔ شیروں کے دھاڑنے سے کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ جب کہ ان کے درمیان آنگلو بانگلو دہشت کے مارے زمین پر بیہوش پڑے ہوئے تھے۔

اب شیروں نے ان دونوں کے گرد حلقہ سا بنا لیا تھا اور وہ بڑے غضبناک انداز میں دھاڑ رہے تھے۔ مگر آگے نہیں بڑھ رہے تھے۔ یوُں لگتا تھا کہ جیسے وہ ان دونوں سے خوف زدہ ہوگئے ہوں۔

ابھی انہیں دھاڑتے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک دُور سے شیر کے دھاڑنے جیسی آواز سنائی دی۔ مگر یہ

انسانی آواز تھی۔ البتہ انداز شیر کے دھاڑنے جیسا ہی تھا۔

اس آواز کو سنتے ہی آنگھو بانگو کے گرد موجود شیر اچانک خاموش ہوگئے اور وہ سب تیزی سے مڑ کر اُدھر دیکھنے لگے جدھر سے یہ آواز آئی تھی۔ قدِآدم جھاڑیوں کی وجہ سے ادھر کوئی چیز نظر نہ آرہی تھی۔ مگر اس کے باوجود شیر یوں خاموش کھڑے تھے جیسے اس آواز کا ادب کر رہے ہوں۔

تھوڑی دیر بعد اچانک جھاڑیوں میں سے دو شیر نمودار ہوئے۔ یہ شیر باقی شیروں کی نسبت قد میں اونچے تھے اور انتہائی خوفناک تھے۔ ان میں سے ایک شیر کی پشت پر ایک نوجوان عورت سوار تھی جس نے شیر کی کھال کا لباس پہنا ہوا تھا اس کے خوبصورت سنہرے بال اس کے شانوں پر پھیلے ہوئے تھے جبکہ دوسرے شیر کی پشت پر ایک سفید داڑھی والا بوڑھا

سوار تھا۔ اس نے بھی شیر کی کھال کا لباس پہنا ہوا تھا۔ البتہ اس نے اپنے سر پر سفید پٹی باندھی ہوئی تھی وہ دونوں یوں شیروں کی پشت پر بیٹھے تھے جیسے لوگ گھوڑے کی پشت پر سواری کرتے ہیں۔
آنگلو بانگلو کے گرد موجود تمام شیروں نے انہیں دیکھتے ہی اپنے سر جھکا دیئے۔
"یہ سارے شیر یہاں کیوں اکٹھے ہیں"؟ نوجوان عورت نے اس بوڑھے سے مخاطب ہوکر کہا۔
اور اس عورت کی بات سنتے ہی اس بوڑھے نے اپنے حلق سے شیروں جیسی غراہٹ بھری آواز نکالی۔ جس کے جواب میں آنگلو بانگلو کے قریب موجود ایک شیر نے دھاڑتے ہوئے کچھ کہا۔
"اوہ تو کوئی بدقسمت انسان اِدھر آ نکلا ہے"۔ شہزادی نے شیر کا جواب سنتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں وہ دونوں آنگلو بانگلو کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"ارے یہ تو دو آدمی ہیں اور شاید دونوں زندہ ہیں" اس عورت نے شیر کی پشت سے چھلانگ مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی آنگلو بانگلو کی طرف بڑھی۔ قریب آکر وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ وہ بوڑھا بھی اب شیر کی پشت سے نیچے اتر آیا تھا۔

"واقعی شہزادی صاحبہ! یہ دونوں زندہ ہیں" بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسی لمحے شہزادی نے اپنے حلق سے شیروں کی آواز نکالی اور پھر دو چار شیروں نے اکٹھے ہی اس کی بات کا جواب دیا۔ یقیناً وہ دونوں شیروں کی نہ صرف زبان سمجھتے تھے بلکہ ان کی زبان میں بات بھی کر لیتے تھے اس لئے جیسے ہی وہ شیروں جیسی آواز نکال کر ان سے کچھ پوچھتے تو شیر فوراً ان کی بات کا جواب دیتے۔

"بدبو، ان کے جسموں سے تو بدبو آتی

ہے"۔ شہزادی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"ہاں! شہزادی صاحبہ! شیر بتا رہے ہیں کہ ان کے جسموں سے پہاڑ مچھلی کی بدبُو آتی ہے اور تم جانتی ہو کہ شیر اس بدبُو سے بہت ڈرتے ہیں"۔ اس بوڑھے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مگر پہاڑ مچھلی کی بدبُو ان کے جسموں سے کیسے آسکتی ہے؟ یہ بدبُو اسی صورت میں آسکتی ہے جب یہ پہاڑ مچھلی کے پیٹ میں پہنچ جائیں اور ظاہر ہے اگر یہ اس کے پیٹ میں پہنچ جاتے تو زندہ واپس نہ نکل سکتے تھے"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں جرح کرتے ہوئے کہا۔
"اب اس بارے میں تو یہ خود ہی بتاسکتے ہیں کہ پہاڑ مچھلی کی بدبُو ان کے جسموں سے کیسے آرہی ہے"۔ بوڑھے نے اُلجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔
"ہاں وزیر بابا! میں ان سے یہ بات ضرور پوچھوں گی۔ بڑے عرصے کے بعد تمہارے علاوہ

کسی زندہ انسان سے باتیں کرنے کا موقع ملا ہے ورنہ اب تک تو اگر بھولا بھٹکا کوئی آدمی وادی میں آ نکلتا تھا تو شیر اُسے ایک لمحے میں چٹ کر جاتے تھے"۔ شہزادی نے کہا۔

"ہاں! ویسے یہ کوئی بہت ہی خوش قسمت انسان لگتے ہیں جو اس طرح شیروں سے بچ گئے ہیں۔ میں انہیں ہوش میں لے آتا ہوں"۔ وزیر بابا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سیدھا آنگلو کے قریب پہنچا اور اس نے ایک ہاتھ آنگلو کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک چٹکی میں پکڑلی۔ اس طرح آنگلو کی سانس بند ہوگئی اور زیادہ سے زیادہ ایک منٹ بعد ہی آنگلو کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اُسے ہوش میں آتا دیکھ کر وزیر بابا نے دونوں ہاتھ ہٹا لئے۔

دوسرے لمحے ایک زبردست چھینک مار کر آنگلو ہوش میں آگیا۔ اور ہوش میں آتے

ہی وہ اچھل کر بیٹھ گیا اور حیرت سے
اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔
اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں شہزادی
پر پڑیں اس کے جسم کو ایک زور دار
جھٹکا لگا اور وہ یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا
جیسے کسی نے مُردہ جسم میں رُوح پھونک
دی ہو۔
"واہ واہ! خدا کی قسم لُطف آگیا۔ اتنی
خوبصورت بیوی کے متعلق تو میں نے کبھی
خواب میں بھی نہ سوچا تھا۔" آنگلو نے
خوشی سے باچھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور پھر
وہ یوں تیزی سے شہزادی کی طرف بڑھا
جیسے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگا لینا چاہتا
ہو۔
"ارے ارے پیچھے ہٹو۔ یہ کہاں بھاگے آرہے
ہو۔" شہزادی نے اُسے یوں بے ساختہ اپنی
طرف بڑھتے دیکھ کر جھجکتے ہوئے کہا اور اس
کی بات سُن کر آنگلو یکدم رُک گیا۔ البتہ
اس کی نظریں شہزادی پر یوں جمی ہوئی تھیں

جیسے مقناطیس سے لوہا چمٹ جاتا ہے۔
" واہ! کیسے پیچھے ہٹوں؟ خدا خدا کر کے تو بغیر شرط کے مجھے بیوی ملی ہے اور اب میں پیچھے ہٹ جاؤں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"؟ آنگلو نے کہا۔
" یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟ بیوی بیوی کی رٹ لگا رکھی ہے۔ ادب سے جھک جاؤ پاگل آدمی۔ یہ شیر شہزادی ہیں شیروں کی ملکہ" بوڑھے وزیر نے بید غصیلے لہجے میں کہا۔
" شیروں کی ملکہ! لاحول ولاقوۃ۔ تمہارا دماغ شاید بہت بوڑھا ہوگیا ہے۔ ملکہ تو انسانوں کی ہوتی ہے۔ شیروں کی ملکہ تو کوئی شیرنی ہوگی۔ یوں کہو کہ آنگلو کی ملکہ" آنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
" آخر تم ہو کون؟ اور کہاں سے آئے ہو"؟ شیر شہزادی نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
" میں! تم مجھے نہیں جانتی، کمال ہے۔

حیرت ہے۔ اتنی کم علمی اچھی نہیں ہوتی کہ اپنے شوہر کو بھی نہ پہچانو۔ میرا نام آنگو ہے اور یہ میرا بھائی بانگو ہے۔ ارے مگر بانگو کہاں گیا"؟ آنگو نے بانگو کا نام لیتے ہی چونک کر کہا۔ شائد ہوش میں آنے کے بعد پہلی بار اُسے بانگو کا خیال آیا تھا جو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"ارے یہ تو بیہوش پڑا ہوا ہے۔ چلو اچھا ہے بیہوش ہی پڑا رہے۔ اگر یہ ہوش میں آگیا تو مجھے آدھی شہزادی بانٹنی پڑے گی۔ یار پاگل بوڑھے! ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی تیر کو کہہ کر بانگو کو کھا جائے۔ پھر میں اطمینان سے سالم شہزادی سے شادی کر لونگا"۔ آنگو نے وزیر بابا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" شہزادی صاحبہ! یہ شخص مجھے پاگل لگتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے واپس دریا میں دھکیل دینا چاہیئے"۔ وزیر بابا نے غصیلے انداز

میں شہزادی سے مخاطب ہوکر کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سُرخ ہورہا تھا۔ آسے شائد آنگلو کا دیا ہوا خطاب "پاگل بوڑھے" پر بےحد غصہ آگیا تھا۔

"ہاں ہے تو پاگل ہی، مگر باتیں دلچسپ کرتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کے موٹے ساتھی کو ہوش میں لے آؤ۔ شائد وہ سمجھدار ہو"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اسے ہوش میں نہ لانا۔ یہ بڑا خطرناک آدمی ہے"۔ آنگلو نے ہاتھ اٹھا کر بانگلو کی طرف بڑھتے ہوئے وزیر بابا کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"خطرناک آدمی! کیا مطلب؟ میں سمجھی نہیں"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"شیر شہزادی عرف آنگلو کی ملکہ! یہ میرا بھائی بانگلو ہے۔ یہ جب ہوش میں آتا ہے تو مُکہ مار کر بڑے بڑے دیوؤں کے پیٹ پھاڑ دیتا ہے۔ مگر ایک بات ہے کہ میں بھی اس سے کم نہیں۔ میں سر سے

ٹکر مار کر ہاتھیوں کو پچھاڑ دیتا ہوں۔ کہو تو ٹکر مار کر دکھاؤں؟" آنگلو نے بانگلو کی بات کرتے کرتے اپنی تعریف شروع کر دی۔ دراصل اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ اگر میں نے بانگلو کی زیادہ تعریف کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ شہزادی اس کی تعریف سے خوش ہوکر اس سے شادی کر لے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بانگلو کی تعریف چھوڑ کر اپنی تعریف شروع کر دی تھی۔

مگر اس سے پہلے کہ شہزادی اس کی بات کا جواب دیتی، وزیر بابا نے بانگلو کو ہوش دلا دیا اور وہ ایک خوفناک چھینک مار کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بانگلو! ان سے ملو۔ یہ میری بیوی شیر شہزادی عرف آنگلو کی ملکہ ہیں۔" آنگلو نے جب بانگلو کو ہوش میں آتے دیکھا تو فوراً ہی تعارف کرانا شروع کر دیا تاکہ بانگلو پر ثابت ہو جائے کہ شہزادی اکیلی اس کی بیوی ہے۔

"شیر شہزادی، اور آنگلو کی ملکہ اور تمہاری بیوی؟ واہ ایسے کیسے ہوسکتا ہے کہ تم دو دو عورتوں سے شادی کرو اور میں کنوارہ ہی رہ جاؤں۔ میں تمہارا بھائی ہوں اس لئے ایک عورت میری ہوگی۔ بس ٹھیک ہے کہ شیر شہزادی میری بیوی اور آنگلو کی ملکہ تمہاری بیوی۔ بالکل ٹھیک۔ آؤ شیر شہزادی میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہارا شوہر بانگلو ہوں"۔ بانگلو نے بات ختم ہوتے ہی تیزی سے آگے بڑھ کر سامنے کھڑی شیر شہزادی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مگر شیر شہزادی نے بیحد غصیلے انداز میں اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"پرے ہٹو موٹے ریچھ۔ تمہاری یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میرا ہاتھ پکڑو۔ اور تم بھی سنو لمبے اونٹ! اب اگر تم نے مجھے بیوی کہا تو میں شیروں کو حکم دے دونگی اور وہ تمہاری تکہ بوٹی کرکے رکھ دیں گے"۔ شہزادی نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے یعنی آنگلو کو لمبا اونٹ کہہ رہی ہو۔ اس آنگلو کو جو دنیا کا سب سے بہادر آدمی ہے"۔ آنگلو کو بھی شہزادی کی بات پر غصہ آگیا تھا۔

"غلط بات مت کرو آنگلو! دنیا میں سب سے بہادر تو میں ہوں اور سنو شہزادی! تم نے مجھے موٹا ریچھ کہہ کر میری توہین کی ہے۔ اس توہین کے بدلے میں تم کو مجھ سے شادی کرنی ہوگی ورنہ میں مُکہ مار کر تمہارا پیٹ پھاڑ دوں گا"۔ بانگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ وہ بھی بول پڑا۔

"خاموش رہو، تم واقعی پاگل ہو، اور میں اب زیادہ دیر تمہارا پاگل پن برداشت نہیں کرسکتی"۔ شہزادی نے انتہائی کڑک دار لہجے میں کہا اور پھر وزیر بابا سے مخاطب ہوکر بولی۔

"وزیر بابا"۔

"جی شہزادی صاحبہ"۔ قریب کھڑے ہوئے بوڑھے وزیر نے ادب سے سر جھکاتے ہوتے جواب

دیا۔
"شیروں کو حکم دو کہ ان پاگلوں کی بوٹیاں اڑا دیں۔ انہوں نے میری توہین کی ہے اور میں انہیں اپنے سامنے مرتا دیکھنا چاہتی ہوں"۔ شہزادی کے لہجے میں بیحد غصہ نمایاں تھا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ اور بھی زیادہ حسین ہوگیا تھا۔
"مگر شہزادی صاحبہ! آپ شائد غصے میں بھول گئی ہیں کہ ان کے جسموں سے پہاڑ مچھلی کی بُو آرہی ہے اس لئے شیر ان کے نزدیک نہیں آ رہے۔ پھر وہ میرے حکم پر کیسے حملہ کریں گے"۔ وزیر بابا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا
"اوہ! اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا"۔ شہزادی نے جواب دیا اور پھر وہ آنگلو بانگلو سے مخاطب ہوئی۔
"تم دونوں کے جسموں سے پہاڑ مچھلی کی بُو کیسے آرہی ہے"؟ شہزادی کے لہجے میں اس بار غصے کی بجائے حیرت کا عنصر

نمایاں تھا۔

"پہاڑ مچھلی کی بُو؟ یہ پہاڑ مچھلی کیا ہوتی ہے شہزادی"؟ آنگو بانگو نے بیک وقت سوال کیا۔

"اس دریا میں ایک پہاڑ جیسی مچھلی رہتی ہے۔ یہ مچھلی اتنی بڑی ہے کہ سالم شیر کو نگل جاتی ہے۔ ہم اسے پہاڑ مچھلی کہتے ہیں۔ تمہارے جسموں میں سے اس کی بُو آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیر تم پر حملہ نہیں کر رہے"۔ شہزادی نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تم کہیں اس مچھلی کی بات تو نہیں کر رہی ہو جس کے پیٹ میں ہم سوچنے کے لئے داخل ہوئے تھے۔ مگر اس کے اندر بڑی گندی بدبُو تھی اس لئے ہم واپس باہر آگئے تھے"۔ آنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مگر آنگو! ہم تو باہر نکل کر خوب نہاتے تھے پھر ہمارے جسم سے بُو کیسے آسکتی ہے"۔ بانگو نے کہا۔

"ہمارے جسموں سے بُو آرہی ہے تو کیا ہوا؟ ہم میں سے تو بُو نہیں آرہی، اور شہزادی سے شادی ہم نے کرنی ہے، جسموں نے تو نہیں کرنی۔" آنگو نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے پھر شادی کا نام لیا۔" شہزادی کو ایک بار پھر غصّہ آنے لگا۔

"اگر تم شادی کے نام سے چڑتی ہو شہزادی! تو پھر ایسا کرو کہ بغیر شادی کے میری بیوی بن جاؤ۔" آنگو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"شہزادی صاحبہ! میرے خیال میں آپ یہاں کھڑی کھڑی تھک گئی ہوں گی لہٰذا کیوں نہ محل واپس چلیں اور ان دونوں احمقوں کو بھی ساتھ لے چلیں۔ باقی باتیں وہیں ہو جائیں گی اور وہاں اگر آپ چاہیں گی تو جلّادوں کے ذریعے ان کا خاتمہ بھی آسانی سے ہو جائیگا۔" وزیر بابا نے شہزادی کے کان کے قریب ہوکر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے تم جلّادوں کا نام لے رہے ہو۔ ہم نہیں بنتے جلّاد، خوامخواہ لوگوں کو قتل کرنا پڑتا ہے"۔ آنگلو نے شاید لفظ جلّاد سُن لیا تھا۔

"یار آنگلو! اگر ہم جلّاد بن جائیں تو زیادہ اچھا ہے۔ ہم اطمینان سے اس وادی کے تمام مردوں کو قتل کر دینگے اور پھر جب ہم دونوں رہ جائیں گے تو یقیناً شہزادی کو ہم سے شادی کرنی ہی پڑے گی"۔ بانگلو نے آنگلو کی بات کے جواب میں تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چلو ہم بن جائیں جلّاد۔ کیوں شہزادی! اس بوڑھے پاگل کے علاوہ اس وادی میں اور کتنے مرد ہیں جنہیں قتل کرنا پڑے گا"۔ آنگلو نے شہزادی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم بار بار وزیر بابا کو بوڑھا پاگل کہہ کر ان کی توہین کر رہے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ یہ ہمارے وزیرِاعظم ہیں"۔ شہزادی نے غصّے

سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا شہزادی صاحبہ! ناراض نہ ہوں۔ اب ہم اسے پاگل اعظم کہا کریں گے۔ اب تو بتا دیں کہ اس بوڑھے پاگل اعظم کے علاوہ ہمیں اور کتنے مردوں کو قتل کرنا پڑے گا"۔ آنگو نے فوراً ہی شہزادی کی ناراضگی دور کرنے کے لئے کہا۔

"تم خود ازلی احمق اور پاگل ہو۔ شہزادی صاحبہ! اب ان کا قتل لازمی ہوگیا ہے۔ میں اس سے زیادہ اپنی توہین برداشت نہیں کرسکتا"۔ اس بار وزیراعظم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہوگیا تھا۔

مگر شہزادی بجائے غصہ کے ہنس پڑی۔

"وزیر بابا! جب آپ سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں پاگل ہیں تو پھر ان کی بات پر غصہ کیوں کھاتے ہیں۔ یہ خاصے دلچسپ مسخرے ہیں۔ میں انہیں اپنے پاس رکھوں گی۔ خوب دل بہلا رہے گا"۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا

اور پھر ایک بڑے سے شیر کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ خوفناک شیر کسی سدھے ہوئے جانور کی طرح تیزی سے آگے بڑھا اور شہزادی کے سامنے بیٹھ گیا: اور شہزادی اُچک کر اس پر بیٹھ گئی۔

وزیر بابا جو شہزادی کے جواب پر اب بےبسی سے ہونٹ کاٹ رہا تھا، شہزادی کے شیر پر بیٹھتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور اچھل کر ایک اور خوفناک شیر پر بیٹھ گیا۔

"تم دونوں ہمارے ساتھ آؤ"۔ شہزادی نے آنگو بانگو سے مخاطب ہوکر کہا جو بڑی حیرت سے ان دونوں کو شیروں پر سواری کرتے دیکھ رہے تھے۔

"چلو بانگو تم پیدل چلو۔ میں شیر پر بیٹھ جاتا ہوں"۔ آنگو نے ایک شیر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"واہ! میں پیدل چلوں اور تم شیر پر بیٹھو، یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ البتہ ایسا ہوسکتا ہے

کہ تم شیر پر بیٹھو اور میں شیرنی پر بیٹھوں گا۔" بانگو نے احتجاج کرنے کے ساتھ ساتھ تجویز بھی پیش کر دی۔

"تم شیرنی پر بیٹھوگے اور میں شیر پر بیٹھوں۔ واہ! میں کوئی عورت ہوں جو شیر بیٹھوں؟ میں بھی شیرنی پر ہی بیٹھوں گا۔ مجھے اب تمہاری چالاکی کا پتہ چل گیا ہے کہ جیسے دولہا گھوڑی پر سوار ہوتا ہے، اسی طرح تم شیرنی پر بیٹھ کر دولہا بننا چاہتے ہو اور میں کسی سپاہی کی طرح شیر پر بیٹھ کر صرف جنگیں ہی لڑتا رہ جاؤں۔" آنگو نے جواب دیا۔

اس دوران شہزادی اور وزیر بابا آگے بڑھ چکے تھے جب کہ وہاں موجود بے شمار شیر بھی اب بڑے مؤدبانہ انداز میں ان کے پیچھے چل پڑے تھے۔

"تمہاری مرضی! تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ شیر پر بیٹھوں گا۔" بانگو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ

دونوں شیروں کو جھک کر دیکھنے لگے وہ شاید ان شیروں میں شیرنی تلاش کر رہے تھے مگر اب یہ اتفاق تھا کہ ان کے پاس موجود تمام شیر ہی تھے اور ان میں شیرنی ایک بھی نہیں تھی۔

"کمال ہے یہاں تو سب شیر ہی شیر نظر آ رہے ہیں" آنگو نے جھک جھک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ شیروں کی وادی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے یہاں شیر ہی ہوں گے۔ شیرنیوں کی وادی ہوتی تو سب شیرنیاں ہی ہوتیں"۔ بانگو نے اپنا خوبانی جیسا سر ہلاتے ہوئے بڑی فلسفیانہ بات کی۔

"اوہ! واقعی مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔ لیسے بانگو ایک بات ہے۔ جب سے م اس دریا میں نہاتے ہو تمہاری عقل بل پڑی ہے"۔ آنگو نے ہنستے ہوتے کہا۔

"اور جب سے تم نہلاتے ہو تمہاری عقل شاید کہیں گھاس چرنے چلی گئی ہے۔ ابے احمق!

چلتی تو ٹانگیں ہیں، عقل کے کہیں پیر ہوتے ہیں جو وہ چلے"۔ بانگو شائد پوری طرح موڈ میں تھا۔

"اور عقل کوئی گھوڑا ہوتا ہے جو گھاس چرنے جائے احمق اعظم"۔ آنگو نے جوابی وار کرتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں اس طرح آپس میں بحث میں اُلجھے ہوتے تھے جبکہ شہزادی اور وزیر بابا سمیت شیر کافی دُور نکل گئے تھے۔

اُسی لمحے اچانک شہزادی نے مُڑ کر دیکھا اور ان دونوں کو وہیں کھڑے آپس میں باتیں کرتے دیکھ کر وہ زور سے چیخی۔

"اے تم دونوں وہاں کیوں کھڑے ہو؟ ہمارے ساتھ آؤ جلدی"۔

"شہزادی صاحبہ! ہم کس پر سوار ہوکر آئیں؟ شیروں پر ہم بیٹھنا نہیں چاہتے اور شیرنیاں یہاں ہیں ہی نہیں"۔ آنگو نے جواب میں چیخ کر کہا۔

"شیرنیاں! اوہ میں سمجھی"۔ شہزادی بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے شیروں کا جائزہ لیا۔ اور پھر اس کی نظریں دُور موجود دو شیرنیوں پر پڑ گئیں۔ اس نے شیروں کی مخصوص زبان میں ان سے مخاطب ہوکر کچھ کہا تو وہ دونوں شیرنیاں تیزی سے شیروں کو چیرتی ہوئی آنگلو بانگلو کی طرف بڑھنے لگیں۔

"یہ دونوں شیرنیاں آرہی ہیں ان پر بیٹھ جاؤ"۔ شہزادی نے چیخ کر کہا۔

"اچھا اچھا شکریہ! دیکھا بانگلو! شہزادی میرا کہا مانتی ہے اور تم جانتے ہو کہ صرف بیوی ہی اپنے شوہر کا کہا مانتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہ میری بیوی ہے"۔ آنگلو نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہوں، اکیلی تمہاری بیوی ہوتی تو ایک شیرنی بھیجتی۔ اس نے دو شیرنیاں بھیجی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ ہم دونوں کی بیوی ہے"۔ بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا

تھا اس نے فوراً ہی جوابی دلیل پیش کر دی۔

اسی دوران دونوں شیرنیاں ان دونوں کے سامنے پہنچ کر زمین پر بیٹھ گئی تھیں۔ اور وہ دونوں بحث چھوڑ کر ان شیرنیوں کی پشت پر سوار ہو گئے۔

ان کے بیٹھتے ہی شیرنیاں اُٹھیں اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگیں۔

موٹا بانگلو تو اپنی جسمانی چوڑائی کی وجہ سے خوب جم کر بیٹھا تھا جب کہ آنگلو کے ساتھ ایک اور تماشہ ہوا۔ چونکہ اس کی ٹانگیں لمبی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی شیرنی اُٹھ کر آگے بڑھی، آنگلو اپنی ٹانگوں کے بل پر وہیں کھڑا رہ گیا اور شیرنی اس کے نیچے سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔

" ارے ارے مجھے تو ساتھ لیتی جاؤ۔ اکیلی کیوں جا رہی ہو۔ واہ بانگلو تو شیرنی پر بیٹھے اور میں ویسے ہی رہ جاؤں "۔ آنگلو نے جھلاتے ہوئے کہا اور پھر بھاگ کر آگے

بڑھا اور آگے جاکر رکی ہوئی شیرنی پر بیٹھ گیا۔ شائد شیرنی بھی اپنی پشت خالی پاکر اس کے انتظار میں رک گئی تھی۔ اس بار آنگلو نے شیرنی کی پشت پر بیٹھتے ہی دونوں ٹانگیں کافی اوپر اٹھالی تھیں تاکہ وہ پھر کھڑے کا کھڑا نہ رہ جاتے۔ مگر اس طرح بیٹھتے ہی جیسے شیرنی آگے بڑھی آنگلو سر کے بل قلابازی کھاکر واپس زمین پر آگرا۔

"ہت تیرے کی۔ میری قسمت میں شائد شیرنی پر بیٹھنا ہی نہیں۔ مگر بانگلو کیوں بیٹھے؟ اسے بھی اترنا چاہیئے"۔ آنگلو نے فوراً زمین سے اٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر وہ اپنی والی شیرنی کی طرف بڑھنے کی بجائے بھاگتا ہوا اس شیرنی کی طرف بڑھا جس پر بانگلو سوار تھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر دراصل بانگلو کو کھینچ کر نیچے اتارنا چاہا اور بانگلو بھی شائد اس کا ارادہ بھانپ گیا تھا اس لئے اس

نے جھک کر شیرنی کی گردن میں ہاتھ ڈال دیئے۔ شیرنی چونکہ چلی جارہی تھی اس لئے جیسے ہی آنگو نے بانگو کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے، بانگو تو شیرنی کی گردن پکڑ لینے کی وجہ سے پیچھے نہ آیا البتہ جھٹکا لگنے سے خود آنگو اچھل کر شیرنی کی پشت پر آبیٹھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں البتہ اب بھی زمین سے گھسٹ رہی تھیں مگر بانگو کی کمر پکڑ لینے کی وجہ سے وہ گرا نہیں،

"ارے ارے مجھے چھوڑو اور اپنی شیرنی پر جاکر بیٹھو"۔ بانگو نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ گندی شیرنی ہے۔ مجھے گرا دیتی ہے اور پھر ہم نے ایک ہی بیوی سے شادی کرنی ہے اس لئے ہمیں دُولہا بننے کے لئے ایک ہی شیرنی پر سوار ہونا چاہیئے"۔ آنگو نے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو کوئی بات نہیں۔ میں آگے بیٹھا ہوں اس لئے پہلے میں دولہا بنوں گا۔ تم پیچھے بیٹھے ہو اس لئے

تم دو چار سال بعد دُولہا بن جانا۔" بانگلو نے جواب دیا۔

"واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے"؟ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسے ہی ہوتا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ جب دُولہا گھوڑی پر بیٹھتا ہے تو ایک بچے کو بھی اس کے پیچھے بٹھا دیتے ہیں تاکہ دس بارہ سال بعد وہ دولہا بنے۔ تم بڑے ہو اس لئے میں نے رعایت کرتے ہوئے دو چار سال کہہ دیا تھا۔" بانگلو نے دلیل پیش کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہارا بڑا بھائی ہوں اس لئے پہلا حق میرا ہے۔" آنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل فوری طور پر اور کوئی جواب نہ سوجھا تھا۔

"تم بڑے کیسے ہوگئے؟ تمہیں یاد نہیں کہ ہماری ماں نے بتایا تھا کہ ہم دونوں جڑواں بھائی ہیں۔" بانگلو نے اُسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"وہ مارا! اب ہوئی نہ بات، جب ہم جڑواں بھائی ہیں تو ظاہر ہے ہم جڑواں شادی ہی کریں گے۔ یعنی اکھٹی شادی۔ پھر میں دو چار سال بعد کیوں کروں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ بات تو ہے۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا ورنہ تمہیں یاد ہی نہ دلاتا کہ ہم جڑواں ہیں"۔ بانگلو نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔

"نہ بتاتے تو میں بڑا بھائی بن جاتا۔ اور ظاہر ہے کہ بڑے بھائی کی شادی پہلے ہوتی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"مگر بڑا بھائی تو بڑی سے شادی کرتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ بڑے بھائی بن جاؤ اور شہزادی کی بڑی بہن سے شادی کر لو"۔ بانگلو نے کہا۔

"اور اگر شہزادی کی بڑی بہن نہ ہوئی تو"؟ آنگلو نے جرح کرتے ہوئے پوچھا۔

"تو نہ کرنا شادی، اور ویسے بھی تمہیں شادی

کی کیا ضرورت ہے"۔ بانگلو نے سر ہلاتے ہوتے کہا۔
"اور تمہیں کیا ضرورت ہے۔ تم نہ کرو شادی"۔ آنگلو نے جھنجلاتے ہوتے لہجے میں جواب دیا۔
"بھئی مجھے تو اولاد کی ضرورت ہے تاکہ میری نسل آگے چلے"۔ بانگلو نے جواب دیا۔
"اور میری نسل کیوں نہ آگے چلے؟ تمہاری اکیلی نسل کیوں آگے چلے؟" آنگلو نے لڑنے والے موڈ میں کہا۔
"دیکھو آنگلو! بات یہ ہے کہ تم بہت پتلے ہو۔ ظاہر ہے تمہاری اولاد تم سے بھی پتلی ہوگی اور تم سے زیادہ پتلی ہونے کا مطلب ہے کہ وہ نظر ہی نہیں آئے گی۔ اور جب اولاد نظر ہی نہ آئے تو اس اولاد کا فائدہ؟ میری اولاد مجھ سے کم موٹی ہوگی ظاہر ہے اس طرح وہ خوبصورت اولاد ہوگی اور خوبصورت اولاد ضرور ہونی چاہیئے"۔ بانگلو نے جواب دیا۔ نجانے کیا بات

تھی کہ اس کا دماغ خوب چل رہا تھا۔
"واہ! نظر نہ آنے والی اولاد تو زیادہ اچھی ہوگی۔ کسی کو نظر بھی نہ آئیگی اور ہوگی بھی سہی۔ جہاں چاہے گی چلی جائے گی اور جو چاہے گی کریگی۔ خوب عیش کرے گی اور عیش کرنے والی اولاد ہونی چاہیئے۔" آنگلو نے بھی سوچتے ہوئے جواب دیا۔
"مگر جب مر جائے گی تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ وہ مر گئی ہے"؟ بانگلو نے کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں! یہ بات تو ہے۔ اس کے مرنے کا پتہ کیسے چلے گا"؟ آنگلو نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تو تم سوچو کہ کیسے پتہ چلے گا۔ اور جب سوچ لوگے تو پھر شادی بھی کر لینا۔ ابھی کیا جلدی ہے۔ مجھے کر لینے دو شادی"۔ بانگلو نے فوراً ہی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
"جب میری نظر نہ آنے والی اولاد مر

جائے گی تو ہم سمجھ لیں گے کہ مرگئی ہے بس اتنی سی بات ہے ۔" آنگلو نے جواب دیا۔

" تو تم ابھی سے سمجھ لو کہ وہ مرگئی ہے ۔ اللہ اللہ خیر صلّا ۔ خوامخواہ شادی کا بکھیڑا کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔" بانگلو نے فوراً جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا ، شیرنی انہیں اٹھائے ہوئے ایک کافی بڑے اور خوبصورت محل کے دروازے میں داخل ہوگئی ۔ شہزادی اور وزیر بابا ان سے پہلے ہی اندر داخل ہوچکے تھے ۔

اور پھر جیسے ہی وہ شیروں سے نیچے اترے ، آنگلو بانگلو والی شیرنی بھی بیٹھ گئی اور وہ دونوں تیزی سے نیچے اتر آئے ۔

"واہ واہ! بڑا خوبصورت محل ہے۔ اس محل میں جب میں دُولہا بن کر رہونگا تو مزہ ہی آ جائے گا۔" آنگلو نے محل کو گھوم پھر کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں محل خوبصورت نظر آ رہا ہے اس لئے تم یہ محل لے لو اور مجھے محل سے زیادہ شہزادی خوبصورت نظر آ رہی ہے اس لئے میں شہزادی لے لیتا ہوں۔ کیوں شہزادی! میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا۔" باٹگلو نے خوشی سے بغلیں بجاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنی شکل دیکھی ہے کبھی۔" شہزادی

نے جل کر جواب دیا۔
" ہاں شہزادی! کئی بار دیکھی ہے اور آنگلو سے اچھی ہے۔ بس تم میری شکل دیکھتی رہنا انشاءاللہ بینائی میں اضافہ ہوگا" بانگلو نے اور زیادہ چہکتے ہوئے کہا۔
" نہیں شہزادی! اس کی شکل اگر تم نے پانچ منٹ سے زیادہ دیکھ لی تو تمہاری نظر کمزور ہی ہوگی کیونکہ اس کا سر چھوٹا سا ہے۔ تمہاری نظر اِدھر اُدھر پھسل کر ضائع چلی جائے گی۔ میرا سر بڑا ہے اگر تم نے بینائی میں اضافہ کرنا ہے تو میری شکل دیکھنا" آنگلو نے بیچ میں ٹپکتے ہوئے کہا۔
" اگر یہ بات ہے تو پھر شہزادی میرا پیٹ اس کے سر سے بھی بڑا ہے۔ تم ایسا کرنا کہ بس میرا پیٹ دیکھتی رہنا" بانگلو نے فوراً ہی دوسری تجویز پیش کر دی۔
" تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں شیر بادشاہ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ وہ یقیناً تم جیسے مسخروں سے مل کر خوش

ہوں گے"۔ شہزادی نے ان کی فضول باتوں سے اکتاتے ہوئے کہا۔

"شیر بادشاہ! یعنی وہ شیر ہے مگر اس کے سر پر تاج ہے؟ ارے ہاں شہزادی! ہمیں تو یاد ہی نہیں رہا۔ ہم تو اس وادی میں دو سروں والا شیر مارنے آئے تھے۔ کہاں ہے وہ شیر؟" آنگلو کو شائد اچانک ہی یاد آگیا تھا۔

"دو سروں والا شیر! اس وادی میں تو ایسا شیر نہیں ہے"۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو ہم خوامخواہ ہی یہاں آئے ہیں۔ دو سروں والا شیر نہیں ماریں گے تو اس آدمخور شہزادی والی خوبصورت عورت سے شادی کیسے ہوگی"۔ بانگلو نے فوراً ہی کہا۔

"نہیں بانگلو بھائی! وہ عورت اچھی نہیں تھی۔ اس نے تو ہمیں دریا میں ڈبو دیا تھا۔ میں تو اس سے شادی نہیں کرتا۔ میں تو اس شہزادی سے شادی کرونگا۔ تم ایسا کرو کہ

جاکر پہلے کسی وادی میں دو سروں والا شیر ڈھونڈو اور پھر اُسے مارو اور جاکر اس عورت سے شادی کرلو"۔ آنگلو نے بانگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس کا مقصد دراصل یہی تھا کہ کسی طرح بانگلو چلا جائے اور وہ اکیلا ہی خوبصورت شیر شہزادی سے شادی کر لے۔

"نہیں، تم زیادہ عقلمند ہو۔ تم جاکر کرو اس سے شادی۔ شیر شہزادی سے شادی تو میں کروں گا"۔ بانگلو نے فوراً ہی انکار کرتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ دونوں اس بحث میں مصروف تھے کہ اچانک محل میں سے ایک عورت بھاگتی ہوئی شہزادی کے پاس آئی۔

"شہزادی صاحبہ! بادشاہ سلامت آپ کو اور ان اجنبی لوگوں کو طلب کر رہے ہیں"۔ اس عورت نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بادشاہ سلامت بُلا رہے ہیں۔ مگر انہیں ان دونوں کا کیسے پتہ چلا"۔ شہزادی

نے چونک کر پوچھا۔
"شہزادی صاحبہ! وزیر بابا نے جاکر انہیں ان لوگوں کے متعلق بتلایا ہے کہ کس طرح ان دونوں نے ان کی توہین کی ہے اور آپ کو تو علم ہے کہ بادشاہ سلامت وزیر بابا کی کتنی عزت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ نہ صرف بے حد غصّے میں ہیں بلکہ انہوں نے جلّاد کو بھی طلب کرلیا ہے" اس عورت نے شہزادی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" اوہ! پھر تو ان دونوں کی موت آگئی ہے۔ بادشاہ سلامت کو جب غصّہ آ جائے تو وہ کسی کی نہیں مانتے" شہزادی نے افسوس بھری نظریں ان دونوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔
"کس کی موت آگئی شہزادی صاحبہ؟ کہیں وہ بوڑھا پاگل تو نہیں مرگیا۔ بے چارہ اچھا پاگل تھا" آنکلو نے اپنی طرف سے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔
" ہاں آنکلو بھائی! وہ واقعی بڑا اچھا پاگل

تھا۔ اتنا اچھا پاگل تھا کہ شاید ہی پھر اتنا اچھا پاگل پیدا ہو، بیچارہ" بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا وہ بھی بول پڑا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ تمہیں بادشاہ سلامت یاد کر رہے ہیں" شہزادی نے ان دونوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

"یاد کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ ہم گئے تو اس کی یاد میں فرق پڑ جائیگا" آنگلو بانگلو نے بیک وقت کہا۔

"تم آؤ تو سہی"۔ شہزادی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے محل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"چلو بانگلو! دیکھیں تو سہی کہ یہ بادشاہ یاد کیسے کرتا ہے۔ شاید یاد کرنے کا کوئی اچھا طریقہ ہو" آنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں چلو! مجھے تو خاص طور پر ایسا طریقہ چاہیئے۔ میری یاد بڑی کمزور ہے" بانگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے شہزادی کے پیچھے چلتے ہوئے محل کی اندرونی

سمت بڑھتے چلے گئے۔
تھوڑی دیر بعد وہ دونوں شہزادی کے ساتھ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے اس کمرے میں ایک بہت بڑے تخت کے اوپر ایک قوی ہیکل بوڑھا بڑی آن بان سے بیٹھا ہوا تھا۔ تخت کے اوپر شیروں کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں اور بادشاہ کا لباس بھی شیر کی کھال کا تھا اور اس نے سر پر تاج کی بجائے ایک خوفناک شیر کی کھوپڑی تاج کے طور پر پہن رکھی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ایک کرسی پر دبی بوڑھا وزیر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ دروازے کے ساتھ ایک دیو قامت آدمی ہاتھ میں ایک بہت بڑی اور چمکتی ہوئی تلوار اٹھائے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔
بادشاہ کا چہرہ غصے کی شدت سے سُرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی چھوٹ رہی تھیں۔
شہزادی کمرے میں داخل ہوتے ہی بادشاہ

کے سامنے رکوع کے بل جھک گئی جبکہ وہ دونوں شہزادی کے پیچھے بڑے اطمینان سے کھڑے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ جیسے کمرے کی سجاوٹ سے محظوظ ہو رہے ہوں۔

"شہزادی! یہ تم کن احمقوں کو اپنے ساتھ لے آئی ہو۔ انہوں نے وزیرِاعظم کی توہین کر کے ناقابلِ معافی جُرم کیا ہے"۔ بادشاہ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے! دیکھو یہ شیر آدمیوں کی بولی بول رہا ہے۔ واہ بھئی واہ! بڑا دلچسپ شیر ہے"۔ آنگلو نے چونک کر بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں واقعی! مگر آنگلو! یہ اوپر سے تو شیر ہے اور نیچے سے انسان بن گیا ہے دیکھو شیر کی کھوپڑی کے نیچے آدمی والی شکل ہے۔ اسے کیوں نہ اپنے ساتھ لے جائیں اور چڑیا گھر میں رکھیں۔ بچے اس شیر نما آدمی کو دیکھ کر بڑے خوش ہوں گے"۔ بانگلو نے خوشی سے چہکتے ہوئے جواب

دیا۔

"خاموش رہو کم بختو! تم ہماری توہین کر رہے ہو"۔ بادشاہ اپنے بارے میں یہ باتیں سُن کر غصے کی انتہا پر پہنچ کر دھاڑا۔

"ہمارا نام کم بختو نہیں ہے آنگلو بانگلو ہے کم ازکم بولنے سے پہلے پوچھ تو لیا کرو خوامخواہ غلط نام لے لیتے ہو"۔ آنگلو نے جواب میں اُسے بڑے مطمئن انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"جلاد"۔ اچانک بادشاہ غصّے کی شدت سے دھاڑا۔

"بادشاہ سلامت"۔ دروازے کے قریب کھڑا ہوا دیو قامت جلاد فوراً ہی مؤدبانہ انداز میں بول پڑا۔

"ان دونوں کی گردنیں اُڑا دو فوراً"۔ بادشاہ نے اُسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی بادشاہ سلامت"۔ جلاد نے کہا اور پھر وہ بھاری بھر کم تلوار اٹھاتے تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھا۔

اس کا انداز بڑا جارحانہ تھا۔
" ہاں ہاں اُڑا دو ان دونوں کی گردنیں۔ خوامخواہ چرچر کر رہے ہیں"۔ آنکو نے بادشاہ اور وزیراعظم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
" یہ تم دونوں کو قتل کرنے آرہا ہے سنبھلو"۔ اچانک شہزادی نے ان دونوں سے مخاطب ہوکر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔
" اچھا ہم دونوں کو، اور یہ، ہا ہا ہا"۔ ان دونوں نے یہ سنتے ہی مضحکہ اُڑانے والے انداز میں قہقہہ لگاتے ہوتے کہا۔
اور اُسی لمحے جلّاد نے وہ بھاری بھر کم تلوار دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر سر سے بلند کی مگر ابھی اس کا ہاتھ سر سے بُلند ہوا تھا کہ اچانک آنکو نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوتے اپنا بڑا سا سر پوری قوت سے اس جلّاد کے پیٹ میں مار دیا ایک زور دار دھماکہ ہوا اور جلّاد اچھل کر پشت کے بل پیچھے زمین پر جاگرا۔ تلوار اس کے ہاتھ

سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ جلّاد اُٹھ کر تلوار اٹھاتا بانگو تیزی سے بھاگا اور اس نے وہ تلوار اُٹھا لی۔

اُسی لمحے جلّاد اُٹھکر کھڑا ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ البتہ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ غصّے کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ لو اپنی تلوار اور اسے مضبوطی سے پکڑا کرو۔ کہیں گم ہوگئی تو بادشاہ مارے گا۔" بانگو نے آگے بڑھکر تلوار اس جلّاد کے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے کہا۔

جلاد نے حیرت بھرے انداز میں تلوار تھام لی۔

شہزادی، وزیرِاعظم اور بادشاہ کے چہروں پر بھی حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

مگر جیسے ہی جلاد نے تلوار پکڑی، بانگو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کا ہتھوڑے جیسا مُکّہ پوری قوت سے جلّاد کے سینے پر پڑا اور جلّاد جو

حیرت زدہ انداز میں کھڑا تھا ایک بار پھر اچھل کر پشت کے بل زمین پر جاگرا۔ تلوار ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے نکل کر دُور جاگری۔

" خوب بہت خوب! تم دونوں تو بے حد بہادر ہو۔ ہم تمہاری سزا معاف کرنے پر غور کرسکتے ہیں۔ اگر تم وزیراعظم سے معافی مانگ لو"۔ بادشاہ سلامت نے اچانک بلند آواز سے ان دونوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

" ہم بھی معافی مانگنے پر غور کرسکتے ہیں اگر شہزادی ہم سے شادی کر لے"۔ آنگلو بانگلو نے بھی فوراً ہی شرط پیش کر دی۔

اتنے میں جلّاد اٹھ کر کھڑا ہوگیا مگر اس بار اس کی حالت خاصی خراب تھی وہ ٹھیک طرح کھڑا بھی نہ ہوسکتا تھا اور یوں جھوم رہا تھا جیسے شدید نشے میں ہو۔ شائد بانگلو کے مُکے نے اس کے سینے کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔

" تم دفع ہو جاؤ"۔ اچانک بادشاہ نے جلّاد

سے مخاطب ہو کر کہا اور جلّاد یہ حکم ملتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ارے ارے اپنی تلوار تو اٹھا لو ورنہ یہ احمق اعظم اسے بیچ کر ریوڑیاں کھا لے گا"۔ آنگو نے وزیر اعظم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جلاد سے کہا۔

"واہ! تمہاری عقل بھی گھاس چرنے چلی گئی ہے۔ یہ بوڑھا بھلا ریوڑیاں کیسے کھا سکتا ہے۔ یہ تو اسے بیچ کر حلوہ کھائیگا"۔ بانگو نے فوراً ہی آنگو کی تصحیح کرتے ہوتے کہا۔

"بادشاہ سلامت! دیکھیئے یہ پھر میری توہین کر رہے ہیں"۔ بوڑھے وزیر اعظم نے کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے بار بار توہین توہین کی کیا رٹ لگا رکھی ہے۔ ہم تو باتیں کر رہے ہیں توہین کہاں کر رہے ہیں۔ پتہ نہیں اتنے احمق آدمی کو وزیر اعظم کیسے بنا دیا جاتا ہے"۔ آنگو نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"مجھے تو یہ بادشاہ بھی احمق ہی لگتا ہے۔ ایک احمق بادشاہ ہی احمق وزیر اعظم رکھ سکتا ہے"۔ بانگو نے فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو تم دونوں۔ اب بادشاہ سلامت کی توہین کر رہے ہو"۔ شہزادی سے نہ رہا گیا تو اس بار اس نے ان دونوں کو ڈانٹ دیا۔

"کمال ہے! یہاں ہر شخص کی توہین ہو رہی ہے۔ کبھی اس احمق اعظم کی توہین ہو رہی ہے کبھی اس بوڑھے شیر نما بادشاہ کی توہین ہوتی ہے۔ ہماری کوئی بات سنتا ہی نہیں ہے۔ بادشاہ نے ہمیں کم بخت کہہ کر ہماری توہین نہیں کی تھی؟ مگر ہماری کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے۔ آؤ بانگو! چلیں یہاں تو توہین ہی ختم ہونے میں نہیں آ رہی"۔ آنگو کو بھی غصہ آگیا اور اس نے آگے بڑھکر بانگو کا ہاتھ پکڑنا چاہا تاکہ اسے لے کر چلا جائے۔

"واہ! میں تو نہیں جاتا۔ تم جاتے ہو تو جاؤ۔ مگر میں تو شہزادی سے شادی کرونگا چاہے کتنی ہی توہین یہاں ہوتی رہے۔ کیوں شہزادی"؟ بانگلو نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے جواب دیا۔

"واہ! تم اور شہزادی سے شادی کرلو اور میں چلا جاؤں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ٹھیک ہے پھر ہوتی رہے توہین"۔ آنگلو بھی فوراً ہی پٹری سے اتر گیا۔

"یہ تم دونوں نے کیا شادی شادی کی رٹ لگا رکھی ہے"۔ بادشاہ نے اچانک پوچھا۔

"تم نے شادی کی تھی بادشاہ سلامت"؟ آنگلو نے اچانک پوچھا۔ مخاطب بادشاہ تھا۔

"ہاں کی تھی۔ یہ ہماری بیٹی شیر شہزادی ہے"۔ بادشاہ نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے شادی شادی کی رٹ نہیں لگائی تھی۔ ہمیں کیوں رٹ لگانے سے منع کر رہے ہو"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"مگر میں تو بادشاہ ہوں اس لئے میں نے

ملکہ سے شادی کرلی۔ مگر تمہاری شادی شہزادی سے کیسے ہوسکتی ہے؟" بادشاہ نے کہا۔

"کیوں نہیں ہوسکتی۔ ہم بہادر ہیں اور بہادروں کی شادی ہمیشہ شہزادیوں سے ہوتی ہے۔" آنگلو نے بڑے فخریہ انداز میں اپنے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ہم بہادر ہیں۔ ہم نے سورج موتی حاصل کرنے کے لئے سانپوں کے دادا جی سے مقابلہ کیا اور ٹڈے بادشاہ اور اس کی فوج کو مار ڈالا۔" بانگلو نے اپنے کارنامے گنوانے شروع کر دیئے۔

"ہاں! ہم نے مکڑی شہزادی اور خوفناک پنجر کو ختم کیا اور سمندر میں ہم نے سفید سانپ سے لڑائی کی۔ بجرنگ دیو سے مقابلہ کیا۔ سُرخ قلعے کی شہزادی کے بد رُوح شوہر کو ختم کیا ناگ راجہ سے لڑائی لڑی۔ شمشام جادوگر کو ہلاک کیا۔" باقی کارنامے آنگلو نے گنوا دیئے۔

"ارے چُپ کیوں ہوگئے۔ آگے بھی تو بتاؤ۔ ہم نے چاند پر جاکر انگاروں کے بننے ہوتے

آدمی کو تھوک مار کر ہلاک کر دیا۔ ہم نے چاند شہزادے کو مقابلے میں شکست دی۔ ہم نے مینڈک دیوتا کے پجاری کو ہلاک کر دیا۔

اب بانگلو شروع ہوگیا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ کیا واقعی تم نے اتنے کارنامے سر انجام دیئے ہیں"؟ شہزادی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

ویسے بادشاہ اور وزیراعظم کا منہ بھی حیرت سے کھلا ہوا تھا۔ شائد انہیں ان کی باتوں پر یقین نہ آرہا تھا۔

"ہاں ہاں شہزادی! ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت بہادر اور طاقتور ہیں۔ بس تم جلدی سے ہم سے شادی کرلو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور سے شادی کر لیں اور تم اتنے بہادر اور طاقتور شوہروں سے محروم ہو جاؤ"۔ آنگلو نے شہزادی کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں تم دونوں سے بیک وقت کیسے شادی کرسکتی ہوں"! شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو کون کم بخت کہہ رہا ہے کہ تم دونوں سے شادی کرو۔ بس تم مجھ سے شادی کرلو اصلی بہادر اور طاقتور تو میں ہوں یہ بے چارہ بانگو تو بس خوامخواہ میرے ساتھ پھر پھر کر بہادر بنا پھر رہا ہے"۔ آنگو نے فوراً ہی بانگو کا پتہ کاٹتے ہوئے جواب دیا

" یہ کیا کہہ رہے ہو تم، اصل بہادر اور طاقتور تو میں ہوں۔ تم جیسا تنکا بھلا کیسے بہادر اور طاقتور ہوسکتا ہے"۔ بانگو نے فوراً ہی اس کی بات رد کرتے ہوئے اپنا ڈھول جیسا سینہ پھلاتے ہوئے جواب دیا۔

" تم مجھے تنکا کہہ رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت میں ٹکر مار کر ابھی تمہارا یہ خالی ڈھول جیسا پیٹ پھاڑ دونگا"۔ آنگو نے شدید غصّے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

" ٹھہرو! پہلے اس بات کا فیصلہ ہو جائے کہ تم دونوں میں سے بہادر کون ہے۔ پھر جو بہادر ثابت ہو جائے گا اس سے شہزادی کی شادی کے متعلق غور کیا جاسکتا ہے"۔ اچانک

بادشاہ سلامت نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک اُبھر آئی تھی۔ شاید اس نے دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ان دونوں کو آپس میں لڑا کر تماشہ دیکھا جائے۔

"میں بہادر ہوں۔ بس میں کہہ رہا ہوں کہ بہادر میں ہوں اس لئے شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی"۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا۔

"نہیں، میں بہادر ہوں۔ بس تم مولوی کو بلواؤ تاکہ میرا نکاح شہزادی سے کر دے"۔ بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"ابھی اس کا فیصلہ ہو جائیگا کہ کون بہادر ہے۔ تم دونوں آپس میں مقابلہ کرو۔ جو دوسرے کو ہلاک کر دے گا، اُسے ہم بہادر تسلیم کر لیں گے"۔ بادشاہ نے فوراً ہی تجویز پیش کی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ سمجھ لو کہ یہ موٹا بانگلو مر چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب میں اس کے پیٹ میں ٹکر ماروںگا تو اس کا

پیٹ پھٹ جائے گا اور پیٹ پھٹتے ہی یہ مر جائے گا اس لئے سمجھ لو کہ یہ مر چکا ہے۔ تم شادی کی تیاری کرو۔" آنگو نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں! بلکہ یہ سمجھ لو کہ یہ تنکا آنگو آج مر گیا۔ میرا ایک مکہ اس کے سینے پر پڑے گا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی اور تم خود سوچو کہ ہڈیاں ٹوٹنے کے بعد کوئی کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لئے تنکے آنگو کو بھی مُردہ ہی سمجھو۔ بس تم مولوی کو بلواؤ۔" بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس طرح نہیں۔ جب تک واقعی ایک مر نہیں جائے گا، اُسے ہم مُردہ تصور نہیں کریں گے۔ اور سنو! یہ مقابلہ کل کھلے میدان میں ہوگا۔" بادشاہ سلامت نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ فوراً ہی چار پانچ غلام اندر آ گئے۔

"انہیں شاہی مہمان خانے میں پہنچا دو۔ اور ان کو علیحدہ علیحدہ رکھو"۔ بادشاہ نے غلاموں سے مخاطب ہوکر کہا۔

اور غلاموں نے ان دونوں کو گھیرے میں لے لیا۔

"اچھا شہزادی! آج نہیں تو کل سہی۔ بس تم مجھ سے شادی کی تیاری کرلو"۔ آنگو نے شہزادی سے مخاطب ہوکر کہا اور پھر مڑکر غلاموں کے درمیان چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"شہزادی! تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم کل مجھ سے شادی کر لینا۔ مجھے تیاری کی نہیں شادی کی ضرورت ہے"۔ بانگو نے کہا اور پھر وہ بھی مڑ کر غلاموں کے درمیان چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اور ان دونوں کے باہر نکلتے ہی کمرہ زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اچھا تماشہ ہاتھ آیا ہے"۔ بادشاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کو مار ڈالیں گے"۔ وزیرِ اعظم نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"مگر ایسا نہ ہو بادشاہ سلامت کہ ان میں سے ایک مر جائے۔ پھر تو مجھے آپ کے کہنے کے مطابق دوسرے سے شادی کرنی پڑیگی اور میں ایسا نہیں کرسکتی"۔ شہزادی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو شہزادی! اوّل تو مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں آپس میں لڑتے ہوتے مر جائیں گے اور اگر بالفرض محال ان میں سے ایک زندہ بھی رہ گیا تو ہم اُسے شیروں کے آگے ڈال دیں گے"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

"نہیں بادشاہ سلامت! شیر ان دونوں سے گھبراتے ہیں۔ شائد یہ دونوں پہاڑ مچھلی کے پیٹ کے اندر ہو کر باہر آگئے ہیں اس لئے پہاڑ مچھلی کی بُو ان کے جسموں میں رَچ بس گئی ہے"۔ وزیرِ اعظم نے جواب دیا۔

"ہاں بادشاہ سلامت! ایسا ہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ظاہر ہے کہ یہ دونوں یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتے۔ شیر انہیں سرحد پر ہی پھاڑ کر کھا چکے ہوتے۔" شہزادی نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ میں سمجھا تھا کہ شاید ان کے وادی میں داخل ہوتے ہی تم لوگوں نے انہیں شیروں سے بچا لیا ہے۔" بادشاہ سلامت نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت! انہوں نے جو اپنے کارنامے گنوائے ہیں اگر یہ سچ ہیں تو پھر مجھے شک ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی مر سکے گا۔" وزیرِاعظم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"بکواس کرتے ہیں۔ بھلا یہ احمق اتنے بڑے کارنامے کیسے انجام دے سکتے ہیں۔" بادشاہ نے جھنجلا کر جواب دیا۔

"مگر بادشاہ سلامت! آپ نے خود دیکھا ہے کہ انہوں نے کتنی آسانی سے خوفناک اور دیوہیکل جلّاد کو شکست دے دی۔" شہزادی

نے بھی فکرمندانہ لہجے میں کہا۔
"تم بےفکر رہو شہزادی! مقابلے کا کم ازکم یہ نتیجہ تو ضرور نکلے گا کہ ان دونوں میں سے ایک ہلاک ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کے بغیر مقابلہ ختم نہیں ہوسکتا، اور پھر جب باقی ایک رہ جائے گا تو پھر اُسے سنبھال لیا جائے گا۔ ہم محل کے سارے جلّادوں کو حکم دے دیں گے کہ بیک وقت اس پر پل پڑیں۔ اور اکیلا یہ کس کس سے مقابلہ کرے گا" بادشاہ نے جواب دیا۔
" اور اگر پھر بھی یہ ہلاک نہ ہوا شہزادی تو تم بےفکر رہو۔ میں تم سے شادی کرنے کے لئے ایک ایسی شرط لگا دُونگا کہ وہ دس بار بھی مر کر زندہ ہو تو پھر بھی شرط کو پورا نہ کر سکے۔ اس طرح اس کی موت یقینی ہو جائے گی" وزیرِاعظم نے تجویز پیش کی۔
" ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح ان دونوں

سے جان چھوٹ جائے گی۔" شہزادی نے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔
اور اس کے ساتھ ہی بادشاہ سلامت نے اجلاس ختم کرنے کے لئے کہا اور پھر شہزادی اور وزیرِاعظم دونوں بادشاہ سلامت کو سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گئے۔

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا جس کے درمیان میں ایک خاصی بڑی جگہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ مگر اس کے ارد گرد سینکڑوں لمبے تڑنگے آدمی گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں لمبے لمبے نیزے تھے اور ان کے پیچھے جہاں تک نظر جاتی تھی شیر ہی شیر نظر آ رہے تھے ایک طرف تین اونچی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو اس وقت خالی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد تین بڑے بڑے شیروں پر بیٹھ کر بادشاہ سلامت، وزیرِاعظم اور شہزادی

بھی میدان میں پہنچ گئے اور پھر کرسیوں کے قریب پہنچ کر وہ تینوں شیروں کی پشت سے اترے اور پھر کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئے۔

"آنگلو بانگلو کو لایا جائے" بادشاہ نے زور سے تالی بجاتے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ کے تالی بجاتے ہی چند نیزہ بردار اپنی جگہ سے اُٹھے اور تیزی سے محل کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد آنگلو بانگلو ان نیزہ برداروں کے جلوس میں چلتے ہوئے اس میدان میں پہنچ گئے۔

وہ دونوں پہلوانوں کی طرح اکڑ اکڑ کر چل رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف بڑی زہریلی نظروں سے دیکھتے اور پھر اکڑ کر چل پڑتے۔

"جیسے ہی وہ دونوں میدان میں پہنچے، بادشاہ اور شہزادی کے ساتھ ساتھ میدان میں موجود نیزہ بردار بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جبکہ

وزیرِاعظم خاموش بیٹھا ہوا بڑی زہریلی نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُسے شاید ابھی تک اپنی توہین نہیں بھول رہی تھی۔

"بادشاہ سلامت! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ بانگلو کو میرے ہاتھوں مرنے سے بچالیں اور شہزادی کی شادی مجھ سے کر دیں۔ میں اپنے بھائی کی اس خوشی میں جان بخش دُوں گا۔" آنگلو نے آگے بڑھ کر بادشاہ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"واہ! تم اپنی جان کی خیر مناؤ۔ بے چاری پتلی دُبلی جان آج ختم ہی ہو جانی ہے۔ مجھے تو اس پر رحم آرہا ہے۔" بانگلو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں اچھی طرح سُن لو کہ اب تم دونوں نے مقابلہ کرنا ہے اور جب تک ایک ہلاک نہ ہو جائے یہ مقابلہ نہیں رُکنا چاہیئے ورنہ تم دیکھ رہے ہو کہ میدان کے اِرد گرد سینکڑوں نیزہ بردار موجود ہیں۔ اگر تم

نے صحیح مقابلہ نہ کیا تو میں انہیں حکم دے دونگا اور وہ سب تم دونوں پر ٹوٹ پڑیں گے"۔ بادشاہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آؤ آنگلو میصر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ بانگلو نے پیچھے ہٹتے ہوتے آنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اچھا بانگلو! اللہ کے حوالے، بہرحال مجھے تمہارے مرنے کا ہمیشہ افسوس رہے گا۔ تم ایک اچھے بھائی تھے"۔ آنگلو نے بھی بڑے غمزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوتے کہا۔

"چلو مقابلہ شروع کرو"۔ بادشاہ نے زور سے تالی بجاتے ہوتے کہا۔

اور بادشاہ کے تالی بجاتے ہی وہ دونوں تیزی سے خوفناک سانڈوں کی طرح ایک دوسرے کی طرف دوڑ پڑے۔

مگر ایک دوسرے کے بالکل قریب پہنچتے ہی وہ دونوں یوں رک گئے جیسے کھلونوں کی چابی ختم ہو جانے سے اچانک وہ رک

جاتے ہیں۔

"ماروں مکہ"؟ بانگو نے اپنا مکہ ہوا میں لہراتے ہوئے آنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اور میں ماروں ٹکر"؟ آنگو نے بھی مینڈھے کی طرح سر جھکاتے ہوئے بانگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دیکھو بانگو! ہمیں اکٹھا نہیں لڑنا چاہیئے اس طرح کرتے ہیں کہ پہلے میں تم سے لڑ لیتا ہوں اور جب میں تم کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو پھر تم مجھ سے لڑ لینا۔" آنگو نے اچانک ایک خیال آتے ہی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں آنگو! تمہاری بات بالکل ٹھیک ہے۔ اکٹھے لڑنے سے تو ہم دونوں کی طاقت اکٹھی ہی ختم ہو جائے گی۔ چلو یہ ٹھیک ہے کہ پہلے تم مجھ سے لڑ کر مجھے ہلاک کر دو۔" بانگو نے فوراً ہی راضی

Arshad راحیل

ہوتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے آنگلو لڑاکے مینڈھے کی طرح پیچھے کی طرف ہٹتا چلا گیا۔ اور جب وہ کافی دُور پہنچ گیا تو اس نے اپنا سر جھکایا اور پھر انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا سیدھا بانگلو کی طرف بڑھا۔

بانگلو بڑے اطمینان سے اپنا پیٹ پھیلائے اپنی جگہ کھڑا تھا۔

مگر آنگلو جیسے ہی بانگلو کے قریب آیا، بانگلو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور آنگلو جو سر جھکائے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑا چلا آرہا تھا، بانگلو کو اپنی جگہ سے ہٹتا نہ دیکھ سکا اور اُسی رفتار سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

بانگلو جہاں کھڑا تھا اس کے عین پیچھے بوڑھا وزیرِاعظم اپنی کرسی پر بیٹھا ان دونوں کا مقابلہ دیکھ رہا تھا۔ بانگلو کے اچانک ہٹنے کے بعد آنگلو کے سر کی خوفناک ٹکر

پوری قوت سے کرسی پر بیٹھے ہوئے وزیراعظم کے سینے پر پڑی اور وہ کرسی سمیت اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے جا گرا۔ اور اس کے حلق سے بھیانک چیخ بلند ہوئی۔

"وہ مارا بانگلو کو وہ مارا" آنگلو نے ٹکر مارتے ہی خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا، کیونکہ اس نے بانگلو کو صحیح سلامت ایک طرف کھڑے دیکھ لیا تھا۔

بانگلو ایک طرف بڑے اطمینان سے ہاتھ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

ادھر بادشاہ اور شہزادی، وزیراعظم کے نیچے گرتے ہی کرسیوں سے اچھلے اور انہوں نے بھاگ کر زمین پر پڑے تڑپتے ہوئے وزیراعظم کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگے مگر بوڑھا وزیراعظم بےچارہ آخری دموں پر تھا آنگلو کی اچانک اور خوفناک ٹکر نے اس بوڑھے وزیراعظم کے سینے کی ہڈیاں

توڑ ڈالی تھیں اور پھر وہ بادشاہ اور شہزادی کے اٹھاتے اٹھاتے تڑپ کر وہیں ساکت ہوگیا۔

وزیرِاعظم کو مرتے دیکھ کر شیر شہزادی نے زور سے ایک درد ناک چیخ ماری اور پھر منہ چھپا کر زور زور سے رونا شروع کر دیا۔

"ارے دیکھو آنگلو! شہزادی رو رہی ہے اسے یقیناً تمہاری ٹکر مارنے سے افسوس ہوا ہے۔ تم نے ٹکر ہی غلط ماری ہے۔" بانگلو نے کہا۔

"تم پاگل، بے وقوف، احمق! تم نے بوڑھے وزیرِاعظم کو مار ڈالا ہے۔" بادشاہ انتہائی غصّے سے دھاڑتا ہوا ان دونوں کی طرف لپکا۔

"اب دیکھو میں مکہ مارتا ہوں۔ پھر دیکھنا کہ شہزادی کیسے ہنستی ہے۔" بانگلو نے کہا۔ اور پھر اس کا ہتھوڑا نما مکہ ہوا میں لہرایا اور اس نے پوری قوت سے

مکہ آنگلو کے جبڑے پر مارنا چاہا مگر
اب یہ بادشاہ کی بدقسمتی تھی کہ عین
اُسی لمحے وہ غصے سے لپکتا ہوا ان
کے قریب پہنچ گیا تھا اور پھر بانگلو
کا خوفناک مکہ پوری قوت سے بادشاہ کی
کنپٹی پر پڑا اور بادشاہ ایک چیخ مار کر
زمین پر گرا اور تڑپنے لگا۔

"یہ کیا کر دیا تم نے احمق پاگلو" ہے
شہزادی نے بادشاہ کو زمین پر گرتے دیکھا
تو چیختی ہوئی ان کی طرف دوڑ پڑی۔

مگر شہزادی کے قریب پہنچنے سے پہلے
ہی بادشاہ کی رُوح اس کے جسم سے
پرواز کر گئی۔

بادشاہ چند لمحے تڑپ کر مر چکا تھا۔
بانگلو کے خوفناک مکے نے بادشاہ کی کھوپڑی
توڑ ڈالی تھی۔

بادشاہ کے مرتے ہی میدان کے گرد
موجود نیزہ بردار غصے سے چیخنے اور نیزے
لہراتے ہوئے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

"رک جاؤ، رک جاؤ" اچانک شہزادی نے چیخ کر کہا اور شہزادی کی بات سنتے ہی تمام نیزہ بردار رک گئے۔
"انہوں نے جان کر بادشاہ کو نہیں مارا وہ خود ہی ان دونوں کے درمیان آگئے تھے۔ یہ بے گناہ ہیں"۔ شہزادی نے چیختے ہوئے کہا۔
"واقعی شہزادی! یہ بے گناہ ہیں"۔ تمام نیزہ برداروں نے نیزے لہراتے ہوتے کہا۔
"زندہ باد! شہزادی کا انصاف زندہ باد"۔ آنگلو بانگلو نے بھی بیک وقت نعرہ لگاتے ہوتے کہا۔
"اور سنو! بہرحال تم دونوں قاتل ہو۔ اس لمبے نے وزیراعظم کو قتل کیا ہے اور اس موٹے نے بادشاہ سلامت کو۔ اس لئے تم دونوں کو اس کی سزا ضرور ملیگی"۔ شہزادی نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوتے کہا۔
"ٹھیک ہے شہزادی! میری سزا یہ ہے کہ

تم مجھے اپنا شوہر بنالو۔" آنگلو نے بڑا سا
سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" اور میری سزا یہ ہے کہ تم میری
بیوی بن جاؤ۔" بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے
والا تھا
" سنو! ہماری وادی کے رواج کے مطابق
قاتلوں کو جو سزا دی جاتی ہے تمہیں بھی
دہی سزا دی جائے گی۔" شہزادی نے کہا
اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔
اس کے تالی بجاتے ہی پچاس کے قریب
نیزہ بردار تیزی سے چلتے ہوئے شہزادی کے
قریب پہنچ گئے۔
" ان دونوں کو لے جاکر کالی غار میں
پھینک دو۔" شہزادی نے حکم دیتے ہوئے کہا۔
" کالی غار! نہیں شہزادی، مجھے کالا رنگ
پسند نہیں ہے۔ مجھے تم نیلی غار میں پھینک
دو۔ نیلا رنگ مجھے پسند ہے۔" بانگلو نے
فوراً ہی اپنا پسندیدہ رنگ بتاتے ہوئے کہا۔
" اور مجھے سنہری رنگ بہت پسند ہے اس

لیئے بے شک مجھے سنہری غار میں پھینک دو۔
آنگلو نے بھی جواب میں اپنا پسندیدہ رنگ بتاتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل کی جائے"۔ شہزادی نے انتہائی سخت لہجے میں نیزہ برداروں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور شہزادی کا حکم سنتے ہی نیزہ بردار تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھے اور پھر انہیں نیزوں کی انیاں چبھوکر ایک طرف چلنے کے لئے کہا۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ ارے پاگلو دیکھو! یہ انیاں چبھ رہی ہیں۔ ہمارے جسموں پر داغ پڑ گئے تو شہزادی کو داغدار شوہر سے شادی کرنا پڑے گی"۔ ان دونوں نے اچھلتے ہوئے کہا۔

مگر نیزہ بردار انہیں دھکیلتے ہوئے ایک طرف بڑھنے لگے۔

ان دونوں نے ان نیزہ برداروں کے نرغے سے نکلنے کی بے حد کوشش کی مگر

بے شمار نیزوں کی وجہ سے وہ مجبور ہوگئے اور اس طرح چلتے ہوئے وہ وادی کے شمال میں کافی دور گئے۔

کافی دور آنے کے بعد اچانک وادی کی زمین ایک جگہ ختم ہوگئی۔ آگے ایک بہت گہری غار تھی۔ اس کے بعد پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

غار کا دھانہ بہت بڑا تھا اور وہ اتنی گہری تھی کہ اس کی تہہ نظر ہی نہ آرہی تھی۔ بس اندر اندھیرا گہرا ہوتا چلا گیا تھا۔ شاید اسی لئے اسے کالی غار کہا جاتا تھا۔

"ارے یہ کالی غار ہے۔ یہ تو بہت گہری ہے۔ اس میں سے ہم باہر کیسے نکل سکیں گے" آنگو بانگو نے غار میں جھانک کر خوفزدہ ہوکر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"جلدی کود جاؤ" نیزہ برداروں نے کہا۔

"ارے، مگر ہمیں سیڑھیاں تو دے دو تاکہ ہم باہر آکر شہزادی سے شادی کر سکیں" آنگو

بانگو نے کہا۔
مگر اسی لمحے نیزہ برداروں نے انہیں زور سے دھکا دے دیا اور وہ دونوں سر کے بل اس گہری کالی غار میں گرتے چلے گئے۔ ان کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخوں سے غار گونج اٹھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ چیخیں گہرائی میں جاکر ختم ہوتی چلی گئیں اور پھر ہر طرف موت کی سی خاموشی چھا گئی۔

ختم شد

راحیل
Arshad

آنگلو بانگلو اور کالی غار

آنگو بانگو کا قہقہوں سے بھرپور دلچسپ کارنامہ نمبر ۱

آنگو بانگو اور کالی غار

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

--------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے

کالی غار میں گرتے ہی ان کے منہ سے خوف اور دہشت کے مارے بھیانک چیخیں خارج ہونے لگیں۔ کالی غار واقعی کالی تھی۔ کیونکہ اس میں گرنے کے بعد انہیں روشنی کی کوئی ننھی سی کرن بھی نظر نہیں آئی تھی۔ ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور اس اندھیرے میں وہ یوں گر رہے تھے، جیسے کوئی پتھر آسمان سے گر رہا ہو۔ بالکل بے بس اور بے آسرا۔ شکر یہ ہوا کہ گرتے وقت آنگو کے ہاتھ میں بانگو کی گھیرے دار شلوار آ گئی تھی اور ان دونوں میں وہی شلوار ہی واحد رابطہ تھی جو انہیں ایک دوسرے سے جدا ہونے سے بچائے ہوئے تھی۔

کالی غار کتنی گہری تھی؟ اس کا انہیں کوئی اندازہ نہ تھا۔ انہیں غار میں گرے تین چار منٹ ہو چکے تھے اور وہ ابھی تک غار کی تہہ میں نہیں پہنچے تھے بلکہ مسلسل گہرائی میں گرتے جا رہے تھے۔ انہیں یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ وہ کبھی اس منحوس غار کی تہہ میں پہنچیں گے بھی یا نہیں۔ یہ خوف بھی دامن گیر تھا کہ جب وہ سر کے بل غار کی پتھریلی تہہ سے ٹکرائیں گے تو ان کا انجام کیا ہو گا۔ انجام کا خیال کر کے بانگلو خوف کے باوجود ہنس پڑا۔

"کیا بات ہے۔ تم کیوں دانت نکال رہے ہو بانگلو؟" آنگلو نے خوف زدہ لہجے میں پوچھا۔

بانگلو اندھیرے میں آنگلو ـــــ کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اندھیرے میں ہاتھ سے ٹٹولا اور آنگلو کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ جب تمہارا تربوز جیسا سر زمین کی تہہ سے ٹکرائے گا تو غبارے کی مانند دھماکے سے پھٹ جائے گا۔"

"ٹھیک ہے۔ کم از کم مجھے پتہ تو چلے گا کہ

میرا سر پھٹتا ہے۔" آنگو نے فوراً ہی جواب دیا۔
"مگر جب تمہارا خوبانی جیسا سر پھٹے گا تو آواز ہی نہیں آئے گی اور تمہیں قیامت تک پتہ نہیں چلے گا کہ تمہارا سر پھٹا تھا۔"

"واہ۔ تم کسی دوسرے احمق کو پاگل بناؤ۔" بانگو نے ہاتھ نچا کر کہا۔ "میں تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہوں کہ سر کے بل گروں گا۔ میں تو تہہ میں پہنچتے ہی پیٹ کے بل آرام سے لیٹ جاؤں گا۔"

"ہاں۔ اس صورت میں واقعی آواز آئے گی بلکہ دھماکہ ہو گا۔" آنگو نے اس کی بات پر غور کرتے ہوئے کہا۔

"دھماکہ۔ کس چیز کا دھماکہ آنگو؟" بانگو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا غبارے جیسا پیٹ پھٹنے کا۔" آنگو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"ہائیں!" بانگو گھبرا کر پوچھا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔" اس کی آواز پر آنگو بوکھلا کر بولا۔
"اگر میرا پیٹ پھٹ گیا۔ تو کالی غار کی تہہ میں خون پھیل جائے گا۔ اور ساری جگہ گندی ہو جائے گی

بانگلو نے کہا۔" نہیں۔ ہمیں اس جگہ کو گندہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے ہمیں وہیں سونا پڑ جائے۔"

"ہاں زندہ رہے تو سوئیں گے جی بھر کر۔" آنگلو نے جواب میں کہا۔" بشرطیکہ ہم تہہ میں پہنچ گئے۔"

"پھر وہی پاگلوں والی باتیں۔" بانگلو نے مُنہ بنا کر کہا۔" آخر ہم کیوں نہیں پہنچیں گے؟"

"مجھے تو یقین نہیں۔" آنگلو نے آہ بھر کر کہا۔ "ہمیں گہرائی میں گرے ہوئے سات آٹھ منٹ ہو چکے ہیں۔ اور اب تک ہم تہہ میں نہیں پہنچے۔"

"یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہے۔" بانگلو نے اس کے سر پہ چپت رسید کرتے ہوئے کہا۔" اگر تم میری شلوار نہ پکڑے ہوئے ہوتے تو میں کب کا تہہ میں پہنچ چکا ہوتا۔"

"اچھا۔ تو یہ لو۔ اب پہنچ کر دکھا دو۔" آنگلو نے کہا اور اس کی شلوار چھوڑ دی۔ ایسا کرتے ہی اس کا توازن بگڑ گیا اور غار کی بائیں دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے مُنہ سے چیخ نکل گئی۔

"کک۔کیا۔ہوا۔؟" بانگلو نے بوکھلاہٹ آمیز

لہجے میں کہا۔
"کسی نے مجھے بائیں جانب سے دھکا دیا ہے"۔ آنگلو کراہتا ہوا بولا۔ "شاید کوئی جن وغیرہ تھا"۔
"ہائیں۔ جن ۔" بانگلو دہشت زدہ انداز میں بولا۔ "تو کیا اس غار میں جن بھی ہیں ؟"
"یقیناً ہیں۔ میں نے بچپن میں سُنا تھا کہ جن ایسی ہی ویران اور تاریک جگہوں پر رہتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔
اُسی لمحے بانگلو کا ہاتھ دائیں جانب دیوار سے ٹکرایا اور وہ چیخ پڑا۔
" اوہ ۔ تمہیں کیا ہوا بانگلو ؟" آنگلو نے گھبرا کر پوچھا۔
"جن میاں نے میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تھی" بانگلو خوفزدہ لہجے میں بولا۔
" اسے کہو ہاتھ نہیں تمہاری ٹانگ پکڑ لے"۔ آنگلو نے مشورہ دیا۔
"واہ ۔ میں کیوں کہوں ۔ تم خود کہو"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
آنگلو نے ہنس کر کہا۔ "جن میاں ۔ بانگلو کی

ٹانگ پکڑ لو۔"

"ارے۔ ارے۔ کیوں غضب کرتے ہو" بانگو چیخا "کچھ خدا کا خوف کھاؤ۔ بھائی کے دشمن ہو رہے ہو"

پھر بانگو نامعلوم جن سے بولا۔ "جن میاں جی۔ آنگو کی باتوں میں نہ آنا۔ اس کے مشورے پر ہرگز عمل نہ کرنا۔ اگر ٹانگ پکڑنی ہی ہے تو اسی کی پکڑو اس کی ٹانگیں کافی لمبی ہیں"

"خبردار۔ میرا نام نہ لینا۔ آنگو نے اسے للکارا۔ "ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

"اچھا۔ پھر تم بھی چُپ رہو" بانگو نے صلح کے انداز میں کہا۔

"میں چپ ہو رہا ہوں" آنگو نے جواب دیا۔

اسی لمحے ایک دھماکہ سا ہوا اور بانگو کی تیز چیخ سنائی دی جو آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئی۔

"اب کیا ہے۔ کہیں جن میاں نے تمہارا پیٹ تو نہیں پھاڑ ڈالا" آنگو نے جلدی سے پوچھا۔

مگر بانگو کی جانب سے کوئی جواب نہ ملا۔ آنگو یہی سمجھا کہ جن نے بانگو کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ یہ خیال کر کے وہ بے اختیار رونے لگا۔ مگر

دوسرے ہی لمحے وہ کسی سخت زمین سے ٹکرایا۔ اور اس کی درد کے مارے چیخ نکل گئی۔ پھر آہستہ آہستہ اس پر غنودگی طاری ہوتی چلی گئی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

بانگو کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک آرام دہ ریشمی بستر پر دراز دیکھا۔ وہ بہت حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ یہاں کیسے پہنچا۔ جونہی اُسے پچھلے واقعات اور کالی غار کی یاد آئی۔ وہ اچھل کر اُٹھ بیٹھا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ مگر اسے آنگو نظر نہ آیا۔ نجانے وہ کہاں تھا۔ وہ پھر سوچنے لگا کہ اس کمرے میں اُسے کون لایا۔ کیا یہ کالی غار کی تہہ ہے یا کوئی اور جگہ؟ کمرے میں اس کے سوا کوئی نہ تھا جس سے وہ ان سوالات کے جواب حاصل کرتا۔

دفعتاً اسے ایک اور خیال آیا۔ یقیناً آنگو مر چکا ہے۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو اس کے قریب پڑا ہوتا۔

یہ خیال اس کے لئے بڑے سکون کا باعث بنا کہ آنگلو اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ اور اب وہ اکیلا ہی شیر شہزادی سے شادی کرے گا۔ خدا نے خود بخود آنگلو کو اس کے راستے کا کانٹا سمجھ کر ہٹا دیا تھا۔ اور دنیا میں اس وقت کوئی اور نہ تھا جو شیر شہزادی اور اس کے درمیان دیوار بنتا۔

آنگلو کو مُردہ تصوّر کر کے اور تصوّر میں اُسکی لاش دیکھ کر وہ خوشی سے اُچھلنے کودنے لگا۔ اس اچھل کود میں وہ یہ بھُول گیا کہ وہ پلنگ کے معاملے میں زیادہ وزنی ہے۔ چنانچہ پلنگ ایک تڑاکے سے ٹوٹ گیا۔ اور بانگلو توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ نتیجے میں وہ فرش پر آ رہا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی چیخ نکل گئی۔ اس کا سر زور سے فرش کے ساتھ ٹکرایا تھا۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور اپنا سر ٹٹولنے لگا۔

"کمبختوں نے اتنا خوبصورت پلنگ اتنا کمزور بنایا۔" وہ بڑبڑایا۔ "شاید تنکوں سے پلنگ بنائے جاتے ہیں۔"

اسی لمحے دروازہ کھُلا اور بانگلو چونک کر سامنے دیکھنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اپنے سر کی چوٹ بھول کر سامنے کھڑی حسین وجمیل لڑکی کے سراپا میں، گم

ہو گیا۔ وہ لڑکی دروازے میں کھڑی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے لباس بھی خوبصورت پہن رکھا تھا۔ پھر اچانک اس کی نگاہ ٹوٹتے ہوئے پلنگ پر پڑی اور بانگلو کے گرنے کا تصور کر کے بے اختیار ہنس پڑی۔

اس کے ہنسنے سے بانگلو کی محویت ٹوٹی اور وہ بھی ہنسنے لگا۔ اس کی عجیب و غریب ہنسی پر لڑکی کو اور بھی ہنسی آئی اور وہ بے اختیار قہقہے لگانے لگی۔ اس پر بانگلو بھی خوش ہوا کہ لڑکی اسے دیکھ کر ہنس رہی ہے۔ چنانچہ وہ بھی قہقہے لگانے لگا لڑکی کے پیٹ میں ہنس ہنس کر بل پڑ گئے اور وہ دونوں ہاتھوں سے پیٹ پکڑے دوہری سی ہو گئی۔

"اوہ۔ اچھا۔ سمجھ گیا۔" بانگلو نے اپنا خوبانی جیسا سر ہلا کر کہا۔ "سمجھ گیا۔"

لڑکی چونکی اور بمشکل اپنی ہنسی روک کر حیرت سے بولی۔ "کیا سمجھ گئے؟"

"یہی کہ تم ہنستی شہزادی ہو۔" بانگلو نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ "مجھے بھی تمہارے جیسی شہزادی

کی تلاش ہے جو ہر وقت ہنستی رہے بلکہ میرے بچوں کی ماں بن کر انہیں بھی ہنساتی رہے۔"

"تو کیا تم شادی شدہ ہو اور تمہارے بچے بھی ہیں۔" اس نے چونک کر پوچھا۔

"مگر اب تم سے شادی کر کے شادی شدہ بھی ہو جاؤں گا اور بچے بھی بن جائیں گے۔" بانگو نے جواب دیا۔

"بے شرم۔" لڑکی حیا سے سرخ ہوتی ہوئی بولی۔

"میرا نام بے شرم نہیں بانگو ہے۔" بانگو نے جلدی سے کہا۔ "یاد کر لو۔ اور ہاں میرے بھائی کا نام آنگو تھا۔"

"آنگو تھا۔" لڑکی حیرت سے بولی۔

"بیچارہ بہت نیک پاک اور شریف تھا۔ مگر تھا ذرا سا جھگڑالو۔" بانگو آنگو کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "جہاں بھی میری شادی ہونے لگتی تھی وہ بیچ میں ٹانگ اڑا دیتا تھا اور ایسی اڑاتا تھا کہ نہ اس کی شادی ہوتی تھی اور نہ میری۔ اب بیچارا مر چکا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ تمہیں دو کی بجائے اب ایک ہی سے شادی کرنا پڑے گی۔"

"بہت بد تمیز ہو تم"۔ لڑکی کو پھر غصہ آ گیا۔ احمق جاہل۔"

"وہی آنگلو بد تمیز جاہل تھا"۔ بانگلو اپنے القاب سُن کر بولا۔" میں تو بہت نیک سیرت، خوبصورت اور خوش گفتار ہوں۔ مجھ سے شادی کر کے تم گھاٹے میں نہیں رہو گی شہزادی"۔

"نامُراد۔ میں شہزادی نہیں ہوں"۔ لڑکی غرائی۔

"کوئی بات نہیں۔ لڑکی تو ہو نا"۔ بانگلو نے احمقانہ لہجے میں کہا۔" میرے لئے یہی کافی ہے کہ تم اکیلے مجھ سے شادی کرو گی۔ یقین کرو مجھ سا بہادر اور خوبصورت دولہا تمہیں نہ زمین پر ملے گا اور نہ آسمان پر۔"

"اور تم کہاں ہو۔" لڑکی نے منہ بنا کر پوچھا۔

"کالی غار کی تہہ میں"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"اور اپنی دُلہن شہزادی کے رُوبرو"۔

"بکواس بند کرو"۔ لڑکی غصیلے لہجے میں بولی۔"تمہیں آقا نے طلب کیا ہے۔"

"آقا۔ یہ آقا کہاں سے پیدا ہو گیا"۔ بانگلو حیرت سے بولا۔" اوہ۔ شاید یہ تمہارے باپ کا نام ہے۔

خیر لے چلو۔ شاید وہ تم سے شادی کے سلسلے میں میری رائے پوچھنا چاہتا ہے۔"

"یہ تو تمہیں وہیں چل کر پتہ چلے گا۔" لڑکی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو۔ مگر دیکھنا۔ باپ کے سامنے شادی سے انکار مت کرنا۔ ورنہ میرا دل ٹوٹ جائے گا۔" بانگو نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔" لڑکی نے مڑ کر اس کے آگے چلتے ہوئے کہا۔ "دل نہ بھی ٹوٹا تو تمہارا خوبانی جیسا سر ضرور ٹوٹے گا۔" بانگو نے اس کی بات نہیں سنی تھی۔ وہ تو تصور میں اس لڑکی کو دلہن کے لباس میں دیکھ رہا تھا۔

ہوش آنے پر آنگلو نے بھی خود کو ویسے ہی
ایک سجے سجائے کمرے میں پلنگ پر لیٹے پایا اور
اچھل کر اٹھ بیٹھا۔ اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یوں
دیکھا جیسے اندازہ لگا رہا ہو کہ ہر چیز حقیقت ہے
یا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے بازو
پر چٹکی لی اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ خواب نہیں
مگر سوچنے کی بات یہ تھی کہ کالی غار میں گر کر
وہ شاندار کمرے میں کیسے پہنچ گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں
کہ شیر شہزادی نے اس کی بہادری سے خوش ہو کر
اسے کالی غار سے واپس نکلوا لیا ہو اور اب اس
سے شادی کی تیاریاں کر رہی ہو۔ یقیناً یہی بات

ہو گی۔ اس نے سوچا اور خوشی سے جھومنے لگا۔
دفعتاً اسے بانگلو کا خیال آیا۔ اس کے یہاں موجود نہ ہونے کی دو وجوہات اس کی سمجھ میں آ رہی تھیں۔ پہلی تو یہ کہ شیر شہزادی نے اُسے پسند نہیں کیا تھا اور وہ صرف آنگلو سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ دوسری یہ کہ بیچارہ کالی غار میں پیٹ کے بل گرا۔ اور پیٹ پھٹ جانے کے باعث اللہ کو پیارا ہو گیا۔ دوسری وجہ اسے زیادہ معقول نظر آئی۔ کیونکہ اس نے بانگلو کی آخری بھیانک چیخ سننے کے بعد دوبارہ اس کی آواز نہیں سُنی تھی۔ یقیناً وہ ہلاک ہو چکا تھا۔
آنگلو کو بانگلو کی موت کا افسوس ہوا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ بانگلو کو یاد کر کے رو رہا تھا۔ بیچارہ کنوارہ ہی مر گیا۔ ہائے کتنی حسرت تھی اسے دولہا بننے کی۔ شادی کے لئے اس نے کیا کیا پاپڑ نہ بیلے تھے۔ مگر کوئی پاپڑ بھی اس کی شادی نہ کرا سکا تھا۔ شادی تو درکنار اس کی جان تک نہ بچا سکا تھا۔ کاش وہ نہ مرتا۔ اب بیچارہ جنت میں حوروں سے شادی کی درخواست کرتا پھر رہا ہوگا۔
جوں جوں بانگلو یاد آتا گیا۔ آنگلو کا رونا تیز

ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ وہ دھاڑیں مار کر رونے لگا۔

"کیا بات ہے۔ روتے کیوں ہو؟" اچانک کمرے میں ایک تیز آواز گونجی

"بانگلو مر گیا" آنگلو نے روتے ہوئے کہا" بیچارہ بہت نیک خوبیوں کا مالک تھا۔"

"کیا تم بد خوبیوں کے مالک ہو؟" ہنس کر پوچھا گیا۔

تب آنگلو اچھل پڑا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے اور کون اس سے باتیں کر رہا ہے۔ کمرے میں تو اس کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور خوفزدہ ہو کر ایک کونے میں جا کھڑا ہوا نجانے آواز کہاں سے آ رہی تھی۔ کیونکہ بولنے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ڈر گئے۔ میں تو تمہیں بہادر سمجھ رہا تھا" پُر اسرار آواز نے کہا۔

آنگلو نے سوچا۔ اُسے بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس نے سینہ تان کر کہا۔

"میں کسی سے ڈرنے والا نہیں۔ میرے جیسا بہادر دنیا میں آج تک پیدا نہیں ہوا۔

"اچھا۔ حیرت کی بات ہے کیا تمہاری بہادری کا امتحان لیا جائے؟" آواز نے پوچھا۔

"ضرور۔ مگر اس امتحان میں حساب کا پرچہ نہ لیا جائے۔" آنگو بولا۔ "میں حساب کتاب میں کمزور ہوں۔"

"کوئی بات نہیں۔ کمزور ہونا بری بات تو نہیں اصل چیز تو ہمت ہے۔" پُراسرار اجنبی آواز نے نصیحت آمیز انداز میں کہا۔ "انسان ہمت کرے تو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتا ہے۔"

"کیا تم کسی مدرسہ کے استاد بول رہے ہو؟" آنگو نے منہ بنا کر پوچھا۔

"شاید میری بات تمہیں ناگوار گزری ہے۔" آواز نے ہنس کر کہا۔

"ابھی تو نہیں گزری۔" آنگو نے غور سے اِدھر اُدھر فرش پر دیکھتے ہوئے کہا۔ "جب یہاں سے گزرے گی تو بتا دوں گا۔ ویسے یہ تو بتا دو کہ تمہاری بات یہاں سے گزر کر کس سمت جائے گی؟"

"احمق ہو تم۔" غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"تم خود احمق۔ بلکہ جاہل اور گنوار۔" آنگو کو بھی غصہ آ گیا۔ "کون ہو تم سامنے آؤ۔"

"مجھے دیکھنا چاہتے ہو۔ ٹھہرو میں اپنا ایک خادم بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ چلے آؤ۔" آواز نے کہا۔

"جلدی بھیجو ورنہ میں خود چل پڑوں گا۔" آنگلو نے دوبارہ پلنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

چند منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک حبشی غلام اندر آیا۔ اس کی شکل اور جسامت جلادوں جیسی تھی ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ہوئے وہ بہت خطرناک لگ رہا تھا۔

"چلو۔" اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آہستہ بولو۔ میں بہرہ نہیں ہوں۔" آنگلو نے منہ بنا کر کہا۔

وہ باہر نکلا اور اس غلام کے پیچھے چل دیا۔ وہ ایک محل تھا جس میں کئی کمرے تھے۔ ایک دالان سے گزر کر وہ دائیں ہاتھ کے چوتھے کمرے میں داخل ہوئے۔ مگر اندر کا منظر دیکھتے ہی آنگلو اچھل کر غلام سے لپٹ گیا۔ غلام بوکھلا گیا اور اسی بوکھلاہٹ میں وہ دونوں فرش پر آ رہے۔ یہ دیکھ کر سامنے زرنگار کرسی پر بیٹھا ہوا بد ہیبت بوڑھا

کھڑا ہو گیا۔ اس کے گلے میں ہڈیوں کی مالا تھی اور بائیں ہاتھ میں ایک لمبی ہڈی جسے اس نے چھڑی کے انداز میں پکڑا ہوا تھا۔ اس کے سیاہ بھیانک چہرے پر سرخ چمکتی ہوئی دو گول گول آنکھیں بہت خطرناک لگ رہی تھیں۔

"کھڑے ہو جاؤ" بوڑھا دہاڑا۔

غلام اور آنگلو نے بیک وقت کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر غلام کی ٹانگیں آنگلو کی لمبی ٹانگوں میں اُلجھ گئیں اور وہ دونوں توازن سنبھالنے کی کوشش میں ایک بار پھر فرش پر آ رہے۔ آنگلو کا مٹکے جیسا سر غلام کے سر سے ٹکرایا اور وہ چیخ پڑا۔

"یہ کیا کر رہے ہو احمقو" بوڑھا چیختا ہوا ان کی طرف لپکا۔

اس کی دھاڑ سُن کر وہ دونوں بوکھلا گئے۔

عین اسی وقت جبکہ بُوڑھا ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ان دونوں نے تیزی سے اُٹھنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں دونوں کے سر بوڑھے کے سینے سے ٹکرا گئے۔ اور دوسرے ہی لمحے بُوڑھا کراہتا ہوا پشت کے بل جا گرا اور وہ دونوں چونک کر اسکی

جانب دیکھنے لگا۔ پھر غلام بوکھلا کر بوڑھے کی جانب بڑھا۔ اور اسے سہارا دے کر کھڑا کیا۔

"میں تم دونوں کو فنا کر دوں گا۔" بوڑھا غصے سے آگ بگولا ہوتا ہوا بولا۔

"صرف اسے ہی کرنا۔ میں تمہارا دیا نہیں کھاتا۔" آنگلو بھی غصے میں آ گیا۔

"بکواس بند کرو۔" غلام پلٹ کر بولا۔ "ورنہ میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔"

"مر گئے زبان کاٹنے والے۔" آنگلو سر ہلا کر بولا۔ "مجھے ایسا ویسا نہ سمجھنا۔ مجھے شیر کچھ نہیں کہہ سکتے تو تم کس کھیت کی مولی ہو۔"

"آنگلو۔ پاگل کے بچے چپ ہو جاؤ۔" بوڑھا ہوا میں بازو لہراتا ہوا بولا۔

"پاگل تم خود ہو گے۔ بلکہ تمہارے ہوتے سوتے پاگل ہوں گے چھند بوڑھے۔" آنگلو بھلا کب کسی کی دھونس میں آنے والا تھا۔ ایسے موقعوں پر تو اس کی زبان قینچی بن جایا کرتی تھی۔ ویسے وہ یہ تو پہچان ہی چکا تھا۔ کہ اسی بوڑھے کی غائبانہ آواز وہ کمرے میں سنتا رہا تھا اور اسے حیرت تھی

کہ بوڑھے کی آواز اتنی دُور اس کمرے تک کیسے پہنچتی رہی تھی۔ یا وہ اسے یہاں بیٹھے بٹھائے کیسے دیکھتا رہا تھا۔

معلوم ہوتا ہے تمہارے دماغ میں عقل کی بجائے بھُس بھرا ہوا ہے" بوڑھا دانت پیستا ہوا بولا" ورنہ تم جان لیتے کہ میں کون ہوں اور اس گستاخی پر تمہارا انجام کیا ہو سکتا ہے"

"ارے تو مجھے جاننے کی ضرورت ہی کیا ہے، بوُڑھے گدھے" آنگلو ہاتھ نچا کر احمقانہ لہجے میں بولا۔ "میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ شیر شہزادی نے مجھے پسند کر لیا ہے اور مجھے کالی غار سے واپس نکال کر اپنے اس محل میں پہنچا دیا۔ وہ خود شاید مجھ سے شادی کی تیاری کر رہی ہو گی"

"میں یہ شادی ہرگز نہیں ہونے دوں گا دفعتاً دروازے کی جانب سے منمنی مگر دھاڑتی ہوئی آواز آئی اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

Arshad راحیل

لڑکی بانگو کو ساتھ لئے ایک کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک بانگو رُک گیا۔ لڑکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"رُک کیوں گئے ہو ___؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے خیال آ رہا ہے کہ ممکن ہے تم سے شادی کرنے کے بعد مجھے بانگو بھائی کا فاتحہ پڑھنا یاد نہ رہے۔ اس لئے ابھی فاتحہ پڑھ لوں۔ اٹھاؤ ہاتھ" بانگو نے کہا۔

اور دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھائے۔ لڑکی نے عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھا اور ہاتھ اٹھا لئے۔ بانگو چند لمحے منہ ہی منہ میں بدبداتا رہا

پھر ہاتھ چہرے پر پھیرے۔ لڑکی نے یونہی ہاتھ نیچے کر لئے۔

"ارے۔ ارے۔ ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ ورنہ فاتحہ نہ ہو سکے گا۔" بانگلو بوکھلا کر بولا۔

"احمقانہ باتیں نہ کرو۔ آؤ۔ آقا انتظار کر رہا ہو گا۔" لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

"اچھا بیوی جی۔ تم کہتی ہو تو نہیں کرتا۔" بانگلو نے مسکین لہجے میں کہا۔

پھر چھت کی طرف منہ اٹھا کر بولا۔ "اچھا بھائی بانگلو۔ خدا ہی تمہیں بخشے گا۔ مگر جنت میں میرے اور میری بیوی کے لئے زمین ضرور تیار کرنا۔ میں شادی کے بعد سیدھا تمہارے پاس آؤں گا۔"

وہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ آگے بڑھنے لگا ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ کر لڑکی نے دروازہ کھولا۔ اندر کا منظر دیکھ کر بانگلو بے اختیار اچھل پڑا۔ آنگلو زندہ سلامت اندر موجود تھا۔ اور سامنے کھڑے ہوئے خوفناک بدشکل بوڑھے سے کہہ رہا تھا۔

"میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ شیر شہزادی

نے مجھے پسند کر لیا ہے اور مجھے کالی غار سے نکلوا کر اپنے اس محل میں پہنچا دیا۔ وہ خود شاید مجھ سے شادی کی تیاری کر رہی ہو گی۔"

بانگو لڑکی کو دروازے سے ایک طرف ہٹاتا ہوا دہاڑا۔

"میں یہ شادی ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔"

آنگو، بوڑھا اور حبشی تینوں چونک کر اسکی جانب متوجہ ہو گئے۔ بانگو کو زندہ دیکھ کر آنگو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"ارے۔ تم زندہ ہو بھائی بانگو!" آنگو نے مسرت آمیز انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر میں تمہارا فاتحہ پڑھ چکا ہوں بیٹے۔" بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "تم شاید مجھے مردہ سمجھ کر شیر شہزادی سے شادی کر رہے تھے مگر اب یہ شادی نہیں ہو سکتی۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو تم لوگ۔ یہاں کوئی شہزادی نہیں ہے۔" بوڑھا غرایا۔

"تم چپ رہو چچا خوفناک۔" آنگو نے غصے سے کہا۔ "مجھے خود اس سے بات کرنے دو۔

پھر اس نے بانگو سے کہا " شادی کیسے نہیں ہو سکے گی ؟"

"بس کہہ جو دیا ۔ شیر شہزادی سے میری شادی ہو گی " بانگو نے لاپرواہی سے کہا ۔

" اور میری شادی کس سے ہو گی ۔" آنگو نے غصیلے لہجے میں پوچھا ۔

" اس لڑکی سے ۔" بانگو نے قریب کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ " یہ پہلے مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی مگر میں اسے تمہارے حق میں طلاق دیتا ہوں ۔"

" نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ تم خود اس سے شادی کر لو ۔" آنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ " میں تو شیر شہزادی سے شادی کروں گا ۔ شیر بادشاہ مر چکا ہے چنانچہ شادی کے بعد میں شیروں کا بادشاہ بنوں گا ۔"

" اور میں ؟ بانگو نے غصے سے پوچھا ۔ غصے سے اس کا پیٹ پھول اور پچک رہا تھا ۔

" تم ۔ تمہارے لئے میں سوچوں گا ۔ ممکن ہے میں تمہیں وزیر اعظم بنا دوں ۔" آنگو بولا " یا اگر تم پسند کرو گے تو تمہیں شیروں کی وادی کا چوکیدار

مقرر کر دوں گا۔

بوڑھا ان کی بکواس سے تنگ آ چکا تھا۔ اس نے جھلا کر کہا۔

"خاموش ہو جاؤ ورنہ جادو کر کے تمہیں پتھر بنا دوں گا۔"

"اوہ۔ کیا تم جادوگر ہو؟" آنگو بانگو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میرا نام یمنی جادوگر ہے۔" بوڑھا غرا کر بولا۔ "میں نے جادو کے ذریعے تمہیں کالی غار سے نکالا تھا۔ تاکہ تم میرے کسی کام آؤ۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم دونوں بالکل گاؤدی ہو تو کبھی غار سے نہ نکالتا اور تم غار کی تہہ میں پہنچ جاتے۔ وہ غار زمین کے چودھویں طبق میں تمہیں لے جاتی۔"

"کوئی بات نہیں۔ ہم خود وہاں سے نکل آتے۔" بانگو نے مسکرا کر کہا۔

"تم۔ تم قیامت تک وہاں سے نہیں نکل سکتے تھے۔" یمنی جادوگر نے کہا۔

"واہ۔ ہم پہاڑ مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکل آئے تھے۔ کالی غار سے نکلنا کون سی بڑی بات

تھی۔" آنگو نے لاپروائی سے کہا۔ "کیوں بانگو۔"

"اور کیا۔" بانگو نے منہ بنا کر کہا۔ "بوڑھا تو ہمیں خواہ مخواہ ڈرا رہا ہے۔"

"بکواس بند کرو۔" یمنی جادوگر دہاڑا۔ "ارے تم اتنے ہی بہادر ہو تو تیز پری کو یہاں بلا کر دکھاؤ۔"

"میں سُرخ پری کو بھی لا سکتا ہوں۔" آنگو دہاڑا۔ "تم نے سمجھا کیا ہے مجھے۔"

"اور میں کالی پری کو لا سکتا ہوں بلکہ نیلی پیلی بھی لا سکتا ہوں۔" بانگو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ مار کر کہا۔

لڑکی اور حبشی غلام دونوں منہ دبائے ہنس رہے تھے۔

"تم خود تو چلنے سے بیزار ہو اور پری لاؤ گے واہ۔" آنگو نے بانگو کا مذاق اڑایا۔

"تم سے زیادہ تیز چل سکتا ہوں۔ کسی بھول میں نہ رہنا۔" بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ مگر پری کو لاؤ گے کیسے۔ کیا اپنے مٹکے جیسے پیٹ پر بٹھا کر۔" آنگو نے پوچھا۔

"اور تم سُرخ پری کو کیسے لاؤ گے۔ کیا اپنی ٹانگوں سے باندھ کر۔" بانگو نے جواباً پوچھا۔

"میرے دماغ میں ایک بڑا طریقہ محفوظ ہے۔" آنگو نے انگلی سے سر بجاتے ہوئے کہا۔

بانگو نے بڑے فخر سے کہا۔ "اور میرے دماغ میں بھی ہے۔"

"واہ۔ تمہارے اخروٹ جتنے سر میں طریقہ بھی اتنا ہی چھوٹا ہو گا۔" آنگو نے ہنس کر کہا۔

اب تم دونوں بکواس بند کرو گے بھی یا نہیں۔" یمنی جادوگر نے بیزار ہو کر پوچھا۔

"میرے سر کا مذاق مت اڑاؤ انگو۔" بانگو نے جادوگر کی بات پر توجہ دیئے بغیر کہا۔ "ورنہ بہت بُرا حشر کروں گا۔"

"تم بھی میری ٹانگوں کا مذاق نہ اڑاؤ ورنہ ایسی دولتی جھاڑوں گا کہ نانی یاد آجائے گی۔" آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا مٹکے جیسا سر توڑ کر اور بھیجہ نکال کر اس بوڑھے گدھ کو کھلا دوں گا۔" بانگو غرایا

"اور میں تمہارا پیٹ پھاڑ کر تمہاری اوجھڑی

اس حبشی آدم خور کو کھلاؤں گا۔" آنگلو نے جواباً کہا۔ "میں تم سے کمزور نہیں ہوں۔"

یہ سُننا تھا کہ بانگلو طیش میں آ گیا۔ اس نے اپنا ہتھوڑے جیسا مُکہ تیار کیا اور آنگلو کی طرف بڑھا۔

آنگلو بھی غصّے میں تھا۔ اُسے آگے بڑھتے دیکھ کر وہ پیچھے ہٹا اور اپنا سر جھکا کر تیزی سے بانگلو کی طرف دوڑا۔ مگر یہ اتفاق ہی تھا کہ وہ بانگلو کا صحیح اندازہ نہ لگا سکا تھا۔ نتیجہ میں وہ دونوں ایک دوسرے کے پاس سے تیر کی مانند گزر گئے۔ دوسرے ہی لمحے آنگلو کا سر زور سے حبشی غلام کے سینے سے ٹکرایا۔ جو بانگلو کے پیچھے کھڑا تھا۔ اور بانگلو کا مُکہ جادوگر کے منہ پر لگا جو آنگلو کے پیچھے کھڑا تھا۔ جادوگر اور غلام دونوں کی بیک وقت چیخیں بلند ہوئیں۔ اور وہ پیچھے جا گرا۔ لڑکی نے یہ منظر دیکھا تو خوفزدہ ہو کر کمرے سے نکل کر بھاگ اُٹھی۔

یمنی جادوگر کے مُنہ سے خون نکل رہا تھا جبکہ
حبشی بیچارے کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور فرش پر
تڑپ رہا تھا۔ آنگو بانگو ہونقوں کی مانند ایک
دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے جیسے ایک دوسرے
سے پوچھ رہے ہوں کہ کیا ہوا؟
بوڑھا جادوگر انہیں خونخوار نظروں سے گھورتا رہا
چند لمحوں بعد اس نے منہ میں آنے والا خون زور
سے فرش پر تھوکا اور وہ دونوں اچھل پڑے دونوں
نے بیک وقت جادوگر کی طرف دیکھا وہ منہ ہی
منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا پھر ان کے دیکھتے ہی
دیکھتے اس نے بانگو پر پھونک ماری اور بانگو جہاں

تھا وہیں ساکت ہو گیا۔ آنگلو نے بانگلو کی طرف دیکھا اور بوکھلا گیا۔ بانگلو کا جسم پتھریلا ہو چکا تھا،
"تمہارا بھی یہی انجام ہو سکتا ہے" یمنی جادوگر نے فرش سے اُٹھتے ہوئے کہا۔
آنگلو نے خوفزدہ ہو کر ہاتھ جوڑ دیئے۔ "خ۔ خدا کے لیئے مجھے پتھر نہ بنانا۔ ورنہ۔"
"ورنہ کیا؟" جادوگر نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔
"میری جگہ سُرخ پری سے شادی کون کرے گا۔ آنگلو نے کہا۔
"اس کا نام سُرخ نہیں سبز پری ہے اور وہ پرستان کے بادشاہ کی اکلوتی لڑکی ہے"۔ جادوگر نے بتایا۔
"میں بھی تو اب اکلوتا ہوں۔ بانگلو تو اب پتھر کا بن چکا ہے اور شادی نہیں کر سکتا۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔
جادوگر نرم لہجے میں بولا۔ "تم اس سے زیادہ قابل ہو۔ سبز پری تمہیں یقیناً پسند کرے گی۔ میں تمہاری اس سے ضرور شادی کراؤں گا۔ مگر اس کے لیئے ایک شرط ہے۔"

"میں ایک کی بجائے دس شرطیں جیت سکتا ہوں۔"
آنگلو نے کہا۔

"بس تو جا کر پرستان کے شاہی باغ سے یاسمین
کا پھول لے آؤ۔" جادوگر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ میں ابھی جا کر
لے آتا ہوں۔" آنگلو نے کہا۔

اور دروازے کی طرف بڑھا۔ بینی جادوگر نے
اسے جاتے دیکھا تو جلدی سے بولا۔ "ٹھہرو۔"

آنگلو یوں رک گیا جیسے چابی ختم ہو جانے سے
کھلونا رک جاتا ہے۔ جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر
غلام کی لاش پر پھونک ماری جو دم توڑ چکا تھا۔
پھونک مارتے ہی اس کا جسم دھواں بن کر غائب
ہو گیا۔ یہ دیکھ کر آنگلو نے سوچا کہیں جادوگر اُسے
بھی دھواں نہ بنا دے۔

"تم کہاں جا رہے تھے؟" جادوگر نے آنگلو سے
پوچھا۔

"پرستان۔" آنگلو نے جواب دیا۔ "تم نے خود ہی
تو کہا تھا۔"

"ہاں۔ مگر تم پرستان پیدل تو نہیں پہنچ سکتے۔

"میں تمہیں ایک طلسمی قالین دیتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر جادوگر نے ایک الماری سے ایک قالین نکالا اور آنگو کے حوالے کرتا ہوا بولا۔

"اسے زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور اسے پرستان کے شاہی باغ پہنچنے کا حکم دینا۔ یہ تمہیں وہاں پہنچا دے گا۔"

"اچھا۔" آنگو نے حیرت سے قالین کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "کمال ہے۔"

"ہاں۔ چلو باہر۔ میں تمہیں روانہ کرتا ہوں۔" جادوگر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

آنگو کی نگاہ پتھر بنے ہوئے بانگو پر پڑی۔ اُس نے یمنی جادوگر سے کہا۔

"میری واپسی تک اسے پتھر ہی بنے رہنے دینا، ورنہ یہ مجھ سے سبز پری چھین لے گا۔"

"بے فکر رہو۔ یہ ایسے ہی رہے گا۔" جادوگر نے مسکرا کر کہا۔

آنگو اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔ وہ خوش تھا کہ اس بار بانگو اس کے ساتھ نہیں ہے اور وہ اکیلا ہی پرستان کی شہزادی سبز پری سے شادی

کرے گا۔ شاید بیچارے بانگو کی قسمت میں کنوارہ رہنا ہی تھا۔

باہر آ کر اس نے جادوگر کے حکم پر قالین زمین پر بچھایا اور اس پر چڑھ گیا۔ پھر اس نے قالین سے کہا۔

"میاں قالین مجھے پرستان کے شاہی باغ میں لے چلو۔"

اس کے حکم پر قالین تیزی کے ساتھ زمین سے بلند ہوا۔ اور بانگو توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں سر کے بل زمین پر آ رہا۔

آنگلو کے گرتے ہی دائیں جانب کوئی زور سے ہنسا آنگلو سر ٹٹولتا ہوا اُٹھ بیٹھا۔ بلندی زیادہ نہیں تھی ورنہ اس کا سر تربوز کی مانند پھٹ جاتا۔ قالین مسلسل بلند ہوتا جا رہا تھا۔ آنگلو نے ہنسنے والے کی جانب دیکھا۔ وہی لڑکی تھی جو بانگو کے ساتھ جادوگر کے کمرے میں آئی تھی۔ وہ بے اختیار ہنس رہی تھی۔

"یہ کون ہے؟" آنگلو نے غصیلے لہجے میں جادوگر سے پوچھا۔

"یہ میری کنیز ہے۔" جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے ہاتھ سے قالین کی طرف اشارہ کیا۔

اور قالین تیزی سے نیچے آنے لگا۔ حتیٰ کہ زمین پر آکر ٹھہر گیا۔

"چلو۔ اس پر بیٹھ جاؤ۔" جادوگر نے آنگلو سے کہا۔ "ذرا جم کر بیٹھنا۔"

"تاکہ میں دوبارہ گر جاؤں۔" آنگلو غصیلے لہجے میں بولا۔ "کیا تم مجھے اسی طرح گرا گرا کر مارنا چاہتے ہو۔"

"غلطی تمہاری تھی۔ یہ قالین ہوا میں اڑتا ہے۔ تمہیں کھڑا ہونے کی بجائے بیٹھنا چاہیئے تھا۔"

"اچھا۔ تو یوں کہو۔" آنگلو سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "اب تو اس قالین کا باپ بھی مجھے نہیں گرا سکے گا۔"

وہ آگے بڑھا اور قالین پر دھرنا مار کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ اپنے سامنے قالین پر اس طرح ٹکا دیئے جیسے خود کو گرنے سے بچا رہے ہو۔ اس کی اس حرکت پر کنیز پھر ہنس پڑی۔ آنگلو نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

"زیادہ دانت نہ نکالو۔ ورنہ بتیسی نکال کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا۔"

لڑکی کی ہنسی بند ہو گئی اور وہ منہ بنا کر

دوسری جانب دیکھنے لگی۔ آنگلو نے دوبارہ قالین کو پرستان چلنے کا حکم دیا۔ اور قالین ایک بار پھر تیزی سے فضا میں بلند ہونے لگا۔

آنگلو اس بار جم کر بیٹھا تھا۔ قالین کافی بلندی پر پہنچ کر ایک سمت فضا میں تیزی سے تیرتا چلا گیا۔

عینی جادوگر مسکرایا اور واپس اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔ کمرے میں آ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر پتھر بنے ہوئے بانگلو پر پھونکا اور وہ دوبارہ گوشت پوست کا بن کر حرکت کرنے لگا۔ اس نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔

"اوہ۔ آنگلو کہاں ہے۔ اور تم نے مجھے کیا کر دیا تھا۔" اس نے جادوگر سے پوچھا۔

"میں نے تمہیں سزا کے طور پر پتھر میں تبدیل کر دیا تھا۔" جادوگر سخت لہجے میں بولا۔" اور اگر تم نے میرا حکم نہ مانا تو میں تمہیں ہمیشہ کے لئے کتا بنا دوں گا۔"

"اور میں تمہیں بلّی بنا دوں گا خبیث جادوگر۔" بانگلو اس کی طرف غصے سے مُکا تان کر بڑھا۔

"ٹھہرو۔" جادوگر بوکھلا کر بولا۔" آنگلو شادی کرنے

چلا گیا۔"

"اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو چچا خوفناک"۔ بانگو غصّہ بھول کر حیرت سے بولا۔

"درست کہہ رہا ہوں۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اس کی شادی ہونے تک تمہیں پتھر ہی بنا رہنے دوں مگر مجھے تم پر رحم آ گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم آنگو سے پہلے پرستان پہنچ کر شرط جیت لو۔" جادوگر نے کہا۔

"شرط۔ شرط کا شادی سے کیا تعلق؟" بانگو نے مزید حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"شرط یہ ہے کہ تم پرستان پہنچ کر وہاں کے شاہی باغ سے یاسمین کا پھول توڑ لاؤ۔" جادوگر نے بتایا۔" اس باغ میں یاسمین کا ایک پھول ہے جو پھول توڑ لائے گا اس کی شادی میں پرستان کی شہزادی سبز پری سے کر دوں گا۔ آنگو پھول توڑنے جا چکا ہے۔ تم تیار ہو تو میں تمہیں بھی بھیج سکتا ہوں۔"

"میں دل و جان بلکہ ہاتھ پاؤں سے تیار ہوں"۔ بانگو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔" میں آنگو کی ہڈی پسلی

ایک کر دوں گا۔ اگر اس نے مجھ سے پہلے پھول توڑنے کی کوشش کی۔

بونا جادوگر مسکرایا اور اس نے ایک دوسرا طلسمی قالین نکال کر بانگلو کو دیتے ہوئے اس کی خاصیت بتائی۔ بانگلو کمرے سے باہر آیا اور جادوگر کے سامنے قالین پر بیٹھ گیا۔ پھر اس کے حکم پر قالین فضا میں بلند ہوا اور ایک سمت اڑتا چلا گیا۔

آنگلو طلسمی قالین پر مزے سے بیٹھا تھا۔ اور قالین فضا میں تیز رفتاری سے اڑتا چلا جا رہا تھا۔ جلد ہی وہ پرستان کی حدود میں داخل ہو گیا۔ وہاں آنگلو کو فضا میں کئی پریاں اور دیو اڑتے دکھائی دیئے۔ پریوں کو دیکھ کر وہ سوچنے لگا کہ اس کی بیوی سبز پری بھی ان کی مانند اڑتی ہو گی۔ شادی کے بعد وہ جہاں بھی جائے گا سبز پری کی پشت پر سوار ہو کر سفر کرے گا۔ وہ جب اسے اٹھائے پروں کو جھلاتی ہوئی اڑے گی تو بہت لطف آئے گا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک خوفناک قسم کے دو دیو اسے اپنی جانب بڑھتے دکھائی دیئے۔ انہیں

دیکھ کر آنگلو کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور خوف سے اس کی گھگھی بندھ گئی۔ وہ دونوں ہیبتناک دیو اڑتے ہوئے اس کے دائیں بائیں پہنچ گئے۔

"اے آدم زاد" ایک دیو نے غصیلے لہجے میں پوچھا "کون ہو تم اور اِدھر کیا کرنے آئے ہو۔"

"میرا نام آنگلو ہے اور میں شاہی باغ سے یاسمین کا پھول توڑنے آیا ہوں۔" آنگلو نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

"کیا ؟" وہ دونوں دیو بیک وقت دھاڑے۔ "یاسمین کا پھول۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں۔ پرستان میں آدم زادوں کا داخلہ ممنوع ہے اور تم نہ صرف یہاں تک آگئے ہو بلکہ پھول توڑنے کا جرم بھی کرنا چاہتے ہو۔ یقیناً تم پاگل ہو۔ کوئی عقلمند آدم زاد ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔"

"کیوں ؟" آنگلو اس بار قدرے غصے سے بولا "پھول توڑنا کوئی جرم ہے ۔"

"ہاں۔ ایسا جرم جس کی سزا موت سے کم نہیں۔" ایک دیو بولا۔ "مگر ہم تمہیں سزا دینے کی بجائے کچا کھائیں گے کیونکہ پرستان میں داخل ہونا بھی جرم ہے۔"

"کیوں۔ یہ تمہارے باپ کا پرستان ہے؟" آنگلو غرا کر بولا۔ "جاؤ دفع ہو جاؤ۔ میرا دماغ مت چاٹو۔"

"ہم تو تمہارا پورا جسم چیٹ کر جائیں گے بدقسمت آدم زاد۔" دوسرا دیو دھاڑ کر بولا۔

"دیکھو۔ مجھے غصہ نہ دلاؤ۔ میں غصے کا سوڑ ہوں۔" آنگلو نے ہوا میں مکہ لہراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم ہر قسم کا گوشت کھانے کے عادی ہیں۔" پہلا دیو ہنس کر بولا۔

آنگلو نے سوچا کہ کیوں نہ انہیں چکمہ دے کر نکل جائے۔ اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ پھول توڑنا جرم ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔ تم خوش رہو۔"

"خوش تو ہم تمہارا لذیذ گوشت کھا کر ہوں گے" دونوں دیوؤں نے کہا۔ "اور اب تم زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ کیونکہ پرستان میں داخل ہونے کا جرم تو تم کر ہی چکے ہو۔"

"اچھا تو تم میرے چکمے میں نہیں آنا چاہتے۔" آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "اچھا پھر میں واپس نہیں جاتا اور اب تم دفع ہو جاؤ۔ میرا غصہ تیز ہوتا جا رہا

ہے۔"

"اور تمہارا صحت مند جسم دیکھ دیکھ کر ہماری بھوک تیز ہوتی جا رہی ہے۔" ایک دیو نے ہنس کر کہا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ دونوں تیر کی مانند آنگو پر جھپٹے۔ آنگو نے فوراً ہی نیچے چھلانگ لگا دی۔ نتیجے میں دونوں دیوؤں کے سر آپس میں ایک دھماکے سے ٹکرا گئے اور ان کی کھوپڑیاں پچک گئیں۔

وہ چنگھاڑے اور بے جان ہو کر نیچے گرتے چلے گئے۔

آنگو نے نیچے گرتے ہوئے ان کی طرف دیکھا اور اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔ مگر جونہی اس نے نیچے نظر ڈالی۔ اس کا دل ہول کھانے لگا۔ نیچے درخت ہی درخت تھے اور وہ ان پر گر رہا تھا۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے دیوؤں کی لاشیں ان درختوں پر گریں اور شاخیں توڑتی ہوئی زمین پر جا پہنچیں۔ آنگو بوکھلا گیا کہ اس کا بھی دیوؤں والا حشر ہو گا۔ درختوں سے بچنے کے لئے اس نے ہوا میں ہاتھ پاؤں چلانے شروع کر دیئے۔ اس طرح وہ درختوں کے بائیں جانب ہو گیا اور وہ ایک دھماکے سے نیچے موجود پانی کے

تالاب میں جا گرا۔ گرنے سے اُسے کوئی چوٹ نہ آئی
پانی اس کے سینے تک گہرا تھا۔ وہ اپنی لمبی
ٹانگوں کے سہارے تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ پھر
اس کی نگاہیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں اور غصے سے
اس کے نتھنے سُکڑتے چلے گئے۔

بانگو کو آنگو کی بے وفائی پر بہت غصہ آ رہا تھا۔ اگر آنگو سامنے ہوتا تو وہ اس کی ہڈیاں توڑ ڈالتا۔ خود تو سبز پری سے شادی کرنے کے لئے پھول لینے چلا گیا تھا اور اُسے پوچھا تک نہیں تھا۔ یقیناً وہ اکیلا ہی شادی کرنا چاہتا تھا مگر بانگو فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے سبز پری کی ہوا بھی نہیں لگنے دے گا اور تنہا ہی شادی کرے گا۔ مگر اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ آنگو سے پہلے پرستان پہنچتا۔

طلسمی قالین بڑی تیزی سے اڑا چلا جا رہا تھا مگر بانگو کو وہ سست معلوم ہو رہا تھا اور اُسے قالین پر بھی غصہ آ رہا تھا۔

"ارے ذرا تیز چلو۔ کیا مٹک مٹک کر چل رہے ہو۔" اس نے قالین پر مکہ رسید کرتے ہوئے کہا۔

اس سے قالین کی رفتار تیز ہو گئی۔ جلد ہی وہ پرستان جا پہنچا۔ بانگلو نے دُور ہی سے آنجلو کا قالین دیکھ لیا۔ آنگلو کے ارد گرد دو دیو اُڑ رہے تھے۔ بانگلو نے سوچا آنگلو کو اس کی آمد کی خبر نہیں ہونی چاہیئے ورنہ وہ اس سے پہلے باغ میں پہنچ کر پھول توڑ لے گا۔

چنانچہ اس نے قالین کو رُخ بدل کر شاہی باغ میں پہنچنے کا حکم دیا۔ قالین فوراً مُڑا اور بائیں جانب ہٹ کر قریب ہی موجود ایک باغ میں۔ اترتا چلا گیا۔

بہت بڑا باغ تھا۔ جہاں قالین اترا تھا وہاں ایک حسین و جمیل نوجوان پری کھڑی ایک پودے سے پھول توڑ کر جوڑے میں سجا رہی تھی۔

اس نے چونک کر بانگلو کی طرف دیکھا۔ بانگلو نے بھی اسے دیکھا اور اس کے حسن و جمال سے بیہوش ہوتے ہوتے بچا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو۔" وہ پری غصے اور حیرت سے بولی۔

"ہی ہی ہی" بانگو ہنسنے لگا۔ "مہمانوں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدمت کی جاتی ہے۔"

"خدمت۔ کیسی خدمت" پری چونک کر بولی۔

"جیسے ہوتی ہے" بانگو نے قالین سے اترتے ہوئے کہا۔ "ویسے تم خدمت نہیں کر سکتیں تو کم از کم یاسمین کا پھول ہی توڑ کر دے دو۔"

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں۔ پھول کا کیا کرو گے" پری نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ اس کے بدلے یمنی جادوگر میری شادی پرستان کی شہزادی سبز پری سے ضرور کرے گا۔ اب تم جلدی سے وہ پھول توڑ کر مجھے دے دو۔"

"بکواس بند کرو۔ اس جادوگر نے تمہیں بہکایا ہے" پری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "شہزادی سبز پری تو میں ہوں۔ اور میری شادی کرنے کا اختیار صرف میرے باپ شہنشاہ پرستان کو ہے۔"

یہ سن کر بانگو کی خوشی سے باچھیں پھیل گئیں کہ وہ سبز پری ہے۔ وہ خوشی سے بے قابو ہو گیا اور تیزی سے آگے بڑھتا ہوا بولا۔

"تو یوں کہو کہ تم میری بیوی سبز پری ہو اور میں تمہارا پیارا شوہر بانگو ہوں۔"

"خبردار۔" شہزادی سبز پری غرائی۔ "آگے نہ بڑھنا وہیں کھڑے رہو۔"

"واہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ بانگو بولا۔"میاں بیوی اکٹھے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔"

"کبھی آئینے میں اپنی شکل بھی دیکھی ہے"۔ سبز پری نے منہ بنا کر کہا۔

"دیکھی ہے۔ چاند سے زیادہ خوبصورت ہوں"۔ بانگو نے ہنس کر کہا۔" میری ماں تو مجھے چاند کہا کرتی تھی شاید تم مجھے سورج سمجھ رہی ہو۔"

"میں تمہیں صرف گدھا سمجھ رہی ہوں مٹکے"۔ شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو شہزادی۔ بیوی کو خاوند کی توہین نہیں کرنی چاہیئے۔" بانگو نے قدرے غصے سے کہا۔

اسی لمحے قریبی تالاب میں کوئی چیز دھم سے گری اور پانی کے چھینٹے اُڑ کر ان دونوں پر بھی پڑے۔ دونوں چونک کر تالاب کی طرف مُڑے ہی تھے کہ پانی سے ایک مٹکا باہر نکلا اور بلند

ہوتا چلا گیا۔

مگر وہ مٹکا نہیں آنگو تھا جو تالاب میں کھڑا بانگو کو گھور رہا تھا۔

وہ دونوں چند لمحوں تک ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ پھر آنگلو تالاب سے باہر نکل آیا۔
غصے کے ساتھ ساتھ اسے حیرت بھی تھی کہ بانگلو اس سے پہلے وہاں کیسے پہنچ گیا جبکہ اس کی روانگی کے وقت وہ پتھر بنا ہوا تھا۔ اس نے سوچا بانگلو کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ وہ سبز پری سے شادی کے لئے پھول توڑنے آیا ہے۔ اسے کسی کام میں اُلجھا کر وہ خود جلد از جلد باغ میں جائے اور پھول توڑ کر یمنی جادوگر کے پاس واپس پہنچ جائے تاکہ وہ بانگلو کی واپسی سے پہلے پہلے اس کی شادی سبز پری سے کر دے۔

"بھائی بانگو۔ تم یہاں کیسے؟" آنگو نے قریب آ کر پیار سے پوچھا۔

بانگو سوچ چکا تھا کہ اسے سبز پری سے شادی کی اطلاع دے تاکہ وہ اس پر اپنا حق نہ جتا سکے۔ اس نے کہا۔

"بھائی آنگو۔ مبارک ہو۔"

"مبارک۔ کیسی مبارک؟" آنگو نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔ "کیا دیوؤں سے میری جان بچ جانے پر مبارک دے رہے ہو۔"

"نہیں۔ اپنی شادی کی مبارک دے رہا ہوں۔ میری سبز پری سے شادی ہو چکی ہے۔ یہ ہے میری بیوی شہزادی سبز پری۔" بانگو نے مسکراتے ہوئے سبز پری کی طرف اشارہ کیا۔

اور اس کی بات سن کر آنگو کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ جبکہ سبز پری کو دونوں پر غصہ آ رہا تھا۔

"واہ۔ یہ تمہاری بیوی نہیں میری بیوی ہے۔" آنگو نے آگے بڑھتے ہوئے پری کا ہاتھ پکڑ کر کہا "کیونکہ میں تم سے پہلے پرستان میں داخل ہوا تھا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ احمق انسان" سبز پری ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے غرائی۔

"نہیں۔ یہ میری بیوی ہے" بانگلو دھاڑا۔ "کیونکہ اس کے پاس پہلے میں پہنچا تھا۔"

"چلو پھر آدھی آدھی کر لیتے ہیں۔" آنگلو نے صلح کے انداز میں کہا۔ اس نے پری کا ہاتھ قابو کر رکھا تھا۔

"ہرگز نہیں۔ میں تمہیں اس کی انگلی بھی نہیں دوں گا" بانگلو غصیلے لہجے میں بولا "چھوڑو میری بیوی کا ہاتھ۔"

اس نے شہزادی کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور وہ دونوں اسے ایک دوسرے کی طرف کھینچنے لگے۔

شہزادی کو اپنے دونوں بازو کندھوں سے جدا ہوتے محسوس ہونے لگے۔ وہ تکلیف کے مارے چیخنے لگی۔

"چھوڑو مجھے بدبختو۔ ورنہ میں تمہیں قتل کرا دوں گی۔" اس نے دھمکی دی۔

"آنگلو۔ چھوڑو میری بیوی کا ہاتھ۔" بانگلو نے خونخوار لہجے میں کہا۔

"پہلے تم میری بیوی کا ہاتھ چھوڑو بانگلو۔ ورنہ مار کھاؤ

گے۔" آنگلو غرّا کر بولا۔

"نہیں۔ پہلے تم چھوڑو۔" بانگلو شہزادی کا ہاتھ کھینچتے ہوئے بولا۔

" آنگلو شہزادی کو اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا۔" پہلے تم چھوڑو۔"

شہزادی سخت تکلیف محسوس کر رہی تھی۔ اس نے سوچا۔ ان کی کھینچا تانی میں اس کے دونوں بازو ٹوٹ جائیں گے۔ نجانے یہ بیوقوف وحشی کون ہیں۔ وہ شادی کا اقرار کرکے ہی ان سے پیچھا چھڑا سکتی ہے۔"

اس نے یکدم مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں میں سے جو پہلے میرا ہاتھ چھوڑے گا۔ میں اس سے شادی کروں گی۔"

یہ سُننا تھا کہ ان دونوں نے شہزادی کے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ شہزادی اپنے بازو سہلانے لگی۔

"اب کرو مجھ سے شادی۔" آنگلو نے شہزادی سے کہا۔

"نہیں۔ مجھ سے شادی کرنا شہزادی۔ پہلے میں نے ہاتھ چھوڑا تھا۔" بانگلو فوراً بول اٹھا۔

"ہرگز نہیں۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے شہزادی۔" آنگلو نے

غصّے سے کہا۔ "پہلے میں نے ہاتھ چھوڑا تھا۔"
شہزادی نے انہیں قہر آلود نگاہوں سے دیکھا
اور یکدم چیخنے لگی۔

آنگو بانگو نے حیرت سے شہزادی سبز پری کی طرف دیکھا اور بوکھلا گئے کہ اسے کیا ہو گیا۔

"کیا ہوا شہزادی کیا ہوا۔" بانگو نے جلدی سے پوچھا۔

"شاید کسی سانپ نے کاٹ لیا ہے۔" آنگو نے جواب میں کہا۔

"اس کا پاؤں اٹھا کر دیکھو۔"

"اچھا۔ تم دوسرا پاؤں اُٹھا کر دیکھو۔" بانگو جھکتا ہوا بولا۔

پھر بیک وقت دونوں نے چیختی ہوئی سبز پری کے پاؤں پکڑ کر زمین سے اٹھائے اور شہزادی

سبز پری پشت کے بل جا گری۔ اس کی چیخیں اور تیز ہوگئیں۔ اور آنگلو بانگلو نے لپک کر ایک دوسرے کے گریبان پکڑ لئے۔

"تم نے میری بیوی کو گرا دیا احمق۔" آنگلو غصیلے لہجے میں بولا۔

"بکواس بند کرو گدھے۔ تم نے میری بیوی کو گرا کر میرے غصّے کو للکارا ہے۔" بانگلو نے مُکّہ تان کر کہا۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا دریائی کچھوے" آنگلو نے بانگلو کے پیٹ میں مُکّہ رسید کرتے ہوئے کہا۔ اور بانگلو کراہنے لگا۔

مگر ساتھ ہی اس کا ہتھوڑے جیسا مُکّہ آنگلو کے سر پر پڑا اور اس نے بانگلو کا گریبان چھوڑ کر کراہتے ہوئے اپنا سر تھام لیا۔

شہزادی سبز پری چیخنا چلانا بھول کر ان دونوں کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اتنے بے وقوف انسان شاید ہی دنیا میں ہوں۔ جو خواہ مخواہ اسے بیوی سمجھ کر ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔

دفعتاً آنگلو نے اپنا مٹکے جیسا سر نیچے کر کے بانگلو کے پھولے ہوئے پیٹ میں رسید کر دیا۔ بانگلو کی چیخ نکلی اور وہ کئی قدم پیچھے گرا۔ مگر فوراً ہی سنبھل کر اٹھا اور آنگلو کی جانب جھپٹا۔

اسی لمحے فضا سے چار دیو باغ میں ان کے قریب اترے اور وہ اپنی لڑائی بھول کر ان کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"شہزادی حضور۔ آپ چیخ رہی تھیں۔ کیا بات تھی"۔ ایک دیو نے بڑے ادب سے سوال کیا۔

"ہاں، ان دونوں احمقوں نے مجھے زبردست تکلیف پہنچائی تھی۔ اس لئے میں مدد کے لئے چیخی تھی۔ مگر اب میں نے سمجھ لیا ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر مجھے تکلیف نہیں پہنچائی۔" شہزادی نے کہا۔

"شہزادی حضور"۔ ایک دیو بولا۔ "اگر آپ حکم دیں تو ہم ان آدم زادوں کو ایک منٹ میں چٹ کر جائیں۔"

"بھائی بانگلو۔ یہ دیو تو مجھے تیس مار خاں کا چچا لگتا ہے"۔ آنگلو نے آہستہ سے بانگلو سے کہا۔

تیس مار خاں"۔ شہزادی نے اس کی بات سن

کر حیرت سے کہا۔ "کون ہے تیس مار خاں؟"
"میں ہوں۔" آنگو سینہ پھلا کر غرور سے کہا۔
"نہیں شہزادی۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تیس مار خاں تو میں ہوں۔" بانگو جھٹ سے بولا۔
"بکواس بند کرو۔ تم صرف بانگو ہو۔" آنگو نے غصے سے کہا۔ "تیس مار خاں میں ہوں۔"
"ہرگز نہیں۔ تمہارا باپ بھی تیس مار خاں نہیں ہو سکتا۔" بانگو غرایا۔ "تم آنگو کی دم ہو۔ میں تیس مار خاں ہوں۔ بلکہ چالیس مار خاں بھی میں ہوں۔"

دیو حیرت اور دلچسپی سے ان کی باتیں سن رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ شہزادی سبز پری بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔ دفعتاً آنگو کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے بانگو سے نرم لہجے میں کہا۔

بحث میں الجھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہم شہزادی سے اس بات کا فیصلہ کراتے ہیں کہ ہم دونوں میں سے کون تیس مار خاں نظر آتا ہے۔ جو تیس مار خاں ہو گا۔ وہی شہزادی سے شادی کرے

گا۔"

"یہ بھی درست ہے۔" بانگو نے اس کی تجویز کی حمایت کی۔" پھر شہزادی سے بولا۔

"شہزادی۔ تم خود ہی بتاؤ ہم میں سے تیس مار خاں کون ہے؟"

شہزادی نے ان دونوں کی جانب غور سے دیکھا مگر وہ دونوں اسے احمق اور چغد نظر آئے۔ شہزادی کو دکھانے کے لئے انہوں نے اپنے سینے پھلا لئے تھے اور دم سادھے شہزادی کے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے۔

چند منٹ تک شہزادی سبز پری انہیں دیکھتی رہی اور سوچتی رہی۔ پھر اس نے مسکرا کر کہا۔

"تم دونوں ہی پاگل معلوم ہوتے ہو۔ تم میں سے تیس مار خاں کون ہے اس کا فیصلہ ابھی ہو جائے گا۔ یہ میرے غلام دیو ہیں۔ تم دونوں ان میں سے دو کے ساتھ مقابلہ کرو جو اپنے مدِ مقابل کو پچھاڑ دے گا۔ وہی تیس مار خاں ہو گا۔"

"واہ۔ یہ تو کوئی مشکل کام نہیں۔" آنکو جلدی سے بولا۔ "بولو کون سے دیو کے ساتھ لڑنا ہے؟"

"اس کے ساتھ۔" سبز پری نے بائیں جانب کھڑے ایک دیو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور میں کس کے ساتھ لڑوں گا؟" بانگو نے اپنے ہتھوڑے جیسے مکّے کو تیار کرتے ہوئے جوشیلے لہجے میں پوچھا۔

جواب میں شہزادی سبز پری نے دائیں جانب کھڑے دیو کی جانب اشارہ کیا۔ پھر اس کے حکم پر باقی دو دیو ایک جانب ہٹ گئے۔ آنگو بانگو اپنے اپنے مقابل کے سامنے آگئے۔ ان کے حریف دیو ان کی بے وقوفانہ جرأت پر ہنسنے لگے۔ اس پر آنگو بانگو کو بہت غصّہ آیا۔

"شہزادی۔ انہیں ہنسنے سے روکو ورنہ میں بتیسی نکال دوں گا۔" آنگو نے اپنے مد مقابل کو گھورتے ہوئے کہا۔

دیوؤں نے شہزادی سے پوچھا۔ "شہزادی کیا ہمیں ان کا بھرکس نکالنے کی اجازت ہے۔"

شہزادی نے کہا۔ "ہاں۔ مگر انہیں زندہ رہنا چاہیے۔ جان سے مت مارنا۔"

"ارے واہ۔ بڑے آئے بھرکس نکالنے والے۔" بانگو نے اپنے حریف سے غصّے میں کہا۔

"بکواس بند کرو۔" وہ دیو دھاڑا۔ "میرا نام کاف

دیو ہے اور میں تمہیں دوسرا سانس نہ لینے دوں گا۔"
"میرا نام بھی بانگو ہے۔" بانگو نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "میں تمہاری ناک سے دم نکال لوں گا۔"

اس پر باقی دونوں دیو ہنس پڑے جو پیچھے کھڑے تھے۔ وہ بڑی دلچسپی سے انہیں دیکھ رہے تھے "تم بھی سن لو دریائی مینڈک۔" آنگو نے اپنے حریف سے کہا۔ "میرا نام آنگو ہے اور میں تمہیں ایک انگلی سے جہنم میں دھکیل سکتا ہوں۔"
"گالیاں مت دو آنگو۔" وہ دیو دھاڑا۔ "تم شاید میری طاقت سے واقف نہیں ہو۔ میرا نام شین دیو ہے اور میں اپنے حریف کی ہڈیاں تک چبا ڈالتا ہوں۔"
"واہ بڑے آئے ہڈیاں چبانے والے کتے۔" آنگو نے ہاتھ نچا کر کہا۔ "اور میں ایسے کتوں کو ہڈیاں ڈالتا ہی نہیں۔ خود ہی کھا جاتا ہوں۔"
آنگو بانگو کی باتوں نے کاف اور شین دیو کا غصہ بڑھا دیا۔ اور وہ دونوں بیک وقت ان کی گردنیں توڑنے کے لئے ہاتھ پھیلائے آگے بڑھے۔

یہ دیکھ کر آنکلو اور بانگلو پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ کئی قدم پیچھے ہٹنے کے بعد وہ رُکے اور ایک جھٹکے سے دیوؤں کی جانب دوڑے۔ اس طرح کہ آنکلو نے سر جھکا رکھا تھا اور بانگلو نے دونوں مکّے تان رکھے تھے۔

دونوں دیو بھی ہوشیار تھے۔ ان کے قریب پہنچتے ہی انہوں نے اپنے بڑے بڑے ہاتھ ان کی گردنوں میں ڈالنے کی کوشش کی۔ آنکلو اور بانگلو نے ان کے ہاتھوں سے خود کو بچایا اور اپنی ہی جھونک میں ان کے پہلوؤں سے گزرتے ہوئے پیچھے کھڑے باقی دو دیوؤں سے جا ٹکرائے۔

وہ دونوں دیو اس اچانک حملہ کے لئے تیار نہ تھے۔ چنانچہ وہ بے خبری میں دھڑام سے گرے اور آنکلو اور بانگلو ان کے سینوں پر چڑھ بیٹھے۔

شہزادی سبز پری کے ساتھ ساتھ کاف دیو اور شین دیو نے بھی حیرت سے یہ منظر دیکھا اور بے اختیار ہنسنے لگے۔

"اب کہو شہزادی۔ کون ہے تیس مار خاں"؟ آنکلو نے مڑ کر پوچھا۔

"تم دونوں ہی تیس مار خاں ہو" شہزادی بولی۔
"اِدھر آ جاؤ۔"

دونوں دیو زمین پر لیٹے غصّے سے بلبلا رہے تھے۔ وہ شہزادی کے حکم کے بغیر آنگلو بانگلو کو کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ پھر آنگلو بانگلو ان کے سینوں سے اتر گئے۔

شہزادی سبز پری نے ان دونوں دیوؤں کو باغ سے چلے جانے کا حکم دیا۔ اور وہ اُٹھ کر آنکگو بانگو کو غصّے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے چلے گئے۔ البتہ کاف اور شین دیو وہیں کھڑے رہے۔

"یہ تو طے ہو چکا ہے کہ تم دونوں ہی تیس مار خاں ہو۔" شہزادی نے مسکراتے ہوئے آنکگو بانگو سے کہا۔ "مگر اس کا فیصلہ کرنا ابھی باقی ہے کہ تم میں سے بڑا تیس مار خاں کون ہے اور چھوٹا کون سا۔"

"شہزادی۔ تم یہ فیصلہ نہیں کر سکو گی۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی بڑا نہیں۔ ہم دونوں جڑواں ہیں۔"

"اوہ۔ تو تم دونوں بھائی ہو؟" شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

"اور کیا تمہیں نائی معلوم ہوتے ہیں۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔

"یہ نائی کیا ہوتی ہے؟" شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نائی نائی ہوتی ہے جیسے کھیر ملائی ہوتی ہے"، بانگلو نے نائی کی تشریح کی۔ "قصائی کی چھوٹی بہن"۔

"قصائی۔ یہ کیا چیز ہے؟" شہزادی کی حیرت بڑھ گئی۔

"آنگلو جلدی سے بولا۔" ہمارا سر ہوتی ہے۔" اس کا لہجہ غصیلا تھا۔" اب تم ہمیں باتوں میں مت لگاؤ اور جلدی سے شادی کی تیاری کرو۔"

"مگر میں تم دونوں کا امتحان لئے بغیر کیسے شادی کر سکتی ہوں۔ احمقو۔" شہزادی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں شادی کے بعد جتنے امتحان کہو گی دوں گا" بانگلو نے کہا۔

"نہیں۔ اگر تم شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں

پہلے امتحان دینا ہو گا۔" شہزادی اٹل لہجے میں بولی
"میں تمہاری بہادری کا امتحان لینا چاہتی ہوں۔ سُرخ
پہاڑوں میں ایک مکان ہے اس میں ہماری حکومت
کا ایک باغی دیو چھپا ہوا ہے۔ وہ ہمارے پرستان
کا سب سے طاقتور دیو ہے۔ ہمارے سپاہی دیو
آج تک اسے نہیں پکڑ سکے۔ اگر تم اُسے پکڑ کر
لا سکو یا ہلاک کر دو تو میں تم سے شادی کرنے
کا وعدہ کرتی ہوں۔ مگر تم میں سے صرف ایک
کے ساتھ ہو گی۔ تم میں سے جو بھی زندہ یا کامیاب
واپس آیا۔"

"ہمیں منظور ہے" آنگلو بانگلو نے بیک وقت
کہا۔

"مگر ہم وہاں پہنچیں گے کیسے؟" بانگلو نے پوچھا۔

"سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کر کے" آنگلو نے
جواب دیا۔

"تم چُپ رہو۔ کیونکہ تم نے زندہ واپس نہیں آنا"
بانگلو نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم بھی چُپ رہو کیونکہ تم نے باغی دیو کے ہاتھوں
مارے جانا ہے" آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔" شہزادی غصے سے بولی۔ "تم نے پھر لڑنا شروع کر دیا احمقو۔"

"اچھا بیوی جی۔ تم کہتی ہو تو خاموش ہو جاتا ہوں" بانگو نے کہا۔ "ورنہ آج میں شیطان آنگو کی ہڈی پسلی ناک منہ ایک کر دیتا۔"

"خبردار۔ شہزادی کو بیوی نہ کہنا۔ وہ صرف میری بیوی ہے۔" آنگو نے اُسے للکارا۔

"لعنت ہو تم پر بے وقوفو۔ میری بات غور سے سُنو۔" شہزادی نے کہا۔ "کاف اور شین تمہیں اُس کے مکان کے قریب پہنچا دیں گے اور جہاں تمہیں چھوڑیں گے وہیں سے تمہیں واپس لائیں گے۔ تم باغی دیو کو ہلاک کر کے ان کے ساتھ واپس آجانا۔"

"اور اگر تم ہمارے آنے سے پہلے ہی کہیں بھاگ گئیں تو؟" بانگو نے اندیشہ ظاہر کیا۔

"نہیں۔ بے فکر رہو۔ میں کہیں نہیں بھاگتی" شہزادی سبز پری ہنس کر بولی۔ "میں پہاڑوں کے قریب اپنے محل کی چھت پر تمہارا انتظار کروں گی اور تم میں سے کامیاب ہونے والے کے لئے پھولوں کا ہار بھی میرے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ دیو تمہیں وہیں لائیں گے۔ جاؤ اب"

آنگو بانگو، کاف اور شین دیو کی پشت پر سوار ہو گئے۔
اور دیو انہیں اٹھائے زمین سے بلند ہو کر فضا میں اڑتے چلے گئے۔

کاف دیو کی پُشت پر بیٹھے آنگو نے بانگو کی طرف دیکھا جو شین دیو کی پشت پر بیٹھا بھینس کی مانند ـــــ اپنی چھوٹی سی کھوپڑی مٹکا کر اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ آنگو نے اس سے کہا۔

"بانگو۔ ہم سے بڑی غلطی ہوئی۔ ہم شہزادی سے تلواریں مانگنا تو بھول ہی گئے۔"

"تم سے ہی بڑی ہوئی ہو گی۔" "مجھ سے تو چھوٹی غلطی ہوئی ہے۔" بانگو نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہارے سر جتنی چھوٹی یا تمہارے قد جتنی۔" آنگو نے ہنس کر پوچھا۔

"بکواس بند کرو۔ میرے ذہن میں ایک ترکیب

ہے۔" بانگو نے کہا۔

"تمہاری ترکیب بھی تمہارے سر جتنی چھوٹی ہو گی۔ آنگو نے ہنستے ہوئے کہا۔" بہر حال بتاؤ۔"

"یوں کرتے ہیں۔ پہلے میں باغی دیو کے پاس جاتا ہوں۔ پھر تم آ جانا۔" بانگو نے کہا۔" اسطرح وہ ہماری نیت سے واقف نہیں ہو سکے گا" اور ہم آسانی سے اسے مار لیں گے۔"

"واہ۔ میں تمہاری طرح کوئی بے وقوف تھوڑا ہی ہوں۔" آنگو نے چمک کر کہا۔" میں تمہاری عیاری سمجھتا ہوں۔ تمہارا منصوبہ ہے کہ تم پہلے پہنچ کر اسے زہر سے ہلاک کر دو اور اس طرح شہزادی سبز پری سے شادی کے حق دار بن جاؤ۔ ہرگز نہیں یہ ترکیب اپنی خوبانی جیسی کھوپڑی میں ہی رکھو۔"

"اچھا۔" بانگو نے مایوسی سے کہا۔" خیر۔ پھر تم پہلے جاؤ۔ میں بعد میں آؤں گا۔ تاکہ میں پہلے مارا جاؤں" آنگو نے آنکھیں نکالیں۔" یہ بھی نہیں ہو سکتا۔"

" اچھا۔ پھر تم ہی کوئی ترکیب بتاؤ۔" بانگو نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

کاف اور شین دیو ان کی احمقانہ باتوں سے

لطف اندوز ہو رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ دونوں بے وقوف باغی دیو کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔

"تم اپنے کھوٹے مشین دیو سے کوئی ترکیب پوچھ لو"۔ آنگلو نے بانگلو کو مشورہ دیا۔

"خبردار۔ میرا نام مت بگاڑو" شین دیو غرایا۔ "میرا نام شین ہے"

"یار آنگلو۔ یہ تو بہت تنک چڑھا ہے" بانگلو بولا۔ "تم اپنے لحاف دیو سے پوچھو"

"بکواس بند کرو۔ میرا نام لحاف نہیں کاف دیو ہے" کاف دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لو۔ یہ تمہارے کمین سے بھی زیادہ گرم ہے" آنگلو نے ہنس کر کہا۔ "اس لئے نہ تم پوچھو نہ میں پوچھتا ہوں۔ ہم دونوں اکٹھے ہی باغی دیو کے مکان میں داخل ہوں گے۔ اور اسے ہلاک کر کے اکٹھے ہی شہزادی سبز پری سے شادی کر لیں گے۔ کہو کیسی رہی ترکیب"

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے" بانگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔" بانگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اتنے میں وہ پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ دُور سے ایک بڑا مکان نظر آیا۔ تو دونوں دیو زمین پر اتر گئے اور ان سے کہنے لگے۔

وہ سامنے باغی دیو کا مکان ہے۔ یہاں سے تم اکیلے ہی جاؤ۔ ہم یہاں تمہارا انتظار کریں گے مگر جلدی واپس آنا کہیں رات نہ ہو جائے۔"

"اگر رات ہو گئی تو ہم باغی دیو کے مہمان بن جائیں گے۔" آنگو نے کہا۔

دونوں دیو ہنس پڑے اور آنگو بانگو وہاں سے پیدل ہی مکان کی طرف چل دیئے۔ چند منٹ بعد وہ مکان کے دروازے پر جا پہنچے۔ دروازہ کھلا ہی تھا۔

"پہلے تم اندر جاؤ۔" بانگو نے آنگو سے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم جاؤ۔ جب میں تمہاری چیخیں سنوں گا تو اندر آ کر باغی دیو سے تمہاری موت کا بھیانک انتقام لوں گا۔" آنگو نے کہا۔

اور بانگو اُسے غصے سے گھورنے لگا۔

ان کی آوازیں سُن کر ایک لحیم شحیم دیو مکان سے باہر نکل آیا۔ آنگو بانگو کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔" وہ یکدم دہاڑا۔

آنگو بانگو جو ایک دوسرے کو گھورنے میں مصروف تھے۔ اس کی دھاڑ سُن کر یوں اُچھل پڑے جیسے سانپ نے ڈس لیا ہو۔ پھر دونوں نے بیک وقت دیو کی جانب دیکھا اور خوف سے کانپنے لگے۔

انہیں ڈرتے دیکھ کر طویل قامت دیو ہنسنے لگا۔

"میں پوچھتا ہوں تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو؟" دیو نے دوبارہ سوال کیا۔

"ار۔ رر۔ دراصل میری بکری کھو گئی تھی جناب" آنگو نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ "اسے ڈھونڈنے آیا ہوں"

"اور میری بھینس گم ہو گئی تھی اسے تلاش کرتا کرتا یہاں تک آ پہنچا ہوں" بانگو نے بہانہ بنایا۔

"مگر تم تو خود بھینس ہو" آنگو نے جلدی سے کہا۔

"تم بھی تو بکری ہو" بانگو غصیلے لہجے میں بولا۔ "زیادہ ٹر ٹر کی تو تمہارا راز فاش کر دوں گا۔"

"سیدھی طرح بتاؤ۔ تم میرے مکان میں کیوں داخل ہونا چاہتے تھے" دیو نے انہیں گھورتے ہوئے پوچھا۔

"سچ سچ بتاؤں میں" آنگو بولا۔ "یہ جنگلی بھینسا باغی دیو کو قتل کرنے آیا ہے۔"

"اوہ۔ مجھے قتل کرنے کے لئے۔" دیو نے بانگو کو گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔ "وہ باغی دیو میں

"نہیں جناب عالی" بانگو بوکھلا کر بولا۔ "جھوٹ بکتا ہے یہ دریائی گھوڑا۔ اصل میں یہ آپ کو ہلاک کرنے

کے لئے مکان میں داخل ہونا چاہتا تھا اور میں اسے روک رہا تھا مگر یہ نہیں مان رہا تھا۔"

باغی دیو نے دونوں کو باری باری قہر آلود نگاہوں سے دیکھا۔ پھر کڑک کر بولا۔

"تم دونوں مجھے قاتل نظر آتے ہو۔ آؤ میرے ساتھ۔"

"خخ۔ خدا کا خوف کرو۔ میں تمہیں قاتل نظر آتا ہوں؟" بانگلو ہکلایا۔

"اور کیا۔ تمہاری صورت ہی قاتلوں جیسی ہے۔" آنگلو نے کہا۔ "چلو اندر۔"

"آنگلو۔ کیا تمہارا خون سفید ہو گیا ہے میرے بھائی" بانگلو نے مسکین لہجے میں کہا۔ "تم مجھے اس بدبخت دیو کے ہاتھوں مروا کر کس بات کا انتقام مجھ سے لینا چاہتے ہو؟"

"میں انتقام نہیں صرف شادی کرنا چاہتا ہوں۔" آنگلو نے گردن اکڑا کر کہا۔

"خدا نے چاہا تو تم بھی کنوارے مرو گے، تمہاری لاش میں کیڑے پڑیں گے۔" بانگلو اسے کوسنے لگا۔

باغی دیو نے انہیں آپس میں جھگڑتے دیکھا تو

لپک کر انہیں بازوؤں سے پکڑا اور انہیں مکان کے اندر لے گیا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ آنگو کو اپنا بازو ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ مگر بانگو اپنے موٹے بازو پر گدگدی محسوس کر رہا تھا۔

مکان کے ایک بڑے سے کمرے میں لیجا کر باغی دیو نے ان کے بازو چھوڑ دیئے اور ایک کرسی پر بیٹھ کر انہیں گھورنے لگا۔

"ہاں - اب بتاؤ کیا معاملہ ہے - تمہیں کس نے یہاں بھیجا ہے" باغی دیو نے چند لمحوں بعد پوچھا۔ "یاد رکھو جھوٹ بولا تو کچا کھا جاؤں گا۔ میں انسانی گوشت مزے سے کھاتا ہوں۔"

"اگر تم مزے کی بجائے نمک مرچوں سے اس کا گوشت کھاؤ تو زیادہ لطف آئے گا۔" آنگو نے بانگو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔" دیکھو کیسے سانڈ کی طرح پلا ہوا ہے۔"

"بکواس بند کرو اور مجھے جواب دیا" باغی دیو دھاڑا۔" تم میں سے جو بتائے گا اسے چھوڑ دوں گا۔"

" اچھا۔ میں بتاتا ہوں" بانگو بولا۔" مجھے پرستان کی"

"نہیں۔ میں بتاؤں گا"۔ آنگلو اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔ "مجھے پرستان کی ...."

"ہرگز نہیں"۔ بانگلو اس کا منہ دباتا ہوا بولا۔ "میں بتا رہا ہوں کہ پرستان کی ...."

مگر آنگلو نے آگے بڑھ کر بات کرنے سے پہلے ہی بانگلو کی چپٹی سی ناک چٹکی میں پکڑ کر دبا دی۔

Arshad

چٹکی میں ناک دبتے ہی بانگو کے منہ سے عجیب و غریب آوازیں نکلنے لگیں جنہیں سن کر باغی دیو ہنسنے لگا۔ پھر اس نے اٹھ کر ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا اور غصیلے لہجے میں بولا۔

"تم دونوں کچھ بتانے پر آمادہ نظر نہیں آتے، اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

"خدا کے خوف سے ڈرو۔ لرزو۔ کانپو۔" آنگو نے منہ بنا کر کہا۔ "کیوں ہم یتیموں، مسکینوں کو کنوارا مارنا چاہتے ہوئے۔ ابھی تو ہم نے پرستان کی شہزادی سے شادی کرنی ہے اور بچے پیدا کرنے ہیں۔"

"مگر میں نہیں چاہتا کہ تم عجیب و غریب جانوروں کی نسل بڑھے۔" باغی دیو نے مسکرا کر کہا۔

"تم خود جانور ہو گے بلکہ تمہارا باپ دادا جانور ہو گا۔" بانگو نے مسکرا کر کہا۔

"بکواس بند کرو۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا موٹے مینڈک۔" باغی دیو غرایا۔

"اور تم کیا زرافہ کے بچے ہو ؟" بانگو نے ہاتھ نچا کر کہا۔

"بانگو خاموش ہو جاؤ۔" آنگو نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ "تمہیں معلوم نہیں یہ باغی دیو کا غلام چاغی دیو ہے۔ باغی دیو تو کہیں گیا ہوا ہے۔"

"میں ہی باغی دیو ہوں احمقو۔" دیو دہاڑا۔

"واہ۔ باغی دیو ہوتے تو یوں نہ چیختے۔" آنگو نے دلیل دی۔ "کوئی ہے تمہارے پاس ثبوت اپنے باغی ہونے کا۔"

"واہ۔ باغی ہونے کا بھی کوئی ثبوت ہوتا ہے۔" اس کی بات پر باغی دیو ہنس کر بولا۔

"کیوں نہیں ہوتا۔" بانگو نے کہا۔ "اگر تم اصل باغی ہوتے تو ہماری خدمت کرتے اور ہمیں ہلاک کرنے سے پہلے چند گھنٹے کی مہلت دیتے کہ ہم مرنے سے پہلے اپنے گناہوں کی توبہ کر لیتے تاکہ بالکل پاک

صاف ہو کر مرتے اور سیدھے جنت میں جا کر حوروں سے شادی کرتے۔"

"اچھا۔ تمہاری مہلت لینے کی خواہش ہے تو میں تمہیں دو گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں۔" باغی دیو نے ہنستے ہوئے کہا۔ "دو گھنٹے بعد میں آؤں گا۔ اتنی دیر میں تم توبہ استغفار کر لو۔ میں آتے ہی تمہیں ہلاک کر کے کھانا شروع کر دوں گا۔"

اتنا کہہ کر باغی دیو کمرے سے باہر نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ باہر سے دروازہ بھی بند کر گیا۔ اس کے جانے کے بعد بانگلو نے ٹھنڈا سانس لیا اور آنگلو سے بولا۔

"آنگلو۔ اب کیا ہو گا۔ وہ ظالم تو دو گھنٹے بعد ہمیں کھانے آ جائے گا۔"

"بس خدا سے توبہ کرو اور عہد کرو کہ جنت میں جانے سے پہلے کبھی شادی کا نام نہ لوگے۔" آنگلو نے ہدایت کی۔ "بس شروع کر دو۔ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔"

"اور تم کیا کرو گے؟" بانگلو نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"میں باغی دیو کو ہلاک کر کے شہزادی سبز پری سے شادی کروں گا۔" آنگو نے بڑے فخر سے کہا۔
"واہ۔ تم تو شادیاں کرتے پھرو اور میں توبہ و استغفار میں زندگی گزار دوں" بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔" میں بھی باغی دیو کو ہلاک کروں گا اور شہزادی سے شادی کروں گا۔"
" ٹھیک ہے ابھی پتہ چل جائے گا کہ پہلے کون باغی دیو کو قتل کرتا ہے۔" آنگو نے کہا۔
" پھر اس نے بھاگ کر وہ آہنی کرسی اٹھا لی جس پر پہلے دیو بیٹھا تھا۔ بانگو نے بھی ہتھیار کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ مگر اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس سے وہ کام لے سکتا۔
"میں کیا کروں" اس نے بے بسی سے آنگو کی طرف دیکھ کر کہا۔" میرے پاس کوئی چیز نہیں۔"
"تم مجھے اٹھا لو" آنگو منہ بنا کر بولا۔
اسی لمحے بانگو کی نگاہیں پلنگ کے نیچے رکھے ایک موٹے آہنی ڈنڈے پر پڑی اور اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

باغی دیو پورے دو گھنٹے بعد ان کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ جونہی اس نے اندر قدم رکھا۔ دائیں بائیں چھپے ہوئے آنگلو بانگلو نے کرسی اور آہنی ڈنڈے سے حملہ کر دیا۔ ضربیں شدید تھیں۔ باغی دیو چیختا ہوا گرا اور تڑپنے لگا۔ مگر آنگلو بانگلو پر اس کی چیخوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ بار بار اس پر کرسی اور ڈنڈے رسید کرتے رہے۔ باغی دیو بُری طرح چنگھاڑتا ہوا تڑپتا رہا۔ حتیٰ کہ اس کا دم نکل گیا۔

اس کے مرتے ہی آنگلو بانگلو نے خوشی سے نعرے لگائے اور مکان سے باہر نکل کر اس جانب

دوڑنے لگے۔ جدھر کاف اور شین دیو ان کے منتظر تھے۔

آنگلو نے بانگلو کو اپنے آگے دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور بانگلو کئی قدم دور جا گرا۔ آنگلو پھر آگے دوڑنے لگا۔ بانگلو کراہتا اور اسے کوستا ہوا اُٹھا اور دوبارہ آگے کی جانب دوڑنے لگا۔ آنگلو اس سے پہلے دیووں کے پاس پہنچ گیا۔

"جلدی مجھے لے چلو۔ میں نے باغی دیو کو ہلاک کر دیا ہے۔" اس نے کاف دیو سے کہا اور اچھل کر اس کی پُشت سے چمٹ گیا۔ کاف دیو اسے لئے فوراً اڑنے لگا۔

چند لمحوں بعد بانگلو بھی وہاں آ پہنچا۔ اس نے مینڈک کی طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

"شین دیو۔ جلدی مجھے شہزادی کے پاس لے چلو۔ کہیں آنگلو اس سے شادی نہ کر لے۔ باغی دیو کو صرف میں نے ہلاک کیا ہے۔"

شین دیو مسکرایا۔ اور اسے پُشت پر بٹھا کر اڑنے لگا۔

جلد ہی وہ آنگلو اور کاف دیو کے پاس جا

پہنچا۔ دونوں نے اپنے اپنے دیووں کو تیز اڑنے کے لیے کہا، مگر دیو ان کی بہادری پر تبصرہ کرتے ہوئے برابر اُڑتے رہے۔

یہ دیکھ کر آنکلو نے سوچا کہ اس طرح تو کام خراب ہو جائے گا۔ بانکلو بھی یہی بات سوچ رہا تھا۔ دفعتاً آنکلو نے کاف دیو سے کہا۔

"گنجے۔ اگر تم شین سے پہلے شہزادی کے پاس پہنچ گئے تو میں تمہیں بہادر سمجھوں گا۔"

یہ سن کر کاف دیو نے اپنی رفتار بڑھا دی اور آگے نکل گیا۔

بانکلو نے جب آنکلو کو آگے جاتے دیکھا تو شین دیو سے کہنے لگا۔

"مونچھوں والے گدھے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تیز اُڑو ورنہ میں تمہیں بزدل سمجھوں گا۔" یہ طعنہ کارگر ثابت ہوا اور شین دیو زیادہ تیزی سے اڑتا ہوا ایک بار پھر کاف دیو کے قریب پہنچ گیا۔

اس وقت وہ اس محل کے قریب پہنچ چکے تھے جو پہاڑیوں سے باہر بنا ہوا تھا اور اس کی چھت صاف نظر آ رہی تھی۔ دیووں کا رُخ اُدھر دیکھ کر

وہ دونوں سمجھ گئے کہ وہی شہزادی سبز پری کا محل ہے۔ دونوں میں جوش بھر گیا۔ اور وہ ایک دوسرے سے پہلے پہنچنے کی فکر میں دیووں کی پشت پر کھڑے ہو گئے۔

اُسی لمحے محل کی چھت پر سبز پری نمودار ہوئی وہ انہیں دیکھ کر مسکرائی اور ہاتھوں میں پکڑا ہوا پھُولوں کا ہار انہیں دکھانے لگی۔ ہار دیکھ کر آنگلو نے سوچا کہ اگر وہ پہلے شہزادی کے پاس نہ پہنچا تو وہ ہار بانگلو کے گلے میں ڈال کر اس سے شادی کر لے گی اور وہ ساری زندگی کنوارا ہی رہ جائیگا۔

یہ خیال آتے ہی اس نے بانگلو پر حملہ کر دیا۔ اس کا مکہ بانگلو کے سر پہ پڑا اور بانگلو کو اپنا سر ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔

اس نے جواباً اپنا ہتھوڑے جیسا مُکّا آنگلو کی ران پر مارنے کی کوشش کی مگر اس کے بازو چھوٹے تھے۔ اس کا مُکّا تو آنگلو کی ران تک نہ پہنچا مگر وہ خود شین دیو کی پُشت سے پھسل کر کاف دیو کے پہلو سے جا ٹکرایا۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی اور سہارے کے لئے آنگلو کے دونوں پاؤں

پکڑ لئے لیکن اسے ایسا کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ آنگلو بھی جھٹکا لگنے سے ڈول گیا اور نیچے آ رہا۔ اگلے ہی لمحے وہ اس طرح نیچے گرتے جا رہے تھے کہ بانگلو نے آنگلو کی ٹانگیں مضبوطی سے پکڑی ہوئی تھیں۔ جبکہ نیچے گہرائی میں ایک خوفناک دلدل منہ پھاڑے انہیں نگلنے کے لئے موجود تھی۔ اور آنگلو بانگلو انتہائی سرعت سے اس کے قریب پہنچتے جا رہے تھے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو کا قہقہوں سے بھرپور انتہائی دلچسپ ناول

آنگلو بانگلو اور خونی دلدل

مصنف ــــ عارف ندیم

کیا آنگلو بانگلو کو خونی دلدل نگل گئی ـــــ ؟

آنگلو بانگلو کا دلدل میں گر کر کیا حشر ہوا ـــــ ؟

آنگلو بانگلو سبز پری سے دوبارہ مل سکے ۔ یا ـــــ ؟

کیا آنگلو بانگلو میں سے کوئی سبز پری سے شادی کرنے میں کامیاب ہو سکا ؟

کیا آنگلو بانگلو خونی دلدل سے نکل سکے ـــــ ؟

آنگلو بانگلو حماقتوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ۔ وہ حماقتیں کیا تھیں ـــــ ؟

انتہائی دلچسپ اور ہنسا ہنسا کر لوٹ پوٹ کر دینے والی کہانی

شائع ہو گئی ہے
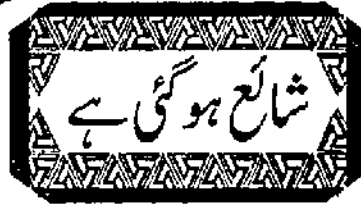
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو او

خونی دلدل

آنگلو بانگلو کا قہقہوں سے بھرپور دلچسپ کارنامہ 11

آنگلو بانگلو اور خونی دلدل

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob 0300-9401919

ناشران ------اشرف قریشی
-------یوسف قریشی
تزئین ------محمد بلال قریشی
طابع -------پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت-------/25 روپے

کاف اور شین دیو آنگو بانگو کو دلدل
کی جانب گرتا دیکھ کر بوکھلا گئے۔ محل کی
چھت پر کھڑی سبز پری بھی چیخی ۔
کاف ـــــ شین ـــــ جلدی کرو ـــــ دلدل
میں گرنے سے پہلے انہیں اُچک لو ـــــ
اس کا حکم سُن کر کاف اور شین
دیو نے تیزی سے دلدل کی طرف رُخ کیا
مگر بوکھلاہٹ میں وہ ایک دوسرے سے ٹکرا
گئے ۔ دونوں کے سر آپس میں ٹکرائے۔ شین
دیو کا ایک سینگ گنجے دیو کی کھوپڑی میں
لگا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ مگر

اپنی تکلیف بھول کر وہ دونوں آنکلو بانگلو کی جانب جھپٹے۔ جو خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے دلدل کی جانب گرتے چلے جا رہے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ کاف اور شین دیو ان تک پہنچتے وہ چھپاک سے دلدل میں گرے اور اس میں گرتے چلے گئے۔

کاف اور شین دیو کے ہاتھ دلدل کے اوپر ہی خالی گھوم گئے جو انہوں نے آنکلو بانگلو کو دبوچنے کے لیے دراز کر رکھے تھے۔ آنکلو بانگلو کو اپنی دسترس سے دور پا کر وہ اوپر اُٹھے اور محل کی طرف اڑنے لگے۔ شہزادی سبز پری کو ان دونوں احمقوں کے ڈوبنے کا افسوس تھا۔

"کیا وہ دونوں کامیاب واپس آئے تھے ۔۔۔؟"
سبز پری نے دیوؤں کے قریب آ جانے پر پوچھا۔

"ہاں شہزادی حضور ۔۔۔۔۔ انہوں نے باغی دیو کو ہلاک کر ڈالا تھا ۔۔۔۔"
شین دیو بولا۔

ہم نے خود اس کی دلدوز چیخیں سنی تھیں ____ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بانی دیو کا اصل قاتل کون تھا ____ ؟ آنکلو یا بانگلو ____"

"افسوس کہ وہ بیچارے خونی دلدل کی نذر ہو گئے"۔

شہزادی نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"گستاخی معاف شہزادی حضور ____ کیا آپ واقعی ان سے شادی کرنا چاہتی تھیں"۔

کاف دیو نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"احمق ہو تم ____"

شہزادی سبز پری نے اُسے گھورتے ہوئے کہا

"تمہارے خیال میں دونوں اس قابل ہیں کہ دُنیا کی کوئی لڑکی ان سے شادی کرنے پر تیار ہو جائے ____ ؟"

"نہیں ____"

کاف دیو نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"بس تو سمجھ لو کہ شادی کا وعدہ ایک مذاق تھا"۔

سبز پری نے مسکرا کر کہا۔
"میں دراصل اس بہانے انہیں اپنے محل میں نوکر رکھنا چاہتی تھی۔ تاکہ وہ محل والوں کا دِل بہلائیں۔"
"ہاں — یہ بات تو ہے — وہ دونوں پاگل تھے۔"
شین دیو بولا۔
"آنگلو کہتا تھا کہ اس نے باغی دیو کو ہلاک کیا ہے اور بانگلو کہتا تھا اس نے کیا ہے پھر انہوں نے آپ کے ہاتھوں میں پھولوں کا ہار دیکھا۔ ہار پہننے کے شوق میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے اور لڑنے لگے۔"
"کمبختوں نے ہماری پیٹھوں کو میدانِ جنگ بنا لیا تھا۔"
کاف دیو نے پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا
"ان احمقوں کو شادی کرانے کا جنون تھا۔"
شین دیو ہنس کر بولا۔
"مگر ان کا انجام بہت بھیانک ہوا۔"
"مگر یہ تو تم مانتے ہو کہ احمق ہونے کے
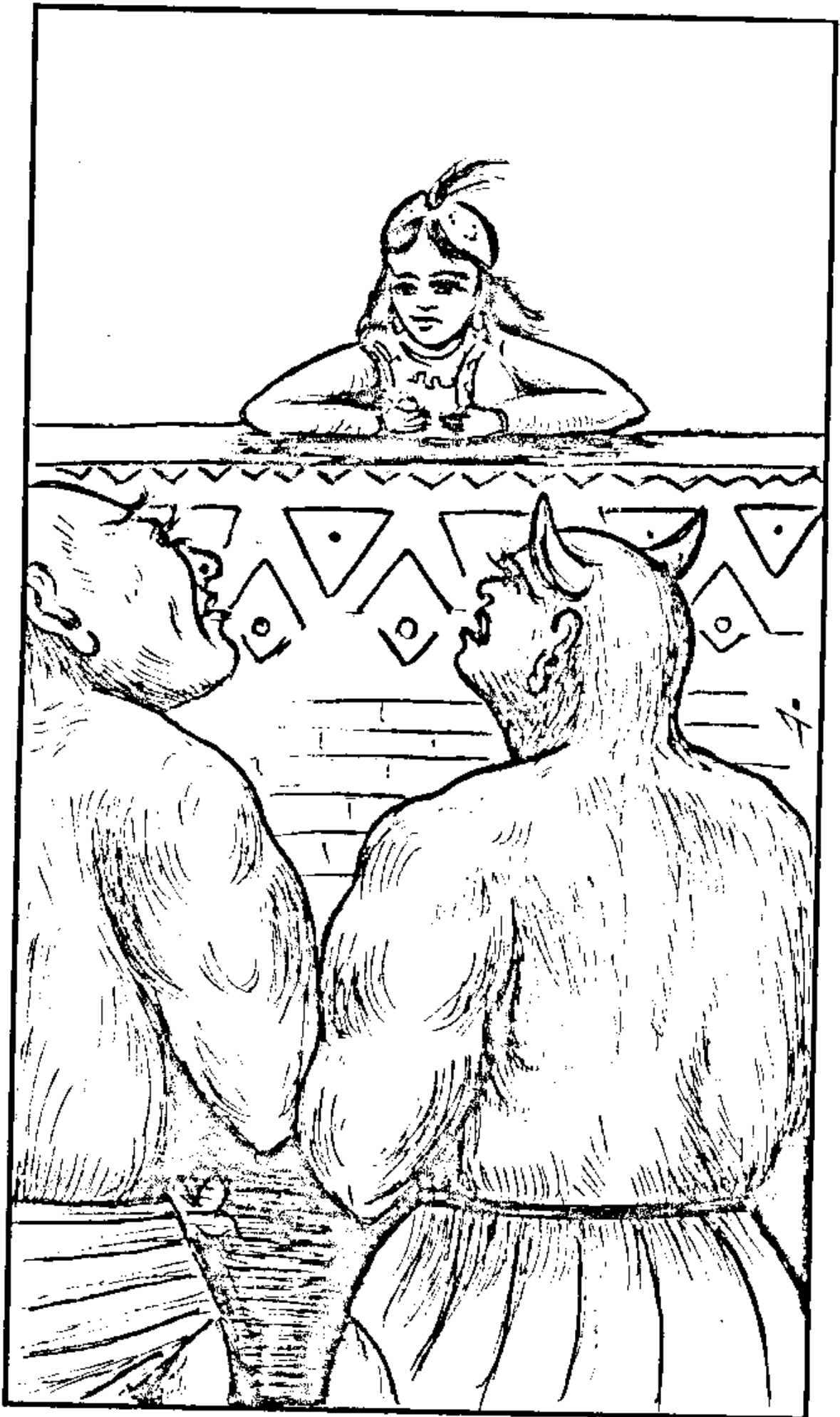
باوجود وُہ بہادر تھے۔ ان جیسا بہادر پرستان میں ایک بھی نہیں مل سکتا۔ نجانے انہوں نے باغی دیو کو کیسے قابو کیا ہو گا ــــ ؟"
شہزادی نے سوچتے ہوئے کہا۔
"یہی تو حیرت کی بات ہے کہ اتنے بیوقوف ہونے کے باوجود انہوں نے ایسا کارنامہ انجام دیا جس کی نظیر پرستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔"
کاف دیو نے مسکرا کر کہا۔
"موٹے نے تو اچھل کود کر میری کمر میں درد کر دیا تھا۔"
شین بولا۔
"کمبخت بہت وزنی تھا۔"
"اوہ وُہ لمبا آنکلو ــــ !"
کاف دیو نے ہنس کر کہا۔
"وہ بھی ......"
"چھوڑو اب اس ذکر کو ــــ وہ دونوں مر چکے ہیں۔"
شہزادی سبز پری نے اس کی بات کاٹ

کر کہا۔
تم اب جا سکتے ہو۔ مگر اس واقعہ کا ذکر کسی سے نہ کرنا"
پھر وہ چھت سے اُتر کر محل کے اندرونی حصے میں چلی گئی۔

دلدل میں کرتے ہوئے آنگلو بانگلو کی آخری چیخیں بلند ہوئیں اور پھر انہیں ہوش نہ رہا کہ ان پر کیا گزری۔ ان کے ہاتھ منہ اور پاؤں ہی نہیں سارا جسم ہی کیچڑ میں لتھڑ گیا تھا۔ مگر کچھ اور گہرائی میں پہنچ کر کیچڑ ختم ہو گیا۔ نیچے صاف اور ٹھنڈے پانی کی تہہ تھی مگر اس پانی کا رنگ گہرا سُرخ تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ خون ہو۔ اُن کے منہ اور جسموں سے کیچڑ دُھل گیا اور انہیں ہوش سا آ گیا۔

"بھائی آنگلو ــــــ!"

بانگلو حیرت سے چیخا۔
"کیا ہم خون کے دریا میں بہہ رہے ہیں"؟
"ہاں ــــــ یہ خون ہی ہے"
آنگلو سوچتا ہوا بولا۔
"شاید ہم بہتے ہوئے اب خون کے سمندر میں جا پہنچیں گے ــــــ"
"تو پھر ہمیں اس دریا سے کچھ خون لے لینا چاہیئے"۔
بانگلو نے مشورہ دیا۔
"مگر اس سے پہلے ہم کیوں نہ اس دریا کے منبع کا کھوج لگائیں"۔
آنگلو نے خیال ظاہر کیا۔
"ممکن ہے ہم اس دریا سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو جائیں"
"ٹھیک ہے۔ آؤ پھر۔ واپس چلتے ہیں"
بانگلو نے اس کی بات پر عمل کرتے ہوئے کہا اور واپس تیرنے لگے۔ آنگلو بھی مڑا اور جدھر سے سرخ پانی آ رہا تھا اُدھر تیرنے لگا۔ اس دریا کے کنارے کافی فاصلے

پر تھے۔ اور وُہ کناروں کی طرف جانے کی
بجائے اس جانب تیر رہے تھے جدھر سے
پانی آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک محل
کے قریب جا پہنچے۔ وہ محل دریا کے عین وسط
میں تھا اور اس کی ایک کھڑکی سے سُرخ
خون آبشار کی مانند دریا میں گر کر پانی کو
سُرخ کر رہا تھا۔
"ہائیں ـــــ یہ کیا ـــــ !"
بانگلو حیرت سے چیخا۔
"شاید محل خون سے بھرا ہوا ہے"۔
آنگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔
"اندر چل کر دیکھنا پڑے گا۔"
محل کا دروازہ پانی کی سطح سے ایک فٹ
اونچا تھا۔ آنگلو نے آگے بڑھ کر اس پر دستک
دی۔ مگر اس کے ہاتھ لگاتے ہی دروازہ دھڑام
سے کھل گیا۔ سامنے ایک خوبصورت باغیچہ نظر
آ رہا تھا۔ اور اس کی دوسری جانب کمرے
بنے ہُوئے تھے۔ آنگلو دروازے میں داخل ہوا
اور اس نے بانگلو کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بھی اندر

کھینچ لیا۔ ان دونوں کے اندر آتے ہی محل کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ مگر انہیں پتہ نہ چل سکا کیونکہ وُہ حیرت سے باغیچہ میں اُگے ہوئے ایک درخت کو دیکھ رہے تھے اور خوف سے کانپنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"بھائی آنگلو ——— میں بہت ڈر رہا ہُوں مگر جھرجھری نہیں آ رہی ———"

بانگلو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

آنگلو نے یکدم سر موڑ کر اس کے پیٹ میں ٹکر رسید کر دی۔ بانگلو اچھل کر گرا اور دوبارہ اٹھا تو اس کا جسم بُری طرح کانپ رہا تھا۔

"بہت بہت شکریہ ———!"

بانگلو نے لرزتے ہُوئے کہا۔

اور اس درخت کو دیکھنے لگا جسے دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو رہے تھے۔ درخت کی ہر شاخ پر ایک زندہ انسانی سر موجود تھا۔ اور ان سروں کی کٹی ہوئی گردنوں سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ خون درخت کے گرد ایک تالاب میں جمع ہو رہا تھا۔ اور وہاں سے ایک نال کے ذریعے

محل کی کھڑکی کے ذریعے باہر دریا میں گر رہا تھا۔ وہ زندہ مگر کٹے ہوئے سر مختلف عورتوں اور مردوں کے تھے۔ اور وہ آنکلو بانگلو کو بڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

بانگلو۔۔۔۔ یہ کوئی جادوئی محل معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یہاں سے بھاگ جانا چاہیئے۔۔۔۔" آنکلو نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ ہمیں ان سروں کی مرہم پٹی کرنی چاہیئے۔ تاکہ خون بہنا بند ہو جائے" بانگلو بولا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ تم ایک سر اتار کر میرے پاس لاؤ۔ میں اس کا خون روکتا ہوں۔۔۔۔" آنکلو نے زمین پر بیٹھے ہوئے کہا۔

بانگلو درخت کی طرف بڑھا۔ قریب پہنچ کر اس نے ایک انسانی سر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس سر نے ایک خوفناک چیخ ماری اور بانگلو خوف کے مارے اُچھل کر آنکلو پر آ گرا دوسرے ہی لمحے آنکلو کی بھی چیخ نکل گئی۔
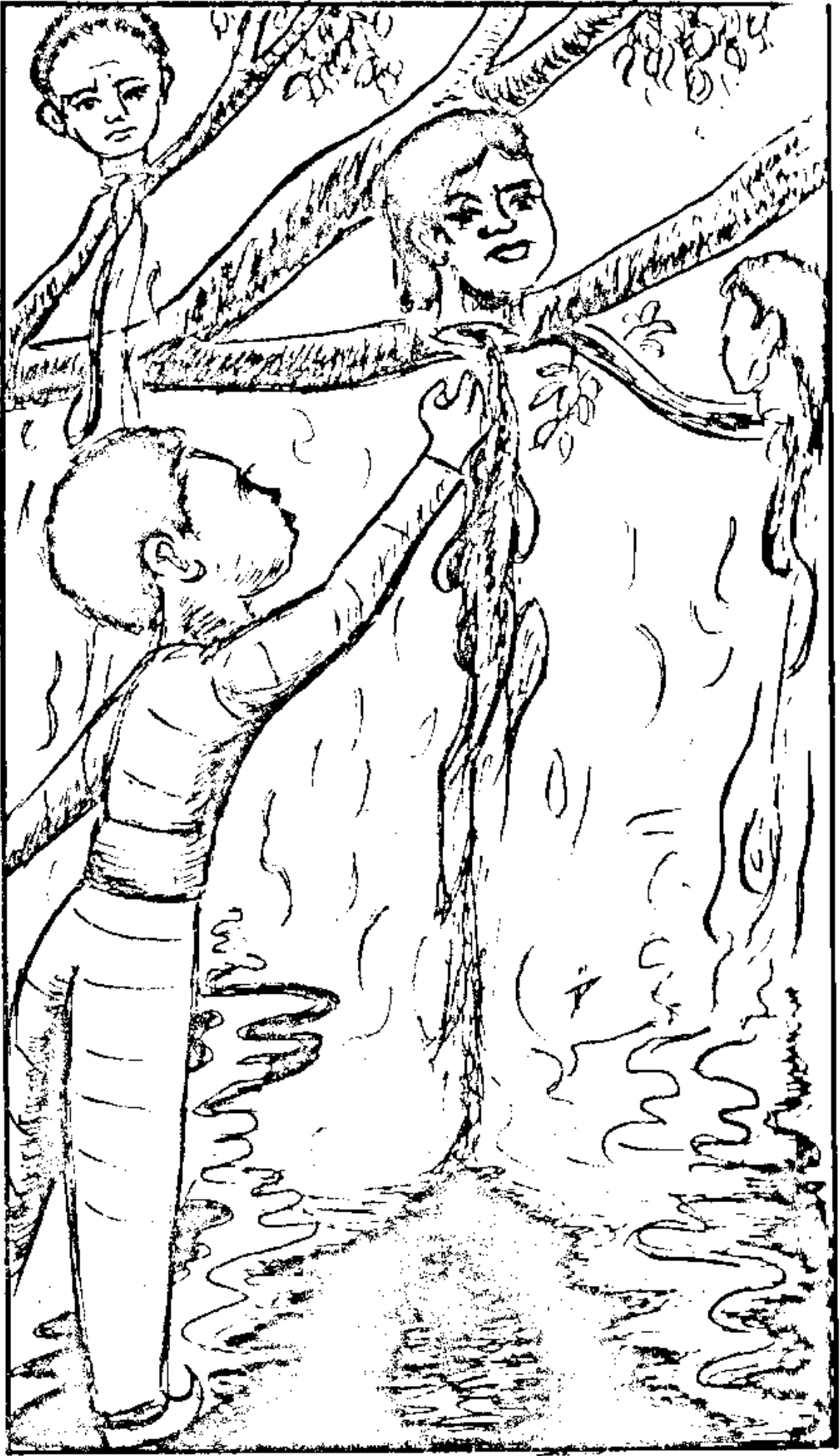
آنگلو بانگلو ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ بائیں جانب سے ایک شخص برآمد ہوا۔ اُسے دیکھ کر آنگلو بانگلو حیرت سے اچھل پڑے۔ کیونکہ یہ وُہی جادُوگر تھا جس نے انہیں پرستان کی شہزادی سبز پری کے باغ سے یاسمین کا پھُول توڑنے بھیجا تھا۔ وہ ان دونوں کو قہر آلودہ نگاہوں سے دیکھتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔ وہ دونوں ابھی تک اُسے یوں حیرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی جن بھوت ہو۔

"احمقو ___ اُٹھو ___!" وہ قریب آ کر دھاڑا اور وُہ یوں اُچھل کر کھڑے ہو گئے جیسے ایک لمحہ بھی دیر کی تو پتھر بن جائیں گے "میں نے تمہیں یاسمین کا پھول لینے بھیجا تھا ___!" جادوگر دانت پیس کر بولا۔ "اور تم وہاں کسی اور چکر میں پڑ گئے!"

"پھُول ___ کونسا پھُول ___ کیسا پھول۔؟" بانگلو حیرت سے بولا۔

"اور کہاں کا پھول؟ کس کا پھُول؟" آنگلو

بی احمقانہ لہجے میں بولا۔
"ہوں ـــــ تو تم بھول گئے ـــــ!" جادوگر
غرایا۔
"نہیں ـــــ ہم تو بھول گئے تھے ـــــ!" بانگلو
بولا۔ "دیکھا نہیں میرا پھولا ہوا پیٹ ـــــ؟"
بکواس بند کرو خبیث ـــــ!" جادوگر نے
مکا تان کر کہا۔ "ورنہ تمہاری خوبانی جیسی
کھوپڑی توڑ دوں گا۔"
"اور اس میں سے نکلنے والی گری میں
کھا جاؤں گا۔" آنگلو نے اطمینان سے کہا۔
جادوگر نے آنگلو کو گھورتے ہوئے کہا۔ "جی
چاہتا ہے تم دونوں کو ہمیشہ کے لیے پتھر
بنا ڈالوں مگر میرے لیے وہ پھول بے حد
اہم ہے۔"
"کیا تم نے پھول کا اچار ڈالنا ہے گدھ
کے بچے ـــــ؟" آنگلو نے غصیلے لہجے میں پوچھا
"نہیں آنگلو ـــــ یہ اچار پسند نہیں کرتا
شاید پھول کا مربہ بنائے گا۔" بانگلو نے پریقین
لہجے میں کہا۔

"تم چپ رہو بانگلو —— مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے۔ یہ اچار بنائے گا۔" آنگلو نے کہا
بانگلو بھلا کب چپ رہنے والا تھا۔ اس نے جھٹ سے کہا۔ "یار میری زبان پر اعتبار کرو۔ یہ کمبخت مربہ بنا کر ہمیں کھلائے گا۔ آخر ہم اس کے مہمان ہیں نا۔"
"اس خبیث جادوگر کا کوئی بھروسہ نہیں ممکن ہے یہ پھول کی بجائے ہمارا ہی مربہ بنا ڈالے۔" آنگلو نے فکر مندی سے کہا۔ دیکھا نہیں اس نے کتنے سر لٹکا رکھے ہیں۔"
"جادوگر انہیں یوں دیکھ رہا تھا جیسے ان کے دماغ چل گئے ہوں۔ ان کی بکواس سے تنگ آکر وہ چیخا۔
"میں تم دونوں کی چٹنی بنا ڈالوں گا گدھو —!"
"چٹنی ——!" بانگلو چونکا۔ "اوہ شاید تم نے آج سالن نہیں پکایا ——؟"
"اگر تم گدھوں کی بجائے گھوڑوں کی چٹنی بناؤ تو زیادہ لطف پاؤ گے۔" آنگلو نے جادوگر کو مشورہ دیا۔

"تمہاری ـــــ تمہاری ـــــ بناؤں گا"۔ جادوگر دھاڑا
"اوہ ـــــ یہ کس چیز کا نام ہے بانگلو؟" آنگلو
نے چونک کر بانگلو سے پوچھا اور وہ ہنسنے لگا۔
"ارے ـــــ تمہیں تمہاری کا بھی پتہ نہیں"۔ بانگلو
ہنستا ہُوا بولا۔ "عربی زبان میں تمہاری بھنڈیوں
کو کہتے ہیں ـــــ سمجھ گئے جاہل آنگلو۔"
"سمجھ گیا ـــــ!" آنگلو سر ہلا کر بولا۔ "مگر
اسے بھنڈیوں کی بجائے کریلوں کی چٹنی بنانی
چاہیئے۔"
"نہیں ـــــ کریلے تو کڑوے ہوتے ہیں البتہ
ٹماٹروں کی چٹنی ٹھیک رہے گی۔ کیوں چچا
جادوگر ـــــ؟" بانگلو نے جادوگر کی طرف دیکھتے
ہوئے پوچھا۔ "تمہارا کیا خیال ہے۔"
میرا ـــــ خیال ـــــ! جادُوگر نے غصّے میں چبا
چبا کر دو لفظ کہے۔ اور پھر ایک منتر پڑھنے
لگا۔ منتر پڑھ کر اس نے آنگلو بانگلو پر پھونک
ماری۔ دوسرے ہی لمحے ان دونوں کو چند موٹے
موٹے ناگ لپٹ گئے۔

سیاہ ناگوں کو خود سے لپٹتے دیکھ کر آنگلو بانگلو کی چیخیں نکلنے لگیں اور وُہ اچھلنے کودنے لگے ۔ مگر پھر اُن کی اچھل کود بھی ختم ہو گئی۔ کیونکہ ناگوں نے ان کے جسموں کے گرد لپٹ کر اپنے بل اتنے سخت کر دیے تھے کہ ان کے لیے حرکت کرنا دشوار ہو گیا ـــــــ البتہ وہ اب بھی پوری قوت سے چیخ رہے تھے ۔

”خاموش رہو ورنہ میرے اشارے پر ناگ تمہیں ڈس کر ہلاک کر دیں گے ؛“

جادُو گر غرایا۔

”تو کیا یہ ڈسے بغیر ہلاک نہیں کر سکتے ؟“

آنگلو نے چونک کر پوچھا۔
بانگلو بھی خاموش ہو چکا تھا۔ پھنکارتے ہوئے ناگوں کی زبانیں ان کے جسموں کو چھو رہی تھیں مگر کسی ناگ نے انہیں ڈسنے کی کوشش نہیں کی تھی۔
آنگلو کے سوال پر جادوگر نے اُسے خونی نگاہوں سے دیکھا۔ پھر غصیلے لہجے میں بولا۔
اب تم دونوں یاسمین کا پھول لانے کے لیے آمادہ ہو یا میں تمہارے بھی سر کاٹ کر اِس درخت سے لٹکا دوں؟"
"اوہ ــــ ہاں ــــ!"
بانگلو چونک کر بولا۔
"میں یہ پوچھنا تو بھول ہی گیا تھا کہ ان کٹے ہوئے سروں کا کیا مطلب ہے؟"
"یہ ان لوگوں کے سر ہیں جو میری حکم عدولی کرتے تھے۔ کیا تم بھی میری حکم عدولی کرو گے"
جادوگر نے پوچھا۔
"نہیں ــــ ہم حکم عدولی نہیں حکم وصول کریں گے۔"

بانگلو نے سر ہلا کر کہا۔

"تمہی کرتے رہنا۔"

آنگلو نے منہ بنا کر بانگلو سے کہا۔

"میں تو حکم عدولی کروں گا۔"

"بکواس بند کرو ——"

جادوگر دھاڑا۔

میں تمہیں آخری موقع دیتا ہوں —— تم پرستان کے شاہی باغ سے یاسمین کا پھول توڑ لاؤ ورنہ تمہارے سر کاٹ کر اس درخت سے لٹکا دوں گا ——"

"چچا جادوگر —— مجھ پر رحم کرنا۔ میرا سر بہت چھوٹا ہے۔ اس سے تو چند قطرے خون بھی نہیں نکلے گا۔ تم آنگلو کا سر کاٹ لینا۔ میں تم سے کوئی خون بہا نہیں مانگوں گا"

"بانگلو ——"

آنگلو دھاڑا۔

"تمہارے سر میں نہیں تو تمہارے طبلے جیسے پیٹ میں تو خون ہے ——"

"خبردار آنگلو —— میرے پیٹ کا نام نہ لینا

ورنہ خون خرابہ ہو جائے گا"۔
بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
اسی لمحے ایک ناگ کی زبان اس کی ناک سے ٹکرا گئی اور اس کی چیخ نکل گئی۔ آنگلو بے اختیار ہنسنے لگا۔ جادوگر سمجھ چکا تھا کہ ان احمقوں سے باتوں میں جیتنا اس کے بس کی بات نہیں۔ اس نے کہا۔
"یہ ناگ تمہیں شاہی باغ میں پہنچا دیں گے تم میں سے جو پھول توڑنے میں کامیاب ہوا اُسے یہ ناگ واپس اٹھا لائیں گے اور ناکام ہونے والے کو ڈس کر ہلاک کر دیں گے"۔
"آخر تم پھول ہی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو
آنگلو غرایا۔
"کوئی پھل وغیرہ کیوں نہیں منگواتے"۔
"پھول میری زندگی کی انتہا ہے"۔
جادوگر مسکرا کر بولا۔
"بس یوں سمجھ لو کہ پھول مل جانے کے بعد میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ پھول کی مجھے کیوں ضرورت ہے۔ یہ راز میں اسے بتاؤں گا جو

پھول لانے میں کامیاب ہو گا۔"

"اچھا ـــــ پھر تو ہم پھول ضرور لائیں گے" آنکلو بانکلو نے جلدی سے کہا۔

پھر جادوگر نے ناگوں کو اشارہ کیا۔ دوسرے ہی لمحے اُن کے جسموں سے لپٹے ناگ انہیں سنبھالے فضا میں بلند ہونے لگے۔ آنکلو بانکلو ایک بار پھر گھبرا کر چیخنے چلانے لگے۔ مگر ناگوں کی گرفت سے نہ نکل سکے۔

کافی بلندی پر پہنچ کر وہ ناگ ایک جانب تیرنے لگے۔ آنکلو بانکلو نے چیخنا ترک کر دیا مگر انہیں یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ کہیں نیچے نہ جا گریں۔ اگر ایسا ہوا تو وہ زندہ نہ بچ سکیں گے۔ کیونکہ نیچے پتھریلی چٹانیں اور پہاڑیاں تھیں۔ ان پر گر کر ان کی ہڈی پسلی ایک ہو جاتی۔

جلد ہی ناگ انہیں اٹھائے شاہی باغ میں جا اُترے اور پھر ان کے جسموں سے الگ ہو کر پودوں میں چھپتے چلے گئے۔

آنگلو بانگلو نے ناگوں کو غائب ہوتے دیکھا تو انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ بانگلو نے کہا۔

"اچھا ـــــ اب تم یہاں ٹھہرو ـــــ میں ذرا پھول توڑ لوں ـــــ"

"واہ ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم پھول توڑو اور ناگ مجھے ڈس کر ہلاک کر دیں" آنگلو نے جلدی سے کہا۔ تم مجھ سے زیادہ تھکے ہوئے ہو۔ یہاں بیٹھ کر آرام کرو۔ میں پھول توڑتا ہوں۔"

"ہرگز نہیں ـــــ!" بانگلو غصیلے لہجے میں بولا

تم چاہتے ہو ناگ مجھے ڈس لیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔"

"اچھا ـــــ ایسا کرتے ہیں۔ دونوں پھول توڑتے ہیں۔" آنگلو نے رائے دی۔ اس طرح دونوں مرنے سے بچ جائیں گے۔"

"مگر مجھے تو یہاں یاسمین کا کوئی پودا نظر نہیں آ رہا۔" بانگلو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"آؤ تلاش کرتے ہیں۔ تم دائیں جانب سے تلاش کرو اور میں بائیں جانب جاتا ہوں۔" آنگلو نے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے ـــــ" بانگلو سر ہلا کر بولا۔ "میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔"

آتی بھی کیسے ـــــ خوبانی جتنے سر میں ایسی بات آ ہی نہیں سکتی۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔

"دیکھو ـــــ میرے سر کا مذاق مت اڑاؤ۔" بانگلو کو پھر غصہ آ گیا۔ "ورنہ جھگڑا ہو جائے گا۔"

مگر آنگلو جھگڑنے کی بجائے بائیں جانب چل

دیا۔ آنکلو نے دائیں جانب سے پھول تلاش کرنا شروع کیا۔

دونوں ایک ایک پودے کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ پھر وہ دونوں بیک، وقت یاسمین کے پودے کے پاس پہنچے تھے۔ اس سے قبل کہ وہ ہاتھ بڑھا کر اس پر لگا ہوا واحد پھول توڑتے۔ گڑ گڑاہٹ کی تیز آواز پیدا ہوئی اور ان کے قریب ہی ایک جن نمودار ہو گیا۔

جن کو دیکھ کر اُن کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ پھول کو بھول کر خوف سے کانپنے لگے۔

"خبردار — جن دھاڑا۔ میں اس پھول کا محافظ جن ہوں۔ جس نے اسے توڑنے کی کوشش کی اُسے کچا کھا جاؤں گا۔"

"ج — جن — جن چاچا — !" بانکلو لرزتا ہوا بولا۔ "ہمیں کچا نہ کھانا ورنہ تمہیں قے ہو جائے گی۔"

"ممکن ہے ہیضہ بھی لگ جائے۔ آنکلو نے

۔ دیا۔
"نزلہ زکام ہونے کا بھی امکان ہے"۔ بانگلو
نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔
"تم بانگلو کو پکا کر کھانا جن چاچا ——!"
الو نے بانگلو کی سفارش کی۔
"اور تمہیں کیا کچا کھائے گا۔" بانگلو نے غصیلے
لہجے میں پوچھا۔
مجھے تو یہ کھائے گا ہی نہیں۔ کیونکہ پھول
تم توڑنے آئے ہو آنگلو نے مسکرا کر کہا۔
"واہ —— تم تو جیسے یہاں حج پڑھنے آئے
ہو۔" بانگلو منہ بنا کر بولا۔
"بکواس بند کرو ——" جن دونوں کو گھورتا
ہوا دھاڑا۔ "دفع ہو جاؤ ورنہ دونوں کا خون
پی جاؤں گا۔"
"اوہ —— یہ غضب نہ کرنا جن چاچا ——"
آنگلو سہم کر بولا۔ کیوں اپنا معدہ خراب کرتے
ہو۔ میرا خون بہت کڑوا اور بدبودار ہے۔"
"اور میرے خون میں تپ دق اور ہیضے کے
جراثیم ہیں۔" بانگلو نے ہنس کر کہا۔ یہ مردود

جن میرا خون پیئے گا تو اسے بھی تپ دق اور ہیضہ ہو جائے گا۔"

دیکھا جن چاچا ـــــ یہ اپنی جان بچانے کے لیے ایسا کر رہا ہے۔" آنگلو نے بانگلو کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ "حالانکہ اس کا خون شہد سے زیادہ میٹھا تربوز کے پانی سے زیادہ سُرخ ہے۔"

آنگلو کی بات پر جن کی بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی۔ اور اُسے ہنستا دیکھ کر وُہ دونوں بھی قہقہے لگانے لگے۔

اس پر جن نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے انہیں گھورا۔ بانگلو نے اس کی خونخوار آنکھوں سے سہم کر منہ بند کر لیا مگر ایسا کرنے سے اس کا منہ بند سیپی کی طرح بن گیا۔ اور جن ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

آنگلو مسلسل ہنسے جا رہا تھا۔ بانگلو نے باری باری ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر اس کا چہرہ غصے سے سیاہ ہوتا چلا گیا۔

غصے میں بانگلو اور بھی احمق بن گیا۔ اس کے بھینچے ہوئے ہونٹ دیکھ کر جن کی ہنسی

تیز ہو گئی۔
مگر یہ ہنسنا اُسے بہت مہنگا پڑا۔ بانگلو نے اپنا ہتھوڑے جیسا مُکاّ اس کے پیٹ میں رسید کر دیا تھا۔ جن کراہتا ہوا جھکا ہی تھا کہ بانگلو کا دوسرا مکاّ اس کی کنپٹی پر پڑا۔ اور جن کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیل گیا۔
اس نے سر جھٹک کر حواس میں آنے کی کوشش کی مگر اچانک ہی انگلو نے اس کی کمر میں ٹکر رسید کر دی۔
مٹکے جیسے سر کی ایک ہی ٹکر نے جن کو چیخنے پر مجبور کر دیا۔ وہ چیختا ہُوا سر کے بل ایک تناور درخت کے تنے سے جا ٹکرایا اور اس کی ٹکر سے درخت ٹوٹ کر نیچے آ رہا۔ جن درخت کے تنے کے نیچے آ کر دب گیا تھا۔
جن سے ہٹ کر وہ پھول کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر دونوں نے ایک ایک ہاتھ بڑھایا۔ اور اس طرح شاخ سے پھول توڑ لیا کہ
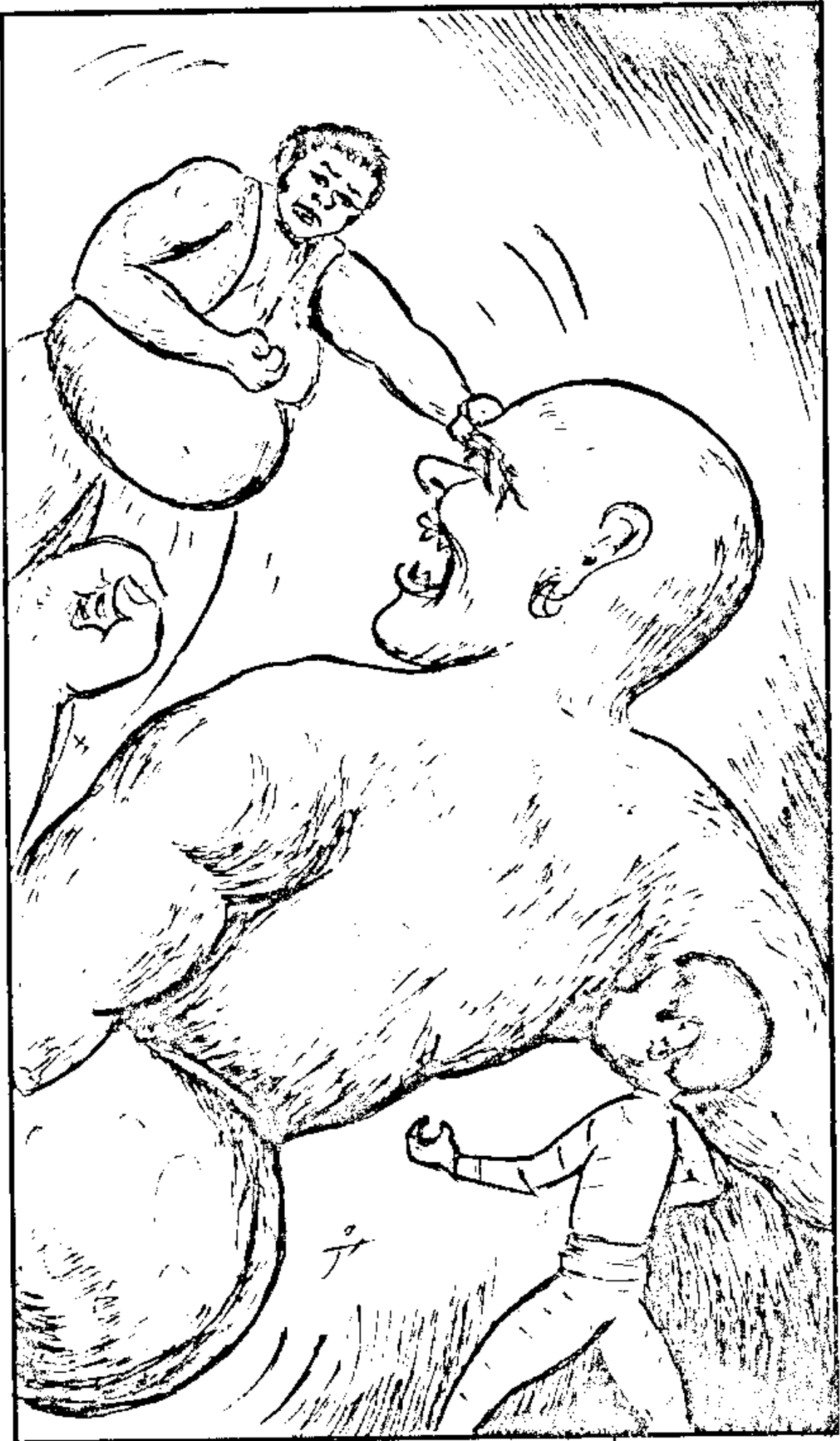
آنکلو پھول کو اوپر سے پکڑے ہوئے تھا اور
بانکلو نیچے ڈنٹھل سے۔
"اب پھول سے ہاتھ مت علیحدہ کرنا ورنہ
ناگ ڈس لیں گے۔" بانکلو نے آنکلو سے کہا۔
"اچھا——تم ذرا ناگوں کو آواز تو دو——"
آنکلو بولا۔ "تاکہ وُہ ہمیں اٹھا کر واپس جادوگر
کے پاس لے چلیں۔"
مگر اس سے پہلے کہ بانکلو ناگوں کو آواز
دیتا، آسمان سے ایک آہنی جال ان پر آ گِرا
اور وُہ جال میں پھنس کر ہاتھ پاؤں مارنے
لگے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے پھُول کو
نہ چھوڑا۔ اور مشترکہ طور پر پکڑے رکھا کہیں
ناگ نہ ڈس لیں۔
"آہنی جال زمین سے اُٹھنے لگا تو وہ سخت
گھبرائے۔ نجانے وہ جال کیسا تھا اور انہیں
اٹھائے کیوں فضا میں بلند ہو رہا تھا۔ جال
کافی بلندی پر پہنچا۔ اور پھر دائیں جانب سفر
کرنے لگا۔
"مجھے تو یہ جادوگر کی شرارت معلوم ہوتی ہے

بانگلو نے قدرے غصّے سے کہا۔
"مگر اس نے تو کہا تھا کہ ہمیں ناگ پکڑ کر واپس لے جائیں گے"۔ آنگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔
"ممکن ہے اس کے ناگ محافظ جن کے ڈر سے نہ آئے ہوں"۔ بانگلو نے خیال ظاہر کیا۔
"میرا خیال ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو" آنگلو بولا۔ "بہرحال اب پھول چھوڑ دو کہیں ٹوٹ نہ جائے"۔
"واہ ـــــ میں کیوں چھوڑوں ـــــ" بانگلو نے منہ بنا کر کہا۔ "اگر تم لے کر بھاگ گئے تو میں کس کی ماں کو ماں کہوں گا"۔
"جادوگر کی ماں کو کہہ لینا"۔ آنگلو نے ہنس کر کہا۔
"تم ہی کہنا ـــــ میں کیوں کہوں"۔ بانگلو بولا۔ "میں تو اُسے نانی کہوں گا"۔
"مجھے کیا ہے۔ میری طرف سے بے شک دادی کہو ـــــ" آنگلو نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

دفعتاً وُہ خاموش ہو کر دائیں جانب دیکھنے لگے۔ ادھر سے جادوگر ایک بڑے اڑنے والے گھوڑے پر سوار آ رہا تھا۔ جونہی وُہ قریب پہنچا۔ بائیں جانب سے ایک اور گھڑ سوار ہوا میں گھوڑا دوڑاتا ہُوا نمودار ہوا۔ وہ جادوگر کی نسبت جوان تھا اور اچھا لباس پہنے ہوئے تھا۔

"خبردار ــــــ ان کے قریب مت آنا۔" اس اجنبی نے جادوگر کو للکارا۔"یہ میرے قیدی ہیں"
"بکواس بند کرو، کل کے چھوکرے ہو کر مجھے ڈراتے ہو۔" جادوگر غرایا۔"میں جانتا ہوں کہ تم نے پھول حاصل کرنے کے لیے انہیں اغوا کیا ہے۔ مگر میں تمہیں کامیاب نہ ہونے دوں گا۔ شہزادی یاسمین میری ہے اور میری رہے گی۔"

"شکل بھی دیکھی ہے آئینے میں بڈھے کھوسٹ" اجنبی جوان نے ہنس کر کہا۔"جاؤ پہلے منہ دھو کر آؤ۔ پھر شہزادی یاسمین سے شادی کرنا۔"
جادوگر نے آنگلو بانگلو کو دیکھتے ہی اس

اس اجنبی پر ایک منتر پھونکا۔ مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اجنبی نے قہقہہ لگایا اور ایک منتر پڑھ کر جادوگر پر پھونک ماری دوسرے ہی لمحے جادوگر گھوڑے سمیت جلتا ہوا زمین پر جا گرا۔

آنگلو بانگلو جادوگر کا انجام دیکھ کر بہت خوفزدہ ہوئے۔ ہوائی گھوڑے پر سوار نوجوان جادوگر کو جلتے دیکھ کر قہقہے لگاتا رہا۔ یقیناً وہ خود بھی بہت بڑا جادوگر تھا۔

"یہ تو کوئی زبردست قسم کا ساحر معلوم ہوتا ہے" آنگلو تشویش آمیز لہجے میں بولا۔

"ہاں ــــ اور ہمیں اس موذی سے چوکنا رہنا ہو گا" بانگلو نے کہا۔

"مگر یہ جال ہمیں کہاں لیے جا رہا ہے؟" آنگلو نے چونک کر پوچھا۔

شاید مرحوم جادوگر کے محل میں جہاں ہم خونی

دلدل سے نکلنے کے بعد پہنچے تھے۔" بانگلو نے اپنا
اندازہ بتایا۔
گھڑ سوار اجنبی جس نے جادوگر کو ہلاک کیا تھا
ان سے کچھ فاصلے پر سفر کر رہا تھا اور جال
بھی اس کے پیچھے جا رہا تھا۔
"وہ کسی شہزادی یاسمین کا ذکر کر رہے تھے۔"
آنگلو نے چونک کر بانگلو سے کہا۔
"اوہ ہاں ــــ میں نے بھی سنا تھا۔" بانگلو
نے یاد کرتے ہوئے کہا۔ "کہیں وہ میری شہزادی
سے شادی تو نہیں کرنا چاہتے تھے ــــ؟
شادی کا لفظ سن کر آنگلو کے منہ میں بھی
پانی بھر آیا۔ "نہیں وہ میری شادی کی بات کر
رہے تھے۔"
"پاگل ہو تم ــــ بانگلو منہ بنا کر بولا۔ "تم
سے تو کوئی لڑکی بھی شادی نہ کرے گی۔ سب
تمہارے لمبے قد اور مٹکے جیسے سر سے ڈرتی
ہیں"
"اور تم کونسے شاہ بہرام ہو ــــ؟" آنگلو نے
ہاتھ نچا کر طنزیہ لہجے میں کہا۔ بیر کی گٹھلی جیسا

تو تمہارا سر ہے اور بات کرتے ہو شہزادی سے شادی کی۔"

"آنکو ــــ سنو، ایک سودا کرتے ہو مجھ سے؟" بانکو نے اچانک پوچھا۔

"کونسا سودا ــــ کیسا سودا ــــ؟" آنکو نے چونک کر پوچھا۔

"یہ یاسمین کا پھول تم لے لو ــــ اور شہزادی یاسمین سے شادی مجھے کرنے دو ــــ" بانکو نے تجویز پیش کی۔

ہرگز نہیں ــــ شادی میں کروں گا۔" آنکو غرا کر بولا۔ "شادی سے تم دستبردار ہو جاؤ تو یہ پھول تمہیں دے دوں گا۔"

"اچھا ــــ تم ہی کر لو شادی۔" بانکو نے جل کر کہا۔ "اب شرافت سے پھول چھوڑ دو۔"

اور آنکو نے خوش ہو کر پھول چھوڑ دیا اس بحث میں انہیں پتہ ہی نہ چل سکا کہ آہنی جال نے انہیں ایک محل میں اتار دیا ہے۔ وہ تو اس وقت چونکے جب آہنی جال یکدم غائب ہوا اور وہ آزاد ہو گئے۔ جال کے

غائب ہونے پر وہ بہت خوش ہوئے اور زمین سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ مگر دُوسرے ہی لمحے وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ اُن کے سامنے وہی نوجوان کھڑا تھا۔ جس نے جادوگر کو جلا کر ہلاک کیا تھا۔

آنگلو بانگلو —— تم خوش قسمت ہو کہ تمہاری جان بچ گئی ——" اس نے مسکرا کر کہا۔

وہ کِس طرح بھائی جان ——" بانگلو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

وہ خبیث جادوگر تم سے پھول حاصل کر کے تمہیں ہلاک کر دیتا اور تمہارے سر کاٹ کر اپنے محل کے درخت پر لٹکا دیتا۔" اجنبی نے جواب دیا۔ "مگر اب تم محفوظ ہو۔ وہ جادوگر مارا جا چکا ہے۔"

"مگر تم نے اُسے مارا کیوں —— آخر کیا قصور تھا اس بیچارے کا ——؟" آنگلو نے پوچھا۔

"اور تم خود کیا بلا ہو ——؟"

آنگلو کے سوال پر وہ مسکرایا اور کہنے لگا "میرا نام منڈا جادوگر ہے اور میں چاندنگر کی

ہزادی یاسمین سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس
ی شرط ہے کہ جو پرستان کے شاہی باغ
سے یاسمین کا پھول لائے گا۔ اس سے وُہ
شادی کرے گی۔
مجھے جادو سے معلوم ہوا کہ یاسمین کا پھول
سوائے آنکلو بانکلو کے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔
جس نے بھی کوشش کی پھول کے محافظ جن کے
ہاتھوں مارا جائے گا۔ میں نے تمہیں تلاش کیا
تو تم اس وقت پھول حاصل کر چکے تھے مگر
چونکہ پھول ایک کی بجائے تم دونوں کے ہاتھوں
کی گرفت میں تھا۔ اور خطرہ تھا کہ تم سے
چھینتے وقت اس کی پتیاں نہ ٹوٹ جائیں اس
لیے میں نے تمہیں طلسمی جال میں قید کر لیا۔"
وہ سانس لینے کے لیے رُکا۔ پھر بولا۔
"اور اب پھول تم میرے حوالے کر دو تاکہ
میں شہزادی سے شادی کر سکوں۔"
"ہرگز نہیں ــــ میں خود شادی کروں گا۔" آنکلو
نے غرا کر کہا۔
"مگر شادی تو میں کروں گا احمقو ــــ" بانکلو

نے ہنس کر کہا۔ "کیونکہ پھول میرے پاس ہے۔"
آنکلو نے فوراً جھپٹا مار کر بانکلو سے پھول
چھیننے کی کوشش کی مگر اس کے ہاتھ میں آدھا
آیا اور آدھا پھول بانکلو کے ہاتھ میں ہی رہ
گیا۔ اس پر بانکلو اُسے کھا جانے والی نگاہوں
سے دیکھنے لگا۔

"اوہ ـــ یہ کیا کیا تم نے بیوقوف ـــ!"
منڈا جادوگر چیخا۔ "تم نے پھول توڑ ڈالا!"
"اور کیا ہم تمہارا سر توڑتے ـــ!" آنکلو
غصے سے بولا۔ "دُکھ جھیلیں کوے اور انڈے
فاختہ کھائے۔"

"تمہاری عقل کو زنگ لگتا جا رہا ہے آنکلو"
بانکلو نے اُسے ٹوکا۔ "یوں کہو دُکھ جھیلیں بی فاختہ
اور انڈے کوے کھائیں"۔

اور تمہاری عقل شاید تمہارے معدہ میں چلی
گئی ہے احمق۔" آنکلو نے جواباً کہا۔ "مصرعہ تو
یوں بنتا ہے۔ دُکھ جھیلیں آنکلو بانکلو اور شادی
کرے غنڈہ جادوگر۔"

"بکواس بند کرو ـــ میرا نام غنڈہ نہیں منڈا

جادوگر ہے۔" منڈا جادوگر غرایا۔
"ایک ہی بات ہے۔ صرف م اور غ کا فرق ہے۔" آنگلو لاپروائی سے بولا۔
منڈا جادوگر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ دونوں انسانوں کی کس نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے پھول کے دو حصّے کر ڈالے تھے اور اب اسے شہزادی یاسمین سے شادی ناممکن نظر آ رہی تھی۔
"اچھا بھائی آنگلو ـــــ میں تو چلا ـــــ" بانگلو نے آدھا پھول جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔
"کہاں ـــــ؟" آنگلو نے چونک کر پوچھا۔
"شہزادی یاسمین سے شادی کرنے ـــــ" بانگلو نے ہنس کر کہا۔
"خبردار ـــــ!" آنگلو غرایا۔ "تم نہیں جا سکتے۔ میں جاؤں گا۔"
"تم دونوں نہیں جا سکتے ـــــ!" منڈا جادوگر دھاڑا۔
"خدا کے لیے ہمیں جانے دو یار ـــــ" بانگلو نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ شہزادی بیچاری مفت

لگائے میرا بے چینی سے انتظار کر رہی ہو گی
"جھوٹ ـــــ بالکل جھوٹ" آنکلو غصیلے
میں بولا۔ "میرے سوا وُہ کسی کا انتظار نہیں کر
سکتی "
"آؤ ـــــ پھر دونوں چل کر اس سے پوچھتے
ہیں کہ وُہ کس کا انتظار کر رہی ہے" آنکلو
نے کہا۔
"چلو ـــــ!" بانکلو سر ہلا کر بولا۔ "مگر اس سے
شادی کی بات نہ کرنا۔ میں خود کروں گا۔"
"تیری بات اس کی سمجھ میں نہیں آئے گی
آنکلو مسکرا کر بولا۔ "وہ سمجھے گی کوئی بچھڑا
ممنا رہا ہے۔"
جادوگر انہیں آپس میں اُلجھا چھوڑ کر ایک
کمرے میں آیا۔ الماری کھول کر اس نے ایک
انسانی کھوپڑی نکالی اور ایک منتر پڑھ کر اس
پر پھونکا۔ فوراً ہی کھوپڑی کے کانوں سے دھواں
نکلنے لگا۔ اس دھوئیں نے چھت کے پاس جا کر
ایک جن کی شکل اختیار کر لی۔
"کیا حکم ہے میرے آقا ـــــ" اس جن نے

بڑے ادب سے پوچھا۔
"آنگلو بانگلو نے پھول آدھا آدھا کر لیا ہے اب شہزادی یاسمین سے شادی کیسے کر سکوں گا؟" جادوگر نے پوچھا۔
"یہ تو بہت بُرا ہوا۔ بہرحال آپ ان دونوں کو چاند نگر بھیجیں۔ اگر ان میں سے کوئی شادی کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس سے شہزادی کو چھین لیں۔ بس یہی طریقہ ہے"۔ جن نے بتایا۔
جادوگر نے سر ہلا کر دھوئیں پر پھونک ماری اور جن غائب ہو گیا۔ اس نے کھوپڑی اٹھا کر واپس الماری میں رکھی۔ اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ باہر آ کر اس نے آنگلو بانگلو کی طرف دیکھا اور بے اختیار ہنس پڑا۔

منڈا جادوگر کمرے میں گیا تو آنگلو نے
بانگلو سے کہا۔ "آؤ بھائی چلیں ——— اب
وقع ہے"۔

وہ دونوں محل کے پھاٹک کی جانب دوڑے
پھاٹک بند تھا۔ وہ اُسے کھولنے کی کوشش
کرنے لگے۔ مگر پھاٹک نہ کھلا۔ آنگلو کو غصہ
آ گیا۔ وہ پیچھے ہٹا اور پھر سر جھکا کر پھاٹک
کی طرف دوڑا۔ قریب پہنچ کر اس نے پھاٹک
کو ٹکر ماری اور چیخ کر نیچے گر پڑا۔ پھاٹک
نہیں کھلا تھا مگر آنگلو کا سر ضرور کھل گیا
تھا۔ اس نے بہتے ہوئے خون کو دیکھا تو سر

پر ہاتھ رکھ کر بے اختیار رونے لگا۔
"ارے تم ہمت ہار کر بیٹھ گئے"۔ بانکلو نے
حیرت سے پوچھا۔ "کیا تھک گئے ہو"۔
"اور کیا کرتا ——" آنگلو جلے بھنے لہجے میں
بولا۔ "ذرا تم ایک ٹکر لگا کر دیکھو —— اگر
تمہاری خوبانی نہ پچک گئی تو پھر کہنا ——"
"اچھا —— ناراض کیوں ہوتے ہو ——" بانکلو
نے مسکرا کر کہا۔ "آؤ دیوار پھلانگ کر نکل
جاتے ہیں"۔
"ہاں —— یہ مناسب رہے گا۔ نہ دروازہ
کھلے گا نہ جادوگر کو ہمارے فرار کا علم ہو
گا"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔ اور اپنی تکلیف
بھول کر کھڑا ہو گیا۔ دونوں چار دیواری کے
پاس پہنچے۔ دیوار آنگلو کے قد سے دوگنی اونچی
تھی۔ بانکلو بولا۔
"تم لمبے اونٹ ہو۔ میں تمہارے کندھوں پر
چڑھتا ہوں۔ دیوار پر پہنچ کر تمہیں اوپر کھینچ
لوں گا"۔
"تمہارا قد چھوٹا ہے مٹکے —— تم نیچے مجھ

آنگلو نے کہا۔ "میں پہلے دیوار پر چڑھتا ہوں"۔
بانگلو بادلِ نخواستہ دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ آنگلو نے اس کے کندھے پر چڑھنے کی کوشش کی مگر اس کے وزن سے بانگلو دوہرا ہو گیا۔ اور آنگلو کو ساتھ لیے زمین پر گر پڑا۔

"تیرا ستیاناس آنگلو ——— میرے گھٹنے زخمی ہو گئے ہیں"۔ بانگلو چیخا۔

اسی لمحے کسی کے ہنسنے کی آواز آئی انہوں نے چونک کر سامنے دیکھا۔ تو منڈا جادوگر کھڑا ہنس رہا تھا۔

"تم کس خوشی میں دانت نکال رہے ہو منڈے ———؟" آنگلو نے غرا کر پوچھا۔

"میں نے تمہاری شادیوں کا بندوبست کر لیا ہے"۔ منڈا جادوگر نے برا مانے بغیر کہا۔

یہ سننا تھا کہ دونوں خوشی سے اچھلنے کودنے لگے۔ پھر دونوں آپس میں لپٹ کر ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ ان کے چہرے خوشی کی زیادتی سے سکڑ گئے تھے اور

منڈا جادوگر ان کی حالت پر ہنسے جا رہا تھا۔
"ادھر آؤ احمقو ——!" منڈا جادوگر بمشکل ہنسی ضبط کرتا ہوا بولا۔
اور وہ دونوں یوں بھاگ کر اس کے پاس پہنچے جیسے دیر کی تو وہ ان کی شادیاں کرنے سے انکار کر دے گا۔
"پہلے میری شادی کرو بھائی جادوگر——!" بانگلو نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ "تمہاری بڑی مہربانی ہو گی۔"
"نہیں بھائی جان —— پہلے میری کرو۔ میں اس سے بڑا ہوں"۔ آنگلو نے جادوگر کا ہاتھ پکڑ کر کہا
"جھوٹ —— بڑا تو میں ہوں ——" بانگلو غصّے سے بولا۔ "پہلے میری شادی ہو گی۔"
"بکواس بند کرو۔ تم سے زیادہ مجھے دلہن کی ضرورت ہے مردود۔" آنگلو نے اُسے ڈانٹا۔
"اچھا —— تم ناراض ہوتے ہو تو دلہن تم لے لو —— شادی میں کرا لیتا ہوں۔" بانگلو نے صلح کے انداز میں کہا۔
"مگر شادی کرو گے کس سے ——؟" آنگلو نے

پوچھا۔

"تمہاری دلہن سے ——!" بانگلو نے ہنس کر کہا۔ آنگلو نے اُسے گھور کر دیکھا۔ بے شرم وہ تو تمہاری بھابی ہو گی۔"

"اگر تم خاموش نہ ہوئے تو میں کسی کی بھی شادی نہ کروں گا۔" جادوگر ان کی بحث سے اُکتا کر بولا۔

دونوں فوراً خاموش ہو گئے جیسے ان کا بولنے والا بٹن بند کر دیا گیا ہو۔ ان کے خاموش ہونے پر منڈا جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونک ماری۔ فوراً ہی زمین سے ایک خوبصورت تخت نمودار ہو گیا۔ منڈا جادوگر نے انہیں تخت پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ اور دونوں تیزی سے تخت پر بیٹھ گئے۔

منڈا جادوگر ان کے بیٹھنے کا انداز دیکھ
کر ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔ آنگلو بانگلو
یوں سنجیدہ اور خاموش آلتی پالتی مارے بیٹھے
تھے جیسے ان کے آگے دستر خوان بچھایا جانے
والا ہو۔

"سنو ـــــــ یہ طلسمی تخت ہے۔ یہ تمہیں
چاند نگر پہنچائے گا۔ وہاں پہنچ کر تم دونوں
شہزادی یاسمین کو اپنا اپنا پھول پیش کرنا۔ جس
کی بھی شادی ہو وہ فوراً شہزادی کو لے کر واپس
یہاں اسی تخت کے ذریعے آئے۔ اور جس کی
شادی نہ ہو سکے گی اس کی میں خود کر دوں

گا"۔ جادوگر نے انہیں سمجھایا۔
پھر اس نے طلسمی تخت سے کہا۔ "انہیں چاندنگر لے جاؤ ــــــ"
تخت زمین سے بلند ہونے لگا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر وہ ایک سمت اڑنے لگا۔ آنگلو بانگلو یوں خاموش بیٹھے تھے جیسے کسی کا جنازہ پڑھ کر آ رہے ہوں۔ مگر یہ خاموشی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ آنگلو نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔
"نجانے شہزادی یاسمین کس کی بیوی بنے گی؟"
"میرے سوا اور کسی کی نہیں بنے گی ــــــ"
بانگلو نے سینہ پھلا کر کہا۔
"کیوں ــــــ تم میں کونسے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں ــــــ؟" آنگلو نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔
اور تم میں کونسے مور کے پر لگے ہوئے ہیں ــــــ" بانگلو نے بھی جواباً آنکھیں نکال کر کہا۔
"میں خوبصورت اور دراز قد ہوں ــــــ"
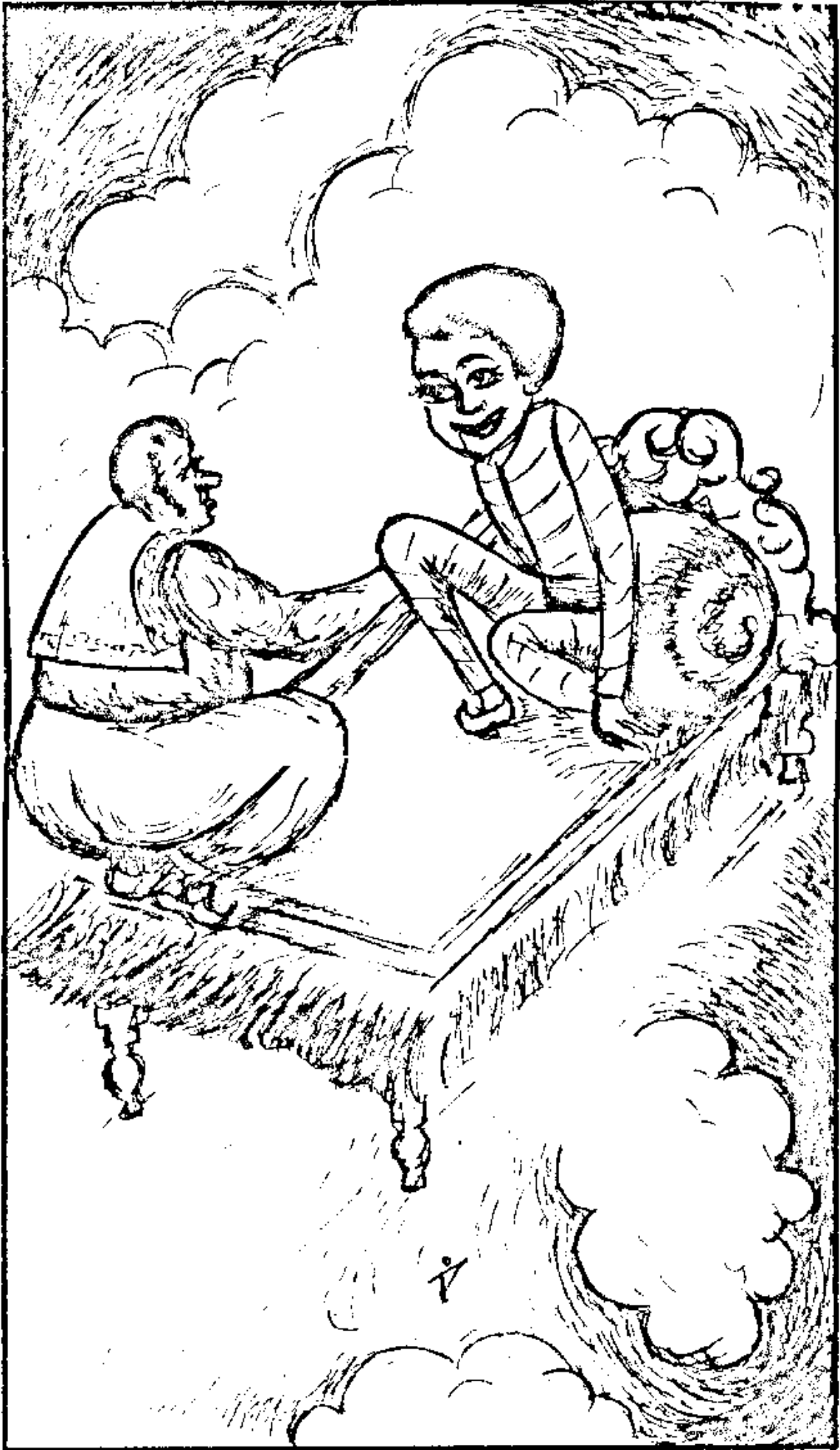
آنگلو نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"آج کل لڑکیاں موٹے تازے دُولہا کو پسند کرتی ہیں۔ تم ایسے تنکے کو نہیں ——" بانگلو نے منہ بنا کر کہا۔

"موٹے تازے کو ——!" آنگلو نے دانت پیس کر کہا۔ "تمہارا سر تو گردن میں گھسا ہوا ہے ——"

تمہاری بھی تو اونٹ کی مانند لمبی گردن ہے ——" بانگلو بھلا کب ہارنے والا تھا۔

"اچھا —— خاموش ہو جاؤ —— ہم چاند نگر پہنچ گئے ہیں۔" آنگلو نے نیچے جھانکتے ہوئے کہا۔

طلسمی تخت ایک شہر پر پرواز کر رہا تھا۔ نیچے بڑے بڑے مکانات اور محل نظر آ رہے تھے۔

ہاں واقعی ——" بانگلو نے بھی غالیچے پر لیٹ کر نیچے جھانکتے ہوئے کہا۔ "پہلے میں شہزادی کو پھول پیش کروں گا ——"

نہیں ـــــ پہلے میں اس کے پاس جاؤں گا۔"
آنگلو نے جلدی سے کہا۔
"کیوں ـــــ؟" بانگلو نے اُسے گھورتے ہوئے
پوچھا۔
"اس لیے کہ تم بدصورت ہو۔ ممکن ہے تمہیں
دیکھ کر وہ پھول لینے سے انکار ہی کر دے"
آنگلو نے وجہ بیان کی۔
"اس کا باپ بھی انکار نہیں کر سکتا۔" بانگلو
غصیلے لہجے میں بولا۔" اگر اس نے انکار کیا تو
میں اسے مکّا مار کر ہلاک کر دوں گا۔"
"پھر شادی کیا اس کی لاش سے کرو
گے ـــــ؟" آنگلو نے مسکرا کر پوچھا۔
"ارے ہاں ـــــ وہ مر گئی تو شادی کیسے
ہو گی ـــــ؟" بانگلو نے چونک کر کہا۔ توبہ ـــ
توبہ ـــــ میرے منہ سے آج کیسی منحوس
باتیں نکل رہی ہیں۔"
"تو تم اپنا منحوس منہ بند کر لو ـــــ نہ
منہ کھلا ہو گا نہ باتیں نکلیں گی ـــــ"
آنگلو نے مشورہ دیا۔

اور بانگلو نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا
طلسمی تخت ایک محل پر پہنچ کر اُترنے والا
تھا۔ اگلے چند لمحوں میں وہ محل کی چھت پر
اتر گیا۔

"مبارک ہو ——— ہم چاند نگر میں اُتر چکے
ہیں ———" آنگلو نے تخت سے اترتے ہوئے
کہا۔

"مگر چاند تو کہیں نظر نہیں آ رہا ———؟"
بانگلو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں نہ کیا کرو۔" آنگلو منہ بنا کر
بولا۔ "اس وقت چاند اپنے باپ سورج کے ڈر
سے چھپا ہوا ہے۔ باپ کے جانے کے بعد
نکلے گا اور ہم اُسے دیکھ سکیں گے۔"

بانگلو نے کچھ کہنا چاہا مگر اُسی لمحے زینوں
کی جانب سے چند تلوار بردار سپاہی چھت
پر چڑھ آئے۔

سپاہیوں کو دیکھ کر آنگلو بانگلو خوفزدہ ہو
گئے۔ سپاہیوں نے جن کی تعداد سات سے کم
نہ تھی۔ انہیں گھیرے میں لے لیا۔ اُن کی

تلواروں کی نوکیں آنگلو بانگلو کے جسموں سے صرف ایک اِنچ کے فاصلے پر تھیں اور وُہ دونوں موت کو اِس قدر قریب دیکھ کر کانپنے لگے تھے۔ اتنے میں ایک اور آدمی چھت پر آ گیا۔ وہ سپاہیوں کا سردار یا کوتوال معلوم ہوتا تھا۔

"کون ہو تم ——؟" کوتوال نما شخص نے کڑکدار آواز میں پوچھا۔

" اور وہ دونوں خوف سے اُچھل پڑے۔ اچھلنے سے ایک تلوار کی نوک بانگلو کے پیٹ میں چُبھ گئی۔

دوسرے ہی لمحے وہ چیختا ہوا گر پڑا اور یوں تڑپنے لگا جیسے پوری تلوار اُس کے پیٹ میں گھُس گئی ہو۔

یہ مکر کر رہا ہے جناب ——!" وُہ سپاہی جلدی سے بولا۔ دیکھئے ذرا بھی خون نہیں نکلا۔"

"اُٹھو ——!" کوتوال نے بانگلو کے پہلو میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔ "کھڑے ہو جاؤ

ورنہ قتل کر دیے جاؤ گے۔"

"وہ کس خوشی میں ——؟" آنگلو غصیلے لہجے میں بولا۔" بانگلو جلدی سے کھڑا ہو گیا تھا۔

"بکواس بند کرو ——!" کوتوال غرایا۔" بتاؤ تم کون ہو ——؟"

"میں دولہا ہوں دُولہا ——" آنگلو نے اسی لہجے میں جواب دیا۔" سمجھے ——!"

" اور تم کون ہو موٹے سُور ——؟" کوتوال نے بانگلو سے پوچھا۔

"تم خود سور ہو گے۔ میں تو خاوند ہوں خاوند ——!" بانگلو نے منہ بنا کر کہا۔

" اوہ —— کس کے خاوند اور دولہا ہو تم دونوں ——؟" کوتوال نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"شہزادی یاسمین کے ——!" آنگلو بانگلو نے بیک آواز کہا۔

دوسرے ہی لمحے کوتوال کا گھونسہ بانگلو کے منہ پر پڑا۔ وہ لڑکھڑایا مگر فوراً ہی سنبھل کر اس نے کوتوال پر جوابی حملہ کر دیا۔ اس کا ہتھوڑے جیسا مکا کوتوال کی

ناک پر پڑا اور وہ بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ مگر پیچھے منڈیر تھی۔ وہ منڈیر سے ٹکرایا اور اُلٹ کر نیچے جا گرا۔ آنگلو بانگلو نے اس کی بھیانک چیخ سنی تھی مگر انہیں اس بات کی پرواہ کب تھی کہ کوتوال زندہ رہے یا مر جائے۔

کوتوال کا انجام دیکھنے سپاہی منڈیر کی جانب لپکے اور آنگلو بانگلو نے زینوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ سپاہیوں نے انہیں فرار ہوتے دیکھا تو وُہ بھی تلواریں سونت کر ان کے پیچھے بھاگے۔ مگر آنگلو بانگلو ان سے زیادہ آگے تھے۔ زینوں سے اُترتے ہوئے یکدم بانگلو کا پاؤں پھسلا اور وُہ آنگلو سے جا ٹکرایا جو اُس سے آگے تھا۔ دوسرے ہی لمحے دونوں چیختے اور زینوں پر لڑھکتے ہوئے نیچے جا گرے۔

دونوں کو شدید چوٹیں آئیں مگر سپاہیوں کی تلواروں کے ڈر سے وہ فوراً کھڑے ہو گئے۔ محل کے صحن میں چھوٹا سا باغیچہ بنا ہوا
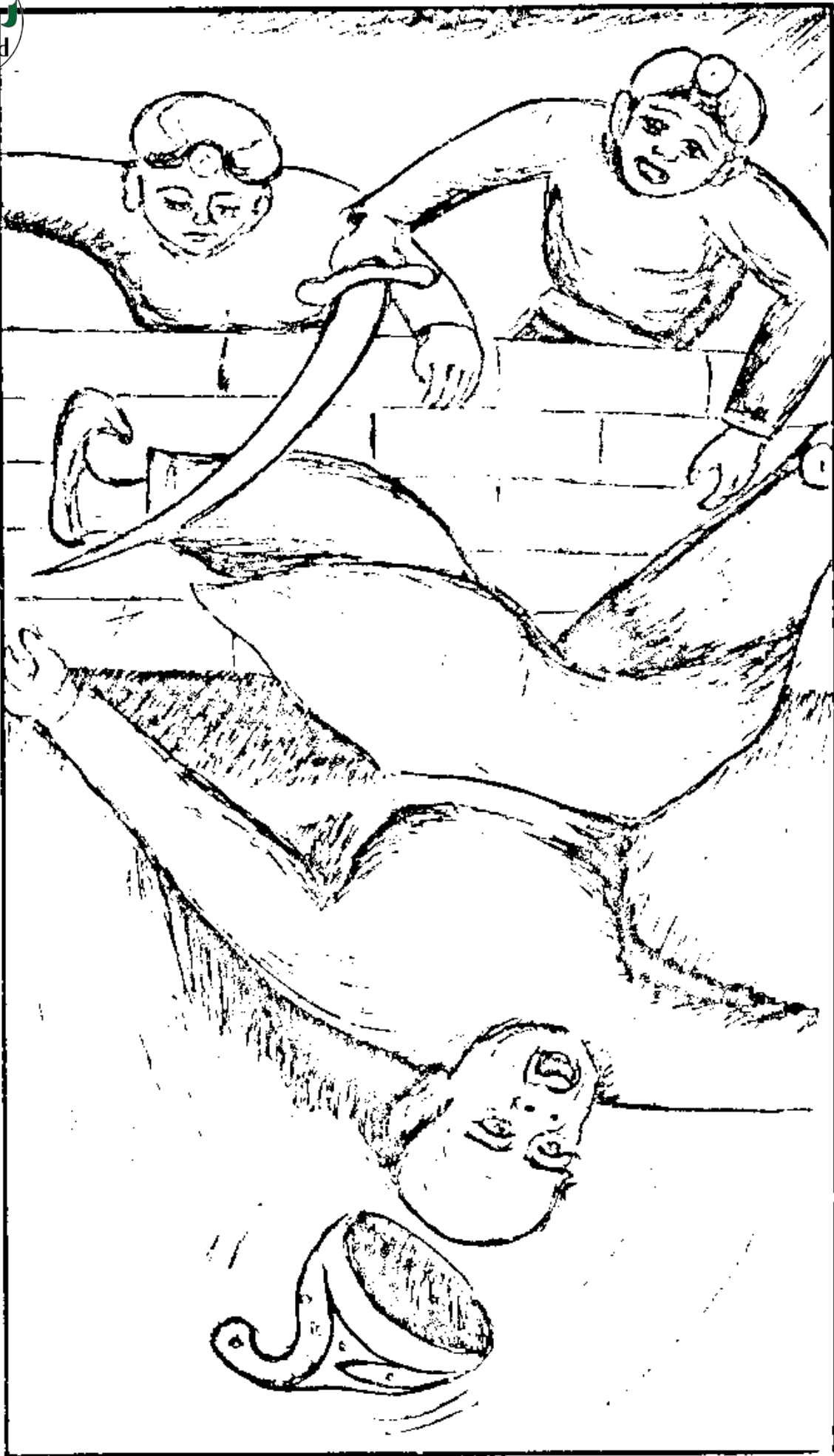
تھا جس کے ارد گرد کمرے اور دالان تھے
انہوں نے ادھر ادھر دیکھا۔ پھر آنگلو نے
بانگلو کا ہاتھ پکڑا اور باغیچے میں گھستا چلا
گیا۔ باغیچہ عبور کرتے کرتے انہوں نے
کئی پھولدار پودے اور کیاریاں روند ڈالیں۔
البتہ سپاہیوں نے انہیں پکڑنے کے لیے دوسری
جانب سے آنا پسند کیا۔
آنگلو بانگلو باغیچے سے نکل کر سامنے موجود
ایک دلان میں گھس گئے۔ وہاں ایک کمرے
کا دروازہ انہیں کھلا نظر آیا۔ دونوں نے ایک
ساتھ اس میں داخل ہونے کی کوشش کی اور
اس کوشش میں وہ دروازے میں ہی پھنس
کر رہ گئے۔ کیونکہ دروازہ زیادہ کشادہ نہ
تھا۔
"دھت تیرے کی ـــــــ!" آنگلو کے منہ
سے بے اختیار نکلا۔ "گئی بھینس کیچڑ میں"
بانگلو اس کے ساتھ دروازے میں پھنسا
ہوا ہانپ رہا تھا۔ اس کا پیٹ اور منہ بُری
طرح پھول پچک رہا تھا اور جب وُہ پھولتا

تو آنگلو کی پسلیاں کڑ کڑانے لگیں۔ شام ہو رہی تھی اور وہاں اتنی زیادہ روشنی نہ تھی اس لیے وہ سپاہیوں کو نظر نہ آسکے۔ اور سپاہی دوڑتے ہوئے ان کے قریب سے گزرتے چلے گئے۔

بانگلو نے اُن کے گزر جانے کے بعد ایک زور دار مکا آنگلو کے سینے پر مارا اور وہ دروازے سے نکل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اب وہ بآسانی اندر جا سکتے تھے۔ بانگلو کے بعد آنگلو بھی کمرے میں داخل ہو گیا اور انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

وہ چاند نگر کا شاہی محل تھا۔ سپاہیوں کی چیخ و پکار اور دھماچوکڑی نے ایک کمرے میں سوئے ہوئے بادشاہ کو جگا دیا۔ بادشاہ آج کل زنجبان کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اس بیماری نے بادشاہ کو بستر سنبھالنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس کا بدن بیماری کے سبب سوکھتا جا رہا تھا۔ اس وقت ملکہ اور شہزادی یاسمین اس کے بستر کے گرد کرسیوں پر بیٹھی تھیں۔ بادشاہ کی بیماری نے انہیں بھی پریشان کر رکھا تھا۔

"یہ کیسا شوروغل ہو رہا ہے ۔۔۔؟" بادشاہ

نے ملکہ سے پوچھا۔
"میں معلوم کرتی ہوں ــــ" ملکہ نے کہا۔
اس نے تالی بجائی۔ فوراً ہی باہر کھڑا غلام
دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ "کیا حکم ہے
ملکہ عالیہ ــــ؟" اس نے جھک کر پوچھا۔
"معلوم کرو باہر کیا ہنگامہ برپا ہے اور چھ
پر کون بھاگ رہے تھے ــــ؟" ملکہ نے
حکم دیا۔
غلام باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد واپس آ
اور مؤدبانہ لہجے میں بولا۔
"ملکہ عالیہ ــــ عجیب و غریب واقعہ پیش
آیا ہے ــــ!"
"اوہ ــــ!" ملکہ اور بادشاہ کے علاوہ شہزا
یاسمین بھی دلچسپی سے اس کی جانب م
ہو گئی۔
دو نوجوان ایک اڑنے والے تخت کے ذر
چھت پر اترے تھے۔ سپاہی اور کوتوال انہ
گرفتار کرنے چھت پر گئے تو وہاں ہنگا
ہو گیا۔ اور کوتوال ایک آدمی کا گھونسہ ل

سے چھت کے نیچے صحن میں آ گرا جو موقع پر ہی مر گیا۔ وہ دونوں جن میں سے ایک لمبا اور دوسرا موٹا ہے۔ محل میں کہیں چھپ گئے ہیں اور سپاہی انہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں ——!" غلام نے بتایا۔

شہزادی یاسمین بے اختیار مسکرا دی۔ البتہ بادشاہ اور ملکہ کے منہ بن گئے۔ ملکہ نے کہا۔

"سپاہیوں سے کہو کہ وہ فوراً ان دونوں کو گرفتار کر کے یہاں لے آئیں ——"

غلام سر جھکا کر کمرے سے نکل گیا۔ شہزادی یاسمین چند لمحے سوچتی رہی۔ پھر ملکہ سے اجازت لے کر باہر نکل آئی۔

راہداری میں کئی سپاہی گھوم رہے تھے۔ شہزادی یاسمین بھی خاموشی سے ان کی کارروائی دیکھنے لگی۔ چند لمحوں بعد سپاہی مجرموں کی تلاش میں اِدھر ادھر چلے گئے۔

اتفاق سے آنکلو بانکلو اِس کمرے میں چھپے ہوئے تھے۔ جس کے سامنے شہزادی یاسمین

ٹہل رہی تھی۔ آنگلو نے بانگلو سے کہا۔
"سپاہی ناکام ہو کر چلے گئے ہیں۔ اب ہمیں باہر نکلنا چاہیے۔"
"چلو ـــــ پھر کھولو دروازہ ـــــ!" بانگلو نے کہا۔
آنگلو نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ جونہی اس کی نظر شہزادی یاسمین پر پڑی۔ اس کی باچھیں کھل گئیں۔
"ہائے ـــــ اتنی خوبصورت ـــــ اتنی دلربا ـــــ!"
وہ نعرہ لگاتا ہوا شہزادی کی جانب لپکا۔
بانگلو نے بھی شہزادی کو دیکھ لیا اور وہ بھی بھاگا۔ شہزادی یاسمین آنگلو کا شور سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئی اور پھر اسے تیر کی مانند اپنی جانب آتے دیکھ کر بوکھلا گئی۔ اس نے بھاگنے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے ہی بانگلو نے اس کا ہاتھ پکڑ کر قابو کر لیا۔
"کہاں جاتی ہو دلہن ـــــ میں تمہارے صدقے جاؤں ـــــ" آنگلو نے پکارا۔
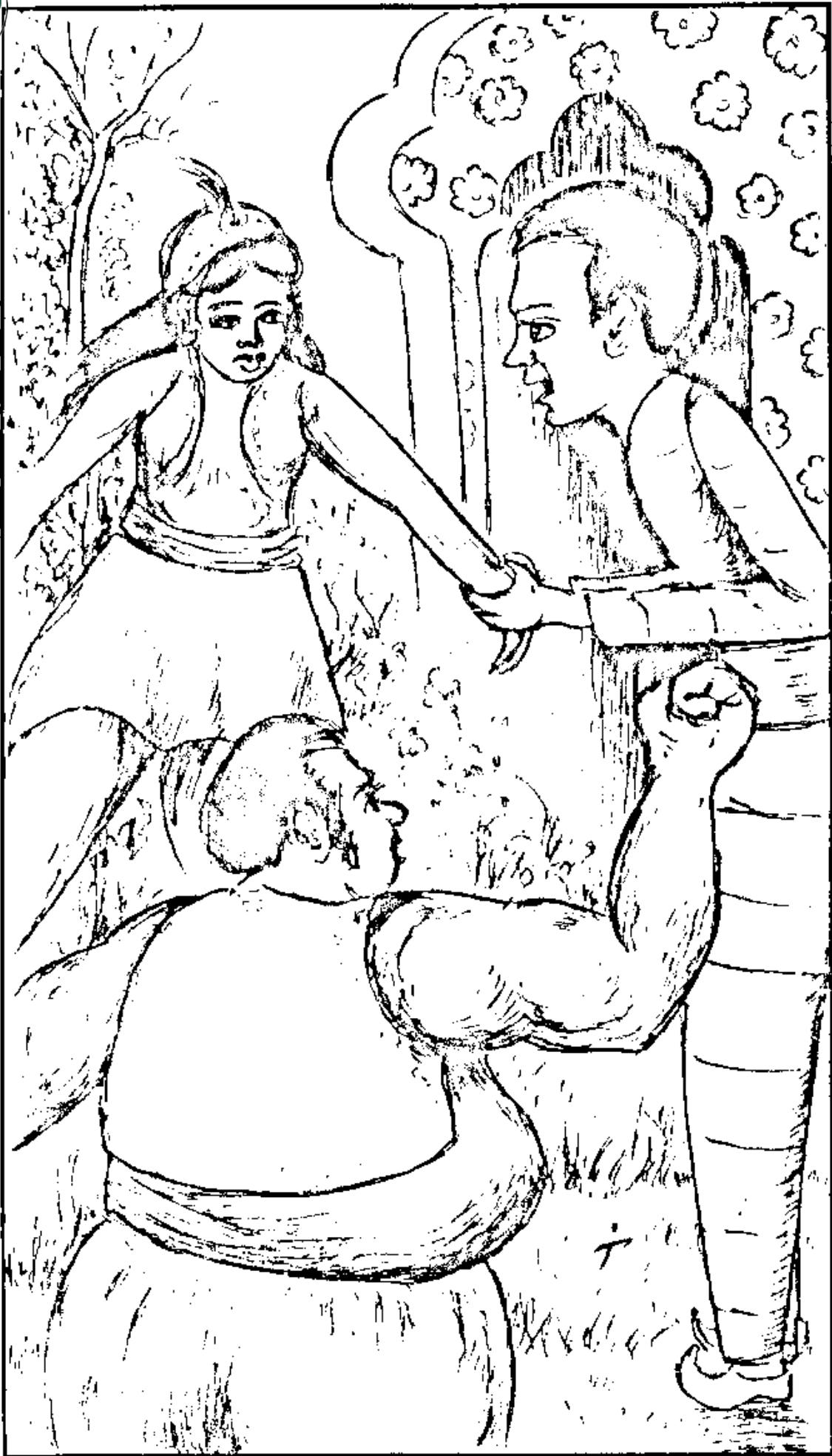
بکواس بند کرو خبیث ـــــ چھوڑو میرا ہاتھ
ـــ!" شہزادی نے اُسے ڈانٹا۔
یہ ایسے نہیں چھوڑے گا بیوی جی ـــــ
میں چھڑواتا ہوں ـــــ" بانگلو نے قریب آ
کر کہا۔
پھر اس نے ایک زور دار مکّا آنگلو کی
کمر میں جمایا۔ اور اس نے کراہتے ہوئے شہزادی
کا ہاتھ چھوڑ دیا جسے بانگلو نے جلدی سے تھام
لیا۔ آنگلو نے کراہتے ہوتے بانگلو کو گھورا۔ پھر سر
نیچا کر کے دھاڑا۔
"چھوڑ دو میری دُلہن کا ہاتھ۔ ورنہ ٹکّر مار
کر تیرا تربوز جیسا پیٹ پھاڑ دوں گا۔"
اور بانگلو نے خوفزدہ ہو کر شہزادی کا ہاتھ
چھوڑ دیا۔ اسی لمحے شہزادی سپاہیوں کو بُلانے
کے لیے زور زور سے چیخنے لگی۔

شہزادی کی چیخیں سن کر آنگلو بانگلو چون
بانگلو نے حیران ہوتے ہوئے شہزادی سے کہ
"شہزادی میں نے تمہیں کاٹا تو نہیں کہ تم چیخ
رہی ہو۔"

شہزادی نے کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ وہ ا
کی بات پر دل ہی دل میں ہنسی تھی۔ و
شکلوں سے جتنے احمق نظر آتے تھے، باتوں می
اس سے بھی زیادہ احمق نظر آتے تھے۔ چن
سپاہی دوڑتے ہوئے ان کے قریب آ گئے

اوہ ــــ شہزادی حضور ــــ آپ یہاں ان ک
پاس کیا کر رہی ہیں۔ یہ بہت خطرناک پاگل

ہیں۔" ایک سپاہی نے کہا۔
"پاگل ___ ہا ہا ہا ___ !" آنگلو نے قہقہہ لگا
کہا۔ "ارے پاگل کے بچے ___ یہاں کوئی عقلمن
بھی ہے یا سب ہی پاگل ہو۔ جلدی بتا
آخر میں اس کا لہجہ سخت ہو گیا۔
شہزادی آنگلو کی بات پر مسکرائی۔ پھر سپاہیو
سے بولی۔ انہیں ابا جان کی خواب گاہ میں
لے آؤ ___ !"
"مگر شہزادی ___ ہم سونے نہیں آئے ___
بانگلو نے جلدی سے کہا۔
"چلو ___ !" سپاہیوں نے انہیں بازوؤں سے
پکڑ کر آگے دھکیلا۔
"ارے چھوڑو میرا بازو ___ !" بانگلو مچلتا ہو
بولا۔ "گدگدی ہو رہی ہے۔"
شہزادی نے ہنس کر سپاہیوں سے کہا۔ "انہیں
چھوڑ دو۔ یہ اتنے پاگل نہیں ہیں جتنے تم
سمجھتے ہو۔"
"ہاں شہزادی ___ ہم واقعی اتنے پاگل نہیں
ہیں۔" آنگلو نے جلدی سے کہا۔ "بلکہ پاگل تو

خود ہیں۔"
"میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں اپنے ابا حضور سے ملواتی ہوں۔" شہزادی نے ان سے کہا۔
اور سپاہیوں کو واپس جانے کا اشارہ کیا۔ وہ پیچھے ہٹ گئے۔ آنکلو نے شہزادی کا بایاں ہاتھ پکڑا اور بانگلو نے دایاں پکڑ کر اس کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ شہزادی کچھ نہ کچھ ان کا مزاج سمجھ چکی تھی۔ اس لیے اس نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ وہ انہیں لیے بادشاہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ آنکلو بانگلو کے ہاتھوں میں دیکھ کر بادشاہ اور ملکہ غصے میں آ گئے۔ شہزادی نے ان کے بولنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔
"ابا حضور ——— یہ دونوں پاگل ہیں ———!"
"اوہ ———!" آنکلو بانگلو چونک کر بولے۔" اگر یہ پاگل ہیں تو تم ہمیں ان پاگلوں کے پاس کیوں لائی ہو ———؟"
"بکواس بند کرو ———!" بادشاہ اس کی گستاخی پر دھاڑا مگر آواز کمزور تھی۔

"شہزادی ــــ کیا تمہارے ابّا حضور بیمار ہیں ــــ؟" بانگلو نے پوچھا۔

شہزادی کچھ نہ بولی۔ اسے بھی اب ان دونوں پر غصہ آ رہا تھا۔ ملکہ غصیلے لہجے میں بولی۔

"یاسمین ــــ ان پاگلوں کو سپاہیوں کے حوالے کر دو ــــ"

ہائیں ــــ شہزادی یاسمین ــــ!" آنگلو بانگلو اس کا نام سن کر بیک آواز چیخے۔

بانگلو نے فوراً جیب سے آدھا پھول نکالا۔ اور شہزادی کے ہاتھ میں زبردستی دیتا ہوا بولا۔

شہزادی ــــ یہ لو پھول ــــ میں نے تمہاری شرط قبول کر لی ہے۔ اب تم مجھ سے شادی کر لو۔"

آنگلو نے بھی جھٹ پھول نکالا اور شہزادی کے دوسرے ہاتھ میں پکڑاتا ہوا بولا۔

"شہزادی ــــ میں نے بھی شرط پوری کر دی ہے۔ اب جلدی سے میری دلہن بن کر میرے ساتھ چل دو۔"

ملکہ نے عجیب سی نگاہوں سے بادشاہ کی جانب دیکھا اور دونوں بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ شہزادی نے شرم کے مارے سر جھکا لیا۔ وہ دونوں اس کے ہاتھوں میں پھول دیے ہاتھ پکڑے کھڑے تھے۔

"نہیں شہزادی —— پھول میں لایا تھا۔ اس نے مجھ سے آدھا چھین لیا۔ اس سے شادی نہ کرنا۔" آنگلو نے کہا۔

"کیوں جھوٹ بولتے ہو —— پھول تو میں نے توڑا تھا۔" بانگلو غصیلے لہجے میں بولا۔ "یاد کرو اگر میں پھول کے محافظ جن کے پیٹ میں مکا نہ مارتا تو وہ تمہارا خون پی جاتا۔"

"تم بھی یاد کرو۔ اگر میں ٹکر مار کر ہلاک نہ کرتا تو وہ تمہاری اوجھڑی نکال کر کھا جاتا" آنگلو نے بھی احسان جتایا۔

ان کی دلچسپ اور احمقانہ بحث سن کر بادشاہ اور ملکہ بے اختیار ہنسنے لگے شہزادی بھی اب مسکرا رہی تھی

بادشاہ اور ملکہ کو ہنستے دیکھ کر وہ ان کی جانب متوجہ ہو گئے۔ آنگلو نے بادشاہ سے کہا۔

"حضور ـــــ آپ خود ہی فیصلہ کریں۔ اگر میں بانگلو کو جن سے نہ بچاتا تو یہ کہاں ہوتا؟"

"جنت میں ـــــ!" بانگلو نے بادشاہ کے بولنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔ "اور تم کہاں ہوتے لمبے کریلے۔"

"دیکھا جناب ـــــ اب یہ گالیوں پر اُتر آیا ہے ـــــ" آنگلو نے شکایت کی۔

"تم دونوں چاہتے کیا ہو ـــــ؟" بادشاہ

نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"شادی ــــ خانہ آبادی"ــــ دونوں نے بیک آواز کہا۔
شہزادی نے پھول ان دونوں کے مُنہ پر مارتے ہوئے کہا۔"مگر اب میں نے شرط تبدیل کر دی ہے۔"
"کیوں ــــ ــــ!" آنگلو نے چونک کر پوچھا۔
"میں نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ اس بہادر سے شادی کروں گی جو ابا حضور کی بیماری دُور کرنے کے لیے نیلے ہرن کی کستوری لائے گا ــــ" شہزادی نے نئی شرط پیش کر دی۔
نیلے ہرن کی کستوری میں لاؤں گا شہزادی ــــ!" بانگلو نے سینہ تان کر کہا۔ میرا انتظار کرنا ــــ"
"واہ ــــ تم کیسے لاؤ گے ــــ!" آنگلو نے طنز کیا۔ وہ ہرن سینگ مار کر تمہارا پیٹ پھاڑ دے گا "
میں مُکاّ مار کر اس کی جان نکال لُوں گا ــــ" بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔"کہاں

ہے وہ خبیث ہرن ـــــ؟"

ملکہ اور بادشاہ ان کی باتوں پر ہنسے جا رہے تھے۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نیلا ہرن تمہیں کوہ قاف کے کالے جنگل میں ملے گا۔"

"اوہ ـــــ اتنی دُور ـــــ!" بانگلو مردہ لہجے میں بولا۔ "میں تو اتنا تیز دوڑ بھی نہیں سکتا۔
"شہزادی ـــــ اس کاہل کو یہاں رہنے دو۔ میرے پاس طلسمی تخت ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ اور کل شام سے پہلے پہلے نیلے ہرن کی کستوری لے کر واپس آ جاؤں گا ـــــ"

اتنا کہہ کر آنگلو کمرے سے نکل آیا۔ بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ آنگلو نے اُسے آتے دیکھا تو تیزی سے زینوں کی طرف بھاگا۔ وُہ چھت پر پہنچا اور وہاں موجود تخت پر بیٹھ گیا۔
"میاں تخت ـــــ کوہ قاف کے کالے جنگل میں لے چلو ـــــ"

اس سے پہلے کہ تخت حرکت میں آتا

بانگلو بھی اوپر پہنچ کر تخت پر چڑھ بیٹھا تخت فضا میں بلند ہونے لگا۔ آنگلو نے غصّے سے بانگلو کو گھورا۔
"تم کیوں تخت پر بیٹھے ہو۔ اُترو نیچے ـــ!"
اس نے غرا کر کہا۔
بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "واہ ـــ تم اکیلے اکیلے کستوری لینے جاؤ اور میں یہاں رہ جاؤں۔"
آنگلو کچھ نہ بولا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ بانگلو کو دھکا دے کر نیچے گرا دے مگر یہ سوچ کر اس نے کوئی حرکت نہ کی کہ اتنی بلندی سے گر کر بیچارے بانگلو کا پیٹ پھٹ جائے گا اور اُسے بانگلو کی لاش دفنانے پر کافی وقت لگ جائے گا۔ اسے دیر ہو گئی تو ممکن ہے کوئی اور نیلے ہرن کی کستوری حاصل کر کے شہزادی سے شادی کر لے۔
بانگلو بھی ایسا ہی سوچ رہا تھا اور اُسے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ کیوں آنگلو کے خلاف سوچ رہا ہے۔

طلسمی تخت کچھ دیر میں ایک جنگل میں جا اترا۔ رات کا وقت تھا۔ سخت اندھیرے میں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ آنگلو نے بانگلو سے کہا۔
"میرا خیال ہے اب سو جائیں۔ صبح اُٹھ کر نیلا ہرن تلاش کریں گے۔"
"اور اگر رات کے اندھیرے میں کوئی شیر یا بھیڑیا ہمیں کھا گیا تو پھر——؟" بانگلو نے خوفزدہ ہو کر کہا۔
یہ مسئلہ واقعی ٹیڑھا تھا۔ آنگلو سوچنے لگا وہ خود کو کیسے درندوں سے بچا سکتے ہیں۔ اِدھر اُدھر سے مختلف درندوں کی غراہٹیں اُبھر رہی تھیں جو انہیں دہشت زدہ کر رہی تھیں۔ دفعتاً قریب ہی کہیں شیر دھاڑا اور آنگلو اچھل کر قریبی درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

بانگلو نے بھی خوفزدہ ہو کر بائیں جانب کے درخت کی طرف چھلانگ لگائی اور اس پر چڑھتا چلا گیا۔ اس سے قبل کہ وُہ کسی محفوظ جگہ پر پہنچتا اس کے ہاتھ تنے سے پھسلے اور وہ نیچے آ گرا۔ مگر فوراً ہی بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔ بلندی زیادہ نہ تھی ورنہ ممکن ہے اس کی کوئی ایک آدھ ہڈی ٹوٹ جاتی۔ وُہ دوبارہ درخت پر چڑھنے لگا۔ آنگلو اس کی حالت پر ہنس رہا تھا۔

"ہنس لو ــــ ہنس لو ــــ خُدا تم سے سمجھے گا،" بانگلو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "مجھے

مصیبت میں چھوڑ کر بھاگنے والوں کا انجام بڑا دردناک ہوتا ہے۔"

وہ جُوں توں کر کے درخت پر چڑھ ہی گیا۔ ایک مضبوط ڈال پر بیٹھ کر وہ نیچے دیکھنے لگا۔ اسی لمحے شیر ایک بار پھر دھاڑا اور وُہ دونوں کانپ اُٹھے۔ پھر انہوں نے جھاڑیوں سے دو شیروں کو نکلتے دیکھا اور خوف سے وہ سانس لینا بھی بھول گئے۔ قدآدم شیروں کی جوڑی اُن کے درختوں کے نیچے پہنچی اور دونوں شیر منہ اُٹھا اُٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھنے اور سونگھنے لگے۔

"یہ تمہیں تلاش کر رہے ہیں ——" بانگلو نے آنگلو کو مخاطب کر کے کہا۔ "کیا بتا دوں انہیں کہ تم کہاں ہو۔ ؟"

"اوہ —— خدا کے لیے یہ غضب نہ کرنا بانگلو ——"

"پھر بولو —— آئندہ مجھے مصیبت میں پھنسا کر ہنسو گے —— ؟" بانگلو نے مسکرا کر پوچھا۔

"نہیں —— قسم لے لو —— !" آنگلو نے خوفزدہ

لہجے میں کہا۔"اب معاف کر دو اور غصہ تھوک دو۔"

"اچھا ــــ جاؤ۔ معاف کیا۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کہ کِس حاتم طائی سے واسطہ پڑا ہے۔ بانگلو نے ہنس کر کہا اور نیچے تھوک دیا۔ مگر اس کی تھوک بھی ایک چھٹانک سے کم نہ تھی۔ تھوک نیچے کھڑے ایک شیر پر پڑی اور وُہ اچھل پڑا۔ ساتھ ہی وُہ دھاڑا اور بانگلو والے درخت کے تنے پر پنجے مارنے لگا۔ بانگلو کی خوف سے چیخ نکل گئی۔

دُوسرا شیر آنگلو کی طرف متوجہ ہو کر خرخرا رہا تھا مگر شیر درختوں پر چڑھنے سے قاصر تھے۔ آنگلو نے نیچے کھڑے شیر سے کہا۔

"مجھ پر کیوں غرا رہے ہو کمبخت ــــ تم دونوں کی خوراک تو سامنے والے درخت پر ہے۔ تین دن تک کھاؤ اور ختم نہ ہو۔ اگر نام نہیں جانتے تو میں بتا دوں۔ اس کا نام بانگلو باگڑ بلّا ہے ــــ"

"خاموش رہو آنگلو ــــ!" بانگلو غرایا۔"ورنہ میر

اپنے والے شیر کو تمہارے بارے میں بتا دوں گا۔"

"بے شک بتا دو ـــــ مگر یہ مجھ پر حملہ نہیں کریں گے ـــــ" آنگلو نے لاپروائی سے کہا۔
"کیوں ـــــ کیا یہ تمہارے چچازاد ہیں ـــــ؟" بانگلو نے غصیلے لہجے میں پوچھا

"ارے ـــــ!" دفعتاً آنگلو چیخا۔ "کہیں یہ وہی شیر شہزادی[1] والے غلام شیر تو نہیں ہیں"
"اوہ ـــــ!" بانگلو بھی چونکا۔ "شاید وہی ہیں یقیناً سبز شہزادی کو ہمارے کالی غار سے زندہ بچ نکلنے کا علم ہو چکا ہے۔ اور اُسی نے ان مردودوں کو ہماری گرفتاری کے لیے بھیجا ہے"
"مگر ہم یوں آسانی سے خود کو گرفتار نہیں ہونے دیں گے۔" آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"پہلے انہیں ہمارے لیے نیلے ہرن کی کستوری لانا ہو گی"

"ہاں ـــــ بالکل ـــــ" بانگلو نے سر ہلا کر کہا۔ نہ یہ شرط پوری کر سکیں گے اور نہ ہمیں

---

[1] اس کے لیے آنگلو بانگلو شیروں کی وادی میں پڑھیئے۔

گرفتار کریں گے۔"

پھر بانگلو نے شیروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جاؤ ——— پہلے نیلے ہرن کی کستوری لے آؤ۔ اگر تم کامیاب ہو گئے تو ہم تم سے شادی کر لیں گے۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو ———!" آنگلو غرایا۔ "شادی نہیں گرفتاری پیش کریں گے۔"

"اوہ ——— میں بھول گیا تھا۔" بانگلو نے جلدی سے کہا۔ "ہاں ——— ہم خود کو تمہارے حوالے کر دیں گے۔"

شیروں نے انہیں اپنی سُرخ چمکتی آنکھوں سے گھورا۔ پھر چند لمحوں بعد وہ وہاں سے ہٹے اور گھنی جھاڑیوں میں روپوش ہو گئے۔

شیروں کے جانے کے بعد آنگلو بانگلو خوشی سے نعرے بلند کرنے لگے۔ آنگلو نے بانگلو سے کہا۔

"وہ بے وقوف شیر واقعی کستوری لینے چلے

گئے ہیں۔"

"اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے"۔ بانگلو بولا
وہ کستوری لے آئیں گے اور ہم ان سے
لے کر بھاگ جائیں گے"

"اور اگر انہوں نے ہمیں پکڑ لیا تو پھر۔؟"
آنگلو نے پوچھا۔

ہم کستوری انہیں واپس دے دیں گے اور
خود جا کر نیلے ہرن کی کستوری لے آئیں
گے ــــــ"

پھر وہ دونوں شیروں کی واپسی کا انتظار
کرنے لگے۔ جاگتے جاگتے صبح ہو گئی مگر
شیر واپس نہ آئے۔

"بھائی آنگلو ــــــ وہ خبیث شیر شاید کستوری
حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں اور اسی
شرمندگی کے باعث واپس نہیں آئے۔ ہمیں خود
ہی اب نیلا ہرن تلاش کرنا چاہیئے ــــــ"

"اوہ ــــــ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ کستوری
لے کر چاند نگر کی شہزادی سے شادی کرنے
چلے گئے ہوں ــــــ؟" آنگلو نے بے چین ہوتے

ہوئے کہا۔
"ممکن ہے ـــــ مگر مجھے اُمید نہیں کہ شہزادی ان سے شادی کرے ـــــ" بانگلو نے بڑے وثوق سے کہا۔
" ارے بانگلو ـــــ تم آج کل کی شہزادیوں کو نہیں جانتے۔ اگر ان کی شرائط گدھا بھی پوری کر دے تو اس سے بھی شادی کرلیتی ہیں۔ وُہ تو پھر بھی شیر ہیں۔"
"کیوں نہ ہم شیروں کے وہاں پہنچنے سے قبل ہی کستوری حاصل کر کے طلسمی تخت پر وہاں پہنچ جائیں۔" بانگلو نے تجویز پیش کی۔
"ٹھیک ہے ـــ آؤ ـــ!" آنگلو نے درخت سے اُترتے ہوئے کہا۔
دونوں درخت سے اُتر کر نیلے ہرن کو تلاش کرنے لگے۔ تلاش کرتے کرتے دوپہر ہو گئی اور وہ تھک کر چور ہو گئے۔ مگر نیلا ہرن کہیں نظر نہ آیا۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وُہ دوبارہ نیلے ہرن کو تلاش کرنے لگے۔ آخر انہوں نے ایک جگہ ہرن دیکھ ہی لیا۔ نیلا ہرن ایک درخت

کے تنے سے اپنی کمر رگڑ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر آنگلو بانگلو خوشی سے اچھلنے کودنے لگے۔ وہ ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ نیلے ہرن نے انہیں دیکھا تو خاموشی سے ایک طرف چل دیا۔

"آنگلو ــــ وہ جا رہا ہے ــ پکڑ لو اسے ــ!" بانگلو نے آنگلو کو خبردار کیا۔

"شاید تمہیں دیکھ کر ڈر گیا ہے"۔ آنگلو نے کہا وہ سمجھا ہو گا۔ کوئی بھینس جنگل میں گھس آئی ہے"۔

"اور تمہیں وہ اونٹ سمجھا ہو گا"۔ بانگلو غصیلے لہجے میں بولا۔ "اب اسے پکڑتے ہو یا میں جا کر پکڑ لوں ــ بولو ــــ"

"یوں کرتے ہیں۔ میں آگے جا کر اس کا راستہ روکتا ہوں۔ تم پیچھے سے آنا"۔ آنگلو نے کہا۔

پھر دونوں نے لمبی لمبی رسیوں کے سروں پر پھندے بنائے اور ہرن کی طرف بڑھنے لگے جو آگے جا کر رک گیا تھا۔ آنگلو دبے پاؤں

چلتا ہوا چکر کاٹ کر دوسری جانب پہنچا پیچھے سے بانگلو بھی پھندہ گھماتا ہوا اس کی طرف بڑھا نیلے ہرن نے بھی انہیں دیکھ لیا۔ وہ جان بچانے کے لیے دائیں جانب بھاگا اور آنگلو نے پھندہ اس پر پھینک دیا۔ پھندہ نیلے ہرن کی گردن میں جا پڑا۔

وہ گھبرا کر بائیں جانب مڑا ہی تھا کہ بانگلو نے بھی پھندہ اس پر اچھال دیا اور وہ پھندہ بھی نیلے ہرن کی گردن میں پڑ گیا۔ پھر دونوں نے اپنی اپنی جانب رسیاں کھینچیں اور ہرن بے بس ہو کر ایک جگہ رک گیا۔ مگر وہ دونوں مسلسل اپنی اپنی جانب کھینچتے رہے۔ ہرن زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ گردن میں پھندوں کے کساؤ سے اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ آخر اس نے آخری ہچکی لی اور دم توڑ دیا۔ اس کے مرنے پر آنگلو بانگلو نے رسیاں چھوڑیں اور بھاگ کر اس کے پاس جا پہنچے۔ ہرن بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔

اب مسئلہ تھا کستوری حاصل کرنے کا۔ ان کے پاس کوئی ایسا ہتھیار نہ تھا جس سے وہ نیلے ہرن کا پہلو چاک کر کے اس میں سے کستوری نکال لیتے۔ کافی سوچ بچار کے بعد آنگلو نے بانگلو سے کہا۔

"ہم اِسے ساتھ لے چلتے ہیں۔ شہزادی خود ہی اس میں سے کستوری نکال لے گی۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ اُٹھا لو اسے کندھوں پر" بانگلو نے سر ہلا کر کہا۔

"کیا ـــــ مردانا ہے مجھے ـــــ!" آنگلو آنکھیں نکال کر بولا۔ "تم خود ہی اسے اٹھاؤ۔ بوجھ

ہمیشہ گدھے اُٹھاتے ہیں"

"گویا میں گدھا ہُوں ——!" بانگلو غرایا۔

"ٹھیک ہے گدھے کا بھائی گدھا ہوتا ہے اور تم میرے بھائی ہو۔ ثابت ہوا کہ تم بھی گدھے ہو۔ آؤ پھر مل کر اٹھائیں ——"

آنگلو نے منہ بنایا۔ پھر دونوں نے مل کر ہرن کی ٹانگیں پکڑیں۔ اور اس طرف چل دیے جدھر انہوں نے منڈا جادوگر کا دیا ہوا طلسمی تخت چھوڑا تھا۔ مگر کچھ دیر بعد ہی انہیں احساس ہوا کہ وہ راستہ بھول چکے ہیں۔ چونکہ انہیں درندوں سے بھی خطرہ تھا۔ اس لیے انہوں نے تخت کی تلاش ترک نہ کی اور آخر دو گھنٹے بعد وہ اس جگہ جا پہنچے جہاں درختوں پر رات گزاری تھی۔ وہاں اُن کا تخت جوں کا توں پڑا تھا۔ انہوں نے ہرن غالیچہ پر ڈالا اور خود بھی اس پر بیٹھ گئے۔

ٹھیک اسی لمحے قریب ہی سے شیر کی دھاڑ بلند ہوئی اور وُہ اچھل پڑے۔

"اوہ —— شاید وہ نامراد شیر ہم سے نیلا ہرن

چھیننے آ رہے ہیں۔" بانگلو بوکھلا کر بولا۔ "اب کیا ہو گا ____"

آنگلو نے اُسے جواب دینے کی بجائے تخت کو اُڑانے کا حکم دیا اور تخت فضا میں بلند ہونے لگا۔ اِسی لمحے قریبی جھاڑی سے ایک شیر نے اوپر چھلانگ لگا دی۔ مگر تخت اس وقت تک تقریباً بارہ فٹ کی بلندی پر جا چکا تھا۔ اِس لیے شیر کی اُن تک پہنچ نہ ہو سکی۔ اور وہ نیچے کھڑا منہ اٹھائے غراتا رہ گیا۔

کافی بلندی پر پہنچ کر تخت چاندنگر کی طرف اڑنے لگا۔ وہ دونوں خوش تھے کہ اب ان کی شہزادی یاسمین سے ضرور شادی ہو گی مگر دونوں کو یہ فکر بھی تھی کہ ان میں سے کس کی شادی ہو گی۔ کیونکہ دونوں نے مل کر نیلا ہرن تلاش کیا تھا۔ اس لحاظ سے دونوں کا شہزادی پر حق تھا۔

"میرا خیال ہے شہزادی آدھی تمہیں ملے گی اور آدھی مجھے ____!" بانگلو نے سوچتے ہوئے

کہا۔
"آخر ہوئے نا وُہی کٹھلی جتنے دماغ کے مالک ـــــــ" آنگلو نے منہ بنا کر کہا۔"وہ ساری کی ساری مجھے مِلے گی"۔
"دیکھ یار ـــــ ناانصافی تو نہ کرو۔ آخر میں نے بھی تو ہرن کے گلے میں پھندہ ڈالا تھا" بانگلو نے کہا۔
"پھر ـــــ کیا تم جانتے ہو کہ میں شہزادی کو درمیان سے کاٹ کر آدھی تمہیں دے دُوں؟" آنگلو غرایا۔
"نہیں ـــــ یوں کریں گے۔ شہزادی کی ایک ٹانگ، ایک بازو، آدھا دھڑا اور آدھا سر تم لے لینا۔ باقی میں لے لوں گا۔ کیوں ٹھیک ہے نا!" آنگلو نے تجویز پیش کی۔
"یہ بھی درست ہے۔" آنگلو نے تائید میں سر ہلایا۔ "یوں کرو۔ تم اپنے حصے کی آدھی شہزادی بھی مجھے دے دو۔ میں تمہیں اس کی معقول قیمت دے دوں گا"۔
"ہرگز نہیں ـــــ کیا تم مجھے کنوارا رکھنا چاہتے

ہو ——" بانگلو نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔
"نہیں —— میں تو اس لیے کہہ رہا تھا ممکن ہے آدھی شہزادی سے تمہارا گزارا نہ ہو۔ آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اگر تم مجھے آدھی شہزادی دے دو تو میں تمہارا شکریہ ادا کروں گا ——"

"رہنے دو شکریہ —— تم خود آدھی شہزادی میرے ہاتھ بیچ دو ——" بانگلو نے منہ بنا کر کہا۔

آنگلو خاموش ہو کر سوچنے لگا کہ کس طرح شہزادی کو آدھا ہونے سے بچائے۔ اگر بانگلو ساتھ رہا تو یقیناً آدھی شہزادی اُسے ملے گی۔ جبکہ وہ خود پوری شہزادی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے فیصلہ کر لیا کہ بانگلو کا کانٹا نکال ہی دیا جائے تو بہتر ہے۔ چنانچہ جونہی تخت ایک دریا پر سے گزرنے لگا۔ آنگلو چیخا۔

"ارے بانگلو —— نیچے پریاں ہیں"

بانگو نے جلدی سے جھک کر تخت سے
نیچے جھانکا اور آنگو نے اس کی کمر پر
لات جما دی ۔
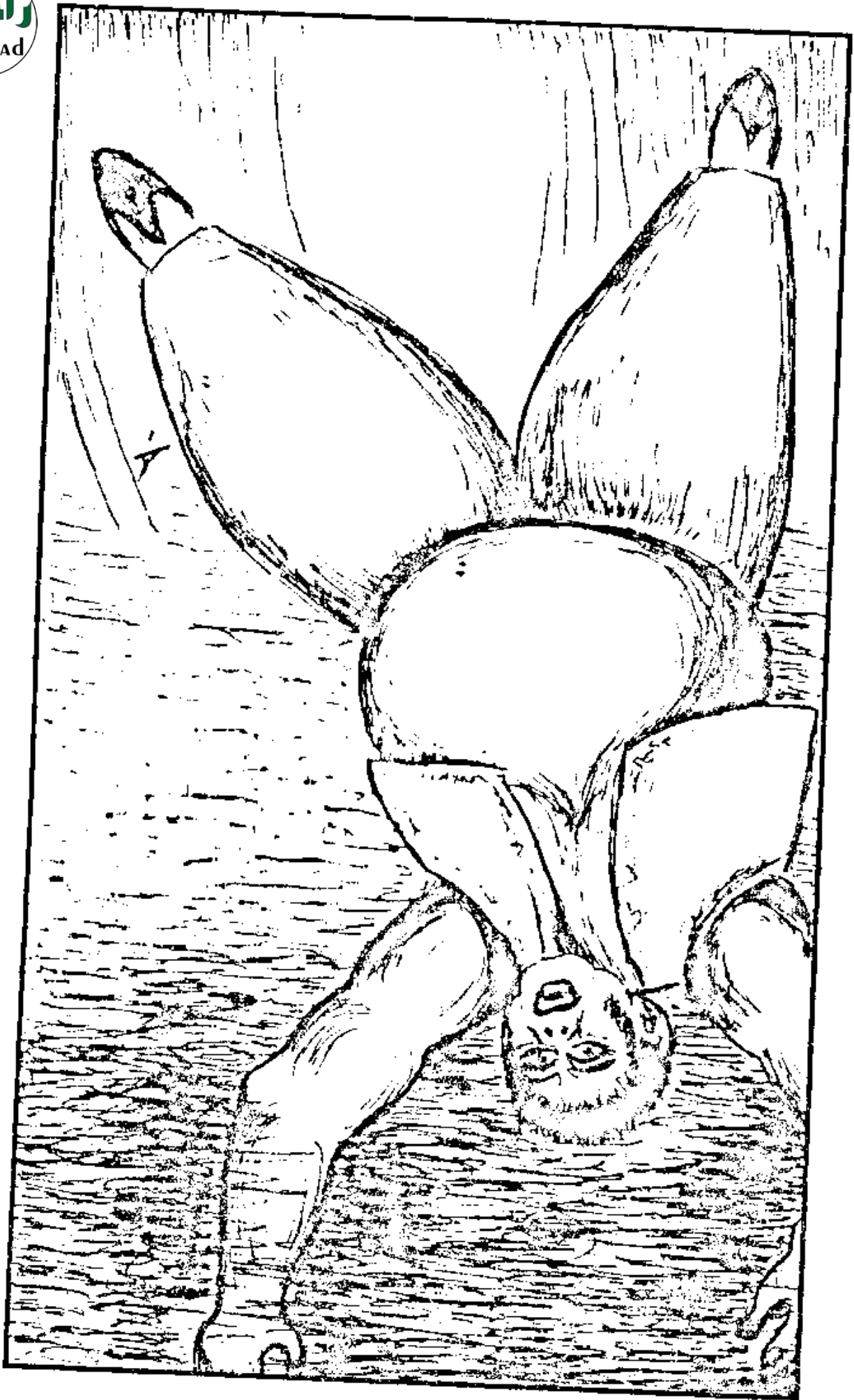
بانگلو کے مُنہ سے چیخ نکلی اور وہ قلابازیاں کھاتا ہُوا دریا میں گرتا چلا گیا۔ آنگلو نے قہقہہ لگایا۔ اور اپنے آپ سے بولا۔

"آیا تھا آدھی شہزادی حاصل کرنے خبیث کہیں کا۔"

دریا کے پار چاند نگر تھا۔ آنگلو کے حکم پر طلسمی تخت شاہی محل کے صحن میں اُترا تو سپاہیوں نے فوراً ہی آنگلو کو گھیر لیا۔ وہ حیرت سے نیلے ہرن کو دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں شہزادی اور ملکہ بھی کمرے سے نکل آئیں۔ انہوں نے آنگلو کے ساتھ نیلا ہرن دیکھا تو بہت خوش

ہوئیں۔ ملکہ نے آنگلو کی بہادری کی تعریف کی۔

"بانگلو کہاں ہے ——؟" شہزادی نے پوچھا۔

"وہ —— وہ بیچارا مارا گیا ہے۔ اُسے کالے جنگل کے آدمخور شیر چیر پھاڑ کر کھا گئے ——" آنگلو نے بڑے دکھ سے کہا۔

اس پر ملکہ اور شہزادی نے بھی افسوس کا اظہار کیا۔ ملکہ کے حکم پر سپاہی نیلے ہرن کو وہاں سے لے گئے اور آنگلو، ملکہ اور شہزادی کے ہمراہ بادشاہ کی خوابگاہ میں آ گیا۔ جب ملکہ نے بادشاہ کو آنگلو کے کارنامہ کے بارے میں بتایا تو وہ بہت خوش ہوا۔

"آنگلو —— تم نے شہزادی کی شرط پوری کر دی ہے۔ اس لیے اب تمہاری شادی شہزادی سے ضرور ہو گی۔" بادشاہ نے کہا۔ "تم نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے جو پچھلے چند دنوں سے ملک کا کوئی بہادر انجام نہیں دے سکا۔ جو بھی کالے جنگل میں گیا آدمخور شیروں کی خوراک بن گیا۔"

آنگلو اپنی تعریف سن کر ہنسنے لگا۔ اتنے

میں ایک سپاہی نیلے ہرن کی کستوری لیے حاضر ہوا۔ اس نے کستوری ملکہ کے حوالے کی اور چلا گیا۔ ملکہ نے اسی وقت مکھن میں کستوری ملا کر بادشاہ کو کھلائی اور بادشاہ حیرت انگیز طور پر تندرست ہو کر اُٹھ بیٹھا۔ اس نے آنگلو کا شکریہ ادا کیا۔

بادشاہ کو صحت مند دیکھ کر ملکہ اور شہزادی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اور وہ اِنتہائی خوش و خرم نظر آنے لگیں۔

بادشاہ کی صحت یابی اور آنگلو کے کارنامے کی خبر شہر میں پھیلی تو لوگ بادشاہ کو تندرستی کی مبارکباد دینے اور آنگلو کو دیکھنے کے لیے جوق در جوق آنے لگے۔ مگر آنگلو کو بانگلو کی فکر تھی۔ اسے اندیشہ تھا کہ بانگلو دریا میں ڈوب مرنے سے بچ گیا تو اس کی شادی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے گا۔

وہ رات خیریت سے گزری اور دُوسرے دن بادشاہ نے شہزادی یاسمین کی شادی آنگلو سے کر دی۔

آنگلو بہت خوش تھا۔ مگر شہزادی یاسمین کو کوئی خوشی نہیں تھی۔ وہ تو سمجھی تھی کہ آنگلو بانگلو کوہ قاف کے کالے جنگل سے زندہ واپس نہ آ سکیں گے اور اس طرح ان سے پیچھا چھوٹ جائے گا۔ مگر تقدیر نے کچھ اور ہی کر دکھایا تھا اور اس کی آنگلو سے شادی ہو گئی تھی۔

وہ آنگلو کے پاس پلنگ پر خاموش بیٹھی تھی۔ اور آنگلو بھی یتیمانہ صورت بنائے خاموش بیٹھا تھا۔

"آنگلو کوئی بات کرو ــــ شادی سے پہلے تو تم بہت باتیں کرتے تھے۔" شہزادی نے اس سے کہا۔

آنگلو بولا۔ "میں نے تم سے شادی کی ہے۔ کوئی باتیں کرنے کا ٹھیکہ نہیں لیا۔"

"اوہ ــــ تم ناراض معلوم ہوتے ہو!" شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں — میں سوچ رہا ہوں طلسمی تخت پر سیر کریں — آؤ —" آنگلو نے مسکرا کر کہا۔

شہزادی اُٹھ کر اس کے ساتھ چل دی۔

بانگلو تخت سے دریا میں گرا اور ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اِسی لمحے دائیں جانب سے ایک بہت بڑا مگرمچھ اس کی جانب لپکا اور بانگلو کے سنبھلنے سے پہلے ہی اس نے بانگلو کو سالم نگل لیا۔ دہشت کے مارے بانگلو بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آیا تو وہ دریا کے دوسرے کنارے ریت پر پڑا تھا اور سورج سر پر چمک رہا تھا۔ شاید وہ رات بھر مگرمچھ کے پیٹ میں رہا تھا اور آج اسے مگرمچھ نے کنارے پر اگل دیا تھا۔ بانگلو دل ہی دل میں آنگلو کوستا ہوا اُٹھا اور قریبی شہر کی طرف چل پڑا۔ شہر میں داخل ہُوا تو

اُسے پتہ چلا کہ وہ چاند نگر ہی ہے۔ اس نے سوچا خبیث آنگلو شاہی محل میں مزے کر رہا ہو گا، اس نے مجھ سے دھوکا کیا ہے۔ میں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

وہ شاہی محل کے دروازے پر پہنچا تو پتہ چلا کہ اندر آنگلو کی شہزادی یاسمین سے شادی ہو رہی ہے۔ اور کسی بھی اجنبی کا اندر جانا منع ہے یہ معلوم ہونے پر بانگلو کو آنگلو کی غداری پر بہت غصہ آیا۔ اور اس نے آنگلو کو قتل کرنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ وہاں سے ہٹ کر اس نے بازار سے ایک تلوار خریدی اور شاہی محل کے عقب میں موجود باغیچے میں جا کر رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ اس کا ارادہ تھا کہ رات کے اندھیرے میں محل میں داخل ہو گا اور سوئے ہوئے آنگلو کا سر تن سے جُدا کر ڈالے گا۔

مگر اُسے رات کی تاریکی کا انتظار نہ کرنا پڑا۔ کیونکہ سہ پہر کے وقت اس نے محل کے پچھلے دروازے سے آنگلو اور شہزادی یاسمین کو باغیچے میں آتے دیکھا۔ آنگلو بہت خوش نظر آ رہا تھا۔

بانگلو جلدی سے ایک گھنے پودے کے پیچھے چھپ گیا۔ آنگلو باغیچے میں طلسمی تخت کے قریب آیا اور شہزادی کا ہاتھ پکڑ کر اس پر بیٹھ گیا۔ بانگلو سمجھ گیا کہ وہ کہیں جانے والے ہیں۔ وہ غراتا ہوا پودے کی آڑ سے نکل کر ان کی جانب لپکا۔ آنگلو نے اُسے دیکھا تو بوکھلا گیا اور اس نے فوراً تخت کو اڑانے کا حکم دے دیا۔

طلسمی تخت فوراً فضا میں بلند ہونے لگا مگر بانگلو نے دَوڑ کر اس کا ایک پایا تھام لیا اور وُہ بھی تخت کے ساتھ اوپر اُٹھتا چلا گیا۔ آنگلو نے بانگلو کو تخت کے ساتھ چپکا ہوا دیکھا تو پریشان ہو گیا۔ تخت کافی بلندی پر پہنچ کر ایک جانب اڑنے لگا تھا۔

"آنگلو — غدار — میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" بانگلو ہوا میں تلوار لہراتا ہوا چیخا۔

"کیوں — میں نے تمہاری بکری چوری کی ہے — ؟" آنگلو نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"بکواس بند کرو —" بانگلو غرایا۔ شہزادی یاہین میری بیوی ہے۔ اسے میرے حوالے کر دو۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔ "جاؤ دفع ہو جاؤ ـــــ"

"مگر تم تو کہتے تھے کہ بانگلو کو شیر کھا گئے ہیں ـــــ؟" شہزادی نے مڑ کر آنگلو سے پوچھا۔

ٹھیک اسی لمحے تخت ایک چھوٹے سے شہر پر پہنچا اور دوسرے ہی لمحے شہر سے پانچ چھ خوفناک اور بدصورت دیو فضا میں بلند ہو کر تخت کی طرف آنے لگے۔ بانگلو نے انہیں دیکھا تو بوکھلا ہو گیا[1] مضبوطی سے تخت کا پایا تھام کر تلوار لہرانے لگا۔ تاکہ دیو اس کے نزدیک نہ آ سکیں۔

وہ دیو آدم بو آدم بو کرتے ہوئے تخت کے اِرد گِرد پھیل گئے اور بانگلو کو ڈرانے لگے تاکہ اس کے ہاتھ سے تخت کا پایا چھوٹ جائے۔ مگر بانگلو تو بُری طرح تخت سے چمٹا ہوا تھا۔ آنگلو اور شہزادی یاسمین بھی ان بدہیبت دیوؤں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے تھے۔ جو آدمخور معلوم ہوتے تھے اور بانگلو کو دیکھ دیکھ کر اپنے

---

[1] دیکھئے سرورق۔

لمبے دانت نکال رہے تھے۔ مگر بانگلو کی تلوار کے خوف سے نزدیک نہیں آ رہے تھے۔ دفعتاً ان میں سے ایک دیو بلند آواز میں چنگھاڑا اور اس کی چنگھاڑ سے بانگلو کانپ اٹھا۔ بس کانپنا تھا کہ اس کا ہاتھ تخت کے پائے سے چھوٹتا چلا گیا۔ آنگلو نے نیچے جھانکا تو بانگلو چیختا ہوا نیچے گر رہا تھا اور آدمخور دیو خوشی سے ہوا میں اُچھلتے کودتے اس کی جانب بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

ختم شد

انتہائی عجیب اور آفتوں سے بھرپور کہانی

آنگلو بانگلو اور مردہ بستی

مصنف عارف ندیم

شہزادی یاسمین جس نے آنگلو کو اڑتے ہوئے قالین سے دھکا دے کر نیچے گرا دیا۔ جہاں سینکڑوں کی تعداد میں آدم خور جن موجود تھے۔ پھر کیا ہوا؟

جادوئی شہزادی کالی جادوگرنی کی بیٹی جس سے شادی کرنے کے لئے آنگلو بانگلو بے چین ہو گئے۔ مگر؟

مردہ بستی جہاں پہنچتے ہی آنگلو بانگلو کے ہوش اڑ گئے اور ان کی طاقتوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔

ناگ منکا جسے حاصل کرنے کے لئے آنگلو نے بانگلو کو ناگ دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا آنگلو نے بانگلو کو ہلاک کر دیا۔
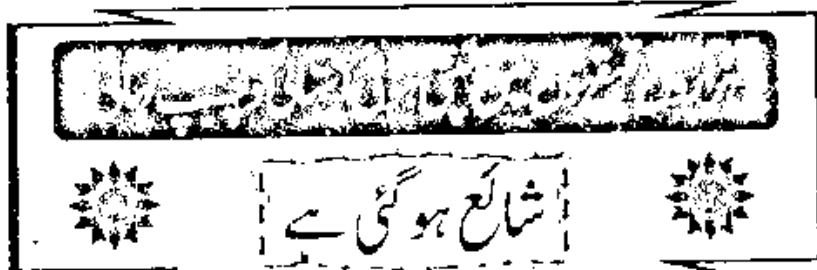
شائع ہو گئی ہے

استاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

انگلو بانگلو
اور مُردہ بستی

IMRAN

راحیل
Arshad

آنگلو بانگلو کا قہقہوں سے بھرپور دلچسپ کارنامہ ۱۲

آنگلو بانگلو اور مردہ بستی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان
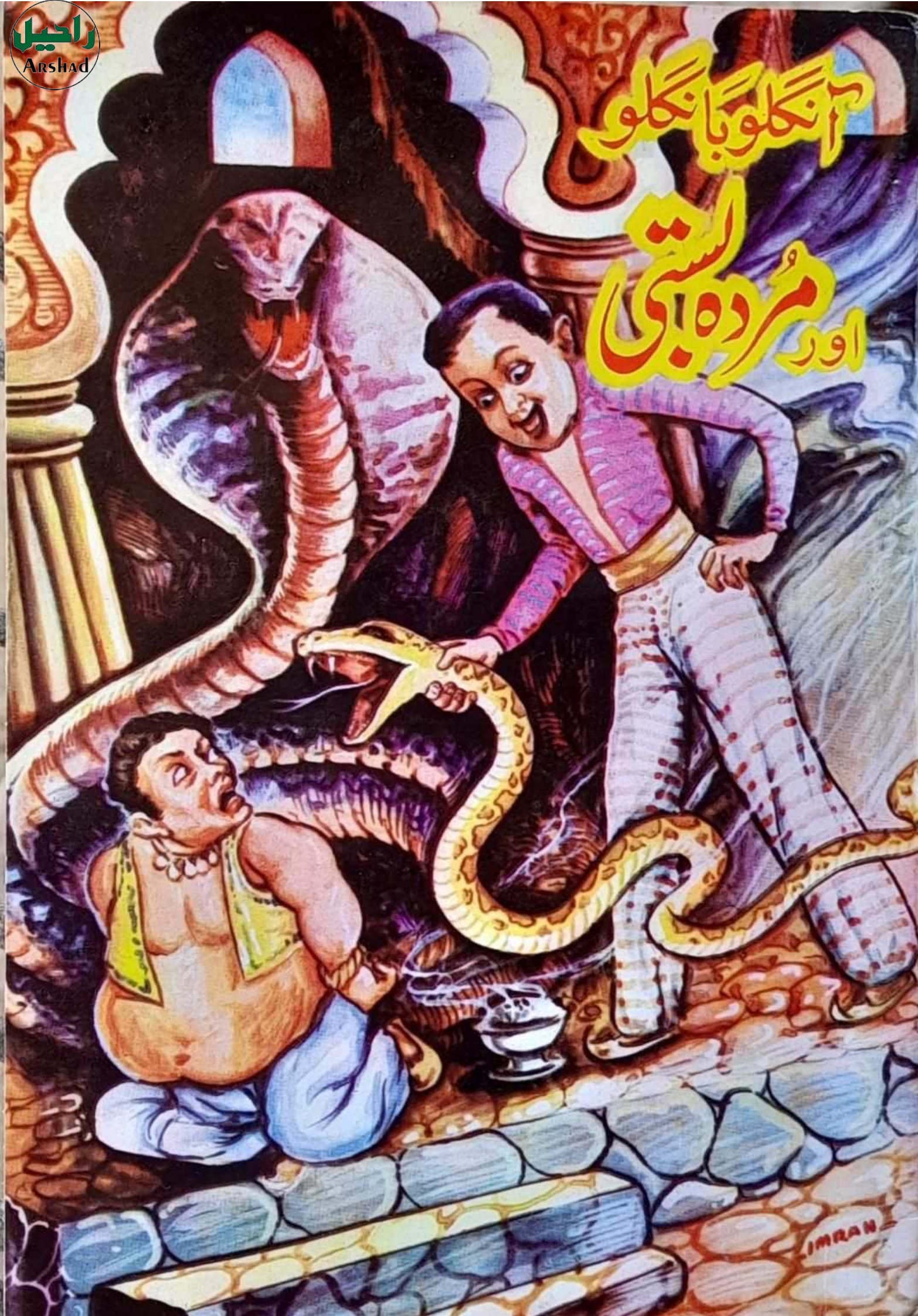
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ہاتھ چھوٹتے ہی بانگلو کے منہ سے ایک دہشت زدہ سی چیخ نکلی اور وہ نیچے گرتا چلا گیا۔ آنگلو اور شہزادی یاسمین نے فوراً نیچے جھانکا۔ دوسرے ہی لمحے اُن کے سانس رُکنے لگے۔ بانگلو وزنی بوری کی طرح نیچے موجود ایک عمارت کی جانب گرتا چلا جا رہا تھا اور وہ آدم خور دیو بھی قہقہے لگاتے ہوئے بانگلو کی طرف بڑھ رہے تھے۔ آنگلو نے بانگلو کا انجام دیکھنے کے لئے طلسمی تخت کو فضا میں ٹھہر جانے کا حکم دیا اور نیچے دیکھنے لگا۔ بانگلو اور دیوؤں کے درمیان پچیس تیس گز کا فاصلہ رہ گیا تھا اور وہ اُسے دبوچنے کے لئے تیزی سے اُس کے قریب پہنچنے کی کوشش کر

رہے تھے۔
پھر اس سے پہلے کہ دیو بانگلو تک پہنچتے،
بانگلو عمارت کی چھت کے قریب پہنچا۔ وہاں
پہنچتے ہی اُس محل نما عمارت کی چھت یکدم
شق ہوئی اور بانگلو کا جسم اس وسیع شگاف میں
داخل ہو گیا۔ آنگلو دوبارہ اُسے نہ دیکھ سکا۔ کیونکہ
چھت فوراً ہی برابر ہو گئی تھی۔ دیو چھت پر
اترنے کی بجائے اوپر ہی اوپر بد روحوں کی مانند
منڈلانے لگے۔ اُن کے انداز میں شدید غصہ
بے چینی اور ناکامی کا عنصر نظر آتا تھا۔ یقیناً
بانگلو اب ان کی دسترس سے باہر تھا۔
شہزادی یاسمین نے بے چین ہو کر آنگلو کی
طرف دیکھا اور بولی۔ "کیا تم اُسے بچاؤ گے نہیں؟"
"اُسے اب خدا ہی بچا سکتا ہے۔" آنگلو نے
ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔
"تم تو کہتے تھے کہ بانگلو کو شیر کھا گئے
تھے۔" شہزادی نے قدرے غصے سے پوچھا
"ہاں مگر خدا نے اُسے دوبارہ زندہ کر کے
آدم خور دیوؤں کی غذا بننے بھیج دیا۔" آنگلو نے

احمقانہ لہجے میں کہا
"بکواس بند کرو۔ مجھے تم پر ذرا بھی اعتبار نہیں رہا۔" شہزادی غرائی۔ "تم فریبی دغا باز اور ظالم ہو۔"
"ہائیں۔ ہائیں!" آنگلو بوکھلا کر بولا "تم میری بیوی ہو کر مجھے گالیاں دے رہی ہو۔ یعنی کہ ہماری بلی اور ہمیں میاؤں۔
شہزادی کچھ نہ بولی۔ وہ غصے میں تھی۔ آنگلو کو بھی آہستہ آہستہ غصہ آنے لگا۔ اس نے نیچے جھانک کر محل کی چھت پر اترتے ہوئے دیوؤں سے کہا۔
"اے نیک دل دیوؤ خدا کے لئے شہزادی کو سمجھاؤ۔ اس کی ایک آدھ بوٹی کھاؤ گے تو اسے پتا چل جائے گا کہ میں کتنا سچا رحم دل اور نیک آنگلو ہوں۔"
دیوؤں نے تو اس کی بات پر توجہ نہیں دی مگر شہزادی کا داؤ چل گیا۔ اس نے آنگلو کی کمر میں لات رسید کرتے ہوئے کہا۔
"جاؤ تم بھی بانگلو کے پاس اور بنو دیوؤں کی خوراک۔ تم دونوں احمق ہو ہی اسی قابل۔"

آنگلو اُس کی لات کھا کر تخت سے نیچے گرا۔ اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ دوسرے ہی لمحے وہ سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ فوراً ہی محل کی چھت پر گدھوں کی مانند منڈلانے والے دیو چیختے چلاتے اُس کی جانب لپکے۔ ایک اُس کے نیچے پہنچ گیا اور باقی دائیں بائیں اور آگے پیچھے مگر دوسرے ہی لمحے عجیب تماشا ہوا۔ آنگلو جو کہ سر کے بل زمین کی طرف گر رہا تھا، نیچے والے دیو کے قریب پہنچا اور اس کا مٹکے جیسا سر اُس دیو کے سر سے ٹکرایا۔ اور وہ دیو چیختا ہوا ایک جانب گرتا چلا گیا۔ آنگلو کی ٹکر لگنے سے اُس کا سر زخمی ہو گیا تھا اور خون بہنے لگا تھا۔

باقی دیوؤں نے اپنے ساتھی کا حشر دیکھا تو خوفزدہ انداز میں چیختے ہوتے اِدھر اُدھر اُڑتے چلے گئے۔ مگر آنگلو کو کچھ پتا نہ تھا کہ کیا ہوا۔ وہ تو دیو سے ٹکراتے ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور اُس ٹکر نے اُسے قدرے سیدھا کر دیا تھا۔ اب وہ سر کے بل نہیں بلکہ

ے

پہلو کے بل نیچے موجود محل کے صحن میں گر رہا تھا۔ آخر وہ ایک دھماکے کے ساتھ صحن میں بنے باغیچے کی نرم نرم گھاس پر جا گرا۔

بانگو نے گرتے ہوئے دیو کو نزدیک آتے
اور خود کو چھت کے قریب پہنچتے دیکھا تو اور
زیادہ گھبرا گیا کہ یا تو دیو اُسے ہڑپ کر جائیں
گے یا وہ چھت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو
جائے گا۔ اسی خوف نے اُس کے ہوش و حواس
معطل کر دیئے اور اُسے پتا ہی نہ چلا کہ
چھت میں شگاف ہو گیا ہے۔ مگر جب اُس
کے حواس بجا ہوتے تو خود کو ایک نہایت
آرام دہ بستر پر پا کر وہ حیرت سے اُچھل پڑا
اُس نے ارد گرد کا جائزہ لیا اور ایک
بار پھر اُس پر خوف چھانے لگا۔ وہ جس کمرے
میں موجود تھا اُس میں اُس کے پلنگ کے

چاروں طرف انسانی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کے ڈھیر لگے ہوتے تھے اور ان کے درمیان اُس آرام دہ اور خوبصورت پلنگ کی موجودگی بہت حیرت انگیز اور خوفناک تھی۔ نجانے وہ ہڈیاں کن بدنصیبوں کی تھیں اور اُس محل نما عمارت کا مالک کون تھا۔؟ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک انسانی ڈھانچہ اندر داخل ہوا۔ اُسے دیکھ کر بانگو کی چیخ نکل گئی۔ کیونکہ وہ ڈھانچہ زندہ انسانوں کی مانند حرکت کرتا ہوا اُس کی جانب بڑھ رہا تھا۔

بانگو اُچھلا اور پلنگ سے اُتر کر سرہانے کی جانب جا کھڑا ہوا۔ اُس کا سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔ جیسے بیسیوں میل کی دوڑ لگا کر آ رہا ہو۔

"بھیہ ــــ بھائی ــــ ڈھانچے جی ــــ!" اُس کے منہ سے خوف کے مارے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے۔ "تم کون، ہو اور کیا چاہتے ہو؟"

"خاموش رہو بدبخت ــــ تمیز سے بات کرو" وہ ڈھانچہ رُک کر دھاڑا۔ "میرا نام طلسمی ڈھانچہ

ہے۔" طلسمی ڈھانچہ!" بانگلو کو اس پر غصہ آ گیا۔ " تو پھر یہاں کیا جھک مارنے آتے ہو نا معقول جاؤ ٹنڈا منڈا جادوگر کے پاس۔ یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔"

" ٹنڈا منڈا کون ہے؟" ڈھانچے نے حیرت زدہ آواز میں پوچھا۔

" ارے وہی خبیث جس نے ہمیں طلسمی تخت پر چاند نگر کی شہزادی یاسمین سے شادی کرنے بھیجا تھا۔" بانگلو نے منہ بنا کر کہا۔ " اب اس نے تمہیں یہاں بھیج دیا۔ کیا آنگلو کی شادی ہو جانے سے اس کا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔ یقیناً اسی نے مجھے آنگلو کے ہاتھوں ذلیل کروایا تھا۔ دونوں کی شازش تھی کہ نیلا ہرن شکار کرنے کے بعد مجھے دریا میں پھینک دیا جاتے اور اس لیے آنگلو کمینے کی شادی ہو جائے۔ مگر تم یقین کرو ڈھانچے بھائی۔ میں اس غدار کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں اس کی بوٹی بوٹی سے اس کے فریب کا انتقام لوں گا۔ اس نے ہم

میری بیوی کو زبردستی اپنی دلہن بنا کر میری غیرت کو للکارا ہے۔ بلکہ مجھے مارا ہے۔ کہاں گئی میری وہ تلوار جو آنگلو کے ناپاک خون کی پیاسی ہے۔"

وہ خاموش ہوکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر اُس کی تلوار تو تخت کا پایہ چھوٹتے ہی اُس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو!" ڈھانچہ غرایا۔ "مجھے کسی منڈا جادوگر نے نہیں بھیجا۔ یہ مُردوں کی بستی ہے اور مجھے اس بستی کے سردار مُردہ دیو نے تمہیں لینے کے لئے بھیجا ہے۔ وہ اپنے کمرے میں تمہارا منتظر ہے۔ آؤ میرے پیچھے چلے آؤ۔ اگر انکار کیا تو میں تمہیں زبردستی اٹھا لوں گا اور ممکن ہے اٹھانے سے تمہاری خوبانی جیسی کھوپڑی بری طرح تمہاری گردن میں گھس کر غائب ہو جائے۔"

"او بدبخت طلسمی ڈھانچے!" بانگلو غصیلے لہجے میں بولا۔ "مجھے اور غصہ نہ دلا۔ میں پہلے ہی سو فیصد غصے میں ہوں۔ چلو میں تمہارے ساتھ آ رہا ہوں۔"

ڈھانچہ مڑا اور کمرے سے باہر چل دیا۔ بانگو
بھی کمرے میں پڑی ہڈیوں کو لتاڑتا ہوا اُس کے
پیچھے ہو لیا۔ باہر محل کے صحن میں ایک باغیچہ
تھا اور اُس میں کوئی تربوز پڑا نظر آ رہا تھا۔ مگر
قریب سے گزرنے پر بانگو اُچھل پڑا۔ کیونکہ وہ
تربوز کی بجائے آنگلو تھا جو چت لیٹا ہوا
بے ہوش پڑا تھا۔ اُسے دیکھ کر پہلی نظر میں
بانگو کو محسوس ہوا کہ وہ مر چکا ہے۔ یہ
سمجھتے ہی وہ چیختا ہوا دوڑا اور آنگلو کی
لاش سے لپٹ کر رونے لگا۔

آنگلو کو ہوش آیا تو وہ خود پر بوجھ محسوس
کر کے کراہنے لگا۔ چونکہ اُس کی آنکھیں بند
تھیں اس لئے وہ بوجھ کو نہ دیکھ سکا۔
"ہائیں تم زندہ ہو!" اچانک اُس نے
بانگلو کی آواز سُنی۔
اُس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ بانگلو
اُس سے چمٹا ہوا تھا۔ اور اُس کی آنکھوں میں
آنسو تھے۔ آنگلو بوکھلا گیا کہ کہیں وہ اُسے تلوار
سے ہلاک نہ کر ڈالے۔ اُس نے فوراً بانگلو کو خود
پر سے دھکیلا اور اُٹھ بیٹھا۔ اُسے حیرت تھی کہ
بانگلو زندہ کیونکر ہے۔ مگر اب بانگلو بھی اُسے
حیرت و غصے سے گھور رہا تھا۔
دفعتاً آنگلو کی نظر طلسمی ڈھانچے پر پڑی

جو اُن سے چند گز کے فاصلے پر کھڑا سر ہلا رہا تھا۔ اُسے دیکھتے ہی آنگلو نے ایک چیخ ماری اور بانگلو سے لپٹ گیا۔ مگر لپٹے ہوئے اُس کا سر زور سے بانگلو کے چھوٹے سر سے ٹکرایا اور بانگلو کراہنے لگا۔

"بانگلو دوست میں زندہ ہوں۔ وہ شہزادی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکی۔" آنگلو نے بانگلو کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "اب تمہیں مجھ سے انتقام لینے کی بھی فکر نہیں ہونی چاہیئے۔ سارا قصور اُسی غدار شہزادی کا تھا۔"

"مگر کیسے؟" بانگلو اپنی تکلیف بھول کر غرایا۔

"اُس کے کہنے پر میں نے تمہیں دریا میں دھکا دیا تھا مگر ساتھ ہی دُعا بھی مانگی تھی کہ تم بچ جاؤ۔ اور تم بچ گئے۔ یقین کرو میں اُس سے شادی کرنے کی بجائے تمہاری دلہن بنانا چاہتا تھا مگر بادشاہ نے مجھے قتل کی دھمکی دے کر زبردستی میری شادی کر دی۔" آنگلو نے بڑی مکاری سے جواب دیا۔

"مگر اب شہزادی اور طلسمی تخت کہاں ہے؟" بانگلو نے حیرت سے پوچھا

"اُس دغا باز شہزادی کا مقصد محض ہم سے نیلا ہرن مروانا تھا۔ اس لئے وہ ہمیں اس بستی پر لے آئی۔ تمہیں دیوؤں نے نیچے گرنے پر مجبور کیا اور مجھے شہزادی نے اپنے ہاتھوں سے گرا دیا۔ وہ خود تخت سمیت فرار ہو گئی ہے۔ شاید وہ سمجھ رہی ہو گی کہ ہم مر چکے ہیں" آنگلو نے جھوٹ بولا

"مریں ہمارے دشمن ہم کیوں مریں۔" بانگلو نے منہ بنا کر کہا۔ "مگر وہ فریبی اور مکار شہزادی اب کہاں ہے۔؟"

"یقیناً وہ واپس چلی گئی ہو گی۔" آنگلو بولا۔

"لعنت ہے شہزادی پر جس کے لئے ہم نے اتنی مصیبتیں جھیلیں، پرستان کے شاہی باغ سے یاسمین کا پھول اور کوہ قاف کے کالے جنگل سے نیلا ہرن لے آئے مگر اُس نے ہمیں دھوکا دیا۔" بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

آنگلو بولا "بانگلو بھائی چھوڑو ان باتوں

سو اور یہ بتاؤ کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔؟"
ور جی تو چاہتا ہے کہ شرم سے ڈوب مریں
مگر پہلے ہمیں اس ڈھانچے کے ساتھ جا کر
اس کے آقا سے ملنا ہے۔" بانگلو نے کہا۔
وہ بیچارہ بڑی بے چینی سے ہمارا انتظار کر
رہا ہو گا۔"

"اب تم چلو گے بھی یا یونہی بکواس کرتے
رہو گے۔" دفعتاً طلسمی ڈھانچے نے غرا کر کہا۔
اور بانگلو حیرت سے اچھل پڑا۔ اس نے ڈھانچے
کی طرف دیکھ کر بانگلو سے پوچھا۔ "یہ بولتا بھی
ہے۔؟"

"ہاں۔ بہت خونخوار ہے مردود۔" بانگلو نے
منہ بنا کر کہا۔ "خبیث مجھے دھمکیاں دے رہا
تھا۔ میں نے ڈانٹا تو معافی مانگنے لگا کہ آئندہ
ایسی جسارت نہیں کرے گا۔"

بانگلو کے اس جھوٹ پر طلسمی ڈھانچہ زور سے
ہنسا اور بانگلو غصیلی نگاہوں سے اسے گھورنے
لگا۔

"دانت کیوں نکال رہی ہو؟ کیا میں نے

کوئی لطیفہ سنایا ہے۔ !" وہ غرایا۔
"بکواس بند کرو بانگلو ورنہ ابھی تمہاری آنکھیں نکال دوں گا۔" ڈھانچے نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"ارے جاؤ بہت دیکھے ہیں تم جیسے طلسمی غلام۔" بانگلو نے ہاتھ نچا کر کہا۔ "اب میں اکیلا بھی نہیں ہوں۔ میرے ساتھ آنگلو بھی ہے۔ اور یہ وہی ظالم ہے جس نے مجھے دریا میں پھینکا تھا۔ یہ تمہارا بھی وہی حشر کرے گا۔"

"تم دونوں مل کر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے احمقو۔ !" ڈھانچے نے کہا۔ "شرافت سے اِدھر آ جاؤ۔"

آنگلو بانگلو نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ آنکھوں سے آپس میں اشارے کئے اور اُٹھ کر ڈھانچے کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر اُن کے انداز میں شرافت کی بجائے شرارت تھی۔

طلسمی ڈھانچے کا

محل کے ایک کمرے میں
آقا مُردہ دیو بے چینی سے ڈھانچے کا انتظار کر
رہا تھا جسے اُس نے بانگلو کو لانے کے لیے
بھیجا تھا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور ڈھانچہ
بانگلو کو لے کر نہ آیا تو وہ خود ہی کمرے سے
نکل کر اس جانب چل دیا۔ جونہی وہ برآمدے
میں پہنچا، اُس نے ڈھانچے کو دیکھ لیا۔ وہ صحن
میں کھڑا تھا اور آنگلو بانگلو اس کی جانب
بڑھ رہے تھے۔ بانگلو جب طلسمی تخت سے
گرا تھا تو مردہ دیو نے اپنی شیطانی قوتوں سے
کام لے کر چھت میں شگاف کر ڈالا تھا تاکہ
وہ چھت پر گرنے کی بجائے کمرے میں آگرے
مگر اُسے آنگلو کے محل میں پہنچنے کا علم نہ تھا۔

آنگلو بانگلو ڈھانچے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ مردہ دیو نے محسوس کیا کہ ان کی نیت میں فتور ہے مگر اس سے پہلے کہ آگے بڑھتا، آنگلو نے سر نیچے کر کے ڈھانچے کے پیٹ میں ٹکر رسید کر دی۔ ڈھانچے کی ہڈیاں کڑکڑائیں اور وہ چیختا ہوا گر پڑا۔ پھر وہ اٹھنا ہی چاہتا تھا کہ بانگلو کا ہتھوڑے نما مکا اس کی کھوپڑی پر پڑا۔ اور اس کی کھوپڑی پاش پاش ہو گئی وہ دوبارہ حرکت نہ کر سکا۔

"ہونہہ مجھے دھمکیاں دیتا تھا۔" بانگلو نے ہنس کر آنگلو سے کہا۔ "نامعقول کو یہ معلوم نہیں کہ جو مجھ سے ٹکرایا پاش پاش ہو گیا۔"

"ارے بانگلو ادھر دیکھو!" آنگلو مردہ دیو کی طرف اشارہ کرتا ہوا چیخا

بانگلو نے مڑ کر برآمدے کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے پر خوف کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ مردہ دیو بڑی خونخوار آنکھوں سے انہیں گھور رہا تھا جیسے کچا ہی کھا جائے گا۔ آنگلو بانگلو خوف سے اس سے نظریں نہ

ملا رہے تھے۔ وہ مجرموں کی طرح خاموش
کھڑے لرز رہے تھے۔
دفعتاً مردہ دیو دھاڑا۔
"ادھر آؤ بدبختو!"
دونوں نے چونک کر اُس کی
جانب دیکھا۔ "بدبختو!" آنگلو بولا "مگر میرا نام تو آنگلو
ہے دیو چچا؟"
"اور میرا نام بانگلو ہے چچا دیو" بانگلو
نے بھی وضاحت کی۔
دونوں پر اب خوف کا نام و نشان تک
نہ تھا۔ شاید وہ یہ بھول گئے تھے کہ کسی
دیو کے روبرو ہیں
"میں تم دونوں سے کہہ رہا ہوں خبیثو۔"
مردہ دیو غضبناک ہو کر بولا۔ "تم نے ڈھانچے
کو ہلاک کر کے اچھا نہیں کیا۔ اس کی تم
دونوں کو سزا ملے گی۔"
"وہ کس خوشی میں دیو چچا۔!" بانگلو نے
طنزیہ انداز میں پوچھا
"بکواس بند کرو۔ آئندہ مجھے چچا نہ کہنا۔"
مردہ دیو دھاڑا

"ہاں بانگو آئندہ اُسے چچا نہ کہنا بلکہ بھتیجا دیو کہنا ،" آنگو نے سر ہلا کر کہا
مُردہ دیو نے غضبناک ہو کر دونوں ہاتھ اُن کی طرف پھیلا کر واپس کھینچے تو وہ دونوں یوں اُس کی جانب کھینچتے چلے گئے جیسے رسیوں سے بندھے ہوں اور دیو نے رسیاں کھینچی ہوں۔ حالانکہ یہ سب شیطانی قوت کا کارنامہ تھا۔

جونہی وہ شیطانی قوت کے زیرِ اثر اُس کے قریب پہنچے ، اُس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بازو آنگو اور ایک بازو بانگو کا پکڑ لیا۔ آنگو بانگو ایک بار پھر خوفزدہ ہو کر کانپنے لگے۔

"اب بتاؤ تم نے ڈھانچے کو کیوں ہلاک کیا ؟" مُردہ دیو نے غرا کر پوچھا

"مم مجھے چھوڑو !" آنگو کراہتا ہوا بولا۔" میرا دم گھٹ رہا ہے ۔ !"

"نہیں پہلے میرے سوال کا جواب دو " وہ دھاڑا۔

"مجھے چھوڑو گے تو بتاؤں گا۔ آنگو نے

شرط عائد کی
"اور مجھے چھوڑ دو گے تو میں بھی بتاؤں گا
کہ وہ تمہارے خلاف کیا کہہ رہا تھا۔" بانگو نے
مکاری سے کہا۔
بانگو کی بات سن کر دیو چونکا اور اس نے
دونوں کے بازو چھوڑ دیئے۔ وہ دونوں اپنے
اپنے بازو سہلانے لگے۔
"ہاں اب بتاؤ!" مردہ دیو نے پوچھا۔
لیکن آنگو بانگو نے جواب دینے کی بجائے
اچانک مُردہ دیو پہ حملہ کر دیا۔

بانگو نے یکدم جھک کر مردہ دیو کی ایک
ٹانگ پکڑ کر اوپر اٹھا دی تھی جبکہ آنگلو نے
مینڈھے کی طرح سر جھکا کر دیو کو ٹکر رسید
کی تھی مگر ایک پاؤں زمین سے اکھڑ جانے
کے باعث دیو اپنا تو وزن برقرار نہ رکھ سکا
اور دائیں جانب جھک گیا تھا اس لئے آنگلو
کا سر اُس کے پیٹ میں لگنے کی بجا ئے
اوپر سے گزر گیا اور وہ اپنے ہی زور میں دیو
کے اوپر سے گزرتا ہوا سامنے والے درواز ے
سے جا ٹکرایا اُس کے ٹکرانے سے دروازہ کھل
گیا اور وہ اندر جا گرا۔
دیو نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر بانگو
نے فوراً ہی اُس کی دوسری ٹانگ بھی گھسیٹ

ی۔ وہ پشت کے بل فرش پر گرا اور بانگلو
اُس کے پیٹ پر چڑھ کر اتنی زور سے اچھلا
کہ دیو کا پیٹ تو نہ پھٹا مگر اُس کی چیخیں ضرور
نکلنے لگیں۔ اس سے پہلے کہ بانگلو اپنے ستی
من وزنی وجود کے ساتھ دوبارہ اُس کے پیٹ
پر اچھلتا، اُس دیو نے ہاتھ سے اس کی جانب اشارہ
کیا اور بانگلو انتہائی سرعت سے اُس کے
پیٹ سے اتر کر دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا۔ دیو
اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے دوبارہ ہاتھ سے
بانگلو کی جانب اشارہ کیا اور بانگلو کمر تک
فرش میں دھنس گیا۔

آنگلو نے جو کمرے سے یہ منظر دیکھا تو
جلدی سے اُٹھ کر دروازہ بند کر لیا۔ مُردہ دیو
غراتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے
پر اس زور سے لات رسید کی کہ دروازہ
اکھڑ کر اندر جا گرا۔ آنگلو گھبرا گیا۔ مُردہ دیو
اندر داخل ہوا اور اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"تم نے مجھے سمجھا کیا تھا میں مُردہ دیو
ہوں اور مُردوں کی اس بستی کا اکلوتا سردار

"اوہ تو تم مُردہ دیو ہو!" آنگلو چونک کر بولا۔ "بہت خوب۔ مجھے بھی تمہاری ہی تلاش تھی۔ پچھلے پانچ برسوں سے تمہیں تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔"

"کیوں!" مُردہ دیو دھاڑا۔

"میں تمہارا ایک خاص پیغام لئے پھر رہا ہوں۔ ذرا باہر چلو وہاں بتاؤں گا۔ یہاں گرمی ہے۔" آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا

مُردہ دیو نے غضبناک نگاہوں سے اُسے دیکھا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ آنگلو بھی اُس کے پیچھے پیچھے باہر آیا۔

"ہاں اب بتاؤ کون سا پیغام اور کس نے دیا تھا۔" مُردہ دیو نے برآمدے میں آکر پوچھا

"جب تک یہ مجھے زمین سے باہر نہیں نکالے گا میں نہیں بتا سکوں گا۔" بانگلو نے کہا۔

"ذرا بانگلو کو باہر نکالو تاکہ اس سے شہزادی کا نام پوچھ لوں۔" آنگلو نے دیو سے کہا۔ "کیونکہ اصل پیغامبر یہی ہے۔"

مُردہ دیو نے باری باری دونوں کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔ پھر بانگلوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ فوراً فرش سے باہر نکل آیا۔

"اس کا نام تھا شہزادی چنبیلی!" بانگلو نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا

"ہاں شہزادی چنبیلی اور رہتی تھی وہ اکیلی" آنگلو نے سر ہلا کر کہا۔

"اُس کے باپ کا نام تھا شیطان۔!" بانگلو نے جلدی سے کہا

"ہوتا تھا وہ حیران!" آنگلو نے قافیہ ملایا۔

"محل تھا اُس کا نہایت ہی ویران!" بانگلو فوراً بولا۔

"اسی بات پر تھا وہ پریشان۔" آنگلو نے ذرا ترنم سے کہا

"کیا بکواس کر رہے ہو!" مُردہ دیو اُکتا کر دھاڑا۔ "سیدھی طرح بات کرو۔"

"تو سیدھے ہو کر سنو۔" بانگلو بولا۔

شہزادی چنبیلی نے کہا تھا کہ وہ مُردہ دیو سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ جو کوئی مردہ دیو تک

اس کا پیغام پہنچائے گا اُسے وہ انعام دے گی
اور اُس کا ہونے والا خاوند مردہ دیو بھی انعام
دے گا - اب تم بتاؤ ہمیں کیا انعام دوں گے۔
ہانگلو کی بات سُن کر مردہ دیو سوچ میں پڑ گیا۔

مُردہ دیو کو سوچ میں ڈوبے دیکھ کر آنگلو نے بانگلو سے کہا۔ "ہم نے پیغام تو پہنچا دیا۔ اب کیا ارادہ ہے۔؟"

"اب ہم اس سے انعام لے کر واپس شہزادی کے پاس جائیں گے۔" بانگلو نے جواب دیا۔

"مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ شہزادی کس ملک کی ہے؟" مردہ دیو نے اچانک سوال کیا

"قبرستان کی۔!" آنگلو کے منہ سے بے اختیار نکلا

"ہائیں قبرستان کی۔" مُردہ دیو چیخا

"ہاں۔!" بانگلو نے سر ہلا کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔ "تم مردہ دیو ہو اور مُردوں کی بستی

کے سردار بھی ہو جب کہ وہ قبرستان کی شہزادی اور وہاں کی ملکہ بھی ہے۔ دونوں کی جوڑی بہت خوب رہے گی۔"

"بکواس بند کرو۔" مردہ دیو دھاڑا۔ "تم مجھے دھوکا نہیں دے سکتے۔ میں تم دونوں کو کچا کھا جاؤں گا۔"

"اوہ ہو کچا نہ کھانا۔!" بانگلو نے جلدی سے کہا

"بھون کر کھانا۔" آنگلو بھی بول پڑا۔ "اور ہمیں بھی کھلانا۔ آخر ہم تمہارے مہمان ہیں۔"

"تمہاری خاطر تواضع تو ایسی کروں گا کہ مر کر بھی یاد رکھو گے بچو۔!" مردہ دیو نے دانت پیستے ہوتے کہا

"اچھا۔ لیکن مر کر کیسے یاد رکھیں گے۔؟" بانگلو نے حیران ہوتے ہوتے پوچھا

"میں تمہیں اپنی طرح زندہ مردہ بناؤں گا۔ اور تم بھی اس بستی کے مُردوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ پھر تم اس بستی کے ہر مُردے کی مانند زندہ انسانوں کا خون پیو گے

اور ان کا گوشت کھایا کرد گے۔"
"ککک کیا۔ کیا ہم آدمخور بن جائیں گے۔"
آنگلو گھبرا کر بولا۔
"خدا کے لیے ہمیں مردہ نہ بنانا۔" بانگلو
دیو کے پاؤں پکڑ کر بولا۔ ہمیں زندہ رہنے دو۔
اس کے بدلے تم ہم سے جو چاہو خدمت
لے سکتے ہو۔"
"اچھا" مردہ دیو بولا۔ "پہلے یہ بتاؤ کہ واقعی
قبرستان کی کوئی شہزادی بھی ہے۔"
"اور کیا ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔" بانگلو
منہ بنا کر بولا۔ "اگر وہ نہ ہوتی تو ہمیں یہاں
آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔!"
"اور کیا ہم تمہاری ٹکے ٹکے سی باتیں سننے
یہاں تشریف لائے تھے۔؟" آنگلو نے بھی
غصے کا اظہار کیا۔
"اگر تمہیں یقین نہیں تو ہم اُسے تمہارے
پاس لا سکتے ہیں۔" بانگلو نے کہا "وہ تمہیں
ملنے کے لیے بہت بے چین ہے۔"
"ہاں تمہاری یاد میں ہر وقت روتی رہتی

ہے۔ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے۔ بھوکی سو جاتی ہے۔ پھر اٹھتی ہے ناچتی ہے گاتی ہے۔"
آنگلو کی زبان چل پڑی
"خاموش رہو۔!" مُردہ دیو غرایا۔" اگر تم نے اپنی جانیں بچانی ہیں تو جا کر قبرستان کی شہزادی کو میرے پاس لے آؤ۔ ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔"
"ہم شہزادی کو لے آئیں۔" بانگلو بولا۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہمیں اس بستی سے بحفاظت باہر نکال دو۔ کیونکہ یہاں کے تمام مُردہ دیو ہمیں ہڑپ کرنے کی کوشش میں ہیں۔"
اُن کی بات سُن کر مُردہ دیو نے زور سے تالی بجائی۔ چند لمحوں بعد ایک دیو وہاں پہنچ گیا۔ وہ کافی دُبلا پتلا مگر لمبا تھا۔ اتنا لمبا کہ آنگلو اُس کے سامنے بونا لگ رہا تھا۔
"دُبلے انہیں بستی سے باہر چھوڑ آؤ۔ بستی کے مُردوں کو بتا دینا کہ یہ سردار کے مہمان ہیں انہیں کچھ نہ کہا جائے ورنہ میں سخت سزا دوں گا۔"

"بہت بہتر سردار۔" دُبلے دیو نے کہا
مُردہ دیو نے آنگو بانگو کو اُس کے ساتھ
جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ دُبلے دیو کے ساتھ
چل دیئے۔ راستے میں کتنی دیو ملے جنہوں نے
آنگو بانگو کو بھوکی نگاہوں سے دیکھا تھا
مگر دُبلے دیو نے کسی کو بھی اُن کے نزدیک
نہ آنے دیا اور ہر ایک کو سردار کا مہمان بتایا۔
اس طرح وہ دیوؤں کی غذا بننے سے محفوظ رہے۔
دبلا دیو انہیں مردہ بستی کی مختلف سڑکوں پر
گھماتا ہوا بستی سے باہر لے آیا کچھ دور اور
آنے کے بعد اس نے ان سے کہا۔
اب تم دونوں محفوظ ہو۔ یہاں ہماری
بستی کی حدود ختم ہو جاتی ہے۔ اور کوئی
مردہ بستی سے باہر شکار نہیں کرتا۔ اتنا کہہ کر
دبلا دیو واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد
آنگو بانگو نے اطمینان کا سانس لیا اور زمین
پر بیٹھ کر سوچنے لگے کہ اب کہاں جائیں۔
ٹھیک اسی لمحے ایک گھوڑا چرتا ہُوا ان
کے قریب آ گیا۔ گھوڑے پر باقاعدہ زین

کسی ہوئی تھی۔ نہ جانے اس کا سوار کہاں
تھا۔ گھوڑے کو دیکھ کر آنگو نے کہا۔
خدا نے ہمارے لئے سواری کا بندوبست
کر دیا ہے۔
آؤ پھر اس پر چڑھ کر سیر کریں۔ آنگو
نے جلدی سے کہا۔
دونوں اُٹھ کر گھوڑے کے پاس آئے۔
تم دونوں میں سے آقا ہو۔" دفعتاً گھوڑے
نے انسانی آواز میں کہا۔
آنگو خوشی خوشی آگے بڑھا اور گھوڑے پر
سوار ہو گیا۔ بانگو اس کے پیچھے بیٹھ گیا۔
ٹھیک اُس وقت گھوڑا ہنہنایا اور سرپٹ
دوڑنے لگا۔ آنگو نے بوکھلا کر لگامیں کھینچیں
مگر گھوڑا نہ رُکا اور دوڑتا چلا گیا۔

آنگلو بہت گھبرایا۔ لگام کھینچنے پر نہ گھوڑا رکتا تھا اور نہ کسی طرف مڑتا تھا۔ وہ ایک ہی سمت دوڑ رہا تھا۔ اُس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اگر اُن میں سے کوئی اُس کی پشت سے گر جاتا تو اُس کا کچومر نکل جاتا۔ بانگلو نے دونوں ہاتھوں سے آنگلو کی کمر جکڑ لی تھی تاکہ گر نہ سکے۔

"بانگلو یہ تو بہت موذی گھوڑا ہے۔ رکتا ہی نہیں۔" آنگلو نے پیچھے بیٹھے بانگلو سے کہا۔

"تو آؤ چھلانگ لگا کر اُتر جاتے ہیں۔" با
نے تجویز پیش کی۔

"چھلانگ لگانے سے کم از کم ستر میل

فی گھنٹہ کی رفتار سے تمہارا پیٹ زمین سے ٹکرائے گا اور تمہاری ادھڑی نکل کر قالین کی مانند بچھ جائے گی۔" آنگلو نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اُس سے اترنا ضروری ہے کیا؟" بانگلو غصے سے بولا

"ہاں" آنگلو نے کہا۔ "اگر یہ اس رفتار سے کسی کنویں یا کھڈ میں جا گرا تو ہمارا ٹھکانا جہنم ہو گا۔"

"کوئی بات نہیں وہاں کم از کم حوریں تو ملیں گی۔" بانگلو نے خوش ہو کر کہا

"حوریں نہیں۔ عذاب کے فرشتے ہوں گے۔" آنگلو نے کہا۔ "اور وہاں ہمیں بھیانک سزائیں دی جائیں گی۔"

"وہ کس خوشی میں۔ کیا ہم نے کسی کی بھینس چوری کی ہے۔ یا کسی کی بکری اغوا کی ہے، یا کسی بیل کو قتل کیا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔" بانگلو غصیلے لہجے میں بولا۔

"اچھا۔ لڑو مت۔ ہم اس بولنے والے گھوڑے سے پوچھ لیتے ہیں۔" آنگلو نے جلدی

سے کہا۔ "یہ ہمیں بتاتے گا کہ جہنم میں حوریں
ملیں گی یا فرشتے عذاب دیں گے۔"

"ٹھہرو میں خود پوچھوں گا۔ کیا پتا تم
نے اسے کان میں جواب سمجھا دیا ہو۔" بانگلو
نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔ پھر اُس نے
مڑ کر گھوڑے کی دُم پکڑ لی اور اُسے منہ
کے پاس لا کر بولا۔

"میاں گھوڑے۔ تم مجھے سیانے لگتے ہو۔
ذرا یہ تو بتاؤ کہ جہنم میں فرشتے ہوتے ہیں
یا حوریں۔"

جواب میں گھوڑے نے یکدم دُم اکڑا کر
سیٹی اور بانگلو کے ہاتھ دم نکل گئی۔ اُس نے
دوبارہ پکڑنے کی کوشش کی ہی تھی کہ یکدم
وہی دُم اُس کے منہ پر آ لگی اور وہ گرتے
گرتے بچا۔ مگر دُم کی ضرب نے اُسے
چیخنے پر مجبور کر دیا تھا۔ آنگلو نے اُس کی
چیخ سُنی تو مڑ کر دیکھا۔

"کیا ہوا۔ کیوں چیخے تھے۔؟" اُس نے
پوچھا۔

یہ گھوڑا بہت ہی نا معقول ہے۔" بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "آئندہ میں اس سے کوئی بات نہیں کروں گا۔" بس یوں سمجھو کہ اس کی اور میری بول چال بند۔!"

"ٹھیک ہے۔ میں بھی اس سے کوئی کلام نہیں کروں گا۔" آنگلو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "ہاں یہ رُک جائے تب میں اس سے بات کرنا پسند کروں گا۔"

"آنگلو اس سے بول چال بند کرنے سے پہلے یہ تو پوچھ لو کہ یہ گدھا ہمیں زبردستی کہاں لئے جا رہا ہے۔" بانگلو نے جلدی سے کہا۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ بول چال بند ہو جانے کے بعد ہم شرم کے مارے یہ بات نہ پوچھ سکیں۔"

"اوہ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا" آنگلو نے چونکتے ہوئے کہا۔

پھر وہ ذرا جھک کر گھوڑے کے کان میں بولا۔ "ابھی میں نے تم سے بول چال بند نہیں کی۔ یہ بتاؤ کہ تم ہمیں کہاں لئے جا رہے ہو

اور کیوں اور تم ہوتے کون ہو ہمیں زبردستی
لے جانے والے خچر کے بچے۔ !"
مگر دوسرے ہی لمحے اُس نے بوکھلا کر اپنا
چہرہ گھوڑے کے کان سے ہٹا لیا تھا۔ کیونکہ
اس کے سوال کے جواب میں گھوڑے کے کان
سے ایک سیاہ ناگ نکل کر پھنکارنے لگا تھا۔
اس ناگ کی دم ابھی تک گھوڑے کے کان
میں ہی تھی جبکہ باقی دھڑ باہر نکلا ہوا ہوا میں
لہرا رہا تھا۔ اُس ناگ نے آنگلو کو ڈسنے کی
کوشش نہ کی مگر اُس کی دہشت نے آنگلو
بانگلو کو خاموش ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا۔
دونوں کی نگاہیں ناگ پر جمی ہوتی تھیں اور
گھوڑا اُسی تیزی سے جنوب کی سمت دوڑتا چلا
جا رہا تھا۔

تقریباً ایک سو میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد گھوڑا ایک ویرانے میں موجود محل میں داخل ہوا اور اندر پہنچتے ہی اُس نے اُن دونوں کو اپنی پشت سے یوں اچھال پھینکا جیسے وہ انسانوں کی بجائے مٹی کے بُت ہوں۔ دونوں زمین پر گرے اور کراہنے لگے۔ بانگلو کے گھٹنے پھل گئے تھے۔ ناگ دوبارہ گھوڑے کے کان میں غائب ہو گیا تھا

"تیرا بیڑہ غرق ہو مچھر کے بچے۔ تو ہم سے کس بات کا انتقام لے رہا ہے۔"

"ارے تیرا ستیا ناس ہو۔ ہم نے تیرا بگاڑا ہی کیا تھا جو تو ہمیں اس ویران و سنسان اور حیران و پریشان محل میں زبردستی لایا اور

زمین پر پھینک مارا۔" آنگلو نے بھی غصیلے
لہجے میں گھوڑے کو بد دعا دی۔
گھوڑے نے ان کی باتیں سُن کر منہ گھمایا
اور اُن کی طرف مڑا۔ یہ دیکھ کر آنگلو بانگلو
کے ہاتھ پاؤں بھول گئے اور وہ زمین پر پڑے ہی
پڑے پیچھے کھسکنے لگے۔ ٹھیک اسی لمحے اُن
کے عقب سے ایک آواز آئی۔
"کیا کر رہے ہو رنگو جن۔ انہیں کچھ نہ
کہنا۔ مجھے ان کی ضرورت ہے۔"
آنگلو بانگلو نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔
سامنے ایک نہایت ہی بھیانک شکل کی بڑھیا
کھڑی تھی۔ اس نے سیاہ غرارہ پہنا ہوا تھا۔
اُسے دیکھ کر دونوں اُٹھے اور شور مچاتے ہوئے
بڑھیا کی جانب لپکے۔
"بچاؤ خالہ جان۔ بچاؤ۔!"
دونوں اُس کے قدموں میں جا گرے۔ بڑھیا
نے جھک کر اُن کے سروں پہ شفقت سے
ہاتھ پھیرا اور مسکرا کر کہنے لگی "گھبراؤ مت
میرے بچو۔ یہ اب تمہیں کچھ نہیں کہے گا

یہ میرا غلام رنگو جن ہے۔"
"رنگو جن۔!" انہوں نے گھبرا کر گھوڑے کی طرف دیکھا مگر اب وہاں نہ گھوڑا تھا نہ اُس کا نام و نشان
"وہ کہاں چلا گیا گھوڑے کا بچہ۔!" آنگلو نے چونک کر پوچھا
"میرے خوف سے بھاگ گیا۔" بانگلو نے سینہ تان کر کہا۔ "اُسے پتا چل گیا تھا کہ اب مجھے غصہ آ رہا ہے۔"
"نہیں وہ تمہارے کھانے پینے کی فکر کرنے گیا ہے۔" بڑھیا نے ہنس کر کہا
"کیا کہا ہمیں کھانے پینے کے لئے۔؟" بانگلو گھبرا کر بولا۔
"ہاں۔ اور کیا۔ تمہارا موٹا گوشت اُسے پسند آ گیا ہے۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔
"خالہ چڑیل کیا واقعی۔؟" بانگلو نے بڑھیا سے تصدیق چاہی۔
"بکواس بند کرو موٹے سُور۔!" بڑھیا غصیلے لہجے میں بولی۔ "میں چڑیل نہیں ہوں۔"

"تو پھر بلا ہو گی۔؟" آنگلو نے اپنا اندازہ بتایا۔

"اوہ۔ خبیثو۔ میں کالی جادوگرنی ہوں"، بڑھیا دانت پیستے ہوئے بولی۔

"کالی جادوگرنی۔؟" بانگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ "مگر مجھے تو تم نیلی جادوگرنی معلوم ہوتی ہو۔"

"شاید یہ اُس نیلے ہرن کی بہن ہے جیسے ہم نے کوہ قاف کے کالے جنگل میں شکار کیا تھا۔" آنگلو بولا

"نہیں۔ یہ مجھے منڈا جادوگر کی ماں لگتی ہوں۔" بانگلو نے آنگلو کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مُردہ دیو کی ماں ہو۔" آنگلو نے خیال ظاہر کیا۔

"میں کوئی بھی ہوں تمہیں اس سے غرض نہیں ہونی چاہیے شیطانو۔" کالی جادوگرنی غصے سے بولی

"چلو۔ ٹھیک ہے ہمیں تم سے کوئی

نہیں۔ اب ہمارے لئے کھانا پکواؤ۔" آنگلو نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔ "مگر کھانے میں ہمارے لئے صرف مرغ پکانا۔"

"اور مصالحہ ذرا تیز رکھنا۔" بانگلو نے کہا۔ "دیکھنا گوشت کچا نہ رہ جائے۔"

"اور پانی ذرا کم ہی ڈالنا تاکہ بوٹیاں اس میں ڈوب نہ جائیں۔" بانگلو نے بھی اپنی پسند بتائی۔

"بکواس بند کرتے ہو یا بلاؤں رنگو جن کو۔ وہ تمہیں ابھی ہڑپ کر جائے گا۔" جادوگرنی نے اکتا کر کہا۔

اُس کی دھمکی سُن کر دونوں نے اِدھر اُدھر دیکھا اور خاموش ہو گئے۔ کالی جادوگرنی چند لمحے ان دونوں کو گھورتی رہی۔ پھر اُنہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک کمرے کی طرف چل دی۔

آنگلو بانگلو نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور اُس کے پیچھے چل دیتے۔ کالی جادوگرنی کمرے میں داخل ہوئی۔ اندر چند کرسیاں پڑی تھیں۔ اُس نے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود سامنے والی بڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ آنگلو کرسی پر بیٹھ گیا مگر بانگلو بہت موٹا تھا۔ وہ بیٹھنے لگا تو کرسی کے بازوؤں پر اُس کا وزن پڑا اور کرسی کے بازو ٹوٹ گئے اس پر جادوگرنی نے اُسے غصیلی نگاہوں سے دیکھا۔

"مم۔ میرا قصور نہیں۔" بانگلو گھبرا کر بولا "تمہاری کرسی ہی کمزور ہے۔"

"بکواس بند کرو اور فرش پر بیٹھ جاؤ۔"

کالی جادوگرنی غرا کر بولی۔ "میں نے تمہیں یہاں
کرسیاں توڑنے کے لئے نہیں بلوایا ؟"
"اور کیا میری شادی کرنے کے لئے بلوایا
ہے۔؟" بانگلو نے جل کر پوچھا۔
"ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا۔؟" اس
بار کالی جادوگرنی نے حیران ہو کر پوچھا
"میں سب کچھ جانتا ہوں۔" بانگلو نے سینہ
تان کر کہا۔ "تم کالی جادوگرنی ہو تو میں بھی
مرغ جادوگر ہوں۔ ارے میں تو یہ بھی جانتا
تھا کہ وہ گھوڑا دراصل زنگو جن ہے اور کالی
جادوگرنی کے حکم پر ہمیں اُس کے محل میں لے
آیا ہے۔"
آنگلو نے حیرت سے بانگلو کی طرف دیکھا۔
حیرت سے بت بنی بانگلو کو گھور رہی تھی۔
"ارے۔ تیرا ستیا ناس !" وہ ناک پر انگلی
رکھ کر حیرت زدہ لہجے میں بولی۔ "تو تو
واقعی سب کچھ جانتا ہے۔"
اس کی تعریف پر آنگلو جل گیا۔ اُس نے
منہ بنا کر کہا۔

"خالہ اس کے چکر میں مت آنا۔ یہ
بڑا مکار جھوٹا فریبی دغا باز ذلیل اور کمینہ ہے
نہ یہ جادوگر ہے نہ نجومی۔ یہ میرا بھائی
ہے اور یہ ساری باتیں میں نے ہی اسے
بتائی تھیں۔"

"اوہ کیا واقعی؟" جادوگرنی نے غصیلی
نظروں سے بانگلو کو گھورا
اور بانگلو گھبرا گیا مگر اُسے آنگلو پر بھ
بہت غصہ آیا۔ وہ آنگلو کو خونخوار نگاہوں س
گھورتا ہوا بولا

"غدار جھوٹے۔ تم مجھ پر الزام لگا کر
خالہ کو میرے خلاف بھڑکا رہے ہو تا ک
میری شادی نہ کر سکے۔"

"امی۔ امی۔ آؤ کھانا کھا لو۔!" دفعتا
کسی طرف سے نسوانی آواز آئی
جسے سن کر آنگلو بانگلو اُچھل پڑے
آنگلو کو موقع مل گیا۔ اُس نے بانگ
سے کہا۔

"اگر تم واقعی سچے جادوگر ہو تو بتاؤ

یہ کس کی آواز تھی۔؟"
"تیری ماں کی۔؟" بانگلو غصے میں تھا
اس لیے کہہ بیٹھا
"بالکل غلط۔!" آنگلو اچھل کر بولا۔
پھر اُس نے جادوگرنی سے کہا۔" خالہ۔ میں
بتاؤں۔؟"
"ہاں تم بتاؤ۔ اگر تم نے درست بتایا
تو میں اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کرنے
پر غور کروں گی۔" اس نے کہا۔ آنگلو نے
جلدی سے کہا۔" یہ آواز میری ہونے والی
دلہن اور تمہاری پیاری بیٹی کی تھی۔"
"جواب بالکل درست ہے۔" کالی جادوگرنی
نے مسکرا کر کہا۔
"میں کہتا ہوں بالکل غلط ہے۔" بانگلو
اپنے ہاتھ پر مُکا مارتا ہوا غرّایا۔
"کیوں؟ کالی جادوگرنی نے اُسے گھورتے
ہوئے پوچھا۔
" اس لیے کہ وہ آواز اُس کی دلہن کی
نہیں میری بیوی کی تھی۔ اور وہ تمہاری بیٹی

نہیں لڑکی ہے۔" بانگلو نے فخریہ لہجے میں کہا جیسے اُس نے نہایت خفیہ راز کا انکشاف کیا ہو۔

"لعنت ہو تم دونوں پر۔!" کالی جادوگرنی منہ بنا کر بولی۔ "تم دونوں جھوٹے لگتے ہو۔"

"جھوٹے ہیں یا سچے۔ مگر اب خدا کے لئے یہ بتا دو کہ میری شادی اپنی بیٹی سے کرو گی یا نہیں۔"

تم میں سے جو بھی میری شرط پوری کرے گا اُس کی شادی میں اپنی بیٹی چاندی سے کردوں گی۔" کالی جادوگرنی نے مسکرا کر کہا۔ "کیونکہ میں اُسے ایک بہادر آدمی کی دلہن بنانا چاہتی ہوں۔"

اتنا کہہ کر جادوگرنی نے تالی بجائی اور آنگلو بانگلو بھی اُس کی تقلید میں تالیاں بجانے لگے۔

کالی جادوگرنی نے غصیلی نگاہوں سے اُن کی جانب دیکھا اور غرائی۔ "تم کیوں تالیاں بجا رہے ہو۔؟"

"اور تم کیوں بجا رہی ہو۔؟" آنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں پوچھا

"میں نے تو اپنے غلام کو بلانے کے لئے بجائی ہے" جادوگرنی نے کہا۔

"اور میں نے تمہاری بیٹی کو بلانے کے لئے بجائی تاکہ شادی سے پہلے اُس کی شکل تو دیکھ لیں۔" بانگلو نے ہنس کر کہا

"میری بیٹی کی شکل شادی سے پہلے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔" کالی جادوگرنی بولی

"کیوں۔ تمہاری بیٹی بدصورت ہے کیا۔؟"

آنگلو نے پوچھا
"بکواس بند کرد آنگلو۔" جادوگرنی بھوکی
شیرنی کی مانند دھاڑی۔ "میری بیٹی تو چاند
ہے چاند۔ اس جیسا خوبصورت چہرہ تمہیں
کہیں نظر نہ آتے گا۔ وہ کروڑوں میں ایک
ہے۔ اُس جیسی حسین دوشیزہ تم چراغ لے
کر بھی ڈھونڈو تو نہ ملے گی۔ اُس کے
حسن و جمال سے تو چاند بھی شرماتا ہے۔"
لڑکی کی تعریفیں سُن کر آنگلو بانگلو پھڑک
اٹھے۔ آنگلو بولا۔ خالہ۔ بس کرو۔ مجھے تمہاری
بیٹی چاندی دل و جان سے منظور ہے۔ میں
اُسے دیکھے بغیر شادی کرنے کو تیار ہوں۔"
"اور میں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر
تم اس سے میری شادی کر دو تو ساری
عمر نہیں دیکھونگا۔" بانگلو نے کہا۔
"تمہاری شادی کبھی نہیں ہو سکتی بانگلو
آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔" چاندی
تمہارے مٹکے جیسے پیٹ سے سخت نفرت
کرتی ہے۔"

"وہ مجھ سے نفرت نہیں کرتی۔ تمہارے تربوز جیسے سر سے نفرت کرتی ہے۔" بانگو غرّایا

"خالہ جادوگرنی۔ تم ہی بتاؤ۔ وہ کس سے محبت کرتی ہے۔؟" آنگو نے کالی جادوگرنی سے پوچھا۔

"وہ صرف اس سے محبت کرتی ہے جو میری شرط پوری کرے گا۔" کالی جادوگرنی بولی۔

اتنے میں ایک سیاہ فام حبشی کمرے میں داخل ہوا۔ اُس نے جادوگرنی سے پوچھا۔

"کیا حکم ہے۔؟"

آنگو بانگو نے حیرت سے حبشی کو دیکھا۔ آنگو نے بانگو سے کہا۔ "شاید یہ اندھیرے میں پیدا ہوا تھا۔"

"نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے مٹی کی بجائے سُرمے سے بنایا ہو گا۔ بانگو نے اپنا اندازہ بتایا۔

اور حبشی غلام انہیں خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔

"بالکل غلط۔!" آنگلو نے جلدی سے اُس کی تردید کی۔ "یقیناً اس کی ماں کالی ہو گی جس کی وجہ سے یہ بھی کالا پیدا ہوا ہو گا
"کالی تو پھر یہ جادوگرنی ہے۔ شاید اسی کا بیٹا ہو۔" بانگلو نے چونک کر کہا
"تم بکواس بند نہیں کر سکتے۔؟" کالی جادوگرنی غصیلے لہجے میں بولی
"کر سکتے ہیں۔ لاؤ کوئی چیز۔!" آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"کس لئے۔؟" جادوگرنی نے چونک کر پوچھا
"بکواس بند کرنے کے لئے۔!" آنگلو نے کہا۔ "تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ بکواس کو بند کر دیں۔"
کالی جادوگرنی ہنس پڑی۔ پھر اُس نے غلام حبشی کو کھانا لانے کا حکم دیا۔ اور وہ چلا گیا۔ چند منٹ بعد وہ بہترین کھانوں سے بھرا طشت اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اُس نے طشت میز پر رکھ دیا۔
"جلدی سے کھانا کھا لو۔!" جادوگرنی نے

آنگلو بانگلو سے کہا۔ "پھر تم دونوں کو میری شرط کے سلسلے میں سفر کرنا ہے۔"

اُس کی بات سُن کر وہ جلدی سے کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ دونوں ایک دوسرے سے پہلے کھانا ختم کرنے کی کوشش میں تھے۔ چند لمحوں میں انہوں نے بھرا ہوا طشت خالی کر دیا۔ اتنے میں غلام پانی بھی لے آیا تھا۔ بانگلو نے جلدی سے پوری صراحی اُٹھا کر منہ سے لگا لی۔ آنگلو چھینتا ہی رہ گیا مگر بانگلو نے صراحی ختم کر کے ہی دم لیا۔ اُس نے صراحی خالی کر کے آنگلو کے آگے رکھ دی۔ آنگلو کو اُس پر غصہ تھا۔ اُس نے صراحی اُٹھا کر بانگلو کے سر پر دے ماری۔

مگر بانگلو نے جلدی سے سر نیچے کر لیا۔ اور صراحی اُس کے سر کے اوپر سے گزر کر پیچھے کھڑے حبشی کے سینے سے جا ٹکرائی۔ وہ اُچھل کر پشت کے بل گرا۔ گرتے ہوتے اُس کا سر پچھلی دیوار سے ٹکرایا اور اُس کی چیخ نکل گئی۔ کالی جادوگرنی نے جلدی سے اُٹھ کر اُس کا جائزہ لیا۔ غلام بے ہوش ہو چکا تھا اور اس کے سر سے خون جاری تھا۔

جادوگرنی نے مڑ کر آنگلو کو گھورا۔ "کمبخت یہ تو نے کیا کیا۔؟" وہ غرائی

"میں نے۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا۔" آنگلو گھبرا کر بولا

"خالہ ـــــ یہ بہت نا معقول اور کوڑھ مغز

ہے۔ اس سے اپنی بیٹی کی شادی نہ کرنا۔ ورنہ اُسے بھی زخمی کر دے گا۔ بانگلو نے جلدی سے جادوگرنی کو آنگلو کے خلاف بھڑکایا۔

"تم دونوں کوڑھ مغز ہو۔!" کالی جادوگرنی بولی۔ "اُٹھو۔ باہر چلو۔ تمہاری روانگی کا وقت ہو چکا ہے۔"

وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ جادوگرنی اُن کے ہمراہ محل کے صحن میں آئی۔ صحن میں آتے ہی آنگلو بانگلو حیرت سے بے ہوش ہوتے بچے۔ کیونکہ اُن کے سامنے ایک مور کھڑا تھا۔ مور تو انہوں نے پہلے بھی کئی دیکھے تھے مگر ایسا مور انہوں نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ وہ مور گھوڑے کے برابر اونچا اور لمبا تھا مگر اُس کا چہرہ شیر کا تھا جبکہ ٹانگیں دو ہی تھیں۔ اُس نے اپنے بڑے بڑے پر پھیلا رکھے تھے۔

کالی جادوگرنی شیر کے چہرے والے قوی ہیکل مور کے پاس آ کر رُکی اور آنگلو بانگلو سے کہنے لگی

"یہ طلسمی مور تمہیں منزل تک پہنچائے گا۔
اور تمہاری منزل یہاں سے کوسوں دُور ایک
ویران مندر ہے۔ اس مندر میں ناگ دیوتا کا
بت رکھا ہے۔ اس ناگ دیوتا کے منہ میں
ایک منکا ہے۔ وہ منکا ہی میری شرط ہے
جو اُس منکے کو لائے گا اُس کی شادی میں
اپنی بیٹی چاندی سے کروں گی۔"
"یہ تو بہت ہی معمولی شرط ہے۔" بانگلو
نے ہنستے ہوئے کہا۔ "تم کہو تو میں اُس
منکے کو بت سمیت لے آؤں یہ تو میرے بائیں
ہاتھ کا کھیل ہے۔"
آنگلو کچھ سوچ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد
اُس نے جادوگرنی سے پوچھا۔ "وہ ناگ دیوتا
کا بچہ خود بخود منکا میرے حوالے کر دے
گا یا مجھے اُس کا سر توڑنا پڑے گا۔؟"
"نہیں۔ نہیں۔ سر توڑنے سے تو منکا
تمہیں قیامت تک نہ مل سکے گا۔" جادوگرنی
جلدی سے بولی۔ "ناگ دیوتا جب خوش ہوتا
ہے تو خود بخود منکا منہ سے نکال دیتا ہے۔"

"کیا وہ میری شادی سے خوش نہ ہو گا۔"
بانگلو نے پوچھا

"نہیں۔ ——— جادوگرنی بولی۔ "اُسے خوش کرنے کی ایک ہی ترکیب ہے کہ اُسے انسانی جان کا نذرانہ پیش کیا جائے۔ جب تک تم کسی انسان کو اُس کی بھینٹ نہ چڑھاؤ گے وہ خوش نہیں ہو گا۔ اور ہاں۔ اُس مندر میں ناگ دیوتا کے پجاری سانپ بھی رہتے ہیں۔ اُن سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ مندر میں ہر وقت ناگ دیوتا کی پوجا کرتے رہتے ہیں۔"

"مگر ہم بھینٹ کے لئے انسان کہاں سے لیں گے۔؟ آنگلو نے سوچتے ہوئے پوچھا۔"

"یہ تم خود سوچو۔ ساری باتیں میں نے بتا دیں تو پھر شرط تو نہ ہوئی نا۔!" جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اب تم دونوں اس اس مور پر سوار ہو جاؤ۔ مگر اس سے کوئی کوئی کلام نہ کرنا۔ یہ بہت خطرناک ہے۔ یہ تمہارے انتظار میں مندر سے کچھ فاصلے موجود رہے گا۔ تم میں سے جو کامیاب

ہو گا اُسے یہ واپس لے آئے گا۔
"مگر خالہ۔ ایک بات تو تم نے بتائی نہیں
تم منکے کا کیا کرو گی۔؟" بانگلو نے سوال کیا۔
"چاٹے گی۔؟" آنگلو نے جواب دے
دیا۔ "یا پھر نسوار بنا کر سونگھے گی۔ اور اس
نے کیا کرنا ہے۔"
"بکواس بند کرو۔ میری مرضی کچھ کروں۔
تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔" کالی جادوگرنی
غرا کر بولی۔ "چلو بیٹھ جاؤ مور پر۔ پہلے
ہی تم نے کافی دیر لگا دی ہے۔"
اُس کی ڈانٹ سن کر آنگلو بانگلو خاموشی
سے مور پر سوار ہو گئے اور شیر کے منہ والا
مور فضا میں بلند ہو کر ایک سمت اُڑنے
لگا۔

شیر کے چہرے والا مور آنگلو بانگلو کو اُٹھائے تیزی سے پرواز کر رہا تھا۔ اور وہ دونوں حیرت زدہ تھے کہ وہ اتنی رفتاری سے کیسے اُڑ رہا ہے۔ آنگلو نے بانگلو سے کہا۔

"قدرت کے کھیل ہیں۔ یہ مور نما شیر ہے یا شیر نما مور۔ سمجھ نہیں آتی اسے کس نام سے پکارا جائے۔"

"میں تو اسے گھوڑا کہوں گا۔" بانگلو نے کہا۔ "تم چاہو خچر کہہ لو۔ تمہاری مرضی ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ نہ گھوڑا ہے نہ خچر ہے۔ بلکہ گدھا ہے۔" آنگلو نے خیال ظاہر کیا۔

"یہ بھی ممکن ہے کہ یہ خود گدھا نہ ہو گدھے کا بچہ ہو۔" بانگو نے جلدی سے کہا۔

"کیوں نہ اسی سے پوچھ لیا جائے کہ یہ اصل میں کیا ہے۔؟" آنگو نے تجویز پیش کی۔ "ایسا نہ ہو کہ یہ شکاری کتا ہو اور ہم اسے گدھے کا بچہ سمجھتے رہیں۔"

"ہاں پوچھ لو۔ مگر دیکھنا کہیں بھونکنے نہ لگ جائے۔" بانگو نے کہا۔ "مجھے تو اس سے ڈر لگتا ہے۔"

"نہیں۔ یہ شریف کتا معلوم ہوتا ہے۔" آنگو نے فوراً جواب میں کہا۔ "ویسے اگر بھونکے گا بھی تو ہمارا کیا بگاڑے گا۔ تم نے سُنا نہیں جو بھونکتے ہیں وہ کاٹتے نہیں۔"

"اور اگر اس اُلو کے پٹھے نے کاٹ لیا تو میں کالی جادوگرنی کی شرط کیسے پوری کروں گا۔" بانگو نے خوفزدہ ہو کر کہا

"کوئی بات نہیں۔ تمہاری جگہ میں شرط پوری کروں گا۔" آنگو نے بڑی فراخدلی سے کہا۔

"واہ - گویا تم چاندی سے شادی کر لو اور میں اس مردود مور کی غذا بن جاؤں -" بانگلو نے بھڑک کر کہا "صرف اپنی باتیں کرو خبیثو-!" دفعتاً شیر کے منہ والے مور نے انسانی مگر دھاڑتی ہوئی آواز میں کہا۔

یہ سُن کر وہ خوف سے اُچھلے اور مور کی پُشت سے نیچے گر گئے - نیچے پہاڑی چٹانیں تھیں - اُن پر گرنے کا تصور کر کے وہ چیخنے لگے - مگر دوسرے ہی لمحے اس مور کے دونوں پنجے اُن کی طرف بڑھتے چلے گئے اور اس سے پہلے کہ وہ چٹانوں سے ٹکرا کر سرمہ بنتے، مور نے انہیں اپنے پنجوں میں داب کر اوپر اُٹھا لیا - پھر اُس کی ٹانگیں سکڑنے لگیں حتیٰ کہ پہلے جتنی لمبی ہو گئیں۔ آنگلو بانگلو اُس کے پنجوں میں دبے بہت تکلیف محسوس کر رہے تھے مگر انہیں یہ اطمینان تھا کہ وہ چٹانوں پر گر کر مرنے سے بچ گئے۔

"دیکھو - تم نے مجھے کئی گالیاں دیں -"

دفعتاً مور نے کہا۔ "مجھے کتا، خچر گدھا اور
گھوڑا تک کہا۔ مگر میں نے پھر بھی تمہاری
جان بچائی ہے۔ اگر تم نے دوبارہ کسی
بُرے نام سے یاد کیا تو میں تمہیں کچا کھا
جاؤں گا۔ میں وہی رنگو جن ہوں۔ یاد رکھنا۔"
"بہت بہتر جناب رنگو۔!" آنگلو نے
خوفزدہ لہجے میں کہا۔
"مگر میری یاد ذرا کمزور ہے میں یاد نہ
رکھ سکوں گا۔ بانگلو نے کہا۔
"تم دو چار دن کے اس دنیا میں مہمان
ہو موئے۔ تم یاد نہ رکھو تو بہتر ہے"
مور نے ہنس کر کہا۔
"وہ کیسے بھائی بھنگو جن۔!" بانگلو نے
حیران ہوتے ہوئے پوچھا
"تم نے پھر مجھے غلط نام سے پکارا۔"
رنگو جن نے کہا۔ "خیر۔ میں نے تمہیں
معاف کیا۔ کیونکہ تم صرف دو تین دن
زندہ رہو گے۔ اور آنگلو ہی تمہیں ہلاک
کرے گا۔

"واہ ۔ میں کوئی اُس سے کمزور ہوں؟"
بانگلو نے آنگلو کو گھورتے ہوئے کہا۔
میں خود اُسے ہلاک کر دوں گا۔ اور اس
طرح اس سے اس کی غداریوں اور مکاریوں
کا انتقام بھی لے لوں گا۔"
"بکواس بند کرو۔!" آنگلو غرایا۔ "ورنہ
ابھی دھکا دے کر نیچے گرا دوں گا۔"
"واہ بڑے آئے گرانے والے۔" بانگلو
ہاتھ نچا کر طنزیہ لہجے میں بولا۔ "ایک
مکا رسید کر دوں تو بھائی کا کچومر نکل
جائے۔"
اُسی وقت زنکو جن نیچے اترنے لگا۔ انہوں
نے نیچے جھانکا۔ نیچے ایک مندر کا مخروطی
گنبد نظر آ رہا تھا۔ وہ اس ویران علاقے
میں تنہا عمارت تھی۔ اس کے چاروں طرف
پر ہول سناٹا تھا اور ارد گرد خود رو جھاڑیاں
نظر آ رہی تھیں۔

رنگو جن اُس گنبد والی عمارت سے کچھ فاصلے پر اُترا اور اُس نے اُن دونوں کو پنجوں سے نکال دیا۔ وہ اُٹھے اور کپڑے جھاڑنے لگے۔ مرد کی شکل میں رنگو جن نے اُن سے کہا۔

"وہ سامنے ناگ دیوتا کا مندر ہے۔ جاؤ اور جادوگرنی کی شرط پوری کرنے کی کوشش کرو۔"

"جن بھائی جان۔!" بانگلو نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔ "کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمارے ساتھ تشریف لاتے اور ہماری پوری پوری مدد کرتے۔"

"خبردار رنگو جن میرا بھائی ہے۔ وہ

صرف میری مدد کرے گا۔" آنگلو نے بانگلو کو للکارتے ہوئے کہا۔

"بکواس بند کرو۔ تمہارا بھائی نہیں ہو سکتا۔" بانگلو غرایا۔ "یہ صرف اور صرف میرا بھائی ہے۔"

ابھی وہ اسی بحث میں ہی تھے کہ رنگو جن وہاں سے غائب ہو گیا۔ دونوں نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا مگر انہیں وہ مور یا رنگو جن کہیں نظر نہ آیا۔ نجانے اُسے زمین کھا گئی تھی یا آسمان نگل گیا تھا۔

"لو۔ وہ بھائی کا بچہ غائب ہو گیا۔" بانگلو نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔" آنگلو نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہ تم اُسے بھائی بناتے اور نہ وہ ہمیں یوں سنسان مقام پر اکیلا چھوڑ کر جاتا۔"

"قصور تمہارا ہے۔" بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "میں نے تو محض امداد حاصل کرنے کے لئے اُسے بھائی بنایا تھا اور تم سچ مچ

اُسے بھائی بنانے پر تُل گئے تھے۔"

"اچھا۔ آؤ اب مندر کی سیر کریں اور ناگ دیوتا کی زیارت کریں۔" آنگلو نے کہا۔

"اور اگر ناگ دیوتا نے ہمیں ڈس لیا تو پھر۔؟" بانگلو نے گھبرا کر پوچھا

"پھر تم بڑی آسانی سے مر جاؤ گے اور چاندی سے میری شادی بھی آسان ہو جائے گی۔ آنگلو نے لاپرواہی سے کہا۔

"ہرگز نہیں۔ میں بالکل نہیں مروں گا!" بانگلو نے مندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم ہی مرو گے اور میں چاندی سے شادی کر کے درجن بھر بچوں کا باپ بنوں گا۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔ شکل دیکھی ہے اپنی۔ تمہارے بچے بھی تمہارے طرح منگلے ہوں گے۔"

"خبردار آنگلو۔ میرے بچوں کو کچھ نہ کہنا۔ بانگلو نے اُسے للکارا۔" وہ مجھے اپنی جان سے زیادہ پیارے ہیں اور اُن کے لئے میں اپنی زندگی تک قربان کر سکتا ہوں!"

"اچھا تو آئندہ تم بھی میرے بچوں کا نام نہ لینا ورنہ ٹکر مار کر تمہاری ادھیڑ پھاڑ دوں گا۔" آنگلو غرایا

بانگلو بولا۔ "ٹھیک ہے۔ نہ تم میرے بچوں کا نام لینا نہ میں لوں گا۔ مگر اب خاموش ہو جاؤ۔"

وہ مندر کے قریب پہنچے تھے۔ اس اجاڑ بیابان میں وہ مندر بھوتوں کا محل معلوم ہو رہا تھا۔ مندر کا دروازہ کھلا تھا۔ دروازے کے قریب جاکر انہوں نے اندر جھانکا اور خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ آئے۔ مندر میں ناگ دیوتا کا مجسمہ ایک چبوترے پر رکھا تھا مگر مندر کے اندر فرش پر سینکڑوں خوفناک ناگ رینگتے پھر رہے تھے۔ اُن کی پھنکاروں کے شور سے مندر گونج رہا تھا۔

"بانگلو اب کیا ہو گا۔ اندر تو ناگ ہی ناگ ہیں۔" آنگلو نے خوف زدہ آواز میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہم بھی اُن سے کم خطرناک نہیں ہیں۔" بانگلو نے سینہ تان کر کہا۔

مگر خوف سے اُس کی آواز کانپ رہی تھی۔
آنگلو نے اُسے کانپتے دیکھا تو ہنس کر بولا۔
"ارے۔ خوف سے تو تمہارا دم نکلا
جا رہا ہے۔ اور تم خطرناک بنتے ہو۔"
"یہ بات نہیں۔ دراصل سردی سے
کانپ رہا ہوں۔" بانگلو نے جھوٹ بولا۔
"تو پھر آؤ۔" آنگلو دوبارہ مندر کے
دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔ میری ساس
کالی جادوگرنی نے کہا تھا کہ سانپ ہمیں
کچھ نہیں کہیں گے۔ ممکن ہے وہ خوشی
سے ہمارا استقبال کریں۔"
یہ سُن کر بانگلو کی ڈھارس بندھی اور
اور وہ بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
سب سے پہلے آنگلو نے مندر میں قدم
رکھا۔ اُس کے پاؤں کانپ رہے تھے اور
جسم پر رعشہ سا طاری تھا۔ جیسے وہ موت
کے منہ میں جا رہا تھا۔ بانگلو کی بھی وہی
حالت تھی اور اُس نے ڈر کے مارے
آنکھیں بند کر رکھی تھیں یہی وجہ تھی

کہ اندر داخل ہوتے وقت اس کا سر دروازے کی چوکھٹ سے ٹکرا گیا اور وہ چیخ پڑا۔ اُس کی چیخ سُن کر آنگلو اُچھلا اور سیکتی ناگوں کو پاؤں تلے کچلتا ہوا ناگ دیوتا کے چبوترے کے سامنے جا گرا۔

بانگلو چیختا ہوا پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ تو خود کو زندہ سلامت پا کر اُس کا حوصلہ بلند ہوا۔ وہ دوبارہ آگے بڑھا اور مندر میں داخل ہو گیا۔ سیکتی ناگوں کو لتاڑتا ہوا وہ جلدی سے آنگلو کے قریب پہنچ گیا جو منہ کے بل چبوترے کے سامنے گرا ہوا تھا۔ بانگلو نے سمجھا کہ وہ ناگ دیوتا کے بت کو سجدہ کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ بھی فوراً سجدے میں گر گیا۔ اور رو دینے والی آواز میں کہنے لگا۔

"اے دیوتا کے ناگ۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔"

آنگلو نے سر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا۔

اور تیزی سے بولا ۔" ارے ۔ یہ کیا کر
رہے ہو ۔ ؟"
"چپ رہو ۔ !" بانگلو نے سر اُٹھائے
بغیر اُسے جھڑکا ۔" سجدے میں باتیں نہیں کی
جاتیں ۔"
"مگر سجدہ کیسے کر رہے ہو ۔ یہ ہمارا خدا
تو نہیں ہے ۔" آنگلو نے پھر کہا
"ارے اُلو ۔ مطلب کے لئے گدھے کو بھی
باپ بنانا پڑتا ہے ۔" بانگلو غرا کر بولا ۔" کیا پتا
یہ میرے سجدے سے ہی خوش ہو کر اپنا منکا
مجھے دے ڈالے ۔"
"تو اتنی منت سماجت کی ضرورت ہی کیا
ہے ۔ آؤ ہم دونوں مل کر اس سے منکا چھین
لیتے ہیں ۔" آنگلو نے تجویز پیش کی ۔
"اوہ ۔ یہ تو بہت ہی مناسب بات کی
ہے تم نے ۔" بانگلو نے سجدہ سے اٹھتے ہوئے کہا ۔
آنگلو بھی کھڑا ہو گیا ۔ پھر دونوں چبوترے پر
چڑھنے لگے ۔ مگر اسی لمحے فرش پر رینگنے والے
کئی ناگ اُن کی ٹانگوں سے لپٹ گئے اور انہیں

نیچے کھینچنے لگے۔ یہ دیکھ کر وہ دونوں خوف سے چیخنے لگے۔ مگر ناگوں نے انہیں نہ چھوڑا اور انہیں نیچے کی جانب کھینچتے رہے۔ حتیٰ کہ آنگلو بانگلو نیچے گر پڑے۔ اُن کے گرتے ہی ناگ اُن کی ٹانگوں کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر رینگنے لگے۔ نجانے کیوں انھوں نے انہیں ڈسنے سے پرہیز کیا تھا۔

ناگوں کی اس حرکت سے وہ سمجھ گئے کہ ناگ دیوتا سے زبردستی منکا چھیننا ناممکن ہے۔ انہیں لازماً وہی طریقہ اپنانا پڑے گا جو کالی جادوگرنی نے بتایا تھا۔ وہ ناگ دیوتا کو بھینٹ دیئے بغیر منکا حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ آنگلو نے کہا۔ ”بھائی بانگلو کیوں نہ ہم ایک اور کوشش کریں ناگ ہمیں ڈستے تو ہیں نہیں۔ پھر اُن سے ڈرنا کیا۔“

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو آنگلو۔“ بانگلو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ ”جب اوکھلی میں سر دیا تو موصلوں کیا ڈر۔“

”ہاں۔ اور کیا۔ جب شادی ہی کرنی ہے

تو پھر جوتوں کا کیا ڈر۔ آؤ۔ با" آنکلو نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ دوبارہ بت والے چبوترے کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے مندر میں ایک آواز گونجی

"احمقو۔ کیوں اپنی موت کو آواز دے رہے ہو۔ اگر تم نے اب چبوترے پہ قدم رکھنے کی کوشش کی تو میرے غلام ناگ تمہیں ڈس کر ہلاک کر دیں گے اور ان کا ڈسا پانی بھی نہیں مانگتا۔"

"ہم پانی پئیں گے ہی نہیں۔" بانکلو نے جواباً کہا

مگر پھر یہ خیال آتے ہی کہ وہ اجنبی آواز ہے، اس پر خوف طاری ہو گیا اور سراسیمہ نگاہوں سے ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ آنکلو بھی حیران تھا کہ وہ آواز کہاں سے آ رہی تھی۔ مگر دونوں کو بولنے والا دکھائی نہ دیا

"منکا حاصل کرنا ہے تو ایک انسانی جان کی بھینٹ دو۔" پُر اسرار آواز دوبارہ

آتی اور وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گئے کہ وہ آواز بت سے خارج ہو رہی تھی۔

"جب تمہارے پاس انسانی جان کا انتظام ہو جائے تو اس کے ہاتھ پشت پر باندھ کر یہاں لے آنا اور یہاں کے کسی بھی ناگ سے اُسے ڈسوا دینا۔ تب تم منکا حاصل کر سکو گے" بت سے آواز آئی۔ "اب فوراً باہر نکل جاؤ۔ ورنہ یہ ناگ تمہیں ڈس کر ہلاک کر دیں گے۔ جلدی کرو۔"

ناگ دیوتا کے بت کی دھمکی سُن کر آنکلو بانکلو نے فوراً دروازے کی جانب چھلانگیں لگا دیں۔

اُن کے باہر نکلتے ہی مندر کا دروازہ ایک جھٹکے سے بند ہو گیا۔ اب انہیں ناگوں کی پھنکاریں بھی سنائی نہ دے رہی تھیں دونوں سُست انداز میں چلتے ہوئے ایک سایہ دار درخت کے نیچے آ بیٹھے۔

"اب انسان کا بندوبست کہاں سے کیا جائے؟" بانکلو نے مایوس لہجے میں کہا۔

دعا کرو اللہ میاں کوئی بدقسمت انسان ادھر بھیج دے۔" آنگلو بولا۔

"اور اگر ناگ دیوتا نے بدقسمت انسان کی قربانی قبول نہ کی تو۔؟" بانگلو نے پوچھا

"تو ہم کسی خوش قسمت انسان کو تلاش کریں گے۔" آنگلو نے کہا۔" آخر دنیا میں انسانوں کی کمی تو نہیں ہے نا۔"

"مگر ایک بات سمجھ میں نہیں آتی آنگلو،" بانگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"آ ہی نہیں سکتی۔" آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔" سمجھ صرف بڑے سر والوں کو آتی ہے جبکہ تمہارا سر ایک آلو بخارے سے زیادہ بڑا نہیں ہے۔"

"بکواس بند کرو۔!" بانگلو کو اُس پر غصہ آ گیا۔" مجھے سب سمجھ ہے۔"

"اچھا تو پھر بتاؤ کہ تربوز اور تربوز جیسے پیٹ میں کیا فرق ہے۔" آنگلو نے ہنس کر پوچھا

"پھر وہی بکواس۔!" بانگلو غرّایا۔" تم باز

نہیں آؤ گے ۔ ؟"
"اچھا یہی بتا دو کہ خوبانی اور خوبانی جیسے سر میں
کیا فرق ہے۔" آنگو بھلا کب باز آنے والا
تھا۔ بانگلو جواب دینے کی بجائے دوسری طرف
منہ کر کے بیٹھ گیا۔
"اچھا۔ تم ناراض ہوتے ہو تو میں بھی
نہیں بولتا۔" آنگلو منہ بنا کر بولا۔ "اور اب
میں جا رہا ہوں۔"
"کہاں ۔ ؟" بانگلو نے چونک کر پوچھا
"انسان کو تلاش میں تاکہ اُسے قربان کر
کے منکا حاصل کرسکوں۔" آنگلو نے اُٹھتے
ہوئے بتایا۔
"ٹھہرو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"
بانگلو نے کہا "میں بھی تلاش کروں گا۔"
"آؤ پھر۔ مگر جلدی کرو شام ہونے
والی ہے۔" آنگلو نے کہا
وہ دونوں ایک سمت چل پڑے۔ چلتے
چلتے وہ اُس مندر سے اتنی دور پہنچ گئے۔
کہ اب انہیں صرف مندر کا مینار ہی نظر

آ رہا تھا۔ مزید چند قدم چلنے کے بعد وہ ایک چشمے کے پاس جا پہنچے۔ وہ صاف ستھرے پانی کا چشمہ تھا۔ آنگلو چشمے سے چند فٹ دُور ایک درخت کے قریب بیٹھ کر سستانے لگا۔ بانگلو بھی کافی تھک گیا تھا۔ وہ پانی پینے کے لئے چشمے پر آیا مگر جونہی چشمے کے شفاف پانی میں اپنا عکس دیکھا، حیرت و خوشی سے اُچھل پڑا۔ وہ مڑ کر آنگلو کی طرف بڑھتا ہوا چیخا۔

"آنگلو ۔۔ آنگلو میں نے ایک آدمی تلاش کر لیا ہے۔"

"اوہ۔ کہاں ہے وہ۔؟" آنگلو نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ چشمے میں بیٹھا ہے۔" بانگلو نے خوشی سے ہانپتے ہوئے کہا۔ "بالکل میرا ہمشکل ہے۔"

"ٹھہرو۔ میں دیکھتا ہوں۔ کیا معلوم۔ تم جھوٹ بول رہے ہو یا سچ۔؟" آنگلو نے اُٹھتے ہوئے کہا

"خبردار۔ قدم وہیں روک لو۔" بانگلو دھاڑا۔ "وہ میرا شکار ہے۔ اُسے میں نے تلاش کیا ہے۔"

"مگر بانگلو۔ تمہیں اِدھر تو میں ہی لایا تھا۔" آنگلو نے آہستہ سے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ تلاش تو میں نے کیا ہے۔ تم تو آتے ہی مرے ہوتے کرلے کی طرح یہاں بیٹھ گئے۔" بانگلو بولا

"اچھا۔ میں تمہارے شکار کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ مگر مجھے دیکھنے تو دو۔" آنگلو نے پھر کہا

"بکواس بند کرو۔" بانگلو غصیلے لہجے میں بولا "تم نے پہلے بھی کتنی بار میری محنت پر ہاتھ صاف کیا ہے۔ نیلا ہرن میں نے شکار کیا اور تم نے مجھے تخت سے نیچے پھینک دیا۔ ممکن ہے آج بھی تم ایسا ہی کرو اور مجھے چشمے میں دھکا دے کر بھاگ جاؤ۔ میں تم پر ذرا بھی اعتماد نہیں کر سکتا۔"

آنگلو نے سوچا۔ فی الحال بانگلو سے جھگڑا نہ کیا جائے۔ شام ہو رہی ہے جب وہ سو جائے گا تو وہ اُس کے شکار کو پانی سے نکال کر ساتھ لے جائے گا اور بانگلو کو پتا بھی نہ چلے گا۔

دفعتاً بانگلو کو کوئی خیال آیا۔ وہ آگے بڑھا اور قریبی سرکنڈوں سے سرکنڈے توڑنے لگا مگر اُس کی نگاہیں برابر آنگلو پر جمی ہوئی تھیں کہ وہ کہیں اُٹھ کر چشمے پر نہ پہنچ جائے اُس نے کچھ سرکنڈے لئے اور چشمے پر پہنچا۔ پانی میں جھانکا تو اپنا عکس دیکھ کر خوش ہوا کہ اُس کا ہمشکل آدمی ابھی پانی میں ہی ہے۔ اُس نے پانی میں سرکنڈوں کو ڈبویا اور پھر وہیں بیٹھ کر گیلے سرکنڈوں سے ایک رسی تیار کرنے لگا۔

آنگلو نے چونک کر پوچھا۔ ”ارے کیا کر رہے ہو احمق؟“

”احمق تو تم خود ہو جو معمولی سی بات

بھی نہیں سمجھ سکتے ۔" بانگلو نے مسکرا کہا۔ ارے نادان ۔ میں یہ رسی تمہارے لئے تیار کر رہا ہوں ۔"

"مگر مجھے تو اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ ؟" آنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" رسی کو تمہاری ضرورت ہے نا ۔" بانگلو نے ہنس کر کہا ۔ " رات ہونے والی ہے۔ میں تمہیں اس رسی سے باندھ کر اطمینان سے سو جاؤں گا ۔ تاکہ تم میری غفلت میں چشمے سے میرے ہمشکل کو نکال کر فرار نہ ہو سکو ۔"

آنگلو اس کا منصوبہ سُن کر پریشان ہو گیا ۔ بانگلو چشمے کے کنارے بیٹھا بیٹھا رسی بنتا رہا ۔ کچھ دیر بعد آنگلو نے " بانگلو ۔ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے ۔ اگر تم اجازت دو تو میں ذرا چشمے پر آ کر پانی پی لوں ۔ ؟"

" خبر دار ۔ میں تمہارے کسی فریب میں

بولا۔"آج
نہیں آ سکتا۔" بانگلو جلدی سے
رات تم پیاسے ہی سونا۔"
"یار بانگلو۔ ایسا غضب تو نہ کرو۔
آخر میں تمہارا بھائی ہوں۔" آنگلو نے اُسے
رشتہ یاد دلایا۔
مگر اس وقت وہ اپنا دل پتھر کر چکا تھا۔
اُس نے غرا کر کہا
"میں نہیں جانتا بھائی وائی کو۔ پانی تمہیں
صبح سے پہلے نہیں مل سکے گا۔"
"اچھا جیسے تمہاری مرضی۔" آنگلو نے
مُردہ لہجے میں کہا۔
بانگلو بڑی توجہ سے چشمے پر پہرہ دے
رہا تھا تاکہ آنگلو اُس کے شکار کو چشمے
سے نہ نکال سکے۔ آنگلو سوچ رہا تھا کہ
اُسے کیا کرنا چاہیئے۔ اگر بانگلو نے اُس سے
پہلے جا کر ناگ دیوتا پر اپنا تلاش کردہ انسان
قربان کر دیا تو وہ منکے کا مالک بن جائے گا۔
اور اُس کی شادی چاندی سے ہو جائے گی۔
مگر وہ کنوارا ہی رہ جائے گا۔

شام کا اندھیرا پھیلنے سے پہلے ہی بانگلو رسی لے کر آنگلو کے قریب آ گیا۔ اُس نے رسی کا ایک سرا آنگلو کی ٹانگوں کے گرد لپیٹ کر اچھی طرح گانٹھ دے دی۔ پھر دوسرا پکڑ کر چشمے کے کنارے گیا اور زمین پر لیٹ گیا۔ مگر پھر کچھ سوچ کر اُٹھ بیٹھا۔

"میں آج کی رات بالکل نہیں سوؤں گا بلکہ جاگتا رہوں گا۔" اُس نے آنگلو سے کہا۔ "تمہاری جب بھی آنکھ کھلے سمجھنا میں پوری طرح جاگ رہا ہوں اور چشمے کے قریب آنے اور میرے ہمشکل کو نکالنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ اس چشمے میں غوطے دے دے کر مار ڈالوں گا۔ سمجھ گئے ہو۔؟"

"بالکل سمجھ گیا ہوں۔" آنگلو نے غصے سے دانت پیس کر کہا۔ "خدا نے چاہا تو تم کبھی جاگو گے ہی نہیں۔"

"بکواس بند کرو۔ اور آنکھیں بند کر کے سو جاؤ۔" بانگلو غرایا۔

آنگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔ بانگلو بیٹھا
رہا۔ کچھ دیر بعد ہی آنگلو کو نیند نے آ لیا۔
اور وہ سب کچھ بھول کر سو گیا۔ بانگلو نے
سوچا کہ آنگلو تو سو گیا ہے۔ اُسے بھی
اب آرام کرنا چاہیئے۔ اگر آنگلو نے کوئی
شرارت کرنے کی کوشش کی تو رسی کے
ہلنے سے وہ بھی جاگ جائے گا اور آنگلو سے
نپٹ لے گا۔ بس یہ خیال آتے ہی وہ
لیٹ گیا۔ چند لمحوں بعد اُس کے خراٹے
گونجنے لگے۔

رات کے پچھلے پہر آنگلو نے کروٹ لی
اور خشک ٹہنی اُس کے نیچے چرچرائی جس
سے اس کی آنکھ کھُل گئی۔ اُس نے اُٹھ
کر دیکھا تو بانگلو گہری نیند سو رہا تھا۔ اور
اُس کے خراٹے بلند ہو رہے تھے۔ آنگلو
نے کوشش کر کے اپنے پاؤں سے رسی
کھولی اور اُٹھ کر دبے پاؤں بانگلو کے
قریب آ کر اُس نے ایک زور دار مُکا
بانگلو کی کنپٹی پر رسید کیا اور بانگلو کے

خراٹے بند ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

بانگلو کو بے ہوش کرنے کے بعد آنگلو نے چشمے میں جھانکا مگر اُسے بانگلو کا ہمشکل پانی میں نظر نہ آیا۔ کیونکہ اُس وقت رات کا اندھیرا تھا۔ آنگلو کو بانگلو کی غلط بیانی پر بہت غصہ آیا۔

"احمق نے خواہ مخواہ مجھے رات بھر باندھے رکھا۔ یہاں تو کوئی آدمی نہیں۔" وہ اپنے آپ سے بولا۔

پھر اچانک اُس کے ذہن میں ایک اچھوتا خیال آیا۔ اس خیال کے آتے ہی اُس نے رسی پکڑی اور بانگلو کو اوندھے منہ زمین پر لٹانے کے بعد رسی سے اُس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیئے۔ اس کے

بعد وہ اطمینان سے صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔
جلد ہی صبح کا اجالا پھیلنے لگا۔ سورج نکلنے پر آنگلو نے کسی نہ کسی طرح بانگلو کا بھاری بھرکم جسم اپنی پشت پر لادا اور مندر کی طرف چل دیا۔ پشت پر بے ہوش بانگلو کا بوجھ ہونے کے سبب اس کی رفتار سست تھی۔ چنانچہ چند فرلانگ کا فاصلہ اُس نے ایک گھنٹے میں طے کیا اور مندر کے پاس پہنچ گیا۔ مندر کا دروازہ کھلا نظر آ رہا تھا اور اُس میں رینگنے والے ناگوں کی پھنکاریں بھی صاف سنائی دے رہی تھیں۔
آنگلو بے ہوش بانگلو کو اٹھائے مندر میں داخل ہوا اور بانگلو کو بت کے سامنے چبوترے کے نیچے اس طرح ڈال دیا جیسے وہ انسان کی بجائے مٹی کا ڈھیلا ہو۔ وہ کچھ دیر بانگلو کے قریب کھڑا ہانپتا رہا۔ پھر سوچتا رہا کہ اب بانگلو کو کس چیز سے قربان کرے۔ چند لمحوں بعد اُسے

بت کی بات یاد آئی ۔ اس نے کہا تھا کہ بھینٹ دینے کے لئے انسان ناگ سے ڈسوایا جاتے ۔

ناگ دیوتا کے بت کی بات یاد آتے ہی آنگلو نے جھک کر فرش پر رینگنے والے ناگوں میں سے ایک ناگ کو پکڑ لیا ۔ اور اُس کا پھن اپنے بائیں ہاتھ میں اچھی طرح قابو کر لیا ۔ ٹھیک اسی لمحے بانگلو کو ہوش آ گیا ۔ اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو خود کو مندر میں پاکر بہت حیران ہوا ۔ پھر اُسے احساس ہوا کہ اُس کے ہاتھ بندھے ہوتے ہیں ۔

"ارے آنگلو ۔ میں یہاں کیسے پہنچ گیا اور میرے ہاتھ کس نے باندھے ہیں ۔"

"تیرے باپ نے ۔" آنگلو نے ہنس کر جواب دیا ۔

"مذاق مت کرو ۔ اور یہ تو نے ناگ کیوں پکڑ رکھا ہے ۔ کہیں ڈس نہ لے تجھے ۔" بانگلو نے کہا ۔

آنگلو بولا۔ "یہ ناگ مجھے نہیں تمہیں ڈسنے کے لئے ہے سمندری کچھوے!"

"بکواس بند کرو۔ میں کچھوا ہوں تو تم سمندری بگلے ہو۔" بانگلو غرایا۔ "کیا تم نے مجھے باندھا ہے۔؟"

"ہاں۔ میں نے باندھا ہے۔ تم سے جو پہاڑ گرتا ہے گرا لو۔" آنگلو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو کیا تم نے چشمہ سے میرا ہمشکل نکال لیا تھا۔؟ بانگلو نے چونک کر پوچھا۔

"وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ تم نے خواہ مخواہ مجھے رات بھر باندھے رکھا۔ مگر اب میں تم سے اس کا انتقام لوں گا۔ میں تمہیں ناگ دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کے لئے یہاں لایا ہوں۔"

"تم ایسا نہیں کر سکتے مکار۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" بانگلو غصیلے لہجے میں بولا۔

"میں تمہیں ناگ دیوتا کی ہدایت کے مطابق

اس ناگ سے ڈسوا کر ناگ دیوتا کا منکا حاصل کروں گا اور کالی جادوگرنی کو منکا دے کر اُس کی لڑکی چاندی سے شادی کروں گا۔“ آنگلو نے ہنستے ہوتے کہا۔

”رحم کرو۔ رحم کرو آنگلو۔!“ بانگلو یکدم خوفزدہ ہو کر بولا۔ ”مجھے ناگ دیوتا کی بھینٹ نہ چڑھاؤ۔“

”بکواس بند کرو۔ میں شادی کرنا چاہتا ہوں اور شادی کے لئے منکا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور منکا حاصل کرنے کے لئے ناگ دیوتا کو تمہاری بھینٹ دینا ضروری ہے۔“

”آنگلو۔ رحم کرو تعبیث کے نیچے۔ اگر تم نے رحم نہ کیا تو میں تمہیں زندہ نہ چھوڑوں گا۔“ بانگلو پھر غصے میں آگیا۔ اب بھی رحم کر کے میرے ہاتھ کھول دو۔“

آنگلو اُس کی دھمکی سُن کر ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا بانگلو اُسے یوں دیکھنے لگا جیسے آنگلو کا دماغ چل گیا ہو۔

چند لمحے ہنسنے کے بعد آنگلو نے یکدم

خاموش ہو کر بانگلو کے پہلو میں ٹھوکر رسید کی اور کہنے لگا۔

"تم کسی رحم کے مستحق نہیں ہو۔ چلو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ناگ دیوتا تمہاری بھینٹ لینے لئے بہت بے چین ہے اور میرے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے کہ تمہیں اگلے پچھلے گناہوں کی معافی مانگنے کی مہلت دے سکوں۔"

بانگلو نے بڑی خونخوار نگاہوں سے آنگلو کو دیکھا۔ مگر وہ منکا حاصل کرنے کے لئے بہت بے چین تھا۔ اُس نے ہاتھ میں پکڑے ناگ کا پھن مضبوطی سے پکڑا اور آہستہ آہستہ اُسے بانگلو کی طرف بڑھانے لگا۔

جونہی ناگ کا پھن بانگلو کے قریب آیا، خوفزدہ بانگلو نے دہشت کے مارے آنکھیں بند کر لیں مگر پھر اُس وقت اس کی طویل چیخ سے مندر گونج اٹھا جب آنگلو کے ہاتھ میں پکڑے ناگ نے اُسے شانے پر ڈس لیا تھا۔ آنگلو نے پیچھے ہٹا کر ناگ کو فرش پر چھوڑ دیا۔

اسی لمحے بانگلو منہ کے بل فرش پر گر پڑا۔ مگر آنگلو نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اُس کی نگاہیں تو ناگ دیوتا کے بت کے منہ پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحے ہی گزرے تھے کہ بت کا منہ اپنے آپ کھل گیا اور اس میں سے ایک دودھیا سفید اور انڈے جتنا منکا نکل کر آنگلو کے جسم پر آ گرا۔

آنگلو نے جھپٹ کر سفید منکا اٹھا لیا۔ اور خوشی سے قلقاریاں مارتا ہوا مندر سے نکل آیا۔ خوشی سے اُس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے اور اس جانب دوڑتا جا رہا تھا جدھر رنگو جن نے انہیں اُتارا تھا۔ جلدی وہ اس مقام پر پہنچ گیا مگر وہاں رنگو جن موجود نہیں تھا۔ نہ ہی اس کی موجودگی کے آثار تھے۔

"ارے رنگو جن۔ کہاں ہو تم۔ آؤ مجھے کالی جادوگرنی کے پاس لے چلو۔ میں نے ناگ دیوتا کا منکا حاصل کر لیا ہے اور اب میری چاندی سے ضرور شادی ہو گی۔"

لیکن کتنی صدیاں گزرنے کے بعد بھی رنگو
میں نمودار ہوا۔ نجانے وہ کہاں تھا۔

خـتم شـد

آنگلو بانگلو اور
آدم خور جزیرہ

[illegible]

آنگلو بانگلو اور آدم خور جزیرہ

مصنف عارف ندیم

کیا آنگلو چاندی سے شادی کرنے میں کامیاب ہو گیا ——— ؟

☆ ناگ کے ڈسنے کے باوجود بانگلو کیسے بچ نکلا ——— ؟

کیا آنگلو کو لینے کے لئے رنگو جن واپس آیا ——— ؟

☆ آنگلو بانگلو آدم خور جزیرہ پر کیسے پہنچے اور وہاں انہوں نے کیسی کیسی حرکتیں پھیلائیں ——— ؟

☆ آدم خور جزیرے کے سپہ سالار کھونٹا کا آنگلو بانگلو سے خونی مقابلہ۔ جیت کس کی ہوئی ——— ؟
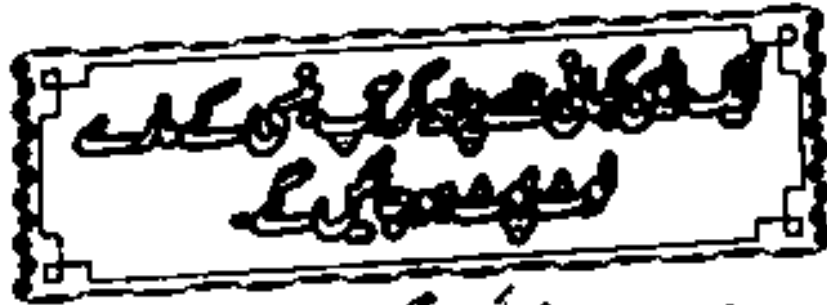
[illegible]

شائع ہو گئی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
احمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو اور

آدم خور جزیرہ

آنگلو بانگلو کا قہقہوں سے بھرپور دلچسپ کارنامہ نمبر ۱۳

آنگلو بانگلو

اور آدم خور جزیرہ

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور

[illegible]
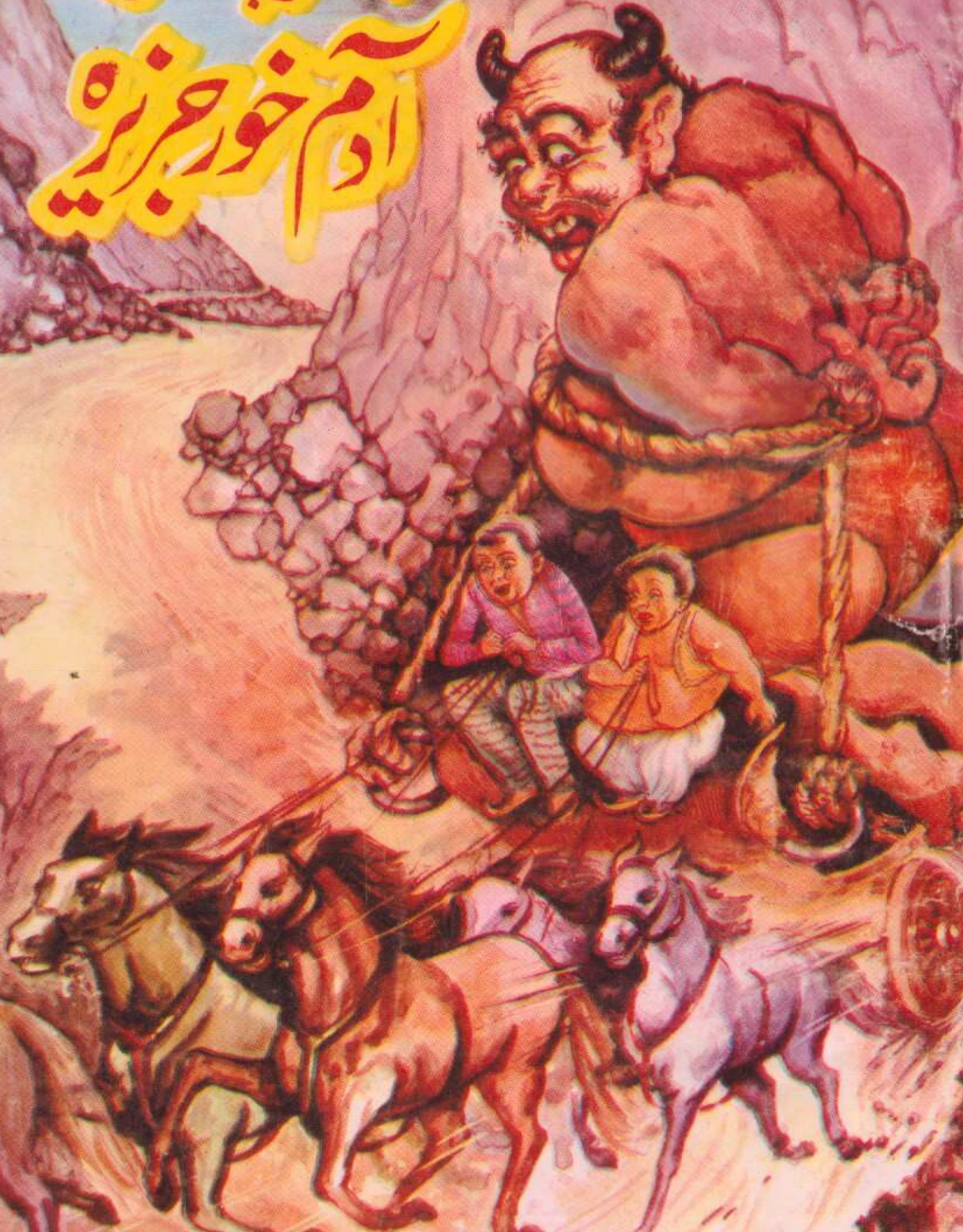
ناشران ------ اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 25/- روپے
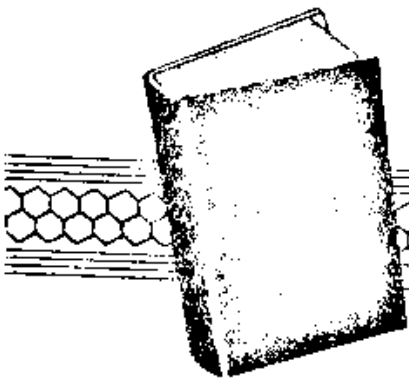
بانگلو ناگ کے ڈسنے پر درد سے چیخ کر
فرش پر لڑھک گیا اور اس پر چند لمحوں
کے لیے بے ہوشی طاری ہوتی چلی گئی۔ جب اُسے
ہوش آیا تو وہ خود کو زندہ پا کر حیران رہ
گیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ زندہ ہے
مگر پھر آنگلو کو موجود نہ پا کر وہ اچھل پڑا۔
آنگلو مندر سے غائب تھا۔ اور یہ بات بانگلو
کے لیے خاصی تشویشناک تھی۔ اس نے ناگ دیوتا
کے بت کی طرف دیکھا مگر اس کا منہ بند
تھا۔ اسے خیال آیا کہ آنگلو منکا حاصل کر چکا
ہو گا۔ اسی لیے وہ اسے مردہ سمجھ کر یہیں

چھوڑ گیا۔

بس یہ خیال آتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہوگیا غصے کے مارے اس کی اندر کو دھنسی ہوئی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ اس کے ہاتھ ابھی تک پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ اس نے ناگ دیوتا کے بت کی طرف دیکھا اور نفرت سے ہونٹ سکوڑ کر غصیلے لہجے میں بولا۔

"ناگ دیوتا ——— کیا تم نے آنگو کو اپنا منکا دے دیا ہے ———؟"

"ہاں ———!" پراسرار غیبی آواز نے جواب دیا۔ "کیونکہ میں نے قربانی قبول کر لی تھی مگر تمہاری قسمت اچھی تھی کہ زندہ بچ گئے۔ بہرحال اب تم مزید ایک لمحہ بھی یہاں نہیں رک سکتے۔ فوراً مندر سے نکل جاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔"

"ارے واہ ——— بڑے آئے ہمدرد ———" بانگلو ہاتھ نچا کر بولا۔ "اگر تمہیں میری بہتری عزیز ہوتی تو تم اس خبیث کو منکا نہ دیتے ———"

دفعتاً بے شمار سانپ بانگلو کی ٹانگوں سے لپٹ گئے اور بانگلو خوف سے چیخنے لگا۔ مگر سانپوں

پر اس کی چیخ و پکار کا کوئی اثر نہ ہوا اور انہوں نے بانگلو کو نیچے گرانے کے بعد دروازے کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔ مندر سے باہر آنے پر سادھوں نے بانگلو کی ٹانگیں چھوڑ دیں اور واپس مندر میں جانے لگے۔

یہ دیکھ کر بانگلو کا خوف قدرے کم ہوا اور اسے دوبارہ آنگلو پر غصہ آنے لگا جس نے منکا حاصل کرنے کے لیے اسے ناگ دیوتا کی بھینٹ چڑھا دیا تھا اور منکا حاصل کرنے کے بعد گدھے کے سر سے سینگوں کی مانند غائب ہو گیا تھا۔

بانگلو نے اِدھر ادھر دیکھا مگر اسے آنگلو کہیں نظر نہ آیا۔ پھر اس کی نگاہ ایک بھاری پتھر پر پڑی اور وہ تیزی سے پتھر کے پاس پہنچ گیا۔ پتھر کا ایک کنارہ کافی باریک اور تیز دھار تھا۔ بانگلو ہاتھوں پر بندھی رسی کاٹنے کے لیے رسی پتھر کے تیز کنارے پر رگڑنے لگا۔ جلد ہی رسی کٹ گئی۔ اور بانگلو کے ہاتھ آزاد ہو گئے۔ اس نے دونوں کلائیوں کو مسلا اور اس

جانب چل پڑا جہاں اس جن نے ملنا تھا۔
وہاں پہنچا تو زنگو جن نظر نہ آیا۔ اسے موجود
نہ پا کر وہ اور پریشان ہو گیا۔ اسے خیال آنے
لگا کہ یقیناً زنگو جن آنگلو کو لے کر واپس
کالی جادوگرنی کے محل چلا گیا ہو گا اور کالی
جادوگرنی آنگلو سے ناگ دیوتا کا منکا لے کر
اس کی شادی اپنی بیٹی چاندی سے کر رہی
ہو گی۔
یہ خیال آتے ہی وہ غم و غصہ کی آگ میں
جلنے لگا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے مٹکے
جیسے پیٹ پر اور دوسرا ہاتھ اپنے منہ پر
رکھا اور چیختی ہوئی آواز میں بولا۔
" زنگو جن ——— زنگو جن ——— ارے زنگو کے
بچے کہاں مر گئے ہو ——— ؟ "
مگر زنگو جن نہ ظاہر ہوا اور نہ جواب
دیا۔ بانگلو گھبرا گیا کہ اب کیا ہو گا۔ وہ اس
اجاڑ بیابان علاقے میں تنہا کیسے رہ سکتا تھا
کہیں کوئی بلا نہ اُسے ہڑپ کرنے آ جائے
ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک زنگو جن

نمودار ہوا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو بانگلو — تمہارا بھائی آنگلو کہاں ہے ـــ؟" رنگو جن نے پوچھا اس وقت وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔

"خبردار رنگو — اس مطلب پرست — اور بے رحم آنگلو کو میرا بھائی مت کہو —" بانگلو غرا کر بولا۔ "اس خبیث نے منکا حاصل کرنے کے لیے میری قربانی دے کر میرے غصے کو ہوا دی ہے۔ میں آنگلو سے اس کا بھیانک انتقام لوں گا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے؟"

"نہیں — میں تو چند منٹ کے لیے پرستان چلا گیا تھا۔ ابھی آ رہا ہوں —" رنگو جن نے کہا۔

"لعنت ہے تم پر —" بانگلو غرایا۔ اگر اس نے ہم سے پہلے کالی جادوگرنی کے پاس پہنچ کر چاندی[1] سے شادی کر لی تو میرا کیا بنے گا۔ تم فوراً مجھے کالی جادوگرنی کے پاس پہنچاؤ۔

---

[1] اس کے لیے "آنگلو بانگلو اور مردہ بستی" ملاحظہ کیجیے۔

"نہیں ـــــ!" زنگو جن سخت لہجے میں بولا۔ مجھے جادوگرنی نے حکم دیا تھا کہ جب تک تم لوگ منکا نہ حاصل کر لو اس وقت تک تمہیں واپس نہ لاؤں ـــــ آؤ اسے تلاش کرتے ہیں۔"

"اچھا ـــــ!" بانگلو نے اپنا خوبانی جیسا سر ہلا کر کہا۔ "آؤ ـــــ مگر اسے تلاش کہاں کرو گے ـــــ؟"

"وہ ابھی اسی علاقے میں کہیں ہو گا۔ کیونکہ میری مدد کے بغیر وہ کالی جادوگرنی کے پاس نہیں پہنچ سکے گا۔"

وہ دونوں آنگلو کی تلاش میں پیدل ہی ایک طرف چل دیئے۔ مگر چند قدم چلنے کے بعد ہی بانگلو تھک کر زمین پر بیٹھ گیا۔ زنگو جن نے اس کی طرف دیکھا اور غصیلے لہجے میں بولا۔

"کیا ہوا؟ بیٹھ کیوں گئے ہو ـــــ؟"

"تھک گیا ہوں ـــــ" بانگلو نے کہا۔ "اب تم گدھے بن جاؤ تاکہ میں تم پر سوار ہو

جاؤں۔ مجھ سے پیدل نہیں چلا جاتا۔“
رنگو جن نے دانت پیسے پھر یکدم ایک گھوڑے میں تبدیل ہو گیا۔ اس گھوڑے کی آٹھ ٹانگیں تھیں۔ گھوڑے یعنی رنگو جن نے بانگلو سے کہا۔
”آؤ میری پشت پر سوار ہو جاؤ ——“
بانگلو جلدی سے اٹھا اور خوشی خوشی رنگو جن کی پشت پر سوار ہو گیا۔ رنگو جن تیزی سے ایک طرف دوڑنے لگا۔
چند لمحوں بعد وہ سمندر کے کنارے جا پہنچے۔ مگر آنگلو وہاں بھی نظر نہ آیا۔ بانگلو سوچنے لگا کہ آنگلو کہاں چلا گیا۔ کہیں اسے کوئی بلا تو نہیں کھا گئی۔ ٹھیک اسی لمحے ایک دہشت زدہ سی چیخ سنائی دی اور بانگلو ڈر کر رنگو جن کی پشت سے چمٹ گیا۔

زنگو جن کو مقررہ مقام پر نہ پا کر آنگو
نے اسے کئی بار پکارا مگر زنگو جن نہ
آیا۔ تب وہ مایوس ہو کر خود ہی ایک
طرف چل دیا۔
ناگ دیوتا کا منکا اس کے ہاتھ میں تھا او
وہ سوچ رہا تھا کہ اگر زنگو جن نے اسے
کالی جادوگرنی کے پاس نہ پہنچایا تو اس ک
چاندی سے شادی نہ ہو سکے گی۔ اور اگ
شادی نہ ہو سکی تو وہ اپنے بچوں کا با
بھی نہیں بن سکے گا۔ اسے رہ رہ کر زنگو ج
پر غصہ آ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے

شادی میں دیر ہو رہی ہے۔ اگر ناگ دیوتا کا منکا باسی ہو گیا تو کالی جادوگرنی اپنی لڑکی سے اس کی شادی نہیں کرے گی۔

چلتے چلتے وہ سمندر کے کنارے جا پہنچا مگر اچانک ہی اس کے کانوں میں گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی۔ اور وہ چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

پھر یہ دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے کہ عقب کی جانب سے بانگو ایک تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا۔ آنگو نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر قریبی جھاڑیوں میں گھس گیا۔

چند لمحوں بعد بانگو کا گھوڑا وہاں آ رکا اور بانگو اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ آنگو نے سوچا کہ بانگو کو خوفزدہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ وہاں سے چلا جائے۔

ابھی وہ منصوبہ بنا ہی رہا تھا کہ اچانک اپنے پیچھے سرسراہٹ کی تیز آواز سن کر وہ چونکا۔ اس نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو

خوف کے مارے اس کی چیخ نکل گئی۔ اس کے عقب میں ایک نہایت خونخوار مگرمچھ پہنچ چکا تھا۔

خوف سے آنگلو کی گھگھی بندھ گئی اور وہ کانپنے لگا۔ کانپتے ہاتھ میں ناگ دیوتا کا منکا قابو نہ رہ سکا۔ اور ریت پر گر پڑا۔ منکا دیکھ کر مگرمچھ آگے بڑھا اور اپنا بھاڑ سا منہ کھول دیا۔ اس کے جبڑے اور اس کے لمبے نوکیلے دانتوں کی قطاریں دیکھ کر آنگلو دہشت کے مارے مڑ کر بھاگ اٹھا۔

بانگلو جو اس کی چیخ سن کر گھوڑے زنگوجا کی پشت سے چمٹ گیا تھا۔ آنگلو کو دیکھ کر حیرت سے چونکا اور دوسرے ہی لمحے اس نے گھوڑے سے چھلانگ لگا دی۔ وہ دوڑا آنگلو کے راستے میں آ کھڑا ہوا۔ آنگلو خوف سے آنکھیں بند کیے سرپٹ دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچا ہی تھا کہ بانگلو نے ٹانگ اڑا دی۔ آنگلو کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ منہ کے بل ریت پر آ رہا۔ ریت پر
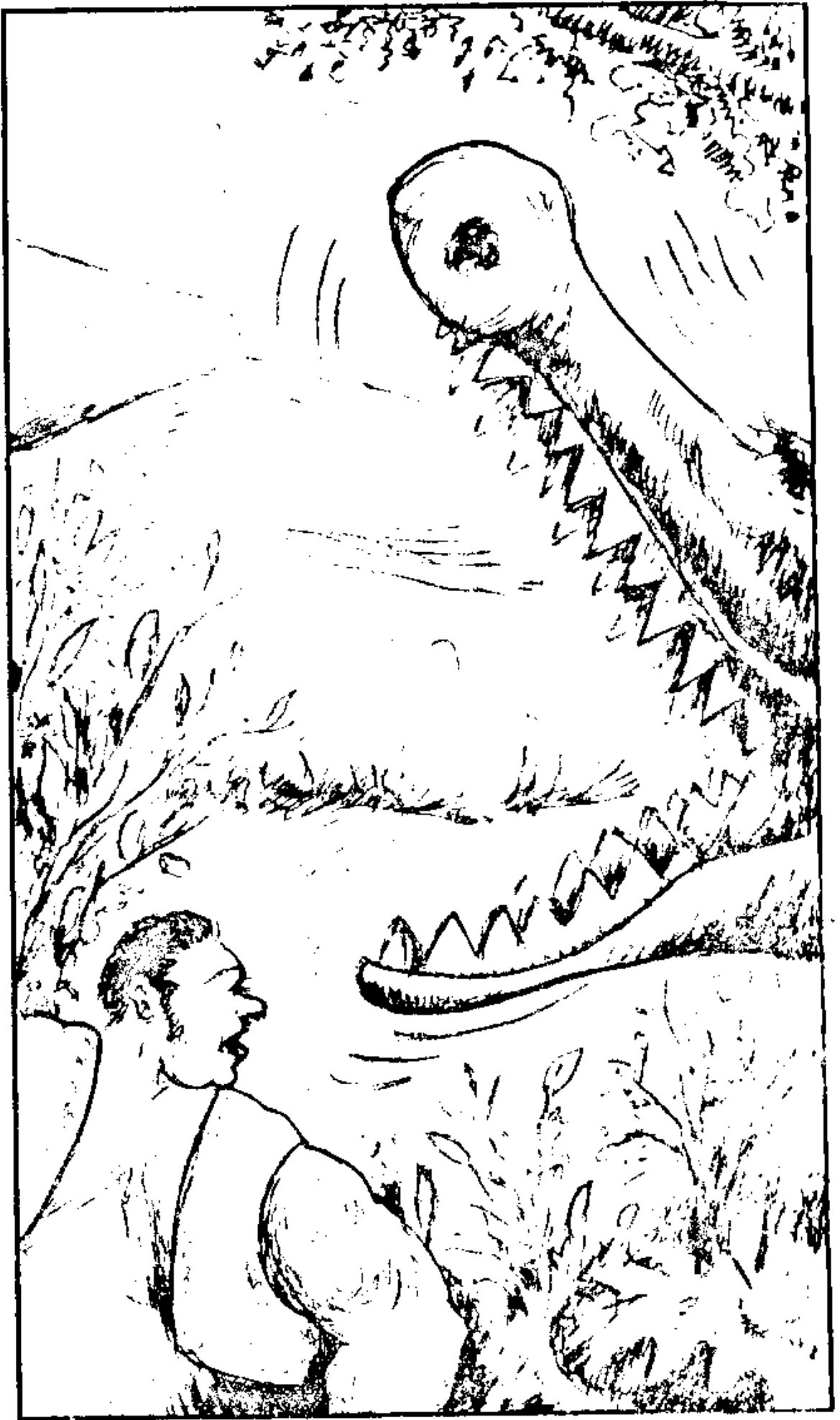
گرنے سے اس کے منہ میں ریت بھر گئی اور
وہ پھوں پھوں کرنے لگا۔
بانگلو فوراً اس کی پشت پر چڑھ بیٹھا اور
غصیلے لہجے میں کہنے لگا۔
"اب بول بیٹے کیسے مجھے ناگ سے ڈسوا کر
بھاگ گیا تھا۔ میں تمہیں آج زندہ نہیں
چھوڑوں گا۔"
وہ بانگلو کی پشت پر گھونسے رسید کرنے
لگا۔ آنگلو چیختا ہوا بولا۔
"مجھے معاف کر دو بانگلو مجھے معاف کر
دو۔ ورنہ ——!"
"ورنہ کیا کر لے گا تو ——!" بانگلو نے
غرا کر پوچھا۔
"میں تمہارا گھوڑا لے کر بھاگ جاؤں گا"
آنگلو بولا۔ اور تم یہیں سڑتے رہو گے۔"
"تم اسے نہیں لے جا سکتے۔ وہ زنگو جن
ہے ——" بانگلو نے ہنس کر کہا۔ "اور اس
وقت میرے تابع ہے۔"
"وہ کس طرح ——؟" آنگلو نے حیرت سے

پوچھا۔

"میں نے اسے کہا گھوڑا بن جاؤ تو وہ گھوڑا بن گیا۔" بانگو نے بتایا مگر پھر آنگو کی غداری یاد آتے ہی چیخا۔ آنگو! مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں قیامت تک معاف نہیں کر سکتا۔

"کیوں ـــــ میں نے کیا جرم کیا ہے ـــ؟" آنگو نے غرا کر پوچھا۔

"تم نے ـــــ تم نے مجھ سے دھوکا کیا۔ مجھے ناگ دیوتا کی بھینٹ چڑھایا اور ناگ دیوتا سے منکا لے کر فرار ہو گئے۔" بانگو نے اس کی کمر میں مکا رسید کرتے ہوئے کہا بتاؤ کہاں ہے وہ منکا۔ نکالو۔"

"ارے بھائی رنگو جن ـــــ مجھے اس ٹمکے سے بچاؤ ـــــ" آنگو گھوڑے کو دیکھ کر چیخا۔

"نہیں ـــــ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔" رنگو جن نے کہا۔"یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے۔ البتہ میں تم میں سے ایک کو

کالی جادوگرنی کے پاس پہنچا سکتا ہوں مگر منکے کے بغیر نہیں ۔۔۔۔۔"

"منکا ۔۔۔۔۔ اوہ ۔۔۔۔۔ وہ تو جھاڑیوں میں گر پڑا تھا ۔" آنگلو جلدی سے بولا ۔

"بکواس بند کرو ۔ مجھے اُلّو بناتے ہو ۔۔۔۔۔" بانگلو آنکھیں نکالتا ہوا بولا ۔"منکا تمہارے پاس ہی ہے ۔ نکالو جلدی کرو ۔۔۔۔۔"

"یقین کرو بانگلو بھائی ۔ منکا جھاڑی میں پڑا ہے ۔ آؤ تمہیں دکھاؤں ۔۔۔۔۔" آنگلو نے بھی غصے سے کہا ۔

بانگلو اس کی پُشت پر سے اُترتا ہُوا بولا "اگر یہ جھوٹ ہوا تو تمہیں سمندر میں پھینک دوں گا ۔"

" آنگلو اُٹھ کر اس کے ساتھ جھاڑیوں کی طرف چل دیا ۔ مگر پھر خونی مگر مچھ کا خیال آتے یکدم خوفزدہ ہو گیا ۔

" بانگلو ۔۔۔۔۔ وہاں تو ایک خونخوار مگرمچھ بیٹھا ہے ۔ اس کی دہشت سے ہی میرے ہاتھ سے منکا گر پڑا تھا ۔" آنگلو نے بتایا ۔

"کیا کہا مگر مجھ ——!" بانگلو خوفزدہ ہوتا ہُوا بولا۔

"ہاں —— اس نے مجھے نگلنے کی کوشش کی تھی اور میں چیخ مار کر دوڑ پڑا تھا ——" آنگلو نے کہا۔ ایسا کرتے ہیں رنگو جن کو منکا اٹھانے بھیجتے ہیں۔"

"نہیں —— وہ کمبخت منکا حاصل کر کے فرار ہو جائے گا اور منکا کالی جادوگرنی کو پیش کر کے چاندی سے شادی کر لے گا۔ ہم یہیں دھکے کھاتے رہ جائیں گے۔" بانگلو نے اس کی تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا

"اچھا —— آؤ پھر —— ہم دونوں چلتے ہیں" آنگلو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

وہ دونوں دوبارہ ان جھاڑیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ دفعتاً بانگلو کو کوئی خیال آیا اور وہ رک گیا۔

"کیا بات ہے —— کیا تم پھر ڈر گئے؟" آنگلو نے منہ بنا کر پوچھا۔

"نہیں —— مگر پہلے یہ فیصلہ کر لیا جائے

کہ منکا کون لے گا ــــ؟" بانگلو نے کہا۔
آنگلو نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔" منکا میرا
ہے۔ ناگ دیوتا نے مجھے دیا تھا۔ میں ہی لوں
گا ــــ"
"بکواس بند کرو ــــ" بانگلو کو غصہ آ گیا
"منکا میرا ہے۔ کیونکہ مجھے ڈسوانے سے ہی منکا
تمہیں ملا تھا۔ منکا صرف اور صرف میں لوں
گا۔ تمہارا اس پر ذرا بھی حق نہیں ہے۔ زیادہ
گڑ بڑ کی تو میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا
اور تم اکیلے منکا حاصل نہیں کر سکو گے۔"
"سنو ــــ کیوں نہ ہم منکا آدھا آدھا کر
لیں ــــ" آنگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔ آدھا
تمہارا اور آدھا میرا۔ دونوں خوش رہیں گے۔
"نہیں ــــ یہ نہیں ہو سکتا۔ اس طرح
تو ہماری شادی بھی آدھی ہو گی اور
آدھی بیوی تمہیں ملے گی اور آدھی مجھے ــ
بانگلو نے اس کی تجویز رد کرتے ہوئے کہا
"اچھا ــــ بھاڑ میں جاؤ ــــ" آنگلو نے
غصیلے لہجے میں کہا۔" وہ دیکھو مگرمچھ واپس

ہاں میں جا رہا ہے۔ اب میں تنہا ہی منکا
اٹھا لوں گا ——"

بانگلو نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ خوفناک مگرمچھ
پانی کی طرف جا رہا تھا۔ اسے خطرہ ہوا کہ
آنگلو اب واقعی اکیلا جا کر منکا اٹھا لے گا
چنانچہ وہ خود ہی جھاڑیوں کی جانب دوڑ پڑا۔
اور آنگلو نے فوراً ہی ہاتھ بڑھا کر اس
کی ٹانگ پکڑی اور کھینچ ڈالی۔ بانگلو منہ کے
بل ریت پر گرا اور کراہنے لگا۔ آنگلو جھاڑیوں
کی طرف لپکا۔ بانگلو بھی جلدی سے اُٹھ کر
اس کے پیچھے دوڑا۔

آنگلو کے قدم کافی لمبے تھے اِس لیے وہ
بانگلو سے پہلے وہاں پہنچا۔ جہاں اس کے ہاتھ
سے منکا گرا تھا۔ لیکن اب اس جگہ سے منکا
غائب تھا۔ بانگلو بھی وہاں پہنچ گیا۔ وہ بُری
طرح ہانپ رہا تھا۔

"کہاں ہے منکا ——؟" اس نے ریت پر
ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔
"شاید اڑ گیا ہے یا زمین میں دفن ہو

گیا ہے۔" آنگلو نے غمزدہ لہجے میں کہا۔
"تم جھوٹ بکتے ہو۔ منکا یقیناً تمہارے پاس
ہے۔" بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
اور آنگلو کی تلاشی لینے لگا۔ مگر منکا اس
کے پاس ہوتا تو ملتا۔ آنگلو سوچتا ہوا بولا۔
"یقیناً منکا مگرمچھ لے گیا ہے۔ مجھے پہلے ہی
اس کی نیت پر شک تھا۔"
"اوہ ــــ اب کیا ہو گا آنگلو ــــ" بانگلو
بوکھلا کر بولا۔" وہ کمبخت مگرمچھ کالی جادوگرنی
کو منکا دے کر اس کی بیٹی سے شادی کر
گا ــــ"
"نہیں ــــ میں اس خبیث مگرمچھ کو ایسا
نہیں کرنے دوں گا۔" آنگلو غرایا۔" میں اس کے
جبڑے توڑ دوں گا۔ وہ کون ہوتا ہے چاند
سے شادی کرنے والا۔"
بانگلو سر پکڑ کر زمین پر بیٹھتا ہوا بولا
"میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا کہ
کروں ــــ؟"
"تمہاری سمجھ تمہاری طرح موٹی ہے۔" آنگلو

ہنس کر کہا۔

"اور تمہاری کونسی پتلی ہے تربوز کے سر والے ——" بانگلو نے جل کر کہا۔

"سنو ——!" دفعتاً آنگلو چونک کر بولا۔ "ہم رنگو جن کے پاس چلتے ہیں۔ ممکن ہے وُہ مگرمچھ سے ہمیں منکا واپس دلا دے ——"

"ہاں —— یہ بہتر رہے گا۔ آؤ کہیں وُہ بھی غائب نہ ہو جائے۔" بانگلو نے جلدی سے کہا۔

وہ دونوں رنگو جن کی طرف چل دیئے

رنگو جن دور سے انہیں لڑتے جھگڑتے د
رہا تھا۔ وہ ابھی تک گھوڑا بنا ہوا تھا۔ مگ
جب اس نے ان دونوں کو اپنی جانب آ
دیکھا، تو اپنی اصل شکل میں آ گیا۔ وہ دو
اس کے قریب آئے اور رونے لگے۔
"کیا ہوا تمہیں ــــ کیوں رو رہے
ــــ؟" رنگو جن نے حیرت سے پوچھا۔
"کیا بتاؤں رنگو بھائی۔ کچھ سمجھ میں نہیں
آتا ــــ" بانگلو نے آنکھیں پونچھتے ہوئے کہ
"کیا سناؤں رنگو بھائی۔ مگر مجھ کو عقل ن
آئی ــــ" آنگلو نے بھی اسی انداز میں کہا

"کیا ہوا مگرمچھ کو ـــــ؟" زنگو جن غرایا۔ "سیدھی طرح بتاؤ۔"

"وہ ہمارا منکا لے کر سمندر میں چلا گیا۔" آنگلو نے کہا۔

"اور ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں وہ چاندی سے شادی نہ کر لے۔" بانگلو نے اندیشہ ظاہر کیا۔

زنگو جن ان کی بات سُن کر چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی حالت دیکھ کر آنگلو بانگلو گھبرا گئے کہ کہیں زنگو جن بے ہوش تو نہیں ہو رہا۔ مگر فوراً ہی زنگو جن نے آنکھیں کھول دیں اور آنگلو بانگلو نے اطمینان کا سانس لیا۔

"آنگلو ـــــ بانگلو ـــــ میں نے معلوم کر لیا ہے ـــــ" زنگو جن نے کہا۔

"اوہ ـــــ کیا معلوم کر لیا ہے؟" آنگلو نے یوں گھبرا کر پوچھا جیسے زنگو جن اس کے کسی راز سے واقف ہو گیا ہو۔

"ناگ دیوتا کا منکا کہاں ہے ـــــ؟" زنگو جن

نے مسکرا کر کہا۔
"اچھا ــــــ!" بانگلو نے حیرت کا اظہار کیا۔
"معلوم کر لیا ہے تو مجھے منکے تک پہنچا دو۔"
"یا منکا مجھ تک پہنچا دو رنگو بھائی ــــــ"
آنگلو نے جھٹ سے کہا۔
"یا اس کا منکا توڑ ڈالو ــــــ!" بانگلو نے غصے سے آنگلو کو گھورتے ہوئے اس کی گردن کی طرف اشارہ کر کے جن سے کہا۔
"میں کچھ نہیں کر سکتا احمقو ــــــ" رنگو جن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "تم نے اپنی حماقتوں سے اپنا قیمتی اور نایاب منکا کھو دیا ہے۔ جسے تم دوبارہ حاصل نہیں کر سکتے۔"
"کیوں نہیں کر سکتے ــــــ؟" آنگلو نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔
"ارے کیسے نہیں کر سکتے ــــــ؟" بانگلو بھی طنزاً ہاتھ نچا کر بولا۔
ان کی جلی کٹی باتیں سن کر رنگو جن کو غصہ آ گیا۔ وہ انہیں خونخوار نظروں سے گھورتا ہوا دھاڑا۔

"بکواس بند کرو نامعقولو ــــ منکا مگرمچھ کے پیٹ میں ہے اور مگرمچھ یہاں سے سینکڑوں میل دُور گہرے سمندر میں پہنچ چکا ہے۔ اگر تم نے منکا حاصل کرنا ہے تو تمہیں مگرمچھ کے تعاقب میں جانا پڑے گا۔ اور اسے ہلاک کر کے اس کے پیٹ سے منکا نکال لانا ہو گا۔ منکے کے بغیر کالی جادوگرنی چاندی سے تمہاری شادی ہرگز نہیں کرے گی ــــ"

آنگلو بانگلو اس کی بات سُن کر فکر مند ہو گئے۔ اور احمقانہ انداز میں ٹہلنے لگے۔ آنگلو نے پشت پر اور بانگلو نے سینے پر ہاتھ باندھ رکھے تھے۔ آنگلو زنگو جن کے پیچھے ٹہل رہا تھا جب کہ بانگلو اس کے سامنے ٹہلتا ہوا کبھی کبھی رک کر اُسے گھورنے لگتا تھا۔ زنگو جن انہیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو گئے ہوں۔ دفعتاً بانگلو رک کر آنگلو سے بولا۔

"آنگلو ــــ اس بدبخت کو کیا سزا دی

جائے ——؟"

اسے زمین پر گرا کر اس کے پیٹ پر چہل قدمی کرنی چاہیئے——" آنگو نے بغیر سوچے سمجھے جواب دیا۔

رنگو نے ان کی بات سنی تو غصیلے لہجے میں بولا "کس کی بات کر رہے ہو۔ کسے گراؤ گے——؟"

مگر ان دونوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ بانگو نے آنگو سے کہا۔

"آنگو تمہارا سر بالکل گیند کی مانند ہے تم اس کے پیٹ میں ٹکر رسید کر کے اس کا پیٹ پھاڑ سکتے ہو۔"

"اور تمہارا مکا بالکل ہتھوڑے کی مانند ہے۔ ایک مکا رسید کر کے اس کی ناک پلپلی کر سکتے ہو——" آنگو نے ٹہلتے ہوئے کہا۔

"مگر یار—— تمہاری ٹانگیں کافی لمبی ہیں۔ تم اس کے پیٹ پر اچھل کر اس

کا پیٹ بآسانی پھاڑ سکتے ہو اور اس کا کلیجہ کافی لذیذ ہو گا ——" بانگلو نے رائے دی۔

"احمقو —— میں پوچھتا ہوں کس کی بات کر رہے ہو۔ کس کا پیٹ پھاڑو گے ——؟" زنگو جن نے پوچھا۔

"آنگلو —— اسے بتاؤ کہ ہم نے نیلا ہرن کیسے شکار کیا تھا ——" بانگلو نے جلدی سے کہا۔

"ارے تم بھی اسے بتا دو کہ ہم نے مردہ دیوؤں کو کیسے ذبح کیا تھا ——" آنگلو نے غرا کر کہا۔

بانگلو نے زنگو جن کو گھورتے ہوئے کہا بتاؤں تجھے ——؟"

زنگو جن ان کی باتیں سُن سن کر گھبرا گیا تھا۔ اس نے دل میں سوچا کہ نیلے ہرن اور مردہ دیوؤں کو ہلاک کرنے والے اسے بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو

جائے۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"تم دونوں بکواس کرتے رہو۔ میں تو چلا اب میرا تمہارا ساتھ کبھی نہیں ہو سکتا۔"

اتنا کہہ کر اس نے آنکھیں بند کیں اور یکدم غائب ہو گیا۔ آنگلو بانگلو چلائے۔ "ارے ٹھہرو ــــ خدا کے لیے مت جاؤ۔"

مگر انہیں کوئی جواب نہ ملا اور نہ دوبارہ رنگو جن نمودار ہوا۔ وہ جا چکا تھا۔

زنگو جن کے جانے کے بعد وہ دونوں تنہا رہ گئے۔ سارا دن وہ ایک دوسرے سے جھگڑتے رہے۔ آنگلو بانگلو سے کہتا کہ زنگو جن اس کی وجہ سے ناراض ہو گیا اور بانگلو آنگلو کو الزام دیتا کہ اس کی وجہ سے زنگو روٹھ کر بھاگ گیا۔ مگر جب شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تو وہ زنگو جن کالی جادوگرنی اور چاندی کو بھول کر اس فکر میں مبتلا ہو گئے کہ یہ اندھیری رات کیسے گزاری جائے کہیں کوئی مگرمچھ نہ انہیں ہڑپ کر لے۔ ویران ساحل اور شور مچاتی سمندری لہروں سے ان کے

دل دہل رہے تھے۔
دفعتاً انہیں ایک کشتی نظر آئی جو سمندر کی سطح پر تیرتی ہوئی ساحل کی جانب آ رہی تھی۔ کشتی دیکھ کر دونوں خوشی کے مارے ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔
"مبارک ہو اللہ نے ہمارے لیے سواری کا بندوبست کر دیا ہے۔" آنگلو نے کہا۔
"اب ہم جلد ہی کالی جادوگرنی کے پاس پہنچ جائیں گے اور وہ پہلے کی طرح ہمیں پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گی ـــــ" بانگلو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔
"اور میں چاندی سے شادی کر سکوں گا ـــــ" آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"خبردار ـــــ چاندی کا نام اپنی ناپاک زبان پر مت لانا۔ وہ میری دُلہن بنے گی اور تمہاری بھابی ـــــ" بانگلو غرایا۔
"نہیں ـــــ وہ تمہاری بھابی اور میری بیوی ہو گی ـــــ" آنگلو نے ضد کی۔
"دیکھو آنگلو ـــــ اگر تم نے یہ ضد نہ

چھوڑی تو میں تمہیں یہیں چھوڑ کر اکیلا ہی کشتی میں چلا جاؤں گا ــــــ" بانگلو نے دھمکی دی۔

"اوہ ــــــ یہ ظلم نہ کرنا۔ ورنہ میں چاندی کو تمہاری بھابی نہیں بناؤں گا ــــــ" آنگلو نے جواباً دھمکی دی۔

"اچھا ــــــ یہ بات ہے تو پھر کان کھول کر سُن لو۔ میں بھی اُسے تمہاری بھابی نہیں بناؤں گا ــــــ" بانگلو آنکھیں نکال کر بولا۔

"مجھے منظور ہے۔ تم اسے بے شک میری بھابی نہ بنانا۔ مگر اب خاموش رہنا ــــــ" آنگلو نے مسکرا کر کہا۔

اتنے میں وہ کشتی کنارے آ لگی اور اس میں سے چار آدمی کنارے پر اُتر آئے۔ ان کے رنگ سیاہ تھے اور آنکھیں خوفناک تھیں۔ ہاتھوں میں لمبے اور چمکدار انیوں والے نیزے لیے وہ آنگلو بانگلو کے قریب آ گئے۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو ــــــ؟" ان میں سے ایک آدمی نے سخت لہجے میں پوچھا۔ اس کی

کافی لمبی مونچھیں تھیں۔

"تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ مونچھوں والے ریچھ ـــــ!" آنگلو نے مسکرا کر کہا۔

"بکواس بند کرو ـــــ!" مونچھوں والے نے کہا "میرا نام راکا ہے ـــــ"

"راکا ہے یا کاکا ہے۔ ہمیں اس سے کیا۔" بانگلو نے منہ بنا کر کہا۔ "ہمیں تو کشتی چاہیئے تاکہ ہم کالی جادوگرنی کے پاس پہنچ کر اس کی بیٹی چاندی سے شادی کر سکیں۔"

"تم چپ رہو موٹے سؤر ـــــ!" راکا کا ایک ساتھی غرا کر بولا۔

"میں سؤر ہوں تو تم چاروں سؤر کے بچے ہوں گے ـــــ" بانگلو نے جواباً کہا۔

"نہیں بانگلو مجھے تو یہ ریچھ کے بچے لگتے ہیں ان کے رنگ نہیں دیکھ رہے تم ـــــ"

آنگلو نے جلدی سے کہا۔

"شاید تمہارا خیال درست ہو۔ مگر یہ بھونکتے بہت ہیں کہیں یہ کتے نہ ہوں۔" بانگلو نے انہیں غور سے دیکھ کر کہا۔

راکا نے ان کی بکواس پر چلا کر کہا، "خاموش ــــ ورنہ زبان کھینچ لوں گا۔"

"کھینچو گے کیسے ــــ؟" آنگلو نے ہنس کر کہا "کیا تمہارے پاس کوئی اوزار ہے زبان کھینچنے کے لیے ــــ؟"

"باندھ لو ان بدمعاشوں کو ــــ!" راکا نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔ "اگر یہ جھگڑا کرنے کی کوشش کریں تو ہلاک کر ڈالنا۔ اور خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرنے نہ دینا۔"

"واہ ــــ یہ کیسے ممکن ہے۔" بانگلو نے آنگلو سے کہا۔ "خون تو گرے گا ہی ــــ"

"یہ تمہارا خون پی جائیں گے ــــ" راکا نے مسکرا کر کہا۔ "اور گوشت کھا لیں گے ــــ"

راکا کی بات سن کر وہ دونوں خوفزدہ ہو گئے۔ راکا کے ساتھیوں نے راکا کی مدد سے ان دونوں کے باری باری ہاتھ باندھ دیے۔ پھر راکا کے حکم پر وہ ان دونوں کو لے کر کشتی کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے نیزوں کی انیاں چبھو چبھو کر آنگلو بانگلو

کو کشتی میں سوار ہونے پر مجبور کر دیا۔ راکا
بھی کشتی میں چڑھ آیا اور راکا کے ساتھی
کشتی کو گہرے سمندر کی طرف دھکیلنے لگے۔

آنگلو بانگلو کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے
اور وہ بڑی بے بسی سے کشتی میں بیٹھے راکا
اور اس کے ساتھیوں کی جانب دیکھ رہے تھے
بھوک سے ان کا بُرا حال تھا۔ اور وہ سوچ
رہے تھے کہ اب نجانے قسمت انہیں کہاں
لے جائے۔

دفعتاً راکا نے اُن سے کہا۔ "اپنے نام بتاؤ،
کہاں سے آئے تھے اور کیا کر رہے تھے؟"
"بھائی کاکا ——!" بانگلو نے ٹھنڈا سانس لے
کر کہا۔ "میرا ......!"
"میرا نام کاکا نہیں راکا ہے راکا۔ سمجھے!"

راکا اس کی بات کاٹتا ہوا غرایا۔
"یہ نہیں سمجھے گا۔ اس کی عقل اس کے سر سے بھی چھوٹی ہے۔" آنگلو نے مسکرا کر کہا۔
"تم اپنی چونچ بند رکھو ـــــ!" بانگلو نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔ "ورنہ سارا منصُوبہ چوپٹ ہو جائے گا۔ اور ہم دونوں ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔"
"وہ کیسے ـــــ؟" آنگلو نے چونک کر پوچھا۔ کیسا منصوبہ بنایا ہے تم نے ـ؟"
"احمق ـــــ سمجھنے کی کوشش کرو۔" بانگلو نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔ میں اس احمق راکا کو بے وقوف بنانے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ یہ ہم سے خوفزدہ ہو کر سمندر میں کود جائے گا۔ باقی رہ جائیں گے اس کے ساتھی تو ہم انہیں اپنا غلام بنا لیں گے۔"
"منصوبہ تو بڑا شاندار ہے۔" آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مگر یہ تو پہلے ہی بیوقوف اور پاگل معلوم ہوتا ہے۔ مزید بیوقوف بنا کر کیا کریں گے ـــــ"
"کیا بک رہے ہو تم دونوں ـــــ" راکا

اھاڑا "تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے۔"

"ارے کیسے نہیں بنا سکتے ــــ" بانگلو نے منہ
بنا کر کہا۔ تمہارے تو فرشتے بھی بیوقوف بنیں گے
انتظار کر کے تو دیکھو۔"

راکا کے ساتھی ان کی احمقانہ باتوں سے ہنس
رہے تھے۔ راکا کو ان پر غصہ آ رہا تھا۔ اس نے
بانگلو کے منہ پر تھپڑ مارا اور بانگلو ریں ریں کر
کے رونے لگا۔ اُسے روتا دیکھ کر آنگلو کو راکا
پر غصہ آ گیا۔ آخر وہ اس کا بھائی تھا۔

"راکا ــــ!" آنگلو غرایا۔ "تم نے بانگلو کو تھپڑ
مار کر اچھا نہیں کیا۔ میں تم سے اس کا بھیانک
انتقام لوں گا ــــ"

"بکواس بند کرو ورنہ تمہیں بھی ماروں گا۔"
راکا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مار کر تو دیکھو۔ اگر کچومر نہ نکال دیا میرا
نام آنگلو نہ رکھنا ــــ" آنگلو نے جواباً دھمکی
دی ۔

راکا نے غضبناک ہو کر اس کے منہ پر
تھپڑ مارنے کی کوشش کی مگر آنگلو نے جلدی

سے چہرہ ایک جانب کر لیا اور پھر فوراً ہی
اپنا مٹکے جیسا سر راکا کے سینے میں رسید کر دیا
اس کے سر کی ٹکر لگنے سے راکا کی چیخ نکل
گئی اور وہ اچھل کر سمندر میں جا گرا۔ فوراً
ہی اس کے ایک ساتھی نے اس کی مدد کی
اور راکا کا ہاتھ پکڑ کر واپس کشتی میں کھینچ
لیا۔ راکا پانی میں بُری طرح بھیگ گیا تھا۔
"اس خبیث کی مرمت کرو ــــــ" راکا نے
چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

انہوں نے فوراً ہی چپو چھوڑ دیے اور آنگلو
کی مرمت کرنے لگے۔ ان کے گھونسے اور لاتیں
کھا کر آنگلو چیخنے چلانے لگا۔ بانگلو نے آنگلو کو
پٹتے دیکھا تو بہت خوش ہوا۔

"آنگلو روتے کیوں ہو۔ یہ تو تمہارے گناہوں
کی سزا مل رہی ہے ـــــ" بانگلو نے ہنستے ہوئے
کہا۔ "تم نے میرے ساتھ بہت ظلم کیے ہیں
مجھے دیوؤں کی غذا بننے کے لیے مردہ بستی[1]
پر گرا دیا تھا۔ یاد کرو۔ بھول گئے ہو وہ وقت

---

[1] اس دلچسپ داستان کے لیے پڑھیے "آنگلو بانگلو اور کالی غار"۔

ب مجھے ناگ دیوتا کی بھینٹ چڑھا دیا تھا۔"
آنگلو کچھ نہ بولا۔ اسے پیٹنے والے راکا کے حکم
پر بیٹھ رہے تھے اور وہ بدستور چیخ رہا تھا۔
راکا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "خاموش
ہو جاؤ، اب تمہاری آواز نکلی تو تمہیں پانی
میں پھینک دوں گا۔"
اس کی دھمکی پر بانگلو کو غصہ آ گیا۔ اس
نے غرا کر کہا۔
"راکا ــــ ہوش کرو۔ تم میری موجودگی میں میرے
بھائی کو سمندر میں نہیں پھینک سکتے۔"
"کیوں ــــ مجھے کون روکے گا؟ ہے تم
میں اتنی ہمت ــــ" راکا نے غصیلے لہجے میں
کہا۔
"میں تمہیں کچا کھا جاؤں گا راکا ــــ مرچ
مسالحہ لگائے بغیر۔" آنگلو نے دھمکی دی۔
"جناب ــــ کہیں تو اس کا بھی دماغ درست
کر دیں ــــ" ایک سیاہ فام حبشی نے راکا
سے پوچھا۔
"ارے جاؤ ــــ بڑے آئے دماغ درست

کرنے والے ـــــ" بانگلو نے طنزیہ انداز میں ہا،
لہرا کر کہا۔ "ایک مُکا رسید کر دیا تو بیٹے ا،
کو بیس دن ہوش نہیں آئے گا۔"
"پلونا ــــ اسے ذرا سمندر کے پانی کا مزہ چکھا،
راکا نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔
وہ شخص جس کا نام پلونا تھا اُٹھا اور با،
کے قریب آ کر اُسے اُٹھانے لگا۔ مگر با،
نے دونوں بندھے ہوئے ہاتھ اس کے منہ
پر دے مارے۔ ضرب خاصی شدید تھی۔ وہ اچھل
کر کشتی سے نیچے پانی میں جا گرا اور غوطے
کھانے لگا۔
" ذرا چکھ کر بتانا پانی نمکین ہے یا میٹھا!
آنگلو نے ہنس کر پوچھا۔
وہ تینوں پلونا کو بچانے کی جدوجہد کرنے
لگے۔ دو آدمی پانی میں اُتر گئے اور پلونا کو
بمشکل کھینچ کر کشتی میں ڈالا۔ پلونا کے پیٹ
میں پانی بھر گیا تھا۔
"اوہ ــــ اس کے پیٹ میں تو کافی پانی
بھر گیا ہے ــــ!" آنگلو نے فکرمند ہو کر کہا

نو تم نکال دو نا ـــــ بڑے آئے ہمدرد۔"
ا نے غصے سے کہا۔
اس پر آنگلو نے دونوں بندھے ہوئے ہاتھ
ی کر کے پونا کے پیٹ پر دے مارے۔ پونا
ینخ نکلی اور اس کا پیٹ پھٹ گیا۔ پانی
، اور انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ انتڑیاں دیکھ کر
لو بہت حیران ہوا اور آنگلو سے بولا۔
"دیکھا۔ خبیث نے ہمیں باندھنے کے لیے رسیاں پیٹ
، چھپائی ہوئی تھیں۔"
وہ آنتوں کو رسیاں سمجھ رہا تھا۔ جبکہ پونا تڑپ
ا تھا۔ اور اس کے ساتھی غصے سے آنگلو گھور
ہے تھے۔ مگر آنگلو ان کی نگاہوں سے بے پرواہ
الو سے کہہ رہا تھا۔
"کیوں نہ ہم انہی رسیوں سے ایک پھندہ بنائیں"
"وہ کس لیے ـــــ؟" بانگلو نے پوچھا۔
"راکا کو پھانسی دینے کے لیے۔ کیونکہ یہ فساد
ا جڑ ہے۔" آنگلو نے کہا۔ "اور جڑ کو ہمیشہ نیچے
۔ کاٹنا چاہیئے ـــــ"
"خاموش ہو جاؤ کتو ـــــ" راکا دھاڑا۔ "اگر

ہماری منزل قریب نہ ہوتی تو میں تم دونوں
ہلاک کر دیتا ــــــ"
"کس منزل کی بات کر رہے ہو راکا
ہماری کوئی منزل نہیں ہے۔" بانگلو غرایا۔
"وہ دیکھو ــــــ!" راکا ایک جانب اشا
کرتا ہوا بولا۔" وہ رہی ــــــ"
ان دونوں نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ
اِس جانب دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا۔ چہار سم
اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔
"کیوں ہمیں بیوقوف بناتے ہو۔" آنگلو
منہ بنا کر کہا۔" ادھر تو کوئی منزل نہ
نہیں ہے۔"
"ممکن ہے وہ اُڑ گئی ہو یا پانی میں ڈ
گئی ہو ــــــ" بانگلو نے خیال ظاہر کیا۔
مگر راکا کچھ نہ بولا۔ وہ خاموشی سے ا
ساتھی پلونا کو گھور رہا تھا جو دم توڑ چکا ت
کچھ دیر بعد کشتی ایک ساحل پر جا پہنچ
وہاں ساحل پر ستاروں کی مدہم روشنی میں ک
بارہ جنگلی باشندے کھڑے نظر آ رہے تھے۔

سیاہ فام حبشی تھے۔ انہوں نے کشتی میں بیٹھے
بانگلو کو دیکھا تو خوشی سے نعرے لگانے لگے۔
آنگلو بانگلو حیران تھے کہ وہ کیوں خوش ہو
رہیں۔ راکا اور اس کے دونوں ساتھیوں نے
کشتی سے اتارا اور ساحل پر لے آئے۔
"کیا بات ہے —— کیا تم ہمارا استقبال کرنے
ہو ——؟" بانگلو نے وہاں کھڑے حبشیوں
پوچھا۔
"نہیں —— یہ ہماری واپسی کی خوشی میں نعرے
رہے ہیں۔" آنگلو نے جلدی سے کہا۔
"خاموش رہو ——" راکا نے آنگلو بانگلو کو ڈانٹا
جزیرے کے لوگ ہیں اور انسانی گوشت ان
پسندیدہ غذا ہے۔ تم دونوں کو ہلاک کر کے
گوشت جزیرہ والوں میں تقسیم کر دیا جائے
میں اسی لیے تمہیں پکڑ کر لایا ہوں۔"
اس کی بات سُن کر آنگلو بانگلو سہم گئے
رونے لگے۔ راکا نے حبشیوں سے کہا۔
لے چلو انہیں بستی میں —— یہ بہت مکار
خیال رکھنا کہیں فرار نہ ہو جائیں ——"

حبشیوں نے آنگلو بانگلو کو گھیرے میں
لیا۔ آنگلو نے روتے ہوئے کہا۔
"آدمخورو ـــــ یہ راکا کا بچہ تمہیں بہکا
ہے۔ ہم تو خود تمہاری طرح آدمخور ہیں۔"
"تم خود ہی آدمخور ہو گے۔" بانگلو نے نفر
سے زمین پر تھوکتے ہوئے کہا۔" میں تو سبزی
ہوں۔"
"تم کچھ بھی ہو۔ ہمیں تمہارا لذیذ گوشت چا
حبشیوں نے بیک آواز کہا۔
"میرا گوشت کڑوا ہے تم برداشت نہیں
سکو گے۔" آنگلو نے کہا۔
"اور میرا گوشت کھٹا ہے۔" بانگلو نے جلدی
کہا۔" تمہیں ہضم نہیں ہو گا۔"
"نہیں ـــــ یہ جھوٹ بول رہا ہے آدمخورو ـــ
اس کا گوشت چربی والا ہے اور کافی مزیدار
ہے۔ دیکھتے نہیں بھینس کی مانند ہے ـــــ" آ
نے کہا۔
بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ اس
کہا۔" خاموش رہو کابلی بکرے۔ انہیں معلوم

بکرے کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔"
"چلو ـــــ!" حبشیوں نے ان کی بکواس نظرانداز
کر کے انہیں آگے دھکیلتے ہوئے کہا۔
اور وہ دونوں مرے مرے قدموں سے آگے
بڑھنے لگے۔ راکا سب سے آگے چل رہا تھا۔
"بھائی راکا ـــــ کیا تم ہمیں آدمخوروں کی
غذا بننے سے نہیں بچا سکتے؟" آنکلو نے چلتے
چلتے یکدم رک کر کہا۔
"نہیں ـــــ" راکا مڑ کر غرایا۔ "تم نے مجھے
سمندر میں گرا کر ہلاک کرنے کی کوشش کی
تھی۔"
"اس سے تم مرے تو نہیں ہو صرف بھیگے ہی
تھے۔ لاؤ میں تمہارا بدن نچوڑ دوں۔" آنکلو نے
سادگی سے کہا۔
"تم خاموش ہو کر چلتے ہو یا میں یہیں
تمہیں ہلاک کر ڈالوں ـــــ!" راکا نے غصیلے لہجے
میں کہا۔
"ہاں تو رہنے ہیں ـــــ" بانگلو غصے سے بولا۔
"خواہ مخواہ دھمکیاں مت دو۔ ورنہ ہم تمہیں ذبح

کر کے آدمخوروں میں بانٹ دیں گے۔"
راکا نے اُسے خونخوار نگاہوں سے گھورا اور مڑ کر آگے چل دیا۔ وہ بھی آگے بڑھنے لگے چھوٹے سے جنگل سے گزر کر وہ ایک پہاڑی علاقے میں داخل ہوئے۔ اب صبح ہونے والی تھی اور اجالا پھیل رہا تھا۔
پہاڑیاں شروع ہوتے ہی بانگلو تھک کر بیٹھ گیا۔ آنگلو نے بھی اس کی تقلید کی۔ اور اس کے قریب یوں بیٹھ گیا جیسے اب ساری عمر وہیں بیٹھا رہے گا۔ پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کھول دیئے اور زمین پر لیٹ کر آرام کرنے لگے۔
"بیٹھ کیوں گئے ہو اُٹھو ـــــ!" راکا نے مڑ کر آنگلو کے پہلو میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔
آنگلو کو غصہ آ گیا۔ اس نے راکا کا پاؤں پکڑا اور ایک جھٹکے سے مروڑ دیا۔ راکا کے حلق سے ذبح ہوتے ہوئے جانور کی سی تیز چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر پڑا۔
پکڑ لو اس بدمعاش کو اور اس کی ہڈی

پسلی ایک کر دو۔" راکا نے چیخ کر اپنے ساتھیو
سے کہا۔

اس کے ساتھیوں نے آنگلو کو پکڑنا چاہا "
بانگلو نے انہیں للکارا۔

" ٹھہر جاؤ ــــ خبردار اسے ہاتھ نہ لگانا۔"

"کیوں ـــ؟" ایک حبشی نے غرا کر پوچھا۔

" اس نے راکا کا پاؤں توڑا ہے۔ میں پاؤں
جوڑنے میں ماہر ہوں۔" بانگلو نے کہا۔"ابھی اسے
ٹھیک کرتا ہوں ــــ"

اتنا کہہ کر وہ راکا کے قریب آیا۔ جو کراہتا
ہوا اسے گھور رہا تھا۔

" لیٹ جاؤ ــــ شاباش ــــ!" بانگلو نے اسے
چمکارتے ہوئے کہا۔

مگر راکا نہ لیٹا۔ تب اچانک ہی بانگلو کا
بھاری بھرکم ہاتھ حرکت میں آیا۔ زور دار مکا راکا
کی ناک پر پڑا اور وہ بلبلاتا ہوا پتھریلی زمین
پر لیٹتا چلا گیا۔ حبشیوں نے غصے میں آ کر
بانگلو کی طرف بڑھنا چاہا مگر آنگلو نے یکدم
ہاتھ پھیلا کر انہیں روک لیا اور کہا۔

"ٹھہر جاؤ ـــــ پورا علاج تو ہونے دو۔ تمہیں نہیں بانگلو ایک مشہور طبیب ہے۔"

بانگلو نے راکا کا دوسرا پاؤں پکڑا اور مروڑنے لگا کے منہ سے فلک شگاف چیخیں خارج ہونے ہیں۔ حبشیوں نے سمجھا شاید واقعی بانگلو طبیب ہے اور راکا کا علاج کر رہا ہے۔

"ارے بچاؤ ـــــ یہ نامراد میرا دوسرا پاؤں توڑ رہا ہے۔" راکا نے چلّا کر حبشیوں سے کہا۔

فوراً ہی دو تین حبشیوں نے مل کر بانگلو کو پیچھے کھینچ لیا۔ مگر بانگلو کے ہاتھ میں راکا کا پاؤں تھا۔ وہ بھی ساتھ گھسیٹتا چلا گیا۔

"ارے بیوقوف ـــــ میرا پاؤں تو اس کی گرفت سے چھڑاؤ ـــــ" راکا دوبارہ چلا کر بولا۔

اور حبشی بانگلو پر تابڑ توڑ گھونسے برسانے لگے۔ بانگلو بیچارہ کب تک برداشت کرتا۔ اس کے ہاتھ سے راکا کا پاؤں چھوٹ گیا۔ اور وہ اپنی حفاظت کرنے لگا۔ حبشی اسے چھوڑ کر راکا کی دیکھ بھال کرنے لگے۔ ان کے نیزے زمین پر پڑے تھے۔

آنگلو بانگلو نے آؤ دیکھا نہ تاؤ نیزے اٹھ
کر ان پر پل پڑے۔ پہلے ہی حملے میں دو
حبشی گر گئے۔ دوسروں نے ان سے مقابلہ کرنے
کی کوشش کی۔ اس کوشش میں دو آدمی اور مارے
گئے۔ بانگلو کا نیزہ ایک پتھر سے ٹکرایا اور ٹوٹ
گیا۔
آنگلو نے ایک اور آدمی کو زخمی کر ڈالا مگر
پھر پیچھے سے تین آدمیوں نے مل کر اسے جکڑ
لیا اور اس کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا۔ آنگلو کو
غیر مسلح کرنے کے بعد حبشی اپنے زخمی اور ہلاک
ہونے والے ساتھیوں کی خبر لینے لگے۔
"آنگلو ——" بانگلو نے آنگلو کے کان میں کہا
موقع اچھا ہے آؤ بھاگ چلیں۔ کشتی سمندر کے
کنارے ہی ہو گی۔"
آنگلو نے اس کی تجویز سے اتفاق کیا اور
اٹھ کر سرپٹ دوڑنے لگے۔ مگر انجانے میں وہ
سمندر کی طرف جانے کی بجائے اسی سمت دوڑ
رہے تھے جدھر حبشی انہیں لے جانا چاہتے تھے
حبشیوں نے انہیں بھاگتے دیکھا تو ان کے پیچھے

چاہا مگر راکا نے انہیں روک دیا اور کہا
ان کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں۔ آخر
بستی میں ہی جائیں گے اور وہاں اُنہیں
[illegible]نار کر لیا جائے گا۔"
اتنا کہہ کر راکا آنگلو بانگلو کی طرف دیکھنے
جو سرکش گھوڑوں کی طرح بھاگے چلے جا
رہے تھے۔

آنگلو بانگلو دوڑتے دوڑتے پہاڑی علاقے
سے نکل آئے۔ دن کا اجالا اچھا خاصا پھیل چکا
تھا اور ان کے سامنے کچھ فاصلے پر ایک وسیع
عریض گاؤں پھیلا ہوا تھا۔ اس آبادی میں
بلند و بالا پختہ عمارتوں کی بجائے گھاس پھونس
کے جھونپڑے تھے۔ البتہ وہ جھونپڑے بناوٹ کے
لحاظ سے خوبصورت تھے۔ اور ایک ترتیب سے بنائے
گئے تھے۔ ان کے درمیان گلیاں موجود تھیں جن
پر اس گاؤں یا بستی کے سیاہ فام باشندے
چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔
بستی دیکھ کر آنگلو بانگلو رک گئے۔ انہیں اب

اں ہوا کہ وہ سمندر کی طرف جانے کی بجائے
ے کے اندر گھس آئے ہیں۔
"اوہ ——— اب کیا ہو گا آنگلو ———" بانگلو نے
ںس آمیز لہجے میں کہا۔" نہ ہم آ گے کے
ہے نہ پیچھے کے۔ بستی والے تو ہمیں نہیں چھوڑیں
گے۔"
"تم فکر نہ کرو ——— ہم بستی والوں کو کھا جائیں
گے۔" آنگلو نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔
"ہی ہی ہی ——— !" بانگلو ہنسنے لگا۔" ارے کیوں
ال کرتے ہو بانگلو۔ ہم کوئی آدمخور تھوڑی ہی
ا۔ ہم انہیں کیسے کھائیں گے؟"
"ایسا ——— ہم نہیں تو وہ ہمیں کھائیں گے۔
وہ تو آدم خور ہیں نا ———" آنگلو نے غصے
سے کہا۔
"ہاں ——— یہ بات تو ہے۔" بانگلو نے اپنی
پتلی سی گردن پر رکھا ٹماٹر جیسا سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
ٹھیک اسی لمحے اِردگرد کے درختوں کی اوٹ
سے چند حبشی باہر نِکل آئے۔ ان کے ہاتھوں

میں ننگی تلواریں تھیں ۔ انہیں دیکھ کر آنگلو بان
گھبرا گئے اور بھاگنے کی کوشش کی ہی تھی
ان حبشیوں میں سے ایک طویل قامت حبش
دھاڑا ۔
"خبردار ——— بھاگنے کی کوشش مت کرنا ۔ ور
خون میں نہلا دیئے جاؤ گے ۔"
" وہ رُک گئے ۔ آنگلو نے لمبے حبشی کو غو
سے دیکھا ۔ اس نے سر پر پرندوں کے رنگ بر
پروں سے بنی ہوئی ٹوپی رکھی تھی ۔ آنکھیں مو
اور سُرخ تھیں ۔ آنگلو نے کہا ۔
" اے مہربان ——— قدر دان ——— ہم پانی میں نہا
کے عادی ہیں ۔ کیا تمہاری بستی میں پانی نہیں
ہے ؟"
بکواس بند کرو ——— کون ہو تم اور کہاں
سے آئے ہو ——— ؟" ٹوپی والا غرایا ۔
بانگلو نے سوچا ان لوگوں سے سختی سے
بات کرنی چاہیئے ۔ ورنہ وہ انہیں کمزور سمجھ کر
سر پر چڑھ جائیں گے ۔"
اے ٹوپی والے بن مانس ——— کیا نام ہے

تمہارا۔" بانگلو نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا
"یار بانگلو ——!" آنگلو نے ہنستے ہوئے کہا
"کچھ تو خیال کرو۔ تم نے اچھے خاصے بندر کو بن مانس
کہہ دیا۔ کیا تم اسے لنگور نہیں کہہ سکتے تھے"
تمہاری نظر کمزور ہے آنگلو —— ذرا غور سے
دیکھو۔ یہ نہ بندر ہے نہ لنگور بلکہ بگڑا ہوا سوٗر
ہے۔ اگر مجھ پر یقین نہیں آتا تو اِسی سے
پوچھ لو۔" بانگلو نے وضاحت کرتے ہُوئے کہا۔
"کیا تم میری بات کر رہے ہو ——؟" ٹوپی والا
انہیں خونخوار نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔
"نہیں —— ہم تمہارے ابا جان کی بات کر
رہے ہو۔" آنگلو نے اطمینان سے کہا۔ "بیچارہ
بہت نیک آدمی تھا۔ روزانہ اُٹھ کر ہمیں سلام
کرنے آتا تھا۔"

دوسرے ہی لمحے ٹوپی والے کا تھپڑ آنگلو
کے منہ پر پڑا اور آنگلو کو دن میں تارے
نظر آنے لگے۔ خاصا بھاری ہاتھ تھا۔ آنگلو لہرا
کر زمین پر گرا اور ٹوپی والے نے بڑھ کر
اس کے سینے پر پاؤں رکھ دیا۔
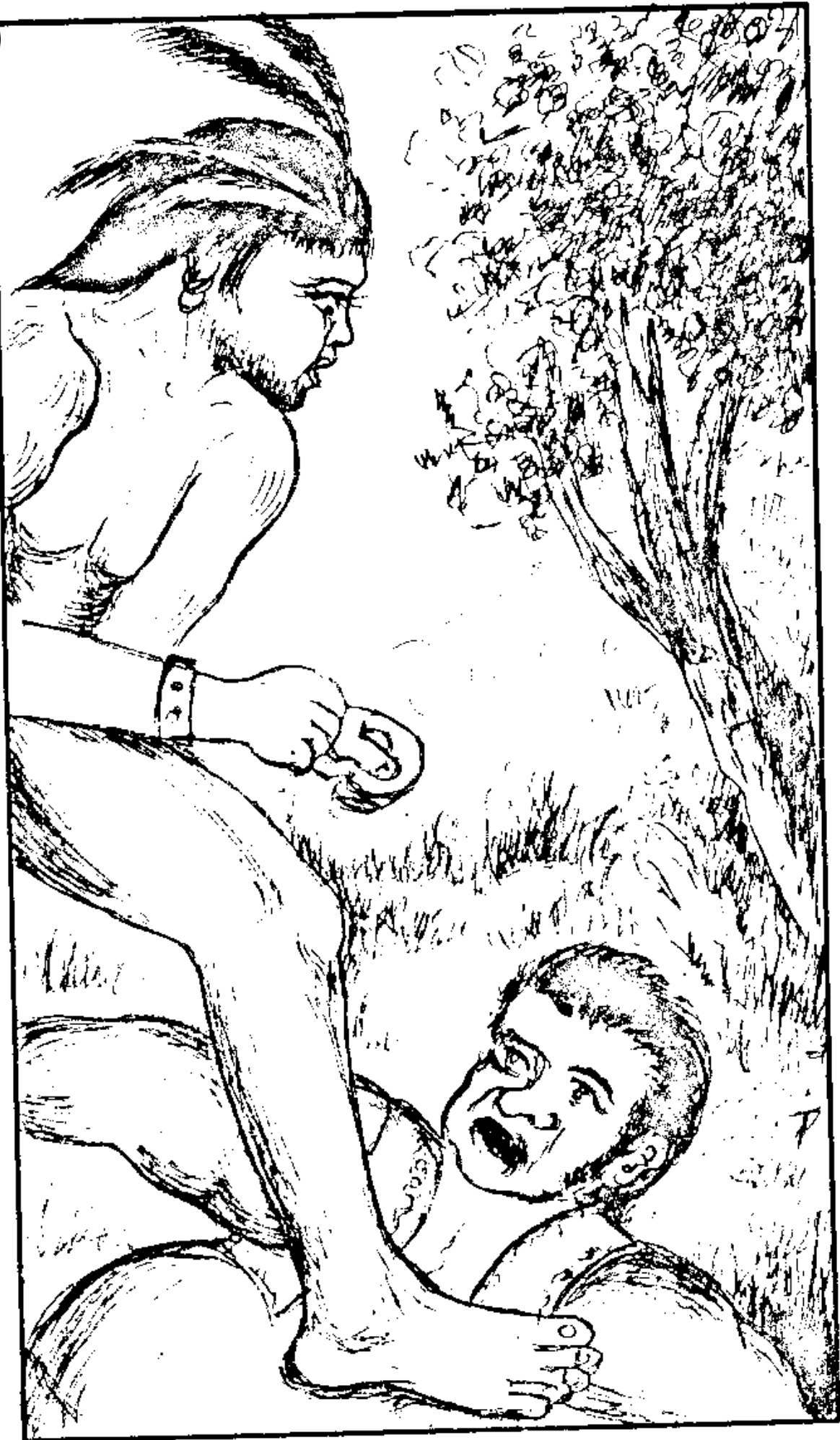
"میرا نام کھونٹا ہے اور میں یہاں کا واحد
پہ سالار ہوں" ٹوپی والے نے فاتحانہ انداز
میں کہا۔
پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ان کے
ہاتھ باندھ کر بستی میں لے چلو۔ بستی والے
انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں گے کہ میں
نے اُن کے لیے لذیذ گوشت کا بندوبست کر
دیا ہے۔"
"سپہ سالار کھونٹا ——! بانگلو نے حیرت سے
اس کا نام دہرایا۔ کمال ہے۔ کیا تم واقعی کھونٹا
ہو ——؟"
"بانگلو —— کیوں پاگلوں والی باتیں کرتے ہو"
ٹملو نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔
اگر اس کا نام کھونٹا نہ ہوتا تو یہ اتنا لمبا
کیوں ہوتا۔ میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ
اونٹنی کا بچہ کھونٹا ہے۔"
"بکواس بند کرو پاگل کے بچو ——" کھونٹا
دھاڑا۔ "اگر تم چپ نہ ہوئے تو میں یہیں
تمہارا قیمہ بنا دوں گا۔"

"اوہ ــــ ایسا غضب نہ کرنا بھائی کھونٹے ـــ
آنگلو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔" اس کا قیمہ
بنانا۔ دیکھتے نہیں یہ کیسے ریچھ کی مانند پلا ہوا ہے۔
اس کے گوشت کو تم بھون کر کھانا۔"
بانگلو نے غصے سے آنگلو کو گھورتے ہوئے کہا
آنگلو ــــ تم پھر غداری کر رہے ہو۔ میں تمہیں
معاف نہیں کروں گا۔ اور پسہ سالار جھوٹا سے سفارش
کروں گا کہ وہ تمہارا قیمہ بنا کر کوّوں کو کھلا
دے ــــ"
"بدتمیز۔ نامعقول ــــ!" کھونٹا غرایا۔ "میرا نام
پسہ سالار جھوٹا نہیں کھونٹا ہے۔ سمجھے!"
پھر اس نے جلشیوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا
"سنا نہیں تم نے۔ باندھ لو ان خبیثوں کو۔"
"یہ غضب نہ کرنا ــــ ہم بڑی شرافت سے
تمہارے ساتھ تشریف لے جائیں گے۔" آنگلو جلدی
سے بولا۔
"ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تم نے کوئی گڑبڑ کی تو
ایک ہی وار میں دونوں کے سر تن سے جدا کر
دوں گا ــــ" کھونٹا نے کہا۔

آنگلو بانگلو نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور
ان کے ساتھ چل دیئے۔ جونہی وہ بستی میں داخل
ہوئے بستی والے گھروں سے نکل کر ان کے
ارد گرد جمع ہونے اور خوشی سے نعرے لگانے لگے
وہاں کے مرد سب خوشی سے پاگل ہوئے جا رہے
تھے۔ وہ بار بار آنگلو بانگلو کے صحت مند جسموں
کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ کئی
لوگوں نے تو باقاعدہ انہیں ہاتھ لگا کر دیکھا شاید
وہ اندازہ لگانا چاہتے تھے کہ ان کا گوشت نرم
ہے یا سخت۔

بستی کے بالکل درمیان میں ایک کافی بڑا میدان
تھا۔ آنگلو بانگلو کو اس میدان میں لے جایا گیا۔
چند لمحوں بعد میدان بستی کے مرد و زن سے بھر
گیا۔ ان میں بچوں سے لے کر سو سال تک
کے بوڑھے افراد بھی تھے۔

آنگلو بانگلو کا خوف سے برا حال تھا۔ اب
تک وہ ہر جگہ موت سے بچتے رہے تھے مگر
یہاں بچاؤ ناممکن نظر آ رہا تھا۔ بستی والے ان
کے خون کے پیاسے نظر آ رہے تھے اور ان

کی للچائی ہوئی نظریں ان دونوں کو اپنے جسموں
میں کانٹوں کی مانند چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی
تھیں۔
"آنگلو ـــــ اب کیا بنے گا۔" بانگلو نے بھرائی ہوئی
آواز میں کہا۔ "ستیاناس ہو رنگو جن کا جو ہمیں
یوں پردیس میں تنہا چھوڑ کر بھاگ گیا تھا ـــــ"
"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔" آنگلو نے
غصے سے کہا۔ "میں تو کسی طرح خود کو بچا ہی لوں
گا مگر یہ لوگ تمہیں نہیں بخشیں گے۔ کیونکہ تمہارے
جسم پر بہت گوشت ہے۔"
"تم کونسے پتلے ہو ـــــ" بانگلو جل کر بولا۔ "گوشت
نہیں تو تمہارے سری پائے تو ان کے کام آئیں
گے نا۔"
اسی وقت میدان میں یکدم خاموشی چھا گئی مگر
وہ اس تبدیلی سے بے پرواہ آپس میں الجھے
رہے۔ آنگلو نے کہا۔
تمہاری اوجھڑی بہت بڑی ہے۔ میں کھونٹا ست
کہوں گا کہ وہ تمہاری اوجھڑی مجھے دے۔ میں اس
سے اڑنے والا غالیچہ بناؤں گا۔"

"چپ ہو جاؤ احمقو ———!" قریب کھڑے کھونٹا نے انہیں ڈانٹا۔ سردار آ رہا ہے۔

"آ رہا ہے تو آنے دو۔ اس سے بھی نبٹ لیں گے۔" بانکلو نے لا پروائی سے کہا۔

"مگر وہ ہماری اجازت کے بغیر ادھر کیا لینے آ رہا ہے۔" آنگلو نے غصے سے کہا۔

"شاید وہ ہمارے استقبال کے لیے آ رہا ہو۔" بانکلو نے خیال ظاہر کیا۔ "آخر ہم ان لوگوں کے اعلیٰ مہمان ہیں۔"

کھونٹا نے اپنے سپاہیوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے تلواریں ان کی گردنوں پر رکھ دیں، تب وہ سہم کر خاموش ہو گئے۔

چند لمحوں بعد میدان کے ایک سرے پر ایک موٹا تازہ حبشی دکھائی دیا۔ اس نے اعلیٰ لباس پہنا ہوا تھا۔ اور سر پر سنہری تاج دھوپ میں نہا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی تھی۔ وہ حبشیوں کی مانند سیاہ فام نہیں تھی۔ بلکہ اس کی جلد گندمی رنگت کی تھی۔ اس نے شہزادیوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر چھوٹا

سا خوبصورت سنہری تاج بھی نظر آ رہا تھا۔ آنکلو بانکلو نے اسے دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئے۔

"ارے آنکلو ــــ دیکھ رہے ہو یا بے ہوش ہو گئے ہو ــــ!" بانکلو سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"اگر گردن پر تلوار نہ رکھی ہوتی یقیناً بے ہوش ہو جاتا۔" آنکلو نے لڑکی کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

لڑکی بھی اب انہیں حیرت و تعجب سے دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ یکدم مسکرا دی۔ آنکلو نے بانکلو سے کہا۔

"دیکھو ــــ وہ مجھے دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔"

"اُلّو ہو تم ــــ" بانکلو نے غصے سے کہا۔ "ارے وہ تو مجھے دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔"

"تم بھی گدھے ہو۔" آنکلو غرایا۔ "ارے تم میں کونسے سُرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں۔ وہ صرف مجھے دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔"

"ارے جاؤ لمبی کھجور ــــ!" بانکلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ تمہیں دیکھ کر وہ صرف رو سکتی ہے مسکرا نہیں سکتی۔"

"اچھا — یہ بات ہے ناریل کے بچے —" آنکلو نے آستین چڑھاتے ہوئے کہا، "آؤ اس سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہ وہ ہم میں سے کس کو دیکھ کر مسکرائی ہے۔"

وہ دونوں آگے بڑھے مگر حبشیوں نے انہیں پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ سپہ سالار کھونٹا نے انہیں خونخوار نظروں سے گھورا۔

"کہاں جا رہے تھے —؟" اس نے پوچھا۔

"اس لڑکی کے پاس فیصلہ کرانے جا رہے ہیں کہ وہ ہم میں کس سے خوش ہے —" آنکلو نے بتایا۔

"بکواس بند کرو۔ وہ تمہیں دیکھ کر کیوں خوش ہو گی؟" سپہ سالار کھونٹا غرایا۔

"مگر تمہاری بہن ہمیں دیکھ کر مسکرائی ہے۔" بانگلو نے جلدی سے بتایا۔

"چپ رہو بدبخت — وہ میری بہن نہیں ہے" کھونٹا نے خونخوار لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہاری بیٹی ہو گی۔" آنکلو نے اطمینان سے کہا۔

یا پھر ماں ہو گی ـــــــ" بانگلو نے سر ہلاتے ہوئے اپنا خیال ظاہر کیا۔

"بدبختو ـــــــ وہ میری ہونے والی بیوی ہے۔ عنقریب میں اس سے شادی کروں گا۔ وہ سردار پولا کی بیٹی ہے۔"

آنگلو بانگلو نے مایوسی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ آنگلو نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"کاش میری اسی لڑکی سے شادی ہو جائے۔"

"زبان کو لگام دو آنگلو" بانگلو غرایا۔ "اس سے صرف اور صرف میری شادی ہو گی۔"

"ہوش میں رہ کر بات کرو۔" آنگلو نے بھی اُسے ڈانٹا۔ "وہ میری دلہن بن سکتی ہے۔ اگر تم نے اُسے بُری نظر سے دیکھا تو کھونٹا کے سامنے تمہیں قتل کر دوں گا۔ اور تمہارا گوشت بستی والوں میں مفت تقسیم کر دوں گا۔"

سردار پولا اپنی بیٹی کے ہمراہ میدان کے وسط میں آ گیا جہاں آنگلو بانگلو اپنی بحث میں الجھے ہوئے تھے۔

"سپہ سالار کھونٹا ـــــــ یہ اجنبی کون ہیں اور

تم نے انہیں کہاں سے گرفتار کیا ہے ــــ؟" سردار نے کھونٹا سے پوچھا۔

"سردار ــــ یہ جزیرے پر آوارہ گھوم رہے تھے۔ نجانے کون ہیں۔" سپہ سالار کھونٹا نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

سردار پولا اور اس کی خوبصورت بیٹی غور سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے اور وہ لڑکیوں کی مانند شرما رہے تھے۔

"تم بتاؤ ــــ کون ہو اور یہاں کیسے پہنچے!" چند لمحوں بعد سردار نے ان سے پوچھا۔

"میرا نام آنگلو ہے اور اس کا نام بانگلو ہے۔" آنگلو بولا۔ "راکا اور اس کے چند ساتھی ہمیں زبردستی یہاں لے آئے تھے۔ راکا چاہتا ہے کہ میں تمہاری بیٹی سے شادی کروں۔"

"کیا بک رہے ہو اجنبی ــــ!" سردار دھاڑا "ہوش میں تو ہو۔"

"یہ ہوش میں نہیں ہے چچا جان ــــ!" بانگلو نے مسکرا کر کہا۔ "البتہ میں ہوش میں ہوں اور آپ

ا، اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میری
درخواست منظور فرمائیں"۔
" بکواس بند کرو ——— تم دونوں پاگل معلوم ہوتے
ہو۔" سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" ہاں ——— یہ واقعی پاگل ہے سردار ———" آنگلو
نے ہنس کر کہا۔" اس کی بجائے مجھ سے اپنی لڑکی
کی شادی کر دیں"۔
" سپہ سالار ——— !" سردار دھاڑا۔" ان دونوں شیطانوں
کو لے جاؤ اور کل صبح سُورج کی پہلی کرن
نکلتے ہی انہیں ذبح کر کے گوشت بستی میں
تقسیم کر دینا۔"
" سردار ——— رحم کرو ———" آنگلو بانگلو خوفزدہ ہو
کر بولے۔" رحم کرو۔ ہم یتیموں کے یتیم ہیں"۔
" یہاں رحم کرنا جُرم ہے بدبختو"۔ سردار غصے
سے بولا۔
" سردار ——— اگر تم نے گوشت کھانا ہی ہے
تو بانگلو کو ذبح کر لینا۔ مجھے چھوڑ دو ———"
آنگلو نے کہا۔
" نہیں سردار ——— صرف اسے ہی ذبح کرنا

میں تو تمہاری بیٹی سے شادی کروں گا۔" بانگلو بھی چُپ نہ رہ سکا۔

سردار کی لڑکی حیرت اور دلچسپی سے ان کی احمقانہ باتیں سن رہی تھی۔ سردار غصیلے لہجے میں بولا۔

"میری بیٹی کی شادی کسی بہادر آدمی سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور اس وقت کھونٹا سے بڑا بہادر یہاں کوئی نہیں۔"

"ارے یہ کھونٹا بہادر ہے ـــــ؟" بانگلو ہنس کر بولا۔" اسے میں ایک مکّا رسید کر دوں تو اس کا دم نکل جائے گا۔"

"اور میں اسے ایک ٹکر رسید کر دُوں تو یہ چور چور ہو جائے گا۔" آنگلو نے بھی سینہ تان کر کہا۔

اور یہ مرنے پر مجبور ہو جائے گا۔" بانگلو نے ہنس کر کہا۔

" بکواس بند کرو۔ ایک ہاتھ رسید کر دیا تو آنتیں باہر نکل آئیں گی۔" سپہ سالار کھونٹا غرا کر بولا۔

"ارے جاؤ بھی مچھر کی اولاد ـــــ" آنگلو نے اسے تاؤ دلایا۔ تم ہم سے زیادہ بہادر اور طاقتور نہیں ہو سکتے۔ ہم نے جنوں اور دیوؤں کو اپنی بہادری سے غلام بنا لیا تو تم کس باغ کے شلجم ہو۔"

"مگر مجھے تو یہ مولی لگتا ہے آنگلو بھائی۔" بانگلو نے جلدی سے کہا۔

سردار اور اس کی بیٹی اُن کی جرأت پر حیران تھے کہ وہ خوفزدہ ہوئے بغیر سپہ سالار کو للکار رہے ہیں۔ جنوں اور دیوؤں کی بات سن کر سردار بولا۔

"یہ ناممکن ہے۔ تم جنوں اور دیوؤں کو غلام نہیں بنا سکتے۔ تم جھوٹ بکتے ہو۔"

"سردار ـــــ یہ دونوں بکواس کرتے ہیں۔ انہیں ابھی قتل کر دینا چاہیئے۔" سپہ سالار کھونٹا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چپ رہو کھونٹے ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے۔" آنگلو غرایا۔ "ہم تم سے کمزور نہیں ہیں۔"

"سردار ـــــ مجھے اجازت دو تو میں ان کو

زبان کاٹ ڈالوں ۔" کھونٹا غصّے سے کانپتا ہُوا بولا ۔

"نہیں ابا جان ـــــ!" سردار کی لڑکی جلدی سے بولی ۔" سپہ سالار اور ان کا آپس میں مقابلہ کرایا جائے ۔ تب پتہ چلے گا کہ بہادر کون ہے ۔"

" سپہ سالار ـــــ کیا تم مقابلہ کرو گے ـــــ؟" سردار نے سپہ سالار سے پوچھا ۔

" نہیں سردار ـــــ یہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا ۔ یہ بھاگ جائے گا ۔" بانگلو نے جلدی سے کہا ۔

" یہ ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا ۔ جیسے ہم نے راکا کے چار ساتھی ہلاک کر دیئے تھے ۔ آنگلو نے مسکرا کر کہا ۔

" سردار ـــــ میں ان سے ضرور مقابلہ کروں گا ۔" سپہ سالار کھونٹا سینہ تان کر بولا ۔

" مگر ہمیں انعام کیا ملے گا سردار ـــــ؟" آنگلو نے پوچھا ۔

" تم دونوں کی جان بخشی کر دی جائے گی ۔" سردار پولا نے مسکرا کر کہا ۔

"نہیں سردار ___ میری جان بخشی کرنے کی بجائے اپنی لڑکی سے میری شادی کر دینا ___" بانگلو نے جلدی سے کہا۔

"سردار ___ اس مکار کی باتوں میں نہ آنا۔ صرف میری شادی کرنا۔" آنگلو نے بانگلو کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے۔ آج شام اسی میدان میں تمہارا سپہ سالار سے مقابلہ ہو گا۔" سردار نے کہا۔ اور مجھے امید ہے کہ تم دونوں کھونٹا کے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔"

"دیکھو سردار پولا۔ ہمیں غصّہ نہ دلاؤ ورنہ ہم ساری بستی کو تہس نہس کر دیں گے ___" آنگلو غرا کر بولا۔

"بکواس بند کرو۔ میرا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا ہے" سردار غصیلے لہجے میں بولا۔ "میں تمہیں ابھی قتل کرا دیتا مگر میں اپنی اکلوتی بیٹی پمپا کی خواہش رد نہیں کر سکتا اور اسی لیے مقابلے کی منظوری دی ہے۔"

پھر سردار پولا نے اپنی بیٹی پمپا کی طرف

دیکھ کر کہا۔ پمپا۔ آؤ چلیں۔"

"سردار ـــــ ہمیں بھی ساتھ لیتے جاؤ۔ ہم کل سے بھوکے ہیں۔" آنگلو نے التجا کی۔

"اور پرسوں سے پیاسے ہیں۔" بانگلو نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"سپہ سالار ـــــ فی الحال انہیں قید کر دو اور انہیں بہترین کھانا کھلاؤ۔ شام کو مقابلے کے لیے انہیں یہاں لے آنا۔"

"اگر تم نے ان دونوں کو شکست دے دی تو تمہاری شادی پمپا سے کر دی جائے گی۔" سردار نے کھونٹا سے کہا۔

اور اپنی بیٹی پمپا کے ساتھ وہاں سے چل دیا۔

پمپا اور سردار پولا کے جانے کے بعد سپہ سالار
کھونٹا نے وہاں جمع بستی کے آدمخوروں کو مخاطب
کر کے کہا۔
بستی والو ـــــ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے
ان اجنبیوں کا گوشت تمہیں ضرور ملے گا۔ یہ میرا
کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں نے صرف اس لیے ان
کا چیلنج قبول کیا ہے کہ تم لوگ میری بہادری
اور شہ زوری پر شک نہ کرو۔"
"کھونٹا ـــــ زبان کو لگام دو۔ تم ہمیں گالیاں
دے رہے ہو۔" آنگلو نے غصّے سے کہا۔
"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ـــــ میں نے کب

تمہیں گالی دی ہے ——— ؟" سپہ سالار کھونٹا غرا کر بولا۔ یہ سُن کر بستی والے ہنسنے لگے۔ بانگلو نے کہا "اب جلدی سے ہمیں کھانا کھلاؤ۔ کیا تم نے سردار چولا کا حکم نہیں سنا تھا ——— ؟"

"سردار چولا نہیں پولا کہو پولا ———" سپہ سالار نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے تلوار بردار حبشیوں سے کہا۔ "انہیں اندھے کنوئیں میں قید کر دو ———"

"نہیں ——— ہم اندھے کنوئیں میں قید نہیں ہوں گے ———" آنگلو نے انکار کرتے ہوئے کہا "ہمیں قید کرنا ہی ہے تو کسی محل میں کرو یا پھر اسی میدان میں رہنے دو۔"

"بکواس بند کرو ——— میری مرضی چاہے تمہیں کہیں قید کروں۔" سپہ سالار کھونٹا غصیلے لہجے میں بولا۔

"اچھا ——— پھر قید کر کے دیکھو۔ اگر تمہارے کنوئیں کو بند نہ کر دیا تو پھر کہنا ———" بانگلو نے غرا کر کہا۔

اس کی بات پر حبشی پھر ہنس پڑے۔ سپہ سالا

کھونٹا چند لمحے انہیں غصے سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بستی والوں سے کہا۔

"تم لوگ اب آرام کرو۔ شام سے پہلے مقابلہ دیکھنے اور ان کا گوشت کھانے کے لیے یہاں آ جانا۔"

اس کے حکم پر بستی والے آہستہ آہستہ وہاں سے کھسکنے لگے۔ آخر وہاں سپہ سالار کھونٹا اور اس کے چند ساتھی رہ گئے۔ کھونٹا نے آنگلو بانگلو سے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم آزادی چاہتے ہو دوستو ——؟"

"ہاں ——!" آنگلو نے مسکرا کر کہا۔ بانگلو نے بھی سر ہلا دیا۔

"مگر ایک شرط پر تمہیں آزاد کر سکتا ہوں۔" کھونٹا نے کہا۔ مقابلے کے وقت تم اپنی شکست تسلیم کر لینا۔"

"ہمیں منظور ہے۔" بانگلو نے جلدی سے کہا۔ "مگر پہلے ہمارے لیے بہترین کھانے منگواؤ۔"

" سپہ سالار نے ایک آدمی کو اشارہ اور وہ وہاں سے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک بڑے

طشت میں کھانا لے آیا۔ اس نے طشت اُن کے سامنے رکھ دیا۔ سپہ سالار کھونٹا نے کہا۔

"اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ اگر تم نے مقابلے کے وقت شکست تسلیم کر لی تو میں تمہیں یہاں سے جانے دُوں گا۔"

مگر آنگلو بانگلو نے اس کی بات نہ سُنی اور کھانے پر پل پڑے۔ چند منٹ میں ہی انہوں نے پورا طشت خالی کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد آنگلو نے بانگلو سے کہا۔

"تمہارا مٹکا بھر گیا یا اور کھانا منگواؤں ——؟"

"میرا پیٹ مٹکا ہے تو تمہارا پیٹ مشک ہے۔" بانگلو نے جواباً کہا۔

"اچھا —— تم یہاں بیٹھو۔" آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میں ذرا سردار پولا سے بات کر آؤں۔"

"کیسی بات ——؟" سپہ سالار کھونٹا نے چونک کر پوچھا۔

"شادی کی —— میں اس کی بیٹی پمپا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" آنگلو نے بتایا۔

"خبردار —— پمپا کا نام نہ لینا ——" بانگلو کھڑا
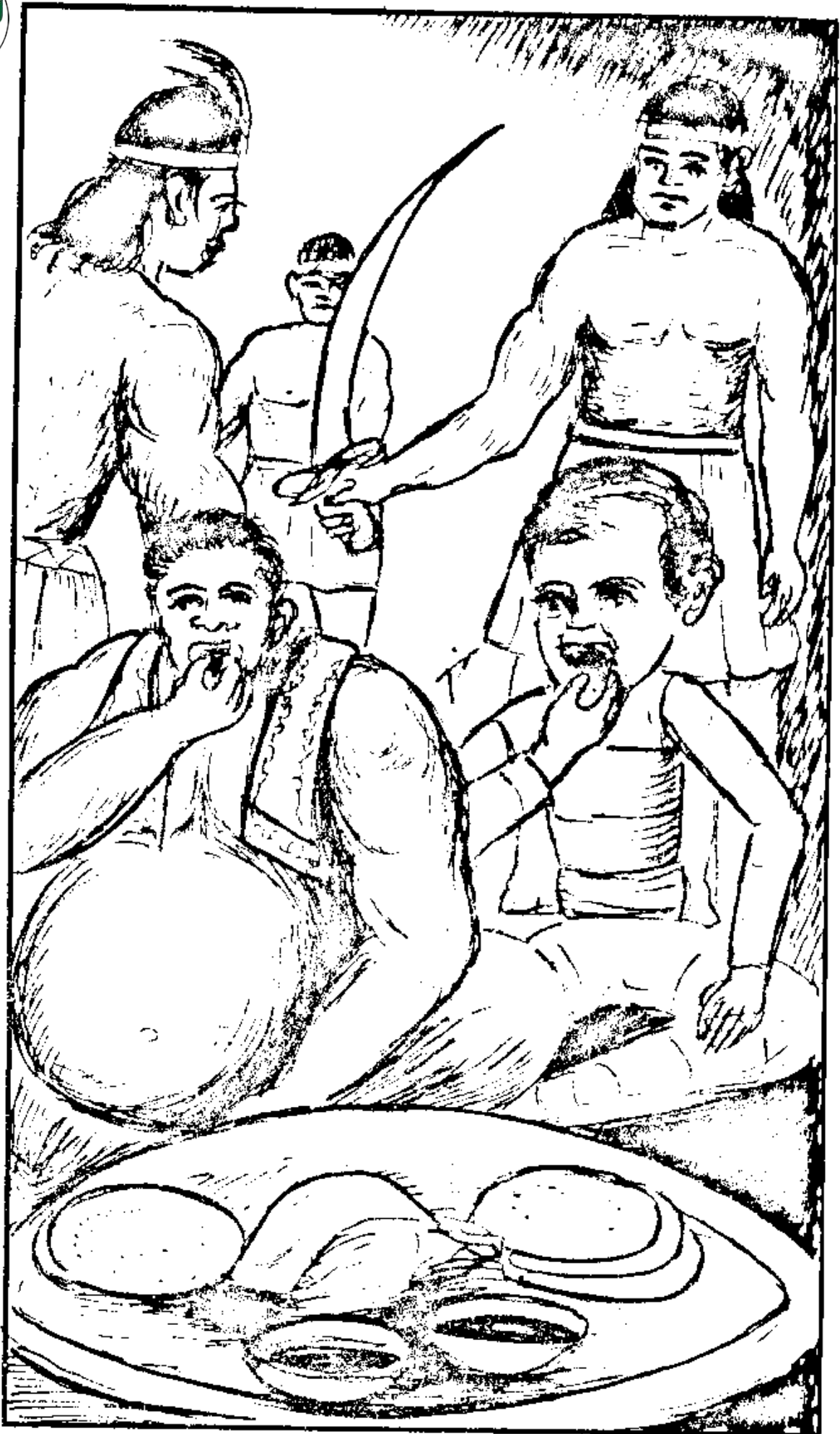
ہوتا ہوا غصیلے لہجے میں بولا۔ وہ میری دُلہن بنے گی۔"

"زبان سنبھال کر بات کرو بانگلو۔ میں نے اب تک تمہارا بہت خیال کیا ہے۔" آنگلو غرایا
دونوں کے پیٹ بھر چکے تھے اور جب ان کے پیٹ بھرے ہوئے تھے تو وہ عقل سے بالکل خالی ہو جاتے تھے۔ اور بیوقوفی کی آخری حدوں تک جا پہنچتے تھے۔ سپہ سالار کھونٹا غصیلی نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔ البتہ اس کے ساتھی مزہ لے رہے تھے۔

"آنگلو کیوں میرے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو ——"
بانگلو آستین چڑھا کر بولا۔ "میں نے پہلے بھی کئی بار تمہیں معاف کیا ہے مگر آج معاف نہیں کروں گا۔ تم جا کر اسی چاندی سے شادی کرو جس کے لیے تم نے ناگ دیوتا کا منکا حاصل کیا تھا
میں تو اب پمپا سے ہی شادی کروں گا۔
اگر تم نے میری شادی میں دیوار بننے کی کوشش کی تو بُرا نتیجہ نکلے گا۔"
چپ رہو ہاتھی کے بچے —— پمپا کا نام لیا

تو تمہارا پیٹ پھاڑ کر بھس بھر دوں گا"۔ آنگلو نے بھی دھمکی دی۔ پمپیا میری اور صرف میری ہی دلہن بن سکتی ہے۔ تم سے وہ نفرت کرتی ہے ــــ"

"کیا بکواس کیے جا رہے ہو تم ــــ سپہ سالار کھونٹا دھاڑا۔" شرم نہیں آتی تمہیں۔ پمپیا سے تم دونوں کی ہی شادی نہیں ہو سکتی۔ وُہ میری منگیتر ہے اور اگر تم نے اپنی ناپاک زبانوں سے اس کا نام لینا نہ چھوڑا تو فنا ہو جاؤ گے"۔

"ہا ہا ہا ــــ پمپیا ــــ پمپیا ــــ ارے میری دُلہن بنے گی پمپیا ــــ" آنگلو نے یکدم قہقہہ لگا کر کہا۔

سپہ سالار کھونٹا نے طیش میں آ کر آنگلو کی ناک پر مکّا رسید کرنا چاہا مگر آنگلو نے جلدی سے سر جھکا لیا۔ اس کا ہاتھ آنگلو کے سخت سر پر پڑا۔ اور وہ درد سے چیخ اُٹھا۔ آنگلو نے ہنس کر کہا۔

"تم نے حملہ کرنے میں پہل کی ہے۔ چنانچہ میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا"۔

اتنا کہہ کر آنگلو نے یکدم جھک کر اس کے پیٹ میں ٹکر رسید کر دی۔ ٹکر لگنے سے سپہ سالار کھونٹا سنبھل نہ سکا اور پشت کے بل جا گرا یہ دیکھ کر بانگلو فوراً چلانے لگا۔

"بستی والو ـــــ مقابلہ شروع ہو گیا، مقابلہ شروع ہو گیا"

اس کی چیخ و پکار سُن کر بستی والے گھروں سے نکل کر میدان میں آنے لگے۔ کھونٹا کے ساتھیوں نے آنگلو کی طرف بڑھنا چاہا مگر کھونٹا نے انہیں روک دیا۔

"اس مردود سے میں خود نپٹوں گا۔ بہتر ہے کہ ابھی فیصلہ ہو جائے" وہ اٹھتا ہوا بولا۔

چند لمحوں میں ہی میدان دوبارہ لوگوں سے بھر گیا۔ سردار پولا اور اس کی بیٹی پمپا بھی وہاں پہنچ گئے۔ سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے حکم دیا تھا کہ مقابلہ شام کے وقت ہو گا۔"

"نہیں سردار ـــــ میں ان بدبختوں کو ابھی فنا

کروں گا۔" کھونٹا نے کہا۔ "مقابلہ کی ابتدا ہو چکی ہے۔ آپ اجازت دیں۔ میرا خون کھول رہا ہے میں اب مزید صبر نہیں کر سکتا۔"

سردار پولا کو غصہ تو بہت آیا مگر رعایا بھی یہی چاہتی تھی۔ اس لیے اس نے مقابلے کی اجازت دے دی۔

مقابلہ شروع ہونے لگا۔ آنگلو بانگلو سپہ سالار کھونٹا کے سامنے جم کر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بڑی دلچسپی سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سردار پولا اور اس کی بیٹی میدان میں بنے ایک چبوترے پر جا بیٹھے تھے۔ سپہ سالار کھونٹا نے آنگلو بانگلو سے کہا۔

"اب بھی وقت ہے اپنی شکست تسلیم کر لو میں تمہیں اس جزیرے سے زندہ سلامت نکل جانے دوں گا۔"

"نہیں —— ہم پمپا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔" بانگلو نے کہا۔ "اگر تم شادی کرانے کا وعدہ کرو تو ہم تمہاری بات مان لیں گے۔"

"پمپا میری منگیتر ہے۔ اس سے میرے بچ

کوئی شادی نہیں کر سکتا۔" کھونٹا غرایا۔
سردار کا چبوترہ کچھ فاصلے پر تھا اور ان کی آواز وہاں تک نہیں پہنچ رہی تھی۔ سردار چلایا۔
"تم لوگ باتیں کیوں کرتے ہو۔ مقابلہ کرو۔"
"سردار کھونٹا اپنی شکست تسلیم کر رہا ہے۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔ "اور ہم سے معافی مانگ رہا ہے تاکہ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔"
"نہیں سردار —— یہ جھوٹ بک رہا ہے ——" سپہ سالار کھونٹا بلند آواز سے بولا۔
اور اس نے یکدم آنگلو بانگلو پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے کوشش کی کہ اس کی لاتیں آنگلو بانگلو کے سینوں پر پڑیں۔ اور وُہ گِر جائیں مگر آنگلو بانگلو یکدم اِدھر اُدھر ہٹ گئے اور وہ پشت کے بل دھم سے زمین پر گر پڑا۔ سردار کی بیٹی پمپا کی ہنسی چھوٹ گئی۔ آنگلو بانگلو نے اُسے ہنستا دیکھا تو قہقہے لگانے لگے۔ بانگلو نے بلند آواز سے کہا۔

"پمپا ـــــ تم فکر نہ کرو میں اِسے ہلاک کر کے تم سے شادی کروں گا۔"

"نہیں پمپا ـــــ میں شادی کروں گا۔" آنکلو چلایا۔ "یہ خوبانی کے سر والا ابھی بچہ ہے" اُن کی باتوں پر بستی والے بھی ہنسنے لگے۔ مگر سپہ سالار کھونٹا غضب ناک ہو گیا۔ اس نے زمین سے اُٹھ کر آنکلو پر جست لگائی مگر آنکلو نے فوراً اپنے ہاتھ دراز کر کے اسے ہاتھوں پر روکا اور پیچھے کی جانب دھکا دے دیا۔

کھونٹا ایک بار پھر پشت کے بل گرا اور لوگ آنکلو کے اس کارنامے پر تالیاں بجانے لگے۔ بانکلو کو غصہ آ گیا۔ اس نے سوچا کیوں نہ وہ اکیلا ہی سپہ سالار سے مقابلہ کرے اور لوگوں کی داد لے۔ اس نے آگے بڑھ کر سپہ سالار پر حملہ کر دیا۔

مگر سپہ سالار نے یکدم ایک زور دار مکا بانکلو کے پیٹ میں رسید کر دیا۔ بانکلو کراہتا ہوا پیٹ پکڑے پیچھے ہٹ گیا۔ سپہ سالار کھونٹا نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا اور توڑنے لگا
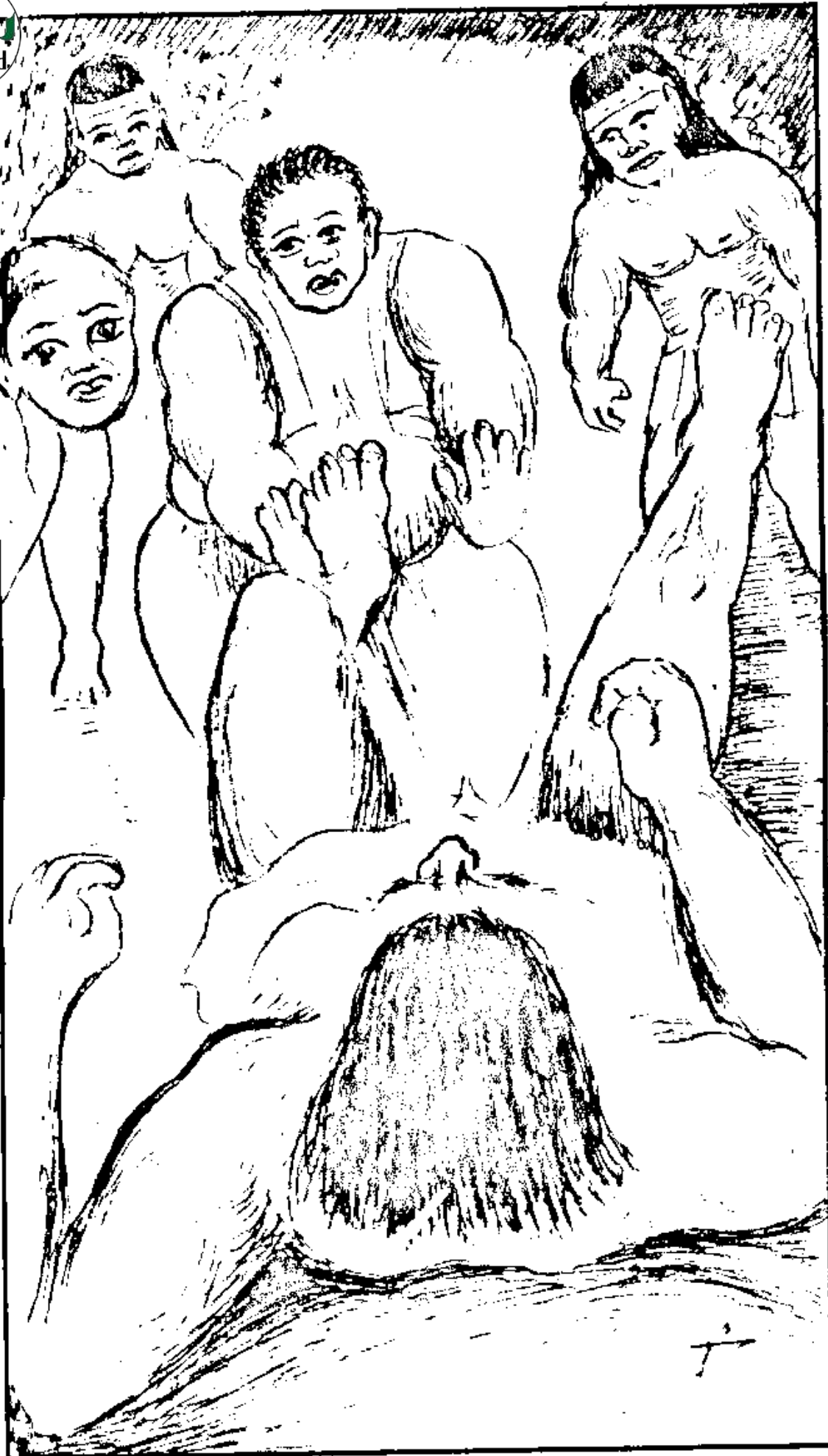
بانگلو کی چیخیں نکل گئیں مگر اس سے پہلے کہ
سپہ سالار اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا۔ آنگلو نے
پیچھے سے اپنا مٹکے جیسا سر اس کی پشت میں
رسید کر دیا۔ کھونٹا اور بانگلو دونوں ہی زمین
پر آ رہے۔

آنگلو نے جلدی سے سپہ سالار کے دونوں پاؤں
پکڑے اور زمین پر گھسیٹنے لگا۔ سپہ سالار نے اپنے
پاؤں چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔
اس کے یوں گھسیٹے جانے پر لوگ آنگلو کو شاباش
دینے لگے۔ بانگلو بھلا کب برداشت کر سکتا تھا
کہ صرف آنگلو کو شاباش ملے۔ اس نے اُٹھ کر
اپنا ہتھوڑے جیسا مکہ آنگلو کی پشت میں رسید
کر دیا۔ اور آنگلو نے چیخ مار کر سپہ سالار کھونٹ
کے پاؤں چھوڑ دیئے۔ بانگلو فوراً کھونٹا کے سین
پر چڑھ گیا۔ اور اپنے بھاری وجود کے ساتھ کھو
کے بدن پر اُچھلنے کودنے لگا۔

اس کی اس حرکت پر سپہ سالار کی چیخیں نـ
نکیں اور لوگ ہنسنے لگے۔ آنگلو نے لپک
بانگلو کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے

کھینچ لیا۔ بانگلو چکراتا ہُوا پشت کے بل زمین پر جا گرا۔

سپہ سالار کھونٹا نے اُٹھنا چاہا مگر آنگلو نے جلدی سے اس کے منہ پر ٹکر رسید کر دی۔ کھونٹا کی ناک پلپلی ہو گئی اور خون بہنے لگا۔ آنگلو دوبارہ اس پر حملہ کرنے کے لیے بڑھا مگر پیچھے سے بانگلو نے اس کے دونوں پاؤں پکڑ کر اُسے اوپر اٹھا دیا۔ آنگلو منہ کے بل سپہ سالار کھونٹا پر گرا۔ اس کا بھاری بھر کم سر سپہ سالار کے سر سے اس زور سے ٹکرایا کہ سپہ سالار کا سر پھٹ گیا۔ اور بھیجہ باہر نکل آیا۔ وہ بُری طرح تڑپنے لگا۔

چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے ساکت ہو گیا۔

سپہ سالار کھونٹا کے مرتے ہی لوگ دوڑے اور انہوں نے آنگلو بانگلو کو کندھوں پر اٹھا لیا وُہ خوشی سے نعرے لگا رہے تھے۔ بستی والے آنگلو بانگلو کو مبارکباد دے رہے تھے۔ مگر اکثر لوگ حیران تھے کہ جزیرے کے سب سے بہادر

شخص کو انہوں نے اتنی آسانی سے کیسے مار ڈالا۔

سردار کے حکم پر آنگلو بانگلو کو اس کے پاس چبوترے پر پہنچا دیا گیا۔ سردار کی بیٹی پمپا نے مسکراتے ہوئے انہیں مقابلہ جیتنے کی مبارکباد دی۔ سردار نے بھی مبارکباد دی۔

"شادی کی مبارکباد کب ملے گی ــــ؟" آنگلو نے مسرور لہجے میں کہا۔

"شادی ــــ کس کی شادی ــــ؟" سردار بولا نے حیرت سے پوچھا۔

"سردار ــــ میں پمپا سے شادی کرنا چاہتا ہوں"، آنگلو نے کہا۔

"بکواس بند کرو۔ سردار غرایا۔ پمپا کی شادی اس بہادر آدمی سے ہو گی جو ہمارے جزیرے کے پرانے دشمن پلوٹا دیو کو گرفتار کر کے لائے گا۔ اور تم ایسا نہیں کر سکتے"۔

"کیوں نہیں کر سکتے ــــ!" بانگلو جلدی سے بولا۔ ہم نے تو بڑے بڑے دیوؤں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ پلوٹا دیو کس باغ کی مولی ہے"۔

"باغ کی مولی نہیں۔ کھیت کا آلو بخارا کہو
آنگلو نے اُسے ٹوکتے ہوئے کہا۔
"نہیں ——— میں تو اسے بخارے کا آلو کہہ
گا۔" بانگلو نے ضد کی۔
"مگر سردار ——— پلوٹا دیو اب کہاں ہے ا
تمہاری اس سے کیا دشمنی ہے ———؟" آنگلو
پوچھا۔
سردار پولا کہنے لگا۔ پلوٹا دیو جزیرے کے
پہاڑی علاقے میں رہتا ہے۔ اور ہمارا جو بھی آد
ادھر جاتا ہے اسے پکڑ کر کھا جاتا ہے۔ جس
دن اُسے وہاں شکار نہ ملے وہ بستی میں آ کر
ایک دو آدمی اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اس نے
ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے۔"
"میں اس کے کان میں دم کر دوں گا۔
آنگلو نے سینہ تان کر کہا۔
"اور میں اس کی ٹانگوں میں دم کر دوں
گا ———" آنگلو نے سینہ پھیلایا۔
"مگر سینہ پھیلانے کی کوشش میں اس کا پیٹ
پھول گیا۔ اس پر وہاں موجود لوگ ہنسنے لگے

"اگر تم اتنے ہی بہادر ہو تو جاؤ اسے گرفتار کر کے لے آؤ۔" سردار پولا نے کہا۔ "تم میں سے جو کامیاب ہوا اس کی شادی میں اپنی بیٹی سے کر دوں گا۔"

ہمیں منظور ہے۔ مگر اسے گرفتار کر کے لائیں گے کیسے —— ؟" آنگلو نے پوچھا۔

ایک گھوڑا گاڑی اور چند مضبوط رسے تمہیں دے دیئے جائیں گے۔ آج تم آرام کرو کل اسے گرفتار کرنے جانا۔" سردار نے ہدایت کی۔

"نہیں سردار —— ہم تو آج ہی جائیں گے کیا پتہ وہ کل کہیں بھاگ جائے۔" ان دونوں نے کہا۔

"اچھا —— جیسے تمہاری مرضی۔" سردار پولا نے مسکرا کر کہا۔

پھر اس کے حکم پر چند آدمی ایک گھوڑا گاڑی وہاں لے آئے۔ اس میں چھ گھوڑے جتے ہوئے تھے اور اندر دو کافی موٹے اور مضبوط رسے پڑے تھے۔

آنگلو بانگلو پمپیا سے شادی کرنے کے لیے
اتنے بے چین تھے کہ اُسی وقت گھوڑا گاڑی
پر سوار ہو کر پہاڑوں کی جانب چل دیئے

پلوٹو دیو ایک بہت بڑے غار میں رہتا تھا۔
ا خود بھی بہت موٹا تازہ تھا۔ روزانہ ایک
انسان کو کھانا اُس کا معمول تھا۔ وہ آدمخور تھا
اور اُسے انسانی گوشت کی ایسی عادت پڑی
ہوئی تھی کہ ایک دن بھی گوشت نہ ملتا تو
د ہی جزیرے والوں کی بستی پر حملہ کر کے
ں نہ کسی کو پکڑ لاتا اور کھا جاتا۔ اس
وقت بھی وہ شکار کی تلاش میں غار سے
اہر بیٹھا تھا۔ دوپہر ہو چکی تھی اور اس کی
ھوک بڑھتی جا رہی تھی۔ مگر اب تک ادھر
ائی شکار نہیں آیا تھا۔

اس نے سوچا کیوں نہ خود ہی بستی میں جا
کر کسی انسان کو اٹھا لائے۔ اس ارادے
سے وہ اٹھا ہی تھا کہ پہاڑی راستے پر ایک
گھوڑا گاڑی آتی دکھائی دی۔ اس پر دو انسان
سوار تھے۔ ایک چھوٹا مگر موٹا تازہ تھا جب
دوسرا لمبا اور دُبلا پتلا تھا۔ انہیں دیکھ کر بلوٹا
دیو خوش ہوا کہ خدا نے خود ہی اس کے لیے
غذا کا بندوبست کر دیا ہے اور ایک کی بجائے
دو دن کی خوراک دی ہے۔ وُہ اٹھا اور را...
میں آ کھڑا ہوا۔

آنگلو بانگلو نے بھی اُسے دیکھ لیا اور ا...
کے قریب گاڑی آ روکی۔ آنگلو نے بانگلو ...
کہا۔

"یہی بلوٹا دیو معلوم ہوتا ہے۔ آؤ اسے بیوقو...
بناتے ہیں۔"

"نہیں آنگلو ـــــ یہ پہلے ہی بیوقوف ...
اسے اصل بات بتا دینی چاہیئے۔" بانگلو نے ...
کر کہا۔

"اصل بات سن کر تو ہمیں ہڑپ کر جا...

گا۔" آنگلو نے سہم کر کہا۔
"کون ہو تم اور میرے بارے میں کیسی باتیں کر رہے ہو ___؟" پلوٹا دیو نے حیران ہو کر پوچھا۔
"بات دراصل یہ ہے چچا کھوتا دیو ___!" بانگلو نے کہنا چاہا۔
بکواس بند کرو۔ میرا نام کھوتا نہیں پلوٹا ہے ___" دیو دھاڑا۔
"ہاں بانگلو ___ اس کا نام لوٹا ہے ___" آنگلو نے جلدی سے کہا۔
"لوٹا نہیں پلوٹا ___!" پلوٹا دیو پھر دھاڑا
ایک ہی بات ہے ___" بانگلو بولا۔ "بہرحال ہم بستی سے آئے ہیں۔ بستی کے سردار نے تمہاری دعوت کی ہے اور تمہیں دعوت میں لے جانے کے لیے ہمیں بھیجا ہے۔"
"دعوت ___ کیسی دعوت ___!" پلوٹا حیران ہو کر بولا۔
"سپہ سالار کھونٹا کے مرنے کی خوشی میں۔ دعوت میں تمہیں چار انسانوں کا گوشت پیش کیا جائے

گا۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔
"مگر پہار تو یہ نہیں کھا سکے گا۔ اسے بدہضمی
ہو جائے گی۔" بانگلو نے جلدی سے کہا۔
"نہیں ــــــ میں ایک وقت میں آٹھ آدمی بھی کھا
سکتا ہوں۔" پلوٹا دیو نے بڑے غرور سے کہا۔ "چلو
میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"
"ایسے نہیں ــــــ" آنگلو نے جلدی سے کہا۔ "اس
طرح تو بستی والے خوفزدہ ہو کر بھاگ جائیں
گے۔"
"ہاں ــــــ اور کیا۔ اگر تم نے چار انسانوں کا
گوشت اپنے پیٹ میں بھرنا ہے تو تمہیں ہمارے
کہنے پر عمل کرنا ہوگا ــــ اور ہم جو کچھ کریں تمہیں
اس پر خاموش رہنا ہو گا۔"
"مجھے منظور ہے۔ مگر جلدی کرو۔ مجھے بہت بھوک
لگی ہے۔" پلوٹا دیو نے کہا۔
آنگلو بولا۔ "اچھا ــــــ تم ادھر ہمارے پیچھے آ
کر بیٹھ جاؤ۔"
پلوٹا دیو جلدی سے گھوڑا گاڑی کے پچھلے حصے
میں سوار ہو گیا۔ آنگلو بانگلو اترے اور انہوں

نے پلوٹا دیو کے ہاتھ پاؤں باندھنے شروع کر دیئے
"یہ کیا کر رہے ہو ——؟" پلوٹا دیو نے غضبناک ہو کر پوچھا
اگر دعوت کھانی ہے تو چپ رہو۔ ہم تمہیں باندھ کر لے جائیں گے تاکہ بستی والے تم سے خوفزدہ ہوئے بغیر تمہیں انسانی گوشت کھلا سکیں"
انسانی گوشت کے لالچ میں پلوٹا دیو خاموش رہا.
آنگلو بانگلو نے موٹے رسوں سے اُسے اچھی طرح باندھ ڈالا اور رسوں کے سرے گاڑی سے باندھ دیئے۔
"ہا ہا ہا —— اب میری پمپا سے ضرور شادی ہو گی." آنگلو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا.
"اور میری بھی —— کیونکہ میں نے بھی اُسے گرفتار کرنے میں حصہ لیا ہے." بانگلو نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کیا بک رہے ہو خبیثو —— کیا تم مجھے گرفتار کر کے لے جا رہے ہو ——؟" پلوٹا دیو دھاڑا۔
"ہاں —— سردار پولا نے شادی کے لیے تمہاری گرفتاری کی شرط رکھی تھی۔ اور ہم نے ان کی شرط

پوری کر دی ہے۔" آنگلو نے ہنس کر کہا۔ دعوت کا تو ہم نے بہانہ بنایا تھا۔"

"میں تم دونوں کو کچا چبا ڈالوں گا" دھوکے باز دیو گرجا۔

اور خود کو رسوں سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر رسے کافی مضبوط تھے اور آنگلو بانگلو نے پوری قوت سے اُسے باندھا تھا۔ وُہ دونوں گھوڑا گاڑی پر سوار ہوئے اور گھوڑوں کو بستی کی جانب دوڑانے[1] لگے۔ پلوٹا غصے سے گرج رہا تھا۔

"شیطانو ـــــ مجھے کھول دو ورنہ میں وہاں جا کر پوری بستی کو کھا جاؤں گا۔"

"اب تو تمہارا باپ بھی کچھ نہیں کر سکتا پلوٹا۔" آنگلو نے گھوڑے کو چابک رسید کرتے ہوئے کہا ہم نے شادی کرنے کی بارہا کوششیں کیں اور ہماری آج کی کوشش کامیاب ہوئی ہے۔ تمہیں چھوڑ کر ہم ساری عمر کنوارے نہیں رہنا چاہتے۔"

پلوٹا دیو غضبناک نظروں سے انہیں گھورتا ہوا

---

[1] اس منظر کے لیے سرورق ملاحظہ کیجیے۔

بولا۔

"تم پچھتاؤ گے ——— میں آزاد ہوتے ہی سب سے پہلے تمہیں ہڑپ کروں گا۔"

"خاموش رہو بدزبان ———!" آنگلو مڑ کر اسے چابک رسید کرتا ہوا بولا۔ "تم ہمارے قیدی ہو۔ اگر تم نے اب ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو زبان کاٹ کر ہتھیلی پر رکھ دوں گا۔"

"مگر اس کے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں۔ ہتھیلی پر کیسے رکھو گے۔" بانگلو نے ہنس کر کہا۔

"تم کیوں ہنس رہے ہو ——— شادی تو میری ہونی ہے۔" آنگلو نے غصے سے کہا۔

"نہیں ——— شادی میری ہو گی۔ اسے گرفتار کرنے کا منصوبہ میں نے بنایا تھا۔" بانگلو غرایا۔

"خاموش رہو۔ پمپا سے میری ہی شادی ہو گی۔ میں نے اس کی خاطر ہی سپہ سالار کھونٹا کو ہلاک کیا تھا اور پلوٹا دیو کو بھی میں نے گرفتار کیا ہے ———"

بانگلو کو اس پر غصہ آ گیا۔ اس نے یکدم آنگلو کو مکا رسید کر دیا۔ آنگلو توازن برقرار نہ

رکھ سکا۔ اور گھوڑا گاڑی سے نیچے جا گرا۔ بانگلو نے فاتحانہ شان سے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور اکیلا ہی گھوڑا گاڑی کو بستی کی طرف دوڑانے لگا۔ وہ خوش تھا کہ اب پمپا سے اس کی ہی شادی ہو گی۔

ختم شد

آنگو بانگو اور وادی آفات

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو
اور وادی آفات

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

آنگلو بانگلو آدمخور جزیرے کے سردار پولا کی بیٹی پمپا سے شادی کرنے کے لئے پلوٹو دیو کو گھوڑا گاڑی میں موٹے موٹے رسوں سے باندھ کر لے جا رہے تھے کہ اچانک بانگلو نے غصے میں آ کر آنگلو کو مکا مار دیا تھا جس کے نتیجے میں دبلا پتلا آنگلو اڑتا ہوا تیزی سے دوڑتی ہوئی گھوڑا گاڑی سے نیچے گر گیا۔ گھوڑا گاڑی چونکہ اس وقت ایک پہاڑی ڈھلوان پر دوڑ رہی تھی اس لئے آنگلو چیخ مار کر نیچے انتہائی گہرائی میں گرنے لگا تو اس نے اپنی جان بچانے کے لئے بے اختیار گھوڑا گاڑی کو پکڑنے کی کوشش کی اور پھر یہ بانگلو کی بدقسمتی

تھی کہ نیچے گرتے ہوئے آنگلو کا ہاتھ موٹے بانگلو کی
گھوڑاگاڑی سے نیچے لٹکتی ہوئی ٹانگ پر پڑ گیا۔ نتیجہ یہ
نکلا کہ زوردار جھٹکا لگنے سے بانگلو بھی گھوڑاگاڑی سے
نیچے آ گرا اور پھر وہ دونوں ہی چیختے ہوئے گہرائی میں
گرتے چلے گئے جبکہ گھوڑاگاڑی اسی طرح دوڑتی ہوئی
آگے بڑھ گئی تھی۔ گرتے وقت گو آنگلو پہلے گرا تھا اور
بانگلو اس کے بعد لیکن چونکہ بانگلو کا وزن آنگلو سے
بہت زیادہ تھا اس لئے جلد ہی آنگلو پیچھے رہ گیا جبکہ
بانگلو اس سے زیادہ گہرائی میں پہنچ گیا اور پھر ایک
خوفناک دھماکے سے وہ دونوں یکے بعد دیگرے ایک
گہری غار میں سر کے بل جا گرے۔ اس کے ساتھ ہی
ان دونوں کے ذہنوں پر تاریکی سی چھا گئی لیکن پھر
اچانک آنگلو کے تربوز جیسے موٹے سر میں روشنی پیدا
ہوئی تو بے اختیار اس کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں
کھلتے ہیں اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن
دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ اس
کا جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا اور ابھی
وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کیا ہوا کہ اچانک اس کے

کانوں میں بانگلو کے کراہنے کی آواز پڑی۔ اس نے سر کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن اس کا سر بھی حرکت نہ کر سکا۔ بس اس کی صرف آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آنکھوں کے سامنے ہلکی سی روشنی تھی جس سے اسے ایک سیاہ رنگ کی چٹان نظر آ رہی تھی جس کا ایک سرا آگے کو بڑھا ہوا تھا۔ چونکہ اس کا جسم حرکت نہ کر رہا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اس کی زبان بھی حرکت نہ کر سکے گی اس لئے وہ خاموش پڑا ہوا تھا لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آگیا کہ اس کے کانوں میں بانگلو کے کراہنے کی آوازیں مسلسل پڑ رہی ہیں اور اگر بانگلو کراہ سکتا ہے تو پھر اور کچھ نہیں تو وہ بھی کراہ سکتا ہے۔ اس لئے اس نے فوراً ہی کراہنے کی کوشش شروع کر دی اور یہ دیکھ کر اس کا دل بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا کہ وہ بھی بانگلو کی طرح کراہ رہا تھا۔

" ارے یہ آواز تو آنگلو کی ہے "۔ اچانک بانگلو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" ہاں، میں کراہ رہا ہوں۔ میں آنگلو، اگر تم کراہ

سکتے ہو تو میں بھی کراہ سکتا ہوں "۔ آلنگو نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تم بھی یہاں موجود ہو۔ کیا تم حرکت کر سکتے ہو آلنگو بھائی "۔ بالنگو نے پوچھا۔

" صرف میری زبان حرکت کر سکتی ہے اور ہاں۔ آنکھیں بھی حرکت کر رہی ہیں لیکن یہ ہوا کیا ہے۔ ہم تو پلوٹو دیو کو گھوڑاگاڑی میں باندھ کر لے جا رہے تھے۔ ارے ہاں، مجھے یاد آ گیا تم نے مجھے مکا کیوں مارا تھا "۔ اچانک آلنگو نے یاد آ جانے پر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" اور تم نے میری ٹانگ پکڑ کر کیوں کھینچی تھی "۔ بالنگو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

" چلو حساب برابر ہو گیا اس لئے لڑائی ختم۔ لیکن اب ہم ہیں کہاں، وہ سردار پولا کی بیٹی پمپا کہاں ہے جس سے میری شادی ہونی تھی "۔ آلنگو نے فوراً صلح کرتے ہوئے کہا۔

" اب ان کی قسمت ہی ایسی تھی۔ ہم کیا کریں "۔ بالنگو نے جواب دیا۔

" کس کی قسمت۔ تمہاری۔ ہاں، میرا خیال بھی ہے کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تمہاری شادی ہو ہی نہیں سکتی اور ظاہر ہے قسمت ایک بار بنائی جاتی ہے بار بار نہیں بنتی۔ اس لئے اب کیا کیا جائے۔ تمہاری قسمت"۔ آنگلو نے واقعی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اپنی نہیں سردار پولا اور اس کی بیٹی پمپا کی بات کر رہا ہوں۔ میری قسمت کی اصل خرابی تو تم ہو۔ اگر تم میرے بھائی نہ ہوتے تو میری شادی ایک ہزار بار ہو چکی ہوتی "۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" ہم پھر لڑنے لگ گئے ہیں۔ بس یہی تم میں خرابی ہے کہ تم ہر وقت مجھ سے لڑتے رہتے ہو اور بزرگ کہتے ہیں کہ جو لڑتا رہتا ہے وہ نامراد ہوتا ہے لیکن تم سردار پولا اور اُن کی بیٹی پمپا کی کیا بات کر رہے تھے "۔ آنگلو نے کہا۔

" اب انہیں بھول جاؤ۔ پلوٹو دیو گھوڑا گاڑی سمیت ان کے پاس پہنچ گیا ہوگا اور وہ بھوکا تھا اس لئے وہ سردار پولا اور اس کی بیٹی پمپا سمیت سب کو کھا گیا ہوگا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہم پہلے ہی گر گئے تھے ورنہ وہ

ہمیں بھی کھا جاتا "۔ بالگو نے جواب دیا۔
" اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن ہمارے جسم کیوں حرکت نہیں کر رہے "۔ آنگو نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ بالگو اس کی بات کا کوئی جواب دیتا، اچانک ایک جھماکے سے وہاں تیز روشنی سی ہو گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے اچانک کسی نے وہاں مشعل جلا دی ہو۔ اس کے ساتھ ہی انہیں محسوس ہوا کہ ان کے جسم اب حرکت کرنے لگ گئے ہیں اور پھر وہ دونوں تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ اب چونکہ وہاں تیز روشنی تھی اس لئے انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے غار کے فرش پر موجود تھے۔
" کمال ہے ہم اتنی بلندی سے گرے ہیں لیکن ہمیں کوئی چوٹ بھی نہیں آئی "۔ آنگو نے حیرت بھرے انداز میں اپنے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔
" آ ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ تم میرے اوپر گرے تھے "۔ بالگو نے جواب دیا۔
" تو پھر تمہیں کوئی چوٹ کیوں نہیں آئی "۔ آنگو نے کہا۔

" اس لئے کہ میں پہلے گرا تھا اور تم بعد میں، اور جو پہلے گرتا ہے اس کی شادی ہوتی ہے اور جو بعد میں گرتا ہے اس کی شادی نہیں ہوتی "۔ بالنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اتنی بلندی سے گرنے کے بعد تمہاری ہڈیاں بھی چور چور ہو چکی ہوتیں۔ یہ تو میں نے تمہیں راستے میں ہی سنبھال لیا تھا اس لئے تمہیں کوئی چوٹ نہیں آئی "۔ اچانک غار کے ایک کونے سے باریک سی آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے اس کونے کی طرف مڑے اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ غار کے کونے میں ایک انتہائی خوبصورت پھول زمین میں سے نکلا ہوا تھا۔ اور آواز اسی میں سے آ رہی تھی۔

" تم پھول ہو کر انسانی آواز میں باتیں کر رہے ہو۔ کہیں تم انسان پھول تو نہیں ہو "۔ آنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" انسان پھول نہیں۔ پھول انسان کہو۔ یہ پہلے پھول ہے پھر انسان۔ اس لئے یہ پھول انسان تو ہو

سکتا ہے، انسان پھول نہیں ہو سکتا "۔ بانگو نے فوراً ہی آنگو کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

" میں پھول شہزادی ہوں۔ دنیا کی سب سے خوبصورت شہزادی "۔ اچانک اس پھول سے دوبارہ آواز سنائی دی۔

" پھول شہزادی۔ مطلب ہے کہ تم پھولوں کی شہزادی ہو لیکن پھر تم سے شادی تو کوئی پھول ہی کر سکتا ہے "۔ آنگو نے کہا۔

" میں کر سکتا ہوں کیونکہ میں پھول ہوں۔ گوبھی کا پھول "۔ موٹے بانگو نے فوراً ہی اپنے موٹے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ پھر تو شہزادی تمہیں پکا کر کھا جائے گی، کیوں پھول شہزادی۔ گوبھی کا پھول پکا کر کھایا جاتا ہے ناں۔ اس سے شادی تو نہیں کی جاتی "۔ آنگو نے کہا۔

" میں اصل میں انسان ہوں لیکن میری روح کو پھول بنا کر یہاں اس غار میں بند کر دیا گیا ہے جبکہ میرا جسم وادی آفات کے مقدس پجاری کے قبضے میں

ہے۔ مقدس پجاری مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن وہ انتہائی بدصورت ہے اس لئے میں نے انکار کر دیا تو مقدس پجاری نے میری روح میرے جسم سے نکال کر یہاں پھول بنا کر رکھ دی ہے۔ اس لئے اب میں کسی سے شادی نہیں کر سکتی "۔ پھول شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں کر سکتی۔ تم روح شہزادے سے تو شادی کر سکتی ہو اور چونکہ میرے اندر روح بھی ہے اور میں شہزادہ بھی ہوں اس لئے تم مجھ سے شادی کر سکتی ہو "۔ آنگلو نے کہا۔

" اگر تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں وادی آفات سے میرا جسم یہاں لانا پڑے گا یا مجھے وہاں لے جانا ہوگا "۔ پھول شہزادی نے کہا۔

" یہ کونسی مشکل بات ہے۔ کہاں ہے وادی آفات، مجھے بتاؤ میں تمہیں اٹھا کر وہاں پھینک دیتا ہوں "۔ بانگلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے تم اس پھول سے کر لو شادی "۔ اچانک آنگلو نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"اور تم کیا کرو گے"۔ بالگو نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ آنگو کا اس کی شادی پر رضامند ہو جانا اس کے لئے انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔

"میں تو کسی انسان سے شادی کروں گا کیونکہ میں انسان ہوں۔ تم گوبھی کے پھول ہو اس لئے تم پھول سے کر لو شادی"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"تم کر لو انسان سے شادی۔ میں تو عورت سے شادی کروں گا کیونکہ میں مرد ہوں"۔ بالگو نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ اچانک روشنی بجھ گئی اور ہر طرف گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔

"ارے، یہ کیا ہوا"۔ ان دونوں نے بیک آواز کہا لیکن دوسرے لمحے یکلخت جھماکے سے دوبارہ روشنی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ ان کے سامنے ایک انتہائی خوبصورت شہزادی کھڑی تھی، انتہائی خوبصورت۔ وہ سکتے کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے اور یہ حقیقت تھی کہ اب تک انہوں نے جتنی بھی شہزادیاں دیکھی تھیں

ان سب سے زیادہ خوبصورت تھی۔

" دیکھ لو، میں ہوں پھول شہزادی "۔ اچانک اس شہزادی نے کہا۔

" ارے تم تو انسان ہو جبکہ پہلے تو تم پھول تھیں"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" میں انسان بھی ہوں اور عورت بھی اور میں اس سے شادی کروں گی جو وادی آفات میں لے جا کر میری روح اور جسم کو ملا دے گا "۔ اس شہزادی نے ا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت روشنی ایک بار پھر ئب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر جھماکے سے شنی ہوئی تو وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ب وہاں وہ خوبصورت شہزادی موجود ہی نہ تھی۔

" تم نے دیکھا مجھے۔ اب بتاؤ کیا تم مجھ سے شادی ا چاہتے ہو "۔ اچانک اس پھول سے آواز سنائی ا۔

ہاں ہاں، میں تم سے شادی کروں گا "۔ آنگو نے ہی کہا۔

نہیں۔ میں کروں گا شادی، میں نے پہلے اپنے

آپ کو گوبھی کا پھول کہا تھا اس لئے میرا حق پہلے
ہے"۔ بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو، جو مقدس پجاری کو ہلاک کرے گا اور میری
روح اور جسم کو ملا دے گا۔ میں اس سے شادی
کروں گی"۔ پھول شہزادی نے آنگو کے بولنے سے پہلے
کہا۔

"میں کروں گا یہ کام۔ بلاؤ اس مقدس پجاری کو۔
میں ابھی اس کے پیٹ میں سر مار کر اسے ہلاک کر
دوں گا"۔ آنگو نے کہا۔

"تمہارا سر تو جب لگے گا سو لگے گا۔ میں پہلے ہی
ایک ہی مکا مار کر اس کا پیٹ پھاڑ دوں گا"۔ بانگو
نے جواب دیا۔

"اس کے لئے تم دونوں کو وادی آفات میں جا
ہو گا۔ بولو، تم تیار ہو وہاں جانے کے لئے"۔ پھول
شہزادی نے کہا۔

"ہاں ہاں، میں تیار ہوں۔ دل و جان سے
ہوں"۔ آنگو نے کہا۔

"میں بھی دل و جان سے تیار ہوں"۔ بانگو

کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"تو پھر جاؤ"۔ پھول شہزادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی روشنی یکلخت بجھ گئی اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے روشنی بجھنے کے ساتھ ہی ان کے ذہنوں پر بھی اندھیرا سا چھا گیا ہو یا جیسے انہیں نیند آ گئی ہو لیکن پھر روشنی یکلخت دوبارہ ہوئی تو آنگلو اور بانگلو دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اب اس پھول والے غار کی بجائے ایک خوبصورت اور سرسبز علاقے میں موجود ہیں لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے نچلے جسم عجیب و غریب شکلوں کے ہو گئے تھے۔ آنگلو نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں کے علاوہ چار ٹانگیں تھیں۔ اگلی ٹانگیں گھوڑے جیسی اور پچھلی ٹانگیں بطخ جیسی ہو گئی تھیں اور ساتھ ہی ایک لمبی سی دم بھی تھی اور اس کے نچلے جسم پر اس طرح نشانات تھے جیسے مچھلی کے جسم کے ہوتے ہیں جبکہ اس کے سامنے موجود بانگلو کا جسم اور بھی زیادہ حیرت انگیز نظر آ رہا تھا۔ اس کا پورا جسم سیپی کی طرح کا

تھا جس پر سرخ و سفید نشانات بنے ہوئے تھے اس
کی کوئی ٹانگ ہی نہ تھی۔

"ارے یہ تمہاری ٹانگ ہے یا گھوڑے کی ہے"۔
بانگلو نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگ کو پکڑتے ہوئے
کہا۔

"اور تمہاری تو ٹانگیں ہی نہیں ہیں۔ یوں لگ رہا
ہے جیسے تم کسی سیپی میں سے باہر نکل رہے ہو"۔
آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے
انہیں آسمان سے سائیں سائیں کی سی آوازیں سنائی
دیں تو ان دونوں نے چونک کر آسمان کی طرف
دیکھا تو انہوں نے دور سے آسمان پر ایک عجیب و
غریب سی گاڑی کو اڑتے ہوئے دیکھا۔ اس گاڑی کا
اگلا حصہ کسی پرندے جیسا تھا جس کی باقاعدہ چونچ
بھی تھی اور آنکھیں بھی جبکہ پچھلا حصہ گاڑی جیسا
تھا۔ جس کے پہیئے بھی تھے اور آخر میں نیلے رنگ کی
عجیب سی لیکن خوبصورت دم بھی تھی اور اس گاڑی پر
ایک انتہائی بدصورت آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کی بڑی
بڑی مونچھیں تھیں۔ اس کے سر پر پروں کا عجیب سا

تاج تھا اس نے سیاہ رنگ کا لبادہ پہنا ہوا تھا۔

"ارے۔ یہ کون ہے پرندہ گاڑی میں"۔ آنگو نے دونوں ہاتھوں سے اس پرندہ گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہ پرندہ گاڑی ان کے سروں پر پہنچ گئی اور پھر اس پرندہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے بدصورت آدمی نے اس پرندے کے سر پر دونوں ہاتھ رکھے اور جیسے ہی اس نے پرندے کے سر پر ہاتھ رکھے پرندے نے غوطہ لگایا اور دوسرے لمحے وہ زمین پر اتر آیا اور پھر کسی گاڑی کی طرح دوڑتا ہوا ان کے قریب آ کر رک گیا۔

"کون ہو تم"۔ اس آدمی نے پرندہ گاڑی سے نیچے اتر کر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم تھے تو آنگو بانگو۔ لیکن اب آنگو گھوڑا اور بانگوسیپی بن چکے ہیں"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آنگو گھوڑا نہیں، آنگو بطخ کہو۔ تمہاری پچھلی ٹانگیں بطخ جیسی ہیں"۔ بانگو نے فوراً ہی اس کی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

" اور تمہاری تو ٹانگیں ہی نہیں ہیں۔ اس لئے تمہیں ٹانگوں کے بارے میں کچھ کہنے کا حق نہیں ہے۔ میری مرضی ہے میں اگلی ٹانگوں کی بات کروں یا پچھلی ٹانگوں کی۔ کیوں پرندہ گاڑی کے بدصورت سوار، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں "۔ آنگلو نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

" خبردار۔ میری توہین کی تو ابھی جلا کر راکھ کر دوں گا۔ میں وادی آفات کا مقدس پجاری ہوں، سمجھے تم "۔ اس آدمی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" وادی آفات نہیں وادی آگ کہو۔ کیونکہ آگ کا کام جلانا ہے، کیوں بانگلو "۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں ہاں۔ بلکہ وادی آگ کی بجائے وادی عذاب کہو۔ اس کی شکل دیکھی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس پر عذاب ٹوٹ پڑا ہو "۔ بانگلو نے منہ بنا کر جواب دیا تو مقدس پجاری نے یکلخت منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور ان دونوں پر پھونک دیا۔ اس نے جیسے ہی پھونک ماری آنگلو اور بانگلو دونوں کے ذہنوں پر جیسے کسی نے سیاہ چادریں سی تان دی ہوں اور وہ بے

ہوش ہو کر وہیں گر گئے۔ پھر اچانک ان کے کانوں میں انتہائی عجیب و غریب انداز کا شور پڑا تو ان کے ذہنوں پر چھائی ہوئی سیاہ چادریں تیزی سے سرکنے لگیں اور انہیں ہوش آنے لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ شور اور زیادہ بلند ہو گیا اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" ارے واہ۔ میں تو ٹھیک ہو گیا ہوں۔ واہ۔ اب میں سیپی نہیں رہا اور میری ٹانگیں بھی واپس آ گئی ہیں "۔ بانگلو نے ہوش میں آتے ہی اپنے جسم کو دوبارہ اصل حالت میں دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بار بار اس طرح اپنی ٹانگوں کو ہاتھ لگا لگا کر دیکھ رہا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کر کہیں اچانک وہ دوبارہ غائب نہ ہو جائیں۔

" میں بھی اب آنگو گھوڑا نہیں رہا بانگلو۔ یہ دیکھو میری مچھلی بطخ جیسی ٹانگیں بھی غائب ہو گئی ہیں۔ دم بھی جھڑ گئی ہے اور میری ٹانگیں بھی ٹھیک ہو گئی ہیں۔ واہ۔ یہ مقدس پجاری تو اچھا آدمی تھا۔ اس کی پھونک بھی نیک تھی "۔ آنگو نے بھی خوشی سے چیختے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر خوشی سے بے اختیار ناچنے لگا۔ وہ دونوں اس طرح اپنی خوشی میں مست ہو گئے تھے کہ انہیں اس خوفناک شور کا خیال ہی نہ رہا تھا لیکن پھر اچانک بالنگو کو اس شور کا خیال آ گیا۔

"آنگلو آنگلو۔ جلدی کرو مجھے دولہا بناؤ۔ میرے سر پر سہرا باندھو۔ جلدی کرو"۔ یکلخت بالنگو نے خوشی سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خبردار۔ تم سہرا نہیں باندھ سکتے۔ تمہارے اس خوبانی جیسے سر پر سہرا کیسے بندھ سکتا ہے۔ سہرا باندھنے کے لئے تو بڑا سر چاہیئے اور میرا سر بڑا ہے۔ سہرا میرے سر پر ہی بندھے گا۔ جلدی کرو باندھو لیکن دلہن کہاں ہے۔ ارے بالنگو کہیں تم نے تو میری دلہن کو اپنے اس موٹے پہاڑ جیسے پیٹ کے پیچھے تو نہیں چھپا لیا"۔ آنگلو نے کہا اور پھر اس طرح بالنگو کے جسم کے گرد گھومنے لگا جیسے واقعی اپنی دلہن کو تلاش کر رہا ہو۔

"لمبے آدمی کی دلہن نہیں ہوتی۔ البتہ موٹے آدمی

آدمی کی دلہن ہوتی ہے اور تم لمبے ہو۔ اس لئے تمہاری دلہن تو ہو ہی نہیں سکتی۔ میں موٹا ہوں اس لئے میری دلہن ہوگی اور تم نے سنا نہیں یہ شور۔ یہ باراتیوں کا شور ہے۔ لازماً دلہن بھی ان کے ساتھ ہو گی "۔ بانگلو نے کہا۔

" لمبے آدمی کی دلہن کیوں نہیں ہو سکتی۔ دلہنیں تو ہمیشہ لمبے شوہر پسند کرتی ہیں۔ تم جیسا ٹھگنا تو کسی چڑیل کو ہی پسند آ سکتا ہے "۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دیکھو دلہن کے آخر میں صرف نون آتا ہے اور نون دیکھا ہے تم نے۔ موٹا ہوتا ہے اس لئے دلہن موٹے آدمی کی ہو سکتی ہے "۔ بانگلو نے باقاعدہ فلسفہ بھگارتے ہوئے کہا۔

" اور دولہا کے آخر میں صرف الف ہوتا ہے اور تم نے دیکھا ہے کہ حرف الف میری طرح لمبا ہوتا ہے۔ اس لئے میں ہی دولہا بن سکتا ہوں۔ تم نہیں بن سکتے "۔ آنگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔ اس لئے اس نے بھی فوراً فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے

ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اچانک شور تھم گیا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" ارے ارے۔ پکڑو انہیں، دوڑو۔ جلدی کرو۔ باراتی بھاگ رہے ہیں۔ ارے میرے باراتی۔ ارے کہیں دلہن کو بھی ساتھ نہ لے جائیں "۔ بانگلو نے شور اچانک ختم ہونے پر بے چین سے لہجے میں کہا اور اس طرح ادھر ادھر بھاگنے لگا جیسے کہیں سے راستہ تلاش کرنا چاہتا ہو۔ کیونکہ ان کے گرد اونچی چاردیواری تھی اور اس چاردیواری میں کوئی دروازہ یا راستہ نہ تھا۔

" یہ کیسا مکان ہے آنگلو۔ اس میں تو کوئی دروازہ ہی نہیں ہے "۔ اچانک بانگلو نے رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دروازہ اس لئے نہیں ہے کہ تم باہر نہیں جا سکتے۔ البتہ میں لمبے قد کا ہوں اس لئے میں تو جا سکتا ہوں "۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر چاردیواری کے اوپر والے حصے پر دونوں ہاتھ رکھے اور اپنے جسم کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے بانگلو نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر

ایک زوردار جھٹکا دیا تو آنگلو چیختا ہوا دھڑام سے پشت کے بل واپس زمین پر گرا۔

"تم کیسے جا سکتے ہو۔ باہر باراتی میری دلہن لے کر آ رہے ہیں اور جا تم رہے ہو۔ میں جاؤں گا "۔ بانگلو نے کہا۔

"تم کیسے جاؤ گے۔ بولو، بتاؤ کیسے جاؤ گے۔ نہیں تم نہیں جا سکتے۔ اس لئے میں جاؤں گا "۔ آنگلو نے اٹھ کر دوبارہ اچھل کر چاردیواری پر ہاتھ رکھے اور پھر اس سے پہلے کہ بانگلو اس کی ٹانگیں دوبارہ پکڑتا اس کا جسم تیزی سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور دوسرے لمحے وہ چاردیواری پر چڑھا اور دوسری طرف کود گیا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا ہوا۔ غضب ہو گیا۔ یہ تو بے ایمانی ہے۔ جانا میں نے تھا اور چلا آنگلو گیا۔ نہیں یہ بے ایمانی ہے۔ ارے باراتیو بھاگ جاؤ، اب بیشک بھاگ جاؤ اور میری دلہن کو بھی لے جاؤ تاکہ یہ بے ایمان آنگلو میری دلہن کو حاصل نہ کر سکے "۔ بانگلو نے چاردیواری کے اندر سے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"بانگو۔ بانگو جلدی کرو۔ باہر آؤ، جلدی کرو۔ میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میری کیا آؤبھگت ہو رہی ہے"۔ اسی لمحے آنگو نے چاردیواری کے اوپر سے اندر جھانکتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤبھگت نہیں۔ بگلا بھگت کہو بلکہ سارس بھگت کہو۔ آؤبھگت تو میری ہو سکتی ہے کیونکہ باراتی میری دلہن لے کر آ رہے ہیں"۔ بانگو نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

"تم باہر تو آؤ۔ پھر دیکھ لینا۔ خود دیکھ لینا اپنی ان چھوٹی چھوٹی بٹن جیسی آنکھوں سے دیکھ لینا"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیسے باہر آؤں۔ اس میں تو کوئی دروازہ ہی نہیں ہے"۔ بانگو نے اچانک ایک خیال کے تحت بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا میں باہر سے پتھر اندر پھینکتا ہوں۔ تم پتھروں کی سیڑھی بنا کر باہر آ جانا"۔ آنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا سر چاردیواری سے ہٹ گیا دوسرے لمحے ایک بڑا سا پتھر اڑتا ہوا اندر ایک

دھماکے سے آ گرا اور بانگلو اس پتھر سے بال بال بچا تھا ورنہ یہ سیدھا اس کے سر پر پڑتا۔

" ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو آنگلو نامراد "۔ بانگلو نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ایک اور پتھر اڑتا ہوا اندر آ گرا۔ اس بار بھی بانگلو بال بال بچا تھا۔

" بس کافی ہے یا اور پھینکوں "۔ اسی لمحے آنگلو نے جھانکتے ہوئے کہا۔

" پڑے تو تمہاری عقل پر پتھر تھے، تم مجھ پر پتھر پھینک رہے ہو "۔ بانگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" عقل پر پتھر۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ عقل تو دماغ کے اندر ہوتی ہے اور دماغ کھوپڑی کے اندر ہوتا ہے اس لئے عقل پر پتھر کیسے پڑ سکتے ہیں۔ کھوپڑی پر ہی پڑیں گے۔ ٹھیک ہے۔ اب تمہاری کھوپڑی پر پتھر ماروں گا "۔ آنگلو نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک پتھر باقاعدہ نشانہ لے کر بانگلو کے سر پر مارا اور بانگلو پتھر کی زد سے نکلنے کے لئے بھاگا تو نیچے پڑے ہوئے ایک پتھر سے اس کا پیر ٹکرایا اور وہ چیختا ہوا

منہ کے بل زمین پر جا گرا لیکن اب واقعی اس کا سر بچ گیا تھا۔ اگر اس کا موٹا پیٹ نہ ہوتا تو اس کا سر دوسرے پتھر سے پوری قوت سے جا ٹکراتا لیکن موٹے پیٹ کی وجہ سے اس کا سر کافی اونچا ہی رہ گیا اور سر پتھر سے ٹکرانے سے بچ گیا لیکن جیسے ہی بانگلو زمین پر گرا اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک دیوار دھم دھم کرتی ہوئی نیچے گرنے لگی اور بانگلو کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں کیونکہ دیوار اس کے اوپر گر رہی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر خاموش ہو گیا کہ دیوار کی اینٹیں اس پر گرنے کے بعد اس طرح اچھل کر دور جا گرتیں جیسے وہ اینٹیں نہ ہوں بلکہ ہلکی پھلکی گیندیں ہوں اور اسے معمولی سی چوٹ بھی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ چند لمحوں بعد ساری اینٹیں اس کے جسم سے ٹکرا کر اچھل کر دور جا گریں اور ان اینٹوں کے گرنے سے خود بخود اوپر جانے کی سیڑھی سی بن گئی تھی۔ چنانچہ بانگلو جلدی سے اٹھا اور اس سیڑھی پر پیر رکھتا ہوا باہر آ گیا۔ یہاں دور دور تک ایک میدان نظر آ رہا تھا جس میں ہر طرف

چھوٹے چھوٹے درخت تھے اور ان درختوں پر اس طرح پھول لگے ہوئے تھے۔ جیسے کسی نے ہاتھوں میں پھول اٹھا رکھے ہوں جیسے ہی بانگو باہر آیا۔ ایک طرف سے آنگو دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا۔

" تم نے دیکھی میری آؤ بھگت۔ یہ دیکھو سارے درخت میرے لئے ہاتھوں میں پھول اٹھائے کھڑے ہیں۔ آؤ جلدی کرو تاکہ میں یہ سارے پھول پہن لوں پھر میں دولہا بن جاؤں گا "۔ آنگو نے دونوں ہاتھوں سے بانگو کو جھنجوڑتے ہوئے کہا۔

" لیکن تمہاری دلہن کہاں ہے "۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے احمق موٹے بانگو۔ ایک تو تمہارے اس خوبانی جیسے سر میں کشمش جتنی عقل بھی نہیں ہے۔ یہ پھول بتا رہے ہیں کہ میری شادی پھول شہزادی سے ہوگی "۔ آنگو نے کہا۔

" خواہ مخواہ بتا رہے ہیں۔ تمہاری شادی پھول شہزادی سے ہو ہی نہیں سکتی۔ تم تو کانٹے کی طرح پتلے اور لمبے ہو اور کانٹے سے پھول شہزادی کی شادی

ہنیں ہو سکتی "۔ بالنگو نے کہا۔
" تو پھر یہ درخت میرے استقبال کے لئے پھولوں کے ہار اٹھائے کیوں کھڑے ہیں۔ بولو "۔ آنگو نے کہا۔
" یہ تمہارے لئے ہنیں۔ میرے لئے پھول اٹھائے کھڑے ہیں۔ اگر یہ تمہارے لئے ہوتے تو تم پہلے چاردیواری سے باہر آئے تھے اب تک تمہارے گلے میں پھول ڈال چکے ہوتے لیکن انہوں نے پھول ہنیں ڈالے کیونکہ یہ میرے لئے ہیں۔ آؤ دیکھو اب یہ کس طرح میرے گلے میں پھول ڈالتے ہیں "۔ بالنگو نے کہا اور پھر اس طرح اکڑتا ہوا آگے بڑھا جیسے کوئی ملک فتح کرکے آ رہا ہو لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے تھے کہ اچانک اس کے سامنے زمین پھٹی اور بالنگو اپنے آپ کو نہ روک سکا اور وہ سر کے بل نیچے گرنے لگا۔
" ارے ارے۔ میرا بھائی۔ میرے بھائی بالنگو کو زمین نگل رہی ہے۔ بھائی بھائی "۔ آنگو نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر اس نے سر کے بل نیچے گرتے

ہوئے بانگلو کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور دوسرے لمحے وہ بھی بانگلو کے پیچھے سر کے بل نیچے گرنے لگا۔ اس طرح وہ دونوں ہوا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے چیختے چلاتے گہرائی میں گرتے چلے گئے اور پھر ایک زوردار دھماکے سے وہ جھاڑیوں سے بھرے ہوئے میدان میں جا گرے لیکن جھاڑیاں اس قدر نرم تھیں کہ انہیں معمولی سی چوٹ بھی نہ آئی اور وہ دونوں نیچے گرتے ہی بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے لیکن ابھی وہ کھڑے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ انہیں کسی سانپ کے پھنکارنے کی آوازیں ایک طرف سے آتی سنائی دیں اور وہ دونوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔

"ارے بچھو۔ سرخ بچھو"۔ بانگلو نے چیخ کر ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بچھو ہیں لیکن یہ تو بانگلو بچھو ہیں تمہاری طرح موٹے اور چونکہ یہ بانگلو بچھو ہیں اس لئے تم ان سے ڈرو۔ میں کیوں ڈروں۔ مجھے تو ظاہر ہے یہ کچھ کہہ ہی نہیں سکتے"۔ آنگلو نے بڑے بڑے

اور سرخ رنگ کے بے شمار بچھوؤں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جب یہ ہیں ہی بانگلو بچھو۔ تو پھر بانگلو کو یہ کچھ نہیں کہیں گے۔ بیشک ان سے پوچھ لو"۔ بانگلو نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ آنگلو نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ اس دوران بچھو کافی نزدیک آ گئے تھے ان کی تعداد بیشمار تھی۔

"بچھو بچھو۔ میری بات سنو۔ تم بانگلو بچھو ہو ناں۔ یہ بتاؤ کہ تم بانگلو کو کاٹو گے یا نہیں"۔ آنگلو نے ان سے چیختے ہوئے کہا تو ان کی طرف دوڑ کر آتے ہوئے بچھو یکلخت رک گئے۔ پھر ایک بہت بڑا بچھو تیزی سے آگے بڑھا اور ان دونوں سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گیا اس کی بڑی سی دم اوپر کو اٹھی ہوئی تھی اور اس کی سرخ سرخ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"تم دونوں کون ہو اور کیوں وادی آفات میں آئے ہو"۔ اچانک اس بچھو کے منہ سے انسانی آواز نکلی تو آنگلو بانگلو دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" واہ- واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے تم ہماری زبان بولتے ہو- اب تو میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ اگر تم کسی کو کاٹ لو تو اس کا علاج کیا ہوتا ہے- واہ- پھر میں بچھو حکیم بن جاؤں گا اور خوب دولت کماؤں گا اور جب دولت کماؤں گا تو پھر میں اس دولت سے ایک بہت بڑا محل بنواؤں گا اور پھر اس محل میں اپنی بیوی کے ساتھ خوب مزے سے رہوں گا "- آنگلو نے فوراً ہی مستقبل کے بارے میں منصوبہ بندی کرتے ہوئے کہا-

" یہ بانگلو بچھو ہے اس لئے علاج بھی مجھے ہی بتائے گا اور محل بھی میں ہی بنواؤں گا سمجھے اور تم میرے محل کے دربان ہوگے بس "- بانگلو نے نہ صرف اپنے محل کی بات کی بلکہ آنگلو کو دربان بنانے کا اعلان بھی کر دیا-

" میں پوچھ رہا ہوں تم کون ہو- جلدی بتاؤ ورنہ اگر میں کسی کو کاٹ دوں تو اس کا جسم پانی بن کر بہہ جاتا ہے اور اگر تم نے میری بات کا جواب نہ دیا تو میں دونوں کو کاٹ لوں گا "- موٹے بچھو نے

اس بار چیختے ہوئے کہا۔

" اچھا تو پھر تعارف ہو جائے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم کن بڑی شخصیتوں سے شرف ملاقات حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کر رہے ہو تو سنو اور مجھے یقین ہے کہ جب تمہیں معلوم ہوگا کہ ہم دونوں بھائی آنگو بانگو ہیں۔ وہ آنگو بانگو جنہوں نے سانپوں کے داداجان کو ہلاک کر دیا۔ بے شمار جنوں، دیوؤں کو ہلاک کیا۔ وہ آنگو بانگو جن سے شادی کرنے کے لئے دنیا بھر کی شہزادیاں پاگل ہو رہی ہیں۔ وہ آنگو بانگو جن کا نام سنتے ہی بڑے بڑے بہادر بزدل بن جاتے ہیں۔ وہ آنگو بانگو جنہوں نے پلوٹودیو کو رسیوں سے باندھ کر گاڑی پر بٹھا دیا۔ وہ آنگو بانگو جن کے استقبال کے لئے پرندہ گاڑی پر اڑنے والا وادی آفات کا مقدس پجاری بھی پرندہ گاڑی سے اتر آتا ہے اور سلام کرتا ہے "۔ آنگو نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اس نے جو کچھ کہا ہے اس میں سے آنگو کا نام کاٹ دینا سرخ پنچھو۔ یہ سب کچھ صرف بانگو کر سکتا

ہے اور بانگلو میرا نام ہے۔ یہ بیچارہ تو بس میرا بھائی ہے، صرف بھائی "۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنے بڑے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم موٹے بانگلو۔ تم کیا کر سکتے ہو۔ تمہاری اس خوبانی جیسے سر میں عقل تو ہے ہی نہیں اور جس میں عقل نہ ہو اس سے بھلا کون ڈر سکتا ہے۔ کیوں سرخ بچھو "۔ آنگلو نے کہا اور پھر اس نے سرخ بچھو سے اپنی بات کی تصدیق کرانی شروع کر دی۔

" تو تم آنگلو بانگلو ہو۔ آدم زاد ہو لیکن کیا تم ٹھیک کہہ رہے ہو کہ مقدس پجاری تمہارے لئے پرندہ گاڑی سے نیچے اتر آتا ہے اور تمہیں سلام کرتا ہے "۔ سرخ بچھو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ان کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔

" ہاں۔ تم بیشک وادی آفات کے اس مقدس پجاری سے پوچھ لو۔ جب آنگلو گھوڑا بنا ہوا تھا اور بانگلو سیپی تو اس نے پرندہ گاڑی سے اتر کر ہمارا استقبال کیا تھا "۔ آنگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ پھر تو تم واقعی خطرناک آدم زاد ہو اور

مقدس پجاری نے چونکہ تمہارا استقبال کیا ہے اس لئے ہم تمہیں وادی آفات میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتے۔ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو "۔ سرخ بچھو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" ٹھہرو ٹھہرو۔ رک جاؤ سرخ بچھو۔ تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا اور مہذب بچھو وہ ہوتے ہیں جو اپنا تعارف کراتے ہیں "۔ آنگلو نے کہا تو سرخ بچھو واپس مڑا۔

" سنو۔ میرا نام سردار بچھو ہے۔ میں تمام بچھوؤں کا سردار ہوں اور ہم اس طرف وادی آفات کی سرحد پر پہرہ دیتے ہیں تاکہ کوئی وادی آفات میں داخل نہ ہو سکے۔ اگر مقدس پجاری نے تمہارا استقبال نہ کیا ہوتا تو ہم سب مل کر تمہیں کاٹ لیتے اور تمہارے جسم پانی بن کر بہہ جاتے لیکن اب ہم تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ مقدس پجاری نے تمہارا استقبال کیا تھا اس لئے ہم جا رہے ہیں "۔ سرخ بچھو نے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سارے بچھو مڑے اور پھر وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے

اسی طرح غائب ہو گئے جیسے پہلے ظاہر ہوئے تھے۔

"دیکھا تم نے آنگو۔ یہ سب میرے خوف سے بھاگ گئے ہیں۔ انہوں نے سوچا ہوگا کہ اس قدر طاقتور بانگو سے وہ مقابلہ ہی نہیں کر سکتے "۔ بانگو نے کہا تو آنگو بے اختیار ہنس پڑا۔

بانگو نکھوؤں نے تو ڈرنا ہی تھا مجھ سے۔ بزدل جو ہوئے "۔ آنگو نے کہا۔

"کیا کہا تم نے۔ بزدل تھا بانگو نکھو "۔ بانگو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے دیکھا نہیں جیسے ہی میں نے اپنا تعارف کرایا۔ بزدل نکھو ڈر کر دوڑ گئے "۔ آنگو نے اور زیادہ فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم بانگو کو بزدل کہو "۔ بانگو کا غصے کے مارے برا حال ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا گرز نما بازو تیزی سے گھوما اور آنگو اس کا زوردار مکا کھا کر چیختا ہوا اڑ کر کئی فٹ دور جا گرا۔

"مجھے بزدل کہتے ہو۔ بانگو کو۔ اب بھگتو "۔ بانگو

نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے آنگلو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" تم نے مجھے مکا مارا۔ مجھے آنگلو کو "۔ آنگلو نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اپنا بڑا سا سر جھکایا اور کسی وحشی سانڈ کی طرح بانگلو کی طرف دوڑ پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ بانگلو سنبھلتا۔ اس نے پوری قوت سے اپنا تربوز جیسا سر بانگلو کے موٹے پیٹ پر مار دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور بانگلو درد کی شدت سے چیختا ہوا پشت کے بل نیچے جا گرا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بری طرح کراہنا شروع کر دیا۔

" اب بولو۔ کون بہادر ہے بولو "۔ آنگلو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

" میں ہوں بہادر۔ میں "۔ بانگلو نے کراہتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش شروع کر دی۔

" اگر تم بہادر ہو تو کراہ کیوں رہے ہو۔ جو کراہتے ہیں وہ بہادر نہیں ہوتے اور میں چونکہ کراہ نہیں رہا۔

اس لئے میں بہادر ہوں "۔ آلنگو نے فوراً ہی دلیل دیتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا اور وہ بری طرح کراہنے لگا کیونکہ بالنگو نے اٹھتے ہی موقع دیکھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں میں مکا جڑ دیا تھا۔

" اب بولو۔ تم کیسے بہادر ہو سکتے ہو۔ تم تو مجھ سے بھی زیادہ اونچی آواز میں کراہ رہے ہو "۔ بالنگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم دونوں آپس میں ہی لڑتے رہ جاؤ گے اور مقدس پجاری پھول شہزادی سے شادی کر لے گا "۔ اچانک انہیں ایک طرف سے آواز سنائی دی اور وہ دونوں تیزی سے اس طرف گھوم گئے انہوں نے دیکھا کہ ایک بونا جس کے جسم پر نیلے رنگ کا لباس تھا اور اس نے نیلے رنگ کی بڑے سے پھندنے والی ٹوپی پہن رکھی تھی، ایک پتھر پر چڑھا کھڑا تھا۔

" تم کون ہو نیلے بونے "۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تمہارا ہمدرد ہوں۔ تم پھول شہزادی سے

شادی کرنے آئے ہو لیکن تم دونوں آپس میں لڑنے لگ گئے ہو۔ اگر تم اسی طرح لڑتے رہے تو پھر پھول شہزادی سے شادی نہ کر سکو گے "۔ نیلے بونے نے کہا۔

" کہاں ہے پھول شہزادی "۔ ان دونوں نے اس طرح گھوم کر اپنے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے ان کا خیال ہو کہ پھول شہزادی یہیں کہیں موجود ہو گی۔

" وہ وادی آفات میں ہے۔ وہ دیکھو سامنے جو درختوں کی قطار نظر آ رہی ہے اس کے پار وادی آفات ہے اور وادی آفات کے سرخ بچھو تمہیں وادی آفات میں جانے کی اجازت دے چکے ہیں۔ اس لئے فوراً وہاں جاؤ اور پھول شہزادی کو مقدس پجاری سے بچا لو"۔ نیلے بونے نے کہا۔

" آؤ بانگو۔ آؤ جلدی کرو۔ میرے ساتھ آؤ تاکہ ہم پھول شہزادی کو بچا سکیں۔ یہ نیلا بونا واقعی ہمارا ہمدرد ہے ورنہ یہ خود جا کر بھی پھول شہزادی کو بچا کر اس سے شادی کر لیتا۔ آؤ جلدی کرو۔ ہماری مراد

پوری ہونے والی ہے "۔ آنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نے اس نے درختوں کی اس قطار کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ چونکہ اس کا قد بے حد لمبا تھا اس لئے وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" ارے ارے۔ دوڑ کیوں رہے ہو۔ آہستہ چلو "۔ بانگو نے اس کے پیچھے دوڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل آنگو کو آہستہ چلانا چاہتا تھا اور خود دوڑنا چاہتا تھا تاکہ اس سے پہلے پھول شہزادی کے پاس پہنچ جائے۔

" کیوں آہستہ چلوں۔ وجہ بیان کرو "۔ آنگو نے اسی طرح دوڑتے ہوئے پوچھا۔ وہ چونکہ بانگو سے کافی آگے نکل گیا تھا اس لئے اس نے اونچی آواز میں کہا۔

" اس لئے کہ شہزادیاں باوقار شہزادوں کو پسند کرتی ہیں اور باوقار آہستہ چلتے ہیں "۔ بانگو نے کہا تو آنگو بے اختیار دوڑنے کی بجائے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ اس طرح بانگو جلد ہی اس کے قریب پہنچ گیا۔ گو اس کی خواہش تو یہی تھی کہ وہ دوڑتا ہوا جائے اور آنگو سے

پہلے پھول شہزادی کے پاس پہنچ جائے لیکن چونکہ وہ بے حد موٹا تھا اس لئے اس سے بھاگا نہ جا رہا تھا اور اتنا تھوڑا سا بھاگنے کی وجہ سے نہ صرف تھک گیا تھا بلکہ وہ ہانپنے لگا تھا۔ اس لئے وہ آنگلو کے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور پھر وہ دونوں درختوں کی اس قطار کے قریب پہنچ گئے۔

" ارے۔ یہ کیا۔ یہ درخت تو بچھوؤں کے بنے ہوئے ہیں۔ بچھو درخت "۔ آنگلو نے یکلخت رک کر کہا اور بانگلو بھی حیرت بھری نظروں سے ان درختوں کو دیکھنے لگا کیونکہ تمام درختوں پر بچھو موجود تھے۔ تنوں سے لے کر ہر شاخ اور ہر پتے پر سرخ رنگ کا بچھو چمٹا ہوا تھا۔

" آنگلو بانگلو۔ فوراً آگے بڑھ جاؤ۔ یہ بچھو اس لئے درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں کہ تم یہاں سے گزر سکو ورنہ یہ ایک لمحے میں تمہیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ یہ سرحدی بچھو ہیں اور تمہاری باتوں سے ڈر کر انہوں نے تمہیں جانے کی اجازت دی ہے "۔ اچانک ان کے قریب وہی نیلا بونا نمودار ہو کر کہنے لگا۔

" ارے۔ تم یہاں بھی آ گئے۔ کیا دوڑتے ہوئے آئے ہو "۔ آنگو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" جاؤ جاؤ۔ جلدی جاؤ۔ وقت ضائع مت کرو "۔ نیلے بونے نے کہا تو دونوں بوکھلا کر تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ درختوں کے درمیان سے گزر کر جیسے ہی دوسری طرف پہنچے۔ اچانک سارے بچھو تیزی سے درختوں سے نیچے اترے اور انہوں نے زمین پر پھیل کر قطار سی بنا لی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے کانوں میں نیلے بونے کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا تو انہوں نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو نیلا بونا درختوں کے دوسری طرف جہاں وہ اسے چھوڑ آئے تھے کھڑا قہقہے مار کر ہنس رہا تھا۔

" ارے تم سیٹیاں بجا رہے ہو یا ہنس رہے ہو "۔ بالگو نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ بونے کی آواز انتہائی باریک تھی اس لئے جب وہ قہقہہ مارتا تھا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سیٹی بج رہی ہو۔

" میں اس لئے ہنس رہا ہوں کہ میں نے تمہیں وادی آفات میں پہنچا دیا ہے۔ میں مقدس پجاری کا

بھیجا ہوا ہوں۔ مقدس پجاری تمہیں اس لئے یہاں لے آیا تھا تاکہ تم وادی آفات میں خود داخل ہو سکو۔ کیونکہ وہ کسی کو زبردستی وادی میں داخل نہیں کر سکتا تھا"۔ نیلے بونے نے کہا۔

"تو کیا مقدس پجاری نے خودکشی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ اس نے ہمارے ہاتھوں تو بہرحال مر ہی جانا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"مقدس پجاری وادی آفات کے دیوتا کے سامنے تم دونوں کی قربانی کرے گا اور پھر تمہاری قربانی سے دیوتا خوش ہو کر نہ صرف پھول شہزادی کو ٹھیک کر دے گا بلکہ مقدس پجاری کو پھول شہزادی سے شادی کرنے کی اجازت دے دے گا"۔ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک وہ غائب ہو گیا۔

"بانگلو۔ یہ بونا پاگل تھا۔ بھلا پھول شہزادی کیسے اس بدصورت پجاری سے شادی کر سکتی ہے وہ تو مجھ جیسے خوبصورت اور قدآور جوان کے ساتھ شادی کرے گی"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے بانس سے شہزادیاں شادی نہیں

کرتیں۔ انہیں بہادر اور شہ زور دولہا پسند ہوتے ہیں
اور میں بہادر بھی ہوں اور شہ زور بھی "۔ بانگو نے
اپنے موٹے سے پیٹ پر دونوں ہاتھ پھیرتے ہوئے
انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا پھر اس سے پہلے کہ آنگو
اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک انہیں اپنی
پشت پر ایک چنگھاڑ سی سنائی دی تو وہ دونوں تیزی
سے مڑے اور دوسرے لمحے خوف کے مارے ان
دونوں کا رنگ زرد پڑ گیا۔ کیونکہ ان کے سامنے ایک
انتہائی خوفناک مست ہاتھی کھڑا چنگھاڑ رہا تھا۔ یہ
ہاتھی اتنا بڑا اور خوفناک تھا کہ انہیں یقین تھا کہ یہ
ایک لمحے میں ان دونوں کو اکٹھا اپنی سونڈ میں بھینچ کر
مار ڈالے گا اور ہاتھی کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ایسا ہی
کرنا چاہتا ہے۔

" اس کو کیا تکلیف ہے کہ جو اس طرح چنگھاڑ رہا
ہے۔ بیچارہ "۔ آنگو نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔
" میرا خیال ہے کہ اس کے پیٹ میں درد ہے "۔
بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" نہیں۔ پیٹ میں درد ہوتا تو یہ تمہاری طرح

اچھل رہا ہوتا۔ جس طرح تم زیادہ کھا جاتے ہو پھر تمہارے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور تم درد کے مارے اچھلنا شروع کر دیتے ہو۔ میرا خیال ہے کہ اس کے پیر میں کانٹا چبھ گیا ہے "۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" چلو اسی سے پوچھ لیتے ہیں "۔ بانگلو نے کہا۔

" ہاں یہ ٹھیک ہے "۔ آنگلو نے بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تمہارے پیر میں کانٹا چبھ گیا ہے یا تمہارے پیٹ میں درد ہے۔ بتاؤ "۔ آنگلو نے آگے بڑھ کر بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ہاتھی نے یکلخت چنگھاڑتے ہوئے آنگلو کو اپنی سونڈ میں جکڑا اور اسے ہوا میں گھمانا شروع کر دیا۔ آنگلو کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

" ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو "۔ بانگلو نے گھبرا کر کہا لیکن ہاتھی آنگلو کو مسلسل ہوا میں گھماتا رہا اور پھر اس سے پہلے کہ بانگلو کچھ سمجھتا۔ اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے آنگلو کو چھوڑ دیا اور آنگلو ہوا میں اس طرح اڑتا چلا گیا جیسے کٹی پتنگ ہوا میں اڑتی چلی جاتی

ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ درختوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔

"بوکاٹا۔ وہ آلگو بوکاٹا ہو گیا۔ اب میں رہ گیا ہوں پھول شہزادی سے شادی کرنے کے لئے اور یقیناً پھول شہزادی نے یہ ہاتھی بھیجا ہے تاکہ میں اس پر چڑھ کر دولہا بن کر اس تک پہنچوں۔ واہ "۔ بالنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ہاتھی نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے بھی اپنی سونڈ میں جکڑا اور اسے بھی اس نے اسی طرح گھمانا شروع کر دیا جس طرح پہلے اس نے آلگو کو گھمایا تھا۔

" ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ ارے۔ یہ کیا ۔ رہے ہو "۔ بالنگو نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے ے ہاتھی نے سونڈ کو ایک زوردار جھٹکا دے کر چھوڑ ا تو بالنگو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی پرندے کی رح ہوا میں اڑتا چلا جا رہا ہو۔ لیکن یہ احساس اسے ف چند لمحوں کے لئے ہوا اس کے بعد اس کے ں پر سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی اور وہ ہوا میں ہی بے ش ہو گیا۔

انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے
میں ایک سونے کی بنی ہوئی کرسی پر ایک خوبصورت
لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اس کے جسم پر انتہائی خوبصورت
اور قیمتی لباس تھا۔ سر پر نیلے رنگ کے پھولوں کا
تاج تھا لیکن اس کے چہرے پر گہری اداسی موجود
تھی۔ وہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک کمرے کا
دروازہ کھلا اور ایک بدصورت آدمی اندر داخل ہوا۔
جس کے سر پر پردں کا تاج تھا اس کی بڑی بڑی
مونچھیں تھیں اور اس نے سیاہ رنگ کا لبادہ پہنا ہوا
تھا۔
" تم اداس کیوں ہو پھول شہزادی۔ تمہیں تو خوش

ہونا چاہیئے کہ تمہاری شادی مجھ جیسے مقدس پجاری سے ہونے والی ہے "۔ آنے والے نے اس لڑکی سے جو پھول شہزادی تھی مخاطب ہو کر کہا۔

" یہاں مجھ سے کوئی بات کرنے والا نہیں ہے۔ میں یہاں اکیلی رہ رہ کر اب تنگ آ گئی ہوں "۔ پھول شہزادی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بس اب ایک ماہ ہماری شادی میں رہ گیا ہے اس کے بعد تم اس ساری وادی کی ملکہ بن جاؤ گی۔ پھر تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی لیکن ایک ماہ تک تمہیں بہرحال اس محل میں اکیلے رہنا ہوگا "۔ مقدس پجاری نے کہا۔

" نہیں۔ میں ایک ماہ تک اکیلی نہیں رہ سکتی۔ تم مجھے آدم زادوں کی دنیا میں بھجوا دو۔ میں تمہاری منت کرتی ہوں "۔ پھول شہزادی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے اگر میں نے تم سے شادی نہ کی پھول شہزادی تو یہ ساری وادی ہی تباہ ہو جائے گی۔ اس لئے تمہیں ایک ماہ تک یہاں

رہنا ہوگا "۔ مقدس پجاری نے سخت لہجے میں کہا۔

" میں تم جیسے بدصورت آدمی سے شادی نہیں کر سکتی۔ میری شادی تو پھول شہزادے سے ہوگی "۔ شہزادی نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو مقدس پجاری بے اختیار ہنس پڑا۔

" بھول جاؤ اب اپنے پھول شہزادے کو۔ وہ قید میں ہے اور جس روز ہماری شادی ہوگی اس روز اسے مقدس دیوتا پر قربان کر دیا جائے گا۔ اس لئے اس کی زندگی میں بھی ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ ارے ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے میں تمہاری یہ تنہائی دور کر دیتا ہوں "۔ مقدس پجاری نے اچانک بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

" کیا مطلب۔ کس طرح "۔ پھول شہزادی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں دو مسخرے آدم زادوں کو یہاں بھجوا دیتا ہوں۔ وہ اپنی احمقانہ باتوں سے تمہارا دل بہلاتے رہیں گے "۔ مقدس پجاری نے کہا۔

" مسخرے آدم زاد۔ کہاں ہیں وہ اور آدم زاد کیسے

اس وادی آفات میں آ سکتے ہیں۔ یہاں تو کوئی آدم زاد داخل ہی نہیں ہو سکتا "۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں طلسم ہوشربا سے واپس آ رہا تھا کہ میں نے انہیں ایک جگہ دیکھا تھا۔ وہ انتہائی احمق تھے اور انہیں غار کے جادو نے آدھے جانور اور آدھے انسان بنا دیا تھا۔ وہ احمقوں والی باتیں کر رہے تھے میں نے انہیں اس لئے ٹھیک کر کے سیاہ کنوئیں میں پہنچا دیا تھا کہ شادی والے روز ان کی احمقانہ باتیں سن کر میں ہنسوں گا اور تمہیں بھی ہنسی آئے گی لیکن اب میرا خیال ہے کہ انہیں پہلے یہاں بھجوا دوں "۔ مقدس پجاری نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

" ہونہہ۔ اس خوفناک وادی میں کون آئے گا "۔ پھول شہزادی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر نجانے اسے بیٹھے ہوئے کتنا وقت گزر گیا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور اس بار ایک سیاہ رنگ کا سانپ اندر داخل ہوا۔ شہزادی اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ سانپوں کا سردار کالا سانپ ہے اور

اس محل جس میں شہزادی کو رکھا گیا ہے اس کا پہرہ خوفناک سانپ دیتے ہیں اور کالاسانپ ان تمام سانپوں کا سردار تھا اور وہ انسانی زبان میں بات کر لیتا تھا۔

" پھول شہزادی کی خدمت میں کالاسانپ سلام عرض کرتا ہے "۔ کالے سانپ نے شہزادی کے سامنے پہنچ کر اپنا پھن اٹھاتے ہوئے انسانی آواز میں کہا۔

" کیوں آئے ہو جبکہ میں نے تمہیں منع کیا ہوا ہے کہ میرے سامنے نہ آیا کرو۔ مجھے سانپوں سے وحشت ہوتی ہے "۔ پھول شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں پھول شہزادی کہ مقدس پجاری نے تمہارا دل بہلانے کے لئے دو آدم زادوں کو یہاں بھجوایا ہے اور یہ بھی میں تمہیں بتا دوں کہ اب مقدس پجاری مقدس جاپ میں مصروف ہو گیا ہے اس لئے اب تمہاری اور اس کی ملاقات شادی والے دن ہی ہو سکے گی "۔ کالے سانپ نے کہا۔

" دو آدم زاد اور یہاں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے "۔

پھول شہزادی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کالے سانپ کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس وادی آفات میں اول تو کوئی آدم زاد داخل ہی نہیں ہو سکتا اور اگر داخل ہو بھی جائے تو یہاں کی آفتیں ایک لمحے میں اسے ہلاک کر دیتی ہیں۔

" وادی آفات میں مقدس پجاری کا حکم چلتا ہے پھول شہزادی۔ اس لئے وہ اگر چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس کے حکم پر ہی یہ دونوں آدم زاد سیاہ کنوئیں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر پہریدار سرخ بچھو ان کے راستے سے ہٹ گئے اور پھر نیلے بونے نے انہیں وادی کے اندر پہنچا دیا جہاں ہاتھیوں کے سردار ہاتھی نے انہیں اپنی سونڈ میں پکڑ کر گھما کر یہاں پھینک دیا اس طرح وہ دونوں محل کے اندر پہنچ گئے ورنہ تو وہ دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے تھے"۔ کالے سانپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہیں وہ دونوں "۔ پھول شہزادی نے بے چین ہو کر کہا کیونکہ اسے یہاں آئے ہوئے ایک سال

ہونے والا تھا اور ایک سال سے سوائے اس بدصورت مقدس پجاری کے اس نے کسی آدم زاد کی شکل نہیں دیکھی تھی۔

" باہر محل کے صحن میں بے ہوش پڑے ہیں۔ ان کے منہ میں پانی ڈالو گی تو وہ ہوش میں آ جائیں گے لیکن انہیں بتا دینا کہ وہ محل سے باہر جانے کی کوشش نہ کریں ورنہ ہلاک کر دیئے جائیں گے "۔ کالے سانپ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا تو پھول شہزادی جلدی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے سے باہر آ گئی۔ برآمدے سے ہو کر جب وہ محل کے کھلے اور وسیع و عریض صحن میں پہنچی تو اچانک اس کی نظریں دو عجیب و غریب انسانوں پر پڑیں۔ ان میں سے ایک بانس کی طرح لمبا اور دبلا تھا جب کہ اس کا سر اس کے جسم کی مناسبت سے بہت بڑا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے بانس پر کسی نے تربوز رکھ دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹے قد لیکن انتہائی موٹے جسم کا آدمی موجود تھا جس کا سر اس کے جسم کی مناسبت سے بہت چھوٹا

تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے بہت بڑے ڈھول کے اوپر خوبانی رکھ دی ہو۔ وہ دونوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پھول شہزادی تیز تیز قدم اٹھاتی ان کے قریب گئی اور جھک کر انہیں غور سے دیکھنے لگی۔

"عجیب ہیں یہ دونوں نجانے یہ کون ہیں اور مقدس پجاری انہیں کہاں سے اٹھا لایا ہے"۔ پھول شہزادی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک طرف بنے ہوئے تالاب کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں کا پیالا بنا کر اس میں پانی بھرا اور لا کر اس نے تھوڑا تھوڑا پانی ان دونوں کے منہ میں ڈال دیا۔ جیسے ہی پانی کے قطرے ان کے منہ میں پہنچے ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات پیدا ہونے شروع ہو گئے اور پھول شہزادی ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو ہوش آ گیا اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"ارے میں تو ثابت ہوں۔ میری کوئی ہڈی ہی نہیں ٹوٹی"۔ اچانک اس لمبے نے حیرت بھرے انداز میں اپنے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میری ہڈیوں پر تو اتنا گوشت ہے کہ وہ ٹوٹ ہی نہیں سکتی تھیں۔ اس لئے میں نے تو صحیح سالم ہونا ہی تھا "۔ اس موٹے نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کی نظریں بیک وقت سامنے کھڑی ہوئی پھول شہزادی پر پڑیں تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے ایک دوسرے پر اپنی حیرت کا اظہار کر رہے ہوں۔

" بالگو کیا تمہیں کوئی لڑکی یہاں نظر آ رہی ہے یا نہیں "۔ اس لمبے نے موٹے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ مجھے تو نظر آ رہی ہے لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے "۔ موٹے نے جسے بالگو کہہ کر پکارا گیا تھا۔ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اس لئے کہ تمہاری چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو آسانی سے کوئی چیز نظر نہیں آتی "۔ اس لمبے نے کہا اور شہزادی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

" ارے واہ۔ یہ تو ہنستی بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل ہے۔ واہ۔ یہ اس قدر خوبصورت لڑکی

کاش شہزادی ہوتی "۔ اس لمبے نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر نہیں بھی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے مجھ سے شادی کے بعد خود بخود شہزادی بن جائے گی "۔ بالنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے۔ کیا اس ہاتھی نے اپنی سونڈ میں جکڑ کر تمہارے اس خوبانی جیسے سر کر زیادہ تو نہیں گھما دیا تھا "۔ لمبے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہارا یہ تربوز جیسا سر زیادہ گھمایا ہوگا آنگلو۔ کیونکہ تمہیں صاف اور سیدھی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ میں شاہی خاندان کا شہزادہ ہوں اور جو لڑکی مجھ سے شادی کرے گی وہ شہزادی بن جائے گی "۔ موٹے نے کہا۔

" تم شاہی خاندان کے شہزادے کیسے بن گئے۔ تمہارا باپ تو شاہی اصطبل میں گھوڑوں کی مالش کرتا تھا۔ ہونہہ، شہزادے کی شکل تو دیکھو "۔ آنگلو نے کہا۔

" اچھا۔ اگر میرا باپ شاہی اصطبل میں گھوڑوں کی

مالش کرتا تھا تو تمہارا باپ کیا کرتا تھا "۔ بانگو نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا باپ تو شاہی اصطبل کا سائیں تھا "۔ آنگو نے کہا اور ساتھ کھڑی ہوئی پھول شہزادی ان دونوں کی باتیں سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم دونوں کون ہو "۔ پھول شہزادی نے دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میرا نام آنگو ہے اور یہ میرا بھائی ہے اس کا نام بانگو ہے۔ تم کون ہو "۔ آنگو نے کہا۔

" میں پھول شہزادی ہوں "۔ پھول شہزادی نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ دیکھا آنگو میں نہ کہتا تھا کہ مجھ سے شادی کے بعد یہ شہزادی بن جائے گی۔ اب دیکھا تم نے۔ بن گئی ہے ناں شہزادی۔ اب بتاؤ "۔ بانگو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو کیا تمہاری شادی ہو گئی ہے "۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ابھی تو نہیں ہوئی لیکن یہ شہزادی بن

گئی ہے تو سمجھو کہ بس بات پکی ہو گئی۔ کیوں پھول شہزادی "۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میری شادی تو پھول شہزادے سے ہوگی "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بولو آنگلو۔ اب تو تمہیں یقین آ گیا کہ شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی۔ مجھ سے بڑا اور موٹا پھول شہزادہ اور کون ہو سکتا ہے "۔ بانگلو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی دونوں ہاتھ اس نے اپنے موٹے اور ابھرے ہوئے پیٹ پر پھیرنے شروع کر دیئے۔

"تم تو گوبھی کے پھول بھی نہیں ہو۔ کیونکہ وہ بھی سفید رنگ کا ہوتا ہے اور پھول تمہاری طرح وزنی نہیں ہوتے۔ میری طرح ہلکے ہوتے ہیں کیوں شہزادی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں "۔ آنگلو نے کہا۔

"تم دونوں واقعی احمق مسخرے ہو۔ مقدس پجاری سچ کہہ رہا تھا۔ بہرحال آؤ میرے ساتھ ۔ میں کھڑے کھڑے تھک گئی ہوں "۔ پھول شہزادی نے مسکراتے

ہوئے کہا اور واپس محل کی طرف بڑھ گئی لیکن دوسرے لمحے آنگلو دوڑ کر شہزادی کے آگے آگے چلنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ شہزادی کے احترام میں اس کے پیچھے چلنا چاہیئے کیونکہ جو شہزادی کا احترام کرتا ہے شہزادی اس سے ہی شادی کرتی ہے "۔ بانگلو نے چیخ کر کہا۔ وہ شہزادی کے پیچھے چل رہا تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دولہا پیچھے چلے اور دلہن اس سے آگے ہو۔ دلہن کے پیچھے تو اس کا نوکر چلتا ہے۔ جیسے تم چل رہے ہو "۔ آنگلو نے مڑے بغیر اونچے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ شہزادی اس بارے میں کچھ کہتی اچانک ایک طرف سے ایک قوی ہیکل آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا آیا اور دوسرے لمحے اس نے شہزادی کے آگے چلنے والے آنگلو کو گردن سے پکڑ کر گھسیٹ کر شہزادی کے پیچھے کر دیا۔

" خبردار۔ اگر تم نے آئندہ شہزادی کے آگے چلنے کی گستاخی کی تو تمہاری یہ دھاگے جیسی گردن توڑ دوں گا "۔ اس آدمی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور

اس کے ساتھ ہی وہ اسی طرح دوڑتا ہوا واپس اسی طرف چلا گیا جہاں سے آیا تھا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ آنگو اس دوران دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنے میں مصروف تھا۔ شہزادی مسکراتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

" دیکھا تم نے۔ اگر میں شہزادی کا احترام نہ کر رہا ہوتا تو تمہاری گردن ٹوٹ چکی ہوتی۔ میری وجہ سے آج تمہاری گردن ٹوٹنے سے بچ گئی ہے "۔ بانگو نے کہا۔

" تم کیسے بھائی ہو کہ تم نے اس کو مکا تک نہیں مارا "۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" خاموش رہو تم دونوں "۔ اچانک شہزادی نے مڑ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" خاموش رہو بانگو۔ نکاح ہونے والا ہے اور جب نکاح ہو رہا ہو تو بولتے نہیں ہیں۔ کیوں شہزادی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں "۔ آنگو نے کہا اور شہزادی کچھ کہنے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑی اور پھر وہ چلتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

"بیٹھو"۔ شہزادی نے بڑی سی سونے کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انہیں سامنے رکھی ہوئی لکڑی کی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دلہن تو سونے کی کرسی پر بیٹھے اور اس کا ہونے والا دولہا لکڑی کی کرسی پر۔ میرے لئے جواہرات کی بنی ہوئی کرسی لائی جائے۔ جاؤ آنگلو۔ جا کر لے آؤ"۔ بانگلو نے کہا۔

"مرد کے لئے سونا حرام ہوتا ہے احمق بانگلو۔ اس لئے میں تو لکڑی کی کرسی پر ہی بیٹھوں گا۔ تم بیشک زمین پر بیٹھ جاؤ"۔ آنگلو نے کہا اور جلدی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں کیوں فرش پر بیٹھوں۔ میں بھی کرسی پر بیٹھوں گا"۔ بانگلو نے کہا اور جلدی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب پہلے تم اپنا پورا تعارف کراؤ۔ کون ہو تم۔ کہاں سے اور کیسے اس وادی آفات میں آئے ہو اور تم کیوں شادی کرنا چاہتے ہو"۔ پھول شہزادی نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں"۔ آنگلو نے جلدی سے کہا۔

" نہیں۔ میں بتاؤں گا تم ویسے بھی دبلے پتلے ہو۔ اس لئے تمہاری آواز بھی دبلی پتلی ہے جبکہ میں شہ زور ہوں اور میری آواز بھی بھاری ہے اور شہزادیاں بھاری آواز کو پسند کرتی ہیں۔ کیوں پھول شہزادی "۔ بالنگو نے فوراً ہی دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں پہلے کرسی پر بیٹھا ہوں اور پھر میں شہزادی کے آگے آگے چلتا رہا ہوں اس لئے میں بتا سکتا ہوں۔ کیوں شہزادی "۔ آنگلو نے فوراً ہی اپنے حق میں دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" آدھی بات تم بتاؤ اور آدھی تم "۔ شہزادی نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ آدھی کیوں۔ میں تو پوری شہزادی سے شادی کروں گا "۔ آنگلو نے فوراً ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اور میں بھی پوری شہزادی سے شادی کروں گا۔ ہاں بس میں نے کہہ دیا ہے "۔ بالنگو نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے آدھی بات کی ہے۔ آدھی شہزادی سے

شادی کے لئے نہیں کہا "۔ پھول شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پھر ٹھیک ہے۔ تو آدمی بات یہ ہے کہ میرا نام آنگلو ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔ اس کا نام بانگلو ہے۔ ہم دونوں شادی کرنے اپنے ملک سے نکلے۔ ہم نے ہر شہزادی کی تمام شرطیں پوری کر دیں لیکن کسی شہزادی نے شادی نہیں کی۔ اصل میں یہ میرا بھائی بانگلو درمیان میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ ورنہ مجھ سے تو تمام شہزادیاں شادی کرنے کے لئے تیار تھیں "۔ آنگلو نے کہا۔

" ہونہہ۔ شہزادی اس کی شکل دیکھی ہے۔ اس کا جسم دیکھا ہے اور اس کا تربوز جیسا سر دیکھا ہے۔ اس سے کون شہزادی شادی کر سکتی ہے لیکن یہ میرا بھائی ہے اس کا حق ہے کہ یہ بھی شہزادی سے شادی کر لے۔ اس لئے میری شادی میں بھی رکاوٹ پڑ رہی ہے ورنہ مجھ جیسے شہ زور اور طاقتور آدمی سے تو شہزادیاں شادی کے لئے منتیں کرتی رہتی ہیں۔ کیوں شہزادی، تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو ناں "۔ بانگلو نے کہا۔

"تم دونوں یہاں تک کیسے پہنچ گئے"۔ شہزادی نے کہا تو آنگلو نے اسے بادشاہ کے لئے سورج موتی حاصل کرنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی اور شہزادی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ دونوں احمق اس قدر خوفناک مراحل بھی طے کر سکتے ہیں۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم سچ کہہ رہے ہیں پھول شہزادی۔ بیشک تم ہمیں آزما کر دیکھ لو"۔ دونوں نے شہزادی کی بات کا برا مناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو پھر سنو۔ میں اس سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں جو مقدس پجاری کا خاتمہ کر کے پھول شہزادے کو اس کی قید سے رہا کرا دے گا"۔ شہزادی نے کہا

"اوہ۔ یہ کونسی مشکل بات ہے۔ تم ایسا کرو کہ بینڈ باجے، گواہوں اور قاضی کا انتظام کرو تاکہ شادی

ہو سکے "۔ آنگو نے کہا۔

" میں ان سب چیزوں کے بغیر ہی شادی کے لئے تیار ہوں شہزادی۔ بلکہ سمجھو کہ ہو گئی شادی "۔ بانگو نے کہا۔

" سب کچھ اس وقت ہوگا جب میری شرط پوری ہوگی "۔ شہزادی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ تو پھر بلاؤ اس مقدس پجاری کو اور پھول شہزادے کو بلاؤ۔ ابھی میں اس مقدس پجاری کے سر پر ایسا مکا ماروں گا کہ اس کا سر ہی پھٹ جائے گا اور پھول شہزادے کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسی میں اپنے تیز دانتوں سے کاٹ دوں گا۔ بلاؤ انہیں، بلکہ ساتھ ہی شادی کے انتظامات بھی کر لو "۔ بانگو نے کہا۔

" ہا۔ ہا۔ کیسی احمقانہ بات کر رہے ہو۔ مقدس پجاری کا قد لمبا ہے۔ اس لئے تم جیسے چھوٹے قد والے کا ہاتھ بھی اس کے سر تک نہ پہنچ سکے گا جبکہ میں اس کے پیٹ میں ٹکر مار کر آسانی سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گا۔ اس لئے میری شادی ہوگی شہزادی کے

ساتھ ۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا۔

"میں مقدس کو علیحدہ مکا ماروں گا اور پجاری کو علیحدہ۔ پھر تو میرا ہاتھ پہنچ جائے گا"۔ بانگلو نے کہا تو شہزادی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سنو۔ مقدس پجاری ایک غار میں جاپ کے لئے چلا گیا ہے۔ اب وہ باہر نہیں آئے گا۔ اس لئے تم نے وہاں جا کر اس کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔ یہاں وہ نہیں آ سکتا۔ بولو، تم میں سے کون تیار ہے تاکہ مجھے معلوم ہو کہ میری شادی کس سے ہوگی"۔ شہزادی نے مسکرا کر کہا۔

"میں تیار ہوں"۔ آنگلو نے فوراً ہی اپنے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں"۔ بانگلو نے فوراً اپنے پیٹ پر اس طرح ہاتھ مارتے ہوئے کہا جیسے ڈھول بجایا جاتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ تم دونوں جا کر مقدس پجاری کا خاتمہ کرو۔ پھر میں اور میری بہن کلی شہزادی تم دونوں سے شادی کر لیں گی"۔ پھول شہزادی نے کہا۔

" کلی شہزادی۔ وہ کون ہے " ۔ ان دونوں نے حیران ہو کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ادھر ادھر اس طرح دیکھنے لگے جیسے کلی شہزادی بھی وہاں موجود ہو لیکن انہیں نظر نہ آ رہی ہو۔

" وہ میری چھوٹی بہن ہے اور مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے "۔ پھول شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے واہ۔ تم سے بھی خوبصورت۔ پھر تو میں کلی شہزادی سے ہی شادی کروں گا "۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا۔

" تم میں سے بڑا کون ہے "۔ شہزادی نے پوچھا۔

" میں بڑا ہوں شہزادی "۔ بانگلو نے فوراً کہا۔

" تو بانگلو کی شادی مجھ سے ہو گی اور آنگلو کی شادی کلی شہزادی سے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ تم دونوں مل کر مقدس پجاری کا خاتمہ کرو اور پھول شہزادے کو رہا کراؤ "۔ شہزادی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور وہ دونوں بے اختیار خوشی سے ناچنے لگے کیونکہ اب ان دونوں کی شادی ہونے کا موقع میسر آ گیا تھا۔ اس لئے

وہ خوش تھے۔ بے حد خوش۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں"۔ ان دونوں نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ میں اپنی طاقت کی مدد سے تمہیں اس پہاڑ پر پہنچا دیتی ہوں جہاں مقدس پجاری جاپ کر رہا ہے لیکن اس غار کا دہانہ بند ہوگا۔ اس غار کا دہانہ تم اس وقت کھول سکو گے جب تم کالے گرگٹ کا خون اس پر ڈالو گے اور کالا گرگٹ بھی پہاڑ پر موجود رہتا ہے لیکن وہ بے حد خوفناک اور خطرناک گرگٹ ہے۔ اگر اس نے تم دونوں کو پنجہ مار دیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اسے تم نے ہلاک کرنا ہے۔ ویسے کالاگرگٹ چونکہ وادی آفات کا رہنے والا ہے اس لئے وہ انسانی زبان بول لیتا ہے۔ یہاں وادی آفات میں رہنے والا ہر جانور انسانی زبان بول سکتا ہے اور سنو۔ جب تم کالے گرگٹ کو ہلاک کر دو گے تو پھر اس کا خون اس غار کے دہانے پر موجود چٹان پر ڈالو گے تو چٹان ٹوٹ جائے گی اور پھر اس میں سے ایک خوفناک اژدھا باہر آ جائے گا۔ اس کے سر پر سنہرے رنگ کا تاج ہوگا۔ وہ بھی انسانی زبان بول لیتا ہے۔

تم نے اس کا تاج اس کے سر سے علیحدہ کرنا ہے۔ جیسے ہی تاج اس کے سر سے علیحدہ ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے ہلاک ہوتے ہی تم غار میں داخل ہو جانا۔ وہاں وہ مقدس پجاری موجود ہوگا۔ تم نے اس کے سر پر موجود پروں کا تاج اتارنا ہے اور اس کی مونچھ کا بال توڑ کر انہیں آگ میں جلانا ہے۔ جیسے ہی اس کی مونچھ کا بال آگ میں جلے گا مقدس پجاری ہلاک ہو جائے گا اور اس کے ہلاک ہوتے ہی وادی آفات کی ساری بلائیں خودبخود ہلاک ہو جائیں گی۔ اس کے بعد میری اور بانگو کی اور کلی شہزادی اور آنگو کی شادی ہو جائے گی "۔ شہزادی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"یوں سمجھو ہو گیا۔ تم کلی شہزادی کو بلاؤ۔ ہم تو یوں سمجھو بس گئے اور آئے "۔ آنگو نے فوراً کہا۔

"ٹھیک ہے تم دونوں آنکھیں بند کر لو۔ پھر جب میری آواز سنو تو آنکھیں کھول دینا "۔ شہزادی نے کہا تو ان دونوں نے معصوم بچوں کی طرح فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

" آنکھیں کھول دو آنگلو بانگلو "۔ آنگلو بانگلو دونوں کے کانوں میں پھول شہزادی کی آواز پڑی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ وہ اب شہزادی کے محل کے کمرے کی بجائے ایک پہاڑ کی چٹان پر موجود تھے۔

" ارے وہ شہزادی کہاں گئی "۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے وہ نیچے رہ گئی ہے اور ہم اوپر آ

گئے ہیں۔ چلو نیچے چلو "۔ بانگلو نے کہا اور نیچے جانے کے لئے آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ ہم نے پہلے اس کالے گرگٹ کو ہلاک کرنا ہے۔ پھر اس کا خون چٹان پر لگانا ہے پھر تاج والے اژدھا کا خاتمہ کرنا ہے اور پھر مقدس پجاری کے مونچھ کے بال کو آگ میں جلانا ہے۔ پھر میری شادی کلی شہزادی سے اور تمہاری شادی پھول شہزادی سے ہوگی "۔ آنگلو نے اس طرح چیختے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی انتہائی اہم بات بتا رہا ہو۔

" ارے ہاں۔ اب مجھے بھی یاد آگیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ کہاں ہے وہ کالا گرگٹ میں اسے ہلاک کر دیتا ہوں "۔ بانگلو نے اس طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے کالا گرگٹ وہیں کہیں موجود ہوگا۔

" شہزادی نے بتایا تھا کہ وہ بھی اسی پہاڑ پر رہتا ہے۔ آؤ اسے تلاش کرتے ہیں "۔ آنگلو نے کہا۔

" تمہارے اتنے بڑے سر میں شاید بھوسا بھرا ہوا ہے۔ تلاش کیا کریں گے اسے آواز دے کر بلا لیتے

ہیں۔ وہ خود ہی آ جائے گا"۔ بانگلو نے کہا۔
"اور اگر وہ نہ آیا تو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیسے نہیں آئے گا۔ آخر میری شادی پھول شہزادی سے ہونی ہے اس لئے وہ لازماً آئے گا"۔ بانگلو نے کہا۔
"نہیں۔ گرگٹ پھول شہزادی سے شادی کرنے والے کی آواز پر نہیں آئے گا بلکہ کلی شہزادی سے شادی کرنے والے کی آواز پر آئے گا"۔ آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔
"نہیں۔ وہ میری آواز پر آئے گا"۔ بانگلو نے چیختے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ وہ میری آواز پر آئے گا"۔ آنگلو نے اس سے بھی زیادہ غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔
"میں آگیا ہوں۔ اب بتاؤ کہ تم دونوں میں سے پہلے کون مرنا چاہتا ہے"۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز ایک کونے سے سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے اس طرف کو مڑے اور دوسرے لمحے وہ خوف سے بے

اختیار تھر تھر کانپنے لگے کیونکہ ہاتھی جیسا ایک خوفناک اور گہرے سیاہ رنگ کا گرگٹ ان کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور لمبی سی دم بار بار اونچی نیچی ہو رہی تھی۔ یہ اتنا بڑا تھا کہ اگر وہ پھونک بھی مار دیتا تو کم از کم آنگلو تو ضرور اڑتا ہوا پہاڑی سے نیچے جا گرتا۔

"تم مجھے ہلاک کرنے آئے ہو احمقو۔ تمہیں پھول شہزادی نے بھیجا ہوگا"۔ گرگٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں کالے گرگٹ۔ ہاں ہاں۔ ہمیں پھول شہزادی نے بھیجا ہے"۔ ان دونوں نے بیک وقت ہاں اور نہیں میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے بزدل مجھے ہلاک کریں گے۔ چلو آؤ کوشش کرو"۔ کالے گرگٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"خبردار۔ اگر تم نے ہمیں بزدل کہا۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ تم ہمیں بزدل کہہ رہے ہو۔ تم مکروہ گرگٹ۔ تمہاری یہ ہمت"۔ آنگلو بانگلو دونوں کو ہی گرگٹ کے انہیں بزدل کہنے پر غصہ آگیا تھا اور اس غصے کی وجہ

سے ان کا سارا خوف بھی ختم ہو گیا تھا۔

"تو پھر آؤ کرو مقابلہ"۔ گرگٹ نے کہا۔

"آنگلو۔ اس کے جسم میں ضرور ہوا بھری ہوئی ہوگی ورنہ اتنا بڑا گرگٹ ہو ہی نہیں سکتا۔ میرے ناخن بڑے ہیں۔ میں اس کے پیٹ میں مار دیتا ہوں۔ ابھی ہوا نکل جائے گی اور یہ مرجائے گا"۔ بانگلو نے آہستہ سے ساتھ کھڑے آنگلو سے مشورہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کی کھال تو بے حد موٹی لگتی ہے۔ تمہارے ناخنوں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے مجھے سوچنے دو کہ اسے کیسے ہلاک کیا جائے"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"کیا ہوا۔ تم حملہ نہیں کر رہے تو پھر میں حملہ کر دیتا ہوں تم پر"۔ کالے گرگٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خوفناک آوازیں نکالتا ہوا ان کی طرف دوڑ پڑا۔

"بھاگو آنگلو۔ یہ تو واقعی حملہ کر رہا ہے"۔ بانگلو

نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بھاگنے لگا لیکن
جب تک آنگلو آنکھیں کھول کر سنبھلتا۔ کالا گرگٹ اس
کے سر پر پہنچ گیا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت
سے آنگلو کے جسم پر پنجہ مارنے کی کوشش کی لیکن
اس طرح کالے گرگٹ کو اپنے سر پر دیکھ کر آنگلو
حواس باختہ سا ہو گیا اور اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما
اور گرگٹ کا پنجہ اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس کے
ساتھ ہی آنگلو بے اختیار خوفزدہ انداز میں مڑ کر دوڑ پڑا
لیکن اس نے گرگٹ کا پنجہ نہ چھوڑا۔ گرگٹ دیکھنے
میں خاصا بڑا نظر آ رہا تھا مگر اس کا وزن اتنا نہیں تھا
بلکہ وزن کے لحاظ سے واقعی یوں محسوس ہوتا تھا جیسے
اس کے جسم میں ہوا بھری ہوئی ہو۔ اس لئے گرگٹ
کا پنجہ آنگلو کے ہاتھ میں تھا لیکن آنگلو کو دوڑتے ہوئے
ذرا بھی احساس نہ تھا کہ وہ گرگٹ کو گھسیٹتا ہوا بھاگا
جا رہا ہے حالانکہ آنگلو بے حد دبلا پتلا تھا۔ اگر گرگٹ
میں ذرا بھی وزن ہوتا تو آنگلو اسے گھسیٹنا تو ایک
طرف۔ خود ہی نیچے گر پڑتا۔ لیکن آنگلو اسے گھسیٹتا ہوا
آگے بڑھتا چلا گیا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ "۔ اچانک گرگٹ نے چیختے ہوئے کہا اور آنگلو نے جب اپنے عین سر کے پیچھے گرگٹ کی آواز سنی تو اس نے بھاگنے کی رفتار اور تیز کر دی اور پھر وہ اونچی نیچی چٹانوں پر اچھلتا کودتا دوڑتا ہوا جا رہا تھا کہ اچانک اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور گرگٹ کا پنجہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا اور وہ اچھل کر نیچے گرا تو اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ سا سنائی دیا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی پٹاخہ چلا ہو۔ آنگلو کو یہ دھماکہ سن کر اپنی چوٹ بھول گئی وہ تیزی سے اٹھ کر مڑا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دو چٹانوں کے درمیان گرگٹ پھنس کر بری طرح پھڑک رہا تھا اور اس کے جسم سے سرخ رنگ کی ہوا اس طرح نکل رہی تھی جیسے بڑے سے غبارے سے ہوا نکلتی ہے اور ہاتھی جیسا گرگٹ تیزی سے چھوٹا ہوتا جا رہا تھا۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ اس میں تو واقعی ہوا بھری ہوئی تھی "۔ آنگلو نے کہا اسی لمحے بانگلو بھی جو کسی

چٹان کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا نکل کر اس کے قریب آ گیا اور حیرت سے چھوٹا ہوتے ہوئے کالے گرگٹ کو دیکھنے لگا۔

" واہ۔ اب یہ ہلاک ہو جائے گا اور ہم اس کا خون چٹان پر ڈالیں گے "۔ بانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس میں خون تو ہے ہنیں۔ اس میں سے تو خون جیسی ہوا نکل رہی ہے "۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کالا گرگٹ اب کافی چھوٹا ہو گیا تھا اور بری طرح پھڑک رہا تھا۔

" ہائے ہائے۔ آنگو نے مجھے مار دیا۔ اگر آنگو کو میرا پنجہ لگ جاتا تو یہ ہلاک ہو جاتا "۔ کالے گرگٹ کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا۔

" دیکھا بانگو۔ کیسے ہلاک کیا ہے اسے۔ ہمیں بزدل کہہ رہا تھا "۔ آنگو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے اٹھاؤ اسے اور چٹان پر اس کا خون ڈالو"۔ بانگو نے کہا۔

" لیکن کس چٹان پر "۔ آنگو نے ادھر ادھر دیکھتے

ہوئے کہا۔

" کسی پر بھی ڈال دو۔ اب کون ڈھونڈتا پھرے مقدس پجاری کے غار والی چٹان "۔ بالنگو نے کہا۔

" میں نے اسے ہلاک کیا ہے۔ اب باقی کام تم کرو۔ آخر تم نے بھی تو شادی کرنی ہے "۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بانگو نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس ساکت پڑے ہوئے چھوٹے سے کالے گرگٹ کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور پوری قوت سے گھما کر پھینک دیا۔ کالاگرگٹ ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے کافی گہرائی میں جا کر ایک چٹان سے ٹکرایا اور اس ٹکراؤ کی وجہ سے اس کا جسم پھٹ گیا اور اس کا خون اس چٹان پر پھیلتا چلا گیا جبکہ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نیچے گہرائی میں گر گیا۔ آنگو بانگو دونوں اوپر بلندی پر کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے پھر جیسے ہی خون اس چٹان پر پھیلا۔ ایک زوردار کڑاکا سا ہوا اور چٹان درمیان سے پھٹ کر غائب ہو گئی اور دوسرے لمحے اس میں سے ایک خوفناک اژدھا باہر آ گیا۔ جس کے سر پر سنہرے

رنگ کا تاج تھا۔

"ارے یہ کیا۔ یہ تو وہی چٹان تھی جو غار کے دہانے پر تھی۔ اسی لئے تو یہ سنہری تاج والا اژدھا باہر آیا ہے"۔ آنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"یہ میں نے کیا ہے۔ میری وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اس لئے اب میری شادی ہو جائے گی"۔ بانگلو نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اس کالے گرگٹ کو کس نے ہلاک کیا ہے۔ بولو۔ اگر میں کالے گرگٹ کو ہلاک نہ کرتا تو پھر میں دیکھتا کہ تمہاری شادی کیسے ہوتی ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آدم زادو۔ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ اچانک نیچے سے ایک تیز آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جدھر سے یہ عجیب سی آواز آ رہی تھی۔

"کون بول رہا ہے۔ سامنے آئے"۔ آنگلو نے چیخ کر کہا۔

"میں سنہری تاج والا اژدھا بول رہا ہوں۔ میں

تمہاری موت بن کر آ رہا ہوں "۔ سنہری تاج والے اژدھے نے کہا وہ تیزی سے چٹانوں پر رینگتا ہوا اوپر آ رہا تھا جہاں آنگلو بانگلو کھڑے تھے۔

اچھا تو اب تمہاری یہ جرأت ہو گئی ہے کہ تم آنگلو بانگلو کو آدم زاد کہو۔ صرف آدم زاد۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے نام ہی نہیں ہیں "۔ بانگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں۔ یہ ہمارے نام ہی نہیں جانتا۔ پھر اسے تاج پہننے کا کیا حق ہے۔ ہم شہزادوں کو نہیں جانتا "۔ آنگلو نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اژدھا اس دوران اس چٹان کے کافی قریب پہنچ چکا تھا جس پر یہ دونوں کھڑے تھے کہ اچانک آنگلو جھکا اور اس نے اپنا لمبا سا ہاتھ بڑھا کر اژدھے کے سر پر رکھا ہوا سنہری تاج اچک لیا۔

" ہونہہ۔ تاج پہن کر شہزادوں کا نام ہی نہیں جانتا، تو اسے تاج پہننے کا بھی حق نہیں ہے "۔ آنگلو نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس نے تاج اچکا۔ اژدھے کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی

اور وہ پلٹ کر ایک دھماکے سے نیچے چٹانوں پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

ہائے ہائے۔ مجھے اس نامراد آنکلو نے مار ڈالا۔ اگر یہ میرا تاج نہ اچک لیتا تو میں ان دونوں کو ہلاک کر دیتا ۔ اژدھے نے کراہتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا تو آنکلو جو حیرت سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اور اژدھے کا سنہری تاج بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے چونک کر تاج کو اس طرح پوری قوت سے پھینک دیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ تاج اسے کاٹ لے گا اور وہ مر جائے گا۔ تاج چٹان سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا اور ریزہ ریزہ ہو کر غائب ہو گیا اور تاج کے غائب ہوتے ہی اژدھے کے جسم میں یکلخت آگ بھڑک اٹھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ جل کر راکھ ہو گیا۔

واہ۔ واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی "۔ اچانک ان دونوں کے پیچھے ایک آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑے اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے کہ ان کے سامنے ایک چٹان پر وہی نیلا بونا

کھڑا تھا جس نے انہیں وادی آفات میں داخل ہونے پر اکسایا تھا۔

" تم۔ تم یہاں بھی پہنچ گئے نیلے بونے "۔ آنگلو بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں میں اس وادی کا رہنے والا ہوں اس لئے میں ہر جگہ پہنچ سکتا ہوں۔ تم دونوں واقعی بے حد خوش قسمت ہو کہ تم نے خوفناک کالے گرگٹ کو بھی ہلاک کر دیا پھر اس کا خون اس چٹان پر ڈال دیا جو مقدس پجاری کے غار کے دہانے پر تھی اور پھر اوپر چڑھتے ہوئے اژدھے کا سنہری تاج اچک لیا اور پھر تاج پھینک دیا اور وہ چٹان سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس طرح خونی اژدھا جل کر راکھ ہو گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو تم ہلاک ہو جاتے "۔ سرخ بونے کہا۔

" کیوں ایسا نہ ہوتا۔ آنگلو بانگلو جو چاہتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہے "۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو۔ تمہاری حماقت کا واقعی جواب نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ تم خوش قسمت بھی ہو۔ وہ کالا گرگٹ صرف اس وقت ہلاک ہو سکتا تھا جب کوئی

انسان اس کا پنجہ پکڑ کر اسے گھسیٹتا ہوا اونچی نیچی چٹانوں پر زخمی کرے اور پھر سرخ رنگ کی دو چٹانوں کے درمیان وہ پھنس جائے۔ تب ہی وہ ہلاک ہو سکتا تھا اور چونکہ وہ اس قدر بڑا اور خوفناک تھا کہ کوئی انسان اس کے قریب جانے کی ہمت بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اسے کوئی ہلاک نہ کر سکتا تھا لیکن تم نے بے خیالی میں یہ سب کچھ کر دیا۔ پھر اس چٹان کا کوئی پتہ نہ چلا سکتا تھا کیونکہ اس کی کوئی نشانی نہیں تھی جو اس غار کے دہانے پر موجود تھی جس میں مقدس پجاری موجود ہے لیکن بانگو نے جب کالے گرگٹ کو پھینکا تو تمہاری خوش قسمتی سے وہ اس چٹان سے ہی جا ٹکرایا۔ اس طرح چٹان ٹوٹ گئی اور غار میں سے سنہری تاج والا اژدھا باہر آ گیا۔ یہ اژدھا بھی اسی صورت میں ہلاک ہو سکتا تھا کہ جب وہ سیدھا اوپر کو چڑھ رہا ہو تو اس کا تاج کوئی انسان اچک لے لیکن اس قدر خطرناک اژدھے کو دیکھتے ہی انسان خوف کے مارے بے ہوش ہو جاتے ہیں اس لئے کون ایسی ہمت کر سکتا تھا لیکن آنگو نے ایسا کر

دیا اور پھر اسے نیچے پھینک دیا اس طرح تاج ٹوٹ گیا اور اژدھا ہلاک ہو گیا۔ اب تم خود بتاؤ کہ تم خوش قسمت ہو یا نہیں۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر تم اس غار میں داخل ہوئے تو مقدس پجاری تمہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دے گا "۔ نیلے بونے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ یہ مقدس پجاری وہی پرندہ گاڑی والا ہی ہے ناں۔ وہ بدصورت سا بڑی بڑی مونچھوں والا "۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہی ہے لیکن وہ بے حد طاقتور ہے "۔ نیلے بونے نے کہا۔

" خاک طاقتور ہے۔ میں ایک تھپڑ ماروں تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں اور پھر ہم نے اس کی طاقت کا اچار تو نہیں ڈالنا۔ ہم نے تو اس کے سر پر سے پروں کا تاج اتارنا ہے اور اس کی مونچھ کا بال توڑ کر آگ میں جلانا ہے اور بس "۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایسا ہونا ناممکن ہے۔ وہاں تم آگ کہاں سے لو

گے "۔ نیلے بونے نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" ارے۔ اوہ۔ بات تو ٹھیک ہے۔ آگ کہاں سے آئے گی "۔ آنگو بانگو دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

" ہم لفظ آگ کو پھونک مار دیں گے وہ لازماً جل پڑے گی۔ آؤ آنگو۔ یہ نیلا بونا خواہ مخواہ ہمارا وقت ضائع کر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وقت زیادہ گزر جائے اور بیچاری پھول شہزادی ہمارا انتظار کرتے کرتے بوڑھی ہو جائے "۔ بانگو نے کہا اور تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ آنگو بھی اپنا بڑا سا سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

" ہونہہ۔ احمق ہیں دونوں۔ مرنے کے لئے جا رہے ہوں "۔ نیلے بونے کی آواز سنائی دی اور پھر وہ غائب ہو گیا۔ وہ دونوں تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے اور پھر وہ اس چٹان کے سامنے پہنچ گئے جس پر کالے گرگٹ کا خون لگا ہوا تھا اور وہ درمیان سے پھٹی ہوئی

تھی۔ وہاں اب اتنا بڑا راستہ بن گیا تھا کہ آنگلو بانگلو دونوں بیک وقت اندر داخل ہو سکتے تھے چنانچہ وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک کافی بڑا غار ہے جس کے درمیان مقدس پجاری آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر پروں کا تاج تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن ان کے اندر داخل ہونے کی آہٹ سن کر اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات موجود تھے۔

" تم۔ تم دونوں احمق مسخرے۔ تم اس غار تک کیسے پہنچ گئے۔ کالے گرگٹ اور سنہری تاج والے اژدھے نے تمہیں نہیں روکا "۔ مقدس پجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ ہمیں کیسے روک سکتے تھے۔ وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم تمہیں ساری تفصیل بتائیں "۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں خود اپنے علم سے دیکھتا ہوں "۔ مقدس پجاری نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو آنگلو نے آگے بڑھ کر ایک زوردار جھپٹا مارا اور مقدس پجاری کے سر پر موجود پروں کا تاج اتار لیا۔ مقدس پجاری بے اختیار اچھل پڑا اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے جیسے ہی اپنا تاج آنگلو کے ہاتھ میں دیکھا تو وہ تاج لینے کے لئے جھپٹا لیکن اسی لمحے بانگلو کا گرزنما بازو حرکت میں آیا اور اس کا مکا پوری قوت سے آنگلو پر جھپٹتے ہوئے مقدس پجاری کے گال پر پڑا تو مقدس پجاری چیخ مار کر اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ آنگلو اس پر جھپٹ پڑا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی ایک مونچھ کو پکڑ کر ایک جھٹکا دیا تو غار مقدس پجاری کی چیخ سے گونج اٹھا۔ آنگلو نے اس قدر زوردار جھٹکا دیا تھا کہ مقدس پجاری کی مونچھ کے کئی بال اس کے ہاتھ میں آ گئے تھے۔

" میری مونچھ کے بال۔ میرا تاج "۔ مقدس پجاری نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بانگلو اچھل کر اس پر بیٹھ گیا اور مقدس پجاری اس کے بھاری بھر

کم جسم کے نیچے دب سا گیا۔

" ارے وہ دیکھو آگ "۔ آنگلو نے اچانک غار کے ایک کونے میں پتھروں کے درمیان جلتی ہوئی آگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ آگ پتھروں کے درمیان جل رہی تھی اس لئے پہلے انہیں نظر نہ آئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مقدس پجاری کچھ سنبھلتا، آنگلو نے ہاتھ بڑھا کر ہاتھ میں موجود تاج اور مونچھ کے بال دونوں اس آگ میں پھینک دیئے۔ جیسے ہی مونچھ کے بال جلے، بانگلو کے جسم کے نیچے دبا ہوا مقدس پجاری جو اپنے آپ کو نیچے سے نکالنے کے لئے مسلسل حرکت کر رہا تھا ایک چیخ مار کر ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں آگ لگ گئی اور آگ لگنے کی وجہ سے حدت جیسے ہی بانگلو کو پہنچی وہ چیختا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مقدس پجاری جل کر راکھ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو باہر دور دور تک چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ دونوں بے اختیار دوڑتے ہوئے غار سے باہر آئے اور پھر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کہ ان کے

سامنے پھول شہزادی موجود تھی۔ جس کے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان کھڑا تھا جس کے سر پر تاج تھا اور وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔

"یہ کون ہے پھول شہزادی۔ کیا یہ کلی شہزادی ہے"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ پھول شہزادہ ہے جس سے میری شادی ہونے والی ہے۔ ہم دونوں تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں کہ تم نے مقدس پجاری کو ہلاک کر کے اس وادی کو آفات سے نجات دلا دی ہے۔ مقدس پجاری کے ہلاک ہوتے ہی وادی کی تمام آفات بھی ختم ہو گئی ہیں اور اس کے ساتھ ہی پھول شہزادہ اور میں بھی رہا ہو گئے ہیں اور اب ہم اپنے وطن جا رہے ہیں۔ تمہارا بے حد شکریہ"۔ پھول شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ۔ وہ کلی شہزادی جس سے میری شادی ہونی تھی"۔ آنگلو نے کہا۔

"اسے بھول جاؤ۔ تم جیسے احمقوں کے ساتھ بھلا کون شادی کر سکتا ہے۔ میں نے ویسے ہی کلی شہزادی

کا نام لے دیا تھا۔ میری تو کوئی بہن ہی نہیں ہے "۔ پھول شہزادی نے کہا۔

" لیکن تم نے تو مجھ سے شادی کرنی تھی۔ آؤ چلیں شادی کرنے "۔ بانگلو نے آگے بڑھ کر پھول شہزادی کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن پھول شہزادے نے کمر سے بندھی ہوئی تلوار کھینچ لی۔

" ارے ارے۔ یہ احمق اور معصوم ہیں۔ انہیں مت قتل کرو۔ ویسے یہ خوش قسمت بھی ہیں۔ ان سے اتفاقاً کارنامے سرزد ہو جاتے ہیں "۔ پھول شہزادی نے کہا۔

" تو پھر انہیں کیوں نہ وادی نیلم بھیج دیں۔ ہو سکتا ہے کہ شہزادی نیلم بھی ان کی وجہ سے جادوگرنی کی قید سے رہا ہو جائے "۔ پھول شہزادے نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نیلم شہزادی کہاں ہے۔ واہ۔ نیلم شہزادی۔ قیمتی نیلم۔ وہ جو انگوٹھی میں پہنا جاتا ہے۔ واہ۔ میں ضرور اس سے شادی کروں گا "۔ آنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ نیلم کا نام اسے بے حد پسند آیا تھا۔

"میں کروں گا نیلم شہزادی سے شادی۔ میں کروں گا"۔ بانگلو نے چیختے ہوئے کہا۔

"دونوں آنکھیں بند کرو۔ جلدی بند کرو"۔ اچانک پھول شہزادی نے چیختے ہوئے کہا تو ان دونوں نے ایک دوسرے سے لڑنا چھوڑ کر جلدی سے آنکھیں بند کر لیں اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی گہرے کنوئیں میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور پھر ان کے احساسات ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ وہ نیچے گرنے کے دوران بے ہوش ہو گئے تھے۔

"یہ دونوں اب خود ہی وادی نیلم میں پہنچ جائیں گے پھر یہ جانیں اور نیلم شہزادی۔ آؤ چلیں"۔ پھول شہزادی نے پھول شہزادے سے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے خوشی سے اچھلتے کودتے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو اور نیلم شہزادی

انتہائی دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور کہانی

آنگلو بانگلو اور نیلم شہزادی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

نیلم شہزادی ...... جسے اریلا جادوگرنی نے وادی نیلم میں قید کر لیا تھا۔

نیلم شہزادی ...... جس کی حفاظت نیلے رنگ کے کوے کرتے تھے جو انتہائی خونخوار تھے۔

آنگلو بانگلو ...... جو نیلم شہزادی سے شادی کرنے نیلم وادی میں پہنچ گئے اور پھر ہر طرف قہقہوں کا طوفان امڈ پڑا۔

آنگلو بانگلو ...... اور نیلے کووں کے درمیان ہونے والی خونخوار ...... لیکن ...... انتہائی دلچسپ جنگ

نیلا اژدھا ...... جو انتہائی خوفناک اژدھا ہونے کے باوجود آنگلو بانگلو سے خوفزدہ تھا ...... کیوں۔

کیا آنگلو بانگلو کی نیلم شہزادی سے شادی ہو سکی ...... یا ......

انتہائی دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور منفرد کہانی — **شائع ہو گئی ہے**

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
اشرف مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad

آنگلو بانگلو اور نیلم شہزادی

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور نیلم شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
ملتان

کتاب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ---- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- -/20 روپے
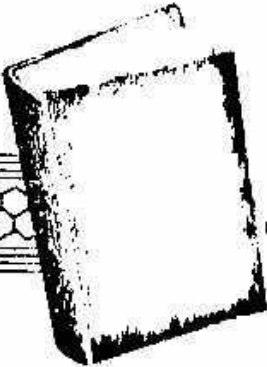
ایک خوبصورت، سرسبز اور شاداب وادی جس کے چاروں طرف نیلے رنگ کے خوبصورت اونچے پہاڑ تھے، کے درمیان ایک بہت بڑی اور خوبصورت جھیل تھی جس کا پانی گہرا نیلا تھا اور اس کے اندر مختلف رنگوں کی خوبصورت مچھلیاں تیرتی پھر رہی تھیں۔ اس جھیل کے کنارے پر ایک خوبصورت مکان تھا جس کی دیواروں اور چھت کا رنگ نیلا تھا۔

یہ وادی نیلم تھی۔ پوری دنیا سے علیحدہ۔ اس کے گرد نیلے رنگ کے پہاڑ انتہائی دشوارگزار تھے۔ اس لئے باہر کی دنیا کا کوئی بھی آدمی ان پہاڑوں سے گزر کر

وادی میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ ویسے یہ بہت وسیع و عریض وادی تھی اور دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ وادی میں ہر قسم کے پھلدار درختوں کی کثرت تھی۔ جن پر اس قدر لذیذ پھل لگتے تھے کہ شاید اس قدر لذیذ پھل دنیا میں اور کہیں نہ لگتے ہوں اور وادی میں خوبصورت مور، ہرن اور ایسے ہی دوسرے جانوروں کی بھی کثرت تھی۔ اس وادی میں ایک ہی مکان تھا اور اس مکان میں انتہائی خوبصورت شہزادی رہتی تھی جسے شہزادی نیلم کہا جاتا تھا۔ اس کی حفاظت کے لئے ایک دیو نما آدمی وہاں رہتا تھا۔ جو شہزادی کو کھانا کھلاتا تھا اور اس کی خدمت کرتا تھا۔

شہزادی نیلم اس مکان میں بالکل اکیلی رہتی تھی۔ شہزادی نیلم کا اصلی نام گل بہار تھا اور وہ ملک تاتار کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ شہزادی گل بہار کا باپ بے حد رحمدل اور سخی بادشاہ تھا۔ رعایا اس سے بے حد خوش تھی لیکن شہزادی کا چچا بے حد ظالم اور مکار آدمی تھا وہ فوج کا سپہ سالار بھی تھا۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ شیطان صفت آدمی تھا۔ بے حد ظالم

اور سفاک۔ شہزادی کا باپ اسے ظلم کرنے سے منع
کرتا رہتا تھا مگر وہ باز نہ آتا تھا۔ ایک روز اس نے
ایک بوڑھی عورت کے اکلوتے بیٹے کو اپنی بگھی کے
نیچے کچل دیا۔ وہ بوڑھی عورت فریاد کرتی ہوئی شہزادی
کے باپ، تاتار کے بادشاہ کے دربار میں آئی۔ بادشاہ
کو اپنے بھائی کے اس ظلم پر بے حد افسوس ہوا۔ اس
نے اپنے بھائی کو سختی سے ڈانٹا اور اسے سزا دینے کی
دھمکی دی جس پر اس نے بغاوت کر دی اور اپنے
خاص آدمیوں کے ساتھ مل کر اس نے بادشاہ پر حملہ
کرکے اسے قتل کر دیا اور پورے ملک پر قبضہ کر
لیا۔ لوگ چونکہ اس کے ظلم سے ڈرتے تھے۔ اس لئے
وہ اس کے خلاف کچھ نہ کر سکے لیکن شہزادی گل بہار
نے اپنے باپ کے قتل اور چچا کے ظلم کے خلاف
احتجاج کیا اور اس کے اس احتجاج کی وجہ سے رعایا
کے لوگ اس سے ہمدردی کرنے لگے۔ اس پر شہزادی
کے چچا کو بے حد فکر ہوئی کہ اگر لوگ اسی طرح
شہزادی گل بہار سے ہمدردی کرتے رہے تو ہو سکتا
ہے کہ شہزادی ان کی مدد سے اپنے باپ کا انتقام لینے

پر نہ تل جائے۔ وہ چاہتا تو یہی تھا کہ کسی طرح
شہزادی کو بھی اس کے باپ کی طرح قتل کر دے۔
لیکن اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ فوج کے سارے
سپاہی شہزادی کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ کیونکہ
شہزادی کو بچپن سے ہی شہہ سواری، نیزہ بازی اور
نشانے بازی کا شوق تھا۔ اس لئے وہ فوجی سپاہیوں
کے ساتھ مشق کرتی رہتی تھی اور ہر وقت فوجی لباس
پہنے ان کے ساتھ ہی خیموں میں رہتی تھی۔ اس لئے
فوج کے سارے سپاہی شہزادی کا بے حد احترام کرتے
تھے۔ باپ کے قتل کے بعد شہزادی فوج کو چھوڑ کر
اپنے محل میں گوشہ نشیں ہو گئی تھی۔ اب لوگ اس
سے ملنے آتے اور اس کے باپ کے قتل پر ہمدردی
کرتے تھے۔ ایک روز شہزادی کے چچا نے اپنے نئے
وزیر کو بلایا اور اسے کہا کہ وہ کوئی ایسی ترکیب بتائے
جس سے اسے شہزادی کو قتل بھی نہ کرنا پڑے اور
شہزادی بھی ہمیشہ کے لئے اس ملک سے چلی جائے۔
کسی ایسی جگہ جہاں کوئی بھی جا کر شہزادی سے نہ مل
سکے شہزادی کے چچا کا یہ وزیر خود بھی جادوگر تھا اور

اس کے بڑے بڑے جادوگروں سے بہت دوستی تھی لیکن وہ شہزادی کو بھی بے حد پسند کرتا تھا کیونکہ اس کی اپنی بیٹی شہزادی کی بے حد اچھی سہیلی تھی اور شہزادی اپنی سہیلی سے ملنے اس کے گھر آتی جاتی رہتی تھی۔ چنانچہ اس نے سوچ سوچ کر شہزادی کو نیلم وادی میں قید کرنے کی ترکیب سوچی۔ اسے یقین تھا کہ شہزادی وہاں عیش و آرام سے بھی رہے گی اور وہاں تک کوئی آدمی پہنچ بھی نہ سکے گا۔ اس طرح شہزادی کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچے گی اور شہزادی کے چچا کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔ لیکن وادی نیلم پر ایک بہت بڑی جادوگرنی کا قبضہ تھا۔ اس جادوگرنی کا نام اربیلا جادوگرنی تھا۔ وہ کوہ قاف کے پہاڑوں میں ایک خوبصورت محل میں رہتی تھی اور وادی نیلم میں جب اس کا دل چاہتا سیر کرنے چلی جاتی تھی۔ چنانچہ وزیر اربیلا جادوگرنی سے اس کے محل میں جا کر ملا اور اس سے ساری بات کہہ دی۔ پہلے تو اربیلا جادوگرنی نہ مانی لیکن وزیر کے اصرار پر آخرکار وہ مان گئی کیونکہ وزیر نے ایک بار اس پر ایسا احسان کیا تھا

کہ جس سے اس کی جان بچ گئی تھی۔ اس لئے وہ وزیر کا کہا نہ ٹال سکتی تھی۔ لیکن چونکہ وادی نیلم پر اس نے بہت بڑا جادو کر رکھا تھا تاکہ کوئی اور جادوگر اس پر قبضہ نہ کر لے اس لئے شہزادی کو وہاں رکھنے کے لئے اسے جادو دیوتا کی اجازت لینی ضروری تھی۔ چنانچہ وزیر کے اصرار پر آخرکار اس نے ایک خاص عمل کیا اور جادو دیوتا سے شہزادی گل بہار کو ہمیشہ کے لئے وادی نیلم میں رکھنے کی اجازت مانگی۔ جادو دیوتا نے پہلے تو انکار کر دیا کیونکہ کسی عام انسان کے اس جادو کے حصار والی وادی میں رہنے سے ساری دنیا کے جادو کو خطرہ پیش آ سکتا تھا لیکن پھر جادو دیوتا نے خاص شرائط کے مطابق شہزادی کو اس صورت میں وہاں رہنے کی اجازت دے دی کہ وہ پھر کبھی بھی اس وادی سے باہر نہ آ سکے اور نہ کوئی شہزادی کو باہر لا سکے۔ جادو دیوتا نے کہہ دیا تھا کہ اگر شہزادی کسی بھی طرح اس وادی سے باہر آ گئی تو پھر اربیلا جادوگرنی کا نہ صرف جادو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا بلکہ اربیلا جادوگرنی ہلاک بھی ہو

جائے گی۔ چونکہ اربیلا جادوگرنی کو اپنے جادو کی طاقت پر پورا بھروسہ تھا اس لیئے اس نے جادو دیوتا کی دونوں شرطیں منظور کر لیں۔ لیکن اس نے اس کے لیئے خاص انتظامات بھی کر دیئے اور پھر جادو کے زور سے شہزادی کو وادی نیلم میں لا کر قید کر دیا گیا۔ اس کا نام بھی بدل کر شہزادی نیلم رکھ دیا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنے خاص جادو کے دس نیلے کوے بھی وہاں مختلف درختوں پر چھوڑ دیئے۔ یہ دس نیلے کوے انتہائی ظالم اور خونخوار تھے۔ یہ عقابوں سے بھی زیادہ تیزی سے پرواز کرتے۔ ان کے پنجے اور چونچ اس قدر سخت اور طاقتور تھی کہ اگر کسی چٹان پر بھی یہ چونچ مارتے تو اس میں سوراخ کر دیتے تھے اور طاقتور اتنے تھے کہ بڑی سے بڑی چٹانوں کو اپنے پنجوں میں لے کر اڑ سکتے تھے اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ان دس کوؤں کا سردار جس کا نام ناٹو کوا تھا۔ وہ انسانی زبان بھی بول لیتا تھا اور انسانوں کی طرح باتیں کرتا تھا اور انسانوں کی زبان آسانی سے سمجھ لیتا تھا۔ اربیلا جادوگرنی نے ناٹو کوے کو اچھی طرح سمجھا

دیا تھا کہ انہوں نے کسی بھی قیمت پر شہزادی نیلم کو اس وادی سے باہر نہیں جانے دینا اور اگر کوئی اسے چھڑوانے کے لئے آ بھی جائے تو انہوں نے اسے ہلاک کر دینا ہے۔ ورنہ جادو دیوتا کے حکم کے مطابق اربیلا جادوگرنی ہلاک ہو جائے گی اور ظاہر ہے اس کے ہلاک ہوتے ہی یہ دس نیلے کوے بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ ناٹو کوے نے اربیلا جادوگرنی سے وعدہ کیا کہ چاہے پوری فوج ہی شہزادی کو چھڑوانے کیوں نہ آ جائے وہ شہزادی کو کسی صورت بھی وادی سے باہر نہ جانے دیں گے۔ شہزادی نیلم کو یہاں قید ہوئے دو سال ہو گئے تھے اور ان دو سالوں میں ایک بھی آدمی وادی نیلم میں نہ آیا تھا۔ شہزادی یا تو سوتی رہتی یا پھر جھیل کے کنارے بیٹھی موروں اور ہرنوں سے کھیلتی رہتی تھی یا پھر ناٹو کوے سے باتیں کرتی رہتی تھی۔ ناٹو کوے نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔ شہزادی نے اس کی بے حد منت کی تھی کہ کسی طرح وہ اسے وادی نیلم سے باہر جانے دے لیکن ناٹو کوے نے یہ بات نہ مانی تھی کیونکہ اس طرح اس کی

اپنی جان کو بھی خطرہ تھا۔
آج بھی شہزادی مکان کے اندر کرسی پر اداس بیٹھی ہوئی تھی کہ ناٹو کوا اڑتا ہوا اندر آیا اور شہزادی کے سامنے میز پر بیٹھ گیا۔اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ لیکن شہزادی نے اس کی طرف نظریں اٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا۔
"کیا بات ہے شہزادی آج تم بہت ہی اداس دکھائی دے رہی ہو"۔ ناٹو کوے نے کہا۔
"ناٹو کوے۔ میں آج واقعی بے حد اداس ہوں۔ مجھے یہاں دو سال ہو گئے ہیں۔ ان دو سالوں میں، میں نے باہر کے کسی آدمی کی شکل تک نہیں دیکھی "۔ شہزادی نے اسی طرح اداس لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"یہاں تمہاری حفاظت کے لئے دیوہیکل اور طاقتور آدمی موجود ہیں۔ بے شمار کنیزیں ہیں۔ تم ان سے باتیں کیا کرو"۔ ناٹو کوے نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ وہ مجھ سے بات نہیں کر سکتے کیونکہ اربیلا جادوگرنی نے انہیں منع کر رکھا ہے"۔ شہزادی نے

کہا۔

" اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی کچھ نہیں ہو سکتا "۔ ناٹو کوے نے کہا۔

" ناٹو کوے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم باہر کی دنیا سے کچھ لوگوں کو یہاں لے آؤ تاکہ میں ان سے باتیں تو کر سکوں "۔ شہزادی نے کہا۔

" نہیں۔ اس وادی اور ان پہاڑوں کے گرد اربیلا جادوگرنی نے جادو کا ایسا خاص حصار قائم کر رکھا ہے کہ باہر سے کوئی آدمی اندر آ ہی نہیں سکتا۔ ہاں صرف ایک آدمی اس دنیا میں ایسا ہے جو ایسا منتر جانتا ہے کہ جس کی مدد سے وہ کسی آدمی کو یہاں بھیج سکے لیکن وہ ایسی جگہ رہتا ہے جہاں کوئی انسان پہنچ ہی نہیں سکتا "۔ ناٹو کوے نے کہا تو شہزادی بے اختیار چونک پڑی۔

" اچھا۔ کون ہے وہ آدمی اور کہاں رہتا ہے "۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" وہ وادی آفات کا مقدس پجاری ہے اور وادی آفات میں رہتا ہے۔ یہ وادی بہت اونچے پہاڑوں پر

ہے۔ جہاں انتہائی خوفناک مخلوق رہتی ہے۔ اس لئے وہاں کوئی آدمی پہنچ ہی نہیں سکتا تو وہاں سے کوئی آئے گا کیسے "۔ ناٹو کوے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اور اگر آ بھی جائے تو تم دس کے دس کوے فوراً اس کی بوٹیاں اڑا دو گے۔ اس لئے کوئی یہاں آ کر کرے گا بھی کیا "۔ شہزادی نے کہا۔

" چلو شہزادی۔ میں تمہارے ساتھ ایک وعدہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی باہر کا آدمی کسی طرح یہاں پہنچ بھی گیا تو ہم اس پر فوراً حملہ نہیں کریں گے بلکہ صرف اس وقت حملہ کریں گے جب وہ تمہیں یہاں سے باہر لے جانے کی کوشش کرے گا "۔ ناٹو کوے نے کہا۔

" لیکن کوئی آئے گا کیسے "۔ شہزادی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ناٹو کوا انسانی آواز میں ہنس پڑا۔

" ہاں یہ بات تو ہے۔ اس لئے صبر کرو اور کیا ہو سکتا ہے "۔ ناٹو کوے نے انسانی آواز میں ہنستے ہوئے کہا اور شہزادی نے ہونٹ بھینچ لئے لیکن اسی وقت باہر سے نیلے کوؤں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دی اور پھر ایک کوا تیزی سے اڑتا ہوا اندر آیا اور ناٹو کوے

سے اپنی مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کائیں کائیں کرنے لگا۔ کافی دیر تک وہ کائیں کائیں کرتا رہا۔ پھر ناٹو کوے نے بھی اسے کائیں کائیں کی آواز میں جواب دیا اور آنے والا نیلا کوا اڑتا ہوا باہر چلا گیا۔

" کیا ہوا ناٹو کوے۔ یہ کوا کیوں چیخ رہا تھا "۔ شہزادی نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ آج سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔

" تمہاری دعا اللہ تعالیٰ نے سن لی ہے۔ نیلے کوے نے مجھے بتایا ہے کہ دو عجیب و غریب انسان آسمان سے اڑتے ہوئے وادی نیلم میں آ کر گرے ہیں اور بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک بانس کی طرح پتلا اور لمبا ہے لیکن اس کا سر کسی تربوز کی طرح بڑا سا ہے جب کہ دوسرا انسان چھوٹے قد کا اور بہت موٹا ہے اور اس کا سر خوبانی کی طرح چھوٹا ہے۔ وہ مجھ سے اجازت لینے آئے تھے کہ انہیں اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں مار دیا جائے لیکن میں نے انہیں منع کر دیا ہے کہ وہ انہیں کچھ نہ کہیں۔ چنانچہ وہ چلا گیا ہے "۔

"باہر کے آدمی۔ اوہ کہاں ہیں وہ۔ میں ان سے فوراً ملوں گی۔ اوہ دو سال بعد باہر کے آدمی یہاں ائے ہیں۔ لیکن تم تو کہہ رہے تھے۔ جادو کے حصار کی وجہ سے باہر کا کوئی آدمی یہاں آ ہی نہیں سکتا"۔ شہزادی نیلم نے جلدی سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں نے سچ کہا ہے۔ پتہ نہیں یہ دونوں آدمی کیسے پہنچ گئے"۔ ناٹو کوے نے کہا اور اڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ شہزادی بھی تیزی سے چلتی ہوئی مکان سے باہر آئی اور پھر جس طرف ناٹو کوا اڑتا ہوا جا رہا تھا وہ بھی اسی طرف جانے لگی۔ تھوڑی دیر بعد وہ وادی کے ایک خوبصورت حصے میں پہنچ گئی۔ جہاں انتہائی خوبصورت پھول اگے ہوئے تھے۔ زمین پر مخمل کی طرح نرم گھاس تھی۔ اوپر درخت پر نیلے کوے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کی تیز نظریں گھاس پر پڑے ہوئے واقعی دو عجیب قسم کے انسانوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ جھپٹ کر ان دونوں انسانوں کی بوٹیاں اڑا دیں لیکن ناٹو کوا چونکہ ان کا سردار تھا۔ وہ اس کے حکم کے بغیر کچھ نہ

کر سکتے تھے۔ اس لئے مجبوراً خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" یہ کون ہو سکتے ہیں۔ واقعی عجیب انسان ہیں یہ دونوں شکل سے تو انتہائی معصوم اور بھولے بھالے لگتے ہیں "۔ شہزادی نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ایک دوسرے کے قریب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

" ناٹو کوے انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ میں ان سے بات چیت تو کر سکو "۔ شہزادی نے کہا لیکن ناٹو کوے نے جو درخت کی ایک شاخ پر آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھا ہوا تھا کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر بولا پڑا۔

" شہزادی نیلم۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ان دونوں کو وادی آفات سے پھول شہزادی نے یہاں بھیجا ہے۔ ان میں سے جو لمبا ہے اس کا نام آنگلو ہے اور جو موٹا ہے اس کا نام بانگلو ہے۔ یہ دونوں وادی آفات میں پھول شہزادی سے شادی کرنے گئے تھے۔ لیکن وادی آفات کا مقدس پجاری خود پھول شہزادی سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر شہزادی ایسا نہ چاہتی

تھی۔ وہ پھول شہزادے سے شادی کرنا چاہتی تھی۔
شہزادی کی ماں اربیلا جادوگرنی کی بہن تھی اور اس
نے پھول شہزادی کو جادو سکھایا ہوا تھا اور پھول
شہزادی کو تمہارے متعلق معلوم تھا۔ شہزادی نے ان
دونوں سے شادی کا وعدہ کرکے انہیں مقدس پجاری کو
ہلاک کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے حیرت انگیز طور
پر مقدس پجاری کو ہلاک کر دیا۔ جس پر پھول
شہزادی نے اپنے جادو کے زور پر ان دونوں کو یہاں
بھیج دیا ہے تاکہ یہ دونوں اس سے شادی پر اصرار نہ
کر سکیں۔ لیکن میں چونکہ تم سے وعدہ کر چکا ہوں
اس لئے میں انہیں اس وقت تک کچھ نہ کہوں گا جب
تک یہ تمہیں وادی سے باہر لے جانے کی کوشش نہ
کریں گے ویسے انہیں جلد ہی خودبخود ہوش آ جائے
گا۔

" ہیں تو یہ انتہائی عجیب و غریب قسم کے انسان۔
لیکن بہرحال نئے لوگ تو نظر آئے میرے لئے اتنا ہی
بہت ہے۔ میں ان سے خوب باتیں کروں گی "۔
شہزادی نیلم نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ

ایک طرف رکھی ہوئی سنگ مرمر کی خوبصورت بینچ پر
اس انتظار میں بیٹھ گئی کہ کب ان دونوں کو ہوش
آئے اور کب وہ ان سے باتیں کرے۔

آنگلو کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو وہ کچھ دیر نیم بے ہوشی کے عالم ساکت پڑا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ ہوش آتا گیا اور چونکہ وہ گھاس پر چت لیٹا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے اس کی نظریں آسمان کی طرف ہی تھیں۔

"کمال ہے یہ میں کہاں ہوں۔ شاید میں کسی نیلے گنبد میں پہنچ گیا ہوں۔ ارے کہیں میں بانگلو کے پیٹ میں تو نہیں پہنچ گیا وہ بھی تو گنبد جیسا ہی ہے"۔ آنگلو نے ویسے لیٹے لیٹے آسمان کو گنبد سمجھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن بانگلو کا خیال آتے ہی وہ یکلخت ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور اٹھتے ہی جب اس کی نظریں سامنے سنگ مرمر کی بنچ پر بیٹھی ہوئی انتہائی خوبصورت شہزادی

نیلم پر پڑیں تو اس نے بے اختیار حیرت کی شدت سے سر کو زور سے جھٹکا تو اس کے دبلے پتلے جسم پر بھاری بھر کم سر جھٹکا کھا کر تیزی سے نیچے کو جھکا اور آنگلو بوکھلاہٹ کی وجہ سے سنبھل نہ سکا اور دوسرے لمحے اس کا گرزنما سر پوری قوت سے ساتھ پڑے ہوئے بانگلو کے موٹے پیٹ پر پڑا اور بانگلو نہ صرف زور سے چیخا بلکہ وہ تیزی سے اٹھنے بھی لگا اور اس کے تیزی سے اٹھنے کی وجہ سے آنگلو کا دبلا پتلا جسم کسی پتنگ کی طرح اڑتا ہوا دور جا گرا اور اس کے حلق سے بھی زوردار چیخ نکل گئی۔ اسی لمحے ان دونوں کے کانوں میں کسی عورت کے ہنسنے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چیخنا بھول کر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ جیسے عورت کے ہنسنے کی آواز نے ان کی ساری تکلیف ختم کر دی ہو۔

" اوہ اوہ اس قدر خوبصورت شہزادی۔ واہ اس لئے تو مجھے کوئی شہزادی پسند ہی نہ آتی تھی۔ تمہیں پتہ ہے بانگلو۔ کیوں نہیں پسند آتی تھی اس لئے کہ آخر میری شادی اس خوبصورت شہزادی سے ہی ہونی تھی "۔

آنگلو نے اونچی آواز میں کہا۔

" خواہ مخواہ کو ہونی تھی کبھی اپنے آپ کو دیکھا ہے۔ تمہیں ایک پھونک مار دوں تو آسمان پر اڑتے ہوئے اتنی دور چلے جاؤ کہ شہزادی بوڑھی ہو جائے تب بھی واپس نہ آ سکو۔ اس لئے شہزادی کی شادی تم سے نہیں ہو سکتی۔ مجھ جیسے موٹے سے ہو سکتی ہے جو پھونک مارنے سے اڑ ہی نہیں سکتا۔ کیوں خوبصورت شہزادی "۔ بانگلو نے کہا۔

" بہت خوب۔ بہت دلچسپ "۔ سامنے بیٹھی ہوئی شہزادی نے بری طرح ہنستے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ان دونوں کی باتوں سے بے حد لطف لے رہی تھی۔

" ہمارے نام بہت خوب اور بہت دلچسپ نہیں ہیں۔ آنگلو اور بانگلو ہیں "۔ آنگلو اور بانگلو دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

" مجھے معلوم ہیں تمہارے نام۔ میرا نام شہزادی گل بہار عرف شہزادی نیلم ہے "۔ شہزادی نے ہنس کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" ارے واہ۔ چلو یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ ہم دو

بھائی ہیں تمہارے بھی دو نام ہیں۔ اس لئے ہم دونوں کے درمیان شادی کا جھگڑا نہیں ہو گا۔ ایک نام سے آنگلو شادی کرے گا اور دوسرے نام سے میں کر لوں گا۔ مجھے تو شہزادی نیلم پسند ہے۔ گل بہار بھی کوئی نام ہے یعنی گل اور وہ بھی بھاری ہو نہ ہو۔ نیلم تو ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔ انگوٹھی میں بھی پہنا جا سکتا ہے۔ اس لئے بانگلو بھاری سے شادی کرے گا اور میں ہلکے سے "۔ آنگلو نے حسب عادت فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

" میں خواہ مخواہ کروں گا بھاری سے شادی۔ میں بھی نیلم سے کروں گا۔ تم دبلے پتلے ہو اس لئے تمہاری ہوگی بھاری سے شادی تاکہ تم اڑ نہ جاؤ اور مجھے تو نیلم بہت اچھا لگتا ہے "۔ بانگلو نے فوراً ہی اس کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم نیلم سے شادی کرو۔ میں لمبا ہوں۔ اس لئے اللہ میاں نے میری بیوی کا نام بھی ایسا ہی رکھا ہے۔ نی۔ لم۔ نی تو ہو گیا بیوی کا نام اور لم ہو گیا شوہر کا نام۔ یعنی لمبا "۔ آنگلو نے سوچ کر دور کی کڑی ملاتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں پاگل آخر کہاں کے رہنے والے ہو۔ مجھے ناٹو نے بتایا ہے کہ وادی آفات میں پھول شہزادی سے شادی کرنے گئے تھے۔ آخر تمہیں شہزادیوں سے شادی کرنے کا اتنا شوق کیوں ہے "۔ شہزادی نیلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ شہزادی سے شادی کا بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بنی بنائی شہزادی مل جاتی ہے۔ ورنہ عام عورت سے شادی کرو تو وہ ہر وقت یہی کہتی رہتی ہے کہ اسے شہزادی بناؤ۔ اس لئے کون بنانے کے جھنجھٹ میں پڑے "۔ آنگلو نے کہا تو شہزادی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

" واہ۔ تم تو بڑے عقلمند ہو۔ میں تو تمہیں پاگل اور احمق سمجھ رہی تھی۔ لیکن تم نے تو بڑی گہری بات کی ہے "۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا تو اپنی تعریف سن کر آنگلو کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا اور اس کا بڑا سا سر فضا میں اس طرح ہلنے لگ گیا جیسے کسی تربوز کو جھولا جھلایا جا رہا ہو۔

" یہ عقلمند۔ اس کے بڑے سے سر میں تو کچھ بھی

ہنیں ہے۔ بالکل خالی ہے، ڈھول کی طرح۔ اس لئے تو بولتا زیادہ ہے۔ تم مجھ سے شادی کرو شہزادی۔ تم گہری بات کا کہہ رہی ہو۔ میں تمہارے لئے گہرا کنواں کھود دوں گا "۔ بانگلو نے اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" تم کھودو کنواں۔ میں تمہیں اس کنویں میں دھکا دے کر گرا دوں گا اور خود کر لوں گا شادی۔ تم کنویں میں پڑے چیختے رہنا "۔ آنگلو نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔

" میں کنواں اتنا چوڑا کھودوں گا ہی ہنیں کہ میں اس میں گر سکوں۔ تم ہی گرو گے اس میں۔ تمہارے لئے تو ایک پتلا سا سوراخ بھی کافی ہے "۔ بانگلو نے کہا اور شہزادی ایک بار پھر کھکھلا کر ہنس پڑی۔

" واہ تم بھی خاصے عقلمند ہو۔ اس بار تم نے بھی بڑی عقلمندانہ بات کی ہے۔ ویسے تم دونوں ہو واقعی عجیب۔ کبھی تو عقلمندی کی باتیں کرنے لگ جاتے ہو اور کبھی احمقوں جیسی "۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" دیکھا آنگلو، شہزادی نے دو بار کبھی کہا ہے۔

دوسرا کبھی تمہارے لئے اور پہلا کبھی میرے لئے۔
بالکل شہزادی تم ٹھیک کہتی ہو۔ یہ دوسرا کبھی ہے۔
یعنی کبھی پاگلوں جیسا اور میں پہلا کبھی ہوں یعنی کبھی
عقلمندوں جیسا اور عقلمند کی شادی ہی شہزادی سے ہو
سکتی ہے۔ پاگل کی تو ہو ہی نہیں سکتی "۔ بانگلو نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں شہزادی نے پہلا کبھی میرے لئے کہا ہے۔
کیونکہ میں نے پہلے عقلمندی کی بات کی تھی۔ پھر
تمہارے پاگل پن کی بات کی تھی۔ کیوں شہزادی میں
ٹھیک کہہ رہا ہوں "۔ آنگلو بھلا کس طرح خاموش رہتا
وہ بول ہی پڑا۔

" تم دونوں مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو "۔ یکلخت
شہزادی نے چونک کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک
سی ابھر آئی تھی۔ جیسے اس کے ذہن میں ایک انوکھا
خیال آگیا ہو۔

" چاہتے ہو کا کیا مطلب۔ شادی ہو گی بھی تم سے
اور نہیں ہو گی۔ میرا مطلب ہے میری تو ہوگی۔ اس
بانگلو کی نہیں ہوگی "۔ آنگلو بات کرتے کرتے یکلخت

بات کو گھما گیا۔ شاید وہ شہزادی کے ساتھ شادی نہیں ہوگی کے الفاظ استعمال نہ کرنا چاہتا تھا۔

"کیوں نہیں ہوگی۔ پہلے میری ہوگی۔ پھر اگر کوئی چانس مل گئی تو تمہاری بھی ہو جائے گی"۔ بانگلو نے کہا۔

"اگر تم مجھ سے واقعی شادی کرنا چاہتے ہو تو پھر میری دو شرطیں ہوں گی۔ تم میں سے جو بھی یہ دونوں شرطیں پوری کر دے گا میں اس کے ساتھ شادی کر لوں گی"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ شرطیں بانگلو کو بتا دو یہ پوری کرتا رہے گا۔ میں اس دوران تم سے شادی کر لوں گا۔ کیوں بانگلو، ٹھیک ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم کر کے دیکھو میرے بغیر شادی۔ میں ایک مکہ مار کر تمہارا یہ تربوز جیسا سر توڑ دوں گا اور بغیر سر کے تم جیسے بانس سے درختوں سے پھل تو اتارے جا سکتے ہیں۔ شادی نہیں ہو سکتی اور خاص طور پر شہزادی کی تو نہیں ہو سکتی۔ ارے واہ مزہ آ گیا۔ شادی کے بعد جب شہزادی کے ساتھ میں شاہی باغ

ین سیر کروں گا تو آنکلو بانس سے پھل اتار کر کھایا
لروں گا۔ واہ "۔ بانگلو نے کھانے کا نام آتے ہی
نٹارے لیتے ہوئے کہا اور شہزادی ان کی باتیں سن
ر اس بری طرح کھلکھلا کر ہنس رہی تھی کہ اس کی
انکھوں میں آنسو آگئے۔

" ارے چپ رہو۔ تمہاری اس خوبانی جیسی کھوپڑی
ین عقل نام کی تو کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ شہزادی کو
الا دیا تم نے اور جو شہزادی کو رلا دے۔ شہزادی
اں سے شادی نہیں کیا کرتی۔ کیوں شہزادی "۔ آنکلو
نے شہزادی کی آنکھوں میں سے نکلتے ہوئے آنسو دیکھ
ر موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ تم دونوں خاموش ہو جاؤ۔ تم دونوں بے
حد دلچسپ آدمی ہو۔ اس لئے جو میری شرطیں پوری
رے گا میں اس سے ضرور شادی کروں گی "۔
شہزادی نے بانگلو کے بولنے سے پہلے ہی اونچی آواز
یں کہا اور بانگلو جو آنکلو کی بات کا جواب دینے کے
لئے منہ کھول ہی رہا تھا اس نے تیزی سے دوبارہ منہ
بند کر لیا۔

" میں نے کہا تو ہے شہزادی کہ تمہاری شرطیں
بانگلو پوری کرے گا۔ تم اسے اطمینان سے بتاتی رہنا
آخر اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ شرطیں بھی پوری ہو
رہیں گی۔ تم ایسا کرو کسی قاضی کو جلدی سے بلا لو او
مجھ سے شادی کر لو "۔ آنگلو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

" اگر شرطیں بانگلو پوری کرے گا تو پھر شادی بھی
بانگلو سے کروں گی "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

" واہ واہ۔ اسے کہتے ہیں پسند کی بات۔ دیکھا،
خواہ مخواہ بولے چلے جا رہے تھے۔ لیکن میں چپ بیٹھا
ہوا تھا اس لئے کہ مجھے معلوم تھا کہ شہزادی نیلم مجھے
پسند کرتی ہے۔ اس لئے آخرکار اس نے شادی تو مجھ
سے ہی کرنی ہے۔ ٹھیک ہے شہزادی تم بس قاضی
اور دو گواہوں کو بلا لو۔ باقی رہی شرطیں تو وہ میں
نے پوری کرنی ہیں کر دوں گا "۔ بانگلو نے اٹھ کر
خوشی سے ناچتے ہوئے کہا اور اس کے ناچنے سے دھم
دھم کی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی مست ہاتھی زمین

زور زور سے پیر مار رہا ہو۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ شہزادی نیلم میرے علاوہ کسی اور شادی کر ہی نہیں سکتی۔ ورنہ میں نیلم کو انگوٹھی میں ڈالوں گا اور یہاں سے بھاگ کھڑا ہوں گا اور تم موٹے ہو تم تو بھاگ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے میں شہزادی کو لے جاؤں گا اور سب کو پتہ ہے کہ شہزادیوں کی شادیاں اس سے ہوتی ہیں جو ان کو اٹھا کر لے جانے میں کامیاب ہو جائے۔ کیوں شہزادی "۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن پہلے میری شرطیں سن لو "۔ شہزادی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اب دونوں کی مسلسل بحث پر غصہ آنے لگ گیا تھا۔

" واہ واہ۔ دیکھا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں اور جو ٹھیک کہے شہزادی صرف اس سے شادی کرتی ہے۔ واہ واہ "۔ آنگلو نے بھی اٹھ کر رقص کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دور گھاس پر ایک دھماکے سے گرا۔

" اور کرو شادی شہزادی سے۔ میں کرنے د
ہوں۔ ہڈیاں توڑ دوں گا "۔ بانگلو نے چیختے ہوئے
اس نے پوری قوت سے ناچتے ہوئے آنگلو کو مکا د
مارا تھا اور یہ اس کا گرزنما مکا تھا کہ جس نے د
پتلے آنگلو کو اٹھا کر دور پھینک دیا تھا اور آنگلو نے
گرتے ہی بری طرح ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا۔
" ارے ارے تم آپس میں لڑنے لگے ہو۔ اگر
اسی طرح لڑتے رہے تو پھر میں کسی سے بھی شا
ہنیں کروں گی۔ جاؤ اس سے معافی مانگو "۔ شہزا
نے بانگلو سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا
بانگلو دھپ دھپ کرتا ہوا آنگلو کی طرف بڑھنے لگ
شہزادی کی ناراضگی بھلا وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔
" مجھے معاف کر دو آنگلو بھائی۔ دراصل میرے ہا
میں کھجلی ہو رہی تھی۔ میں نے تو کھجلی مٹانے
کوشش کی تھی اور تم خواہ مخواہ اڑتے ہوئے دور
گرے "۔ بانگلو نے کہا اور ہاتھ سے پکڑ کر کرا
ہوئے آنگلو کو اٹھا کر کھڑا کر دیا۔
" چلو معاف کیا۔ اب کھجلی تو بہرحال مٹانی

پڑتی ہے "۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بانگلو
اپنی عقلمندی پر خوش ہو گیا کہ اس نے کیسا بہانہ
بنایا ہے۔ خوشی سے باچھیں کھولے واپس اس بچ کی
طرف بڑھ گیا جس پر شہزادی بیٹھی ہوئی تھی۔

" دیکھا شہزادی۔ کیسے الو بنایا ہے میں نے آنگلو کو۔
حالانکہ میں نے تو جان بوجھ کر مکا مارا تھا اسے۔ مجھے
کوئی کھجلی نہیں ہو رہی تھی۔ اب تو تمہیں یقین آ گیا
ہے کہ میں عقلمند ہوں اور میرا بھائی آنگلو الو ہے اور
الو سے شادی نہیں ہو سکتی تمہاری۔ کیونکہ تم
شہزادی ہو۔ چلو اٹھو ہم خود ہی قاضی صاحب کے گھر
چلے چلتے ہیں "۔ بانگلو نے بڑے عیارانہ انداز میں
بات کرتے ہوئے کہا اور شہزادی کو اٹھانے کے لئے
اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

" خبردار۔ بانگلو ہاتھ پیچھے کر لو۔ تمہارے ہاتھ پر
کھجلی ہے۔ شہزادی کو بھی کھجلی لگ گئی تو پھر وہ اپنے
ہونے والے شوہر میرا مطلب ہے مجھے مکے مارنا شروع
کر دے گی اور میں یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ
میری بیوی مجھے مکے مارے۔ چاہے وہ کھجلی مٹانے کے

لئے ہی کیوں نہ مار رہی ہو "۔ دور سے آنگلو نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک اپنی پسلیوں کو پکڑے کراہ رہا تھا۔

" بس بس۔ میں نے بتا دیا ہے شہزادی کو کہ میں نے تو تمہیں الو بنایا ہے۔ میرے ہاتھ میں کھجلی ہنیں ہو رہی تھی۔ کیوں شہزادی "۔ بانگلو نے کہا۔

" ارے تو تم نے مجھے الو بنایا ہے مجھے۔ آنگلو کو "۔ آنگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ہاں ہاں بنایا ہے۔ ایک بار ہنیں سو بار کہوں گا اور اب جب تم الو بن چکے ہو تو تم اب شہزادی سے شادی ہنیں کر سکتے۔ شہزادی نیلم کی شادی الو سے ہنیں ہو سکتی "۔ بانگلو نے کہا۔

" تمہاری یہ جرأت "۔ آنگلو نے کہا اور دوسرے لمحے وہ وحشی بیل کی طرح پھنکارتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس قدر تیزی سے بانگلو کے قریب پہنچ گیا کہ بانگلو سنبھل ہی نہ سکا اور دوسرے لمحے آنگلو نے سر کو جھکا کر اپنا تربوز سے بھی بڑا سر پوری قوت سے بانگلو کے موٹے پیٹ میں دے مارا اور زوردار

دھماکہ ہوا اور موٹا بانگلو چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا اور اس نے آنگلو سے بھی زیادہ اونچی آواز میں ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا۔

" ارے ارے میرے تو سر میں کھجلی ہو رہی تھی میں تو سر کی کھجلی مٹا رہا تھا "۔ آنگلو نے جلدی سے آگے بڑھ کر کہا اور بانگلو کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش شروع کر دی۔

" ہنیں۔ ہنیں تم مجھے الو بنا رہے ہو لیکن میں الو ہنیں بنوں گا۔ میں تو شہزادی نیلم کا شوہر بنوں گا "۔ بانگلو نے اٹھتے ہوئے کراہ کر کہا۔

" اب تو بن ہی گئے ہو الو بلکہ الو کے بھائی بن گئے اور الو کے بھائی سے تو شہزادی نیلم ہرگز شادی کر ہی ہنیں سکتی۔ ہاں "۔ آنگلو نے بچوں کی طرح خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ اگر تم دونوں نے سنجیدہ ہو کر میری بات نہ سنی تو پھر میں اٹھ کر چلی جاؤں گی "۔ یکلخت شہزادی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ان دونوں کے منہ لٹک گئے۔ آنکھیں بجھ سی گئیں اور کندھے

جھک گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے اچانک ان کے کاندھوں پر لاکھوں ٹن کا وزن رکھ دیا گیا ہو۔

" ارے ارے کیا ہوا تم دونوں کو۔ اچانک تمہاری کیا حالت ہو گئی ہے "۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہم سنجیدہ ہو رہے ہیں۔ لیکن اب انڈے تو ہیں نہیں کہ ہم جس سے بچے پیدا کر سکیں "۔ آنگلو نے ہونٹ لٹکاتے ہوئے کہا۔

" انڈے۔بچے۔ کیا بکواس کر رہے ہو "۔ شہزادی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" مرغیاں ہمیشہ سنجیدہ ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کے نیچے انڈے رکھ دیئے جاتے ہیں اور وہ سنجیدہ ہو کر ان پر بیٹھی رہتی ہیں اور انڈوں میں سے بچے نکل آتے ہیں "۔ بانگلو نے شہزادی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مرغیاں سنجیدہ ہوتی ہیں "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مرغیوں کو آج تک کسی نے ہنستے ہوئے جو نہیں دیکھا "۔ آنگلو نے جواب دیا اور اس بار شہزادی بے

اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

" واہ کبھی تو تم واقعی فلسفیوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو۔ بہرحال میری شرائط سن لو۔ پہلی شرط یہ ہے کہ تم مجھے اس وادی نیلم سے باہر لے جاؤ اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم میرے ملک میں چل کر میرے چچا کو تخت سے ہٹاؤ اور مجھے وہاں کی ملکہ بنا دو۔ تم دونوں میں سے جو بھی یہ دونوں شرطیں پوری کرے گا میں اس سے شادی کر لوں گی۔ بس یہ میرا فیصلہ ہے "۔ شہزادی نے جلدی جلدی اپنی دونوں شرطیں بتاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر ان دونوں نے بولنا شروع کر دیا تو پھر انہوں نے کسی کی نہیں سننی۔

" شہزادی صاحبہ۔ ہمارے ہوتے ہوئے آپ وادی سے باہر نہیں جا سکتیں۔ اس لئے آپ یہ بات ذہن سے نکال دیں اور ان دو احمقوں کو بھی اب تک اس لئے زندہ چھوڑ دیا گیا ہے کہ آپ کچھ دیر خوش ہو لیں۔ ورنہ تو یہ وادی میں داخل ہوتے ہی مار ڈالے جاتے "

اسی لمحے درخت کی ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے نیلے کوؤں

کے سردار ناٹو کوے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے یہ کون دھمکیاں دے رہا ہے اور وہ بھی ہماری موجودگی میں۔ ہماری، یعنی آنگلو اور بانگلو کی موجودگی میں۔ جس سے سانپوں کے دادا جی بھی ڈرتے تھے اور کوہ قاف کے دیو بھی اور روحیں بھی "۔ آنگلو نے چھاتی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" اور شیر بھی ، چیتے بھی ، ہاتھی بھی اور گینڈے بھی "۔ بانگلو نے فوراً ہی وحشی جانوروں کے نام گنوانے شروع کر دیئے۔

لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت ناٹو کوا درخت سے اڑا اور پھر جیسے عقاب جھپٹتا ہے اس طرح وہ آنگلو کے چہرے پر جھپٹا اور زور سے اس کے چہرے پر پنجہ مار کر واپس درخت پر جا بیٹھا۔ جب کہ آنگلو بری طرح تڑپتا ہوا نیچے بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لئے اور اس کے ہاتھوں سے خون نکلنے لگا۔ وہ بری طرح چیخ رہا تھا۔

" یہ تو صرف نمونہ ہے سمجھے۔ بس تم یہیں رہو اور شہزادی کا دل بہلاؤ۔ خبردار اگر تم نے شہزادی کو

وادی سے باہر لے جانے کی کوشش کی "۔ ناٹو کوے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ارے ارے کیا کر دیا تم نے۔ ٹھہرو میں گھر سے جا کر مرہم لے آتی ہوں "۔ شہزادی نے آنگلو کی انگلیوں سے رستے ہوئے خون کو دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور مڑ کر اپنے مکان کی طرف دوڑ پڑی۔

" ارے ارے نیلے کوے۔ میرے چہرے پر بھی جھپٹا مارو جلدی کرو تاکہ شہزادی میرے چہرے پر بھی مرہم لگا دے "۔ بانگلو نے شہزادی کو آنگلو کے لئے اس طرح دوڑتے دیکھ کر انتہائی حسد بھرے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ناٹو کوا کرخت آوازیں نکالتا ہوا تیزی سے اڑتا ہوا بانگلو پر جھپٹا لیکن بانگلو اسے جھپٹتا دیکھ کر خوف کے مارے اوندھے منہ نیچے گر گیا اور ناٹو کوا اس کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے ہوا میں اڑتا چلا گیا۔

" ارے ارے تم تو سچ مچ جھپٹ پڑے۔ میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا۔ ارے چلو میں ایسے ہی مرہم

لگوا لوں گا "۔ بانگلو نے خوف بھرے لہجے میں کہا لیکن ناٹو کوا تیزی سے مڑا اور اٹھتے ہوئے بانگلو پر پوری قوت سے جھپٹا اور اس بار بانگلو اس کی زد سے نہ بچ سکا اور ناٹو کوا اس کے چہرے پر بھی پنجوں کی خراشیں ڈالتا ہوا اوپر جا کر درخت کی شاخ پر بیٹھ گیا اور اب بانگلو بھی دونوں ہاتھوں کو منہ پر رکھے بری طرح چیخ رہا تھا۔ اسی لمحے شہزادی مرہم کی ایک بڑی سی ڈبیا اٹھائے واپس آ گئی تو اس نے بانگلو کو بھی دونوں ہاتھ منہ پر رکھے چیختے ہوئے دیکھا تو اس نے ناٹو کوے کو ڈانٹنا شروع کر دیا۔

" شہزادی نیلم۔ تم نے وادی سے باہر جانے کی بات ہی کیوں کی۔ تم جانتی تو ہو کہ ہم کسی صورت بھی تمہیں وادی سے باہر نہیں جانے دے سکتے۔ کیونکہ اگر تم وادی سے باہر چلی گئیں تو ہماری ملکہ اربیلا جادوگرنی کا جادو ختم ہو جائے گا اور اربیلا جادوگرنی ہلاک ہو جائے گی اور اربیلا جادوگرنی ہلاک ہو گئی تو ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اس لئے تم کسی طرح بھی وادی سے باہر نہیں جا سکتیں "۔ ناٹو

کوے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں ہنیں جاتی لیکن تم ان دونوں کو کچھ نہ کہو۔ یہ دونوں معصوم سے انسان ہیں۔ نجانے کہاں سے بھٹکتے ہوئے ادھر آ نکلے ہیں میں تو بس وقت گزارنے کے لئے ان سے شرطیں لگا رہی تھی ورنہ مجھے معلوم ہنیں کہ مجھے یہاں سے کوئی بھی باہر ہنیں نکال سکتا "۔ شہزادی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بس تم ان سے وقت گزارو۔ لیکن باہر جانے کا خیال دل سے نکال دو "۔ ناٹو کوے نے کہا اور شہزادی سر ہلاتی ہوئی ان کی طرف متوجہ ہو گئی جو ابھی تک بیٹھے کراہ رہے تھے۔ پھر اس نے ان کے چہروں پر آ جانے والی خراشوں پر مرہم لگائی تو ان کے زخموں میں ہونے والی تکلیف یکلخت ختم ہو گی۔

" آؤ میرے ساتھ، میرے گھر میں آؤ۔ وہاں بیٹھ کر باتیں کریں گے "۔ شہزادی نے کہا اور وہ دونوں بھی خاموشی سے شہزادی کے پیچھے چل پڑے۔ البتہ وہ بار بار مڑ مڑ کر درخت پر بیٹھے نیلے رنگ کے ناٹو

کوے کو خوفزدہ انداز میں دیکھتے جا رہے تھے۔

" آنگلو۔ کوے کا گوشت حلال ہوتا ہے یا حرام "۔ اچانک بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کالے کوے کا تو پتہ نہیں حلال ہوتا ہے یا حرام۔ اس نیلے کوے کا لازماً حرام ہوتا ہوگا بلکہ اس کی ہڈیاں بھی حرام ہوتی ہوں گی اور اس کی باتیں بھی حرام ہوں گی۔ یہ سارے کا سارا حرام ہے "۔ آنگلو نے جو غصے سے بھرا ہوا تھا بری طرح چیختے ہوئے کہا اور شہزادی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

" ارے پھر تو جو اس نے تمہارے چہرے پر خراشیں ڈالی ہیں وہ بھی حرام ہوں گی "۔ بانگلو نے اس بار بڑی مشکل سے اپنی خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا۔

" ہاں بالکل، بالکل۔ ارے مگر خراشیں تو اس نے تمہارے چہرے پر بھی ڈالی ہیں وہ بھی تو حرام ہوں گی "۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے چونک کر کہا۔

" وہ تو میں نے خود ڈلوائی تھیں۔ اس نیلے کوے کو

کہہ کر اور ویسے بھی خراشیں پہلی بار حرام ہوتی ہیں دوسری بار تو حلال ہو جاتی ہیں۔ اس لئے تمہاری خراشیں حرام اور میرے چہرے والی حلال اور شہزادی ظاہر ہے اس سے تو شادی کر ہی نہیں سکتی جس کے چہرے پر حرام خراشیں ہوں۔ کیوں شہزادی میں سچ کہہ رہا ہوں ناں۔ بس تم فوراً قاضی صاحب کو بلا لو "۔ بانگلو نے انتہائی خوشی سے بات کرتے ہوئے اپنے موٹے پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے طبلے کی طرح بجانا شروع کر دیا تھا اور اس کے موٹے پیٹ سے دھم دھم کی آوازیں نکلنے لگی تھیں اور شہزادی کا ہنستے ہنستے برا حال ہو رہا تھا۔

" واہ مرہم تو پہلے میرے چہرے پر لگی تھی اور شہزادی نے خود لگائی تھی اور شہزادی جس کے گلے میں پہلے ہار ڈال دے یا جس کی خراشوں پر پہلے مرہم لگا دے بس اس سے تو شادی ہو بھی گئی۔ اب تو قاضی صاحب کی بھی ضرورت نہیں۔ کیوں شہزادی اب تم میری بیوی بن چکی ہو ناں۔ کہو ہاں "۔ آنگلو نے کہا۔ بات کے آخر میں اس کا لہجہ بے حد معصوم

ہو گیا تھا۔

" بس بس۔ تم دونوں انتہائی معصوم اور بھولے بھالے آدمی ہو۔ اب میں سمجھ گئی ہوں کہ تم جو باتیں کرتے ہو۔ وہ سوچ سمجھے بغیر اپنی معصومیت کی وجہ سے کرتے ہو۔ اس لئے اب تم جو بھی کہتے رہو۔ میں برا نہیں مناؤں گی۔ آؤ بیٹھو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کے لئے منگواتی ہوں "۔ شہزادی نے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ان کی باتوں کا جواب دیا۔

" ارے کھانا۔ واہ شہزدی تو اچھی بیوی ثابت ہو رہی ہے۔ کمال ہے کھانا بھی پکا لیتی ہے۔ واہ پھر تو خادمہ بھی نہ رکھنی پڑے گی۔ خواہ مخواہ اس کا بھی خرچہ پڑ جاتا۔ یہ تو بڑی سستی شہزادی ہے "۔ بانگلو نے کھانے کا نام سنتے ہی اپنے موٹے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ لیکن شہزادی نے اس کی بات سنے بغیر زور سے تالی بجائی تو چند لمحوں بعد کمرے میں ایک دیو نما آدمی داخل ہوا۔ وہ دونوں اس دیو نما آدمی کو حیرت سے دیکھنے لگے۔

" ان دونوں کے لئے کھانا لے آؤ "۔ شہزادی نے
کہا۔

" سنو۔ اس نیلے کوے کو بھی بھون کر لے آنا "۔
بالکو نے اس دیونما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نیلا کوا "۔ وہ دیونما آدمی یکلخت اس طرح خوفزدہ
لہجے میں بولا جیسے وہ کوئی معصوم سا بچہ ہو۔ اس کا
چہرہ خوف کی شدت سے یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

" جاؤ۔ جو میں نے کہا ہے وہ کرو "۔ شہزادی نے
غصیلے لہجے میں اس دیونما آدمی سے کہا اور وہ تیزی سے
مڑ کر باہر نکل گیا۔

" سنو۔ یہاں نیلے کوے کی آئندہ بات نہ کرنا ورنہ
کالو کوا تمہیں یہاں آ کر بھی سزا دے سکتا ہے اور یہ
بھی سن لو کہ اس نے میری وجہ سے تمہیں اب تک
زندہ چھوڑا ہوا ہے۔ ورنہ وہ تمہارے ہوش میں آنے
سے پہلے ہی تمہیں لاشوں میں تبدیل کر دیتا۔ اس لئے
خیال رکھا کرو "۔ شہزادی نے انہیں سمجھاتے ہوئے
کہا۔

" مگر شہزادی۔ یہ نیلا کیوں ہے۔ ہمارے ہاں تو

کالے کوے ہوتے ہیں "۔ اچانک بانگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" یہ اصلی کوے نہیں ہیں۔ جادو کے کوے ہیں " شہزادی نے جواب دیا۔ تو وہ دونوں بیک وقت اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" جادو کے۔ یعنی ان کا گوشت، ہڈیاں، پنجے سب جادو کے ہیں۔ اوہ پھر تو آنگلو اس کے پنجے والا جال توڑ دیا جائے تو پنجے ختم۔ بس باقی کوا بے شک پھر رہے۔ یہ اس کے پنجے نہیں ہونے چاہئیں "۔ بانگلو نے کہا۔

" لیکن پہلے جادوگر کا نام تو پتہ ہو پھر جا کر اس سے بات کی جا سکتی ہے "۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" سنو۔ یہ اربیلا جادوگرنی کے جادو کے کوے ہیں۔ اربیلا جادوگرنی بے حد طاقتور جادوگرنی ہے۔ یہ وادی نیلم اسی کی ملکیت ہے۔ مجھے اسی کی اجازت سے یہاں رکھا گیا ہے۔ یہ دیونما آدمی اور عورتیں یہاں میری

خدمت کے لئے رکھی گئی ہیں۔ لیکن مجھے وادی نیلم سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ نیلے کوے جن کا سردار ناٹو کوا ہے یہ میری حفاظت کرتے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک اور تیزطرار کوے ہیں۔ اس لئے تم ان کا خیال چھوڑ دو "۔ شہزادی نے انہیں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" واہ نام تو خوبصورت ہے۔ اربیلا۔ کیا جوان ہے یا بوڑھی "۔ آنگلو نے مزے لے لے کر بولتے ہوئے کہا اور شہزادی ہنس پڑی۔

" یہ تو نہیں بوڑھی ہے یا جوان۔ میں نے تو کبھی نہیں دیکھی "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہ دیونما آدمی ہاتھوں میں دو بڑے بڑے تھال اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں تھال ان دونوں کے سامنے رکھ دیئے۔ دونوں تھال مختلف قسم کے بھنے ہوئے گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ بانگلو کی تو کھانے کا نام سنتے ہی بھوک لگ گئی تھی۔ اس لئے وہ تو بھنا ہوا گوشت دیکھتے ہی کسی سے پوچھے بغیر ہی اس پر ٹوٹ پڑا۔

" سنو تم نے اربیلا جادوگرنی کو دیکھا ہوا ہے
اچانک شہزادی نے اس دیونما آدمی سے مخاطب ہو
کہا۔

" جی ہاں شہزادی حضور یہاں آنے سے پہلے
اس کے پاس رہتا تھا "۔ اس دیونما آدمی نے جوار
دیتے ہوئے کہا۔

" وہ بوڑھی ہے یا جوان "۔ شہزادی نے پوچھا۔
" وہ جوان ہے شہزادی حضور۔ آپ کی طر
انتہائی خوبصورت بھی ہے۔ بالکل آپ کی طرح "
اس آدمی نے کہا اور شہزادی مسکرا دی۔
" ٹھیک ہے تم جاؤ "۔ شہزادی نے کہا اور
دیونما آدمی سلام کرکے مڑا اور باہر چلا گیا۔
" ارے تم کیوں نہیں کھا رہے۔ وہ بانگلو کو دیکھو
آدھے سے زیادہ تھال ختم بھی کر گیا ہے "۔ شہزاد
نے حیرت بھرے لہجے میں آنگلو سے مخاطب ہو کر
کہا۔

" اگر میں نے اکیلے کھانا کھا لیا تو پھر تم بھوکی ر
جاؤ گی۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ کھانا کھاؤں گا

یہ بانگلو اکیلا کھا رہا ہے تو یہ رہے گا بھی اکیلا "۔ آنگلو
نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تم میرے ساتھ کھانا کیوں کھانا چاہتا
ہو۔ میں کیوں بھوکی رہ جاؤں گی "۔ شہزادی نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے بڑی بوڑھیوں سے سنا ہے کہ اگر دولہا
اکیلا کھانا کھا لے تو بیچاری دلہن بھوکی رہ جاتی ہے "۔
آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور شہزادی ایک بار
پھر کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"تو میں کب سے تمہاری دولہن بن گئی ہوں "۔
شہزادی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"تم نے میرے چہرے پر مرہم نہیں لگایا "۔ آنگلو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لگایا تو ہے۔ لیکن "۔ شہزادی نے اور
زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب دولہا زخمی ہو جائے تو دولہن اس کے
چہرے پر مرہم لگاتی ہے۔ بڑی بوڑھیوں سے میں نے
یہ بھی سنا ہوا ہے "۔ آنگلو نے بڑے یقین بھرے

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بانگلو نے کھانا کھاتے کھاتے اتنے زور سے ڈکار لی کہ نرم و نازک سی شہزادی خوف کے مارے پلنگ سے نیچے گرتے گرتے بچی۔ لیکن بانگلو نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور زوردار ڈکار لے کر وہ ایک بار پھر کھانے پر ٹوٹ پڑا۔

" کھا لو۔ کھا لو۔ اچھی طرح کھا لو۔ تاکہ تمہارا پیٹ بھر جائے اور پھر تم شہزادی کے ساتھ نہ کھا سکو۔ میں اس لئے بھوکا بیٹھا ہوا ہوں کہ پھر شہزادی کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور تم اس وقت بیٹھے حسرت سے دیکھتے رہو گے۔ لیکن ارے ہاں۔ تم پھر اپنے موٹے پیٹ پر ہاتھ مار کر ہماری شادی کے موقعہ پر ڈھول بجاتے رہنا "۔ آنگلو نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کی شادی کی بات کر رہے ہو "۔ بانگلو شادی کی بات سنتے ہی بری طرح چونک پڑا۔ اس نے ایک تھال ختم کر دیا تھا اور اب دوسرے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

" میری اور شہزادی نیلم کی شادی۔ کیونکہ ہم

دونوں اکٹھے کھانا کھائیں گے "۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ شہزادی کسی بھوکے کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔ شہزادیاں ہمیشہ ان کے ساتھ شادی کرتی ہیں جن کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیوں شہزادی "۔ بانگلو نے بڑے معصوم سے انداز میں شہزادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" آخر تم دونوں کو شادی کا اتنا شوق کیوں ہے "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں بتاتا ہوں شہزادی۔ اس لئے کہ شادی کے بعد آدمی شادی شدہ بن جاتا ہے۔ وہ پھر مرتا نہیں۔ کیونکہ پھر اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہو جاتے ہیں پھر بچے بڑے ہوتے رہتے ہیں۔ پھر وہ ان بچوں کی شادیاں کرتا ہے۔ پھر ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہو جاتے ہیں جو بڑے ہوتے رہتے ہیں اور پھر ان کی شادیاں ہوتی ہیں اور پھران کے چھوٹے چھوٹے بچے "۔ آنگلو نے بڑا گہرا فلسفہ بیان کرتے ہوئے کہا۔ جبکہ بانگلو اس دوران سارے فلسفے چھوڑ کر دوسرے تھال میں

موجود گوشت کھانے میں مصروف ہو چکا تھا

" بس بس۔ اب مزید بچوں کی گردان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بچوں والے بھی تو مرجاتے ہیں۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

واہ۔ جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں وہ کیسے مر سکتے ہیں "۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" چلو اس طرح سہی مگر چھوٹے بچے آخر بڑے بھی تو ہو جاتے ہیں "۔ شہزادی نے باتوں کا لطف لیتے ہوئے کہا۔

" میں انہیں بڑا ہونے ہی نہ دوں گا۔ جیسے ہی بڑے ہوں گے میں ان کی ٹانگیں کاٹ دوں گا۔ وہ پھر سے چھوٹے ہو جائیں گے "۔ آنگلو نے کہا اور شہزادی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے بانگلو نے ایک بار پھر زوردار ڈکار لی اور شہزادی ایک بار پھر گرتے گرتے بچی۔

" تم آہستہ ڈکار نہیں لے سکتے۔ انسانوں کی طرح "۔ شہزادی نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے میرے کان میری ناک، آنکھیں کیا ہوا "۔

بانگلو نے بوکھلا کر سالن سے بھرے ہوئے ہاتھوں سے کان، آنکھیں اور ناک ٹٹولنی شروع کر دی۔

" یہ کیا کر رہے ہو۔ سارا سالن چہرے پر لگا لیا "۔ شہزادی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کراہت سی تھی۔

" سب چیزیں تو موجود ہیں۔ پھر تم کیسی کہہ رہی ہو کہ میں انسان نہیں ہوں۔ ارے میری آنکھیں، میری آنکھوں میں درد کیوں ہونے لگا ہے "۔ اچانک بانگلو نے چیختے ہوئے کہا اور سالن سے بھرے ہوئے ہاتھوں سے جلدی سے دونوں آنکھوں کو ملنا شروع کر دیا اور جیسے جیسے وہ ملتا جا رہا تھا ویسے ہی وہ بری طرح چیختا چلاتا جا رہا تھا کیونکہ سالن کی مرچیں اس کی آنکھوں کے اندر گھستی چلی جا رہی تھیں۔

" ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ اندھے ہو جاؤ گے۔ مرچوں والے ہاتھ آنکھوں پر لگا رہے ہو "۔ شہزادی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی اس نے زور زور سے تالی بجانی شروع کر دی۔ اس کے تالی بجاتے ہی وہی دیو نما آدمی اندر آ

گیا۔ اس وقت بانگو کی آنکھیں سوج چکی تھیں اور وہ زور زور سے چیخیں مارے چلا جا رہا تھا۔

" اسے جھیل پر لے جاؤ اور اس کی آنکھیں دھلاؤ ورنہ یہ اندھا ہو جائے گا "۔ شہزادی نے دیونما آدمی سے کہا اور دیونما آدمی نے جھپٹ کر موٹے بانگو کو پکڑا اور اسے اس طرح دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا جیسے کوئی بچہ کسی ربڑ کے کھولنے کو اٹھا لیتا ہے۔ بانگو مسلسل آنکھیں ملے چلا جا رہا تھا اور چیختا چلا جا رہا تھا۔

" ارے ارے۔ یہ میرے بھائی بانگو کو کہاں لے جا رہا ہے "۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا اور پھر وہ اٹھ کر اس دیونما آدمی کے پیچھے دوڑ پڑا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ یہ اس کی آنکھیں دھلانے کے لئے لے جا رہا ہے "۔ شہزادی نے چیخ کر کہا مگر آنگو نے اس کی کوئی بات نہ سنی اور اس عمارت سے نکل کر اس دیونما آدمی کے پیچھے بھاگنے لگا جو موٹے بانگو کو اٹھائے انتہائی تیزرفتاری سے جھیل کی طرف بڑھا جا رہا تھا اور پھر جب آنگو اس کے قریب پہنچا

تو اس نے جھیل پر پہنچ کر موٹے بانگلو کو جھیل کے اندر اچھال دیا۔ بانگلو چونکہ بے حد موٹا اور وزنی تھا اس لئے وہ پانی کی تہہ میں بیٹھتا چلا گیا۔

" تم نے میرے بھائی کو ڈبو دیا۔ اب نکالو اسے "۔ بانگلو نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے اس نے پوری قوت سے اپنا موٹا سر جھیل کے کنارے کھڑے ہوئے اس دیونما آدمی کی کمر میں دے مارا۔ یہ ٹکر اس قدر زوردار تھی کہ وہ دیونما آدمی اچھل کر بانگلو کے پیچھے جھیل کے اندر جا گرا اور چونکہ آنگلو ٹکر مار کر اپنے آپ کو بروقت سنبھال نہ سکا تھا اس لئے وہ بھی اس کے پیچھے جھیل میں سر کے بل گرتا چلا گیا۔ اس دوران بانگلو کو پانی نے اوپر کی طرف اچھالا اور بانگلو اپنی جان بچانے کے لئے آنکھوں کو بھول گیا اور جیسے ہی اس کا سر پانی سے باہر نکلا۔ اس نے تیزی سے کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ چونکہ کنارہ دیکھنے کے لئے اسے آنکھیں کھولنی پڑی تھیں اس لئے جھیل کے پانی نے اس کی آنکھیں بھی دھو دی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ اچھل کر جھیل کے کنارے

سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے آنگلو کا سر بھی پانی سے باہر نکلا اور اس نے بھی کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ وہ دونوں بادشاہ کے درباری ہونے کی وجہ سے تیراکی کا فن جانتے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ بھی پانی سے باہر آ چکا تھا۔ شہزادی بھی اس دوران دوڑتی ہوئی جھیل تک آ پہنچی۔ اس نے جب ان دونوں کو جھیل کے کنارے پر ٹھیک ٹھاک کھڑے دیکھا تو وہ حیران رہ گئی۔ لیکن وہ دیونما آدمی جس کی پشت پر آنگلو نے ٹکر ماری تھی۔ وہ پانی سے باہر نہ آیا تھا۔

" ارے وہ میرا ملازم کہاں گیا۔ وہی جو تمہیں اٹھا کر لایا تھا "۔ شہزادی نے حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہ میرے بھائی کو ڈبونا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے ٹکر مار کر پانی میں گرا دیا ہے اور میرا خیال ہے وہ جھیل کی گہرائی ناپتا پھر رہا ہوگا "۔ آنگلو نے جواب دیا۔

اسی لمحے نیلے کوؤں کا سردار ناٹو کوا تیزی سے اڑتا ہوا ان کے سروں پر پہنچ گیا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی

آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکل رہے تھے۔

" انہوں نے تمہارے ملازم کو ختم کر دیا ہے شہزادی۔ تمہارا ملازم جادو کا بنا ہوا تھا اس لئے جب وہ پانی میں گرا تو اس پر سے اربیلا جادوگرنی کا جادو ختم ہو گیا اور وہ آدمی غائب ہو گیا اور اب اربیلا جادوگرنی کا غضب تم پر ٹوٹ پڑے گا "۔ ناٹو کوے نے چیختے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا اربیلا جادوگرنی کا جادو پانی میں اثر ہنیں کرتا "۔ شہزادی نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ ملازم آگ جادو سے بنا ہوا تھا اس لئے جیسے ہی پانی میں گرا۔ آگ جادو ختم ہو گیا اور سنو شہزادی۔ اگر تم اربیلا جادوگرنی کے غصے سے بچنا چاہتی ہو تو پھر ان دونوں کو فوراً ہمارے حوالے کر دو۔ ہم ان کو ابھی ہلاک کر دیں گے، ورنہ ہو سکتا ہے اربیلا جادوگرنی کا غصہ تم پر موت بن کر ٹوٹ پڑے "۔ ناٹو کوے نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہنیں۔ یہ دونوں معصوم ہے انسان ہیں۔ اب اہنیں تو معلوم نہ تھا کہ وہ ملازم آگ جادو سے بنا

ہوا ہے اور تم فکر نہ کرو اربیلا جادوگرنی کو میں خود سمجھا لوں گی "۔ شہزادی نے کہا۔

" تمہاری مرضی میرا فرض تھا کہ تمہیں سمجھادوں "۔ ناٹو کوے نے کہا اور تیزی سے اڑتا ہوا واپس درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔

" آؤ میرے ساتھ ۔ میں تم سے ایک خاص بات کرنا چاہتی ہوں "۔ شہزادی نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میرے ساتھ ۔ بہت خوب، اس کا مطلب ہے کہ شہزادی نے میرے ساتھ شادی کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ شہزادی صرف اپنے شوہر کے بھائی کے ساتھ تو ظاہر ہے عام بات ہی کرے گی "۔ آنگو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" خاص بات خاص آدمی سے کی جاتی ہے۔ عام سے نہیں اور میرا جسم دیکھو خاص آدمی ہوں۔ حرف " ص " کی طرح اور تم عام آدمی ہو حرف " م " کی طرح۔ لمبے اور موٹے سر والے "۔ بانگو نے ایک نیا نکتہ نکالتے ہوئے کہا اور شہزادی اس کی بات سن کر

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" بہت خوب۔ تم تو انتہائی عقلمند آدمی ہو حالانکہ میں سمجھتی تھی کہ تمہارے چھوٹے سے سر میں عقل ہے ہی نہیں "۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اس کے چھوٹے سے سر میں واقعی عقل نہیں ہے شہزادی اور یہ بات تو اس نے پیٹ سے نکالی ہے سر سے نہیں۔ جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے تو پھر یہ ایسے ہی عقلمندوں جیسی باتیں کرنی شروع کر دیتا ہے۔ عقلمند تو میں ہوں۔ میں صرف سر سے بات نکالتا ہوں "۔ آنگلو نے جلدی سے کہنا شروع کر دیا۔

" سنو، اب وہ خاص بات جو میں تم دونوں سے کرنا چاہتی ہوں۔ میری بات غور سے سنو "۔ شہزادی نے دوبارہ اس عمارت میں داخل ہوتے ہوئے ان دونوں سے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

" ارے دونوں سے، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ تم ہم دونوں سے ہی خاص بات کرو۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم مجھ سے بات کرو "۔ آنگلو نے کہا۔

" واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ شہزادی صرف مجھ سے

خاص بات کرنا چاہتی ہے۔ شہزادی تم صرف مجھ سے خاص بات کرو "۔ بانگلو نے کہا۔

" خاموش رہو ورنہ میں ابھی تم دونوں کو نیلے کوؤں کے حوالے کر دوں گی "۔ شہزادی کو ان دونوں کی اس بکواس پر غصہ آگیا تھا۔

" ارے بھلا ہم ان نیلے کوؤں سے ڈرتے ہیں۔ ہم سانپوں کے دادا جی سے نہیں ڈرتے۔ تو ہم ان کوؤں سے ڈریں گے "۔ شہزادی کی بات پر ان دونوں کو غصہ آگیا۔

" سنو۔ کیاتم واقعی مجھ سے شادی کرناچاہتے ہو "۔ شہزادی نے کہا۔

" شادی۔ ہاں بالکل کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ تم بس بلاؤ فوراً قاضی اور گواہوں کو۔ ڈھول بجانے والوں کو بے شک نہ بلاؤ۔ بانگلو اپنے پیٹ پر ہاتھ مار کر ڈھول بجا لے گا۔ کیوں بانگلو، میری اور شہزادی کی شادی میں تم ڈھول بجاؤ گے ناں "۔ آنگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں تمہارے سر پر جب طبلہ بجاؤں گا تو میری

شادی ہو رہی ہوگی۔ کیوں شہزادی۔ پھر میں بجاؤں طبلہ "۔ بانگلو نے آنگلو کے سر کی طرف اپنا چھوٹا اور موٹا سا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" سنو اب میری ایک شرط ہے۔ جو یہ شرط پوری کرے گا میں اس سے شادی کروں گی۔ چاہے یہ شرط آنگلو پوری کرے یا بانگلو مجھے کوئی اعتراض ہنیں ہے "۔ شہزادی نے ان دونوں کو چپ کراتے ہوئے کہا۔

" تم سمجھ لو کہ میں نے شرط پوری کر دی ہے۔ بس تم جلدی سے قاضی اور گواہ بلاؤ "۔ آنگلو نے کہا۔

" شرط تو صرف بانگلو ہی پوری کر سکتا ہے کیونکہ بانگلو عقلمندی کی باتیں کرتا ہے۔ کیوں شہزادی "۔ بانگلو کو جب سے شہزادی نے عقلمند کہا تھا وہ مسلسل اس بات کو دوہرائے چلا جا رہا تھا۔

" تم شرط تو سنو پہلے "۔ شہزادی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا سناؤ۔ سننے میں کیا حرج ہے۔ کیوں بانگلو "۔ آنگلو نے کہا اور بانگلو نے اپنا خوبانی جیسا سر اثبات میں ہلانا شروع کر دیا۔

" میری شرط یہ ہے کہ جو ان نیلے کوؤں کو مار کر مجھے اس وادی سے باہر لے کر جائے گا میں اس سے شادی کروں گی۔ بولو کون پوری کرے گا یہ شرط "۔ شہزادی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

" بس اتنی چھوٹی سی شرط ۔ کمال ہے ہم نے بڑی بڑی شرطیں پوری کر دی ہیں۔ یہ تو چھوٹی سی شرط ہے۔ کوے مارنے والی شرط "۔ ان دونوں نے اس طرح حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے یہ ان کی نظر میں کوئی شرط ہی نہ ہو۔

" بس میری یہی شرط ہے اور اب تم دونوں سوچ لو کہ تم کیسے یہ شرط پوری کرو گے۔ اب جب تک تم یہ شرط پوری نہیں کرو گے تم مجھ سے شادی کی بات بھی نہیں کرو گے۔ ورنہ جس نے شرط پوری کئے بغیر مجھ سے شادی کی بات میں اس سے شادی نہیں کروں گی "۔ شہزادی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گئی اور وہ دونوں اس بڑے کمرے میں اکیلے بیٹھے رہ گئے۔

" آؤ آلنگو۔ اس شرط کو پورا کرنے میں تم میری مدد

کرو۔ آخر تم میرے بھائی ہو اور بھائی کو بھائی کی مدد کرنی چاہیئے"۔ بانگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بالکل کرنی چاہیئے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ شرط پوری کرو۔ میں شہزادی سے شادی کر لیتا ہوں۔ اس طرح تم بھی تو بھائی کی مدد کرو گے"۔ آنگلو نے بات کو دوسرے رخ پر لے جاتے ہوئے کہا۔

"تم میرے بھائی ہو۔ اس لئے تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اب شرط پوری کئے بغیر اگر تم نے شہزادی سے شادی کی بات کی تو پھر شہزادی تم سے شادی نہیں کرے گی اور میں چونکہ شرط پوری کر کے شہزادی سے شادی کی بات کروں گا۔ اس لئے وہ مجھ سے شادی کرے گی۔ بس میں تم سے یہی ہمدردی کر سکتا ہوں۔ آخر تم میرے بھائی ہو"۔ بانگلو نے کہا تو آنگلو بے اختیار چونک پڑا۔

"واہ تم تو بڑے ہمدرد بھائی ہو۔ ٹھیک ہے۔ چونکہ تم نے ہمدردی کی بات کی ہے اس لئے چلو اب میں بھی تم سے ہمدردی کرتا ہوں کہ ہم دونوں ہمدرد بھائی مل کر شرط پوری کریں۔ اس کے بعد میں

دولہا بنوں گا اور تم میرے شہ بالا۔ آخر تمہیں ہمدردی کا کوئی انعام بھی تو ملنا چاہیئے "۔ آنکلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ٹھیک ہے مجھے منظور ہے "۔ بانکلو نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا تو آنکلو خوش ہو گیا۔

" آؤ پھر ان کوؤں کا خاتمہ کر دیں۔ میں تمہیں کوے پکڑ کر دیتا جاؤں گا۔ تم اِن کی گردنیں مروڑتے جانا "۔ آنکلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور وہ دونوں اس طرح دروازے کی طرف چل پڑے جیسے ان کوؤں کو پکڑنا اور مارنا سرے سے کوئی مشکل کام ہی نہ ہو۔ عمارت سے نکل کو وہ دونوں درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے جہاں نیلے کوے موجود تھے۔

" تم ادھر کیوں آئے ہو "۔ اچانک ایک درخت سے کوؤں کے سردار ناٹو کوے کی غصیلی آواز سنائی دی۔

" ناٹو کوے ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو مارنے آئے ہیں۔ میں کوؤں کو پکڑ بانکلو کو دوں گا اور بانکلو ان کی گردنیں مروڑتا جائے گا۔ بتاؤ کیسی اچھی

"ویز ہے۔ بس تم ایسا کرو کہ ہر کوے کو کہہ دو کہ
ب میں اسے پکڑنے لگوں تو وہ اطمینان سے پکڑا
ہائے تو جب میرا ہمدرد بھائی بانگلو اس کی گردن
مروڑنے لگے تو وہ چونچ اور پنجے نہ مارے۔ آرام سے
مر جائے "۔ آنگلو نے ناٹو کوے کی بات کا جواب
دیتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تمہاری یہ جرأت "۔ ناٹو کوے نے غصے سے
پُھنتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوؤں کی
مخصوص آواز میں چیخنا شروع کر دیا پھر کیا تھا۔
درختوں پر بیٹھے ہوئے سارے نیلے کوے چیختے ہوئے
اڑے اور انہوں نے آنگلو اور بانگلو دونوں پر حملہ کر
دیا۔

" ارے ارے یہ کیا۔ یہ تو بے ایمانی ہے "۔ ان
دونوں نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ہاتھ پیر مارتے
ہوئے کہا لیکن کوؤں نے ایک ہی حملے میں ان کے
جسم پر زخم ڈال دیئے۔ اب تو وہ دونوں بری طرح
چیختے ہوئے واپس بھاگے لیکن کوے ان پر مسلسل حملے
کرتے جا رہے تھے۔ ناٹو کوا اپنے ساتھیوں کے ساتھ

اس حملے میں شریک تھا اور اس نے اچانک آنگلو کی آنکھ نکالنے کے لئے اس پر حملہ کیا ہی تھا کہ یکلخت آنگلو نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے جیسے ہی ہاتھ مارا اچانک ناٹو کوا اس کے ہاتھ میں آ گیا اور آنگلو نے جلدی سے اسے ساتھ دوڑتے ہوئے بانگلو کی طرف بڑھا دیا۔

" پکڑو اسے اور اس کی گردن مروڑ دو "۔ آنگلو نے چیختے ہوئے کہا اور بانگلو نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے ناٹو کوے کو پکڑ لیا۔ دوسرے کوؤں نے جب اپنے سردار کو ان کے ہاتھ میں دیکھا تو وہ اور شور مچا کر ان پر حملے کرنے لگے۔ ناٹو کوے نے بھی اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے بری طرح بانگلو کے ہاتھوں میں پھڑکنا شروع کر دیا لیکن بانگلو نے پوری قوت سے اس کی گردن اور پنجے پکڑے ہوئے تھے۔ لیکن کوؤں کے حملوں سے وہ مسلسل زخمی ہوتے جا رہے تھے اس لئے وہ اور زیادہ دوڑتے جا رہے تھے۔ ان کا مقصد کسی طرح عمارت میں داخل ہونا تھا تاکہ کوؤں کے حملوں سے بچ جائیں لیکن کوؤں کا حملہ بے حد شدید تھا اور

عمارت دور تھی۔ اس لئے وہ دونوں دوڑتے دوڑتے اور اپنے آپ کو بچاتے بچاتے جھیل کی طرف مڑ گئے تھے اور پھر آنگلو سر کے بل اور اس کے پیچھے بانگلو پہلو کے بل جھیل کے اندر گر گیا۔ ناٹو کوا ابھی تک بانگلو کے ہاتھوں میں دبا ہوا تھا۔ جیسے ہی بانگلو جھیل کے اندر گرا اور ناٹو کوے سمیت پانی کے اندر اترتا گیا۔ ان پر حملہ کرنے والے سارے کوے جھیل کے کنارے موجود درختوں پر بیٹھ کر زور زور سے چیخنے لگ گئے۔ بانگلو نے اپنے آپ کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے بے اختیار ہاتھ پاؤں مارے تو اس کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ناٹو کوا اچھل کر جھیل کے کنارے پر جا گرا۔ لیکن پانی میں بری طرح بھیگ جانے کی وجہ سے وہ اب اڑ نہ سکتا تھا۔ اس لئے وہ پھدکتا ہوا ایک درخت کی طرف بڑھا اور اچھل کر اس درخت کی سب سے نچلی شاخ پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے آپ کو سکھانے کے لئے پروں کو جھٹکنا شروع کر دیا مگر جیسے ہی اس نے پروں کو جھٹکا۔ اچانک جھیل کے پانی میں خوفناک لہریں پیدا ہوئیں اور ان لہروں نے غوطے

کھاتے ہوئے آنگلو اور بانگلو دونوں کو اٹھا کر جھیل کے کنارے پر پٹخ دیا اور وہ دونوں منہ سے پانی کے فوارے نکالتے ہوئے اس درخت کی طرف دوڑ پڑے جس کی سب سے نچلی شاخ پر ناٹو کوا بیٹھا ہوا تھا۔

" ارے یہ ناٹو کوا تو یہاں بیٹھا ہے۔ السلام علیکم بھائی ناٹو کوے۔ کیا حال ہے تمہارا۔ خیریت سے ہو، خوش ہو۔ ارے یہ تو بے چارہ ہماری طرح بھیگا ہوا ہے۔ اسے بھی ہماری طرح سردی لگ رہی ہوگی "۔ بانگلو نے سردی سے کانپتے ہوئے کہا۔

" سردی تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔ لیکن یہاں تو کہیں آگ ہی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کیوں نہ پہلے آگ جلائی جائے "۔ آنگلو نے کہا اور بانگلو نے سر ہلا دیا۔

" تم دونوں بہت اچھے ہو۔ واقعی مجھے بے حد سردی لگ رہی ہے اور میں سردی سے کانپ رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ درختوں کی ہٹنیاں توڑ کر اکٹھی کرو اور پھر آگ جلا دو۔ اس طرح تمہاری سردی بھی دور ہو جائے گی اور میری بھی "۔ ناٹو کوے نے

بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" واہ تم تو عقلمند کوے ہو "۔ ان دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور پھر ان دونوں نے تیزی سے مختلف درختوں کی شاخیں توڑ توڑ کر اکٹھی کرنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں میں انہوں نے ایک بڑا سا ڈھیر اکٹھا کر دیا۔ ناٹو کوا خاموش بیٹھا انہیں یہ سب کچھ کرتا دیکھ رہا تھا جبکہ باقی کوے بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ جب سے وہ جھیل سے نکلے تھے ان پر کسی کوے نے حملہ نہ کیا تھا اور پانی میں بھیگنے کے بعد ناٹو کوے کا رویہ بھی انتہائی دوستانہ ہو گیا تھا۔

" ارے، مگر اب آگ جلے گی کیسے۔ ہمارے پاس آگ تو ہے نہیں "۔ اچانک آنگلو کو خیال آیا تو وہ چونک کر بولا۔

" تم فکر نہ کرو۔ میں ابھی آگ لگوا دیتا ہوں "۔ ناٹو کوے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوؤں والی مخصوص زبان میں چیخ کر بولنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے درخت پر بیٹھا ہوا ایک کوا اڑتا ہوا تیزی سے پہاڑوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر وہ واپس آیا

تو اس کی چونچ میں ایک چھوٹی سی لکڑی دبی ہوئی تھی جس کے ایک سرے پر آگ کے شعلے موجود تھے۔ اس کوے نے جیسے ہی یہ لکڑی آنگلو اور بانگلو کے اکٹھے کئے ہوئے لکڑیوں کے ڈھیر پر پھینکی یکلخت اس ڈھیر کو اس طرح آگ لگ گئی جیسے کسی نے ڈھیر پر پہلے سے تیل چھڑک دیا ہو۔

" واہ یہ بات ہوئی ناں۔ اب سردی دور ہوگی "۔ آنگلو اور بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ڈھیر کے قریب کھڑے ہو کر باقاعدہ آگ سینکنے لگے۔ ناٹو کوا بھی شاخ سے نیچے اترا اور جلتے ہوئے ڈھیر کے قریب آ کر رک گیا۔ دھڑا دھڑ جلتی ہوئی آگ نے تھوڑی ہی دیر میں آنگلو بانگلو اور ناٹو کوے کے بھیگے ہوئے جسم سکھا دیئے اور انہیں جو سردی لگ رہی تھی وہ بھی دور ہو گئی۔ اسی لمحے ناٹو کوے نے پر کھولے اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اڑتا ہوا ایک درخت کی اونچی شاخ پر جا بیٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کوؤں کی آواز میں زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔

" اس کی زبان بھی سوکھ گئی ہے۔ اس لئے تیز چل رہی ہے "۔ آنگلو نے اوپر درخت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ بانگلو اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک درختوں سے نیلے کوے اڑے اور ایک بار پھر انہوں نے پوری شدت سے آنگلو اور بانگلو پر حملہ کر دیا۔ آنگلو بانگلو کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ کوے اس طرح ان پر اچانک حملہ کر دیں گے۔ اس لئے وہ سنبھل ہی نہ سکے اور بری طرح چیختے ہوئے دونوں آگ کے اس ڈھیر میں جا گرے۔ ان دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے پورے جسم لکڑیوں کی طرح جلنے لگے ہیں۔ وہ آگ کے الاؤ میں گر کر بری طرح چیخنے لگے۔ لیکن پھر ان کی چیخیں بند ہوتی گئیں کیونکہ ان کے دماغ پر اندھیرے سے چھا گئے۔ آخری احساس جو ان کے ذہنوں میں موجود تھا وہ ناٹو کوے کے فاتحانہ قہقہے تھے لیکن پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں آسمانی بجلی چمکتی ہے اس طرح ان کے ذہنوں پر چھائے ہوئے اندھیروں میں روشنی

سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ آگ کے انگاروں کے بجائے ایک بڑی سی غار کے اندر بیٹھے ہوئے تھے اور سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بونا ان کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس سرخ رنگ کے بونے نے تیز سرخ رنگ کا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی لمبی سی داڑھی بھی تیز سرخ رنگ کی تھی اور اس نے سر پر جو اونچی تکونی ٹوپی پہنی ہوئی تھی وہ بھی تیز سرخ رنگ کی تھی۔

آگ بونا تمہیں اس غار میں خوش آمدید کہتا ہے "۔ اس بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بھی اس کی طرح باریک اور پتلی سی تھی۔

" آگ بونا۔ تم آگ بونے ہو۔ یعنی چھوٹی آگ "۔ بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" آگ بونے کا مطلب چھوٹی آگ نہیں ہوتا بانگلو۔ بلکہ آگ بونے کا مطلب ہے کہ زمین میں گندم کی بجائے آگ بو دی جائے تو آگ بونا پیدا ہو جاتا ہے اور جس طرح ہم گندم کی روٹی کھاتے ہیں۔ اس طرح جن جو آگ سے بنے ہوئے ہوتے ہیں وہ آگ بونے

کھاتے ہیں اس لئے یہ آگ بونا چھوٹی سی آگ ہنیں بلکہ آگ روٹی ہے۔ کیوں آگ بونے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں "۔ آنگلو نے باقاعدہ فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

" میں آگ میں رہتا ہوں۔ اس لئے میں آگ بونا ہوں اور سنو اگر میں تم دونوں کو بچا کر یہاں نہ لے آتا تو اب تک تم دونوں جل کر راکھ ہو چکے ہوتے۔ لیکن مجھے تم دونوں کی معصومیت پر رحم آگیا اور میں نے تمہیں بچا لیا "۔ آگ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" واہ پھر تم تو ہمارے ہمدرد بونے ہو۔ ٹھیک ہے ہم بھی آج سے تمہارے ہمدرد ہیں۔ جب میں نیلم شہزادی سے شادی کروں گا تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں بھی شادی میں شریک ہونے کی دعوت دوں گا "۔ آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تم صرف شریک ہونے کی دعوت دو گے۔ جبکہ میرا وعدہ آگ بونے کہ میں جب شہ بالا بنوں گا تو تمہیں اپنے ساتھ بٹھاؤں گا "۔ بانگلو نے کہا تو آگ

بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو تم صرف شہ بالا بنو گے۔ شہزادی سے شادی نہیں کرو گے "۔ آگ بونے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں کروں گا شادی۔ بالکل کروں گا "۔ بانگلو نے چونک کر کہا۔

" مگر بانگلو تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ تم شہ بالا بنو گے اور میں دولہا "۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں ہاں۔ میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ شہ بالا کا مطلب ہوتا ہے بادشاہ سے بھی بڑا۔ کیوں آگ بونے۔ شہ بادشاہ کو کہتے ہیں اور بالا اونچے اور بڑے کو۔ مطلب ہے بڑا بادشاہ اور بڑا بادشاہ ہی شہزادی سے شادی کیا کرتا ہے۔ اس لئے میں شہ بالا ہوں۔ میں شہزادی سے شادی کروں گا۔ تم دولہا بنو گے اور دولہا اسے کہتے ہیں جو دو کے پیچھے چلے اور تم میرے اور شہزادی کے پیچھے چلو گے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں آگ بونے "۔ بانگلو نے کہا تو آگ بونا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" ارے تم تو آنگلو سے بھی زیادہ عقلمند ہو۔ میں تو

سمجھتا تھا کہ آنگلو کا سر بڑا ہے۔ اس لئے یہ عقلمند ہوگا "۔ آگ بونے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اس کا پیٹ بھرا ہوا ہے اس لئے یہ ایسی باتیں کر رہا ہے۔ شہ بالا دولہا کے دوست کو کہتے ہیں اور دولہا اس کو کہتے ہیں جس کی شادی ہو رہی ہو۔ اس لئے شہزادی سے شادی میں کروں گا اور تم صرف میرے دوست بنو گے "۔ آنگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" لیکن شہزادی نے جو شرط لگائی ہے وہ تو تم نے پوری کی ہی نہیں "۔ آگ بونے نے کہا۔

" ارے ہاں۔ وہ کہاں ہیں نیلے کوے۔ ہم نے انہیں مارنا تھا۔ چلو بانگلو چل کر پہلے انہیں ماریں پھر میں دولہا اور تم دولہا کے بھائی اور آگ بونا بھی ہماری شادی میں شرکت کرے گا "۔ آنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" سنو میری بات سنو۔ میں تمہیں ان نیلے کوؤں کے بارے میں ایک خاص بات بتاتا ہوں۔ تمہاری قسمت اچھی تھی کہ تم ناٹو کوے کو پکڑ کر جھیل میں

گر گئے کیونکہ ناٹو کوا اگر بھیگ جائے تو اس کی اپنی طاقت اور دوسرے کوؤں کی طاقت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ناٹو کوا بھیگنے کے بعد تمہارا دوست بن گیا تھا اور پھر اس نے اپنے آپ کو سکھانے کے لئے تمہیں آگ جلانے کے لئے کہا اور پھر جیسے ہی آگ کی گرمی کی وجہ سے اس کا جسم سوکھا اس نے اپنے کوؤں کو تم پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا۔ اس طرح تم آگ میں گر گئے۔ اپنی طرف سے اب کوے مطمئن ہو گئے ہیں کہ انہوں نے تم دونوں کو آگ کے الاؤ میں ڈال کر جلا دیا ہے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ میں تم دونوں کو آگ کے اس الاؤ سے بچا لایا ہوں "۔ آگ بونے نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ارے پھر تو ہمیں جلدی سے جا کر شہزادی کو بتا دینا چاہیئے کہ ہم جلے نہیں، صحیح سلامت ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شہزادی ہماری بجائے کسی اور سے شادی کر لے "۔ بانگلو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" میری بات سنو۔ میں چاہتا ہوں کہ نیلم شہزادی یہاں سے آزاد ہو کر اپنے ملک تاتار چلی جائے۔ اس

طرح دنیا کی سب سے خوفناک جادوگرنی اربیلا بھی ہلاک ہو جائے گی اور اس کا جادو بھی ختم ہو جائے گا اور یہ وادی بھی آزاد ہو جائے گی اور یہاں ہر کوئی آ جا سکے گا اور جب شہزادی آزاد ہو جائے گی تو پھر تم اس سے شادی بھی کر سکو گے "۔ آگ بونے نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے میں شہزادی سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تم ایسا کرو پہلے میری شادی کرا دو پھر اطمینان سے کوؤں کو مارتے رہنا "۔ آنگلو نے کہا۔

" جب تک کوے نہیں مریں گے شادی ہو ہی نہیں سکتی اور ان کوؤں کو تم ہاتھوں سے یا کسی اور ہتھیار سے بھی نہیں مار سکتے۔ ان کے مرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تم بڑے پہاڑ کی غار میں رہنے والے نیلے اژدھے کو مار کر اس کا گوشت ان کوؤں کو کھلا دو۔ یہ نیلے کوے اس نیلے اژدھا کا گوشت بے حد شوق سے کھاتے ہیں۔ لیکن بڑے پہاڑ کی غار میں رہنے والا اژدھا بے حد زہریلا ہے اس قدر زہریلا کہ اس جیسا زہریلا اژدھا پوری دنیا میں دوسرا نہیں ہے۔ لیکن ان

کوؤں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ نیلا اژدھا زہریلا ہے۔ اس لئے وہ اس کا گوشت کھا جائیں گے اور گوشت کھاتے ہی وہ مر جائیں گے۔ ان پر اربیلا جادوگرنی کا جادو ختم ہو جائے گا اور پھر شہزادی آسانی سے اس وادی سے باہر جا سکے گی۔ کیونکہ وہ دیونما آدمی بھی مر چکا ہے اور جیسے ہی شہزادی وادی سے باہر نکلے گی اربیلا جادوگرنی کا جادو ختم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی اربیلا جادوگرنی بھی ہلاک ہو جائے گی اور اربیلا جادوگرنی کے ہلاک ہوتے ہی وادی اس کے جادو سے آزاد ہو جائے گی "۔ آگ بونے نے انہیں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم نے اتنی لمبی تقریر تو کر ڈالی لیکن یہ نہیں بتایا کہ میری شادی کب ہوگی "۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب تم نیلے اژدھے کو مار ڈالو گے "۔ آگ بونے نے جواب دیا۔

" اور میری "۔ بانگو نے فوراً ہی چونک کر پوچھا اور جب آگ بونے نے اسے بھی وہی جواب دیا جو

اس نے آنگلو کو دیا تھا تو وہ دونوں فوراً ہی نیلے اژدھے کو مارنے کے لئے تیار ہوگئے۔

" تم دونوں آنکھیں بند کرو، میں تمہیں نیلے پہاڑ کی اس نیلی غار کے سامنے پہنچا دیتا ہوں جس میں دنیا کا سب سے زہریلا اژدھا رہتا ہے۔ آگے تمہاری قسمت کہ تم دونوں اسے ہلاک کر سکتے ہو یا نہیں "۔ آگ بونے نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم ہوا میں پرندوں کی طرح اڑتے جا رہے ہوں۔ کچھ دیر بعد انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی سخت جگہ پر موجود ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آگ بونے کی آواز سنائی دی۔ وہ آنکھیں کھولنے کے لئے کہہ رہا تھا اور ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اب اس غار کی بجائے ایک بہت خوفناک پہاڑ کی ایک چٹان پر کھڑے ہوئے تھے۔ سامنے ایک غار کا بڑا سا دہانہ تھا اس دہانے پر ایک بہت بڑا اور انتہائی خوفناک نیلے رنگ کا اژدھا کنڈلی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ہیروں کی طرح چمکتی

ہوئی آنکھیں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں اور وہ زور زور سے پھنکاریں مار رہا تھا۔

" ارے یہ اژدھا ہے۔ ہونہہ خواہ مخواہ وہ آگ بونا اسے اژدھا کہہ رہا تھا یہ تو عام سا سانپ ہے "۔ بانگلو نے خوفناک اژدھے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" اصل میں اس آگ بونے نے اژدھوں کے دادا جی کو دیکھا ہی نہیں پھر وہ خود بونا ہے۔ اس لئے وہ اس کیڑے کو اژدھا کہہ رہا ہے۔ ہم نے جب اژدھوں کے دادا جی کو مار ڈالا تو یہ کیڑا ہمارے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے "۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں کون ہو "۔ اژدھے کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

" ارے یہ تو بولتا بھی ہے۔ چلو مرنے سے پہلے اسے یہ تو پتہ چل جائے گا کہ اسے کس نے مارا ہے بے چارہ کیڑا "۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو۔ کون ہو تم "۔ اژدھا شاید ان کی باتیں سن کر بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا کہ وہ اس قدر خوفناک اژدھا ہے کہ اسے دیکھ کر لوگ

خوف سے بے ہوش ہو جاتے ہیں مگر یہ دونوں اسے عام سا کیڑا کہہ رہے ہیں۔

" میں آنگلو ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بانگلو۔ میں نیلم شہزادی سے شادی کروں گا اور یہ اپنے موٹے پیٹ سے ڈھول بجائے گا "۔ آنگلو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے تم اس کیڑے کو غلط بات کیوں بتا رہے ہو۔ میں ہوں بانگلو اور یہ میرا بھائی ہے آنگلو۔ میں شہزادی سے شادی بھی کروں گا اور اس کے بڑے سے سر پر طبلہ بھی بجاؤں گا "۔ بانگلو نے اپنا تعارف خود کراتے ہوئے کہا۔

" تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو "۔ اژدھا ان کی عجیب و غریب باتیں سن کر اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔

" اس لئے تاکہ تمہارا گوشت ہم نیلے کوؤں کو کھلائیں۔ نیلے کوے گوشت کھاتے ہی مر جائیں گے اور ان کے مرتے ہی شہزادی نیلم آزاد ہو جائے گی اور شہزادی نیلم کے آزاد ہوتے ہی اربیلا جادوگرنی کا جادو ختم ہو جائے گا اور جادو ختم ہوتے ہی اربیلا جادوگرنی

مر جائے گی اور شہزادی اپنے ملک تاتار پہنچ جائے گی اور پھر میں شہزادی سے شادی کر کے ملک تاتار کا بادشاہ بن جاؤں گا اور یہ میرا بھائی بانگلو، یہ میرا درباری بن جائے گا "۔ آنگلو نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے بے ایمان۔ یہ بے ایمان ہے کیڑے اژدھے۔ شہزادی سے شادی میری ہوگی اور یہ میرا درباری ہوگا۔ میں اس کے ذمے کھجور کے درخت سے کھجوریں اتارنے کا کام لگا دوں گا۔ اس طرح کھجوریں توڑنے کے لئے کسی کو کھجور کے درختوں کے اوپر نہیں چڑھنا پڑے گا اور ملک تاتار کو بہت فائدہ ہو جائے گا "۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنی طرف سے بھی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" سنو تم دونوں کو بیوقوف بنایا گیا ہے مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں کو آگ بونے نے بھیجا ہے۔ آگ بونا دراصل خود شہزادی نیلم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہ اصلی بونا نہیں ہے بلکہ وہ ملک ایران کا شہزادہ ہے۔ جو شہزادی گل بہار جسے تم شہزادی نیلم کہتے ہو۔ کو

چھڑوانے کے لئے یہاں آیا تھا لیکن اربیلا جادوگرنی نے اسے آگ بونا بنا کر آگ میں قید کر دیا اور اس کو قید سے رہائی اس صورت میں مل سکتی تھی کہ اگر دو انسان ایک لمبا اور ایک موٹا زندہ آگ میں گر پڑیں۔ چنانچہ تم دونوں کے آگ میں گرتے ہی آگ بونا آگ کی قید سے آزاد ہو گیا اور وہ تمہیں اٹھا کر اپنے غار میں لے گیا۔ اب آگ بونا اس وقت اپنی اصلی حالت میں آ سکتا ہے جب وہ میرا گوشت کھا لے۔ اس لئے تم جیسے ہی مجھے مارو گے آگ بونا یہاں آ جائے گا اور پھر وہ خود شہزادی نیلم سے شادی کر لے گا اور تم دونوں منہ دیکھتے رہ جاؤ گے "۔ اژدھے نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

" منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ کس کا منہ، کیا شہزادی کا منہ۔ لیکن ہم نے تو شہزادی کا منہ دیکھا ہوا ہے پھر کیوں دیکھیں گے "۔ بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" ارے موٹے احمق، کیڑے اژدھے کا کہنا ہے کہ میں شادی کے بعد شہزادی کا منہ دیکھوں گا۔ کیوں کیڑے اژدھے، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں "۔ آنگلو

نے اپنی بات کرتے ہوئے کہا۔

" سنو آنکلو، بانکلو۔ اگر تم مجھے نہ مارنے کا وعدہ کرو تو میں تمہاری شادی ستارہ شہزادی سے کرا سکتا ہوں "۔ اژدھے نے کہا۔

" ستارہ شہزادی۔ مگر اس کے لئے تو ہمیں آسمان پر جانا پڑے گا۔ پہلے بھی ہم آسمان پر گئے تھے۔ چاند شہزادی سے شادی کرنے کے لئے مگر ہمیں نیچے پھینک دیا گیا تھا۔ نہیں میں تو نیلم شہزادی سے ہی شادی کروں گا "۔ آنکلو نے کہا۔

" تم کرتے رہو نیلم شہزادی سے شادی۔ میں تو ستارہ شہزادی سے شادی کروں گا۔ نیلم کا کیا ہے، پتھر ہوتا ہے۔ جب کہ ستارہ تو چمکدار ہوتا ہے۔ کیوں کیڑے اژدھا بھائی "۔ بانکلو نے ستارہ شہزادی سے شادی کی غرض سے فوراً اژدھے کو بھائی بنا لیا۔

" اگر یہ بات ہے تو پھر میں کروں گا ستارہ شہزادی سے شادی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم چمکدار شہزادی سے شادی کرو اور میں نیلے پتھر کی شہزادی سے "۔ آنکلو بھی فوراً ہی ستارہ شہزادی سے شادی پر

تیار ہو گیا۔

"تو ایسا کرو تم دونوں غار میں آ جاؤ۔ یہاں ایک سرخ رنگ کا پتھر ہے تم اس پتھر کو ہٹاؤ گے تو اس کے پیچھے موجود راستہ سیدھا ستارہ شہزادی کے ملک میں جاتا ہے۔ تم وہاں جا کر اس سے شادی کر لو۔ وہ تمہارے انتظار میں بیٹھی ہے"۔ اژدھے نے کہا تو وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے اژدھے کی طرف بڑھے۔ اژدھا ایک طرف ہٹ گیا اور وہ دونوں تیزی سے غار میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک طرف واقعی سرخ رنگ کا بڑا سا پتھر پڑا ہوا تھا، پوری چٹان تھی۔ اژدھا بھی ان کے پیچھے اندر آ گیا۔ بانگلو نے آگے بڑھ کر اس سرخ رنگ کے پتھر کو اٹھانا چاہا تاکہ راستہ کھول سکے لیکن پتھر پوری چٹان تھا۔ اس سے ہل بھی نہ رہا تھا۔

"زور لگاؤ شاباش"۔ اژدھے نے کہا اور بانگلو نے پوری قوت لگا کر زوردار جھٹکا دیا تو وہ سرخ رنگ کا بڑا سا پتھر اس کے ہاتھوں پر اٹھتا چلا گیا لیکن وہ اس قدر بھاری تھا کہ بانگلو اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا

اور چیختا ہوا الٹ کر پتھر سمیت نیچے گرا تو ساتھ کھڑے آنکلو سے ٹکرایا اور اسے بھی ساتھ لیتا گیا اور پتھر ایک زوردار دھماکے سے نیچے گرا تو اژدھا کے سر کے اوپر جا گرا اور اژدھا اس بھاری پتھر کے نیچے کچلا گیا۔ اپنے طور پر اژدھے نے پتھر سے بچنے کے لئے جلدی سے بھاگنا چاہا تھا لیکن پتھر بہت بڑا تھا اس لئے وہ بچ نہ سکا تھا اور پتھر کے نیچے آ کر کچلا گیا تھا۔

" واہ یہ تو کچلا گیا۔ چلو اب اس کے ٹکڑے اٹھاؤ اور چل کر کوؤں کو کھلاتے ہیں "۔ آنکلو نے کہا تو بانکلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ان دونوں نے اژدھے کے ٹکڑے اٹھائے اور غار سے باہر آ گئے۔ انہیں اب وادی سامنے نظر آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے پھر انہیں جھیل کے کنارے بیٹھی ہوئی شہزادی نیلم نظر آ گئی جو مور اور ہرن کو پیار کر رہی تھی۔ ناٹوکوا اور اس کے ساتھی درخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کوؤں سے چھپتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر قریب پہنچ کر وہ دونوں شہزادی کے عقب میں موجود ایک درخت پر چڑھ گئے۔

" شہزادی شہزادی ہم نیلے اژدھے کے ٹکڑے لے آئے ہیں"۔ آنگلو نے کہا تو شہزادی ان کی آواز پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسی لمحے ناٹو کوے اور اس کے ساتھیوں نے بھی انہیں دیکھ لیا۔ وہ چیختے ہوئے ان پر جھپٹنے لگے تو آنگلو بانگلو نے نیلے اژدھے کے ٹکڑے ان کے سامنے پھینک دیئے اور کوے ان ٹکڑوں پر جھپٹ پڑے اور پھر جیسے ہی انہوں نے نیلے اژدھے کے ٹکڑے کھائے وہ پھڑک پھڑک کر مرگئے۔ شہزادی حیرت سے یہ تماشہ دیکھ رہی تھی۔ لیکن اسی لمحے ایک طرف سے ایک خوبصورت شہزادہ دوڑتا ہوا آیا اور شہزادی اسے دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑی۔

" بہت شکریہ آنگلو اور بانگلو۔ تم نے میری بڑی مدد کی ہے۔ میں ہی آگ بونا ہوں میں دراصل ملک ایران کا شہزادہ تھا جو شہزادی نیلم کو بچانے کے لئے یہاں آیا مگر اربیلا جادوگرنی نے مجھے آگ بونا بنا کر آگ میں قید کر دیا تھا۔ میں اس صورت میں صحیح ہو سکتا تھا کہ اس خوفناک اژدھے کا گوشت نیلے کوؤں کو کھلایا جاتا۔ ان کے مرتے ہی اربیلا جادوگرنی کا جادو

ختم ہو جاتا اور شہزادی آزاد ہو جاتی اور میں بھی صحیح ہو جاتا۔ چونکہ یہ انتہائی خوفناک اژدھا تھا اس لئے میں اسے مار نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے تمہیں اسے مارنے کے لئے کہا اور تم نے اسے ہلاک کر دیا اور اس کے ٹکڑے لا کر یہاں پھینک دیئے تو نیلے کوے اس کا گوشت کھانے کے لئے ٹوٹ پڑے اور جیسے ہی انہوں نے گوشت کھایا وہ سب مر گئے اور ان کے مرتے ہی اربیلا جادوگرنی کا جادو ختم ہو گیا۔ وہ دوڑتی ہوئی یہاں آئی لیکن چونکہ میں اصل حالت میں آ چکا تھا اور اربیلا جادوگرنی کا جادو ختم ہونے سے وہ بھی عام بوڑھی عورت بن گئی تھی اس لئے میں نے اسے بھی مار ڈالا اور اب میں شہزادی کو ساتھ لے کر اس کے ملک تاتار جا رہا ہوں۔ جہاں میں اس کے چچا کے خلاف لڑ کر شہزادی نیلم کو دوبارہ اس کے باپ کا تخت دلاؤں گا اور پھر اس سے شادی کر لوں گا۔ ہم تمہارا شکریہ ادا کرتے ہیں تم نے ہماری مدد کی ہے "۔ اس شہزادے نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں واقعی آنگلو بانگلو تم دونوں بہت اچھے ہو۔ تم

نے مجھے اس وادی سے آزادی دلائی ہے۔ لیکن میں تم دونوں سے شادی نہیں کر سکتی کیونکہ تم دونوں احمق ہو۔ میں تو اس شہزادے سے شادی کروں گی۔ یہ بے حد عقلمند اور بہادر شہزادہ ہے "۔ شہزادی نیلم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے ہمیں احمق کہا ہے ہمیں۔ تم خود احمق شہزادی ہو۔ ہونہہ نیلم شہزادی، نیلے پتھر کی شہزادی۔ ہم تو ستارہ شہزادی سے شادی کریں گے وہ چمکدار تو ہوگی "۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اگر اندھیرا ہو جائے گا تو ہمیں روشنی بھی نہ کرنی پڑے گی۔ ستارہ شہزادی کی روشنی سے سب کچھ نظر آتا رہے گا "۔ بانگلو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے ستارہ شہزادی "۔ نیلم شہزادی اور ایران کے شہزادے نے حیران ہو کر پوچھا۔

" غار کے اندر سے راستہ جاتا ہے۔ ہمیں اس کیڑے اژدھا نے بتایا ہے۔ آؤ بانگلو ہم چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ ستارہ شہزادی ہمارا انتظار کرتے کرتے بوڑھی ہو

جائے اور اس کی روشنی بھی مدھم ہو جائے اور اندھیرے میں ہمیں نظر ہی نہ آئے گا"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے غار کی طرف دوڑنے لگے۔ بانگلو بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ جب سے اژدھے نے انہیں ستارہ شہزادی کا بتایا تھا۔ انہیں نیلم شہزادی اچھی ہی نہ لگ رہی تھی۔ وہ دونوں دوڑتے ہوئے غار میں داخل ہو گئے تھے۔ سرخ پتھر ہٹنے سے واقعی ایک راستہ سا نظر آنے لگ گیا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے اس راستے میں داخل ہو گئے۔ ان کے راستے میں داخل ہوتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان کے عقب میں غار کا دہانہ بند ہو گیا لیکن انہوں نے پرواہ نہ کی اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر ان کے کانوں میں ایسی آوازیں آنی شروع ہو گئیں جیسے دور کہیں بینڈ باجے بج رہے ہوں اور وہ دونوں اور تیز تیز چلنے لگے۔ وہ یہ سوچ کر خوش ہو رہے تھے کہ یہ بینڈ باجے ان کی ستارہ شہزادی سے شادی کی خوشی میں بج رہے ہیں۔ اب انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ آوازیں بینڈ باجوں کی نہیں ہیں بلکہ پاتال میں رہنے والی خوفناک مخلوق

ماکروما کی چیخوں کی آوازیں ہیں۔ یہ راستہ پاتال وادی میں جاتا تھا۔ اژدھے نے صرف ان سے جان بچانے کے لئے انہیں اس راستے کا پتہ بتایا تھا۔ تاکہ وہ خوفناک مخلوق کی وادی پاتال میں پہنچ جائیں جو انتہائی خوفناک مخلوق تھی۔ وہ انہیں ایک لمحے میں مار ڈالے گی۔ اس طرح اژدھے کی جان بھی بچ جائے گی اور یہ دونوں بھی ہلاک ہو جائیں گے یہ اور بات تھی کہ پاتال کے بادشاہ نے واقعی ستارہ شہزادی کو اغوا کرکے وہاں رکھا ہوا تھا۔ آنگلو بانگلو یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ ستارہ شہزادی کے پاس جا رہے ہیں اور ستارہ شہزادی نہ صرف ان سے شادی کے لئے تیار بیٹھی ہے بلکہ شادی کی خوشی میں اس نے باقاعدہ بینڈ باجے بھی بجوانے شروع کر دیئے ہیں۔

ختم شد

آنگلو بانگلو
پاتال میں

نمبر

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو

پاتال میں

منظر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

وادی پاتال زمین کی سب سے نچلی تہہ میں واقع ایک وادی تھی جو خاصی وسیع و عریض تھی لیکن اس میں ہر وقت گھپ اندھیرا چھایا رہتا تھا۔ اس لئے وہاں کی مخلوق کی آنکھیں الو اور بلی کی طرح گول ہوتی تھیں جو اندھیرے میں بھی اس طرح دیکھ سکتی تھیں جیسے زمین کی سطح پر رہنے والا انسان روشنی میں دیکھ سکتا ہے۔ یہ مخلوق انسانوں کی طرح ہی تھی لیکن ان کے جسموں پر سیاہ رنگ کے گھنے کانٹے دار بال ہوتے تھے جیسے ریچھ کے جسم پر بال ہوتے ہیں۔ صدیوں پہلے کسی خوفناک زلزلے کی وجہ سے زمین پھٹ

اور اوپر کی سطح سے پاتال تک دراڑ سی پڑ گئی جس کی
وجہ سے نہ صرف اس مخلوق کے لئے اوپر آنے کا
ایک قدرتی راستہ بن گیا بلکہ روشنی بھی پہلی بار وادی
پاتال میں پہنچ گئی۔ وادی پاتال کی مخلوق کو یہ روشنی
اس قدر پسند آئی کہ ان سب نے مل کر اس دراڑ کو
اور چوڑا کر دیا جس کی وجہ سے اب سورج کی تیز
روشنی پوری طرح وادی میں پہنچنے لگ گئی اور وہاں
بھی زمین کی اوپر والی سطح کی طرح دن اور رات کا
تصور قائم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ وادی
پاتال کے لوگ بھی زمین پر اس دراڑ کے راستے سے
آنے جانے لگ گئے تھے اس لئے آہستہ آہستہ انہوں
نے نہ صرف لباس پہننے شروع کر دیئے بلکہ وہاں پر
باقاعدہ مکان اور محل بنائے جانے لگے۔ پہلے پہل تو
وہ زمین سے لوگوں کو پکڑ کر وادی پاتال میں لے
جاتے اور ان سے مکان اور محل بنواتے اور پھر
انہیں ہلاک کر دیتے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ انہوں
نے بھی یہ فن سیکھ لیا اور اب صدیوں کے بعد وادی
پاتال میں بھی ہر وہ چیز موجود تھی جو زمین کے اوپر

تھی۔ وہاں باغ بھی تھے، آبشاریں بھی، سڑکیں بھی، بادشاہ اور شہزادیاں بھی تھیں۔ فوج بھی اور دکاندار بھی۔ یوں لگتا تھا جیسے زمین کی سب سے نچلی تہہ میں ایک پوری دنیا آباد ہو۔ لیکن وادی پاتال کے لوگوں نے صدیوں سے ایک قانون بنا رکھا تھا کہ وہ خود تو اوپر چلے جاتے تھے لیکن اوپر والے کسی آدمی کو وہ اپنی وادی پاتال میں نہ آنے دیتے تھے اور اگر کوئی آ جاتا تھا تو وہ اسے فوراً ہلاک کر دیتے تھے البتہ جن لوگوں سے انہوں نے کام لینا ہوتا تھا انہیں وہ خود پکڑ کر لے آتے تھے اور پھر ان سے کام لے کر وہ انہیں ہلاک کر دیتے تھے۔ اس طرح اوپر کی دنیا والوں کو اس وادی پاتال کے بارے میں علم ہی نہ تھا اور اگر علم تھا تو انہیں وہاں تک پہنچنے کا کوئی راستہ ہی معلوم نہ تھا۔

ان دنوں وادی پاتال پر ایک بادشاہ کی حکومت تھی جس کا نام سوسو تھا۔ سوسو بادشاہ بے حد ظالم اور خونخوار تھا۔ وہ انسانوں کو زخمی کرکے ان کے تڑپنے کا تماشہ دیکھتا اور پھر انہیں اپنی پالی ہوئی خونخوار

مخلوق کے سامنے ڈال دیتا تھا۔ یہ مخلوق خوفناک سانپوں کی شکل کی تھی لیکن ان سانپوں کے چمگادڑوں کی طرح دو بڑے بڑے پر تھے جن کی مدد سے وہ باقاعدہ کسی پرندے کی طرح اڑ بھی سکتے تھے۔ ان دونوں پروں کے سروں پر ایسی ہڈیاں ہوتی تھیں جو خنجروں سے بھی زیادہ تیز ہوتی تھیں اور یہ ہڈیاں آگے سے مڑی ہوئی ہوتی تھی۔ ان سانپوں کو ماکروما سانپ کہا جاتا تھا کیونکہ ان سانپوں کا بادشاہ ماکروما کہلاتا تھا جو سوسو بادشاہ کا غلام تھا جو ان سانپوں میں سب سے بڑا اور سب سے خوفناک سانپ تھا۔ یہ مخلوق سانپ ہونے کے باوجود آگ میں رہتی تھی اور آگ اس پر کوئی اثر نہ کرتی تھی۔ اس لئے سوسو بادشاہ نے اس مخلوق کے لئے ایک علیحدہ محل تیار کرایا ہوا تھا جسے ماکروما محل کہا جاتا تھا۔ اس محل کے ہر کمرے میں ہر وقت آگ جلتی رہتی تھی اور اس آگ میں یہ مخلوق رہتی تھی۔ جب سوسو بادشاہ کو کسی پر غصہ آتا یا بادشاہ اسے سزا دینا چاہتا تو وہ اسے ماکروما محل جیسے ستون سے بندھوا دیتا تھا اور پھر

ماکروما مخلوق کا بادشاہ اسے کاٹ لیتا۔ وہ آدمی تڑپتا رہتا، چیختا رہتا لیکن سانپ مخلوق اسے مسلسل کاٹتی رہتی۔ اس طرح وہ آدمی تڑپ تڑپ کر بالآخر ہلاک ہو جاتا۔ پھر یہ سانپ اس کی بوٹیاں تک کھا جاتے تھے۔ سوسو بادشاہ کے حکم پر اس کے فوجی زمین پر جا کر انسانوں کو زبردستی پکڑ کر لے آتے تھے اور پھر بادشاہ انہیں زخمی کرکے ان کے تڑپنے کا تماشہ دیکھتا اور اس کے بعد اسے ماکروما محل میں اس خوفناک مخلوق کے حوالے کر دیتا تھا۔ سوسو بادشاہ کو ایک اور شوق بھی تھا۔ وہ زمین پر رہنے والی خوبصورت لڑکیوں اور شہزادیوں کو اغوا کرا کر وادی پاتال میں لے آتا اور پھر ان سے شادی کر لیتا۔ جب اسے نئی خوبصورت لڑکی مل جاتی تو وہ پہلے والی لڑکی کو ماکروما محل میں پہنچا دیتا تھا۔ اس طرح وہ بھی ہلاک ہو جاتی تھی۔ اگر کوئی لڑکی اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیتی تو وہ اسے ڈرانے کے لئے بھی ماکروما محل میں پہنچا دیتا تو وہ لڑکی جب اس خوفناک مخلوق کو دیکھتی تو خوفزدہ ہو کر فوراً شادی پر تیار ہو جاتی

تھی چونکہ وادی پاتال کا صدیوں سے یہ قانون تھا کہ وہاں کوئی زبردستی شادی نہ کر سکتا تھا ورنہ زبردستی شادی کرنے والا خودبخود ہلاک ہو جاتا تھا۔ اس لئے سوسو بادشاہ اسے ماکروما محل میں پہنچا کر ڈرا دھمکا کر اس سے شادی کر لیتا تھا۔

ان دنوں بھی سوسو بادشاہ کے پاس اس کے فوجی زمین کی ایک انتہائی خوبصورت شہزادی کو زبردستی اٹھا کر لے آئے تھے۔ یہ ملک روم کی شہزادی تھی اور اس کا نام ستارہ شہزادی تھا۔ ستارہ شہزادی بے حد خوبصورت تھی۔ سوسو بادشاہ ستارہ شہزادی کو دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا اور اس نے اپنی پہلی بیوی کو کروما محل بھجوا کر خوفناک ماکروما مخلوق سے ہلاک کرا دیا تھا۔ لیکن ستارہ شہزادی نے سوسو بادشاہ سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا جس پر سوسو بادشاہ نے ستارہ شہزادی کو ماکروما محل کے ایک بڑے کمرے میں ایک ستون سے بندھوا دیا تھا۔ اس ستون کے پیچھے خوفناک آگ جلتی رہتی تھی اور ماکروما مخلوق کے سردار ماکروما سانپ کو سوسو بادشاہ نے حکم

دیا کہ شہزادی کو ڈرایا جائے تاکہ وہ اس سے شادی کرنے پر رضامند ہو جائے۔

اس وقت ستارہ شہزادی ستون سے بندھی ہوئی کھڑی تھی۔ اس کے سامنے ماکروما سردار اپنا پھن اور دونوں پر اٹھائے کھڑا جھوم رہا تھا اور پھنکار رہا تھا۔ شہزادی اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی کہ اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ ماکروما سردار کے حکم پر محل میں موجود تمام مخلوق پوری قوت سے چیخ رہی تھی پھنکار رہی تھی اور عجیب و غریب آوازیں نکال رہی تھی تاکہ شہزادی خوفزدہ ہو کر فوراً سوسو بادشاہ سے شادی پر رضامند ہو جائے۔ ماکروما اس وقت ستارہ شہزادی کے سامنے موجود تھا اس کو یہ قوت حاصل تھی کہ وہ انسانی زبان میں بات کر لیتا تھا کہ اچانک اس کمرے کی چھت میں موجود ایک بڑے سوراخ میں سے یکے بعد دیگرے دو آدمی اچھل کر نیچے فرش پر آ گرے۔ یہ دونوں آنگوبانگو تھے جو وادی نیلم سے یہاں پہنچے تھے۔ اچانک نیچے گرنے کے بعد وہ چند لمحے تو حیرت سے ساکت پڑے رہے۔ پھر وہ یکلخت اچھل کر کھڑے ہو

گئے اور حیرت سے ستارہ شہزادی اور اس سردا
سانپ کو دیکھنے لگے۔

آنگو بانگو وادی نیلم کے غار میں داخل ہو کر اس سرنگ نما راستے پر دوڑتے ہوئے تیزی سے گہرائی میں اترتے چلے جا رہے تھے تاکہ وادی پاتال میں پہنچ کر ستارہ شہزادی سے شادی کر سکیں۔ نیلم شہزادی نے چونکہ ان سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا اور غار کے اس دہانے پر رہنے والے خوفناک نیلے اژدھا نے ان سے اپنی جان بچانے کے لئے انہیں وادی پاتال کا راستہ اور ستارہ شہزادی کے بارے میں بھی بتا دیا تھا کیونکہ اس راستے سے ماکروما مخلوق زمین پر آتی جاتی رہتی تھی۔ اس لئے نیلے اژدھے کو اس بارے میں علم تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ دونوں وادی پاتال پہنچ کر

ماکروما مخلوق کے ہاتھوں مارے جائیں گے اس لئے
اس نے انہیں راستے کے متعلق بتا دیا تھا لیکن راستے
پر موجود بھاری پتھر اٹھاتے ہوئے یہ پتھر بانگلو کے
ہاتھ سے چھوٹ گیا اور اژدھا اس پتھر کے نیچے آ کر کچلا
گیا تھا لیکن اس سے وادی پاتال میں جانے کا راستہ
کھل گیا تھا۔ اس لئے اب وہ دونوں دوڑتے ہوئے
وادی پاتال کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ نیچے سے
انہیں عجیب و غریب خوفناک آوازیں سنائی دے رہی
تھیں۔ یہ آوازیں اصل میں ماکروما مخلوق اپنے سردار
کے حکم پر نکال رہی تھی تاکہ ستارہ شہزادی کو خوفزدہ
کر کے سوسو بادشاہ سے شادی کرنے پر رضامند کرایا جا
سکے لیکن آنگلو بانگلو سمجھ رہے تھے کہ چونکہ وہ ستارہ
شہزادی سے شادی کرنے جا رہے ہیں اس لئے ستارہ
شہزادی سے شادی کی خوشی میں وادی پاتال میں
شادیانے بجائے جا رہے ہیں اور یہ آوازیں ان
شادیانوں کی ہیں۔ وہ دوڑتے دوڑتے جیسے ہی ایک
موڑ مڑے اچانک ان کے سامنے ایک بڑا سا سوراخ آ
گیا اور پھر وہ یکے بعد دیگرے نیچے فرش پر جا گرے

لیکن انتہائی حیرت انگیز طور پر انہیں کسی قسم کی چوٹ نہ لگی اور وہ اچھل کر کھڑے ہو گئے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک ستون کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت شہزادی رسیوں سے بندھی ہوئی کھڑی ہے۔ اس ستون کے پیچھے خوفناک آگ جل رہی تھی اور ستون اور شہزادی کے سامنے ایک خوفناک سانپ جس کے پہلوؤں میں چمگادڑوں کی طرح دو پر تھے اور ان پروں کے اوپر خنجروں جیسی مڑی ہوئی ہڈیاں تھیں، ہوا میں پھن اور پر اٹھائے کھڑا لہرا رہا تھا۔ اس کے منہ سے سرخ رنگ کی خوفناک زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ شہزادی کی آنکھیں بند تھیں۔ شاید وہ خوف کی وجہ سے آنکھیں بند کئے ہوئے تھی یا پھر بے ہوش تھی کیونکہ ان دونوں کے نیچے گرنے کے دھماکوں کے باوجود اس نے آنکھیں نہ کھولی تھیں۔

"یہ کیا ہے۔ ارے واہ یہ تو ستارہ شہزادی ہے لیکن کس نے اسے باندھ دیا ہے"۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور یہ پروں والا کیڑا کیوں اس کے سامنے کھڑا ہے۔ یہ کیڑا شاید سانپ تتلی ہے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شہزادی کی رسیاں کاٹنا پڑیں گی کیونکہ رسیوں سے بندھی ہوئی شہزادی تو شادی نہیں کر سکتی"۔ آنگلو نے کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں ایک دیوار پر ٹنگے ہوئے خنجر پر پڑ گئیں۔

"یہ خنجر موجود ہے۔ میں اس سے رسیاں کاٹ دیتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے دیوار پر ٹنگے ہوئے خنجر کو اتار لیا۔

"پہلے اس کیڑے کو ہٹاؤ"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس خوفناک ماکروما سردار کے اٹھے ہوئے پھن کو پکڑ لیا۔

"کون ہو تم۔ کہاں سے آئے ہو"۔ اسی لمحے ماکروما سردار نے خوفناک آواز میں پوچھا۔ وہ اب تک اس لئے نہ بولا تھا اور نہ اس نے ان پر حملہ کیا تھا کہ ان کے اس طرح اچانک چھت سے گرنے کی وجہ سے وہ حیران و پریشان ہو گیا تھا۔

"ارے یہ کیڑا سانپ تتلی تو بولتا بھی ہے۔ واہ بھئی واہ۔ لیکن اس کی زبان تو سرخ ہے شاید یہ پان بھی کھاتا ہے"۔ آنگو نے جس کے ایک ہاتھ میں خنجر تھا۔ دوسرے ہاتھ سے ماکروما سردار کی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کون ہو تم"۔ ماکروما اب پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ اس کی آواز بے حد غضبناک تھی۔

"ارے ہم سے پوچھ رہے ہو کہ ہم کون ہیں۔ پہلے تم بتاؤ کیڑے کہ تم کون ہو"۔ بانگو نے ایک جھٹکے سے اس کے ہوا میں اٹھے ہوئے پھن کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔

"میں ماکروما سردار ہوں۔ ماکروما مخلوق کا سردار۔ اور یہ میرا محل ہے۔ تم کون ہو"۔ ماکروما سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ماکروما سردار۔ وہ کیا ہوتا ہے"۔ بانگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ایک تو تمہاری یہ خوبانی جیسی کھوپڑی میں

خوبانی جتنا بھی مغز نہیں ہے۔ ماکروما کا مطلب ہے مکر کرنے والا۔ یہ مکر کرنے والوں کا سردار ہے"۔ آنگلو نے ماکروما کا مطلب بتاتے ہوئے کہا۔

" پھر تو یہ لوگ غلط ہوئے۔ پھر اس کیڑے کو تو ختم کرنا ہوگا"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم ہو کون۔ پہلے تم بتاؤ"۔ ماکروما سردار نے کہا۔

" ارے۔ تم ہمارے متعلق نہیں جانتے۔ تم یقیناً مکر کر رہے ہو کیونکہ تم مکر کرنے والوں کے سردار ہو"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں ماکروما سردار ہوں۔ ماکروما سردار اور میں وادی پاتال کی سب سے خوفناک مخلوق ہوں اور میرے لاکھوں نائب ہیں۔ میں اگر تم دونوں کو پھونک بھی ماروں تو تم ہلاک ہو جاؤ گے لیکن میں پہلے جاننا چاہتا ہوں کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ ماکروما سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وادی پاتال۔ ارے تو کیا یہ وادی پاتال ہے۔ پھر تو یہاں ستارہ شہزادی بھی ہو گی اور وہ ہمارے انتظار میں ہوگی تاکہ ہم سے شادی کر سکے"۔ بانگلو نے

چونک کر کہا۔

"تم سے شادی۔ نہیں۔ ستارہ شہزادی کی شادی تو وادی پاتال کے بادشاہ سوسو بادشاہ سے ہوگی۔ یہ دیکھو سامنے ستون سے جو لڑکی بندھی ہوئی کھڑی ہے یہی ستارہ شہزادی ہے۔ سوسو بادشاہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن یہ رضامند نہیں ہوتی اور وادی پاتال کا قانون ہے کہ زبردستی شادی نہیں کی جا سکتی۔ ورنہ زبردستی شادی کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے اس لئے سوسو بادشاہ نے ستارہ شہزادی کو میرے محل میں بھجوایا ہے اور میں اسے ڈرا رہا ہوں اور تم یہ جو شوروغل اور چیخنے چلانے کی آوازیں سن رہے ہو یہ سب میری ماکروما مخلوق کی آوازیں ہیں جو شہزادی کو ڈرا رہی ہیں"۔ ماکروما سردار نے خود ہی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم ہماری ہونے والی دلہن کو ڈرا رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت۔ تم نہیں جانتے ہم کون ہیں"۔ آنگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ تم کون ہو تاکہ مجھے

بھی تو معلوم ہو کہ تم مجھے کیڑا کیوں کہہ رہے ہو جبکہ میں خوفناک ماکروما سردار ہوں۔ مجھے دیکھ کر تو سوسو بادشاہ بھی ڈرتا ہے"۔ ماکروما سردار نے کہا۔

" تم سے ڈر جاتا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم سے۔ تم سے کیڑے سانپ تتلی ہے۔ تم سے کون ڈر سکتا ہے تو پھر سنو۔ میرا نام آنگو ہے اور یہ میرا بھائی بالنگو ہے اور ہم وادی نیلم سے آئے ہیں تاکہ ستارہ شہزادی سے شادی کر سکیں اور یہ بھی سن لو کالے کیڑے کہ ہم نے اژدہوں کے دادا جی کو ہلاک کر دیا ہے۔ تم اس کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے کیڑے ہو۔ تمہاری حیثیت ہی کیا ہے"۔ آنگو نے کہا تو ماکروما سردار کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

" اژدہوں کے دادا جی کو تم نے ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ پھر تو تم واقعی کوئی خوفناک مخلوق ہو۔ حالانکہ تم ہو تو عام انسانوں جیسے"۔ ماکروما سردار نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ ہم نے اژدہوں کے دادا جی کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے بے شمار بلاؤں کو

ہلاک کیا اور ہم تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے۔ جلدی کرو ستارہ شہزادی کو کھولو"۔ بالنگو نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں اسے نہیں کھول سکتا۔ ورنہ سوسو بادشاہ کا غضب مجھ پر ٹوٹ پڑے گا"۔ ماکروما سردار نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ان کی باتوں سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"تو پھر ایک طرف ہٹو۔ ہم اسے خود کھول لیتے ہیں"۔ آنگلو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں سوسو بادشاہ کو اطلاع دیتا ہوں"۔ ماکروما سردار نے کہا اور دوسرے لمحے وہ اپنے چمگادڑ جیسے پروں کی مدد سے اڑتا ہوا اس کمرے کے بڑے سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا میرا رعب۔ کس طرح ڈرتا ہوا بھاگا ہے۔ اس لئے اب ستارہ شہزادی کی شادی مجھ سے ہو گی"۔ آنگلو نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کی مدد سے ستارہ شہزادی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹنا شروع کر دیں لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر

ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ بالنگو نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے نہ صرف پیچھے کی طرف کھینچ لیا تھا بلکہ ایک جھٹکے سے دور پھینک دیا تھا۔

"تم شہزادی کو خنجر مار کر ہلاک کر رہے تھے۔ کیوں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شہزادی مجھ سے شادی کرنے والی ہے"۔ بالنگو نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چبوترے پر چڑھ کر ایک جھٹکے سے اس کی رسیاں پکڑ کر توڑ دیں تو شہزادی نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

"مجھے شہزادی نے دیکھ لیا ہے اس لئے اب میری شادی شہزادی سے ہوگی"۔ بانگو نے چبوترے پر ہی ناچتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم نے بے ایمانی کی ہے"۔ آنگو نے بھی چبوترے پر چڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کسی غضبناک مینڈھے کی طرح چبوترے پر ناچتے ہوئے بالنگو کے پیٹ میں ٹکر مار دی اور بالنگو چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر لڑھک کر چبوترے سے نیچے زمین پر جا گرا۔

"ہا۔ ہا۔ میں جیت گیا۔ اب شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی۔ ہا۔ ہا"۔ آنگلو نے بھی بانگلو کی طرح خوشی سے ناچتے ہوئے کہا لیکن اس کی ٹانگیں چونکہ لمبی تھیں اور چبوترہ چھوٹا تھا اس لئے ناچنے کے دوران اس کا پیر چبوترے پر پڑنے کی بجائے ہوا میں لہرا گیا اور اس کے ساتھ ہی ناچتا ہوا آنگلو یکلخت قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اب صورتحال یہ تھی کہ وہ دونوں فرش پر پڑے چیخ رہے تھے جبکہ شہزادی چبوترے پر کھڑی حیرت سے ان دونوں کو اس طرح دیکھ رہی تھی کہ جیسے وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔ ماکروما سردار کمرے میں موجود نہ تھا وہ شاید پاتال وادی کے بادشاہ کو ان دونوں کے بارے میں اطلاع دینے گیا ہوا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں فرش سے اٹھتے اچانک پچاس ساٹھ افراد رسیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں کو الٹا پلٹا کر رسیوں سے باندھ دیا اور پھر چند افراد چبوترے پر چڑھ گئے اور انہوں نے حیرت سے بت

بنی کھڑی شہزادی کو بھی رسیوں سے جکڑا اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں کو اٹھائے تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔

پاتال وادی کا سوسو بادشاہ اپنے شاندار محل کے خاص کمرے میں ایک خوبصورت تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا اور اس نے سر پر بھی سرخ رنگ کی تکونی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس کے تخت پر بھی سرخ رنگ کا کپڑا بچھا ہوا تھا۔ اس نے سر پر بھی سرخ رنگ کا تاج پہن رکھا تھا۔ اس کے تخت کے گرد وادی پاتال کی چار لڑکیاں انتہائی تیز سرخ رنگ کا لباس پہنے موجود تھیں۔ کمرے میں سرخ رنگ کا قالین بچھا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں کا رنگ بھی سرخ تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں کی ہر چیز سرخ رنگ کی ہو۔ صرف اس

بادشاہ کے چہرے کا رنگ سیاہ تھا۔ اس کی آنکھیں تیز سفید رنگ کی تھیں اور الو کی آنکھوں کی طرح گول تھیں۔ وہ تخت پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے دو پاتالی لڑکیاں عجیب و غریب انداز میں ناچ رہی تھیں کہ اچانک دروازے کے باہر ایک چیختی ہوئی اور پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی کہ ناچتی ہوئی لڑکیاں اور تخت کے گرد موجود لڑکیاں خوف سے بے اختیار چیخنے لگیں۔

" جاؤ اندر جاؤ۔ ماکروما سردار اندر آ رہا ہے"۔ سوسو بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا تو تمام لڑکیاں بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے اندرونی دروازے میں غائب ہو گئیں اور پھر چند لمحوں بعد ماکروما سردار اپنے دونوں پروں کو ہلاتا ہوا اور پھن اٹھائے اندر داخل ہوا۔ سوسو بادشاہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ماکروما سردار نے اپنا پھن تخت کے سامنے رکھ دیا۔ اس کے دونوں پر بھی زمین پر ٹک گئے تھے۔

" میں نے تمہارا سلام قبول کیا ماکروما سردار"۔ سوسو بادشاہ نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو

ماکروما سردار نے اپنا سر اٹھایا اور ایک بار پھر اس کے دونوں پر اور پھن ہوا میں لہرانے لگے اس کا جسم جلیبی کی طرح گول ہو گیا تھا۔

"سوسو بادشاہ غضب ہو گیا۔ آلگو بالگو میرے محل میں پہنچ گئے ہیں"۔ ماکروما سردار نے اپنی مخصوص آواز میں کہا تو سوسو بادشاہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"آلگو بالگو۔ وہ کون ہیں"۔ سوسو بادشاہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک آدم زاد ہیں سوسو بادشاہ۔ انہوں نے اژدہوں کے دادا جی کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ مجھے کیڑا کہہ رہے تھے۔ وہ انتہائی خطرناک ہیں اور ستارہ شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ ماکروما سردار نے کہا تو سوسو بادشاہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"کون ہیں وہ بدبخت جنہوں نے یہ جرأت کی ہے"۔ سوسو بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے نام آلگو بالگو بتاتے ہیں سوسو بادشاہ۔ ایک دبلا پتلا اور لمبے قد کا ہے اور دوسرا موٹا اور

چھوٹے قد کا ہے"۔ ماکروما سردار نے جواب دیا۔

" لیکن وہ وادی پاتال میں داخل کیسے ہو گئے ہیں"۔ سوسو بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انہیں وادی نیلم کے اژدہا نے یہاں خصوصی راستے سے بھیجا ہے اور انہوں نے اس اژدہا کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ وہ انتہائی خطرناک ہیں سوسو بادشاہ۔ تم فوراً شاہی نجومی کو بلاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے"۔ ماکروما سردار نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی ان سے خوفزدہ ہو گیا تھا کیونکہ آنگلو بانگلو اسے خوفناک سمجھ کر اس سے ڈرنے کی بجائے الٹا کیڑا کہہ کر اس کا مذاق اڑاتے رہے تھے۔

" یہ تم کہہ رہے ہو ماکروما سردار۔ ان دو احمق انسانوں نے تمہیں خوفزدہ کر دیا ہے تم اپنی خوفناک مخلوق کو ساتھ لے کر ان پر ٹوٹ پڑو اور انہیں ہلاک کر دو۔ ان کی بوٹیاں کھا جاؤ"۔ سوسو بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

" سوسو بادشاہ۔ وہ عام انسان نہیں ہیں۔ وہ تمہیں ہلاک کر کے وادی پاتال پر قبضہ کر لیں گے"۔

ماکروما سردار نے کہا تو سوسو بادشاہ بے اختیار اچھل پڑا۔ پہلی بار اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ باہر کی دنیا کے انسان وادی پاتال کے بادشاہ کو ہلاک کر کے وادی پاتال پر قبضہ کر لیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"۔ سوسو بادشاہ نے کہا۔

"تم شاہی نجومی کو بلاؤ بادشاہ۔ ورنہ تم بھی مارے جاؤ گے اور ہم سب بھی۔ میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ میں ماکروما سردار ہوں۔ مجھ میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ میں انسانوں سے بھی آگے دیکھ سکوں"۔ ماکروما سردار نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تو لازماً ہمیں شاہی نجومی کو بلانا پڑے گا۔ لیکن یہ شاہی نجومی ہمیں بالکل پسند نہیں ہے کیونکہ وہ ہم سے بہت سا انعام لے جاتا ہے لیکن ہم کیا کریں۔ وہ شاہی نجومی ہے اور ہم بادشاہ"۔ سوسو بادشاہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو ایک

آدمی اندر داخل ہوا اور بادشاہ کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔

"شاہی نجومی کو بلاؤ"۔ سوسو بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ سارے وادی پاتال کی مخلوق کے آدمی تھے سوسو بادشاہ جیسے۔ شاہی نجومی بوڑھا آدمی تھا۔

"کیا حکم ہے سوسو بادشاہ"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو کہ تم ہم سے انعام نہیں مانگو گے"۔ سوسو بادشاہ نے کہا۔

"میرا وعدہ سوسو بادشاہ کہ میں انعام نہیں مانگوں گا"۔ شاہی نجومی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوسو بادشاہ خوشی سے اچھل پڑا۔

"دیکھا ماکروما سردار۔ میں نے انعام بچا لیا ہے اب بتاؤ میں عقلمند ہوں یا نہیں"۔ سوسو بادشاہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں سوسو بادشاہ۔ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ لیکن اگر شاہی نجومی کو انعام نہیں ملے گا تو یہ اصل

بات نہیں بتائے گا اور اگر یہ اصل بات نہیں بتائے گا تو پھر وہ دونوں باہر کی دنیا کے انسان تمہیں ہلاک کر دیں گے اور وادی پاتال پر قبضہ کر لیں گے اور جب سوسو بادشاہ تم ہلاک ہو جاؤ گے تو پھر تم اپنے خزانے کا کیا کرو گے اس لئے شاہی نجومی کو انعام دے کر اپنی زندگی بھی بچا لو اور بادشاہت اور خزانہ بھی"۔ ماکروما سردار نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی انعام دینا پڑے گا کیوں شاہی نجومی کیا تم انعام کے بغیر اصل بات نہیں بتاؤ گے"۔ سوسو بادشاہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ماکروما سردار سچ کہہ رہا ہے بادشاہ سلامت۔ آپ کے بعد اس پوری وادی پاتال میں ماکروما سردار سب سے زیادہ عقلمند ہے"۔ شاہی نجومی نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بتاؤ یہ دونوں انسان کون ہیں۔ یہ کیوں آئے ہیں اور انہیں کس طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ ہم تمہیں انعام دیں گے"۔ بادشاہ نے کہا تو

شاہی نجومی نے ہوا میں دونوں ہاتھ لہرانے شروع کر دیئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عجیب و غریب انداز میں رقص کر رہا ہو اور پھر اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

" بادشاہ سلامت۔ بادشاہ سلامت۔ میں سچ کہہ رہا ہوں یہ دونوں انسان انتہائی خطرناک ہیں۔ یہ ماکروما سردار اور اس کی ساری مخلوق کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ یہ سوسو بادشاہ اور وادی پاتال کی ساری مخلوق کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ یہ ستارہ شہزادی کو بھی یہاں سے چھڑوا کر لے جا سکتے ہیں"۔ شاہی نجومی نے اچانک چیختے ہوئے کہا تو سوسو بادشاہ کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔ ماکروما سردار کی آنکھوں میں بھی خوف کی لہر ابھر آئی اور وہ اپنے دونوں پر خوف کے مارے ہوا میں پھڑ پھڑانے لگا۔

" اوہ۔ اوہ۔ جلدی بتاؤ۔ ہم تمہیں دوگنا انعام دیں گے جلدی بتاؤ کہ ان سے کس طرح بچا جا سکتا ہے"۔ سوسو بادشاہ نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ ستارہ شہزادی سے شادی کے

لئے ان پر دو ایسی شرطیں لگا دیں جسے وہ پوری نہ کر سکیں اس طرح یہ اس دنیا سے خود بخود باہر چلے جائیں گے اور وادی پاتال، آپ اور ماکروما سردار سب بچ جائیں گے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"کیا شرطیں۔ تم خود ہی بتاؤ۔ جلدی بتاؤ"۔ سوسو بادشاہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ پہلی شرط انہیں یہ بتائیں کہ یہ وادی پاتال کے کالے چشمے میں موجود زہریلے پھول کو حاصل کر کے دکھائیں اور دوسری شرط یہ لگائیں کہ یہ ماکروما سردار کو یہ پھول کھلانے کے بعد اس سے مقابلہ کریں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں ان سے مقابلہ کروں وہ تو مجھ سے ڈرتے ہی نہیں۔ وہ تو مجھے کیڑا سمجھتے ہیں"۔ ماکروما سردار نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ماکروما سردار۔ جب تم کالے چشمے کا زہریلا پھول کھا لو گے تو پھر تم اتنے طاقتور ہو جاؤ گے کہ تم صرف پھونک مار کر انہیں ہلاک کر سکتے ہو۔ پھر تم بے پناہ طاقتور ہو جاؤ گے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے"۔ ماکروما سردار نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے یہ دونوں شرطیں پوری کر دیں تب"۔ سوسو بادشاہ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ کالے چشمے کا زہریلا پھول کوئی انسان تو انسان، وادی پاتال کی مخلوق حتیٰ کہ ماکروما سردار اور اس کی خوفناک مخلوق بھی حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ کالے چشمے کا پانی بے حد زہریلا ہے۔ اس میں سے زہریلا دھواں نکلتا رہتا ہے اور یہ دھواں دور دور تک اثر کرتا ہے۔ اس طرح کالے چشمے تک پہنچنے والے ابھی کالے چشمے سے دور ہوتے ہیں کہ وہ دھوئیں کے خوفناک زہر سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ کالا چشمہ زمین کی آخری تہہ میں ہے جہاں تک کوئی انسان پہنچ نہیں سکتا۔ اس لئے یہ دونوں کالے چشمے تک اول تو پہنچ ہی نہ سکیں گے اور اگر پہنچ جائیں گے تو زہریلا دھواں انہیں ہلاک کر دے گا اور اگر نہ ہلاک ہوئے تو پھر وہ کالے چشمے کے پانی میں داخل تو ہو ہی نہیں سکیں گے کیونکہ

ان کے جسم فوری طور پر گل سڑ جائیں گے۔ زہریلا پھول اس چشمے کے درمیان میں ہے۔ اسے کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔ جو اس کے قریب جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ یہ دونوں ہلاک ہو جائیں گے"۔ شاہی نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ بات ہے پھر دوسری شرط کی کیا ضرورت ہے"۔ سوسو بادشاہ نے کہا۔

" دوسری شرط اس لئے ضروری ہے بادشاہ سلامت کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بھی طرح پہلی شرط پوری کر دیں تو پھر ان کا مقابلہ ماکروما سردار سے ہوگا جس نے زہریلا پھول کھایا ہوا ہوگا۔ اس طرح وہ دونوں لازمی ہلاک ہو جائیں گے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" لیکن میں یہ زہریلا پھول کیسے کھاؤں گا۔ میں تو خود اس کے زہر سے ہلاک ہو جاؤں گا"۔ ماکروما سردار نے کہا۔

" نہیں ماکروما سردار۔ جب یہ پھول ٹہنی سے توڑ لیا جائے تو پھر تم اسے کھا سکتے ہو۔ انسان نہیں کھا

سکتا۔ اس سے تمہارے اندر اس قدر طاقت آ جائے گی کہ تم صرف پھونک مار کر باہر کی دنیا کے سب انسانوں کو ہلاک کر سکو گے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"واہ۔ پھر تو میں باہر جا کر سب انسانوں کا خاتمہ کر دوں گا"۔ ماکروما سردار نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ آپ ستارہ شہزادی کو کہہ دیں کہ اگر یہ دونوں انسان ناکام ہو گئے تو اسے رضامند ہونا پڑے گا اور اگر یہ کامیاب ہو گئے تو پھر ستارہ شہزادی کو ان دونوں کے ساتھ وادی پاتال سے باہر نکال دیا جائے گا۔ چونکہ یہ دونوں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے ستارہ شہزادی کو آپ سے شادی پر رضامند ہونا پڑے گا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"بہت خوب۔ یہ بہت اچھی ترکیب ہے۔ ان سب کو یہاں حاضر کرو"۔ بادشاہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے تالی بجانا شروع کر دی۔ اس کے تالی بجاتے ہی دس بارہ آدمی اندر داخل ہوئے اور سو سو بادشاہ کے سامنے جھک کر کھڑے ہو گئے۔

" جاؤ اور ان دونوں انسانوں اور ستارہ شہزادی کو یہاں لے آؤ"۔ سوسو بادشاہ نے حکم دیتے ہوئے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

" تم بھی جا سکتے ہو ماکروما سردار اور شاہی نجومی"۔ سوسو بادشاہ نے کہا تو ماکروما سردار اپنے دونوں پر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر رینگتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ شاہی نجومی ویسے ہی سر جھکائے کھڑا رہا۔

" کیا تم نے میرا حکم نہیں سنا شاہی نجومی"۔ سوسو بادشاہ نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

" بادشاہ سلامت آپ نے انعام نہیں دیا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ میں نے سوچا تھا کہ انعام بچ جائے گا لیکن تم انعام نہیں چھوڑتے"۔ سوسو بادشاہ نے کہا اور پھر گلے میں پہنے ہوئے کئی قیمتی ہار اتار کر اس نے شاہی نجومی کو دے دیئے اور شاہی نجومی سلام کر کے خوشی خوشی واپس چلا گیا۔

آلکوبانگو اور ستارہ شہزادی کو ایک بڑے سے
کمرے کے فرش پر لٹا دیا گیا تھا اور پھر انہیں رسیوں
میں جکڑ کر لے آنے والے واپس چلے گئے تھے۔ وہ
دونوں اب دیوار کے ساتھ کمر لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔
"تم دونوں کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ ستارہ
شہزادی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہم دونوں بھائی ہیں۔ میرا نام آنگو ہے اور
میرے بھائی کا نام بانگو ہے۔ ہم شادی کرنے کے
لئے گھر سے نکلے ہیں لیکن چونکہ ہماری شادی تم سے
ہونی تھی اس لئے بے شمار شہزادیاں ہم سے شادی

کرنے پر اصرار کرتی رہیں لیکن ہم نے انکار کر دیا۔ اس لئے تم بس جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ جیسے ہی رسیاں کھلیں گی میں تم سے شادی کر لوں گا"۔ آنگلو نے تیز تیز اور مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ بانگلو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

"اس کو کیا ہوا ہے۔ یہ کیوں خاموش ہے"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے یقین آگیا تھا کہ یہ دونوں پاگل ہیں اور کسی طرح باہر کی دنیا سے یہاں آ پہنچے ہیں۔ اس لئے اب اس کو نہ ہی ان پر غصہ آ رہا تھا اور نہ ہی اسے کوئی پریشانی ہو رہی تھی۔

"میں سوچ رہا ہوں شہزادی"۔ بانگلو نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم سوچتے رہ جاؤ میں شہزادی سے شادی کر لوں گا"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میں یہی بات تو سوچ رہا ہوں کہ شہزادی سے شادی تو میری ہونی ہے کیونکہ میں طاقتور ہوں اور

طاقتور ہی شہزادیوں سے شادی کرتے ہیں۔ تم جیسے بانس کی طرح کمزور سے تو شہزادیاں شادی ہی نہیں کرتیں۔ کیوں شہزادی۔ میں آنکھیں بند کئے ٹھیک سوچ رہا ہوں ناں"۔ بانگلو نے کہا۔

"تم پہلے آنکھیں کھولو پھر میں تمہاری بات کا جواب دوں گی"۔ شہزادی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شہزادی مجھ سے شادی پر رضامند ہو گئی۔ واہ۔ واہ۔ اب بولو آنگلو۔ اب بتاؤ"۔ بانگلو نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ خوشی کے مارے اٹھ کر ناچنے لگا اور چونکہ وہ موٹا ہونے کی وجہ سے بے حد طاقتور تھا اس لئے ناچنے کے دوران اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں اس طرح ٹوٹتی چلی گئیں جیسے رسیوں کی بجائے کچے دھاگے ہوں جبکہ بانگلو خوشی سے اسی طرح ناچ رہا تھا جیسے کہ اسے رسیاں ٹوٹنے کا احساس تک نہ ہو"۔

"ارے ارے۔ تم نے رسیاں توڑ دی ہیں تو پھر جلدی سے میری رسیاں بھی کھولو"۔ شہزادی نے چونک کر کہا۔

"اچھا رسیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ واہ۔ دیکھا شہزادی میں کس قدر طاقتور ہوں۔ اب تم خود اس دبلے پتلے آنگلو سے کہو کہ وہ رسیاں توڑ کر دکھائے"۔ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر شہزادی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھینچ کھینچ کر توڑنا شروع کر دیں۔

"ارے ارے۔ پہلے میری رسیاں توڑو۔ میں تمہارا بھائی ہوں جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں بھائی ماننے سے انکار کر دوں اور پھر تم اکیلے رہ جاؤ گے"۔ آنگلو نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو غلط ہے۔ میرا ایک ہی بھائی ہے اور وہ بھی مجھے بھائی نہ مانے میں ضرور تمہاری رسیاں توڑوں گا"۔ بانگلو نے گھبرا کر کہا اور شہزادی کو چھوڑ کر جلدی سے آنگلو کی طرف بڑھا اور پھر اس نے اس کی رسیاں بھی کھینچ کھینچ کر توڑنا شروع کر دیں جبکہ اس دوران شہزادی نے اپنے ہاتھوں سے باقی ماندہ رسیاں بھی ہٹا دی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد آنگلو بھی رسیوں سے نجات حاصل کر چکا تھا۔

"اب ہمیں یہاں سے فرار ہونا ہے"۔ شہزادی نے کہا۔

"فرار ہونا ہے۔ کیوں"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے شہزادی نے کوئی حیرت انگیز بات کر دی ہو۔

"یہ سانپ نما خوفناک مخلوق جسے ماکروما کہا جاتا ہے انتہائی خطرناک ہے۔ یہ تم دونوں کو ہلاک کر دیں گے اور مجھے وادی پاتال کے بدصورت بادشاہ سے شادی پر مجبور کر دیں گے۔ اس لئے ہمیں یہاں سے فرار ہونا ہے"۔ شہزادی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"خبردار شہزادی۔ آئندہ تم ہمارے سامنے فرار کا لفظ منہ سے نہ نکالنا۔ ہم دونوں بھائی بہادر ہیں اور فرار بزدل ہوتے ہیں جہاں تک اس ماکروما سردار کا تعلق ہے تو وہ تو کیڑا ہے۔ وہ بیچارہ ہمیں کیا ہلاک کرے گا۔ ہم اسے مسل دیں گے اور جہاں تک پاتال کے بادشاہ کا تعلق ہے تو وہ تو پاتال کا بادشاہ ہے۔ بیچارہ پاتال کا بادشاہ۔ وہ کس طرح ستارہ

شہزادی سے شادی کر سکتا ہے"۔ بالگو نے اپنا خوبانی جیسا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتا"۔ شہزادی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ ستارہ بلندی پر ہوتا ہے اور پاتال گہرائی کو کہتے ہیں۔ اب تم بتاؤ بلندی اور گہرائی کی شادی کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے"۔ بالگو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور شہزادی اس کے اس فلسفے پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"ارے واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فیصلہ ہو گیا۔ اب ستارہ شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی۔ بالگو نے فیصلہ کر دیا ہے"۔ آلگو نے یکلخت خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں نے تو یہ فیصلہ نہیں کیا"۔ بالگو نے حیران ہو کر کہا۔ شہزادی خاموش کھڑی ان کی باتوں پر اس انداز میں مسکرا رہی تھی جیسے لوگ احمقوں کی باتوں اور حرکتوں پر مسکراتے ہیں۔

" ہاں۔ تم نے فیصلہ کر دیا ہے اور شہزادی خود تمہارے فیصلے کی گواہ ہے۔ کیوں شہزادی"۔ آنگلو نے فوراً ہی شہزادی کو گواہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم خود بتاؤ۔ کونسا فیصلہ کیا ہے"۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" بانگلو نے ابھی کہا ہے کہ ستارہ بلندی پر ہوتا ہے اور پاتال گہرائی کو کہتے ہیں۔ اس لئے بلندی اور گہرائی کی شادی نہیں ہو سکتی۔ کہا ہے ناں"۔ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں نے کہا ہے اور شہزادی بھی میری بات سن کر ہنسی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ شہزادی کو میری بات پسند آ گئی ہے اور شہزادی صرف اس سے شادی کرتی ہے جس کی بات اسے پسند ہو۔ کیوں شہزادی"۔ بانگلو نے فوراً ہی بات کا رخ اپنے فلسفہ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

" پھر بتاؤ فیصلہ نہیں ہوا اور کیا ہوتا ہے فیصلہ"۔ آنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو"۔ شہزادی نے اس بار زچ

ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا قد لمبا ہے اس کا مطلب ہے کہ میں اونچائی پر ہوں اور ستارہ بھی اونچائی پر ہوتا ہے اور بانگلو کا قد چھوٹا ہے اس لئے بانگلو گہرائی میں ہے۔ اس لئے فیصلہ ہو گیا شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی، بانگلو سے نہیں"۔ آخرکار آنگلو نے تفصیل بیان کر دی تو شہزادی ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" لیکن تم تو بانس کی طرح اونچے ہو جبکہ میرا پیٹ پہاڑی کی طرح اونچا ہے اور ستارہ پہاڑ پر چمکتا ہے بانس پر نہیں۔ بانس سے تو درختوں سے پھل اتارے جاتے ہیں۔ بانس سے شہزادیاں شادی نہیں کر سکتیں۔ اس لئے شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی۔ کیوں شہزادی"۔ بانگلو نے ایک نیا نکتہ نکالتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ بے ایمانی ہے۔ یہ بے ایمانی ہے۔ تم بے ایمان ہو"۔ آنگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے غصے کی شدت سے اپنا سر جھکایا اور کسی مینڈھے کی طرح اپنے بڑے سے سر سے

بانگو کے پیٹ میں ٹکر رسید کر دی اور بانگو چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر دیا تم نے۔ یہ تم آپس میں کیوں لڑ رہے ہو"۔ شہزادی نے کہا۔ پہلے تو بانگو نیچے گر کر کچھ دیر ہائے ہائے کرتا رہا پھر یکلخت اس نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔

"ہا۔ ہا۔ آنگو نے اب فیصلہ کر دیا۔ وہ شہزادی کو دکھانا چاہتا تھا کہ میرا پیٹ کس طرح پہاڑی کی چوٹی کی طرح بلند ہے۔ اس لئے اس نے مجھے ٹکر مار کر نیچے گرا دیا ہے۔ ہا۔ ہا۔ اب دیکھو شہزادی۔ کیا میرا پیٹ پہاڑی کی چوٹی کی طرح بلند نہیں ہے۔ اس لئے اب شہزادی کی شادی مجھ سے ہوگی"۔ بانگو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"منہ دھو رکھو۔ شہزادیاں زمین پر گرے ہوئے سے شادیاں نہیں کیا کرتیں"۔ آنگو نے کہا تو بانگو لوٹ پوٹ سا ہو کر تیزی سے اٹھا اور پھر اٹھتے ہی اس نے یکلخت پوری قوت سے اپنا گرز نما مکا آنگو کی پسلیوں میں جڑ دیا تو اس بار آنگو چیختا ہوا اچھل کر

نیچے فرش پر جا گرا اور بری طرح ہائے ہائے کرنے لگا۔

"اب بتاؤ کہ زمین پر کون گرا ہوا ہے۔ ہا۔ ہا۔ اب ستارہ شہزادی سے میری شادی ہوگی۔ صرف میری"۔ بانگلو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ آپس میں مت لڑو۔ چلو میں فیصلہ کر دیتی ہوں کہ میں کس سے شادی کروں گی"۔ ستارہ شہزادی نے کہا تو زمین پر ہائے ہائے کرتا ہوا آلنگو یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو۔ میں تم میں سے اس سے شادی کروں گی جو مجھے پاتال کے سوسو بادشاہ سے شادی کرنے سے بچا کر پاتال سے باہر نکال کر لے جائے گا"۔ شہزادی نے کہا۔

"میں لے جاؤں گا۔ میں اس سردار بادشاہ کی سوسو بند کر دوں گا"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنا گرز نما مکا ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔

"میں لے جاؤں گا۔ میں اس سوسو بادشاہ کے سر پر اس قدر چپتیں ماروں گا کہ اس کی سو سو کرتی ہوئی

زبان ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گی"۔ آنگلو نے کہا۔
"نہیں۔ میں لے جاؤں گا۔ نہیں۔ میں لے جاؤں
گا"۔ دونوں نے ایک دوسرے سے پھر لڑنا شروع کر
دیا۔

"مت لڑو۔ سنو تم دونوں مل کر کوشش کرو۔
جب ہم یہاں سے باہر نکل جائیں گے تو پھر میں
فیصلہ کروں گی کہ تم دونوں میں سے کس نے زیادہ
کوشش کی ہے۔ پھر اس سے میں شادی کروں گی اور
اگر تم دونوں اب لڑے تو میں تم دونوں میں سے
کسی سے بھی شادی نہیں کروں گی"۔ ستارہ شہزادی
نے انہیں اس طرح آپس میں لڑتے دیکھ کر کہا تو وہ
دونوں جو ایک دوسرے کی طرف خونخوار انداز میں
بڑھ رہے تھے تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔

"ہم دونوں مل کر کام کریں گے۔ کیوں آنگلو۔ تم
تو میرے بھائی ہو"۔ بانگلو نے فوراً ہی صلح کا پیغام
دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم دونوں مل کر کام کریں گے۔ ہم
دونوں بھائی ہیں"۔ آنگلو نے بھی فوراً ہی صلح کی جھنڈی

لہراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے دونوں میں سے کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ دوسرا شہزادی سے شادی کرے اور شہزادی نے بہرحال دھمکی دے دی تھی کہ اگر وہ آپس میں لڑے تو وہ ان دونوں میں سے کسی سے بھی شادی نہیں کرے گی۔ اس لئے مجبوراً ان دونوں کو صلح کرنا پڑی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور پاتال مخلوق کے دس بارہ آدمی ہاتھوں میں تلواریں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

" ارے۔ یہ تم خود بخود رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئے۔ ہم نے تو تمہیں رسیوں سے باندھا تھا"۔ ان کے سردار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ ہمیں کون باندھ سکتا ہے۔ کس میں جرأت ہے کہ ہمیں باندھ سکے اور ہم دونوں اکٹھے کام کریں گے اور شہزادی کو سوسو بادشاہ سے بچا کر پاتال سے باہر لے جائیں گے اور پھر شہزادی فیصلہ کرے گی کہ وہ ہم میں سے کس سے شادی کرے گی اور مجھے یقین ہے کہ شہزادی میرے

حق میں فیصلہ کرے گی"۔ آنگلو نے فوراً ہی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ تمہارے ارادے ہیں چلو۔ سوسو بادشاہ نے تمہیں طلب کیا ہے۔ چلو"۔ اس مخلوق کے سردار نے کہا۔

"دیکھا شہزادی۔ سوسو بادشاہ خود ہی ہم سے ڈر گیا ہے وہ اب ہمیں تمہارے ساتھ خود ہی باہر بھجوا دے گا"۔ بانگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوسو بادشاہ تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ چلو"۔ سردار نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ بانگلو کا زوردار مکا اس کی پسلیوں پر کسی گرز کی طرح پڑا تھا۔ اس کے دوسرے ساتھیوں نے یکلخت ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تلواریں سیدھی کر لیں۔

"ہماری گردنیں اڑا دے گا۔ یہ تمہارا بیچارہ سوسو کرتا ہوا بادشاہ ہماری گردنیں اڑا دے گا۔ آنگلوبانگلو کی۔ ہم تمہارے بادشاہ کی سوسو بند کر دیں گے"۔ بانگلو نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو سنو۔ خبردار اگر تم نے ان پر حملہ کیا تو میں سوسو بادشاہ سے تمہاری شکایت کر دوں گی"۔ شہزادی نے سردار کے ساتھیوں کو لڑنے پر آمادہ دیکھ کر کہا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں جنتے بھی ہیں اور احمق بھی۔ اس لئے یہ تلواروں کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اور مارے جائیں گے اس لئے اس نے مداخلت کی تھی۔

"ہاں۔ شہزادی ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ہم بھی تمہارے بادشاہ سے شکایت کریں گے بلکہ ابھی جا کر کریں گے چلو"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار سے ٹکرا کر زمین پر گرے ہوئے سردار کا جھک کر کان پکڑا اور پھر وہ اسے اسی طرح اٹھا کر گھسیٹتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارے ارے۔ میرا کان تو چھوڑ دو"۔ سردار نے درد سے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ تمہاری شکایت کرنی ہے اس لئے تمہارا کان پکڑنا ضروری ہے۔ ہم جب بچپن میں مدرسے میں پڑھتے تھے تو جس کی شکایت کی جاتی تھی

اسے کان سے پکڑ کر استاد کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ اس لئے اسی طرح چلو"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" میں نے بھی شکایت کرنی ہے اس لئے میں بھی اس کا دوسرا کان پکڑتا ہوں"۔ بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس سردار کا دوسرا کان پکڑا اور پھر وہ اسے اسی طرح چلاتے ہوئے اس کمرے سے نکلے۔ سردار چیختا ہوا ان کے درمیان گھسٹتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ اس کے ساتھی انتہائی خوفزدہ انداز میں اپنے سردار کا یہ حال دیکھ رہے تھے۔ اب ان میں جرأت نہ ہو رہی تھی کہ وہ انہیں ایسا کرنے سے روک سکتے۔ شہزادی اس لئے خاموش تھی کہ چلو ان کی حماقت کی وجہ سے اس طرح اس سوسو بادشاہ پر ان کا کچھ رعب تو پڑ جائے گا۔

" تم آگے چلو۔ ہمیں کیا معلوم کہ تمہارا بادشاہ کہاں ہے"۔ اچانک بانگلو نے مڑ کر پیچھے آنے والے سردار کے ساتھیوں سے کہا۔ تو وہ سب تیزی سے دوڑ کر ان کے آگے آگے چلنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد

وہ ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ کر اطراف میں ہٹ گئے۔

"بادشاہ سلامت اس کمرے میں ہیں"۔ انہوں نے کہا تو آنگلو بانگلو بڑی شان سے سردار کے دونوں کان پکڑے اسے گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ستارہ شہزادی بھی اندر داخل ہوئی۔ سوسو بادشاہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں اطراف میں تلواروں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے۔

"ارے ارے۔ یہ کیا ہے۔ یہ تم نے ہمارے سردار کو کیوں پکڑا ہوا ہے"۔ بادشاہ نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے ہماری توہین کی تھی اور جو ہماری توہین کرتا ہے ہم اس کے کان پکڑ لیا کرتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"اسے چھوڑ دو۔ چھوڑ دو اسے"۔ بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"بانگلو اسے چھوڑ دو اور بادشاہ کے کان پکڑ لو تاکہ اس کی سوسو بند ہو سکے اور ہم اطمینان سے ستارہ

شہزادی سے شادی کر سکیں"۔ آنگو نے بالنگو سے کہا۔
"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے"۔ بالنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے یکلخت سردار کے کان چھوڑے تو سردار تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
"ہا۔ ہا۔ دیکھا ہمارا رعب۔ ہم بادشاہ ہیں۔ ہمارا رعب پاتال سے باہر کی دنیا کے لوگ بھی مانتے ہیں۔ ہا۔ ہا"۔ بادشاہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے آنگو کا بازو جو دبلا پتلا اور لمبا تھا تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہ کا کان پکڑا اور ایک زوردار جھٹکا دیا تو بادشاہ چیختا ہوا اچھل کر تخت سے نیچے آ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی بالنگو نے دوسری طرف سے اس کا دوسرا کان پکڑ لیا۔
"ہو۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ بادشاہ ہے"۔ اس کے مسلح ساتھیوں نے چیخ کر کہا لیکن ان کی یہ جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ ان دونوں پر ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تلواروں سے حملہ کر دیتے جبکہ بادشاہ جس کے دونوں کان آنگو بالنگو نے پکڑے ہوئے تھے۔ کمرے کے

درمیان کھڑا بری طرح اچھلنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"چھوڑو۔ چھوڑو۔ میرے کان چھوڑو۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں بادشاہ ہوں"۔ بادشاہ چیختے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"بتاؤ کیوں بلایا تھا ہمیں۔ بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

"میں۔ میں تمہیں شرطیں بتانا چاہتا تھا۔ شاہی نجومی نے کہا تھا کہ انہیں شرطیں بتائی جائیں"۔ بادشاہ نے تکلیف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ شرطیں تو شہزادی سے شادی کے لئے ہوتی ہیں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ اگر تم یہ شرطیں پوری کر دو گے تو تمہاری شہزادی سے شادی ہو جائے گی"۔ بادشاہ نے فوراً ہی اپنی جان چھڑانے کے لئے کہا تو آنگلو بانگلو نے اس کے کان چھوڑ دیئے اور بادشاہ نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان مسلے اور پھر اچھل کر دوبارہ وہ تخت پر چڑھا اور گاؤ تکیے سے پشت لگا کر بیٹھ گیا لیکن وہ ابھی تک مسلسل اپنے دونوں کان مسل رہا تھا۔

"بتاؤ شرطیں۔ تاکہ ہم اسے فوراً پوری کریں اور ستارہ شہزادی سے شادی کریں۔ بتاؤ ورنہ ہم پھر تمہارے کان پکڑ لیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"۔ بادشاہ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس قدر تیزی سے شرطیں بتانا شروع کر دیں جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر وہ خاموش ہوا تو اس کے کان دوبارہ شکنجے میں آ جائیں گے۔

"کالے چشمے سے زہریلا پھول لے کر اس کیڑے کو کھلائیں جسے تم ماکروما سردار کہہ رہے ہو اور پھر اسے ہلاک کریں۔ یہی شرطیں ہیں ناں۔ تو سمجھو پوری ہو گئیں اس لئے بلاؤ قاضی کو تاکہ میں شہزادی سے ابھی اور فوراً شادی کر سکوں"۔ بانگلو نے کہا۔

"شادی میری ہوگی کیونکہ میں نے شرطیں پہلے ہی پوری کر دی ہیں"۔ آنگلو نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیسے پوری کی ہیں تم نے شرطیں۔ ابھی تو میں نے شرطیں بتائی ہیں"۔ بادشاہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

تم نے کالا چشمہ کہا ہے تو تمہارا چہرہ کالا ہے اس لئے تم ہوئے کالا چشمہ اور تمہارا کان اس چشمے سے نکلا ہوا پھول ہے اس لئے تمہارا کان ہوا کالے چشمے کا کالا پھول اور اب جہاں تک اس ماکروما سردار کو ہلاک کرنے کی بات ہے تو یہ کام تم خود بھی کر سکتے ہو۔ وہ بیچارہ کیڑا تو پہلے ہی ڈر کر بھاگ گیا تھا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوسو بادشاہ۔ میں بھی ان دونوں کے ساتھ شرطیں پوری کرنے جاؤں گی"۔ اچانک خاموش کھڑی شہزادی نے کہا۔

"شرطیں تو پوری ہو گئیں شہزادی۔ اس لئے تم کہاں جاؤ گی۔ تم نے تو ہم سے شادی کرنی ہے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ پاتال کا شاہی نجومی جو شرطیں بتائے انہیں پوری کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ ہم سب ہلاک ہو جائیں گے"۔ شہزادی نے کہا۔

"ارے یہ بات ہے تو سوسو بادشاہ بلاؤ اس شاہی نجومی کو۔ میں ابھی اسے کہتا ہوں کہ وہ اپنی شرطیں

واپس لے لے۔ بلاؤ اسے ۔ بانگلو نے کہا۔

" ایک بار وہ شرطیں بتائے تو پھر واپس نہیں لے سکتا۔ اس لئے اب تمہیں شرطیں تو پوری کرنی ہوں گی اور سنو سوسو بادشاہ۔ تم چونکہ شرطیں بتا چکے ہو اس لئے اب ان شرطوں کے پورے ہونے کے بعد تم ان دونوں اور مجھے یہاں پاتال میں نہ رکھ سکو گے۔ تمہیں ہمیں باہر بھجوانا ہوگا"۔ شہزادی نے کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ میں سوسو بادشاہ ہوں۔ پاتال کا بادشاہ۔ لیکن پہلے شرطیں تو پوری ہوں"۔ بادشاہ نے کہا۔

" یہ کالا چشمہ ہے کہاں"۔ شہزادی نے پوچھا۔

" پاتال کی تہہ میں"۔ بادشاہ نے فوراً جواب دیا۔

" وہاں تک ہمیں کون لے جائے گا"۔ شہزادی نے پوچھا۔

" شاہی نجومی کو ہی معلوم ہوگا۔ میں اسے بلاتا ہوں حکم دیتا ہوں کہ وہ تمہیں راستہ بتائے"۔ سوسو بادشاہ نے کہا۔

" تم یہاں رہو شہزادی۔ ہم ابھی شرطیں پوری

کرکے آ جائیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

"سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ شرطیں بے حد مشکل ہیں لیکن شاہی نجومی سے ہم ان کا حل پوچھ لیں گے۔ شاہی نجومی بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہی تو مجھے دنیا سے یہاں لے آیا تھا۔ اس لئے تم فکر نہ کرو اس طرح ہم یہاں سے رہا ہو جائیں گے۔ ورنہ تو ہم ساری عمر بھٹکتے مر جائیں گے تب بھی ہمیں باہر جانے کا راستہ نہ ملے گا"۔ شہزادی نے آہستہ سے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اس شاہی نجومی کی جرأت ہے کہ وہ تم سے شادی کرے۔ میں اس کا کان پکڑ لوں گا"۔ بانگلو نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ شاہی نجومی کا کان تم نہیں پکڑ سکتے۔ وہ شاہی نجومی ہے اور شاہی نجومی کا کان ہی نہیں ہوتا"۔ سوسو بادشاہ نے کہا تو اس بار شہزادی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم بلاؤ اس شاہی نجومی کو تاکہ ہم جلد از جلد شرطیں پوری کر دیں"۔ شہزادی نے کہا تو بادشاہ نے

تالی بجائی۔ ایک غلام اندر داخل ہوا اور بادشاہ کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"شاہی نجومی کو بلاؤ۔ ابھی اسی وقت"۔ بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا اور غلام سر جھکائے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی شاہی نجومی اندر آیا۔ اس کے سر اور کانوں پر ایک خاص قسم کی ٹوپی چڑھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کے کان نظر ہی نہ آ رہے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ سوسو بادشاہ نے کہا تھا کہ شاہی نجومی کے تو کان ہی نہیں ہوتے۔

"شاہی نجومی۔ یہ آنگو بانگو ہیں۔ میں نے انہیں تمہاری بتائی ہوئی شرطیں بتا دی ہیں۔ تم انہیں کالے چشمے کا راستہ بتا دو۔ شہزادی بھی ان کے ساتھ جائے گی۔ جلدی بتاؤ"۔ بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"راستہ یہ خود تلاش کریں۔ میں کیوں بتاؤں"۔ شاہی نجومی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شاہی نجومی۔ اگر تم بھی ہمارے ساتھ چلو تو تم جو چاہتے ہو ویسا ہی ہو جائے گا"۔ شہزادی نے آہستہ سے کہا تو شاہی نجومی چونک پڑا۔

"اوہ۔ ہاں ہاں۔ بادشاہ کا حکم ہے اس لئے میں ضرور راستہ بتانے ساتھ جاؤں گا۔ آؤ میرے ساتھ "۔ شاہی نجومی نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ آنگلو بانگلو اور شہزادی بھی اس کے پیچھے آ گئے۔

"کسی کمرے میں چلو۔ میں نے تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں"۔ شہزادی نے شاہی نجومی سے کہا۔

"ارے ہاں۔ شرطیں پوری کرنے والوں کو پہلے کھانا کھلانا پڑتا ہے اور بادشاہ نے چونکہ مجھے تمہارا راہنما بنایا ہے اس لئے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا تاکہ میں تمہیں کھانا کھلا سکوں"۔ شاہی نجومی نے فوراً ہی کہا۔

"کھانا۔ ارے ہاں۔ مجھے تو بے حد بھوک لگی ہوئی ہے"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"بھوک تو مجھے بھی لگی ہے"۔ آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل کے ایک علیحدہ حصے میں پہنچ گئے۔

"تم دونوں یہاں بیٹھو۔ میں تم دونوں کے لئے کھانا بھجواتا ہوں۔ میں اور شہزادی علیحدہ کھائیں گے"۔ شاہی نجومی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ بانگلو کا گرز نما ہاتھ گھوما اور شاہی نجومی جو اس کے سامنے کھڑا تھا چیختا ہوا ایک طرف جا گرا۔

"ہم شہزادی کے ہونے والے شوہر ہیں جبکہ تم ایک نجومی ہو۔ تم شہزادی کے ساتھ کیسے علیحدہ کھانا کھا سکتے ہو۔ ہم شہزادی کے ساتھ کھائیں گے"۔ بانگلو نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ لڑو نہیں۔ سنو، ہم سب یہاں کھانا کھائیں گے"۔ شہزادی نے کہا تو شاہی نجومی نے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک غلام اندر داخل ہوا اور شاہی نجومی نے اسے سب کے لئے کھانا لانے کا کہہ دیا۔

"اب بتاؤ۔ کہاں ہے وہ کالا چشمہ اور ہم کس طرح وہاں سے پھول حاصل کر سکتے ہیں"۔ شہزادی نے شاہی نجومی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں شرطیں پوری کرتے رہیں گے۔ تم

یہاں میرے پاس رہو"۔ شاہی نجومی نے شہزادی سے کہا۔

"نہیں۔ مجھے ان کے ساتھ جا کر شرطیں پوری کرنی ہیں تاکہ میں ان کے ساتھ ہی یہاں سے باہر جا سکوں اور تمہیں بھی میں ساتھ لے جاؤں گی اور اپنے ملک کا بادشاہ بنا کر تم سے شادی کر لوں گی"۔ شہزادی نے آہستہ سے کہا تو شاہی نجومی خوش ہو گیا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں لیکن۔ اوہ۔ اوہ"۔ شاہی نجومی بات کرتے کرتے اچانک چونک پڑا۔

"کیا ہوا"۔ شہزادی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں خود نہیں بتا سکتا ورنہ پاتال کے قانون کے مطابق میں ہلاک ہو جاؤں گا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"تو پھر کیسے بتا سکتے ہو"۔ شہزادی نے پوچھا۔

"یہ مجھ سے سوال کریں کیونکہ انہوں نے شرطیں پوری کرنی ہیں اور میں جواب دوں گا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"میں پوچھ لیتی ہوں"۔ شہزادی نے کہا۔

"نہیں۔ تم عورت ہو۔ تم نہیں پوچھ سکتی"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"آنگو بانگو۔ تم شاہی نجومی سے سوال کرو۔ یہ جواب میں بتائے گا۔ اس طرح ہمیں وہ راستہ معلوم ہو جائے گا کہ ہم شرطیں کیسے پوری کر سکتے ہیں اور پھر شرطیں پوری ہوتے ہی ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔ پھر میں تم سے شادی کر لوں گی"۔ شہزادی نے آنگو بانگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے میں سوال کروں گا"۔ آنگو نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے میں سوال کروں گا"۔ بانگو نے فوراً ہی کہا۔

"باری باری۔ پہلے آنگو سوال کرے گا پھر بانگو"۔ شہزادی نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے غلام کھانے کے طشت اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"تم کرو سوال۔ مجھے تو بھوک لگی ہے۔ میں تو پہلے کھانا کھاؤں گا"۔ بانگو نے کھانے کے طشت دیکھتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی غلام نے طشت رکھے۔ بانگ

بغیر کسی سے پوچھے ان پر ٹوٹ پڑا۔

"نہیں۔ میں بھی کھاؤں گا ورنہ تم سارا کھانا چٹ کر جاؤ گے اور میں بھوکا رہ جاؤں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم پہلے کھانا کھا لیتے ہیں۔ پھر سوال جواب ہو جائیں گے"۔ شہزادی نے کہا اور پھر وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے میں بھونے ہوئے ہرن تھے اور پکے ہوئے بھی لذیذ تھے۔ اس لئے وہ ضرورت سے زیادہ ہی کھا گئے۔

"واہ۔ واہ۔ بڑا لذیذ کھانا تھا۔ اس لئے اب مجھے تو نیند آ رہی ہے۔ میں تو سو رہا ہوں"۔ بانگلو نے وہیں فرش پر ہی لیٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دوسرے لمحے اس کے تیز خراٹوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے بھی تو نیند آ رہی ہے"۔ آنگلو نے بھی جمائی لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم سوال کرو گے پھر سوؤ گے ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی"۔ شہزادی نے کہا۔ اسے خطرہ تھا کہ یہ دونوں سو گئے تو نجومی کچھ بتا نہ

سکے گا۔ اس لئے اس نے دھمکی دی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں سوال بلکہ تم فکر مت کرو میں اتنے سوال کروں گا کہ شاہی نجومی زندگی بھر جواب دیتا رہے تو سوال ختم نہ ہوں گے"۔ آنگو نے فوراً ہی کہا۔ ظاہر ہے وہ ستارہ شہزادی کو کیسے ناراض کر سکتا تھا۔

"نہیں۔ تم زیادہ سے زیادہ دس سوال کر سکتے ہو۔ اس سے زیادہ نہیں"۔ شاہی نجومی نے فوراً ہی گھبراتے ہوئے کہا۔

"میں تو دس ہزار سوال کروں گا۔ تم کون ہو مجھے روکنے والے۔ جانتے نہیں میرا نام آنگو ہے"۔ آنگو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"چپ۔ یہ فیصلہ میں کروں گی کہ کتنے سوالوں کی ضرورت ہے۔ کرو سوال"۔ شہزادی نے فوراً ہی بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔ آنگو نے پوچھا۔

"یہ کیسا سوال ہے۔ شرطوں کے متعلق سوال کرو"۔ شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ سوال بھی شرطوں کے متعلق ہے شہزادی۔ ظاہر ہے اس شاہی نجومی کا کوئی نہ کوئی نام تو ہوگا اور شرطیں چونکہ شاہی نجومی نے بتائی ہیں اس لئے اس کا نام معلوم ہونے پر ہی مجھے پتہ چلے گا کہ اس نے کس قسم کی شرطیں لگائی ہیں"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ نام سے شرطوں کا کیا تعلق"۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے دادا جان نے مجھے ایک کہانی سنائی تھی۔ حسن آرا کی سات شرطیں اور سندباد جہازی کے سات سفر۔ اس لئے اگر یہ اپنا نام حسن آرا بتائے گا تو اس کی سات شرطیں ہوں گی اس طرح مجھے شرطوں کی تعداد نہ پوچھنی پڑے گی۔ اگر اس کا نام سندباد جہازی ہوگا تو پھر مجھے شرطیں پوری کرنے کے لئے سات سفر کرنے ہوں گے۔ اب بتاؤ تعلق ہے کہ نہیں"۔ آنگلو نے کہا تو شہزادی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کا نام حسن آرا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ عورتوں کا نام ہے اور نہ ہی اس کا نام سندباد جہازی

ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ملاحوں کا نام ہوتا ہے"۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کا نام کاٹھ کا الو ہوگا اور مجھے میرے دادا جان نے کاٹھ کا الو کی کہانی بھی سنائی تھی۔ یہ کاٹھ کا الو بھی شرطیں بتاتا تھا"۔ آنکلو نے کہا تو اس بار شہزادی بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"میرا نام ماسو ہے"۔ شاہی نجومی نے آنکلو کی عجیب و غریب باتوں سے تنگ آ کر خود ہی اپنا نام بتا دیا۔

"ماسو تمہارا نام ہے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارے باپ کا کیا نام ہے"۔ آنکلو نے کہا۔

"میرے باپ کا نام باسو ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"تو تمہارے دادا کا نام داسو ہوگا اور پڑدادا کا نام پڑداسو ہوگا۔ دیکھا شہزادی میں کتنا عقلمند ہوں اور شہزادیاں تو عقلمندوں سے شادی کرتی ہیں۔اس لئے چھوڑو ان شرطوں کو اور تم مجھ سے شادی کر لو"۔ آنکلو نے کہا۔

"شرطوں کے بارے میں سوال کرو۔ یہ تم ناموں

کے چکر میں کیوں پڑ گئے ہو"۔ شہزادی نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم شرطوں کے بارے میں پوچھو"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"اچھا بتاؤ کہ کالے چشمے کا نام کیوں کالا چشمہ ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"اس لئے کہ اس کا پانی کالا ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"کالا کیوں ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ وہ پاتال میں ہے اور وہاں بہت زیادہ اندھیرا ہوتا ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا پھول کس رنگ کا ہے"۔ آنگلو نے پوچھا تو شہزادی نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے آنگلو کا یہ سوال پسند آیا ہو"۔

"کالے رنگ کا"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"کیوں"۔ آنگلو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ وہ کالے چشمے کے اندر ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"پھول کی کتنی پتیاں ہیں"۔ آنگو نے پوچھا۔

"دس"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔ آنگو نے کہا۔

"میں شاہی نجومی ہوں۔ مجھے سب پتہ ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"میں یہاں بیٹھے بیٹھے اسے کیسے حاصل کر سکتا ہوں"۔ آنگو نے کہا۔

"یہاں بیٹھے بیٹھے تم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہیں وہاں جانا ہوگا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"کس طرح"۔ آنگو نے کہا۔

"تم شاہی محل کے شاہی باغ میں جاؤ۔ وہاں ایک فوارہ ہے جس کا پانی کالے رنگ کا ہے۔ اس کا پانی جس نالے میں بہہ کر جاتا ہے وہاں پڑے ہوئے ایک بھاری سے پتھر کو جب ہٹایا جائے گا تو ایک راستہ نیچے جاتا دکھائی دے گا۔ تم اس راستے سے جاؤ گے تو کالے چشمے تک پہنچ جاؤ گے لیکن اس راستے

میں زہریلا دھواں بھرا ہوا ہے اس لئے جیسے ہی تم اس پتھر کو ہٹا کر اس راستے میں داخل ہو گے تو زہریلے دھوئیں کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ گے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" اوہ۔ پھر ہم کیسے پھول حاصل کریں گے"۔ آنگلو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کے لئے تمہیں کالے خرگوش کا گوشت کھانا پڑے گا۔ جو کالے خرگوش کا گوشت کھا لے اس پر زہریلے دھوئیں کا اثر نہیں ہوتا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" تو پھر منگواؤ کالے خرگوش کا بھنا ہوا گوشت"۔ اس بار شہزادی نے کہا تو شاہی نجومی نے زور سے تالی بجائی تو ایک غلام اندر داخل ہوا۔

" کالے خرگوش کا بھنا ہوا گوشت لے آؤ"۔ شاہی نجومی نے کہا تو غلام واپس چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک طشت اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس میں کالے خرگوش کا گوشت موجود تھا۔ آنگلو نے ہاتھ بڑھا کر گوشت اٹھایا اور کھانا شروع کر دیا۔

" ارے ارے۔ یہ کھانا۔ ارے۔ تم اکیلے کھا رہے

ہو۔ میں کھانے سے رہ گیا"۔ اچانک بانگلو نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے گوشت اٹھا اٹھا کر کھانا شروع کر دیا۔

"ارے۔ تم تو گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ پھر کیسے جاگ گئے"۔ شہزادی نے حیران ہو کر کہا۔

"میری ناک میں کھانے کی خوشبو فوراً آ جاتی ہے"۔ بانگلو نے کہا اور شہزادی بے اختیار ہنس پڑی۔ شہزادی نے خود بھی ساتھ ہی گوشت کھانا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر میں گوشت ختم ہو گیا۔

"اب زہریلا دھواں تم پر اثر نہیں کرے گا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"اب میں سوال کروں گا"۔ بانگلو نے کہا۔

"کیا تم پہلے سب کچھ سن رہے تھے"۔ شہزادی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں سو رہا تھا لیکن میرے کان جاگ رہے تھے۔ آنگلو تو احمق ہے اس کے بڑے سے سر میں تو عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تو اندر سے خالی ہے لیکن میرے سر میں عقل بھری ہوئی ہے"۔ بانگلو

نے کہا۔

"تمہارا سر ہے ہی کتنا۔ جس میں کوئی چیز بھر سکے۔ خوبانی جتنا۔ ہونہہ"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو۔ اب بانگو سوال کرے گا"۔ شہزادی نے کہا۔

"دیکھا تم نے آنگو۔ شہزادی نے میری طرفداری کی ہے اس لئے اب میری شادی ہی شہزادی سے ہوگی"۔ بانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"شہزادی۔ یہ کیا کہہ رہا ہے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"جو میں نے کہا ہے ویسا ہی ہوگا۔ تم مطمئن رہو"۔ شہزادی نے شاہی نجومی کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو سوال"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"کالا پھول چشمے کے اندر گئے بغیر کیسے حاصل ہو سکتا ہے"۔ بانگو نے کہا۔

"میں ہاتھ بڑھا کر توڑ لوں گا۔ لو سنو یہ بھی کوئی سوال ہے"۔ آنگو نے فوراً ہی کہا۔

"اور تم نے جو احمقانہ سوال پوچھے تھے۔ نام کیا ہے۔ فلاں کیا ہے اور فلاں کیا نہیں ہے"۔ بالنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو بڑے عقلمندانہ سوال پوچھے تھے کہ یہاں بیٹھے بیٹھے ہم کیسے پھول حاصل کر سکتے ہیں۔ تمہیں بھی یہی سوال پوچھنا چاہیئے تھا"۔ آلنگو نے کہا۔

"میری مرضی۔ میں جو مرضی پوچھوں"۔ بالنگو سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو وہ اکڑ گیا۔

"کالا چشمہ بہت بڑا ہے اور اس کا پانی زہریلا ہے اس میں کالے سانپ ہیں جو بے حد زہریلے ہیں۔ تم یہ پھول اس طرح حاصل کر سکتے ہو کہ تم ہوا میں اڑتے ہوئے چشمے کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر جاؤ اور راستے میں پھول توڑ لو"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے"۔ شہزادی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بات مجھے بھی معلوم نہیں ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ آنگو بانگو کے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"ماکروما سردار کو ہم کیسے ہلاک کریں گے"۔ بانگو نے پوچھا تو اس بار شہزادی نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے یہ سوال پسند آیا ہو۔

"جب وہ زہریلا پھول کھا لے گا تو پھر اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ اس کا پھن پکڑ کر دیوار سے رگڑ دیا جائے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے دونوں پر تمہارے ہاتھ سے نہ لگیں ورنہ اسے پکڑنے والا ایک لمحے میں ہلاک ہو جائے گا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"یہ تو ناممکن ہے"۔ شہزادی نے کہا۔

"ہمارے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ ہمارا نام آنگو بانگو ہے"۔ ان دونوں نے کہا۔

"تو پھر چلو"۔ شہزادی نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آنگو بانگو بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں اب یہاں سے تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا۔ تمہیں اکیلے جانا ہوگا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ویسے بھی کباب میں ہڈی ہو اس لئے یہیں بیٹھے سڑتے رہو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور شہزادی اس کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر وہ تینوں اس کمرے سے نکلے اور تلاش کرتے کرتے آخرکار شاہی باغ میں پہنچ گئے۔ یہاں کے سارے پھول کالے تھے۔ فوارے سے بھی کالے رنگ کا پانی نکل رہا تھا۔

"یہ ہے وہ پتھر۔ ہٹاؤ اسے"۔ شہزادی نے پانی بہنے والے راستے کے اوپر موجود سیاہ رنگ کے پتھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور بانگلو نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے وہ پتھر اٹھایا اور ایک طرف پھینک دیا۔ جیسے ہی پتھر ہٹا، سیاہ رنگ کے دھوئیں کا بادل سا اس راستے سے نکلا اور آنگلو بانگلو کے ساتھ ساتھ شہزادی بھی تحنحتی ہوئی پیچھے ہٹی لیکن دوسرے لمحے وہ دھوئیں میں گھر چکے تھے اور پھر ان کے دماغ تاریک پڑ گئے۔ وہ بے ہوش ہو کر وہیں گر گئے تھے۔

آنگو بانگو دونوں کی آنکھیں اکٹھی ہی کھلیں کیونکہ
ان دونوں کے کانوں میں شہزادی کی آواز پڑی تھی۔
" ارے واہ۔ شہزادی مجھے پکار رہی ہے"۔ آنگو نے
اٹھ کر کہا۔
" نہیں۔ مجھے پکار رہی ہے"۔ بانگو نے بھی اٹھتے
ہوئے کہا۔
" یہ دیکھو ہم کالے چشمے کے پاس پہنچ گئے ہیں"۔
ہزادی نے کہا تو ان دونوں نے دیکھا کہ وہ ایک
سیع میدان میں تھے جس کے درمیان ایک کافی بڑا
ہشمہ بہہ رہا تھا اور اس چشمے کے پانی سے ایک
جھیل سی بن گئی تھی جس کے درمیان ایک بانس کی

طرح اونچا سا پودا تھا جس کے اوپر سیاہ رنگ کا
پھول موجود تھا۔ چونکہ یہاں اندھیرے میں ان کی
آنکھیں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں اس لئے انہیں
سب کچھ اب صاف نظر آ رہا تھا۔

"اب یہ پھول حاصل کرو لیکن تم تو انسان ہو۔
پرندے تو نہیں ہو۔ تم کیسے اڑو گے"۔ شہزادی نے
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ آنگو پرندہ ہے۔ میں اسے اٹھا کر پھینکتا ہوں
یہ اڑتا ہوا دوسری طرف پہنچ جائے گا اور چونکہ اس
کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں اس لئے یہ راستے میں پھول
بھی توڑ لے گا"۔ بانگو نے کہا تو شہزادی خوشی سے
اچھل پڑی۔

"واہ۔ تم تو واقعی بے حد عقلمند ہو۔ جلدی کرو
ایسا نہ ہو کہ کالے خرگوش کے گوشت کا اثر ختم ہو
جائے اور ہم سب ہلاک ہو جائیں"۔ شہزادی نے کہا۔

"چلو پرندے آنگو۔ اڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔
بانگو نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ پھول ضرور توڑنا"۔ شہزادی نے کہا۔

بالکل توڑوں گا اور جو پھول توڑے گا۔ وہی شرط پوری کرے گا اس لئے اس کی شادی شہزادی سے ہوگی"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"چلو چلو۔ جلدی کرو۔ باتیں بعد میں کر لیں گے"۔ شہزادی نے بانگلو کے بولنے سے پہلے کہا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں یہ دونوں پھر آپس میں نہ لڑنا شروع کر دیں۔

"جو پرندہ اڑائے گا اصل شرط تو وہی جیتے گا"۔ بانگلو نے کچھ دیر سوچ کر کہا۔

"جلدی کرو۔ میں کہہ رہی ہوں جلدی کرو"۔ شہزادی نے بے چین ہو کر کہا تو بانگلو نے آنگلو کی کمر ایک ہاتھ میں پکڑ لی۔ آنگلو کی پتلی سی کمر اس کے ہاتھ میں آ گئی اور بانگلو نے اسے اٹھایا اور جس طرح گیند پھینکتے ہیں اس طرح اس نے بازو گھما کر پوری قوت سے اسے ہوا میں اچھال دیا اور آنگلو واقعی کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا چشمے کی دوسری طرف بڑھتا چلا گیا اور جیسے ہی وہ اس اونچے پودے کے قریب پہنچا۔ اس نے واقعی انتہائی مہارت سے پھول پر جھپٹا

مارا اور پھول توڑ لیا۔ دوسرے لمحے وہ چشمے کی دوسری طرف زمین پر جا کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور پھر سیاہ چشمہ اور اس کا پانی سب کچھ غائب ہو گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میں نے شرط پوری کر دی ہے"۔ آنگلو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پھول کو دیکھ کر واپس دوڑ کر آتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں پر وہی پہلے جیسا زہریلا سیاہ دھواں بھر گیا ہو ان کے ذہن تاریک ہو گئے تھے۔

" ہوش میں آ جاؤ۔ ہوش میں آ جاؤ"۔ اچانک ان کے کانوں میں شہزادی کی آواز پڑی اور وہ دونوں پہلے کی طرح اکٹھے ہی ہوش میں آ گئے۔

" یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں اور تم ہر بار کیسے ہمیں آواز دیتی ہو"۔ ان دونوں نے ہوش میں آتے ہی حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں تم سے پہلے ہوش میں آ جاتی ہوں"۔ شہزادی نے کہا۔

" ہاں۔ تم چونکہ شہزادی ہو اس لئے تمہیں پہلے

ش میں آنا چاہیئے۔ بہرحال کہاں ہے وہ ماکروما
ردار۔ وہ کیڑا"۔ ان دونوں نے کہا۔
" ہم اس وقت اس کے محل میں ہی ہیں۔ یہ وہی
ہے جہاں مجھے ستون سے باندھا گیا تھا اور تم
نک چھت سے نیچے گرے تھے"۔ شہزادی نے کہا۔
" ارے ہاں۔ وہ چبوترہ بھی ہے اور ستون بھی۔
ں رسیاں نہیں ہیں ورنہ ہم تمہیں باندھ دیتے"۔
لو نے کہا۔
" سنو۔ اگر تم اس ماکروما سردار کو ہلاک کر سکو تو
تینوں خودبخود پاتال سے نکل کر باہر کی دنیا میں
جائیں گے۔ کوشش کرو۔ یہ آخری موقع ہے"۔
ادی نے کہا۔
لیکن وہ پھول۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ میرا کالا پھول۔ وہ
ہے"۔ اچانک آنگلو کو خیال آ گیا کیونکہ اس کے
ں ہاتھ خالی تھے حالانکہ جب وہ بے ہوش ہوئے
تو اس وقت آنگلو کے ہاتھ میں پھول موجود تھا۔
اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔
ب ایک دھماکے سے دروازہ کھلا اور ماکروما سردار

جھومتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھیں ہیروں کی
طرح چمک رہی تھیں۔

"میں نے کھایا ہے کالاپھول اور اب میں تمہیں
ہلاک کروں گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ ماکروما سردار نے کہا۔

"تمہاری یہ جرأت حقیر کیڑے"۔ بانگلو یکلخت اس
پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس نے اس کا پھن پکڑا اور
اسے اچھال کر پوری قوت سے فرش پر پھینک دیا۔

"اس کی یہ جرأت"۔ آنگلو نے کہا اور اپنا لمبا سا
ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کا پھن پکڑا اور اسے پوری
قوت سے چبوترے کی دیوار سے رگڑ دیا لیکن اس نے
فوراً ہی ہاتھ ہٹا لیا تھا کیونکہ اسے یاد تھا کہ شاہی
نجومی نے بتایا تھا کہ اگر ماکروما سردار کے پر اس کے
ہاتھ سے ٹکرا گئے تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

"مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں ایک
خاص بات بتا سکتا ہوں"۔ اچانک ماکروما سردار نے
اپنا سر ان کے سامنے فرش پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کونسی بات۔ جلدی بتاؤ"۔ آنگلوبانگلو نے چیخ کر
کہا۔

"میں تمہیں سورج شہزادی کے پاس پہنچا دیتا ہوں۔ وہ تم سے شادی کر لے گی بشرطیکہ تم مجھے نہ مارو"۔ ماکرو ما سردار نے کہا۔

"سورج شہزادی۔ واہ۔ واہ۔ وہ تو بہت خوبصورت ہوگی۔ ٹھیک ہے۔ جلدی پہنچاؤ مجھے وہاں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میں سورج شہزادی سے شادی کروں گا"۔ بانگلو نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو مجھ سے شادی کرنا تھی"۔ ستارہ شہزادی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ تم ستارہ شہزادی ہو اور ستارے رات کو ہوتے ہیں صبح کو تو ہوتے نہیں۔ پھر ہم صبح کو کیا کریں گے۔ صبح کو سورج ہوتا ہے اس لئے ہم سورج شہزادی سے شادی کریں گے۔ واہ۔ واہ۔ خوبصورت، چمکدار اور روشن شہزادی۔ واہ۔ واہ"۔ ان دونوں نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔ وہ اب ستارہ شہزادی کی طرف دیکھ بھی نہ رہے تھے۔

"میں تمہیں بھی ساتھ ہی باہر پہنچا دوں گا

شہزادی۔ میری جان بچا لو ان سے"۔ ماکروما سردار نے کہا۔

"تو پھر جلدی کرو"۔ ستارہ شہزادی نے کہا۔

"آنکھیں بند کرو"۔ ماکروما سردار نے کہا تو آنگلو بانگلو اور ستارہ شہزادی تینوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"آنکھیں کھول دو"۔ ماکروما سردار کی دور سے آواز سنائی دی تو ان تینوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ پاتال کی بجائے اپنی دنیا کے ایک خوبصورت باغ میں موجود تھے۔

"شکر ہے ہم اس پاتال سے تو باہر آئے"۔ شہزادی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے سورج شہزادی"۔ آنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دس بارہ قوی ہیکل آدمی تلواروں سے مسلح وہاں آ گئے۔

"کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ ان کے سردار نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کس کا باغ ہے"۔ شہزادی نے پوچھا۔

"یہ سورج شہزادی کے محل کا باغ ہے اور سورج شہزادی ملک سورج نگر کی شہزادی ہے لیکن تم کون ہو"۔ اس سردار نے جواب دیا۔

"میرا نام ستارہ شہزادی ہے اور میں ملک مصر کی شہزادی ہوں اور یہ آنگو بانگو ہیں۔ یہ دونوں مجھے پاتال کے بادشاہ سے بچا کر یہاں لے آئے ہیں۔ ہمیں اپنی شہزادی کے پاس محل میں لے چلو"۔ ستارہ شہزادی نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ شہزادی ہیں۔ ٹھیک ہے آیئے"۔ سردار نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے ہم سے بھی احترام سے بات کرو ہم سورج شہزادی کے ہونے والے شوہر ہیں"۔ آنگو بانگو نے اکڑتے ہوئے کہا تو سردار حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

"تم چلو سردار۔ یہ احمق ہیں"۔ ستارہ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہو احمق۔ ہونہہ۔ چھوٹی سی شہزادی۔

ستارہ شہزادی۔ ہونہہ"۔ ان دونوں نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا تو شہزادی بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی اور سردار بھی ان کی بات سن کر ہنس پڑا۔

ختم شد

آنگلو بانگلو کی قہقہوں سے بھرپور کہانی

آنگلو بانگلو سورج نگر میں

مصنف مظہر کلیم ایم اے

سورج شہزادی سورج نگر کی شہزادی جس سے شادی کرنے کے لئے موتی پھول حاصل کرنے کی شرط تھی۔

موتی پھول — ایک ایسا پھول جس میں سے مسلسل قیمتی موتی نکلتے رہتے تھے۔

موتی پھول — جس کے گرد جادو کے سات طلسم قائم کیے گئے تھے جو ناقابل تسخیر تھے — آنگلو بانگلو سورج شہزادی سے شادی کرنے کے لئے موتی پھول حاصل کرنے روانہ ہو گئے۔

آنگلو بانگلو — جنہوں نے اپنی حماقتوں سے یکے بعد دیگرے طلسم ختم کرنے شروع کر دیئے۔

جادوگر اعظم جس کی زندگی موتی پھول سے قائم تھی۔ اس نے آنگلو بانگلو کو روکنے کی پوری کوشش کی — لیکن —

کیا — آنگلو بانگلو سات طلسم فتح کرنے اور موتی پھول حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہوئے — یا — انتہائی دلچسپ اور نئی کہانی

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو سورج نگر میں

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو
سورج نگر میں

منظر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران

کتاب ملنے کا پتہ

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور

Mob:0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے
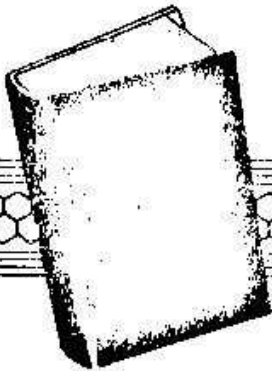
سورج نگر انتہائی خوشحال اور سرسبز ملک تھا۔ یہاں نہ صرف ہر طرح کی فصلیں ہوتی تھی بلکہ یہاں کی سب سے بڑی خصوصیت پھولوں کی فصلیں تھیں۔ یہاں کا ہر شخص پھولوں کے ہار پہننے کا اس قدر شوقین تھا کہ ہر آدمی ہر وقت اپنے گلے میں تازہ پھولوں کے ایک دو نہیں بلکہ کئی کئی ہار پہنے رہتا تھا۔ جو لوگ امیر ہوتے تھے وہ اپنے سروں پر خوبصورت پھولوں کے تاج پہنتے تھے۔ اسی طرح عورتیں بھی پھولوں کے ہار، گجرے اور ایسے ہی دوسرے زیور باقاعدگی سے پہنتی تھیں بلکہ امیر عورتیں

تو لباس کے اوپر خوبصورت پھولوں کا بنا ہوا لباس بھی پہن لیتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ سورج نگر میں پھولوں کی خریدوفروخت بہت زیادہ ہوتی تھی اور اسی لئے یہاں پھولوں کی باقاعدہ فصلیں کاشت کی جاتی تھیں۔ سورج نگر کے بادشاہ کی ایک ہی بیٹی تھی جس کا نام اس نے سورج شہزادی رکھا ہوا تھا لیکن وہ پھول شہزادی کے نام سے زیادہ مشہور تھی کیونکہ وہ پھولوں کی انتہائی شوقین تھی اور اس کے محل میں ہر طرف انتہائی خوبصورت پھول ہی پھول نظر آتے تھے اور وہ خود بھی اپنے لباس کے اوپر پھولوں کا لباس پہنتی تھی۔ اس کے سر پر بھی پھولوں کا تاج ہر وقت موجود رہتا تھا۔ شہزادی بے حد خوبصورت تھی اس لئے خوبصورت پھولوں کے درمیان وہ خود بھی ایک خوبصورت اور خوشنما پھول ہی دکھائی دیتی تھی۔ شہزادی چونکہ بڑی ہو چکی تھی اس لئے بادشاہ کو اس کی شادی کی ہر وقت فکر رہتی تھی۔ گو شہزادی کی خوبصورتی کا سن کر اردگرد کے ملکوں کے شہزادوں کے رشتے مسلسل آتے رہتے تھے لیکن شہزادی نے ایک

شرط لگا دی تھی جسے پورا کرنا کسی شہزادے کے بس میں نہ تھا۔ اس لئے شہزادی کی شادی نہ ہو رہی تھی اور جیسے جیسے دن گزرتے جا رہے تھے بادشاہ کی فکر بڑھتی چلی جا رہی تھی اس نے نہ صرف خود کئی بار شہزادی کو سمجھایا تھا بلکہ وزیروں، امیروں اور شہزادی کی سہیلیوں کے ذریعے بھی اسے سمجھایا تھا کہ وہ شرط وغیرہ پوری کرنے کی ضد چھوڑ کر کسی شہزادے سے شادی کر لے لیکن شہزادی اکلوتی اور لاڈلی ہونے کی وجہ سے بے پناہ ضدی تھی اس لئے وہ اپنی ضد پر قائم تھی۔ اس وقت بھی بادشاہ شہزادی کے محل میں اس کے خاص کمرے میں بیٹھا شہزادی کو یہی بات سمجھا رہا تھا۔

" دیکھو شہزادی۔ تمہاری یہ شرط دنیا کا کوئی آدمی بھی پوری نہیں کر سکتا کیونکہ جو شرط تم نے لگائی ہے اسے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تم ضد چھوڑو اور ملک یمن کے شہزادے سے شادی کر لو۔ وہ بے حد بہادر، خوبصورت اور وجیہہ شہزادہ ہے"۔ بادشاہ نے سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی شہزادی سے کہا۔

" اباجان۔ میں نے آپ کو پہلے بھی کئی بار بتایا ہے کہ جو میری شرط پوری کرے گا۔ میں صرف اسی سے شادی کروں گی چاہے وہ شہزادہ ہو یا کوئی عام آدمی"۔ شہزادی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور اگر کوئی شرط پوری نہ کر سکا تو پھر"۔ بادشاہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو پھر میں شادی نہیں کروں گی"۔ شہزادی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم یہ شرط چھوڑ کر کوئی اور آسان سی شرط لگا دو"۔ بادشاہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں اباجان۔ مجھے بس موتی پھول حاصل کرنے کا شوق ہے اور یہی میری شرط ہے"۔ شہزادی نے کہا۔

" لیکن شاہی نجومی نے بتایا ہے کہ موتی پھول کے گرد طلسم قائم ہیں اور کوئی آدمی نہ ان طلسموں کو توڑ سکتا ہے اور نہ موتی پھول حاصل کر سکتا ہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" جو کچھ بھی ہو۔ میں صرف اسی سے شادی کروں گی جو موتی پھول حاصل کرے گا اور مجھے لا کر دے

گا"۔ شہزادی اپنی ضد پر بدستور قائم تھی۔

" آخر تم موتی پھول حاصل کرنے پر اس قدر بضد کیوں ہو۔ کیا خاصیت ہے اس پھول میں۔ تمہارے پاس بے شمار اور ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت سے خوبصورت پھول موجود ہیں"۔ بادشاہ نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

" اباجان۔ موتی پھول کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں سے ہر وقت انتہائی نایاب موتی نکل نکل کر گرتے رہتے ہیں چاہے اس موتی پھول کو شاخ سے توڑ بھی کیوں نہ لیا جائے۔ وہ نہ ہی سوکھتا ہے اور نہ ہی اس میں سے موتی نکلنے بند ہوتے ہیں۔ اس لئے مجھے موتی پھول چاہیئے"۔ شہزادی نے کہا تو بادشاہ نے ایک طویل سانس لیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ بادشاہ شہزادی کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک غلام تیزی سے اندر داخل ہوا اور بادشاہ اور شہزادی کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

" کیا بات ہے"۔ بادشاہ نے اس غلام سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" بادشاہ سلامت۔ شہزادی حضور کے باغ کے پہرے داروں کا سردار ایک شہزادی اور دو احمق سے انسانوں کو لایا ہے اور حاضر ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے"۔ اس غلام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" شہزادی اور احمق انسان۔ شہزادی کے باغ میں۔ کیا مطلب ہوا"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر کہا۔

" میری کوئی سہیلی شہزادی بنی ہوئی ہوگی۔ انہیں طلب کر لیا جائے"۔ سورج شہزادی نے کہا۔

" انہیں حاضر ہونے کی اجازت ہے"۔ بادشاہ نے کہا تو غلام تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" تمہارے باغ میں دو مرد کیسے پہنچ گئے"۔ بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے ابا جان کہ وہ میری سہیلی کے غلام ہوں"۔ شہزادی نے کہا تو بادشاہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سردار اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی تھی اور اس لڑکی کے پیچھے دو عجیب سے آدمی تھے جن میں سے ایک بانس کی طرح لمبا اور دبلا پتلا تھا لیکن اس

کا سر بہت بڑا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے بانس کے اوپر کسی نے بڑا سا مٹکا رکھ دیا ہو جبکہ دوسرا چھوٹے قد کا لیکن بہت موٹا تھا البتہ اس کا سر اس کے جسم کی مناسب سے بے حد چھوٹا تھا۔ ان دونوں کے جسموں پر عجیب سا لباس تھا۔ اس لمبے اور دبلے آدمی نے چوڑی پٹیوں والا لباس پہنا ہوا تھا جبکہ موٹے نے پٹیوں والی شلوار کے اوپر صرف ایک چھوٹی سی واسکٹ پہن رکھی تھی۔ بظاہر اس کے بازو اور پیٹ ننگے تھے۔ سردار نے اندر داخل ہوتے ہی سر جھکایا جبکہ ان دونوں موٹے اور پتلے آدمی نے اس طرح باقاعدہ شاہی سلام کرنا شروع کر دیا جیسے وہ کسی بادشاہ کے درباری ہوں۔ سورج شہزادی ان دونوں کے ساتھ آنے والی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئی گو وہ اس کی سہیلی تو نہ تھی لیکن وہ بہرحال شہزادی ہی نظر آ رہی تھی۔

"کون ہو تم لوگ اور کہاں سے آئے ہو"۔ بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ میرا نام ستارہ شہزادی ہے اور

میں ملک مصر کے بادشاہ کی بیٹی ہوں۔ مجھے پاتال کے بادشاہ سوسو کے آدمی میرے محل سے اغوا کر کے پاتال لے گئے تھے۔ پھر سوسو بادشاہ نے مجھ سے شادی کرنا چاہی لیکن میں نے انکار کر دیا جس پر سوسو بادشاہ نے مجھے ایک محل میں بھجوایا جہاں پروں والے سانپ رہتے تھے جنہیں ماکروما کہا جاتا تھا۔ ان کا سردار بہت بڑا سانپ تھا جس کے پھن کے ساتھ دو بڑے بڑے پر تھے اسے ماکروما سردار کہا جاتا تھا۔ اس نے مجھے خوفزدہ کر کے سوسو بادشاہ سے شادی کرنے پر مجبور کر دیا لیکن پھر اچانک یہ دونوں آدمی وہاں پہنچ گئے۔ ان میں سے اس لمبے کا نام آنگلو ہے اور اس موٹے کا نام بانگلو ہے۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور دونوں ہی احمق ہیں اور عجیب و غریب باتیں کرتے ہیں۔ ان کا شوق شہزادیوں سے شادی کرنے کا ہے۔ یہ وادی نیلم میں بھی گئے تھے جہاں نیلم شہزادی رہتی تھی۔ وہاں یہ ایک بڑے اژدھے کو مارنے لگے تو اس نے اپنی جان بچانے کے لئے انہیں پاتال میں پہنچا دیا کہ وہاں ستارہ شہزادی موجود ہے۔

یہ مجھ ستارہ شہزادی سے شادی کے شوق میں وہاں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے اپنی حرکتوں سے سوسو بادشاہ اور اس ماکروما سردار کو زچ کر دیا۔ آخر ماکروما سردار نے ان کے ہاتھوں اپنی جان بچانے کے لئے انہیں بتایا کہ وہ انہیں سورج شہزادی کے پاس بھیج دیتا ہے اور جیسے ہی انہیں سورج شہزادی کا پتہ چلا یہ مجھے بھول کر سورج شہزادی سے شادی کے شوق میں مبتلا ہوگئے۔ ماکروما سردار نے اپنی کسی خاص طاقت کی بنا پر مجھے اور ان دونوں کو پاتال سے نکال کر یہاں شہزادی کے باغ میں پہنچا دیا۔ وہاں یہ سردار اور سپاہی آئے اور پھر یہ ہمیں یہاں لے آئے ہیں"۔ ستارہ شہزادی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو تم ملک مصر کی شہزادی ہو۔ آؤ یہاں کرسی پر بیٹھ جاؤ"۔ بادشاہ نے اسے اجازت دی۔

" شکریہ "۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھ سے ملو۔ میرا نام سورج شہزادی ہے اور میں بادشاہ سلامت کی اکلوتی بیٹی ہوں"۔ سورج شہزادی نے اٹھ کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ

دونوں ایک دوسرے سے گلے ملیں اور سورج شہزادی
نے اسے اپنے ساتھ کرسی پر بٹھا لیا۔
" تم لوگ کہاں کے رہنے والے ہو تاکہ تمہیں
وہاں بھجوا دیا جائے"۔ بادشاہ نے آنگلو بانگلو سے
مخاطب ہو کر کہا۔
" بادشاہ سلامت۔ ہمارا تعلق ملک سام سے ہے
اور ہم دونوں بھائی ملک سام کے بادشاہ کے درباری
تھے۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہم سورج موتی حاصل
کریں پھر ہماری شادی کی جائے گی۔ تب سے ہم
شادی کرنے کے لئے بے چین ہیں اور اب ہم یہاں
اس لئے آئے ہیں کہ ہم سورج شہزادی سے شادی
کریں اور اب مجھے یقین ہے کہ یہ شادی ضرور ہوگ
کیونکہ سورج موتی حاصل کرنے کے بعد ہی شادی ہ
سکتی تھی اور سورج موتی ہم نے حاصل کر لیا تھا لیکن
وہ سمندر میں گر گیا تھا۔ اس لئے ہماری شادی بھی ن
ہو سکی تھی لیکن اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ
سورج موتی یہاں آپ کی بیٹی کی شکل میں پہنچ گیا ۔
اس لئے آپ نے اپنی بیٹی کا نام سورج شہزادی ر

دیا ہے اور اب ہماری شادی سورج شہزادی سے ضرور ہوگی"۔ آنگلو نے کہا تو بادشاہ بے اختیار ہنس پڑا جبکہ سورج شہزادی اور ستارہ شہزادی بھی اس کی باتیں سن کر بے اختیار مسکرا دیں۔

" ہماری بیٹی سورج شہزادی نے شادی کے لئے ایک شرط رکھی ہوئی ہے ایسی شرط کہ جسے کوئی پورا نہیں کر سکتا اور تم تو ویسے بھی شرط پوری نہیں کر سکتے۔ اس لئے تم واپس اپنے ملک سام چلے جاؤ۔ ہم تمہیں وہاں بھجوا دیتے ہیں اور تم سیدھے سادھے اور بھولے بھالے سے آدمی ہو"۔ رحمدل بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ شرط کی فکر مت کریں بادشاہ سلامت۔ بلکہ یوں سمجھیں کہ شرط پوری ہو گئی۔ آپ شادی کی تیاریاں کریں بلکہ تیاریاں کیا کرنی ہیں بس قاضی کو بلائیں اور شادی کر دیں"۔ اس بار بانگلو نے بڑے سیدھے سادھے لہجے میں کہا۔

" دیکھو۔ ہم تم پر رحم کھا رہے ہیں ورنہ میرے ایک اشارے پر سردار تمہاری گردنیں اڑا دے گا اس

لئے بک بک بند کرو اور واپس جاؤ"۔ بادشاہ کو ان کی بات پر غصہ آ گیا۔

" اباجان۔ یہ احمق آدمی ہیں ان پر غصہ نہ کھائیں"۔ سورج شہزادی نے کہا۔

" دیکھیں بادشاہ سلامت۔ شہزادی نے میری سفارش کی ہے اور شہزادی صرف اس کی سفارش کرتی ہے جس سے اس نے شادی کرنا ہوتی ہے اس لئے اب تو آپ بھی فوراً قاضی کو بلا لیں"۔ آنگلو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شہزادی نے تمہاری نہیں میری سفارش کی ہے۔ شہزادی مجھ سے شادی کرے گی"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" بند کرو یہ بکواس"۔ بادشاہ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ شادی کیسے بکواس ہو سکتی ہے آپ نے شادی کی تھی تو سورج شہزادی آپ کی بیٹی ہے"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ یہ دونوں انتہائی احمق ہیں آپ

ان پر جتنا غصہ کریں گے یہ اتنی ہی احمقانہ باتیں کرتے رہیں گے اس لئے آپ غصہ نہ کریں اور انہیں شاہی مہمان خانے میں بھجوا دیں"۔ ستارہ شہزادی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ انہیں شاہی مہمان خانے میں لے جاؤ اور ان کی خدمت کرو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" واہ۔ واہ۔ دیکھا بانگلو بادشاہ سلامت چونکہ میرے ہونے والے سسر ہیں اس لئے انہوں نے میری خدمت کا حکم دیا ہے"۔ آنگلو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

" تمہاری خدمت نہیں میری خدمت۔ کیوں بادشاہ سلامت"۔ بانگلو نے فوراً کہا۔

" انہیں لے جاؤ ورنہ میں ان کی گردنیں اڑا دوں گا"۔ بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنی کمر سے بندھی ہوئی تلوار کھینچ لی۔

" تم دونوں جاؤ آنگلو بانگلو۔ یہ میرا حکم ہے"۔ اچانک سورج شہزادی نے کہا۔

" واہ۔ تم میری بیوی بننے والی ہو۔ بیوی کیسے حکم

دے سکتی ہے البتہ تم اس بانگلو کو حکم دے سکتی ہو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن سردار انہیں پکڑ کر زبردستی اس کمرے سے باہر لے گیا۔

" توبہ ہے انتہائی احمق ہیں یہ دونوں"۔ بادشاہ نے ان دونوں کے اس انداز میں جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

آنگلو اور بانگلو دونوں شاہی مہمان خانے کے ایک خوبصورت کمرے میں موجود تھے۔ انہیں بہت اچھا کھانا دیا گیا تھا اور انہیں یہاں بے حد آرام تھا لیکن ظاہر ہے وہ تو جلدازجلد سورج شہزادی سے شادی کرنا چاہتے تھے لیکن انہیں شاہی مہمان خانے میں آئے ہوئے تین روز ہو گئے تھے مگر باوجود ان کے کہنے کے نہ ہی انہیں بادشاہ سے ملنے دیا گیا تھا اور نہ ہی شہزادی سے۔ حالانکہ انہوں نے کئی بار شہزادی کو پیغام بھی بھجوائے تھے لیکن شہزادی نے ہر بار یہی کہلوا بھیجا تھا کہ وہ ابھی نہیں مل سکتی۔ وہ انتظار

کریں اور آنگلو بانگلو اس انتظار میں شاہی مہمان خانے میں ہر وقت موجود رہتے تھے کہ نجانے کب شہزادی انہیں بلا لے۔ آج بھی وہ دونوں اپنے کمرے میں بیٹھے شہزادی کے پیغام کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک غلام اندر داخل ہوا۔

" تم دونوں کے لئے شہزادی کا پیغام ہے"۔ اس غلام نے کہا۔

" دونوں کے لئے۔ اوہ تم بھول گئے ہو۔ شہزادی نے صرف میرے لئے پیغام دیا ہوگا"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں، تمہارے لئے نہیں صرف میرے لئے"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنی بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں کے لئے پیغام ہے"۔ غلام نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا بتاؤ کیا پیغام ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" پیغام یہ ہے کہ جو شہزادی کے پیروں پر سر رکھ دے گا شہزادی اسے شادی کی شرط بتائے گی"۔ غلام نے کہا۔

" پیروں پر سر۔ اوہ نہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ

میں اپنی ہونے والی بیوی کے پیروں پر سر رکھوں نہیں"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں رکھوں گا سر۔ میں رکھوں گا"۔ اچانک آنگلو نے کہا۔

" تم بے غیرت ہو گئے ہو"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں بے غیرت نہیں ہوں۔ ابھی شہزادی میری بیوی نہیں ہے اس لئے ابھی میں اس کے پیروں پر سر رکھ سکتا ہوں اور پھر میرے سر میں چونکہ عقل ہے اس لئے جب میں اس کے پیروں پر سر رکھوں گا تو اسے میرے سر میں موجود عقل کا پتہ چل جائے گا اور شہزادیاں ہمیشہ عقلمندوں سے شادیاں کرتی ہیں۔ اس لئے وہ مجھ سے بغیر کسی شرط کے شادی کر لے گی"۔ آنگلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم رکھو سر میں نہیں رکھوں گا"۔ بانگلو نے اچانک کسی خیال کے تحت مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم تیار ہو تو چلو"۔ غلام نے ان دونوں کی

احمقوں جیسی باتوں سے اکتاتے ہوئے کہا۔

" چلو"۔ ان دونوں نے کہا اور پھر وہ اس غلام کے ساتھ چلتے ہوئے شہزادی کے محل میں پہنچ گئے۔ غلام انہیں ایک کمرے میں روک کر خود شہزادی کے پاس چلا گیا۔

" تم اس لئے شہزادی کے پیروں میں سر نہیں رکھنا چاہتے کہ تمہارے اس چھوٹے سے سر میں عقل ہی نہیں ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ نہیں میں اس لئے نہیں رکھنا چاہتا کہ شہزادی کے پیر خراب ہو جائیں گے اور مجھے معلوم ہے کہ اگر شہزادی کے پیر خراب ہو گئے تو اس نے شادی سے انکار کر دینا ہے"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آنگلو اس کی بات کا کوئی جواب دیتا، غلام واپس آ گیا۔

" آؤ"۔ غلام نے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا۔

" جاؤ اندر شہزادی موجود ہے"۔ غلام نے دروازے کے قریب پہنچ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو وہ

..نوں کمرے میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ
ہزادی ایک خوبصورت تخت نما کرسی پر بیٹھی ہوئی
ہے یہ کرسی سونے کی بنی ہوئی تھی جس کے گدوں کا
رنگ گہرا سرخ تھا۔ شہزادی کے جسم پر انتہائی
وبصورت لباس تھا اس نے سر پر ہیروں اور موتیوں
کا تاج پہنا ہوا تھا۔ اس کے گلے میں بھی خوبصورت
اور بڑا سا زیور تھا۔ اس کرسی کے سامنے ایک چھوٹی
ی میز تھی یہ میز بھی سونے کی بنی ہوئی تھی جس پر
ہزادی نے اپنے دونوں پیر رکھے ہوئے تھے۔ اس
کرسی کے پیچھے نیلے رنگ کا بڑا سا پردہ تھا۔ وہ دونوں
ہزادی کے سامنے پہنچ کر رک گئے اور حیرت سے اس
کرسی، پردے اور خوبصورت شہزادی کو دیکھنے لگے۔

"مجھے غلام نے بتایا ہے کہ تم میرے پیروں پر اپنا
سر رکھنے کے لئے تیار ہو گئے ہو"۔ شہزادی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں شہزادی، میں رکھوں گا تمہارے پیروں پر اپنا
سر"۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا۔

"اور تم" شہزادی نے بالنگو سے مخاطب ہو کر

کہا۔

"میں تمہارے پیر خراب نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ شہزادی کے پیر خراب ہو جائیں تو پھر شہزادی ناراض ہو جاتی ہے اور جو شہزادی ناراض ہو جائے وہ شادی نہیں کرتی"۔ بانگلو نے جواب دیا تو شہزادی بے اختیار ہنس پڑی۔

"پہلے یہ سن لو کہ میں نے یہ بات کیوں کی ہے اور میں یہاں کیوں موجود ہوں۔ اس کمرے میں کوئی پھول بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی پھول میں نے اپنے جسم یا سر پر پہن رکھا ہے۔ صرف سونے کے زیورات پہنے ہوئے ہیں اس لئے کہ مجھے شاہی نجومی نے بتایا ہوا ہے کہ میری شرط وہی پوری کر سکتا ہے جو اس کمرے میں اس کرسی پر میرے پیروں پر سر رکھنے کے لئے تیار ہو جائے۔ آج تک جتنے بھی شہزادے مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے انہوں نے میرے پیروں پر سر رکھنے سے انکار کر دیا تھا اور چونکہ تم دونوں بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو اور مجھے ستارہ شہزادی نے بتایا تھا کہ تم دونوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں

دو بادشاہ کی شرطیں پوری کر دی تھیں۔ اس لئے
یں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے تم دونوں میری شرط بھی
پوری کر دو"۔ شہزادی نے کہا۔

"میں کروں گا شرط پوری"۔ آنکلو نے کہا۔

"تو پھر میرے پیروں پر اپنا سر رکھ دو"۔ شہزادی
نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنکلو تیزی سے کرسی کے
سامنے زمین پر بیٹھ گیا جبکہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ
شہزادی کے پیروں پر رکھے اور پھر اپنا سر اپنے
ہاتھوں پر رکھ دیا۔

"واہ۔ واہ۔ اب مزہ آیا۔ اب چونکہ آنکلو نے
شہزادی کے پیروں پر سر رکھ دیا ہے اس لئے اب
شہزادی آنکلو سے شادی کر ہی نہیں سکتی۔ اب تو
اسے مجھ سے شادی کرنا پڑے گی"۔ بانگلو نے جو کرسی
کی ایک سمت میں پردے کے ساتھ کھڑا تھا خوشی سے
اچھلتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پیروں پر سر رکھا ہے اس لئے شرط
میں نے پوری کی ہے۔ میں کروں گا شادی"۔ آنکلو نے
کہا۔

"تم نے اپنے ہاتھوں پر سر رکھا ہے۔ میرے پیروں پر رکھو"۔ شہزادی نے کہا تو آنکلو نے ہاتھ ہٹائے اور اس بار اس نے واقعی شہزادی کے پیروں پر سر رکھ دیا لیکن دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ نیلے رنگ کے دھوئیں سے بھر گیا۔ آنکلو دھماکہ ہوتے ہی تیزی سے اٹھا اور بانکلو بھی اچھلا لیکن دوسرے لمحے وہ نیلے دھوئیں کی وجہ سے بے ہوش ہو کر نیچے گر گئے پھر جس طرح وہ بے ہوش ہوئے تھے اسی طرح انہیں ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ شہزادی کے محل کی بجائے ایک وسیع و عریض ریگستان کے اندر ریت پر پڑے ہوئے تھے۔

"ارے۔ یہ کیا، یہ ریت کہاں سے آ گئی"۔ آنکلو نے اٹھ کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"دھماکہ ہنیں ہوا تھا"۔ بانکلو نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں ہوا تھا۔ میں نے خود سنا تھا"۔ آنکلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس سوھما کی وجہ سے شہزادی اور اس کا محل
ٹوٹ پھوٹ کر ریت بن گیا ہے" بانگلو نے کہا۔
"جلوہ سو گیا ہوا۔ یہ تو بڑا ظلم ہوا ہے۔ اب میں
شہزادی کس سے کروں گا" آنگلو نے کہا۔
"جلو۔ تم دونوں اگر سورج شہزادی سے شادی
کرنا چاہتے ہو تو تمہیں ایک کام کرنا ہوگا" - اچانک
ساتھ ہی موجود ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے سے ایک
آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔
"کون بول رہا ہے۔ سامنے آؤ" آنگلو نے کہا تو
دوسرے لمحے ریت کے اس ٹیلے کے پیچھے سے ایک
سنہرے رنگ کا بونا اچھل کر سامنے آ گیا۔

"تم کون ہو اور ہم کہاں ہیں۔ وہ سورج شہزادی
کہاں گئی جس سے ہم نے شادی کرنی تھی" آنگلو بانگلو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام باکو بونا ہے اور میں اس صحرا میں رہتا
ہوں۔ تمہارے ساتھ دشمنی کی گئی ہے اس لئے تمہیں
شہزادی سمیت محل سمیت اٹھوا کر یہاں صحرا میں پھینکوا
دیا ہے اور یہاں نہ پانی ہے اور نہ خوراک۔ اس لئے

تم یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بھوک پیاس سے مر جاؤ گے"۔ باکو بونے نے کہا۔

" ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مریں گے۔ ٹھیک ہے ہم ایڑیاں ہی نہیں رگڑیں گے اس لئے ہم مریں گے ہی نہیں۔ کیوں بانگلو"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" تم نے شہزادی کے پیروں پر سر رکھا تھا۔ ایڑیاں پیروں کی ہی ہوتی ہیں اس لئے تم چاہے ایڑیاں رگڑو یا نہ رگڑو تم مر جاؤ گے لیکن میں نہیں مروں گا کیونکہ میں نے شہزادی کے پیروں پر سر نہیں رکھا تھا"۔ بانگلو نے فوراً اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" سنو سنو۔ میری بات سنو"۔ باکو بونے نے چیختے ہوئے کہا۔

" اچھا بتاؤ۔ ابھی تو ہمیں بھوک نہیں لگی اس لئے ہم تمہاری بات سن لیتے ہیں لیکن جب ہمیں بھوک لگے گی تو پھر تمہیں یہ بات سنانے سے پہلے ہمارے لئے کھانے کا انتظام کرنا ہوگا کیونکہ بھوک کے وقت

ہم بات نہیں سنا کرتے"۔ بانگلو نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ شہزادی نے کیوں تمہیں اپنے پیروں پر سر رکھنے کے لئے کہا تھا۔ اس کا کیا مقصد تھا"۔ باکو بونے کہا۔

" وہ فرمانبردار شوہر چاہتی تھی۔ اس لئے اس نے امتحان لیا تھا اور میں امتحان میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اس لئے میری شادی سورج شہزادی سے ہوگی"۔ آنگلو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شہزادیاں فرمانبردار نہیں بلکہ بہادر آدمیوں کو شوہر بناتی ہیں۔ فرمانبردار تو ان کے غلام ہوتے ہیں اس لئے تم اس کے غلام بن گئے ہو جبکہ میں بہادر ہوں۔ اس لئے میں شہزادی کا شوہر بنوں گا۔ کیوں بونے"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنے مطلب کی بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں کی شادی اس وقت تک سورج شہزادی سے نہیں ہو سکتی جب تک تم دونوں اس کے لئے موتی پھول حاصل نہ کر لو"۔ باکو بونے نے کہا۔

راحیل Arshad

" ارے موتی پھول کا کیا ہے۔ ہم نے تو سورج موتی حاصل کر لیا تھا ہم نے سانپوں کے دادا جی کو ہلاک کر دیا تھا۔ ہم نے ٹڈے بادشاہ اور مکڑی ملکہ کو ہلاک کر دیا تھا"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن اس کے باوجود تم موتی پھول حاصل نہیں کر سکتے"۔ باکو بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں حاصل کر سکتے۔ ہم حاصل کریں گے چلو ہمارے ساتھ اور ہمیں بتاؤ کہ کہاں ہے موتی پھول"۔ آنگلو بانگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" موتی پھول ایک ایسے جزیرے میں ہے جہاں پہنچنے کے لئے سات رنگ کے سمندر پار کرنے پڑتے ہیں۔ پھر اس جزیرے میں انتہائی خوفناک وحشی آدم خوروں کا قبضہ ہے وہ انسانوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ پھر اس موتی پھول کے گرد سات طلسم قائم ہیں۔ جب تک تم سات رنگوں کے سمندر پار کر کے اس جزیرے پر نہ پہنچو گے اور پھر ان وحشی آدم خوروں کا خاتمہ نہیں کرو گے اور سات طلسم پار نہیں کرو

گے، تم موتی پھول حاصل نہیں کر سکتے"۔ باکو بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے اتنا لمبا کام۔ چلو تم ایسا کرو کہ وہاں سے موتی پھول لا کر یہاں ٹیلے پر لگا دو۔ ہم یہاں سے اسے توڑ لیں گے"۔ آنگو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" شہزادی نے اس لئے تمہیں اپنے پیروں پر سر رکھنے کے لئے کہا تھا کہ یہ موتی پھول حاصل کرنے کی پہلی شرط ہے۔ صرف وہی موتی پھول حاصل کر سکتا ہے جو شہزادی کے پیروں پر اپنا سر رکھے ورنہ نہیں اور اس شرط کی وجہ سے کوئی شہزادہ موتی پھول حاصل کرنے کے لئے آج تک تیار ہی نہیں ہوا تھا"۔ باکو بونے نے کہا۔

" ارے واہ۔ پھر تو میں نے شرط پوری کر دی۔ اب تو میری شادی شہزادی سے ہوگی"۔ آنگو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے پہلے ہاتھ رکھے تھے اور اپنا سر اپنے ہاتھوں پر رکھا تھا پھر شہزادی کے کہنے پر ہاتھ ہٹا کر

تم نے اپنا سر اس کے پیروں پر رکھا تھا۔ اس لئے تم
اس وقت موتی پھول حاصل کر سکتے ہو جب تمہارے
ہاتھوں کو تمہارا بھائی اپنے سر پر رکھ لے ورنہ نہیں"۔
باکو بونے نے کہا۔
" یہ کونسی مشکل بات ہے۔ یہ شرط تو میں ابھی
پوری کر سکتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے اپنے دونوں لمبے ہاتھ ساتھ کھڑے ہوئے
بانگلو کے چھوٹے سے سر پر رکھ دیئے۔
" شرط تو پوری ہو گئی لیکن اب بانگلو بھی تمہارے
ساتھ موتی پھول حاصل کرے گا۔ اس طرح تم
دونوں اکٹھے ہی مل کر موتی پھول حاصل کر سکتے ہو۔
تم میں سے کوئی اکیلا اب موتی پھول حاصل نہیں کر
سکتا"۔ باکو بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" ہم دونوں بھائی ہیں اور پہلے بھی اکٹھے ہی شرطیں
پوری کرتے رہے ہیں۔ اب بھی کریں گے لیکن شادی
تو بہرحال شہزادی سے میں ہی کروں گا۔ میرا بھائی تو
میرا شہ بالا بنے گا۔ دولہا تو میں ہی بنوں گا"۔ آنگلو
نے کہا۔

" جب تم دونوں موتی پھول حاصل کر لو گے تو پھر یہ فیصلہ شہزادی کرے گی کہ تم میں سے وہ کس سے شادی کرے گی اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے اب مل کر موتی پھول حاصل نہ کیا اور اس کے لئے کوشش نہ کی تو پھر تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے"۔ باکو بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑ کر ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔

" مجھے تو بھوک لگ رہی ہے آنگلو۔ تم جا کر کہیں سے میرے لئے کھانا لے آؤ"۔ بانگلو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔ ٹھیک ہے میں جا کر کھانا کھا لیتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے ٹیلے کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے پیچھے باکو بونا غائب ہوا تھا۔

" ارے ارے۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں"۔ بانگلو نے گھبرا کر کہا اور پھر وہ دونوں دوڑ کر ٹیلے کے پیچھے گئے لیکن وہاں باکو بونا موجود نہ تھا۔ وہ دونوں اسے تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے لیکن

ہر طرف ریت ہی ریت تھی۔ سوائے ریت کے چھوٹے، بڑے ٹیلوں کے وہاں اور کچھ بھی نہ تھا۔ درخت یا جھاڑی تو ایک طرف وہاں گھاس کا ایک پتہ تک نظر نہ آ رہا تھا اور اب سورج کی گرمی بھی تیز ہوتی چلی جا رہی تھی اس لئے انہیں بھوک کے ساتھ ساتھ پیاس بھی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

"ارے یہ نامردار باکو بونا کہاں مر گیا۔ باکو بونے۔ باکو بونے"۔ آنگو بانگو دونوں نے چیختے ہوئے کہا۔ ان کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ گرمی اور پیاس سے دونوں کی زبانیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

"باکو بونے۔ خدا کے لئے آ جاؤ۔ ہمیں پانی اور کھانا لا دو"۔ آخرکار دونوں منتوں پر اتر آئے۔

"اب باکو بونا نہیں آئے گا۔ تم نے اس کی قدر نہیں کی۔ تم دونوں بدقسمت ہو"۔ اچانک ریت کے ٹیلے سے باریک سی آواز سنائی دی۔

"کون ہو۔ تم کون ہو"۔ آنگو بانگو دونوں نے اچھل کر مڑتے ہوئے کہا تو ایک زرد رنگ کی بڑی سی

چھپکلی رینگ کر ریت سے باہر آ گئی۔

" میرا نام سٹاٹو چھپکلی ہے۔ باکو بونا تمہارا ہمدرد تھا لیکن تم نے اس کی قدر نہیں کی۔ اس کی باتیں نہیں سنیں اور تم اپنی بکواس کرتے رہے جس کی وجہ سے باکو بونا ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔ اب تم اس صحرا میں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے اور تمہاری مدد کرنے کے لئے کوئی بھی نہیں آئے گا"۔ سٹاٹو چھپکلی نے باریک سی چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

" اچھی سٹاٹو چھپکلی۔ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ ہمیں اب بے حد پیاس لگ رہی ہے اور بھوک بھی لگ رہی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ہمیں کسی ایسی جگہ لے چلو جہاں پانی بھی ہو اور کھانا بھی۔ ہم تمہاری بہت اچھی طرح قدر کریں گے"۔ ان دونوں نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر تم زندہ رہنا چاہتے تو پھر پہلے تمہیں وعدہ کرنا ہوگا کہ تم دونوں موتی پھول حاصل کرو گے"۔ سٹاٹو چھپکلی نے کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں۔ ہم کیا، ہمارے

ماں باپ بھی وعدہ کرتے ہیں اور ہمارے ماں باپ کیا، ہمارے دادا دادی بھی وعدہ کرتے ہیں"۔ ان دونوں نے فوراً ہی وعدوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ناک کی سیدھ میں چلے جاؤ۔ چلتے رہو کہیں بیٹھنا نہیں پھر تمہیں دور سے کھجور کے درختوں کا ایک جھنڈ نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ وہاں باکو بونا موجود ہو گا۔ وہ تمہیں کھانا بھی لا دے گا اور پانی بھی اور موتی پھول حاصل کرنے میں تمہاری مدد بھی کرے گا۔ جاؤ، ناک کی سیدھ میں چلے جاؤ"۔ سٹاٹو چھپکلی نے کہا اور تیزی سے واپس ریت کے ٹیلے میں رینگ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی اور ان دونوں نے اپنی اپنی ناک کی سیدھ میں چلنا شروع کر دیا۔ چند قدم چلنے کے بعد دونوں کا فاصلہ ایک دوسرے سے بڑھنے لگ گیا کیونکہ دونوں کی ناکیں ذرا سی ٹیڑھی تھیں اور وہ سٹاٹو چھپکلی کے کہنے پر اپنی اپنی ناک کی سیدھ میں چل رہے تھے۔

" ارے۔ یہ کیا۔ تم کہاں جا رہے ہو"۔ آلنگو نے رک کر بانگو سے کہا۔

" میں تو ناک کی سیدھ میں چل رہا ہوں۔ تم کہاں جا رہے ہو"۔ بانگلو نے کہا۔

" لیکن ناک کی سیدھ میں تو میں چل رہا ہوں۔ تم ٹیڑھے چل رہے ہو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہنہیں۔ میں سیدھا چل رہا ہوں۔ تم ٹیڑھے چل رہے ہو"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" تم دونوں کی ناکیں ٹیڑھی ہیں اس لئے اگر تم اپنی اپنی ناک کی سیدھ میں چلو گے تو تم دونوں صحرا کے دو مختلف کناروں پر پہنچ جاؤ گے۔ اس لئے تم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لو"۔ اچانک سٹاٹو چھپکلی کی آواز قریب ہی ایک ٹیلے سے سنائی دی۔

"کیا مصیبت ہے۔ کبھی کہتی ہو ناک کی سیدھ میں چلو۔ کبھی کہتی ہو ہاتھ پکڑ کر چلو"۔ ان دونوں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اگر تم نے میری بات نہ مانی تو بھوک پیاس سے مر جاؤ گے"۔ سٹاٹو چھپکلی نے جواب دیا۔

" تم ہمارے سامنے چلو۔ ہم تمہیں دیکھ دیکھ کر چلتے رہیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ ایک چھپکلی ہماری رہنما کیسے بن سکتی ہے"۔ بانگلو نے فوراً ہی انکار کرتے ہوئے کہا۔

" پھر تم یہیں کھڑے کھڑے مر جاؤ گے۔ میں تو سٹاٹو چھپکلی کو اپنا رہنما مان رہا ہوں۔ اچھی سٹاٹو چھپکلی تم میری رہنما ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

" تمہاری یہ جرأت کہ تم ایک چھپکلی کو رہنما مانو"۔ بانگلو نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا گرز نما بازو گھوما اور اس کا مکا پوری قوت سے آنگلو کی پسلیوں پر پڑا اور آنگلو چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ دور ریت پر جا گرا اور بری طرح چیخنے لگا لیکن دوسرے لمحے ریت سے سٹاٹو چھپکلی تیزی سے نکلی اور اس نے بانگلو کے پیر پر کاٹ لیا۔

" ارے ارے۔ یہ کیا۔ یہ تم نے میرے پیر پر کیوں کاٹ لیا ہے"۔ بانگلو نے بے اختیار ایک ٹانگ پر اچھلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور ریت پر اچھلنے کی وجہ سے اس کا پیر پھسلا اور وہ ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔

" اب تم دونوں یہاں سے اٹھ نہ سکو گے۔ تم

دونوں احمق ہو۔ اس لئے یہیں پڑے پڑے مر جاؤ گے"۔ سٹاٹو چھپکلی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ ان دونوں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن نجانے کیا بات تھی کہ وہ جیسے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے، دوبارہ ریت پر گر جاتے۔ ان سے واقعی اٹھا نہ جا رہا تھا۔

" ارے۔ یہ کیا ہو گیا۔ اب ہم کیسے اٹھیں گے"۔ ان دونوں نے بے بس ہو کر چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آسمان پر سے ایک کافی بڑا سا پرندہ اڑتا ہوا آیا اور ان کے قریب ریت کے ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا۔ یہ پرندہ عقاب جتنا تھا لیکن اس کا رنگ گہرا سرخ تھا البتہ اس کی چونچ گہرے نیلے رنگ کی تھی۔ آنکھیں زرد رنگ کی تھیں اور اس کے سر پر باقاعدہ پروں کی کلغی نظر آ رہی تھی۔ وہ ٹیلے پر بیٹھا بڑے غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ آنگلو بانگلو بھی حیرت سے اس عجیب و غریب پرندے کو دیکھنے لگے۔

" کون ہو تم اور یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ اچانک اس پرندے نے انسانی آواز میں کہا۔

" ہمارا نام آنکلو بانکلو ہے۔ ہم دونوں بھائی ہیں"۔ آنکلو نے کہا اور پھر اس نے ملک سام کے بادشاہ کے لئے سورج موتی حاصل کرنے سے لے کر یہاں اس صحرا تک پہنچنے کا حال تفصیل سے بتا دیا۔

" تو تم دونوں سورج شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو لیکن سورج شہزادی تو چاند شہزادے کو پسند کرتی ہے اور اس نے اس لئے تم دونوں کو اس صحرا میں بھجوایا ہے تاکہ تم اس کے لئے موتی پھول حاصل کرو اور پھر یہ موتی پھول تم دونوں سے زبردستی حاصل کرکے ملک روم کے شہزادے چاند شہزادے کو دے دے۔ اس طرح اس کی شرط پوری ہو جائے گی اور وہ دونوں شادی کر لیں گے"۔ پرندے نے جواب دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو سرخ پرندے۔ جب موتی پھول ہم حاصل کریں گے تو پھر شہزادی کی شادی بھی تو ہم سے ہی ہوگی"۔ ان دونوں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ہونا تو ایسا ہی چاہئے لیکن اگر تم واقعی ایسا چاہتے ہو تو پھر تم احتیاط کرنا۔ جب تم موتی

پھول حاصل کر لو تو پھر اس کی حفاظت کرنا"۔ سرخ پرندے نے کہا۔

" لیکن ہم تو اٹھ کر کھڑے بھی نہیں ہو سکتے اور ہمیں پیاس بھی لگی ہوئی ہے اور بھوک بھی۔ فی الحال تو ہمیں پانی اور کھانا چاہیئے"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" اگر تم مجھ سے ایک وعدہ کرو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں"۔ سرخ پرندے نے کہا۔

" کونسا وعدہ"۔ ان دونوں نے چونک کر پوچھا۔

" موتی پھول سے ہر وقت موتی گرتے رہتے ہیں۔ تم ان میں سے ایک موتی مجھے کھانے کو دو گے"۔ پرندے نے کہا۔

" ارے اس میں کیا مشکل ہے۔ تم سارے موتی لے لینا۔ ہم نے موتیوں کا کیا کرنا ہے۔ جب ہماری شادی شہزادی سے ہو جائے گی تو اس ملک کا سارا خزانہ ہمارا ہو جائے گا اور خزانے میں تو موتی ہی موتی بھرے ہوتے ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جب تم موتی پھول حاصل کر لو گے تو پھر میں آؤں گا اور اگر تم نے وعدہ پورا نہ کیا تو

پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب تم دونوں آنکھیں بند کر لو"۔ سرخ پرندے نے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ سرخ پرندے کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں لیکن آنکھیں کھولتے ہیں وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اب وہ اس صحرا کی بجائے ایک انتہائی خوبصورت باغ میں موجود تھے۔

" یہ سامنے جو مکان تمہیں نظر آ رہا ہے اس میں پانی موجود ہے اور کھانا بھی۔ اسے کھا پی لو اور پھر آگے بڑھ جانا۔ کچھ فاصلے پر ایک اونچی فصیل نما دیوار ہوگی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے سے موتی پھول کے سات طلسم شروع ہو جاتے ہیں"۔ سامنے ایک درخت کی شاخ پر بیٹھے ہوئے اسی سرخ پرندے نے کہا۔

" لیکن اس باکو بونے نے تو کہا تھا کہ پہلے ہمیں سات رنگوں کا سمندر پار کرنا ہوگا۔ پھر ہم ایک جزیرے پر پہنچیں گے جہاں وحشی آدم خور رہتے ہیں

پھر سات طلسم آئیں گے اور تم کہہ رہے ہو کہ یہاں
سے آگے سات طلسم شروع ہو جاتے ہیں"۔ آنکلو نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں۔ باکو بونے نے واقعی یہ بات کی
تھی"۔ بانکلو نے بھی چونک کر کہا۔

" باکو بونے کی بات درست تھی لیکن مجھ میں اتنی
طاقت ہے کہ میں وہ پہلے مرحلوں سے گزار کر تمہیں
یہاں لے آیا ہوں۔ سات طلسموں کو ایک راستہ تو
اس وحشی آدم خوروں کے جزیرے سے جاتا ہے جبکہ
دوسرا راستہ اس طرف سے جاتا ہے اور میں تمہیں
یہاں لے آیا ہوں۔ اب تم اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ لیکن
یہ بتا دوں کہ یہ سات طلسم انتہائی مشکل ہیں اس
لئے اگر تم نے معمولی سی بھی لاپرواہی سے کام لیا تو
تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے اور پھر سورج شہزادی سے
شادی نہ کر سکو گے"۔ پرندے نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" آؤ بھائی آنکلو۔ پہلے اس مکان میں جا کر کھانا کھا
لیں۔ مجھے اس قدر بھوک لگ چکی ہے کہ اگر مجھے کھانا

نہ ملا تو میں تمہیں ہی کھا جاؤں گا"۔ بانگلو نے اٹھ کر اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" اور مجھے اتنی بھوک لگی ہوئی ہے کہ تم جیسے موٹے کو کھا جانے کے باوجود میری بھوک نہ اترے گی"۔ آنگلو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے سامنے نظر آنے والے مکان کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ مکان کے ایک بڑے کمرے میں واقعی کھانا بھی موجود تھا اور پانی بھی۔ ان دونوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پانی پیا۔

" مجھے تو اب نیند آ رہی ہے۔ میں تو سو رہا ہوں۔ تم جا کر موتی پھول حاصل کرو جب واپس آؤ تو مجھے جگا دینا"۔ بانگلو نے نیند بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ وہیں فرش پر لیٹ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے زوردار خراٹوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

" میں بھی سو رہا ہوں۔ مجھے بھی نیند آ رہی ہے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ بھی وہیں فرش پر لیٹ کر سو گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے منہ سے بھی خراٹے بلند ہونے لگ گئے۔

ایک بڑے کمرے میں ایک خوبصورت تخت بچھا ہوا تھا۔ یہ تخت سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر نیلے رنگ کی ریشمی چادر بچھی ہوئی تھی۔ تخت پر ایک جادوگر بیٹھا ہوا تھا۔ اس جادوگر نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ جادوگر کے سر پر ہیروں کا تاج تھا اور اس نے اپنے گلے میں بھی ہیروں کے کئی ہار پہنے ہوئے تھے تخت کے سامنے مختلف رنگوں کے لباس پہنے کئی خوبصورت عورتیں ناچ رہی تھیں اور جادوگر بڑی دلچسپی سے انہیں ناچتے ہوئے دیکھ رہا تھا کہ اچانک تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو جادوگر بے اختیار چونک پڑا

اور سیٹی کی آواز سنتے ہی ناچتی ہوئی عورتیں بھی رک گئیں۔ جادوگر نے تالی بجائی تو عورتیں تیزی سے کمرے کے ایک دروازے سے باہر چلی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی فرش پھٹا اور سیاہ رنگ کا ایک لمبے قد کا آدمی باہر آگیا۔ اس آدمی کے چہرے پر پیشانی کے درمیان ایک آنکھ تھی جو گہرے سرخ رنگ کی تھی۔ اس آدمی نے سیاہ رنگ کا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس نے جادوگر کے سامنے اپنا سر جھکا دیا۔

" کیا بات ہے کورے۔ کیوں آئے ہو"۔ جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کورا جادوگر اعظم کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے"۔ آنے والے نے اسی طرح سر جھکائے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس طرح اچانک تمہاری آمد کیوں ہوئی ہے"۔ جادوگر نے کہا۔

" جادوگر اعظم۔ موتی پھول حاصل کرنے کے لئے دو بھائی جن کے نام آنگلو بانگلو ہیں۔ باغ رشک جہاں میں پہنچ گئے ہیں۔ سرخ پرندہ انہیں یہاں لے آیا ہے

اور اب وہ دونوں بھائی کھانا کھا کر سو رہے ہیں۔ جب وہ جاگیں گے تو وہ موتی پھول حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر انہوں نے موتی پھول حاصل کر لیا تو جادوگر اعظم کا جادو ختم ہو جائے گا"۔ اس ایک آنکھ والے سیاہ رنگ کے آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کس میں یہ جرأت ہے کہ وہ موتی پھول حاصل کر سکے۔ یہ دونوں کون ہیں، کیا وہ جادوگر ہیں"۔ جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں جادوگر اعظم۔ یہ دونوں احمق ہیں لیکن یہ اپنی حماقتوں کی وجہ سے کامیاب ہو جاتے ہیں اس لئے انہیں روکنا بے حد ضروری ہے"۔ اس آدمی نے جس کا نام کورا تھا، جواب دیا۔

" حماقتوں کی وجہ سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ حماقتوں کی وجہ سے تو ناکامی ہوتی ہے۔ کامیابی کیسے ہو سکتی ہے"۔ جادوگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی تو ان دونوں میں خاص بات ہے جادوگر اعظم"۔ کورے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہیں وہ دونوں۔ میں ابھی ان دونوں کو ہلاک کر دیتا ہوں"۔ جادوگر نے کہا۔

" اس وقت وہ طلسم سے باہر ہیں جادوگر اعظم۔ اس لئے آپ انہیں ہلاک نہیں کر سکتے البتہ جب وہ طلسم میں داخل ہوں گے تو آپ انہیں ہلاک کر سکتے ہیں لیکن آپ کا جادو ان پر اثر نہ کرے گا"۔ کورے نے کہا۔

" کیوں۔ میرا جادو ان پر اثر کیوں نہیں کرے گا"۔ جادوگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اس لئے کہ وہ دونوں احمق ہیں جادوگر اعظم، اور احمقوں پر جادو اثر نہیں کیا کرتا"۔ کورے نے جواب دیا۔

" اوہ، پھر مجھے کیا کرنا ہوگا"۔ جادوگر نے پریشان ہو کر پوچھا۔

" آپ سات طلسم کے دروازوں پر بہادروں کو کھڑا کر دیں جو اصل انسان ہوں۔ وہ انہیں لڑ کر ہلاک

کر سکتے ہیں"۔ کورے نے جواب دیا۔

" اچھا، ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ تم جا سکتے ہو"۔ جادوگر نے کہا تو کورا دوبارہ زمین میں غائب ہو گیا اور زمین برابر ہو گئی۔

جادوگر نے زور سے دو بار تالی بجائی تو کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک دیو جیسا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بھاری تلوار تھی۔ وہ جادوگر کے سامنے آ کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

" باگو۔ دو احمق آدمی موتی پھول حاصل کرنے باغ رشک جہاں میں پہنچ گئے ہیں چونکہ وہ احمق ہیں اس لئے ان پر جادو اثر نہیں کرتا لیکن میں انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ تم ہر طلسم کے دروازے پر اپنے دو دو آدمی کھڑے کر دو جیسے ہی وہ دونوں احمق طلسم میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ انہیں تلواروں سے ہلاک کر دو"۔ جادوگر نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا"۔ باگو نے جواب دیا۔

" جاؤ اور جب یہ دونوں ہلاک ہو جائیں تو مجھے اطلاع دے دینا"۔ جادوگر نے کہا تو باگو نے سلام کیا

اور پھر مڑ کر اسی دروازے سے باہر چلا گیا۔ اب جادوگر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ باگو اور اس کے طاقتور اور بہادر ساتھی ان دونوں احمقوں کا آسانی سے خاتمہ کر دیں گے۔

آنگلو بانگلو دونوں کی جب نیند پوری ہو گئی تو وہ دونوں اٹھ بیٹھے۔

" اب ہمیں موتی پھول حاصل کر لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم موتی پھول حاصل کرتے رہ جائیں اور سورج شہزادی ہمارے انتظار میں بوڑھی ہو جائے"۔ آنگلو نے کہا۔

" سورج کیسے بوڑھا ہو سکتا ہے احمق آنگلو۔ سورج بوڑھا نہیں ہوا کرتا"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ غروب تو ہو جاتا ہے بس اسے سورج کا بڑھاپا کہتے ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عقل نام کی کوئی چیز دی ہی نہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔

" اوہ اچھا۔ ہاں غروب تو ہو جاتا ہے۔ ٹھیک ہے چلو اٹھو"۔ بانگو نے کہا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر اس مکان سے نکلے اور سرخ پرندے کے کہنے کے مطابق آگے چلنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑا ہی دور گئے تھے کہ انہیں دور سے ایک اونچی فصیل نما دیوار نظر آنے لگ گئی جس کے درمیان ایک بڑا سا پھاٹک تھا۔ اس پھاٹک کا رنگ سیاہ تھا۔ اس کے اوپر پہلا طلسم کے الفاظ موٹے موٹے لکھے ہوئے تھے۔

" تو یہ پہلا طلسم ہے"۔ آنگو نے کہا اور بانگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ چلتے رہے لیکن ابھی وہ پھاٹک سے کچھ فاصلے پر تھے کہ اچانک پھاٹک کھلا اور دو دیو جیسے آدمی ہاتھوں میں بھاری تلواریں اٹھائے باہر نکلے اور پھاٹک کے دونوں اطراف میں کھڑے ہو گئے۔ پھاٹک دوبارہ بند ہو گیا تھا۔

" یہ ہماری حفاظت کے لئے آئے ہیں۔ دیکھتے نہیں ان کے پاس تلواریں ہیں تاکہ دشمن اگر ہم پر حملہ کرے تو یہ ان تلواروں سے ہماری حفاظت کر

سکیں"۔ آنگلو نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو آنگلو۔ چونکہ ہماری شادی سورج شہزادی سے ہونی ہے اس لئے ہماری حفاظت کے لئے شہزادی نے انہیں بھیجا ہوگا"۔ بانگلو نے اپنا چھوٹا سا سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ خبردار اگر تم آگے بڑھے تو تمہاری گردنیں علیحدہ کر دیں گے"۔ اچانک ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا۔

" گردنیں علیحدہ کر دو گے۔ کر دو ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم گردنیں دوبارہ اٹھا کر اپنے جسموں پر رکھ لیں گے"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم احمق ہو۔ جب تم ہلاک ہو جاؤ گے تو پھر گردنیں کیسے واپس اپنے جسموں پر رکھو گے"۔ دونوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کمال ہے۔ بظاہر تو تم بڑے طاقتور نظر آ رہے ہو لیکن کیا تم میں اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ تم اپنی

گردنیں اٹھا سکو"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہم اپنی گردنوں کی بات نہیں کر رہے، تمہاری گردنوں کی بات کر رہے ہیں"۔ ان دونوں نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ہماری گردنیں۔ ہماری گردنوں کو کیا ہوا ہے۔ وہ تو صحیح سلامت ہیں"۔ ان دونوں نے بے اختیار اپنی گردنوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" جب ہم تلواریں چلائیں گے تو تمہاری گردنیں کٹ جائیں گی"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

" تلوار چلاؤ گے۔ کیا مطلب کیا تمہاری تلواریں چلتی ہیں لیکن نہ ان کے پیر ہیں اور نہ ہی ان میں پہیئے لگے ہوئے ہیں پھر کیسے چلتی ہیں"۔ بانگلو نے حیران ہو کر کہا تو وہ دونوں اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جیسے ان کا واسطہ پاگلوں سے پڑ گیا ہو۔

" میں کہہ رہا ہوں واپس جاؤ۔ تم پہلے طلسم میں داخل بھی نہیں ہو سکتے"۔ ایک نے کہا۔

" کیوں نہیں ہو سکتے۔ وجہ بیان کرو"۔ آنگلو نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس نے کیا وجہ بیان کرنی ہے۔ یہ تو احمق ہے"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم خود احمق ہو۔ سنو یہ دروازہ صرف اس صورت کھل سکتا ہے جب اس پر انسانی خون لگایا جائے اور جب تک دروازہ نہ کھلے تم دونوں اندر داخل نہیں ہو سکتے"۔ ان دونوں نے جواب دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسانی خون دروازہ کھول دے۔ انسانی خون کے تو ہاتھ ہوتے ہی نہیں کہ وہ دروازے کو دھکیل کر کھول سکیں"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بانگو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہ طلسمی دروازہ ہے۔ اس لئے یہ انسانی خون لگنے سے کھل سکتا ہے۔ ان دونوں نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" نہیں کھل سکتا"۔ آنگو بانگو بھی ضد پر اتر آئے۔

" کھل سکتا ہے"۔ ان دونوں چوکیداروں نے اور زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" نہیں کھل سکتا"۔ آنگو بانگو نے بھی ان دونوں

سے زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان "کھل سکتا ہے" اور "نہیں کھل سکتا" کی گردان شروع ہو گئی۔

"اچھا دیکھو۔ کیسے نہیں کھل سکتا"۔ ایک چوکیدار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تلوار سے اپنے بازو پر زخم ڈالا اور زخم سے نکلنے والا خون اس نے پھاٹک پر چھڑک دیا۔ اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دروازہ کھل گیا اور جیسے ہی دروازہ کھلا ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا جانور باہر آیا۔ اس کے چار بڑے اور لمبے لمبے ہاتھ تھے۔ اس جانور نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ان دونوں دیوہیکل آدمیوں کی گردنیں پکڑیں اور دوسرے لمحے وہ انہیں یکے بعد دیگر سالم ہی اپنے منہ میں ڈال کر نگل گیا اور پھر جیسے ہی اس نے ان دونوں کو کھایا ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ جانور غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ پھاٹک اور وہ دیوار بھی غائب ہو گئی۔

"یہ کیا ہو گیا ہے بانگو"۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دھماکے ہوئے ہیں ہمارے استقبال کے لئے۔ آؤ"۔ بانگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ آنگلو بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھا۔

" مبارک ہو آنگلوبانگلو۔ تم دونوں نے پہلا طلسم ختم کر دیا ہے"۔ اچانک ایک طرف گھاس سے آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ گھاس پر ایک سبز رنگ کا بڑا سا اڑنے والا کیڑا بیٹھا ہوا اپنے پر ہلا رہا تھا۔

" ارے۔ کیا تم بول رہے ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ہاں۔ میں بول رہا ہوں۔ میرا نام گھاسو ہے۔ میں گھاس کا شہزادہ ہوں۔ یہ طلسم صرف اسی صورت میں ختم ہو سکتا تھا کہ اس طلسم میں موجود جانور دو قوی ہیکل آدمیوں کو زندہ نگل لے اور وہ دونوں آدمی ایسے ہوں جن کا تعلق جادوگر سے ہو۔ باہر کی دنیا سے نہ ہو اور پھر ان میں سے ایک اپنی مرضی سے اس پہلے طلسم کے دروازے پر اپنا خون ڈالے۔

جادوگر نے تمہیں ہلاک کرنے کے لئے یہ دونوں آدمی بھیجے تھے لیکن یہ اس وقت تک تم پر حملہ نہ کر سکتے تھے جب تک تم اس دروازے کو پار نہ کرو۔ اس لئے جب تم نے ان سے تکرار کی تو انہوں نے غصے میں آ کر اپنا خون دروازے پر ڈال دیا جس سے اس جانور کو موقع مل گیا اور وہ ان دونوں کو کھا گیا اور اس طرح یہ پہلا طلسم ختم ہو گیا لیکن ابھی چھ طلسم باقی ہیں۔ تم آگے جاؤ گے تو دوسرا طلسم نظر آئے گا"۔ اس کیڑے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اڑتا ہوا دور چلا گیا اور ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"کمال ہے۔ یہ تھا طلسم۔ ہونہہ، ہمیں خواہ مخواہ اس باکوبونے اور سرخ پرندے نے ڈرا دیا تھا۔ میں ایک مکا مار کر اس طلسم کا خاتمہ کر دیتا"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ پہلا طلسم تھا مطلب ہے طلسموں کا بچہ۔ آؤ آگے چلیں"۔ آنگلو نے کہا اور وہ دونوں آگے بڑھتے چلے گئے۔ کچھ دور جانے کے بعد انہیں ایک بار پھر ایک اونچی دیوار نظر آنے لگ گئی۔ اس دیوار میں

بھی ایک بڑا سا پھاٹک تھا لیکن یہ پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اس پر دوسرا طلسم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ پھاٹک کی دوسری طرف ایک اونچا مینار تھا جس کی چوٹی پر ایک سیاہ رنگ کا ڈبہ اس قدر تیزی سے گھوم رہا تھا کہ اس قدر تیزی سے کوئی لٹو بھی نہ گھومتا ہوگا۔

" ارے۔ یہ ڈبہ کیوں گھوم رہا ہے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اسے چکر آ رہے ہیں اور چکر اس وقت آتے ہیں جب پیٹ خالی ہو۔ مجھے بھی جب بھوک لگ رہی ہو تو چکر آنا شروع ہو جاتے ہیں"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنی مثال دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو اس مینار کو بھوک لگی ہے لیکن یہ تو مینار ہے یہ کیا کھاتا ہوگا"۔ آنگلو نے کہا۔

" اینٹ پتھر کھاتا ہوگا اور کیا کھانا ہے اس نے"۔ بانگلو نے جواب دیا۔ اس دوران وہ دونوں پھاٹک سے اندر داخل ہو چکے تھے لیکن جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئے اچانک دونوں اطراف سے تلواروں

سے مسلح دو قوی ہیکل آدمی نمودار ہوئے اور انہوں نے اچانک ان دونوں پر تلواروں سے حملہ کر دیا۔

" ارے ارے۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"۔ ان دونوں نے انہیں تلواریں لہراتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا تو وہ دونوں رک گئے۔

" ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ ان دونوں حملہ آوروں نے چیختے ہوئے کہا۔

" وہ کیوں۔ ہم نے کیا قصور کیا ہے۔ ہم تو سورج شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم موتی پھول حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ ان دونوں نے چیخ کر کہا۔

" ہاں۔ وہ تو ہم نے حاصل کرنا ہے تاکہ ہماری سورج شہزادی سے شادی ہو سکے لیکن تمہیں کیا اعتراض ہے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ ان دونوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے واقعی تلواروں سے ان پر حملہ کر دیا۔

" بھاگو"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے آگے بھاگ

پڑا۔ چونکہ اس کا قد لمبا تھا اس لئے اس کی ٹانگیں بھی لمبی تھیں اس لئے وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا تیزی سے بھاگتا ہوا مینار کے قریب پہنچ گیا جبکہ موٹا بانگو ظاہر ہے اس قدر تیزی سے نہ بھاگ سکتا تھا اس لئے اس نے جب تیزی سے بھاگنے کی کوشش کی تو اس کی ٹانگیں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں اور وہ منہ کے بل نیچے زمین پر جا گرا لیکن اس کے اس طرح گرنے سے ان دونوں حملہ آوروں کی تلواریں ایک دوسرے سے پوری قوت سے ٹکرا گئیں اور چونکہ ان دونوں نے حملہ اپنی پوری قوت سے کیا تھا اس لئے دونوں تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نہ صرف کٹ گئیں بلکہ جھٹکا لگنے سے ان دونوں کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گریں۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ ہماری تلواریں تو ٹوٹ گئیں۔ اب کیا کریں"۔ ان دونوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے بانگو تیزی سے اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اس کو پکڑتے وہ دوڑتا ہوا مینار کے قریب پہنچ گیا جہاں آنگو کھڑا تھا۔ دونوں حملہ آور

بھی انہیں پکڑنے کے لئے ان کے پیچھے بھاگ پڑے۔
" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یبنار کو بھوک لگی ہوئی ہے اور بھوکے کو کھانا کھلانا ثواب ہے"۔ اچانک آنگلو نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار رک گئے۔

" کس کو بھوک لگی ہے"۔ ان دونوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

" یبنار کو۔ دیکھتے نہیں اس کا سر چکرا رہا ہے"۔ آنگلو نے کہا تو وہ دونوں اس کی حماقت پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" ارے۔ یہ تو واقعی احمق ہیں۔ پکڑو انہیں اور ہلاک کر دو"۔ ان میں سے ایک نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ دوسرا آدمی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔

" ارے رے۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"۔ آنگلو بانگلو نے چیختے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ تو انہیں ہلاک کرنا چاہتے تھے اس لئے وہ کیسے رک سکتے تھے اور جب وہ نہیں رکے تو آنگلو بانگلو ان دونوں سے بچنے کے لئے

تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر مینار کے اونچے چبوترے پر پہنچ گئے۔

" نیچے اترو۔ جلدی نیچے اترو"۔ ان دونوں نے سیڑھیوں کے قریب رک کر کہا۔

" ہم کیوں اتریں۔ ہم تو بھوکے کو کھانا کھلا رہے ہیں۔ ہم تو ثواب کا کام کر رہے ہیں"۔ آنکلو نے کہا۔

" تم نہیں اترتے۔ اچھا میں دیکھتا ہوں کہ کیسے نہیں اترتے"۔ ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کمر سے بندھا ہوا تیزدھار خنجر نکالا اور پوری قوت سے آنکلو پر کھینچ مارا۔ آنکلو تیزی سے ایک طرف ہٹا تو خنجر پوری قوت سے مینار سے ٹکرایا اور ایک زوردار کڑاکا ہوا اور مینار میں سے بجلی کی لہریں سی نکل کر ان دونوں حملہ آوروں پر پڑیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہوگئے۔ ان کے جسم جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکے تھے۔

" دیکھا تم بھوکے کو کھانا نہیں کھلانے دے رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں سزا دی ہے"۔ آنکلو

نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا جبکہ بانگلو نے جھک کر
چبوترے پر گر جانے والا خنجر اٹھا لیا۔
" پہلے اس مینار کا منہ تو کھول لیں۔ پھر ہی یہ
کھانا کھا سکتا ہے"۔ بانگلو نے کہا۔
" ارے ہاں۔ اس کا تو منہ بھی بند ہے۔ یہ کھائے
گا کہاں سے"۔ آنگلو نے بھی پریشان ہو کر کہا۔
" میں کھولتا ہوں اس کا منہ"۔ بانگلو نے کہا او
اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے خنجر مینار
مارا۔ دوسرے لمحے کڑاکا ہوا اور اوپر گھومتے ہوئے
ڈبے سے بجلیاں چاروں طرف گریں۔ جہاں جہاں
بجلیاں گریں وہاں وہاں زمین جل کر کوئلے کی طرح
سیاہ ہو گئی۔
" ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ منہ تو سر کے نچلے حصے
پر ہوتا ہے۔ تم اس کے پیٹ میں خنجر مار رہے ہو
مجھے دکھاؤ خنجر۔ میرا قد لمبا ہے میں اس کا منہ کھولتا
ہوں"۔ آنگلو نے بانگلو کے ہاتھ سے خنجر لیتے ہوئے کہا
اور پھر اس نے ہاتھ اونچا کیا لیکن اس کا ہاتھ اس
ڈبے کے قریب نہ جا سکا۔

" تم نیچے بیٹھ جاؤ بانگلو۔ میں تمہارے کاندھوں پر چڑھ جاتا ہوں۔ پھر تم کھڑے ہو جانا۔ پھر میں اس مینار کا منہ کھول دوں گا"۔ آنگلو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک ہے"۔ بانگلو نے بھی رضامندی ظاہر کر دی اور پھر وہ نیچے بیٹھ گیا تو آنگلو اس کے کاندھوں پر چڑھ گیا۔

" اب اٹھو"۔ آنگلو نے ایک ہاتھ سے بانگلو کا چھوٹا سا سر مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔ بانگلو ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" واہ۔ واہ۔ اب میرا ہاتھ اس بھوکے مینار کے منہ تک پہنچ گیا ہے"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر والا ہاتھ اونچا کیا لیکن اسی لمحے بانگلو نے حرکت کی تو آنگلو کے ہاتھ سے بانگلو کا سر چھوٹ گیا اور وہ نیچے گرنے لگا تو وہ اپنے آپ کو گرنے سے بچانے کے لئے جلدی سے آگے کو جھکا اور مینار کو پکڑنے کی کوشش کی تو اس کا خنجر والا

ہاتھ اس گھومتے ہوئے ڈبے پر پڑا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور آنگلو کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا تھا اور اس جھٹکے کی وجہ سے وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور اچھل کر پشت کے بل نیچے زمین پر جا گرا۔ اس کے گرنے کی وجہ سے بانگلو کا توازن بھی خراب ہو گیا اور وہ بھی چیختا ہوا پشت کے بل چبوترے سے نیچے زمین پر جا گرا۔ چند لمحوں تک تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے جان نکل گئی ہو۔

" مبارک ہو آنگلو بانگلو۔ تم نے دوسرا طلسم بھی ختم کر دیا"۔ اچانک ان دونوں کے کانوں میں اسی گھاس شہزادے گھاسو کی آواز پڑی تو وہ دونوں اپنی تکلیف بھول کر تیزی سے اٹھ بیٹھے۔

" ارے۔ یہ کیا۔ یہ مینار کہاں گیا۔ ارے وہ دروازہ بھی غائب ہے۔ یہ کیا ہوا ہے"۔ ان دونوں نے اٹھتے ہی حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو میں تمہیں مبارکباد دے رہا ہوں"۔ اس گھاسو کی آواز سنائی دی۔

" ارے تم ہو کہاں۔ نظر کیوں نہیں آ رہے"۔ آنگلو نے کہا تو ایک طرف سے گھاس سے وہ کیڑا اڑا اور ان دونوں کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

" ہاں اب بتاؤ۔ یہ سب کیا ہوا ہے وہ بھوکا مینار کہاں گیا"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم نے اس کا منہ کھول دیا ہوگا اس لئے وہ کھانا کھانے چلا گیا ہوگا اور مجھے بھی اب بھوک لگ گئی ہے"۔ گھاسو کے بولنے سے پہلے ہی بانگلو بول پڑا۔

" سنو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم نے کس طرح دوسرا طلسم ختم کر دیا ہے۔ یہ طلسم اس صورت میں ختم ہو سکتا تھا کہ اگر کوئی آدمی جس کا تعلق چبوترے سے قائم رہے اور وہ خنجر کو اس گھومتے ہوئے ڈبے پر اس طرح مارے کہ اس کا دوسرا ہاتھ مینار پر ٹکا ہوا ہو تو یہ طلسم ختم ہو سکتا ہے لیکن ظاہر ہے اتنا لمبا کوئی آدمی ہو ہی نہیں سکتا تھا اور پھر اگر دور سے خنجر مارا جاتا تو ڈبے میں سے بجلیاں نکل کر اس پر گرتیں اور وہ جل کر راکھ ہو جاتا جس طرح یہ دونوں حملہ آور ہلاک ہو گئے لیکن تم نے یہ طلسم اس لئے فتح کر

لیا کہ تم دوسرے کے کاندھے پر چڑھ کر کھڑے ہو گئے اس طرح تمہارا تعلق بہرحال چبوترے سے قائم رہا۔ پھر جب تم گرنے لگے تو تم نے ایک ہاتھ سہارے کے لئے مینار پر رکھ دیا اور تمہارے دوسرے ہاتھ میں خنجر پکڑا ہوا تھا وہ اس ڈبے پر لگ گیا۔ اس طرح دوسرا طلسم بھی ختم ہو گیا۔ جو ویسے کبھی ختم نہ ہو سکتا تھا"۔ گھاسو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ یہ کوئی طلسم تھا۔ ہم سمجھے تھے کہ مینار بھوکا ہے اس لئے اس کا سر چکرا رہا ہے۔ ہم تو اس کا منہ کھول رہے تھے"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اب تم آگے جاؤ گے تو تمہیں تیسرا طلسم ملے گا"۔ گھاسو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" آنگو بھائی۔ مجھے تو بھوک لگ گئی ہے"۔ بانگو نے کہا۔

" ہاں۔ بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔ آؤ آگے

چلیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تیسرا طلسم کھانے کا بنا ہوا ہوگا اور ہم اطمینان سے اسے کھا لیں گے"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو خوش ہو گیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں ایک خوبصورت بارہ دری نظر آئی۔ جس کے درمیان ایک تخت بچھا ہوا تھا اور اس پر ایک انتہائی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس بارہ دری کے اوپر " تیسرا طلسم" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

" ارے واہ۔ دیکھو واقعی تیسرا طلسم کھانے کا ہے۔ یہ خوبصورت لڑکی ہمارے لئے کھانا لے کر بیٹھی ہے"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو بانگلو بھی خوش ہو گیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس بارہ دری کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی وہ بارہ دری کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک ایک طرف سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں تیزی سے مڑے تو انہوں نے ویسے ہی دو دیوہیکل آدمیوں کو ہاتھوں میں تلواریں لہراتے اپنی طرف آتے دیکھا جیسے آدمی انہیں پہلے اور دوسرے طلسم میں ملے تھے۔

"یہ پھر آ گئے ہیں"۔ آنگو نے پریشان ہو کر کہا۔
"آنے دو۔ مجھے بھوک لگی ہے میں انہیں کہوں گا
کہ یہ جائیں اور کھانا لے کر آئیں۔ اس لڑکی کے
پاس شاید تھوڑا کھانا ہو"۔ بانگو نے بڑے اطمینان
بھرے لہجے میں کہا۔ ان دونوں آدمیوں نے قریب
کر چیختے ہوئے اور انتہائی خوفناک انداز میں ان پر
تلواروں سے حملہ کر دیا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ہمیں بھوک
لگی ہے ہم کھانا کھانے آئے ہیں"۔ ان دونوں نے
تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا لیکن انہوں نے
ان کی کوئی بات سنے بغیر مڑ کر ایک بار پھر ان پر
حملہ کر دیا تو وہ دونوں ان سے بچنے کے لئے تیزی سے
بارہ دری پر چڑھ گئے۔ لیکن جیسے ہی وہ بارہ دری پر
چڑھے ان کے جسموں کو ایک زوردار جھکا لگا اور وہ
دونوں کسی پرندے کی طرح اڑتے ہوئے کافی دور
زمین پر جا گرے۔ ان دونوں کے منہ سے بے اختیار
چیخیں نکل گئیں۔ ان پر حملہ کرنے والے انہیں گرتے
دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف تلواریں لہراتے ہوئے

دوڑ پڑے۔

" ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ ہم تو بھوکے ہیں"۔ ان دونوں نے انہیں دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھ کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی تکلیف بھول گئے تھے۔

" یہ ظالم ہیں آنگلو۔ بھوکوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو مارو"۔ بانگلو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر زمین پر پڑا ہوا ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے لمحے پتھر اڑتا ہوا حملہ آوروں کی طرف بڑھا تو وہ دونوں تیزی سے ایک طرف ہو گئے اور بانگلو کا پوری قوت سے پھینکا ہوا پتھر ایک زوردار دھماکے سے بارہ دری کے ایک ستون سے ٹکرایا تو بارہ دری کی چھت سے یکلخت دو خنجر نکلے اور اڑتے ہوئے سیدھے ان کی طرف بڑھے لیکن اب یہ ان دونوں حملہ آوروں کی بدقسمتی کہ وہ دونوں ان خنجروں کی سیدھ میں آ گئے اور خنجر ان دونوں کی پشت میں گھستے چلے گئے اور وہ دونوں ہی آنگلو بانگلو کے قریب چیختے ہوئے زمین پر گرے۔ ان

کے ہاتھ سے تلواریں نکل کر دور جا گریں اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہوگئے۔ وہ مر چکے تھے۔

" ارے واہ۔ دیکھا اس بارہ دری کو غصہ آگیا ہے کہ یہ دونوں بھوکوں پر حملہ کر رہے تھے"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" غصہ تو آنا تھا کیونکہ میں نے پتھر مار کر بارہ دری کا غصہ بیدار کر دیا ہے ورنہ بارہ دری کو غصہ ہی نہ آ رہا تھا"۔ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" تم نے بارہ دری کو پتھر کیوں مارا تھا۔ اگر پتھر اندر بیٹھی ہوئی اس لڑکی کو لگ جاتا تو پھر ہمیں کھانا کون کھلاتا"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہم خود کھا لیتے"۔ بانگلو نے جواب دیا تو آنگلو اسے غصے سے گھورتا ہوا بارہ دری کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ لڑکی بارہ دری کے درمیان تخت پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں جب اس کے قریب پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ لڑکی اصل ہنیں تھی بلکہ پتھر کی بنی ہوئی تھی۔

" ارے غضب ہو گیا بانگلو نامراد۔ تم نے غضب

کر دیا"۔ آنگلو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا کیا ہے میں نے اور یہاں تو کہیں کھانا بھی نظر نہیں آ رہا"۔ بانگلو نے کہا۔

"تم نے بارہ دری کو پتھر مارا تھا۔ اس لئے یہ لڑکی پتھر بن گئی ہے۔ اس لئے اب کھانا بھی نہیں مل سکے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

"ارے احمق آنگلو۔ تو پھر کیا ہوا۔ اگر پتھر مارنے سے یہ پتھر کی ہو گئی ہے تو میں اسے تھپڑ مار دیتا ہوں اور تھپڑ چونکہ اصلی ہاتھ سے لگے گا اس لئے یہ اصل ہو جائے گی"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آنگلو کوئی جواب دیتا بانگلو نے ہاتھ گھما کر پوری قوت سے اس لڑکی کے چہرے پر تھپڑ مار دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہاتھ پکڑ کر بری طرح چیخنے لگا کیونکہ پتھر کی بنی ہوئی لڑکی کو تھپڑ مارنے سے اس کے ہاتھ پر چوٹ لگ گئی تھی۔ لیکن اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ بارہ دری اور وہ لڑکی سب کچھ غائب ہو گیا۔

"ارے یہ کیا ہوا"۔ دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

" مبارک ہو آنگلو بانگلو۔ تم نے تیسرا طلسم بھی ختم کر دیا"۔ اچانک اسی گھاس کے کیڑے جس کا نام گھاسو تھا کی آواز سنائی دی۔

" ارے ارے۔ کون ہو تم۔ تم اچھے گھاسو ہو جو ہر بار ہمیں مبارکباد دینے آ جاتے ہو"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" میرے ہاتھ پر چوٹ لگ گئی ہے اور یہ گھاسو ہمدردی کرنے کی بجائے الٹا مبارکباد دے رہا ہے۔ ہونہہ۔ یہ تو ظالم ہے ظالم"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اسی لمحے گھاسو اڑتا ہوا ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

" سنو۔ تیسرا طلسم اس وقت ختم ہو سکتا تھا جب پہلے کوئی اس کے ستون پر پتھر مارے لیکن پتھر لگتے ہی چھت سے خنجر نکلتے ہیں اور پتھر مارنے والے کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ تم نے پتھر مارا لیکن خنجر تمہیں لگنے کی بجائے تم پر حملہ کرنے والوں کو لگ گئے اور وہ ہلاک ہو گئے۔ پھر جب تک کوئی آدمی اس پتھر کی لڑکی کو تھپڑ نہ مارتا، طلسم ختم نہ ہو سکتا تھا اور کوئی

احمق ایک پتھر کی لڑکی کو تھپڑ کیوں مارتا۔ اس لئے طلسم ختم نہ ہو سکتا تھا لیکن تم نے تھپڑ مار دیا اور طلسم ختم ہو گیا۔ مبارک ہو"۔ گھاسو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" ارے طلسم تو ختم ہو گیا لیکن میری بھوک تو ختم نہیں ہوئی اور یہاں کھانا بھی نہیں ہے۔ اس گھاسو کو بتانا چاہیئے تھا کہ کھانا کہاں سے مل سکتا ہے"۔ بانگلو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

" چلو پھر آگے چلیں۔ کہیں نہ کہیں تو کھانا مل ہی جائے گا۔ مجھے بھی بھوک لگی ہے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

جادوگر اعظم اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا سا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اسے آتا دیکھ کر جادوگر بے اختیار چونک پڑا۔

" سٹاکو سلام کرتا ہے جادوگر اعظم"۔ اس بوڑھے نے جادوگر کے سامنے پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" سٹاکو تم کیسے آئے ہو۔ بیٹھو تم تو میرے خاص شاگرد ہو تمہیں کیا تکلیف پہنچی ہے کہ تمہیں اس طرح میرے پاس آنا پڑا"۔ جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ایک خاص خبر لے کر آیا ہوں جادوگر اعظم"۔ بوڑھے سٹاکو نے ایک کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کونسی خبر"۔ جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

" آپ کو ایک آنکھ والے غلام کورا نے اطلاع دی تھی کہ دو احمق آدمی موتی پھول حاصل کرنے کے لئے آ رہے ہیں"۔ بوڑھے سٹاکو نے بتایا۔

" ہاں۔ اور میں نے بہادروں کے سردار باگو کو بلا کر حکم دے دیا تھا کہ وہ ہر طلسم کے دروازے پر اپنے دو بہادر کھڑے کر دے جو انہیں ہلاک کر دیں۔ وہ اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے"۔ جادوگر نے جواب دیا۔

" یہی بات بتانے تو میں حاضر ہوا ہوں کہ وہ دونوں ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے یکے بعد دیگرے تین طلسم ختم کر دیئے ہیں اور اب وہ چوتھے طلسم کی طرف بڑھ رہے ہیں"۔ بوڑھے سٹاکو نے کہا تو جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس میں یہ جرأت ہے کہ

وہ ایک طلسم بھی ختم کر سکے اور تم کہہ رہے ہو کہ تین طلسم ختم ہو گئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" وہ دونوں احمق ہیں جادوگر اعظم۔ وہ ایسی حماقتیں کرتے ہیں کہ طلسم ختم ہو جاتے ہیں۔ آپ خود دیکھ لیں"۔ بوڑھے سٹاکو نے کہا تو جادوگر نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ ان احمقوں نے نہ صرف باگو کے بہادروں کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ اپنی حماقتوں کی وجہ سے تین طلسم بھی ختم کر دیئے ہیں"۔ جادوگر نے کہا۔

" اسی لئے میں حاضر ہوا ہوں جادوگر اعظم کہ انہیں اگر روکا نہ گیا تو یہ سارے طلسم ختم کر دیں گے اور موتی پھول لے جائیں گے اور اگر یہ موتی پھول لے گئے تو پھر آپ کا جادو ختم ہو جائے گا اور آپ اور ہم سب ختم ہو جائیں گے۔ چونکہ یہ دونوں

احمق ہیں اس لئے ان پر جادو بھی اثر نہیں کر سکتا ہمیں انہیں روکنے کے لئے کوئی خاص ترکیب استعمال کرنی پڑے گی"۔ بوڑھے ستاکو نے کہا۔

" ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ستاکو۔ لیکن میری سمجھ میں تو کوئی ترکیب نہیں آ رہی۔ کاش یہ احمق نہ ہوتے تو میں ایک لمحے میں ان پر جادو کرکے انہیں ہلاک کر دیتا"۔ جادوگر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے ایک ترکیب سوچی ہے جادوگر اعظم"۔ بوڑھے ستاکو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کونسی ترکیب۔ جلدی بتاؤ"۔ جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

" ان دونوں نے تین طلسم ختم کر دیئے ہیں اور باقی چار طلسم رہ گئے ہیں۔ اگر یہ چاروں طلسم علیحدہ علیحدہ رہے تو یہ ایک ایک کرکے ان چاروں طلسموں کو بھی ختم کر دیں گے۔ کیوں نہ باقی بچ جانے والے چاروں طلسموں کو اکٹھا کر دیا جائے۔ پھر یہ انہیں ختم نہ کر سکیں گے اور خود ہلاک ہو جائیں گے"۔ بوڑھے ستاکو نے کہا تو جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔

" ارے ہاں۔ واقعی یہ بہترین ترکیب ہے۔ تم نے ٹھیک کہا ہے۔ جب چار طلسم اکٹھے ہو جائیں تو وہ بے حد طاقتور ہو جائیں گے"۔ جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" لیکن جادوگراعظم۔ جادو کے قانون کے مطابق ان چاروں طلسموں کو اکٹھا کرنے کی صورت میں ان کے خاتمے کی شرط ایک رکھنا پڑے گی اور وہ شرط ہم نئی بنا سکتے ہیں ایسی شرط جسے کسی صورت بھی پورا نہ کیا جا سکے"۔ بوڑھے ستاکو نے کہا۔

" ہاں۔ یہ بات تو ہے لیکن تم خود بتا رہے ہو کہ یہ احمق ہیں اور حماقت میں شرط پوری کر لیتے ہیں اور میں نے بھی یہی دیکھا ہے"۔ جادوگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ شرط رکھی جا سکتی ہے کہ ان طلسموں کو کوئی عورت ختم کر سکتی ہے۔ مرد نہیں کر سکتا اور یہ دونوں چونکہ مرد ہیں اس لئے یہ اسے فتح نہ کر سکیں گے"۔ بوڑھے ستاکو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ واہ واقعی یہ شرط تو پوری نہ ہو سکے

گی۔ بہت خوب۔ تم نے ٹھیک سوچا ہے"۔ جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ فوراً باقی ان چاروں طلسموں کو اکٹھا کرکے ان کے لئے یہ شرط رکھ دیں اور مجھے اجازت دیں"۔ بوڑھے سٹاکو نے کہا تو جادوگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بوڑھا سٹاکو اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر سلام کرکے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے یقین ہو کہ اس شرط کو اب یہ دونوں احمق کسی طرح بھی پوری نہ کر سکیں گے۔

آنگو بانگو تیسرا طلسم ختم کرنے کے بعد آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک ان کے کانوں میں سرخ پرندے کی آواز پڑی تو وہ دونوں بے اختیار چونک کر رک گئے۔ اسی لمحے آسمان سے سرخ پرندہ اڑتا ہوا آیا اور ان کے سامنے ایک درخت کی شاخ پر بیٹھ گیا۔

" آنگو بانگو۔ میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ جادوگر نے باقی چار طلسموں کو اکٹھا کر دیا ہے اور ان کو فتح کرنے کے لئے ایک ایسی شرط رکھی ہے جو تم دونوں کسی طرح بھی پوری نہیں کر سکتے۔ اس لئے تم اگر چاہو تو میں تمہیں واپس دنیا میں کہیں بھی پہنچا سکتا ہوں ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے"۔ سرخ پرندے نے

کہا۔

" ہمیں طلسموں سے کیا مطلب۔ ہم نے تو موتی پھول حاصل کرنا ہے تاکہ سورج شہزادی سے شادی کر سکیں"۔ آنکلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب تک تم تمام طلسم ختم نہ کر دو۔ تم موتی پھول حاصل ہنیں کر سکتے"۔ سرخ پرندے نے کہا۔

" کیوں ہنیں کر سکتے۔ ہم ضرور کریں گے"۔ آنکلو بانکلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے"۔ سرخ پرندے نے جواب دیا اور اڑنے کے لئے اس نے پر کھولنے شروع کر دیئے۔

" ارے ارے۔ یہ تو بتا دو کہ شرط کونسی ہے"۔ آنکلو نے کہا۔

" ہنیں یہ بتانے کی مجھے اجازت ہنیں ہے ورنہ میں ابھی جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ بہرحال یہ شرط ایسی ہے جسے تم کسی صورت بھی پوری ہنیں کر سکتے"۔ سرخ پرندے نے کہا اور پھر اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" ہونہہ۔ سورج شہزادی سے شادی کرنے کے لئے ہم ہر شرط پوری کر دیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" مجھے تو بھوک لگی ہے اس لئے تم شرطوں کو چھوڑو اور کھانے کا بندوبست کرو"۔ بانگلو نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" تم یہاں موجود گھاس کھانا شروع کر دو اور بتاؤ میں کیا کروں"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" واہ۔ میں کیوں کھاؤں گھاس۔ میں گدھا تو نہیں ہوں۔ میں تو شیر ہوں شیر اور شیر گھاس نہیں کھایا کرتے۔ تم کھاؤ گھاس"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔ شیر تم جیسے موٹے نہیں ہوتے کہ دوڑ بھی نہ سکیں۔ وہ میری طرح دبلے پتلے ہوتے ہیں تاکہ ہرنوں کے پیچھے بھاگ سکیں۔ اس لئے شیر میں ہوں۔ تم گدھے ہو کیونکہ گدھے موٹے ہوتے ہیں اس لئے تمہیں اب گھاس ہی کھانا پڑے گی البتہ میں گوشت کھاؤں گا"۔ آنگلو نے کہا اور پھر اسی طرح ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابھی انہوں نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک وہ ایک

باغ میں پہنچ گئے جس کے درمیان ایک خوبصورت عمارت تھی اور اس عمارت پر لکھا ہوا تھا۔ چوتھا، پانچوں، چھٹا اور ساتواں طلسم اور اس عمارت پر اس طرح تیز روشنی کی گئی تھی جیسے شادی والے گھر پر تیز روشنی کی جاتی ہے۔ ہر طرف قندیلیں جل رہی تھیں۔

" ارے یہ تو شادی والا گھر ہے۔ کس کی شادی ہو رہی ہے"۔ آنگو نے چونک کر کہا۔

" یہ شادی والا گھر میرے لئے سجایا گیا ہے کیونکہ سورج شہزادی سے میری شادی ہوگی"۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ ہم دونوں کے لئے سجایا گیا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ سورج شہزادی تو یہاں نہیں ہے اور بغیر دولہن کے شادی ہو ہی نہیں سکتی"۔ آنگو نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ ہم سورج شہزادی کو یہاں بلا لیتے ہیں۔ اب گھر تو سج ہی گیا ہے۔ شادی بھی کر لیں گے پھر موتی پھول حاصل کرتے رہیں گے"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"لیکن سورج شہزادی کو کیسے بلائیں۔ یہ بات سوچنے کی ہے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتے اچانک ایک آدمی اس گھر سے نکلا اور دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔

"ارے ارے۔ کون ہو تم اور کہاں بھاگے آ رہے ہو"۔ آنگلو بانگلو نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"میں سورج شہزادی سے شادی کرنے جا رہا ہوں کیونکہ میں نے موتی پھول حاصل کر لیا ہے"۔ اس آدمی نے رک کر کہا۔

"ارے تم نے کیسے حاصل کر لیا ہے۔ دکھاؤ ہمیں۔ ابھی تو سارے طلسم ختم نہیں ہوئے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ دیکھو موتی پھول۔ دیکھو اس میں سے موتی نکل رہے ہیں یا نہیں"۔ اس آدمی نے اپنی جیب سے ایک خوبصورت سفید رنگ کا پھول نکال کر دکھاتے ہوئے کہا جس میں سے واقعی مسلسل موتی نکل رہے تھے۔

"ارے واہ ۔ یہ تو واقعی موتی پھول ہے۔ یہ تو

ہم نے حاصل کرنا تھا"۔ آنگلو نے کہا اور اس نے جھپٹا مارا اور اس کے ہاتھ سے موتی پھول چھین لیا۔

" مجھے دو۔ مجھے دو"۔ اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ آنگلو پر جھپٹ پڑا۔

" بانگلو پکڑو موتی پھول"۔ آنگلو نے ہاتھ گھما کر موتی پھول بانگلو کی طرف پھینکتے ہوئے کہا لیکن چونکہ اس کا ہاتھ بے حد لمبا تھا اور پھر اس آدمی کے جھپٹنے کی وجہ سے اس نے اسے زور سے بھی پھینکا تھا اس لئے موتی پھول اڑتا ہوا اس روشن گھر سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور وہ آدمی غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ روشن گھر بھی۔

" مبارک ہو آنگلو بانگلو۔ تم نے ساتوں طلسم ختم کر دیئے ہیں"۔ گھاسو کی آواز سنائی دی۔

" مگر۔ مگر۔ وہ موتی پھول۔ وہ کہاں گیا"۔ آنگلو بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" موتی پھول تو چاند شہزادے کے پاس پہنچ چکا ہے اور اب چاند شہزادے کی شادی سورج شہزادی سے ہوگی"۔ گھاسو نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ساتوں طلسم تو اب ختم ہوئے ہیں اور موتی پھول کیسے چاند شہزادے کے پاس پہنچ گیا ہے"۔ آنگو بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ کام جادوگر کے شاگرد بوڑھے سٹاکو نے کیا ہے۔ وہ خود جادوگر اعظم بننا چاہتا تھا لیکن اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ تم کسی طرح طلسم فتح کر لو۔ چنانچہ اس نے پہلے جادوگر اعظم سے کہہ کر چاروں طلسم اکٹھے کرائے پھر جو شرط جادوگر اعظم نے رکھی تھی وہ سٹاکو نے خاموشی سے بدل دی اور نئی شرط یہ تھی کہ ایک آدمی موتی پھول لے کر تمہارے پاس جائے گا اور پھر تمہیں اکسائے گا کہ تم یہ موتی پھول اس طلسم پر مار دو۔ اس طرح طلسم ختم ہو جائے گا اور جادوگر اعظم ہلاک ہو جائے گا البتہ موتی پھول خود بخود چاند شہزادے کے پاس پہنچ جائے گا کیونکہ بوڑھا سٹاکو چاند شہزادے کا دوست ہے۔ اس طرح چاند شہزادے کی طرف سے شرط پوری ہو جائے گی اور اس کی شادی سورج شہزادی سے ہو جائے گی۔ چنانچہ ویسے ہی ہوا تم نے موتی پھول پھینک دیا جس

سے طلسم ختم ہو گیا۔ جادوگر ہلاک ہو گیا۔ بوڑھا سٹاکو اب اس کی جگہ جادوگر اعظم بن گیا اور اس نے اپنے جادو کے زور سے موتی پھول چاند شہزادے تک پہنچا دیا۔ اس لئے سات طلسم تو تم نے ختم کئے ہیں لیکن سورج شہزادی کی شادی چاند شہزادے سے ہو گی"۔ گھاسو نے جواب دیا۔

" نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ بے ایمانی ہے۔ سورج شہزادی کی شادی آنگلو بانگلو سے ہو گی۔ سات طلسم ہم نے فتح کئے ہیں"۔ آنگلو بانگلو نے چیختے ہوئے کہا۔

" سورج تو غروب ہو جاتا ہے۔ اس لئے تم سورج شہزادی سے شادی کر کے کیا کرو گے۔ وہ تو رات کو غروب ہو جائے گی تم ایسی شہزادی سے شادی کرو جو غروب نہ ہو"۔ گھاسو نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" ارے ہاں واقعی۔ لیکن پھر کونسی شہزادی سے جو غروب نہیں ہوتی"۔ ان دونوں نے چونک کر پوچھا۔

" اس کا نام پری شہزادی ہے۔ وہ پریوں کی

شہزادی ہے اور ملک کوہ قاف میں رہتی ہے اگر تم اس سے شادی کر لو تو پوری دنیا کے دیو اور پریاں تمہاری رعایا بن جائیں گے اور پریوں کی شہزادی قیامت تک زندہ رہے گی۔ اس لئے وہ کبھی غروب نہیں ہو سکتی"۔ گھاسو نے کہا۔

" پریوں کی شہزادی۔ ارے واہ۔ وہ تو بے حد خوبصورت اور اچھی شہزادی ہوگی۔ ٹھیک ہے میں تو پری شہزادی سے شادی کروں گا"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" تم پری سے کرو شادی۔ میں شہزادی سے شادی کروں گا لیکن ہم کوہ قاف میں پہنچیں گے کیسے"۔ بانگلو نے کہا۔

" تم دونوں آنکھیں بند کر لو پھر جب تم آنکھیں کھولو گے تو کوہ قاف کی سرحد پر موجود ہوگے لیکن خیال رکھنا کہ وہاں کے دیو بے حد طاقتور اور ظالم ہوتے ہیں۔ کہیں وہ تمہیں کھا نہ جائیں"۔ گھاسو نے کہا۔

" ان کی جرأت ہے۔ ہمیں ویسے بھی بھوک لگی

ہوئی ہے اس لئے ہم خود انہیں کھا جائیں گے۔ تم ہمیں وہاں پہنچا دو اچھے گھاسو"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

"تم آنکھیں بند کرو"۔ گھاسو نے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ گھاسو کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہ واقعی ایک پہاڑ کی چوٹی پر موجود تھے جس کی دوسری طرف وادی میں خوبصورت پریاں اڑتی پھر رہی تھیں۔

"واہ۔ واہ۔ اگر پریاں اس قدر خوبصورت ہیں تو پری شہزادی تو ان سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگی"۔ ان دونوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چوٹی سے نیچے اترنے لگ گئے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو
کوہ قاف میں
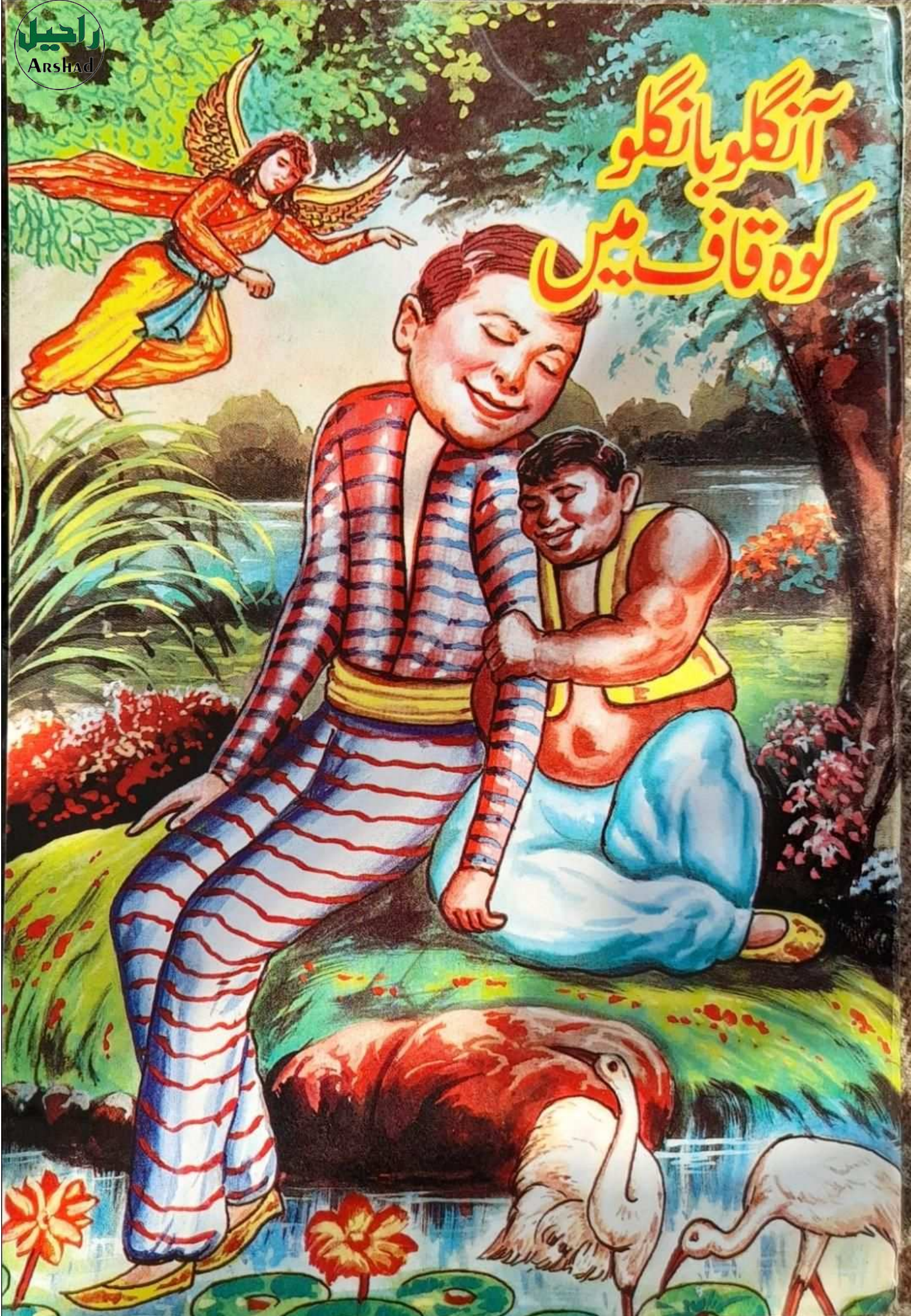
پیارے بچّوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو کوہ قاف میں

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

کوہ قاف کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی شہزادی پری جس کا اصل نام ماہ لقا تھا اپنے خاص محل میں اداس بیٹھی ہوئی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کی ماں ملکہ اندر داخل ہوئی تو شہزادی پری بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ ملکہ اکثر بیمار رہتی تھی اس لئے وہ کم ہی اپنے کمرے سے باہر آتی تھی۔ اس لئے وہ اسے اچانک اپنے خاص محل اور اپنے خاص کمرے میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔

" ملکہ حضور آپ"۔ شہزادی پری نے آداب بجا

لاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بیٹی۔ میں تمہارے پاس ایک خاص کام کے لئے آئی ہوں"۔ ملکہ نے شہزادی پری کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ملکہ اماں۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا ہوتا"۔ شہزادی پری نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہاں یہ بات نہیں کی جا سکتی تھی کیونکہ وہ پہریدار دیو ہر جگہ موجود ہوتے ہیں اور مجھے ان دیوؤں پر اعتماد نہیں"۔ ملکہ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ملکہ اماں۔ ایسی کیا بات ہے کہ جسے آپ چھپانا چاہتی ہیں"۔ شہزادی پری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹی اب تم بڑی ہو گئی ہو۔ اس لئے اب مجھے تمہاری شادی کی فکر ہے۔ یہاں کوہ قاف میں ایسا کوئی پری زاد نہیں ہے جس کی تمہارے ساتھ شادی کی جا سکے۔ اس لئے میں نے تمہارے باپ سے اس معاملے میں بات کی ہے۔ انہوں نے شاہی نجومی کو بلا کر اس

سے حساب کرایا ہے تو شاہی نجومی نے انتہائی حیرت انگیز بات بتائی ہے"۔ ملکہ نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گئی تو شہزادی پری بے اختیار چونک پڑی۔

" کونسی بات ملکہ اماں"۔ شہزادی پری نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

" شاہی نجومی نے بتایا ہے کہ تمہاری شادی ملک روم کے شہزادے پرویز سے ہو سکتی ہے۔ اس شادی سے تم بے حد خوش رہو گی لیکن اس کی چند شرائط ہیں اور وہ شرائط ایسی ہیں کہ جنہیں کسی صورت بھی پورا نہیں کیا جا سکتا"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی پری اور زیادہ حیران ہو گئی۔

" کیا مطلب۔ آپ میری شادی کسی آدم زاد سے کرنا چاہتی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں پری ہوں اور پریوں کی شادی تو پری زادوں سے ہی ہوتی ہے"۔ شہزادی پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پریوں اور آدم زادوں کی شادیاں قدیم زمانے سے ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے شہزادی۔ اس کے لئے صرف کوہ قاف کے بادشاہ کی

اجازت کی ضرورت ہوتی ہے اور تمہارے والد اجازت دینے کے لئے تیار ہیں"۔ ملکہ نے جواب دیا۔

"لیکن اس شادی کے بعد مجھے کوہ قاف چھوڑ کر جانا پڑے گا اور میں کوہ قاف نہیں چھوڑنا چاہتی۔ اس لئے میں شادی ہی نہیں کروں گی"۔ شہزادی پری نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو ملکہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ یہ اچھی باتیں نہیں ہوتیں۔ یہ دیکھو میں شہزادے پرویز کی تصویر لے آئی ہوں۔ یہ دیکھ لو"۔ ملکہ نے کہا اور پھر انہوں نے زور سے تالی بجائی تو ایک کنیز پری اندر داخل ہوئی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"باہر میری خاص کنیز موجود ہوگی اسے کہو کہ تصویر لے آئے"۔ ملکہ نے کہا تو کنیز پری تیزی سے مڑی اور واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد ملکہ کی خاص کنیز اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ایک کافی بڑی تصویر تھی جس کے اوپر پردہ پڑا ہوا تھا۔ اس نے سر جھکا کر ملکہ اور شہزادی پری کو سلام کیا۔

"اس تصویر کو سامنے دیوار پر لگا دو"۔ ملکہ نے کہا تو کنیز نے آگے بڑھ کر تصویر کو دیوار پر لگا دیا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"تم باہر جاؤ"۔ ملکہ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کنیز سے کہا اور کنیز نے جھک کر سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی تو ملکہ نے تصویر پر موجود پردہ ہٹا دیا اور پھر پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ شہزادی پری تصویر کو دیکھ رہی تھی۔ تصویر میں ایک انتہائی خوبصورت اور وجیہہ شہزادہ ایک سفید رنگ کے انتہائی خوبصورت گھوڑے کے ساتھ کھڑا تھا۔ شہزادی پری کے چہرے پر پسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ ہے ملک روم کا شہزادہ پرویز۔ مجھے یقین ہے کہ تم بھی اسے پسند کرو گی"۔ ملکہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی خوبصورت اور وجیہہ ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ آدم زاد شہزادے اس قدر خوبصورت اور وجیہہ بھی ہو سکتے ہیں"۔ شہزادی نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ملکہ کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اٹھ کر اس تصویر پر دوبارہ پردہ گرایا اور ایک بار پھر تالی بجائی تو پہلے والی کنیز جو شہزادی کی کنیز تھی اندر داخل ہوئی۔

"ہماری خاص کنیز کو بھیجو"۔ ملکہ نے واپس آ کر اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا تو کنیز واپس چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ملکہ کی خاص کنیز اندر داخل ہوئی۔

"تصویر اٹھاؤ اور اسے لے جا کر ہمارے خاص کمرے میں رکھ دو"۔ ملکہ نے اپنی خاص کنیز سے کہا اور کنیز نے آگے بڑھ کر پردہ لگی ہوئی تصویر اٹھائی اور پھر واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

"آپ نے یہ تصویر کہاں سے حاصل کی ہے ملکہ اماں"۔ شہزادی نے پوچھا۔

"ہم نے ایک تاجر کو حکم دیا تھا کہ وہ شہزادے پرویز کی تصویر لا دے اور یہ تصویر آج ہی اس تاجر نے لا کر دی ہے"۔ ملکہ نے جواب دیا۔

"آپ شرائط کی بات کر رہی تھیں۔ اس کا کیا

مطلب ہوا"۔ شہزادی نے کہا تو ملکہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" یہی شرائط ہی تو اصل رکاوٹ ہیں ورنہ شاہی نجومی کے مطابق تم شہزادہ پرویز کے ساتھ انتہائی خوش و خرم زندگی گزارو گی۔ تمہاری ہر خواہش پوری ہو کر رہے گی لیکن یہ شرائط ایسی ہیں جو کسی صورت بھی پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے مجھے بے حد دکھ ہو رہا ہے"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" آپ شرائط تو بتائیں ملکہ اماں"۔ شہزادی نے کہا۔

چار شرائط ہیں۔ پہلی شرط کے مطابق دنیا کے سب سے بڑے سمندر جسے سمندراعظم بھی کہا جاتا ہے اس کا سارا پانی ایک مٹکے میں ڈالا جائے۔ دوسری شرط کے مطابق صحرائے اعظم میں موجود تمام ریت کے ذروں کی گنتی کی جائے اور تیسری شرط کے مطابق کوہ قاف کے پہاڑوں پر زرد رنگ کر دیا جائے اس

طرح کہ سوائے زرد رنگ کے اور کوئی رنگ نظر نہ
آئے اور چوتھی اور آخری شرط یہ ہے کہ تمام دنیا میں
جتنے بھی پھول ہیں ان سب پھولوں سے علیحدہ رنگ کا
پھول تلاش کیا جائے اور پھر اس پھول کو توڑ کر اس
شہزادی کے بالوں میں لگایا جائے جو شہزادے سے
شادی کرنا چاہتی ہو"۔ ملکہ نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا تو شہزادی کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"یہ تو انتہائی احمقانہ اور ناممکن شرائط ہیں لیکن
یہ شرائط کس نے لگائی ہیں اور کیوں"۔ شہزادی پری
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شرائط ایک بہت بڑے جادوگر نے لگائی ہیں۔
یہ جادوگر شہزادہ پرویز کے ساتھ اپنی بدصورت بیٹی
کی شادی کرنا چاہتا تھا لیکن شہزادہ پرویز نے انکار کر
دیا جس پر جادوگر کو غصہ آگیا اس نے مخصوص جادو
کیا اور پھر یہ شرائط سامنے آگئیں۔ جب تک یہ شرائط
پوری نہ ہوں گی اس وقت تک شہزادہ پرویز کی
شادی کسی کے ساتھ نہ ہو سکے گی"۔ ملکہ نے کہا۔

"لیکن اگر اس جادوگر کو ہلاک کر دیا جائے تب

یہ شرائط خود بخود ختم ہو جائیں گی"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"یہی تو پریشانی کی بات ہوئی ہے۔ جب ان شرائط کا علم بادشاہ روم کو ہوا تو اسے بے حد غصہ آیا اور اس نے اس جادوگر کے محل پر حملہ کرایا۔ اس حملے میں اس کی فوج بھی اور جادوگر بھی شامل تھے۔ ان سب نے مل کر جادوگر کے محل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ جادوگر اور اس کی بدصورت بیٹی دونوں کو ہلاک کر دیا لیکن اس کے بعد جب ان شرائط کے بارے میں معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ اب یہ شرائط پکی ہو گئی ہیں۔ وہ جادوگر چاہتا تو ان شرائط کو واپس لے سکتا تھا لیکن اب اس کی ہلاکت کے بعد ان شرائط کو پورا کئے بغیر اگر شہزادہ پرویز کی شادی کسی سے بھی کی گئی تو شہزادہ پرویز اور اس کی دولہن دونوں فوراً ہلاک ہو جائیں گے"۔ ملکہ نے کہا۔

"پھر تو اس بارے میں سوچنا بھی فضول ہے ملکہ اماں۔ آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں"۔ شہزادی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شاہی نجومی نے اس کا ایک حل بتایا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی طرح یہ کام ہو جائے کیونکہ ذاتی طور پر مجھے بھی یہ شہزادہ بے حد پسند ہے اور تمہارے والد کو بھی"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی پری بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا حل ملکہ اماں"۔ شہزادی پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاہی نجومی کے مطابق اس دنیا میں دو ایسے آدمی ہیں جو ان شرائط کو پورا کر سکتے ہیں"۔ ملکہ نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہیں وہ۔ یہ شرائط تو کسی صورت بھی پوری نہیں ہو سکتیں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنے بڑے سمندر کا پانی ایک مٹکے میں ڈال دیا جائے۔ ساری دنیا کے پھولوں کے رنگوں سے ہٹ کر کوئی رنگ ہو۔ یہ سب کیسے ممکن ہے"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاہی نجومی کا کہنا ہے کہ اس کا حل ممکن ہے۔ یہ دونوں آدمی ایسا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اب تک ہزاروں لاکھوں نہیں تو سینکڑوں ایسی ہی ناممکن

شرطیں پوری کی ہیں"۔ ملکہ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون لوگ ہیں وہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے"۔ شہزادی نے کہا۔

"ہاں اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ شاہی نجومی کے مطابق یہ دونوں آدمی جو آپس میں بھائی ہیں انتہائی احمق اور بیوقوف ہیں"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی بے اختیار ہنس پڑی۔

"پھر تو شاہی نجومی نے ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے ملکہ اماں"۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا تم سمجھ سکتی ہو کہ بزرگ شاہی نجومی میرے اور بادشاہ کے ساتھ مذاق بھی کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہ انتہائی بزرگ ہیں اور انہوں نے آج تک کبھی کوئی غلط بات نہیں کی"۔ ملکہ نے کہا۔

"تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ احمق اور بیوقوف لوگ ان ناممکن شرائط کو پوری کر سکیں۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"۔ شہزادی نے کہا۔

"شاہی نجومی کے مطابق ایسا ممکن ہے تو پھر واقعی ممکن ہوگا"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی نے بے

اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"حیرت ہے۔ بہرحال کہاں ہیں وہ دونوں بھائی"۔
شہزادی بھی اب اس معاملے میں پوری پوری دلچسپی لینے لگی تھی۔
"ایک اور مسئلہ بھی ہے اور اسی لئے میں یہاں تمہارے پاس آئی ہوں"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی ایک بار پھر چونک پڑی۔
"کونسا مسئلہ ملکہ اماں"۔ شہزادی نے حیران ہو کر پوچھا۔
"یہ دونوں بھائی اس لئے شرطیں پوری کرتے ہیں کہ ان کی شادی کسی شہزادی سے ہو جائے۔ یہ دونوں اپنے لئے شرطیں پوری کرتے ہیں کسی دوسرے کے لئے نہیں۔ اس لئے شاہی نجومی نے کہا ہے کہ جب یہ دونوں یہاں آئیں تو تمہارے ساتھ ان کی شادی کی بات کرکے یہ چاروں شرطیں انہیں بتا دی جائیں اور اس کے ساتھ ایک اور شرط بھی لگا دی جائے جسے یہ واقعی پوری نہ کر سکیں۔ اس طرح یہ چاروں شرطیں پوری ہو جائیں گی جبکہ پانچویں شرط پوری نہ ہو سکے

گی۔ اس طرح شہزادی کی شادی ان احمقوں سے تو نہ ہو سکے گی البتہ جادوگر کی شرطیں پوری ہو جائیں گی جس سے تمہاری اور شہزادہ پرویز کی شادی ہو جائے گی"۔ ملکہ نے کہا۔

" اور اگر انہوں نے وہ پانچویں شرط بھی پوری کر لی تب کیا ہوگا"۔ شہزادی نے کہا۔

" نہیں۔ وہ شرط ہی ایسی لگائی گئی ہے کہ اس کے پورا ہونے کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا"۔ ملکہ نے کہا۔

وہ کونسی شرط ہے"۔ شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

" پانچویں شرط جو شاہی نجومی نے تیار کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ آسمان کے تمام تارے توڑ کر زمین پر لے آئیں"۔ ملکہ نے کہا۔

" لیکن ملکہ اماں۔ یہ شرط بھی تو ان چاروں شرطوں جیسی ہی ہے۔ اگر وہ انہیں پورا کر سکتے ہیں تو اسے بھی پورا کر لیں گے۔ اگر وہ سمندر اعظم کا پانی مٹکے میں ڈال سکتے ہیں، اگر صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کو گن سکتے ہیں تو وہ آسمان کے تارے بھی

توڑ کر لا سکتے ہیں"۔ شہزادی نے کہا۔

"شاہی نجومی نے کہا ہے کہ جب وہ یہ شرط پوری کرنے کے لئے آسمان پر جائیں گے تو خود بخود کسی اور دنیا میں پہنچ جائیں گے اور پھر وہ وہاں کی کسی شہزادی سے شادی کرنے کے چکر میں پڑ جائیں گے۔ شاہی نجومی نے بتایا ہے کہ ان کے ساتھ اب تک ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ جب وہ کسی شہزادی سے شادی کرنے کے لئے ناممکن شرطیں پوری کرتے ہیں تو بجائے شادی کے انہیں کسی دوسری شہزادی کے چکر میں ڈال دیا جاتا ہے اور وہ پچھلی بات بھول کر نئی شرطیں پوری کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں"۔ ملکہ نے کہا۔

"اچھا۔ یہ لوگ تو انتہائی دلچسپ ہوں گے لیکن یہ ہیں کہاں۔ انہیں کیسے بلایا جا سکتا ہے اور ان کے نام کیا ہیں"۔ شہزادی نے کہا۔

"ان میں سے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا ہے۔ اس کا جسم تو انتہائی دبلا پتلا ہے لیکن سر بہت بڑا ہے۔ شاہی نجومی کے بقول ایسے لگتا ہے جیسے کسی

بانس پر بڑا سا تربوز رکھ دیا گیا ہو۔ اس کا نام آنگلو ہے جبکہ دوسرا بھائی بہت موٹا لیکن چھوٹے قد کا ہے۔ اس کا سر بے حد چھوٹا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے کسی بہت بڑے مٹکے پر خوبانی رکھی ہوئی ہو۔ اس کا نام بانگلو ہے۔ یہ دونوں بھائی کسی شہزادی سے شادی کرنے کی غرض سے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ویسے تو یہ دونوں انتہائی احمق اور مسخرے ہیں لیکن انتہائی حیرت انگیز طور پر ناممکن شرطیں بھی پوری کر لیتے ہیں اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو دنیا میں سب سے عقلمند ذہین اور بہادر سمجھتے ہیں"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" اوہ۔ پھر تو یہ انتہائی دلچسپ آدمی ہیں۔ لیکن یہ ہیں کہاں"۔ شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" شاہی نجومی کے مطابق یہ کسی بھی وقت کوہ قاف پہنچ سکتے ہیں"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی بے اختیار اچھل پڑی۔

" اوہ۔ لیکن کیوں۔ یہ کیوں کوہ قاف آ رہے ہیں۔ کیا کسی شرط کو پورا کرنے کے لئے"۔ شہزادی نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شاہی نجومی نے بتایا ہے کہ وہ سورج شہزادی سے شادی کرنے کے لئے شرائط پوری کرتے پھر رہے تھے کہ کسی نے ان کے سامنے کوہ قاف کی پری شہزادی کی تعریف کر دی جس کے نتیجے میں اب وہ سورج شہزادی کو بھول کر کوہ قاف کی طرف آ رہے ہیں تاکہ پری شہزادی سے شادی کر سکیں"۔ ملکہ نے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ وہ مجھ سے شادی کرنے رہے ہیں یہاں کوہ قاف میں"۔ شہزادی پری حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اور اسی لئے میں یہاں تمہارے پاس آئی ہوں۔ ویسے تو یہ دونوں جیسے ہی کوہ قاف میں داخل ہوتے، سرحدی دیو انہیں ہلاک کر دیتے لیکن اب ہم چاہتے ہیں کہ وہ یہاں آئیں اور تمہارے ساتھ شادی کی خواہش کا اظہار کریں تو ہم ان کے سامنے چار شرطیں شہزادہ پرویز والی اور ایک شرط شاہی نجومی والی بتا کر انہیں کہیں کہ اگر وہ پانچوں شرائط پوری

کر لیں گے تو ان کی شادی شہزادی پری سے ہو سکتی ہے اور تم نے بھی ایسی ہی بات کرنی ہے۔ انکار نہیں کرنا"۔ ملکہ نے کہا تو شہزادی بے اختیار ہنس پڑی۔

" ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گئی ہوں۔ میں انکار نہیں کروں گی۔ لیکن یہ ان معصوم انسانوں کے ساتھ دھوکہ نہیں ہوگا ملکہ اماں"۔ شہزادی پری نے ہنستے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اگر وہ پانچویں شرط پوری کر لیں گے تو ان کی شادی تم سے ہو سکے گی۔ اس لئے اس میں کوئی دھوکہ نہیں ہے"۔ ملکہ نے ہنستے ہوئے کہا اور شہزادی پری بھی ہنس پڑی اور پھر ملکہ شہزادی پری کو پیار کرکے مطمئن انداز میں کمرے سے باہر چلی گئی تو پری شہزادی ملک روم کے شہزادے پرویز اور ان دونوں آدمیوں آنگلو بانگلو کے بارے میں سوچنے لگی۔ چونکہ اس کے ذہن کے مطابق یہ شرطیں پوری ہو ہی نہیں سکتی تھیں۔ اس لئے اس نے شہزادہ پرویز کے بارے میں زیادہ نہیں سوچا البتہ وہ آنگلو بانگلو کے

بارے میں مسلسل سوچ رہی تھی کیونکہ جو کچھ اس نے
ان کے بارے میں سنا تھا اس کے مطابق یہ دونوں
انتہائی دلچسپ آدمی تھے اور اب شہزادی پری جلد
ازجلد ان دونوں سے ملنا اور ان سے باتیں کرنا چاہتی
تھی۔

آنگو بانگو پہاڑی سے نیچے اترے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک انتہائی خوبصورت باغ میں موجود پایا۔

"یہ کوہ قاف ہے یا ا۔ ب۔ ج ہے"۔ آنگو نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ا۔ ب۔ ج۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا پھر سے قاعدہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ کیا سب کچھ بھول گئے ہو"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بھول تو تم سکتے ہو۔ کیونکہ تمہاری اس چھوٹی سی کھوپڑی میں اول تو دماغ کی جگہ ہی نہیں ہے اور اگر کوئی چڑیا جتنا دماغ ہوا بھی سہی تو اس میں یادداشت

کا خانہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ جبکہ مجھے دیکھو میرے پاس اتنا بڑا دماغ ہے کہ اس میں جتنے چاہو یادداشت کے خانے بلکہ الماریاں بنا لو"۔ آنگلو نے اپنے بڑے سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے کیوں قاعدہ یاد کرنا شروع کر دیا ہے۔ ا ب ج"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں قاعدہ نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ تمہیں بتا رہا تھا کہ یہ کوہ قاف نہیں ہے بلکہ کوہ ا ب ج ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ واقعی یہ قاف نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اس کے ساتھ گاف ہوتا۔ لیکن یہاں تو قاف نظر ہی نہیں آ رہا"۔ بانگلو نے بھی اپنا چھوٹا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہاں نہ دیو ہیں اور نہ ہی پریاں۔ نہ وہ پری شہزادی۔ اب کیا کریں"۔ آنگلو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ یہاں تو کوئی کنیز پری بھی نہیں ہے کہ اس سے تمہاری شادی کرا کر میں شہزادی پری سے شادی کر لیتا۔ اب کیا کیا جائے"۔ بانگلو نے پیٹ پر

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ میں کیوں کروں گا کنیز پری سے شادی۔ میں تو شہزادی پری سے شادی کروں گا۔ تم چاہو تو کنیز پری سے شادی کر لینا۔ کیونکہ تم جسامت، قدوقامت اور چھوٹے سے سر کی وجہ سے شہزادے کی بجائے غلام لگتے ہو اور غلاموں کی شادیاں کنیزوں سے ہی ہوتی ہیں، شہزادیوں سے نہیں"۔ آنگو نے فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔

"اور تم شہزادے ہو۔ کیا شہزادے بانسوں کے بنے ہوتے ہیں۔ شہزادے تو طاقتور ہوتے ہیں اور میں طاقتور ہوں اس لئے میں شہزادہ ہوں اور چونکہ تم لمبے قد کے ہو اس لئے تم غلام ہو"۔ بانگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"لمبے قد کے تو بادشاہ اور شہزادے ہوتے ہیں۔ کیا تم نے کسی تصویر میں کبھی دیکھا ہے کہ چھوٹے قد کے بادشاہ یا شہزادے ہوں"۔ آنگو نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"لمبے قد کے غلام اس لئے رکھے جاتے ہیں تاکہ

شاہی محل کی چھتوں کی صفائی کی جا سکے۔ تم نے دیکھا ہے کہ شاہی محل کی چھتیں اونچی ہوتی ہیں"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"تم دونوں یہاں کیوں کھڑے ہو"۔ اچانک ایک طرف سے باریک سی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر اس طرف کو مڑ گئے اور پھر یہ دیکھ کر وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کہ ایک چھوٹے سے پتھر پر ایک بونا کھڑا تھا۔ اس کے سر پر سرخ رنگ کی پھندنے والی ٹوپی تھی۔

"تم کون ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ علاقہ بونوں کا ہے۔ یہاں بونے رہتے ہیں اور میں بونا شہزادہ ہوں"۔ اس بونے نے کہا تو بانگلو بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

"دیکھا تم نے آنگلو۔ چھوٹے قد والے بھی شہزادے ہوتے ہیں۔ تمہاری طرح لمبے قد والے شہزادے ہو ہی نہیں سکتے۔ کیوں بونے شہزادے"۔ بانگلو نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی بونے شہزادے کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش شروع کر دی۔

۔ سنو۔ یہ علاقہ چونکہ بونوں کا ہے اور بونے تم دونوں کے پیروں کے نیچے آ کر زخمی بھی ہو سکتے ہیں اس لئے تم فوراً یہاں سے آگے چلے جاؤ ورنہ میں اپنی فوج کو حکم دوں گا اور وہ تم پر زہریلے تیر برسانا شروع کر دے گی"۔ بونے شہزادے نے بجائے بانگلو کے سوال کے جواب دینے کے الٹا انہیں دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ تو کوہ قاف ہے یا یہ کوہ ا۔ ب۔ ج ہے۔ بہرحال بونوں کا علاقہ نہیں ہے"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے آنگلو احمق۔ بونے کے پہلے حرف میں ب آتا ہے اور تم خود کہہ رہے ہو کہ یہ کوہ ا۔ ب۔ ج ہے۔ اسی لئے تو یہ بونوں کا علاقہ ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اوہ۔ ہاں واقعی۔ اوہ بونے شہزادے تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ کوہ قاف نہیں بلکہ کوہ ا۔ ب۔ ج ہے۔ ٹھیک ہے ہم آگے جا رہے ہیں لیکن کیا تم بتاؤ گے کہ کوہ قاف کہاں ہے اور وہاں رہنے والی پری شہزادی

کیسی ہے"۔ آنگلو نے کہا تو بونا شہزادہ بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس پہاڑی کے بعد جو پہاڑی سامنے آئے گی وہ کوہ قاف کی سرحد ہے لیکن سرحدی دیو تو تمہیں ایک لمحے میں کھا جائیں گے"۔ بونے شہزادے نے کہا۔

" ان کی جرأت ہے کہ وہ آنگلو بانگلو کو کھا جائیں۔ میں ان کے پیٹ کے اندر انہیں اس قدر مکے ماروں گا کہ ان کے پیٹ پھٹ جائیں گے"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اور میں ان کے پیٹ کے اندر اس قدر ٹکریں ماروں گا کہ ان کے پیٹ پھٹ جائیں گے"۔ آنگلو نے فوراً کہا۔

" جب وہ پہلے ہی میرے مکوں سے پھٹ چکے ہوں گے تو پھر تمہاری ٹکروں سے کیا ہوگا اور چونکہ ان کے پیٹ میرے مکوں سے پھٹیں گے اس لئے پری شہزادی سے شادی بھی میری ہی ہوگی"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنے مطلب کی بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارے مکے سے تو دیوؤں کے کان پر بیٹھی ہوئی

مکھی بھی نہ اڑے گی۔ ان کے پیٹ تو میری ٹکروں سے پھٹیں گے۔ اس لئے شادی بھی میری ہی ہوگی"۔ آنگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"بہرحال تم دونوں یہاں سے تو جاؤ۔ پھر یہ فیصلہ کوہ قاف جا کر خود ہی ہو جائے گا"۔ بونے شہزادے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آؤ بانگو چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ پری شہزادی ہمیں بھی بونا سمجھ لے اور بونوں سے شہزادیاں شادی نہیں کیا کرتیں"۔ آنگو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ جلدی کرو۔ مجھے تو محسوس ہونے لگ گیا ہے کہ میرا قد اور چھوٹا ہو رہا ہے"۔ بانگو نے بھی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اس وادی سے گزرنے کے بعد انہیں ایک بار پھر ایک پہاڑی پر چڑھنا پڑا اور پھر اس پہاڑی کی چوٹی تک پہنچتے پہنچتے وہ بری طرح تھک گئے لیکن چوٹی پر پہنچ کر جب انہوں نے دوسری طرف دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہاں کا منظر واقعی پرستان جیسا تھا۔ انتہائی خوبصورت منظر

اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں انتہائی خوبصورت پریاں
ادھر ادھر اڑتی پھر رہی تھیں۔

"واہ۔ واہ۔ اتنی خوبصورت ہوتی ہیں پریاں۔ ہم
خواہ مخواہ عام سی شہزادیوں کے پیچھے بھلکتے رہے۔
ہمیں تو پہلے ہی پری شہزادی سے شادی کے لئے یہاں
آنا چاہئے تھا"۔ آنگو نے اس علاقے کے منظر اور اڑتی
ہوئی خوبصورت پریوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے
کہا۔

"تم یہیں کھڑے رہو۔ پہلے میں نیچے جاتا ہوں
کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جو پہلے جاتا ہے اسے بادشاہ
بنایا جاتا ہے اور جب میں بادشاہ بن جاؤں گا تو پھر
یہ سب پریاں میری رعایا ہوں گی اور پری شہزادی
میری ملکہ بن جائے گی"۔ بانگو نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ اس طرح تیزی سے نیچے اترنے لگا جیسے
کوئی بڑا پہیہ گھومتا ہوا جا رہا ہو۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بھی
تمہارے ساتھ جاؤں گا"۔ آنگو نے بوکھلائے ہوئے لہجے
میں کہا اور پھر وہ بھی تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ ایک

دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے وہ انتہائی تیزرفتاری سے نیچے اترتے چلے گئے۔ یہ تو ان کی قسمت تھی کہ وہ گرے نہیں ورنہ جس انداز میں وہ نیچے جا رہے تھے اگر ان کا پیر ذرا سا پھسل جاتا تو پھر ان کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہتی لیکن ان کی قسمت اچھی تھی کہ وہ صحیح سلامت نیچے وادی میں پہنچ گئے لیکن دونوں کے سانس چڑھے ہوئے تھے اور وہ دونوں ہی بری طرح ہانپ رہے تھے۔

" میں پہلے پہنچا ہوں۔ اب میں بادشاہ بنوں گا"۔ آنگلو نے ایک درخت کے نیچے بنی ہوئی جھیل کے کنارے بیٹھتے ہوئے کہا۔ پانی میں بطخیں تیر رہی تھیں اور منظر انتہائی شاندار تھا۔

" نہیں۔ میں پہلے پہنچا ہوں"۔ بانگلو نے بھی اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

" چلو تم بادشاہ بن جانا۔ میں شہزادہ بن جاتا ہوں"۔ آنگلو نے اچانک کہا۔

" واہ۔ واہ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ تم تو واقعی بڑے اچھے بھائی ہو"۔ بانگلو نے لاڈ بھرے انداز میں

اس کے بازو کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنا سر اس کے بازو سے لگاتے ہوئے کہا تو آنگلو بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم ہنس کیوں رہے ہو"۔ بانگلو یکلخت سیدھا ہو گیا کیونکہ وہ آنگلو کی مخصوص ہنسی کو اچھی طرح جانتا تھا کہ آنگلو اس انداز میں اس وقت ہنستا ہے جب وہ اپنے طور پر بانگلو کو کسی نہ کسی انداز میں شکست دے چکا ہو۔

"ہا ہا۔ تم بادشاہ ہو۔ اس لئے تمہاری شادی کسی بوڑھی پری سے ہوگی جبکہ میں شہزادہ ہوں اس لئے میری شادی شہزادی پری سے ہوگی۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔" آنگلو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری شادی ہونے دوں گا تو ہوگی"۔ بانگلو نے بھی مسکراتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کیسے نہیں ہونے دو گے"۔ آنگلو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بادشاہ اپنی شادی کرنے کے بعد چاہے کسی کی شادی ہونے دے یا نہ ہونے دے اس کی مرضی

اس لئے کہ کوہ قاف کی پری شہزادی سے میں شادی کرکے اسے ملکہ بنا لوں گا۔ پھر تمہاری شادی کسی کنیز پری سے بھی نہ ہونے دوں گا۔ ہا۔ ہا۔ اب بولو"۔ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم اپنی شادی کرکے میری شادی نہیں ہونے دو گے۔ کیوں۔ یہی کہہ رہے ہو ناں"۔ آنگلو نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں"۔ بانگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے آنگلو نے اچھل کر بانگلو کے پیٹ میں کسی مینڈھے کی طرح ٹکر ماری دی تو بانگلو چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ پھر جس طرح اسپرنگ اچھلتا ہے اس طرح اچھل کر سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے اس کا بازو کسی گرز کی طرح گھوما اور آنگلو بھی چیختا ہوا نیچے جا گرا۔

"ارے ارے۔ تم کیوں لڑ رہے ہو"۔ اچانک انہیں آسمان کی طرف سے ایک مترنم آواز سنائی دی تو وہ دونوں لڑائی بھول کر نہ صرف سیدھے ہو بیٹھے بلکہ سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگے۔ آسمان سے ایک

خوبصورت پری اڑتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

"تم شہزادی پری ہو یا کنیز پری ہو"۔ آنگو نے اس سے پوچھا۔

"میں پری ہوں۔ نہ کنیز ہوں اور نہ ہی شہزادی۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تم کون ہو اور کیسے یہاں کوہ قاف میں آ پہنچے ہو"۔ پری نے کہا۔

"اگر تم نہ شہزادی ہو اور نہ کنیز۔ تو پھر تو تم ہم دونوں کے لئے بے کار ہو۔ کیونکہ میں تو ہوں شہزادہ۔ اس لئے اگر تم شہزادی ہوتی تو میں تم سے شادی کر لیتا اور یہ میرا بھائی ہے۔ یہ ہے غلام۔ اس لئے اگر تم کنیز ہوتی تو پھر میرا بھائی تم سے شادی کر لیتا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ نہ میں تم سے شادی کر سکتا ہوں اور نہ میرا بھائی اور یہی تمہاری بد قسمتی ہے اور کیا ہے"۔ آنگو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ خود ہوگا غلام۔ بلکہ بانس غلام۔ میں تو شہزادہ ہوں۔ کیوں پری تم خود بتاؤ یہ بانس کی طرح لمبا اور

..وز کا سر رکھنے والا شہزادہ نظر آ رہا ہے یا میں صحت مند موٹا تازہ شہزادہ ہوں"۔ بانگلو نے فوراً ہی آنگلو کی بات کو رد کرتے ہوئے کہا تو پری ان دونوں کی باتیں سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم تو دونوں شہزادی پری سے شادی کرنے آئے ہو یہاں۔ لیکن تمہارے نام کیا ہیں"۔ پری نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میرا نام آنگلو ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔ اس کا نام بانگلو ہے اور یہ پری شہزادی کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہم دونوں اس سے شادی کرنے خود چل کر یہاں آئے ہیں ورنہ پری شہزادی کو اڑ کر ہمارے پاس آنا پڑتا اور اڑنے کی وجہ سے وہ تھک جاتی اور اس کے نازک پر ٹوٹ جاتے۔ اس طرح وہ پری ہی نہ رہتی۔ پھر کیا ہوتا"۔ آنگلو نے کہا۔

" تو پھر میں اس کے پر دوبارہ گوند سے لگا دیتا اور پری شہزادی کے پر چونکہ میں نے ٹھیک کئے ہوتے اس لئے لازماً پری شہزادی مجھ سے ہی شادی کرتی۔ ہاں پری"۔ بانگلو بھلا کہاں موقع چھوڑنے والا تھا۔

"سنو سنو۔ میری بات سنو۔ تم دونوں انتہائی معصوم اور سیدھے سادھے آدم زاد ہو اور مجھے تم پر ترس آ رہا ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ فوراً بادشاہ کوہ قاف سے پناہ مانگ لو۔ اس طرح تم بچ جاؤ گے ورنہ اگر ادھر کوئی دیو آ نکلا تو وہ تمہیں کھا جائے گا"۔ پری نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مانگ لیں۔ کیا مانگ لیں"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے چونک کر پوچھا۔

"پناہ۔ اپنی جانوں کی امان"۔ پری نے کہا۔

"ارے واہ۔ کیوں۔ ہم کسی سے کیا کم ہیں۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ ہمیں کوئی کیا کہہ سکتا ہے۔ ہاں البتہ بادشاہ سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا جا سکتا ہے۔ چلو بانگلو۔ بادشاہ کے دربار میں چلو۔ وہاں جا کر بادشاہ سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگیں"۔ آنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں آؤ۔ بانگلو نے بھی فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے۔ نجانے سرحدی د

کہاں چلے گئے ہیں کہ تم یہاں تک صحیح سلامت پہنچ گئے ہو ورنہ اب تک تو تم مارے جا چکے ہوتے۔ بہرحال اب بھی وقت ہے فوراً واپس بھاگ جاؤ"۔ پری نے کہا۔

" ہم کیوں بھاگیں۔ ہم تو یہاں آئے ہی اس لئے ہیں کہ پری شہزادی سے شادی کریں۔ اگر تمہیں بھاگنے کا شوق ہے تو پھر بھاگ کر جاؤ اور شہزادی پری کو یہاں بھیج دو اور ساتھ ہی ایک مولوی صاحب اور دو گواہ بھی بھیج دینا"۔ آنگو نے کہا۔

" یہ کیسے بھاگ سکتی ہے۔ یہ تو پری ہے یہ تو اڑ سکتی ہے۔ دیکھا اچھی پری۔ آنگو کا سر تو مجھ سے بڑا ہے لیکن اس کا سر خالی ہے۔ یہ احمق ہے اور احمقوں سے شہزادی شادی نہیں کر سکتی۔ تم ایسا کرو کہ شہزادی کو میرے پاس بھجوا دو"۔ بانگو نے فوراً ہی اپنی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تو پری بے اختیار ہنس پڑی۔

" ٹھیک ہے۔ میں جا رہی ہوں۔ اب تم جانو اور سرحدی دیو"۔ پری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ

اڑتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"یہ تو واقعی اڑ رہی ہے۔ ارے بانگلو۔ اگر شادی کے بعد پری شہزادی بھی اڑ کر چلی گئی تو پھر میں کیا کروں گا"۔ آنگلو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہ پوچھو کہ میں کیا کروں گا کیونکہ مسئلہ تو میرا ہے۔ شادی تو مجھ سے ہونی ہے۔ میں ایسا کروں گا کہ شہزادی کے پر باندھ دوں گا جس طرح کبوتروں کے پر باندھ دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اڑ نہ سکیں"۔ بانگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ آنگلو اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک طرف سے آدم بو، آدم بو کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز زوردار اور کڑکتی ہوئی تھی اور وہ دونوں گھوم کر اس طرف دیکھنے لگے جدھر سے آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر ایک پہاڑ جیسی قدوقامت کا خوفناک دیو اچانک نمودار ہوا۔

" واہ۔ واہ۔ دو آدم زاد۔ واہ۔ واہ۔ اب تو میں ان دونوں کا لذیذ گوشت کھاؤں گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ دیو نے ان دونوں کو دیکھتے ہی خوفناک آواز میں قہقہہ

لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ تم ہمیں نہیں جانتے۔ ہمارے نام آنگلو بانگلو ہیں اور ہم یہاں پری شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم مسخرے، تم شہزادی سے شادی کرنے آئے ہو۔ تمہاری یہ جرأت۔ اب تو تم انتہائی خوفناک سزا کے مستحق ہو گئے ہو۔ اس لئے اب تو تمہیں بادشاہ کے دربار میں پیش کیا جائے گا"۔ اس دیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں بازو تیزی سے ان کی طرف بڑھائے اور دوسرے لمحے اس نے ان دونوں کی گردنیں پکڑ لیں اور انہیں اس طرح ہوا میں اٹھا لیا جیسے وہ انسان کی بجائے کھلونے ہوں۔ وہ دونوں چیختے رہے۔ اسے دھمکیاں دیتے رہے، اپنے نام بتاتے رہے، اپنے سابقہ کارنامے گنواتے رہے لیکن دیو نے ان کی ایک نہ سنی اور انہیں اٹھائے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا۔ کچھ فاصلے پر ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ دیو نے لات مار کر کمرے کا بڑا پھاٹک نما دروازہ کھولا اور ان دونوں کو اندر پھینک دیا۔

"اب تم اس وقت تک یہاں بند رہو گے جب تک بادشاہ سلامت تمہیں دربار میں طلب نہیں کرتے۔ پھر تمہیں خوفناک اور عبرتناک سزا دی جائے گی"۔ دیو نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔ آنگلو اور بانگلو دونوں کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ گو کمرے کے پختہ فرش پر گرنے سے انہیں کافی چوٹیں آئی تھیں لیکن وہ دونوں چوٹیں بھول کر اپنی گردنیں دونوں ہاتھوں سے مسلنے میں مصروف تھے۔ کیونکہ اگر دیو چند لمحے اور ان کی گردنیں پکڑے رکھتا تو وہ دونوں یقیناً دم گھٹنے سے ہلاک ہو چکے ہوتے۔

کوہ قاف کا بادشاہ اور ملکہ شاہی محل کے خاص کمرے میں موجود تھے۔ایک طرف ایک تخت بچھا ہوا تھا جس پر ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس بوڑھے نے سرخ رنگ کا لباس اور سرخ رنگ کی پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ یہ شاہی نجومی تھا جو اس وقت اپنے سامنے ایک سلیٹ رکھے اس پر حساب کتاب کرنے میں مصروف تھا جبکہ بادشاہ اور ملکہ دونوں اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

"بادشاہ سلامت۔ میرا حساب کتاب اب بھی یہی کہتا ہے کہ آنگو بانگو دونوں اس وقت کوہ قاف میں موجود ہیں"۔ شاہی نجومی نے سر اٹھا کر بادشاہ سے

مخاطب ہو کر کہا۔

" لیکن یہاں تو کسی نے ان کے آنے کی اطلاع نہیں دی اور میں نے تمام دیوؤں کو ان کی تلاش کا بھی حکم دے رکھا ہے۔ لیکن ابھی تک کسی نے بھی اطلاع نہیں دی"۔ بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں مزید معلوم کرتا ہوں"۔ شاہی نجومی نے کہا اور ایک بار پھر سلیٹ پر حساب کتاب کرنے میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر بعد اس نے ایک بار پھر سر اٹھایا۔

" بادشاہ سلامت۔ میں نے بہت گہرا حساب کیا ہے۔ آنگو بانگو دونوں کو ایک سرحدی دیو جس کا نام زماٹا دیو ہے نے پکڑ کر ایک کمرے میں قید کر دیا ہے اور خود وہ جا کر غار میں سو گیا ہے۔ اس لئے آنگو بانگو کسی کو نہیں مل رہے"۔ شاہی نجومی نے کہا تو بادشاہ نے فوراً دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو ایک غلام دیو اندر داخل ہوا اور بادشاہ اور ملکہ کے سامنے آ کر جھک گیا۔

"سرحدی دیو زماٹا جہاں بھی ہو۔ اسے گرفتار کر کے لے آؤ"۔ بادشاہ نے حکم دیا اور غلام دیو تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ آنکلو بانکلو کو بھی ساتھ ہی بلوا لیتے بادشاہ سلامت"۔ ملکہ نے کہا۔

"پہلے اس دیو سے حالات تو معلوم کر لیں۔ وہ کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے"۔ بادشاہ نے کہا اور ملکہ خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور غلام دیو، سرحدی دیو کو بازو سے پکڑے اندر داخل ہوا۔ سرحدی دیو کا جسم خوف کے مارے بری طرح ہانپ رہا تھا۔

"جان کی امان چاہتا ہوں بادشاہ سلامت"۔ سرحدی دیو زماٹا نے انتہائی گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ دو احمق سے آدمی جن میں یک چھوٹے قد کا اور دوسرا لمبے قد کا ہے، کوہ قاف ں داخل ہوئے ہیں اور تم نے انہیں پکڑ کر کسی ے میں قید کر دیا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے"۔

بادشاہ نے انتہائی کڑکدار لہجے میں کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ میں اپنی غار میں سو رہا تھا کہ میری نیند اچانک کھل گئی۔ میری ناک میں آدم زادوں کی بو آنے لگی تو میں اٹھا اور باہر نکل کر آگے گیا تو میں نے دیکھا کہ دو آدم زاد وہاں موجود تھے جن میں ایک چھوٹے قد کا اور دوسرا لمبے قد کا ہے۔ میں انہیں پکڑ کر کھانا چاہتا تھا کہ انہوں نے شہزادی پری سے شادی کرنے کی بات کی۔ جس پر میں نے سوچا کہ انہیں آپ کے حضور پیش کروں گا تاکہ اس جرم کی آپ انہیں عبرتناک سزا دے سکیں لیکن آپ کا دربار چونکہ کل لگنا تھا اس لئے میں نے انہیں ایک کمرے میں بند کر دیا تھا"۔ سرحدی دیو نے ہاتھ جوڑ کر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا تھا۔ اگر وہ کل تک ویسے ہی بھوکے پیاسے ہلاک ہو گئے تو پھر"۔ بادشاہ نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

"جناب ایک روز میں انہیں کیا ہو جانا تھا۔ دوسری بات یہ کہ میں غریب دیو ہوں"۔ سرحدی

زمانا نے اور زیادہ کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو بادشاہ اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" سنو۔ اسے ساتھ لے جاؤ اور اسے خزانے سے کافی ساری دولت دے کر واپس بھیج دو اور تم خود جا کر ان دونوں آدمیوں کو اس کمرے سے نکال کر شاہی مہمان خانے میں پہنچاؤ اور ان کی خوب خاطر خدمت کرو اور کل دربار عام میں انہیں پیش کرو"۔ بادشاہ نے سرحدی دیو کے ساتھ کھڑے ہوئے غلام دیو سے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہوگی بادشاہ سلامت"۔ غلام دیو نے سر جھکاتے ہوئے کہا جبکہ سرحدی دیو بھی خوش ہو کر بے اختیار بادشاہ اور ملکہ کو دعائیں دینے لگ گیا۔ پھر وہ دونوں کمرے سے باہر چلے گئے۔

" انہیں آپ نے دربار عام میں کیوں بلوایا ہے۔ کیا ہم اپنی بیٹی کی شادی کے بارے میں دربار عام میں بات کریں گے"۔ ملکہ نے حیران ہو کر کہا۔

" ہم پہلے دربار میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ اس قابل بھی ہیں کہ ان سے شہزادی کی شادی کی

بات کی جائے۔ اگر ہمیں یہ لوگ اس قابل لگے تو
پھر ہم انہیں دربار خاص میں طلب کریں گے ورنہ
وہیں ان کی گردنیں اڑوا دی جائیں گی"۔ بادشاہ نے
کہا۔

" لیکن کیا بزرگ شاہی نجومی پر آپ کو اعتماد نہیں
ہے"۔ ملکہ نے کہا۔

" اعتماد تو ہے لیکن ہم خود اصل بات کی تہہ تک
پہنچنا چاہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ واقعی ہمیں ان احمقوں
سے اپنی بیٹی کی شادی کرنی پڑ جائے اور یہ ہمارے
لئے ڈوب مرنے کا مقام ہوگا"۔ بادشاہ نے کہا اور اس
بار ملکہ نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہیں۔

" اگر آپ مناسب سمجھیں تو شہزادی پری کو بھی بلا
کر اس سے مشورہ کر لیں"۔ تھوڑی دیر تک خاموش
رہنے کے بعد ملکہ نے کہا۔

" اس سے کیا مشورہ کریں"۔ بادشاہ نے چونک کر
پوچھا۔

" یہی ان دونوں کو دربارعام میں بلانے کے بارے
میں"۔ ملکہ نے کہا۔

۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں پہلے خود ان کا
امتحان لوں گا۔ پھر تم ضد کیوں کر رہی ہو۔ البتہ ایسا
ہے کہ میں تمہیں اور شہزادی کو بھی دربارعام میں
شرکت کی اجازت دے دیتا ہوں تاکہ تم دونوں بھی
انہیں اچھی طرح دیکھ لو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ بہرحال آپ مجھ
سے بہتر سمجھ سکتے ہیں"۔ ملکہ نے کہا تو بادشاہ نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

شہزادی پری اپنے خاص کمرے میں اپنی دو انتہائی بے تکلف سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کے درمیان ملک روم کے شہزادے پرویز اور آنگلو بانگو کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں۔ چونکہ یہ دونوں سہیلیاں جن کے نام روشن پری اور موتیا پری تھے دونوں وزیروں کی بیٹیاں تھیں۔ اس لئے ان سے کوئی بات چھپی ہوئی نہ رہ سکتی تھی اور پھر چونکہ وہ شہزادی پری کی انتہائی بے تکلف اور رازدار سہیلیاں تھیں اس لئے شہزادی پری نے خود ہی انہیں ملکہ کی آمد اور ان سے ہونے والی تمام بات چیت سنا دی تھی۔

"شہزادی پری۔ اگر ان دونوں نے شرطیں پوری کر لیں تو کیا آپ ان دونوں سے شادی کریں گی"۔ موتیا پری نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو شہزادی پری اور روشن پری دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"پھر ان دونوں کی شادی تم دونوں سے کرا دوں گی"۔ شہزادی پری نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"یہ رشتہ آپ کو ہی مبارک ہو شہزادی پری"۔ روشن پری نے کہا تو ایک بار پھر وہ تینوں کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں چونک کر سنجیدہ ہو گئیں۔

"اندر آ جاؤ"۔ شہزادی پری نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور شہزادی پری کی خاص کنیز پری اندر داخل ہوئی۔

"کیوں آئی ہو"۔ شہزادی پری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شہزادی پری۔ میں آپ کو اطلاع دینے آئی ہوں کہ ملکہ عالیہ نے جن دو احمق آدم زادوں کے بارے

میں آپ سے بات کی تھی وہ دونوں نہ صرف کوہ قاف میں پہنچ چکے ہیں بلکہ اس وقت وہ شاہی مہمان خانے میں موجود ہیں۔ کنیز پری نے کہا تو شہزادی پری اور اس کی دونوں سہیلیاں بے اختیار اچھل پڑیں۔

تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے اور وہ شاہی مہمان خانے میں کیسے پہنچ گئے ہیں۔ شہزادی پری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

شہزادی حضور۔ میں آج ایک ضروری کام سے شاہی محل گئی تھی۔ وہاں غلام دیو ایک سرحدی دیو کو پکڑ کر بادشاہ سلامت کے خاص کمرے میں لے جا رہا تھا اور سرحدی دیو خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ میں بے حد حیران ہوئی کہ آخر کیا بات ہے۔ اس سرحدی دیو سے کیا غلطی ہو گئی ہے کہ اسے یوں بادشاہ سلامت کے خاص کمرے میں لے جایا جا رہا ہے جہاں ملکہ عالیہ بھی موجود ہیں۔ اس لئے میں وہیں رک گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دیو باہر آئے تو سرحدی دیو خوشی سے اچھل رہا تھا۔ میں اور زیادہ حیران ہو گئی وہ سرحدی دیو اس غلام دیو کے ساتھ

چلا گیا۔ میں وہیں ٹھہری رہی۔ تھوڑی دیر بعد وہ غلام دیو واپس آیا تو میں نے اس سے پوچھا۔ پہلے تو اس نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا لیکن جب میں نے اسے آپ کے بارے میں بتایا کہ میں آپ کی خاص کنیز پری ہوں تو اس نے بتایا کہ یہ دو آدم زاد کوہ قاف کی سرحد میں داخل ہوئے تو اس سرحدی دیو نے انہیں پکڑ کر ایک کمرے میں بند کر دیا اور خود جا کر سو گیا۔ بادشاہ کو اس کی اطلاع مل گئی چنانچہ انہوں نے اس دیو کو طلب کیا۔ اس دیو نے بتایا کہ وہ ان دونوں کو کھانا چاہتا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ وہ پری شہزادی سے شادی کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں تو اس دیو نے انہیں بادشاہ کے دربار میں پیش کرنے کے لئے پکڑ کر ایک کمرے میں بند کر دیا۔ کل انہیں دربارعام میں پیش کرے گا۔ اس پر بادشاہ نے ان دونوں کو فوراً شاہی مہمان خانے میں پہنچانے اور کل دربارعام میں پیش کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی اس سرحدی دیو کو انعام و اکرام بھی دینے کا حکم دیا۔ میں نے معلوم کر لیا ہے یہ دونوں آدم زاد اب شاہی

مہمان خانے میں موجود ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"۔ کنیز پری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ"۔ شہزادی پری نے کہا تو کنیز پری سلام کر کے واپس چلی گئی۔

"تو یہ دونوں آگئے۔ ان سے تو ملنا چاہیئے"۔ شہزادی پری کی دونوں سہیلیوں نے شرارت بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ شہزادی پری ان کی بات کا کوئی جواب دیتی۔ دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں چونک پڑیں۔

"اندر آ جاؤ"۔ شہزادی پری نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک غلام دیو اندر داخل ہوا۔ یہ چونکہ شاہی محل کا غلام دیو تھا اس لئے اسے دیکھ کر شہزادی پری اور اس کی دونوں سہیلیاں بے اختیار چونک پڑیں۔ غلام دیو اندر آ کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیا کوئی پیغام ہے"۔ شہزادی پری نے پوچھا۔

"ہاں شہزادی حضور۔ بادشاہ سلامت نے کل کے دربارعام میں آپ کو اور ملکہ عالیہ کو شرکت کی خصوصی اجازت دی ہے اور میں یہی پیغام لے کر آیا ہوں کہ آپ نے کل دربارعام میں شرکت کرنی ہے"۔ غلام دیو نے کہا۔

"کیوں۔ کیا کل کوئی خاص بات ہے"۔ شہزادی پری نے پوچھا۔

"دو آدم زاد کوہ قاف میں آئے ہیں۔ انہیں بادشاہ سلامت کے حکم پر کل دربارعام میں پیش کیا جانا ہے اور بادشاہ سلامت چاہتے ہیں کہ آپ بھی انہیں دیکھ لیں اور ملکہ عالیہ بھی"۔ غلام دیو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے پیغام سن لیا۔ اب تم جا سکتے ہو"۔ شہزادی پری نے کہا تو غلام دیو سلام کر کے واپس مڑا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"شہزادی حضور۔ بادشاہ سلامت نے نجانے کیا سوچ کر ان دونوں کو دربارعام میں بلوایا ہے۔ انہیں تو دربارخاص میں بلوانا چاہئے تھا"۔ روشن پری نے کہا۔

"شاید اباجان شاہی نجومی کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنا چاہتے ہوں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان سے علیحدگی میں ایک ملاقات کر لیں جس کا علم ہمارے علاوہ اور کسی کو نہ ہو"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"اس کا انتظام تو ہو سکتا ہے شہزادی پری۔ لیکن یہ دونوں احمق ہیں۔ اگر انہوں نے کل بھرے دربارعام میں یہ بتا دیا کہ ان کی ملاقات آپ سے ہوئی ہے تو معاملہ بے حد بگڑ جائے گا"۔ روشن پری نے کہا۔

"میں شہزادی کے طور پر ان سے نہیں ملنا چاہتی اور کل چونکہ دربارعام میں ہمارے چہرے پر نقاب ہوگا اس لئے وہ ہمیں پہچان ہی نہ سکیں گے"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"تو پھر آپ کس حیثیت سے ان سے ملیں گی"۔ روشن پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمدرد پری کی حیثیت سے"۔ شہزادی پری نے جواب دیا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" پھر آپ سب سے نیچے والے تہہ خانے میں پہنچ جائیں۔ ہم دونوں جا کر ان دونوں کو خفیہ راستے سے وہاں لے آتی ہیں۔ اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا"۔ روشن پری نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا لیکن انہیں مزید کچھ نہ بتانا"۔ شہزادی پری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ ہم انہیں کچھ نہ بتائیں گی"۔ ان دونوں سہیلیوں نے کہا اور شہزادی پری کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ دونوں مڑیں اور تیز تیز قدم اٹھاتیں کمرے سے باہر چلی گئیں جبکہ شہزادی پری ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ یہاں سے وہ سب سے نچلے تہہ خانے میں پہنچ سکتی تھی جہاں سے ایک خفیہ راستہ شاہی مہمان خانے کو جاتا تھا۔

آنگوبانگو دونوں ایک بڑے سے کمرے میں ایک دوسرے کے پیچھے اس طرح دوڑتے پھر رہے تھے۔ جیسے بانگو آنگو کو پکڑنا چاہتا ہو لیکن چونکہ آنگو کے قدم بڑے تھے اس لئے جب بھی بانگو دوڑتا ہوا اس کے قریب آتا آنگو دو بڑے بڑے قدم اٹھاتا اور اس سے کافی دور پہنچ جاتا اور بانگو کو ایک بار پھر بھاگنا پڑ جاتا۔ بانگو کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔ وہ بڑی طرح ہانپ رہا تھا۔ اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ دوڑ رہا تھا۔

"بس بس۔ اب میں دوڑ میں کسی بھی دیو کے مقابلے میں اول آ سکتا ہوں"۔ اچانک بانگلو نے ایک جگہ رک کر بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ تم ہار جاؤ گے۔ دیوؤں کی میری طرح بڑی بڑی ٹانگیں ہوتی ہیں جب تک تم مجھے پکڑ نہ لو گے اس وقت تک تم دیوؤں سے نہیں جیت سکتے"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر دوڑ پڑا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ لہراتا ہوا نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ اب پڑے رہو بے ہوش۔ اب میں جا کر پری شہزادی سے شادی کر لوں گا"۔ آنگلو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ تو تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے"۔ یکلخت بانگلو نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم بے ہوش نہیں ہوئے تھے"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور

سے ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا۔ بانگلو نے اچانک پوری قوت سے اس کے پیٹ میں مکا مار دیا تھا لیکن مکا مار کر بانگلو خود بھی نہ سنبھل سکا کیونکہ وہ بے حد تھکا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بھی نیچے گر گیا اور پھر اس نے آنگلو سے بھی زیادہ اونچی آواز میں ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا۔ پھر تو یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں ہائے ہائے کر رہے ہوں کہ اچانک دروازہ کھلا اور دو انتہائی خوبصورت پریاں اندر داخل ہوئیں۔ ان دونوں کے جسموں پر لباس بھی انتہائی قیمتی تھے۔

" ارے انہیں کیا ہوا ہے"۔ ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ان دونوں نے ہائے ہائے کرنا چھوڑ کر تیزی سے گردنیں موڑ کر ان کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ دونوں ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" واہ۔ واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ دو دو شہزادیاں۔ واہ۔ اب میں دونوں سے اکٹھی شادی کروں گا۔ واہ۔ واہ"۔ آنگلو نے جلدی سے ان کی

طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم ان کنیز پریوں سے کرتے رہو شادی میں تو شہزادی پری سے شادی کروں گا"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو آنگلو بے اختیار اچھل پڑا۔

" کنیز پریاں۔ کیا مطلب۔ ان کے لباس دیکھے ہیں تم نے۔ ایسا لباس تو شہزادیاں پہنتی ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" تمہارے اس بڑے سے سر میں اگر دماغ ہوتا تو تم خود دیکھ لیتے کہ ان میں سے کسی کے سر پر بھی تاج نہیں ہے اور جس کے سر پر تاج نہ ہو وہ شہزادی پری ہو ہی نہیں سکتی۔ کنیز پری ہی ہو سکتی ہے"۔ بانگلو نے عقلمندانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پھر تم خود کرو ان سے شادی میں تو شہزادی پری سے شادی کروں گا اور یہ دونوں کنیزیں شہزادی کے ساتھ خود ہی آ جائیں گی۔ کیوں کنیز پریو، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم دونوں قطعی احمق ہو آدم زادو۔ ہم نہ کنیزیں

ہیں اور نہ شہزادیاں۔ ہم تو وزیرزادیاں ہیں"۔ ان میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر تم خواہ مخواہ ادھر آ نکلیں۔ جاؤ اور جا کر کسی وزیرزادے سے شادی کرو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ فرش پر لیٹ گیا اور اس نے ایک بار پھر ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا۔

" تم پھر ہائے ہائے کرنے لگ گئے ہو۔ دیکھتے نہیں کہ دو پری وزیرزادیاں یہاں موجود ہیں اور جہاں پری وزیرزادیاں موجود ہوں وہاں ہائے ہائے نہیں بلکہ وائے وائے کہا جاتا ہے"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے فرش پر لیٹ کر اونچی آواز میں وائے وائے کہنا شروع کر دیا۔

" یہ تم وائے وائے کیوں کہہ رہے ہو۔ چوٹ لگنے کے بعد تو ہائے ہائے کی جاتی ہے"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وزیر کے پہلے " و " ہوتی ہے اس لئے وائے وائے کی جاتی ہے"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے۔ تم یہاں شاہی مہمان خانے میں آ کر مجھ سے زیادہ عقلمند کیوں ہو گئے ہو"۔ آلنگو نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میری شادی شہزادی سے ہونی ہے اور شہزادی سے شادی اس کی ہوتی ہے جو عقلمند ہو۔ کیوں پری وزیرزادیو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔ بانگلو نے بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ان کی حالت دیکھ کر اور ان کی عجیب و غریب باتیں سن کر بے اختیار ہنسنے لگیں۔

"تم دونوں واقعی انتہائی دلچسپ آدمی ہو۔ سنو ہم تمہیں ہمدرد پری کے پاس لے جانے کے لئے یہاں آئی ہیں۔ ہمدرد پری تمہیں وہ راز بتائے گی جس کی مدد سے تمہاری شادی شہزادی پری سے ہو سکے گی ورنہ نہیں"۔ ایک پری نے کہا۔

"کتنی بوڑھی ہے ہمدرد پری"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بوڑھی۔ کیا مطلب"۔ آنے والی دونوں پریوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اس لئے کہ جتنی بوڑھی ہو گی اتنی ہی لمبی لمبی نصیحتیں کرے گی"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ہم سے بھی زیادہ جوان ہے"۔ ایک پری نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو میں چلتا ہوں۔ کیونکہ وہ لمبی نصیحتیں تو کیا بلکہ نصیحت ہی نہیں کرے گی اور چونکہ شہزادی پری سے شادی میری ہونے والی ہے اس لئے راز کا پتہ بھی مجھے چلنا چاہئے۔ یہ میرا بھائی ہے یہ میری جگہ پر یہاں پڑا ہائے ہائے اور وائے وائے کرتا رہے گا۔ آؤ چلیں"۔ آنگلو نے اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اکیلے جا کر راز حاصل کر لو۔ میں بھی ساتھ جاؤں گا۔ میں بھی وہ راز حاصل کروں گا کیونکہ میری شادی شہزادی پری سے ہونی ہے تمہاری نہیں۔ شہزادیاں بانسوں سے شادی نہیں کرتیں"۔ بالنگو نے بھی جلدی سے اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" ہم تم دونوں کو لینے آئی ہیں۔ اس لئے تم دونوں

چلو"۔ پریوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر دروازے سے باہر چلی گئیں۔

" لیکن راز صرف مجھے بتانا ہوگا"۔ آلنگو نے کہا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا وہ بھی ان کے پیچھے کمرے سے باہر آگیا۔

" نہیں۔ راز مجھے بتانا ہوگا"۔ بانگلو نے جلدی سے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کیسے بتایا جا سکتا ہے۔ تمہارے اتنے موٹے پیٹ میں کر جا کر تو راز کہیں گم ہو جائے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" اور تمہارے اس لمبے جسم میں بیچارہ راز دوڑ دوڑ کر میری طرح تھک جائے گا اور پھر پڑا ہائے ہائے کرتا رہے گا اس لئے راز مجھے بتانا زیادہ فائدہ مند رہے گا"۔ بانگلو نے بھی جواب میں باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں خاموش رہو۔ اگر شاہی مہمان خانے کے دربانوں کو معلوم ہو گیا تو وہ تمہاری گردنیں اڑا دیں گے"۔ ایک پری نے مڑ کر ان سے سخت لہجے

میں کہا۔

" کس میں جرأت ہے کہ آنگلو بانگلو کی گردنیں اڑائے۔ بڑے بڑے دیو، بڑے بڑے جادوگر، بڑے بڑے بادشاہ سب ہماری گردنیں نہ کاٹ سکے تو یہ دربان ہماری گردنیں کیسے کاٹیں گے"۔ آنگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس آنگلو کی گردن پتلی ہے۔ یہ تو واقعی آسانی سے کٹ جائے گی البتہ میری موٹی گردن نہیں کٹ سکتی۔ اس لئے بے شک دربانوں کو بلا لو"۔ بانگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں کہہ رہی ہوں تم دونوں خاموش رہو"۔ اس بار ایک پری نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" اسے ڈانٹو۔ یہی بول رہا ہے میں تو خاموش ہوں"۔ آنگلو نے فوراً کہا۔

" مجھے کیوں ڈانٹیں گی یہ پری وزیرزادیاں۔ میری تو شہزادی پری سے شادی ہونے والی ہے۔ کیوں پری وزیرزادیو۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ بانگلو نے ایک اور پہلو سے بات کرتے ہوئے کہا لیکن کسی پری

نے اس بار کوئی جواب نہ دیا اور پھر وہ ان دونوں کو ایک خفیہ راستے سے لے جا کر ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئیں۔ جہاں کرسی پر شہزادی پری بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ دونوں تو انتہائی احمق ہیں ہمدرد پری"۔ ان دونوں پریوں نے اندر داخل ہوتے ہی شہزادی پری سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ وہ دونوں کمرے میں داخل ہو کر اس طرح حیرت سے بت بنے کھڑے تھے جیسے کسی جادوگر نے انہیں جادو کے زور سے مجسموں میں تبدیل کر دیا ہو۔ ان دونوں کی نظریں کرسی پر بیٹھی ہوئی شہزادی پری پر جمی ہوئی تھیں۔

"بیٹھ جاؤ۔ اس طرح کیوں کھڑے ہو"۔ شہزادی پری نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سامنے پڑی ہوئی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا جبکہ دونوں پریاں شہزادی پری کے ساتھ ہی پڑی ہوئی کرسیوں پر پہلے ہی بیٹھ چکی تھیں۔

"تم۔ تم واقعی ہمدرد پری ہو"۔ آنگلو نے رک رک کر کہا۔

"آنگو۔ یہ ہمدرد پری نہیں ہے یہ تو مجھے شہزادی پری لگتی ہے۔ اس قدر خوبصورت پری خالی خولی ہمدردی نہیں کر سکتی"۔ بانگو نے کہا۔

"لیکن اس کے سر پر تاج تو نہیں ہے اور تم نے خود کہا تھا کہ شہزادی پری کے سر پر تاج ہوتا ہے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"اس کا تاج ضرور بننے گیا ہوگا۔ کیوں میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ بانگو نے شہزادی پری سے کہا۔

"میں شہزادی نہیں ہوں۔ شہزادی تو مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ میں تو ہمدرد پری ہوں"۔ شہزادی پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اپنی تعریف سن کر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اچھا۔ پھر تو میں شہزادی پری سے ہی شادی کروں گا تم سے نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ بانگو مجھ سے کم خوبصورت ہے بلکہ سرے سے خوبصورت ہے ہی نہیں۔ موٹا اور بھدا سا ہے۔ پھر اس کا سر دیکھا ہے چھوٹا سا ہے جبکہ میں لمبے قد کا خوبصورت آنگو ہوں

اور میرا سر بھی بڑا ہے اور شہزادیاں صرف اس سے شادی کرتی ہیں جن کے سر بڑے ہوتے ہیں تاکہ تاج پر زیادہ سونا لگ سکے"۔ آنگلو نے کہا۔

"اتنا سونا ہو ہی نہیں سکتا کوہ قاف میں کہ تم جیسے ڈھول جیسے سر کے لئے تاج بن سکے۔ میرا سر چھوٹا ہے اس لئے میرے سر جتنا سونا ضرور موجود ہوگا۔ اس لئے میری شادی ہوگی شہزادی پری سے"۔ بالنگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ ان دونوں کی باتیں سن کر شہزادی پری اور اس کی سہیلیاں بری طرح ہنس رہی تھیں۔

"تم بیٹھو تو سہی"۔ شہزادی پری نے کہا تو وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میری کرسی شاہی کرسی ہے اور چونکہ میری شادی شہزادی پری سے ہونی ہے اس لئے میرے لئے شاہی کرسی رکھی گئی ہے اور تمہاری کرسی غلاموں جیسی ہے اس لئے تم غلام ہی بنو گے"۔ آنگلو نے کرسی پر بیٹھتے ہی اپنی کرسی کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھتے ہوئے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری کرسی کیسے شاہی کرسی بن گئی۔ اس پر تو شاہی نشان ہی موجود نہیں ہے۔ یہ نشان میری کرسی پر ہے۔ یہ دیکھو"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کرسی کے بازو پر موجود لکڑی کی گانٹھ کی طرف اشارے کرتے ہوئے کہا۔ وہ لکڑی کی اس قدرتی گانٹھ کو شاہی نشان کا نام دے رہا تھا۔

"سنو سنو۔ لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شہزادی کی شادی اس سے ہوگی جو اس کی شرطیں پوری کرے گا"۔ شہزادی پری نے فوراً ہی ان کے بولنے سے پہلے ہی درمیان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"شرطوں کا کیا ہے۔ ہماری پوری زندگی شرطیں پوری کرتے ہوئے گزر گئی ہے۔ اس لئے شرطیں سمجھو پوری ہو گئیں۔ تم بس شہزادی پری کو بلاؤ تاکہ میں اس سے شادی کر سکوں"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم شرطیں پوری کر لیتے ہو تو پھر تمہاری شادی کیوں نہیں ہوتی"۔ شہزادی پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں وہ شہزادی آخر میں پسند ہی نہ آتی تھی۔ کیوں بانگلو۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس بار شرطیں تم پوری کرنا۔ میں تو بس شہزادی پری سے شادی کروں گا"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"سنو۔ ایک شرط ہے کہ تم آسمان کے سارے تارے توڑ کر یہاں کوہ قاف میں لے آؤ۔ کیا تم یہ شرط پوری کر سکتے ہو"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"ارے۔ یہ کوئی شرط ہے۔ یہ تو میں انتہائی آسانی سے پوری کر سکتا ہوں البتہ یہ بانگلو پوری نہ کر سکے گا۔ اس لئے بس میری شادی ہوگی شہزادی پری سے"۔ آنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ میں کیوں پوری نہیں کر سکتا شرط"۔ بانگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔ اسے شاید آنگلو کی بات کی سمجھ ہی نہ آئی تھی۔

"اس لئے کہ میرا قد لمبا ہے۔ میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤں گا اور ہاتھوں سے آسمان پر موجود تمام

تارے توڑ کر نیچے کوہ قاف میں پھینکتا جاؤں گا جبکہ تمہارا قد چھوٹا ہے اس لئے تمہارا ہاتھ تاروں تک نہ جا سکے گا"۔ آنگلو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں سیڑھی پر چڑھ جاؤں گا۔ پھر"۔ بالنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم دونوں جا سکتے ہو"۔ شہزادی پری نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔

"انہیں واپس پہنچا آؤ"۔ شہزادی پری نے اپنی سہیلیوں سے کہا۔

"آؤ واپس چلیں"۔ ان دونوں پریوں نے اٹھ کر آنگلو بانگلو سے کہا۔

"لیکن وہ راز۔ وہ تو بتایا ہی نہیں"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صبح تمہیں دربار عام میں پیش ہونا ہے۔ وہاں تمہیں خودبخود معلوم ہو جائے گا"۔ دونوں پریوں نے کہا۔

"دربار عام میں۔ واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میری وہاں شہزادی پری سے شادی ہوگی"۔ آنگلو نے خوشی

سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم عام آدمی ہو۔ اس لئے تمہیں دربارعام میں پیش کیا جائے گا۔ میں چونکہ خاص ہوں اس لئے میں دربارخاص میں جاؤں گا اور شہزادیوں کی شادیاں دربارعام میں نہیں، دربارخاص میں ہوتی ہیں۔ کیوں پری وزیرزادیو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔ بانگلو نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں اور پھر وہ دونوں انہیں اسی خفیہ راستے سے لے جا کر ان کے کمرے میں چھوڑ کر واپس چلی گئیں۔

"مجھے یہ بتاؤ آنگلو کہ تم نے تو کہا تھا کہ شہزادی سے شادی کے لئے ضروری ہے کہ جو دیوؤں سے دوڑنے میں جیتے گا اس کی شادی ہوگی۔ اس لئے تم نے مجھے دوڑا دوڑا کر پاگل کر دیا۔ اب بتاؤ اس ہمدرد پری نے تو ایسی کوئی بات ہی نہیں کی"۔ بانگلو نے کمرے میں پہنچتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو اور میری بات غور سے سنو۔ مجھے خطرہ محسوس ہو رہا ہے"۔ آنگلو نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" خطرہ۔ کیسا خطرہ۔ کیا یہاں آگ لگنے والی ہے"۔ بانگلو نے زورزور سے ناک سے سانس لے کر ادھر ادھر سونگھتے ہوئے کہا۔

" یہ ہمدرد پری ہم سے خود شادی کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اس نے ہمیں وہاں بلوایا تھا"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" تو اس میں خطرے والی کونسی بات ہے۔ تم اس سے شادی کر لو اس طرح میں اکیلا رہ جاؤں گا شہزادی پری سے شادی کرنے والا اور پھر میری شادی ہو جائے گی"۔ بانگلو نے الٹا خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ مجھ سے نہیں"۔ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر دائیں بائیں ہلاتے ہوئے کہا تو بانگلو اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

" مجھ سے کیوں۔ وہ دیکھتی تو تمہیں رہی ہے۔ مجھے تو دیکھ ہی نہ رہی تھی"۔ بانگلو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ تمہیں ترچھی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور مجھے

ایک بزرگ نے بتایا تھا کہ اگر عورتیں کسی کو ترچھی نظروں سے دیکھیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتی ہیں"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"ترچھی نظریں کیا ہوتی ہیں"۔ بانگلو نے چونک کر پوچھا۔

"ترچھی نظروں کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ دیکھ تو مجھے رہی ہو لیکن نظریں تم پر ڈال رہی ہو"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہوگی کیونکہ تم نے خود ہی تسلیم کیا ہے کہ وہ تمہیں دیکھ رہی تھی۔ نظروں کا کیا ہے وہ کہیں بھی چلی جائیں۔ اب نظروں کو اس نے رسی سے باندھ تو نہیں رکھا تھا"۔ بانگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں اس سے شادی کر لوں۔ سوچ لو"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں ہاں کر لو۔ بلکہ جلدی کر لو تاکہ میں شہزادی پری سے شادی کر سکوں"۔ بانگلو نے کہا۔

"وہ ہمدرد پری نہیں بلکہ شہزادی پری تھی"۔ آنگو نے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ ہمدرد پری تھی۔ شہزادی پری تو اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اس نے خود کہا تھا"۔ بانگو نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہی تھی کہ وہ خود شہزادی پری تھی کیونکہ بزرگ کہتے ہیں کہ کوئی عورت دوسری عورت کو اپنے سے خوبصورت نہیں کہتی۔ جو کہتی ہے وہ صرف اپنے متعلق کہتی ہے"۔ آنگو نے ایک بار پھر بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں۔ اس نے یہ تو کہا ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر چونکہ وہ مجھے ترچھی نظروں سے دیکھ رہی تھی اس لئے میری شادی اس سے ہوگی"۔ بانگو نے فوراً ہی پلٹا کھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کر لو شادی۔ مجھے کیا"۔ آنگو نے فوراً ہی کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم کنیز پری سے شادی کرو گے"۔ بانگو نے اسے رضامند ہوتے دیکھ کر کہا تو آنگو نے

اتنے زور کا قہقہہ مارا کہ کمرہ اس کے زوردار قہقہے سے گونج اٹھا۔

"ارے جس کی نظریں ترچھی ہوں تو وہ شہزادی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ آنگلو نے ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ کرسی سمیت اچھل کر نیچے جا گرا کیونکہ بانگلو نے ایک بار پھر اچھل کر اس کے پیٹ میں مکا مار دیا تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا کی بجائے اب کرتے رہو ہائے ہائے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آنگلو نے واقعی ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا۔

"اب میں کروں گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ بانگلو نے اسے ہائے ہائے کرتے دیکھ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنگلو سے بھی زیادہ زور سے ہا۔ ہا کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ قہقہہ مارنے کے لئے اسے پورا منہ کھولنا پڑتا تھا اس لئے اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں خودبخود بند ہو گئی تھیں اس لئے وہ آنگلو کو اٹھتے نہ دیکھ سکا اور آنگلو نے اٹھ کر پوری قوت سے اس کے پیٹ میں ٹکر مار دی تو بانگلو چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے گرا اور پھر

اس کے منہ سے خود بخود ہائے ہائے نکلنے لگی جبکہ آنگلو ٹکر مار کر بجلی کی سی تیزی سے واپس فرش پر جا کر لیٹ گیا اور اس نے اس طرح ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا جیسے وہ سرے سے اٹھا ہی نہ ہو۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ بانگلو کسی بھی وقت ہائے ہائے بند کر کے اس پر ٹوٹ پڑے گا لیکن بانگلو کو شاید چوٹ زیادہ لگ گئی تھی اس لئے اٹھنے کی بجائے وہ ہائے ہائے ہی کرتا رہا اور ایک بار پھر کمرہ ہائے ہائے کی آوازوں سے گونجنے لگ گیا۔

"کیا بات ہے شہزادی۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے"۔ روشن پری نے شہزادی کے خاص کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے موتیا پری بھی تھی۔ شہزادی پری ایک کرسی پر خاموش اور اداس بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں آنگلو بانگلو کو شاہی مہمان خانے میں چھوڑ کر ابھی واپس آئی تھیں۔

"یہ دونوں تو واقعی احمق ہیں اس لئے یہ شرطیں کس طرح پوری کر سکیں گے اور چونکہ یہ شرطیں پوری نہ کر سکیں گے اس لئے میری شادی شہزادہ پرویز سے نہ ہو سکے گی"۔ شہزادی پری نے اداس لہجے میں کہا۔

" بات تو آپ کی ٹھیک ہے شہزادی حضور۔ یہ دونوں واقعی انتہائی بلکہ سر سے پیروں تک احمق ہیں لیکن شاہی نجومی بتا رہے ہیں کہ یہ شرطیں پوری کر لیں گے۔ آخر انہوں نے کچھ سوچ کر ہی کہا ہوگا"۔ موتیا پری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" مجھے شاہی نجومی بابا سے خود بات کرنا پڑے گی"۔ شہزادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ سے تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک کنیز پری اندر داخل ہوئی اور سلام کرکے سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

" شاہی نجومی بابا کو بلاؤ"۔ شہزادی پری نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہوگی شہزادی حضور"۔ کنیز پری نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور بوڑھا شاہی نجومی اندر داخل ہوا تو شہزادی پری اور اس کی دونوں سہیلیاں اس کے احترام میں کھڑی ہو گئیں۔

" بیٹھو بیٹھو۔ خیریت ہے مجھے کیوں اس طرح اچانک یاد کیا گیا ہے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" بابا۔ ہم نے آپ سے ایک انتہائی خاص اور ضروری بات کرنی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ یہ بات بادشاہ سلامت کو نہ بتائیں گے"۔ شہزادی پری نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کونسی بات شہزادی بیٹی"۔ شاہی نجومی نے حیران ہو کر کہا۔

" بابا نجومی۔ ہم نے شہزادہ پرویز کی تصویر دیکھی ہے۔ وہ ہمیں بے حد پسند آیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس سے ہی ہماری شادی ہو جائے"۔ شہزادی پری نے قدرے شرماتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہو جائے گی شادی۔ میرے حساب کے مطابق تمہاری شادی شہزادہ پرویز سے ہی ہوگی اور تم اس کے ساتھ انتہائی خوش و خرم رہو گی۔ وہ بے حد بہادر، ذہین اور نیک فطرت شہزادہ ہے۔ وہ ہمیشہ تمہیں خوش رکھے گا"۔ شاہی نجومی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کے لئے جو شرطیں ہیں وہ کیسے پوری ہوں گی۔ یہ تو ناممکن شرطیں ہیں"۔ شہزادی نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ناممکن ہیں لیکن بہرحال یہ پوری ہو جائیں گی اس بات کی تم فکر مت کرو"۔ شاہی نجومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے بابا نجومی۔ ہماری تسلی کراؤ"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"تمہیں دو آدم زادوں آنگلو بانگلو کے بارے میں بتا دیا گیا ہے یا نہیں"۔ بابا شاہی نجومی نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں نہ صرف ان کے بارے میں معلوم ہے بلکہ ہم ان سے مل بھی چکی ہیں۔ وہ تو انتہائی احمق ہیں۔ وہ یہ شرطیں کسی صورت بھی پوری نہیں کر سکتے۔ اسی لئے تو ہم نے آپ کو بلایا ہے"۔ شہزادی پری نے جواب دیا تو شاہی نجومی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم ان سے مل چکی ہو۔ کہاں"۔ شاہی نجومی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شہزادی پری نے اسے ساری بات بتا دی۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ تم نے انہیں اپنا اصل تعارف نہیں کرایا ورنہ وہ یہاں سے واپس ہی نہ جاتے۔ وہ

ایسے ہی آدمی ہیں"۔ شاہی نجومی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن بابا۔ ہم ان سے بہت مایوس ہوئے ہیں جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ شرطیں پوری کر لیں گے۔ یہ شرطیں تو بڑے سے بڑا عقلمند بھی پوری نہیں کر سکتا۔ یہ احمق کس طرح پوری کریں گے۔ آپ کوئی اور طریقہ نہیں سوچ سکتے"۔ شہزادی پری نے آخرکار اپنے دل کی بات کر ہی دی۔

" دیکھو شہزادی۔ جو کام بڑے سے بڑا عقلمند نہیں کر سکتا۔ وہ کام عام طور پر احمق آدمی کر گزرتے ہیں اور یہ آنگلوبانگلو واقعی احمق ہیں لیکن یہ اپنی احمقانہ حرکتوں کی وجہ سے ہی یہ شرطیں پوری کر دیں گے۔ میرا حساب یہی کہتا ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ میرا حساب آج تک غلط نہیں ہوا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" آپ نے پانچویں شرط جو لگائی ہے اس کے بارے میں ان سے میں نے پوچھا تھا تو انہوں نے انتہائی احمقانہ جواب دیا۔ یہی بات وہ لازماً پہلی شرطوں کے بارے میں بھی کریں گے"۔ شہزادی نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آسمان کے تارے توڑنے والی شرط کے بارے میں آنگلو بالنگو کے جواب دوہرا دیئے تو شاہی نجومی شہزادی کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ ایسی ہی باتیں کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ شرطیں پوری کر سکتے ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ تم فکر مت کرو۔ تمہاری شادی بہرحال شہزادہ پرویز سے ہوگی"۔ شاہی نجومی نے کہا تو شہزادی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" شکریہ بابا۔ اب میری تسلی ہو گئی ہے"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاہی نجومی مسکراتے ہوئے اٹھے اور پھر سلام کر کے کمرے سے باہر چلے گئے۔

آنگو بانگو اپنے کمرے میں بیٹھے شہزادی پری کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے کہ دروازہ کھلا اور دو خوفناک دیو اندر آ گئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔ یہ تو شاہی مہمان خانہ ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔ بادشاہ سلامت، ملکہ عالیہ اور پری شہزادی دربار میں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے تمہیں وہاں بلایا ہے۔ آؤ جلدی کرو"۔ ان میں سے ایک دیو نے اپنی طرف سے انتہائی نرم لہجے میں کہا لیکن دیو ہونے کی وجہ سے اس کی آواز اور

لہجہ اس قدر کڑکدار تھا کہ آنگو بانگو دونوں نے بے اختیار اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

"تم آہستہ نہیں بول سکتے۔ چلو ہم خود چلنے کے لئے تیار ہیں"۔ بانگو نے کہا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں بادشاہ سلامت سے شکایت کروں گا کہ وہ ہمیں بلانے کے لئے کوئی نرم آواز والا دیو بھیجتا۔ آخر میں اس کا داماد بننے والا ہوں"۔ آنگو نے کہا۔

"تم نے شکایت کی تو تمہاری یہ دھاگے جیسی گردن ایک لمحے میں کٹ جائے گی۔ میں شکایت کروں گا کیونکہ میری گردن موٹی ہے اور یہ کٹ نہ سکے گی اور جس کی گردن نہ کٹ سکے صرف وہی شکایت کر سکتا ہے"۔ بانگو نے جواب دیا۔

"موٹی گردن، تو ان دیوؤں کی بھی ہے۔ کیا یہ شکایت کر سکتے ہیں۔ کیوں موٹی گردنوں والے دیو۔ کیا تم بادشاہ سے شکایت کر سکتے ہو"۔ آنگو نے آگے جاتے ہوئے ان دونوں دیوؤں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم تو غلام ہیں اور غلام بھلا کیسے شکایت کر سکتے

ہیں"۔ ان میں سے ایک دیو نے کہا۔

" دیکھا تم نے بانگو۔ موٹی گردن والے غلام ہوتے ہیں۔ اس لئے تم بھی غلام ہو اور غلام کی شادی شہزادی سے ہو ہی نہیں سکتی"۔ آنگو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے ان کی گردنیں بہت موٹی ہیں۔ اس لئے یہ غلام ہیں تم دیکھ لینا کہ بادشاہ کی گردن میری جتنی موٹی ہوگی"۔ بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور شہزادی کی گردن میری طرح پتلی ہوگی۔ اس لئے تم بادشاہ کے غلام بن جاؤ گے جبکہ میری شادی شہزادی سے ہو جائے گی"۔ آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ ایسی باتیں دربار میں نہ کرنا ورنہ ایک لمحے میں ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ بادشاہ سلامت بے حد غصے والے ہیں"۔ ایک دیو نے کہا۔

" ہوں گے غصے والے۔ ہمیں کیا۔ تم غلام ہو، تم ڈرتے رہو ان کے غصے سے ہم ان کے غلام تو نہیں ہیں اس لئے ہم کیوں ڈریں اور ویسے بھی آنگو بانگو

کسی سے نہیں ڈرتے۔ ہاں"۔ اس بار ان دونوں نے بیک زبان ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی۔ ہم تو ہمدردی کی وجہ سے تمہیں بتا رہے تھے"۔ ایک دیو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بس بس۔ پہلے ایک پری ہمدرد تھی۔ اس نے ہمیں پانی تک نہیں پوچھا اور اب تم ہمدرد بن رہے ہو۔ تم نے مجھے شربت تک نہیں پلایا"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر تم زندہ بچ گئے تو تمہیں سب کچھ مل جائے گا۔ فکر مت کرو"۔ ایک دیو نے کہا اور دوسرا دیو بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل کے ایک بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔

" اندر جاؤ۔ اندر دربار عام لگا ہوا ہے"۔ ان دونوں دیوؤں نے دروازے پر ہی رکتے ہوئے کہا۔

" آؤ بانگلو۔ ہم جا کر اس دربار عام کو دربار خاص میں بدل دیں"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اکڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے بانگلو بھی

دونوں بازو کھولے اکڑتا ہوا اندر داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے ان کے چہروں پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ یہ ایک بہت بڑا ہال تھا جس میں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور کرسیوں پر انتہائی خوفناک شکلوں والے دیو بیٹھے ہوئے تھے چند پری زاد بھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ان پری زادوں نے اپنے جسموں پر انتہائی قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ سامنے ایک بڑا سا سونے کا تخت تھا جس پر ایک بوڑھا پری زاد آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر ہیروں سے بنا ہوا تاج تھا جبکہ اس کے دائیں ہاتھ پر ایک چھوٹا تخت تھا جو سونے کا بنا ہوا تھا۔ اس تخت پر ایک بوڑھی پری بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس کے سر پر بھی ہیروں کا بنا ہوا انتہائی خوبصورت تاج تھا جبکہ بڑے تخت کے دوسری طرف بھی سونے کا بنا ہوا ایک چھوٹا تخت تھا جس پر ایک نوجوان پری بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر نقاب تھا جس سے اس کا چہرہ نظر نہ آ رہا تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے ہیں"۔ اس بڑے تخت پر بیٹھے ہوئے پری زاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جھک جاؤ۔ تم اس وقت کوہ قاف کے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو"۔ اچانک ایک دیو نے کھڑے ہو کر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خود تو سیدھے کھڑے ہو اور ہمیں کہہ رہے ہو کہ جھک جاؤ۔ پہلے تم خود اپنی بات پر عمل کرو اور یہاں جتنے بھی دیو اور پری زاد بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی بھی جھکا ہوا نہیں ہے۔ اس لئے ہم آنگو بانگو کیوں جھکیں"۔ آنگو نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم پہلے جھک چکے ہیں۔ تم اب آئے ہو اس لئے تم جھکو"۔ اس پری زاد نے کہا۔

"رہنے دو وزیراعظم۔ ہمیں خود ان سے بات کرنے دو"۔ بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ پری زاد واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پہلے یہ بتاؤ بادشاہ سلامت کہ وہ شہزادی پری

کہاں ہے جس سے میری شادی ہونی ہے"۔ آنگو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ اسے تو معلوم نہیں ہے اس لئے یہ پوچھ رہا ہے اور جسے معلوم نہ ہو۔ وہ شہزادی سے شادی کیسے کر سکتا ہے۔ جبکہ مجھے معلوم ہے۔ وہ سامنے جو نقاب پہنے بیٹھی ہوئی ہے وہ شہزادی پری ہے۔ اس لئے بس آپ جلدی سے میری شادی شہزادی پری سے کر دیں"۔ بانگو نے فوراً کہا۔

" یہ نقاب والی پری شہزادی کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ تو نقاب والی پری ہے۔ تم بے شک کر لو اس سے شادی۔ میں تو شہزادی پری سے شادی کروں گا"۔ آنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" خاموش ہو جاؤ"۔ بادشاہ نے یکلخت غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" دیکھا۔ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ خاموش رہو۔ البتہ میں بول سکتا ہوں کیونکہ میں بادشاہ کا داماد بننے والا ہوں۔ کیوں بادشاہ سلامت۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ آنگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں کیسے خاموش ہو سکتا ہوں۔ میری تو زبان ہے۔ خاموش تو وہ ہو سکتا ہے جو گونگا ہو۔ کیوں بادشاہ سلامت"۔ بانگو نے کہا۔

"سنو۔ اب اگر تم نے فضول باتیں کیں تو میں تمہاری گردنیں کٹوا دوں گا۔ سنو شہزادی پری کی شادی صرف اس سے ہوگی جو پانچ شرطیں پوری کرے گا"۔ بادشاہ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ شریعت کے خلاف ہے"۔ آنگو نے کہا۔

"کیا شریعت کے خلاف ہے۔ کیا مطلب ہوا"۔ بادشاہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شریعت میں چار شادیاں جائز ہیں، پانچ نہیں۔ اس لئے شرطیں بھی چار ہونی چاہئیں، پانچ نہیں"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"شرطوں کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پہلے شرطیں سن لو"۔ بادشاہ نے کہا۔

"اچھا تم یہ شرطیں بانگو کو بتاؤ۔ یہ شرطیں پوری کرے گا۔ میری تو تم بس شہزادی پری سے شادی کرا

دو۔ جلدی بلاؤ مولوی اور گواہوں کو"۔ آنگو نے کہا۔

" شاہی نجومی"۔ بادشاہ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" بادشاہ سلامت"۔ ایک طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے شاہی نجومی نے اٹھ کر کھڑے ہوئے کہا۔

" ہمارا خیال ہے یہ احمق ہیں۔ اس لئے ان کی گردنیں اڑا دینی چاہئیں"۔ بادشاہ نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

" تم ہمیں احمق کہہ رہے ہو۔ ہمیں آنگو بانگو کو۔ اگر تم شہزادی پری کے باپ نہ ہوتے تو میں مکا مار کر تمہارا سر توڑ دیتا"۔ بانگو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" اور میں تمہارے پیٹ میں ٹکر مار کر تمہارا پیٹ پھاڑ دیتا"۔ آنگو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

" جلاد۔ جلاد"۔ بادشاہ سلامت نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دیو ہاتھ میں ایک بڑی سی تلوار اٹھائے سامنے آ گیا۔

" ان دونوں گستاخوں کی گردنیں اڑا دو"۔ بادشاہ

نے اسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی بادشاہ سلامت۔ لیکن کیا انہیں باہر لے جا کر ہلاک کیا جائے یا یہیں"۔ جلاد نے سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔

"یہیں۔ ہمارے سامنے ان کی گردنیں اڑا دو"۔ بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"چلو پیچھے ہٹو تاکہ میں بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں تمہاری گردنیں کاٹوں"۔ جلاد نے کہا۔

"تمہاری یہ تلوار آنگلو کی گردن تو کاٹ سکے گی لیکن میری نہیں۔ اس کی بے شک گردن کاٹ دو تاکہ میری شادی شہزادی پری سے ہو سکے"۔ بانگلو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میرا قد لمبا ہے اس لئے اس کی تلوار میری گردن تک پہنچ ہی نہ سکے گی البتہ تمہارا قد چھوٹا ہے اس لئے اس کی تلوار تمہاری گردن تک پہنچ جائے گی۔ کیوں بادشاہ سلامت۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔ آنگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ ان کی گردنیں اڑا دو"۔ بادشاہ کو اور

زیادہ غصہ آ گیا اور اس بار جلاد خود ہی پیچھے ہٹ گیا تاکہ اپنی بڑی سی تلوار سے ان دونوں کی گردنیں ایک ہی وار میں اکٹھی کاٹ سکے۔

"ارے ارے۔ دوڑو بانگلو۔ یہ بادشاہ نہیں ہے قصائی ہے اور میں قصائی کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔ دوڑو"۔ آنگلو نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ اسی لمحے جلاد نے تلوار چلائی لیکن آنگلو بال بال بچ گیا لیکن بانگلو چونکہ تلوار کی زد میں تھا اس لئے وہ بجائے بھاگنے کے الٹا خوف کے مارے اس جلاد کی طرف بڑھ گیا لیکن ایک دیو نے ہاتھ بڑھا کر اس کا سر پکڑ لیا۔ اسی لمحے دروازے پر موجود دربانوں نے بھاگتے ہوئے آنگلو کو پکڑا اور پھر وہ اسے اٹھا کر جلاد دیو کی طرف لے آنے لگے۔

"ہائے ہائے کرو۔ ہائے ہائے"۔ دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور پھر دربار ان دونوں کی ہائے ہائے سے گونج اٹھا۔ ادھر جلاد ان کی گردنیں اڑانے کے لئے تیار کھڑا تھا۔

ختم شد

انگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور کہانی

آنگلو بانگلو اور سرخ سمندر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بحر اعظم — دنیا کا سب سے بڑا سرخ پانی کا سمندر — جس کی کوئی حد نہ تھی —

بحر اعظم — جس کے سارے پانی کو ایک مٹکے میں بھرنے کی شرط تھی اور آنگلو بانگلو نے اس شرط کو پورا کرنے کی حامی بھر لی — کیوں ؟

آنگلو بانگلو — جنہوں نے شرط پوری کرنے کی غرض سے بے شمار خوفناک بلاؤں سے مقابلے کیے —

انتہائی دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور مقابلے

کیا — آنگلو بانگلو شرط پوری کرنے میں کامیاب ہو گئے یا — نہیں۔

کیا — سرخ سمندر کا پانی ایک مٹکے میں ڈالا جا سکا — یا آنگلو بانگلو ہلاک ہو گئے —

قدم قدم پر دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات سے بھرپور

انتہائی دلچسپ اور انتہائی قہقہہ آمیز کہانی

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
احمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ — اردو بازار
لاہور

عمرو کی دلہن

یہ کہانی ہے عمرو عیار کی

ایک چڑیل سے شادی کی

عمرو کی دلہن

مصنف — ظہیر احمد

...ادی آکاش جسے طلسم ہوشربا کے سب سے بڑے جادوگر نے اغوا کر لیا تھا اور عمرو عیار شہزادی آکاش کو چھڑانے کے لئے طلسم ہوشربا میں داخل ہو گیا۔

...سامری جسے پینے سے جادوگروں کی عمریں ایک ہزار سال بڑھ جاتی تھیں۔

...عیار جس نے دو جادوگروں کو آب سامری پلا کر ہلاک کر دیا۔

...عیار جس نے ایک بدصورت چڑیل گورکی سے شادی کرنے کا اعلان کر دیا۔

...رکی جس کی ایک شرط کے مطابق عمرو عیار گورکی کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر پورے ...حل کی سیر کرائے گا۔

...رکی جب عمرو عیار کے کندھوں پر سوار ہو کر محل کی سیر کرنے لگی تو؟

...اکٹ

...سف برادرز
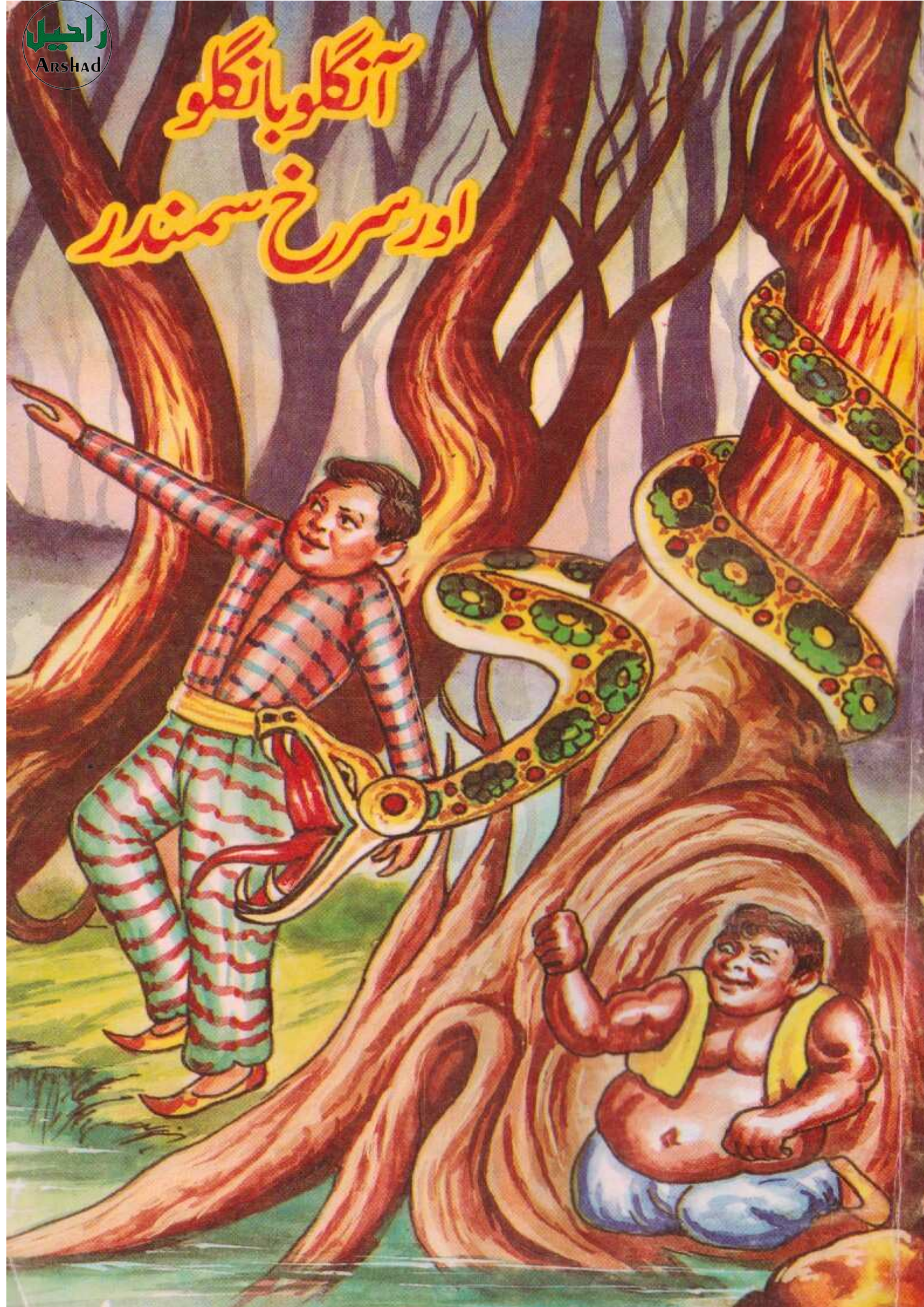
احمد مارکیٹ

لاہور

آنگلو بانگلو اور سرخ سمندر

پیارے بچّوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور سرخ سمندر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300 9401919

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/20 روپے

کوہ قاف کے بادشاہ کے دربار میں اس وقت عجیب تماشا ہو رہا تھا۔ آنکوبانکو کو شہزادی پری سے شادی کے لئے پانچ شرطیں پوری کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور بادشاہ نے یہ دربار اس لئے منعقد کیا تھا کہ آنکوبانکو کو ان شرطوں کی تفصیل بتائی جائے۔ کوہ قاف کی شہزادی پری کا کوئی مناسب رشتہ کوہ قاف میں نہ تھا۔ اس لئے بادشاہ کے حکم پر کوہ قاف کے شاہی نجومی نے حساب لگا کر بتایا تھا کہ شہزادی پری کی شادی ملک روم کے شہزادے پرویز سے ہوگی اور شہزادی پری اس شادی سے بے حد خوش و خرم

زندگی گزارے گی لیکن شہزادے کی شادی تب ہی کسی سے ہو سکتی تھی جب ایک جادوگر کی لگائی ہوئی چار شرطیں پوری کی جاتیں۔ کیونکہ ایک بہت بڑا جادوگر شہزادہ پرویز کی شادی اپنی بدصورت بیٹی سے کرنا چاہتا تھا لیکن شہزادے نے انکار کر دیا تھا جس پر اس جادوگر نے غصے میں آ کر یہ شرائط لگا دی تھیں۔ اگر یہ شرطیں پوری کئے بغیر شہزادہ پرویز کی شادی کی گئی تو شادی کے روز ہی دولہا اور دولہن دونوں ہلاک ہو جائیں گے۔ بادشاہ روم کو جب ان شرائط کا علم ہوا تو اس نے غصے میں آکر اپنے دوست جادوگروں کی مدد سے اس جادوگر اور اس کی بدصورت بیٹی دونوں کو ہلاک کرا دیا لیکن اس سے شرائط ختم ہونے کی بجائے ہمیشہ کے لئے قائم ہو گئیں۔ چونکہ کوہ قاف کا بادشاہ شہزادی پری کی شادی ملک روم کے شہزادے پرویز سے کرنا چاہتا تھا اس لئے شاہی نجومی نے حساب لگا کر بتایا کہ یہ چاروں شرطیں اس دنیا میں اگر کوئی پوری کر سکتے ہیں تو وہ آنگو بانگو ہیں۔ وہ بظاہر تو احمق ہیں لیکن اپنی حماقتوں کی وجہ

سے وہ ناممکن کو بھی ممکن کر دیتے ہیں البتہ آنگوبانگو
سے یہ شرطیں اس طرح پوری کرائی جا سکتی ہیں کہ
انہیں یہ بتایا جائے کہ اگر وہ یہ شرطیں پوری کر
دیں تو ان کی شادی شہزادی پری سے ہو سکتی ہے
اور اس کے ساتھ آخر میں پانچویں شرط ایسی لگا دی
جائے کہ جو کسی صورت بھی پوری نہ ہو سکتی ہو۔
اس طرح آنگوبانگو چار شرطیں پوری کر دیں گے جبکہ
پانچویں شرط پوری نہ ہو سکے گی۔ اس طرح ان کی
شادی شہزادی پری سے نہ ہو سکے گی البتہ چار شرطیں
پوری ہو جانے کی وجہ سے شہزادی پری کی شادی
شہزادہ پرویز سے ہو جائے گی۔ چنانچہ بادشاہ اس بات
پر رضامند ہو گیا اور شہزادی پری نے بھی جب شہزادہ
پرویز کی تصویر دیکھی تو وہ بھی شہزادہ پرویز سے شادی
پر تیار ہو گئی اور اسے بھی بتا دیا گیا کہ شرطیں
آنگوبانگو سے اس کی شادی کا کہہ کر پوری کرائی
جائیں گی تو شہزادی اس بات پر بھی رضامند ہو گئی
چنانچہ بادشاہ نے دربار منعقد کیا اور وہاں آنگوبانگو کو
بلایا تاکہ انہیں شرطیں بتائی جا سکیں کہ آنگوبانگو نے

اپنی حماقتوں کی وجہ سے پورے دربار میں ایسی باتیں کیں کہ بادشاہ نے غصے میں آ کر شاہی جلاد کو ان دونوں کی گردنیں اڑانے کا حکم دے دیا جب شاہی جلاد نے ان کی گردنیں اڑانی چاہیں تو وہ بھاگنے لگے لیکن وہاں موجود دیوؤں نے انہیں پکڑ لیا اور شاہی جلاد کی طرف لے آنے لگے تو وہ دونوں خوف کے مارے ہائے ہائے کرنے لگ گئے لیکن چونکہ بادشاہ کا حکم تھا اس لئے کسی نے ان کی ہائے ہائے کی پرواہ نہ کی اور شاہی جلاد تلوار لئے ان کی گردنیں اڑانے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ جلاد ان کی گردنیں اڑاتا۔ شاہی نجومی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بادشاہ سلامت۔ میری گزارش سن لیں پھر ان کی گردنیں اڑائی جائیں"۔ شاہی نجومی نے دست بستہ ہو کر کہا تو بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر شاہی جلاد کو روک دیا۔ دیوؤں نے ان دونوں کو شاہی جلاد کے سامنے زمین پر کھڑا کر دیا۔ وہ دونوں خوفزدہ نظروں سے شاہی جلاد کو دیکھ رہے تھے۔

" آنگو بانگو۔ میں شاہی نجومی ہوں میں نے حساب

کر لیا ہے۔ اگر تم چاہو تو ساری شرطیں آسانی سے پوری ہو سکتی ہیں اور اگر تم شرطیں پوری کر دو تو تمہاری شادی شہزادی پری سے ہو جائے گی اور پھر کوہ قاف کے تمام دیو تمہاری عزت کریں گے۔ تمہارا ہر حکم پورا کریں گے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تم بادشاہ سلامت سے اپنی گستاخی کی معافی مانگ لو۔ مجھے یقین ہے کہ بادشاہ سلامت تمہیں معاف کر دیں گے۔ پھر بادشاہ سلامت تمہارے ہونے والے سسر بھی ہوں گے۔ اس لئے بڑوں سے معافی مانگنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے"۔ شاہی نجومی نے آنگلوبانگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس سے معافی تو مانگی جا سکتی ہے لیکن جب تک میری شادی نہ ہو جائے اس وقت تک بادشاہ میرا سسر نہیں بن سکتا اور جب تک بادشاہ میرا سسر نہ بن جائے۔ میں کیسے معافی مانگ سکتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا۔

" بادشاہ تمہارا سسر تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کی ایک ہی بیٹی ہے اور چونکہ میں نے بادشاہ سے

معافی مانگ لی ہے اس لئے بادشاہ اب میرا سسر ہے۔ بادشاہ سلامت۔ مجھے معافی دے دو۔ یقین کرو میں تمہاری معافی کو بہت سنبھال کر رکھوں گا"۔ بانگلو نے فوراً ہی کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ معافی مجھے دو۔ میں اسے سونے کی ڈبیہ میں بند کرکے رکھوں گا"۔ آنگلو نے بھی فوراً کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اس کی بجائے بانگلو کو معافی نہ مل جائے اور پھر بادشاہ ان دونوں کی باتیں سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے تم دونوں کو معافی دی"۔ بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاہی جلاد کو واپس جانے کا اشارہ کر دیا تو شاہی جلاد سلام کرکے واپس چلا گیا۔

" اب سنو۔ اگر تم پانچ شرطیں پوری کرو گے تو تمہاری شادی میری بیٹی شہزادی پری سے ہو جائے گی۔ کیا تم یہ شرطیں پوری کرنے کے لئے تیار ہو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ تم نے معافی تو دی نہیں جبکہ

ہم منتظر کھڑے ہیں اور جب تم معافی تک نہیں دے سکتے تو اپنی لڑکی کی شادی کیسے کر سکتے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" میں نے معافی دے دی ہے"۔ بادشاہ نے ایک بار پھر غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

" کہاں دی ہے۔ ہم دونوں تو خالی ہاتھ کھڑے ہیں"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ کوئی سونا چاندی تو نہیں ہوتا کہ تمہارے ہاتھ میں دی جائے۔ اس لئے خاموش رہو اور شرطیں سنو"۔ بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ پہلے معافی دو۔ چاہے سونے چاندی کی نہ ہو۔ پیتل کی دے دو لیکن دو سہی۔ اپنا وعدہ پورا کرو"۔ آنگو بانگو دونوں اکڑ گئے۔

" بادشاہ سلامت۔ انہیں اشرفیوں کی ایک ایک تھیلی دے دیں اور کہہ دیں کہ یہی معافی ہے"۔ شاہی نجومی نے آہستہ سے بادشاہ سے کہا تو بادشاہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے خزانے دار کو بلا کر اس نے اس کے کان میں کچھ کہا تو خزانے دار نے اثبات

میں سر ہلایا اور پھر ایک غلام کے ہاتھوں میں موجود اشرفیوں کی بہت سی تھیلیوں میں سے دو تھیلیاں اس نے لیں اور ایک ایک تھیلی آنگلو بانگلو کو دے دی۔

" یہ لو تمہاری معافی اور یہ تمہاری معافی"۔ خزانے دار نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ اشرفیوں کی ایک ایک تھیلی دیتے ہوئے کہا تو آنگلو بانگلو دونوں بے حد خوش ہوگئے۔

" ہاں۔ اب پتہ چلا کہ معافی مل گئی۔ ہاں اب بتاؤ کونسی شرطیں ہیں"۔ آنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے آنگلو۔ یہ معافی تو بجنے والی ہے۔ یہ دیکھو"۔ بانگلو نے اپنی تھیلی کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا اس کے اس طرح کرنے سے تھیلی میں موجود اشرفیاں بجنے لگیں۔

" ہاں۔ یہ تو واقعی بجنے والی معافی ہے"۔ آنگلو نے بھی اپنی تھیلی کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

" چونکہ میری تھیلی میں سے پہلے آواز نکلی ہے اس لئے اب شہزادی پری کی شادی مجھ سے ہوگی"۔ بانگلو

نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری تھیلی کی آواز میری تھیلی کی آواز سے کم ہے اس لئے میری شادی شہزادی پری سے ہوگی"۔ آنگلو نے غصے سے اپنی تھیلی کو زور زور سے جھٹکے دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں پہلے میری"۔ بانگلو نے کہا۔

" نہیں پہلے میری"۔ آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

" سنو۔ اس کی شادی ہوگی جو شرطیں پوری کرے گا"۔ بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" میں نے شرطیں پوری کر دیں"۔ آنگلو نے کہا اور جلدی سے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھیلی اس نے بادشاہ کے سامنے رکھ دی۔

" اوہ۔ تم نے معافی واپس کر دی۔ اس لئے اب بادشاہ سلامت تمہاری شادی پری شہزادی سے نہیں کر سکتے"۔ بانگلو نے کہا۔

" میں نے تو شرطیں پوری کی ہیں۔ معافی تو واپس نہیں کی"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ کیسے"۔ بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" جس طرح بادشاہ نے معافی دے کر کہہ دیا کہ معافی دے دی ہے اس طرح میں نے بھی تھیلی دے کر کہہ دیا ہے کہ شرطیں پوری ہو گئیں۔ اس لئے اب میری شادی ہوگی"۔ آنگلو نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" بکواس بند کرو اور شرطیں سنو"۔ بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اسے اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ یہ دونوں احمق شرطیں سن ہی نہ رہے تھے اور اپنی فضول اور احمقانہ باتیں کئے چلے جا رہے تھے۔

" آنگلو بانگلو۔ شرطیں سنو اور انہیں پورا کرو تاکہ شادی ہو سکے"۔ اچانک شہزادی پری نے کہا تو آنگلو بانگلو دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" ارے واہ۔ شہزادی پری خود کہہ رہی ہے پھر تو ہم شرطیں ضرور پوری کریں گے"۔ ان دونوں نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلی شرط یہ ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے سرخ رنگ کے سمندر جسے بحر اعظم کہا جاتا ہے، کا پانی ایک مٹکے میں بند کر دو"۔ بادشاہ نے موقع غنیمت

بانتے ہوئے پہلی شرط بتا دی۔

" ارے یہ شرط ہے۔ کمال ہے یہ تو میں آسانی سے پوری کر سکتا ہوں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو بادشاہ کے ساتھ ساتھ سارے درباری آنگلو کی بات سن کر بے اختیار حیران رہ گئے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق تو یہ شرط پوری کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔

" کیسے پوری کر سکتے ہو۔ وضاحت کرو"۔ بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے اتنا بڑا مٹکا دیا جائے جس میں بحرا عظم کا سارا پانی آ جائے اور بس شرط پوری"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو بادشاہ سمیت تمام درباری بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" اتنا بڑا مٹکا بنانا ممکن ہی نہیں ہے"۔ بادشاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر یہ شرط میں پوری کر سکتا ہوں"۔ بانگلو نے کہا۔

" وہ کیسے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" تم مجھے اتنا چھوٹا بحرا عظم تلاش کر دو جس کا پانی

عام سے مٹکے میں پورا آ جائے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اتنا چھوٹا بحرِاعظم نہیں ہو سکتا اور سنو۔ یہ شرط تب پوری ہو سکتی ہے جب تم بحرِاعظم کا پانی ایک عام سے مٹکے میں ڈال کر دکھا دو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" یہ شرط تو آسانی سے پوری ہو سکتی ہے اور میں ابھی اور اسی وقت پوری کر سکتا ہوں"۔ آنگلو نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

" وہ کیسے"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

" مٹکا لایا جائے اور مجھے دے کر اپنے دیوؤں سے کہیں کہ وہ مجھے بحرِاعظم کے کنارے لے جائیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" وہاں تم کیا کرو گے"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر کہا۔

" شرط یہ ہے کہ بحرِاعظم کا پانی مٹکے میں ڈالا جائے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ یہی شرط ہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" تو میں پانی مٹکے میں ڈال دوں گا۔ یہ شرط تو نہیں ہے کہ بحرِاعظم کا سارا پانی مٹکے میں ڈالا

بتائے"۔ آنگلو نے کہا تو سارا دربار آنگلو کی انتہائی ذہانت بھری بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" میں مٹکے کے بغیر یہ شرط پوری کر سکتا ہوں"۔ بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

" وہ کیسے"۔ بادشاہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میرے پاس مٹکا موجود ہے"۔ بانگلو نے اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ بھی مٹکا ہو سکتا ہے"۔ بادشاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تو پھر مجھے بحرِاعظم پر لے جائیں۔ میں اس کا پانی پی لیتا ہوں۔ اس طرح شرط پوری ہو جائے گی"۔ بانگلو نے کہا۔

" شاہی نجومی"۔ بادشاہ نے شاہی نجومی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" حکم بادشاہ سلامت"۔ شاہی نجومی نے کھڑا ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم حساب کرکے بتاؤ کہ شرط کے اصل الفاظ کیا

ہیں۔ کیا صرف بحراعظم کا پانی مٹکے میں ڈالنا ہے یا بحراعظم کا سارا پانی مٹکے میں ڈالنا ہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ بحراعظم کا سارا پانی مٹکے میں ڈالنا ہے تب ہی شرط پوری ہو سکتی ہے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" اب تم کیا کہتے ہو"۔ بادشاہ نے آنگوبانگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ انہیں مہلت دی جائے تاکہ یہ شرط پوری کر سکیں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" کتنی مہلت"۔ بادشاہ نے پوچھا۔

" زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ بادشاہ سلامت"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ سنو آنگوبانگو۔ ہم تمہیں سات روز کی مہلت دیتے ہیں اگر تم نے سات روز میں یہ شرط پوری نہ کی تو تم جہاں بھی ہو گے ہمارے دیو وہاں پہنچ جائیں گے اور تمہارا خاتمہ کر دیں گے اور اگر تم نے شرط پوری کر دی تو تمہیں انعامات سے نوازا

جائے گا اور پھر دوسری شرط بتائی جائے گی"۔ بادشاہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" اس بات کا فیصلہ کون کرے گا کہ شرط پوری ہوئی ہے یا نہیں"۔ اچانک وزیراعظم نے کھڑے ہو کر کہا۔

" ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔ شاہی نجومی۔ تم وزیراعظم کی اس بات کا جواب دو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ میرے حساب کے مطابق جب شرط پوری ہو گی تو جادوگر کی روح آپ کے دربار میں حاضر ہو کر اس بات کا اقرار کرے گی کہ شرط پوری ہو گئی ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم دونوں جاؤ اور شرط پوری کرو۔ دربار برخواست کیا جاتا ہے"۔ بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تخت سے نیچے آ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی سارے درباری بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر بادشاہ، ملکہ اور شہزادی پری کے ساتھ محل میں چلا گیا تو آنگلو بانگلو دونوں دربار سے باہر آ گئے۔

" اب کیا کریں۔ ہمارے پاس صرف سات روز ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ میں تمہیں ایک انگوٹھی دیتا ہوں۔ تم یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن لو۔ اس کے پہننے کے بعد تم آنکھیں بند کرکے جہاں پہنچنا چاہو گے پہنچ جاؤ گے"۔ شاہی نجومی نے ان کے قریب آکر کہا اور اپنی عبا کی جیب سے اس نے لوہے کی بنی ہوئی ایک ایک انگوٹھی نکالی اور انہیں دے دی۔ آنگلو بانگلو نے انگوٹھیاں پہن لیں۔

" ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لو اور دل میں کہو کہ ہمیں بحرِاعظم پہنچا دیا جائے۔ پھر تم دونوں وہاں پہنچ جاؤ گے"۔ شاہی نجومی نے کہا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کرکے کہا کہ انہیں بحرِاعظم پہنچا دیا جائے۔ ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگے اور چند لمحوں بعد جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ کوہ قاف کی بجائے ایک سرخ رنگ کے پانی کے سمندر کے درمیان واقع ایک جزیرے میں موجود ہیں۔

" یہ ہم کہاں آ گئے ہیں"۔ آنگلو نے حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" لگتا ہے کہ ہم بحراعظم پہنچ گئے ہیں۔ اس جزیرے کا نام بحراعظم ہوگا"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آنگلو اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ایک پتھر کے پیچھے سے ایک سرخ رنگ کا بونا اچھل کر پتھر پر چڑھا اور ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس بونے کا لباس بھی گہرے سرخ رنگ کا تھا اور اس نے سر پر سرخ رنگ کی لمبی سی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس کا پھندنا بھی سرخ رنگ کا تھا۔

" سرخ بونا، آنگلو بانگلو کو جزیرہ سرخ پر خوش آمدید کہتا ہے"۔ سرخ بونے نے کہا۔

" جزیرہ سرخ، کیا مطلب۔ تم کون ہو اور ہمیں کیسے جانتے ہو"۔ آنگلو بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" میں اس جزیرے کا شہزادہ ہوں۔ مجھے سب معلوم ہے کہ تم شرط پوری کرنے آئے ہو۔ اس جزیرے کے گرد جو سمندر ہے اسے بحراعظم کہا جاتا ہے اور شرط کے مطابق تم نے اس کا سارا پانی ایک

مٹکے میں ڈالنا ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ بونے نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن تم مکمل بات نہیں جانتے بونے"۔ آنگلو نے کہا۔

" مکمل بات کیا ہے"۔ سرخ بونے نے چونک کر کہا۔

" جب ہم شرط پوری کر لیں گے تو ہماری شادی شہزادی پری سے ہو جائے گی"۔ بانگلو نے کہا تو سرخ بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

" سنو۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں کیونکہ شہزادہ پرویز بے حد بہادر اور رحمدل ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ شرطیں پوری کر دو"۔ سرخ بونے نے کہا۔

" شہزادہ پرویز۔ وہ کون ہے"۔ دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

" تم اس بات کو چھوڑو۔ اپنی بات کرو۔ کیا تم شرط پوری کرنا چاہتے ہو"۔ سرخ بونے نے کہا۔

" ہاں"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

"تو سنو۔ تم مشرق کی طرف جاؤ۔ وہاں بغیر پتوں کے درختوں کا ایک بڑا جنگل ہے۔ وہاں ساحل کے قریب کا پانی سرخ نہیں ہے بلکہ عام پانی ہے۔ اس جنگل میں سبز رنگ کا ایک بہت بڑا اژدھا رہتا ہے وہ اس قدر خوفناک اژدھا ہے کہ وہ تم دونوں کو سالم نگل کر کھا سکتا ہے لیکن تم اسے میرا نام لو گے تو وہ تمہیں کھانے کی بجائے تمہاری مدد کرے گا۔ جاؤ دیر نہ کرو"۔ سرخ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔

"آؤ بانگلو۔ اس سبز اژدھے سے مل لیں۔ بیچارہ اکیلا جنگل میں رہتے رہتے اداس ہو گیا ہوگا"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ چلو اس سے گپ شپ کرکے اس کا دل بہلائیں۔ بیچارہ اژدھا"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں مشرق کی طرف چل پڑے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ واقعی ایک ایسے جنگل میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف درخت موجود تھے لیکن ان درختوں کی شاخوں پر ایک

بھی پتہ نظر نہ آ رہا تھا۔ ابھی وہ اس جنگل کو حیرت سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ انہوں نے دور سے اژدھے کی خوفناک پھنکار سنی۔ یہ پھنکار اس قدر دہشت ناک تھی کہ وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" دیکھا تم نے۔ بیچارہ اکیلے میں کیسے پھنکار رہا ہے۔ جب ہم سے باتیں کرے گا تو پھر آہستہ سے پھنکارے گا بیچارہ اژدھا"۔ آنکلو نے کہا اور بانکلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر سے انہیں پھنکار سنائی دی تھی۔ وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہوں نے ایک درخت کے تنے سے ایک خوفناک اژدھے کو لپٹے ہوئے دیکھا۔ اس اژدھے کے جسم پر سبز رنگ کے بڑے بڑے دھبے تھے۔ اس کا منہ بہت بڑا تھا وہ اس قدر خوفناک تھا کہ بانکلو اسے دیکھتے ہی جلدی سے ایک بڑے درخت کے کھوکھلے تنے میں جیسے چھپ گیا جبکہ آنکلو بے دھیانی میں آگے بڑھ رہا تھا جب مڑ کر اس نے دیکھا تو وہ درخت سے لپٹے ہوئے اس خوفناک

اژدھے کے بڑے سے منہ کے بالکل قریب موجود تھا۔ اس کا بڑا سا منہ کھلا ہوا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ آنگلو کو سالم نگل جانا چاہتا ہو۔ آنگلو یہ دیکھ کر بے اختیار لڑکھڑا سا گیا۔ اژدھے نے خوفناک انداز میں پھنکار ماری۔

" اچھے اژدھے۔ ہمیں سرخ بونے نے بھیجا ہے"۔ آنگلو نے اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے ڈرے ڈرے سے لہجے میں کہا تو اژدھے نے یکلخت پھنکارنا بند کر دیا اور پھر واپس تیزی سے درخت پر چڑھ گیا۔ اژدھے کو واپس جاتا دیکھ کر بانگلو بھی درخت کے کھوکھلے تنے سے نکل کر آنگلو کے پاس پہنچ گیا۔

" تم کیا چاہتے ہو"۔ اچانک اژدھے کے منہ سے انسانی آواز نکلی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" تم ہماری زبان بول لیتے ہو۔ انسانی زبان۔ کیا تم انسان ہو"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ طاقت مجھے سرخ بونے نے دی ہوئی ہے۔ اگر تم سرخ بونے کا نام نہ لیتے تو اب تک میں تمہیں زندہ نگل چکا ہوتا۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم کیا مدد چاہتے

ہو"۔ اژدھے نے کہا۔

" ہم نے شہزادی پری سے شادی کرنی ہے اور اس سے شادی کی شرط ہے کہ ہم بحراعظم کے سارے پانی کو ایک مٹکے میں بند کر دیں۔ تم بتاؤ کہ ہم کس طرح ایسا کر سکتے ہیں"۔ آنکلو نے کہا۔

" یہ تو بہت مشکل شرط ہے لیکن اگر تم ہمت کرو تو یہ شرط پوری ہو سکتی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے غفلت یا لاپرواہی کی تو تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے"۔ اژدھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم فکر نہ کرو اچھے اژدھے۔ ہم آنکلو بانکلو ہیں۔ ہمیں کوئی ہلاک ہنیں کر سکتا"۔ آنکلو بانکلو دونوں نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اچھا تو تم اس جنگل میں جا کر گہرے سیاہ رنگ کے درخت کو تلاش کرو اور پھر بحراعظم کے اس حصے میں جہاں عام پانی ہے وہاں سے پانی لے کر اس درخت کی جڑوں پر ڈالو تو اس درخت کا تنا کھل جائے گا۔ اندر ایک راستہ نظر آئے گا جو زمین میں اترتا جا رہا ہوگا۔ تم اس راستے پر چل پڑنا۔ اس

راستے میں چار موڑ آتے ہیں اور چاروں موڑوں پر خوفناک بلائیں ہوں گی۔ اگر تم نے ان چاروں بلاؤں کو ہلاک کر دیا تو پھر تم اس راستے کے آخر میں پہنچ جاؤ گے وہاں ایک بڑی سی سیپ موجود ہوگی۔ اتنی بڑی کہ پوری کشتی ہوگی۔ تم اس سیپ میں بیٹھ جانا۔ یہ سیپ سمندر میں تیرتی ہوئی تمہیں بحرا عظم کی ملکہ کے پاس اس کے محل میں لے جائے گی۔ یہ ملکہ ہر وقت اداس اور غمگین رہتی ہے۔ اگر تم نے اس ملکہ کو خوش کر دیا اور اسے ہنسنے پر مجبور کر دیا تو پھر وہ تمہاری مدد کرے گی اور تم شرط پوری کر سکو گے لیکن اگر تم ایسا نہ کر سکے تو پھر ملکہ تمہیں ہلاک کرا دے گی"۔ اژدھے نے کہا اور تیزی سے درخت کی کسی کھوہ میں گھس کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" آؤ بانگلو۔ اب اس کالے درخت کو تلاش کریں"۔ آنگلو نے کہا۔

" اس کو تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بس آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اس طرح تمام درخت کالے

" یہ کیا ہوا ہے"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کچھ نہیں۔ اس نامراد اژدھے کی نیت بدل گئی ہوگی۔ وہ ہمیں کھانا چاہتا ہوگا اور درخت کو معلوم ہے کہ ہم اسے مار ڈالیں گے اس لئے درخت کا تنا بند ہو گیا ہے تاکہ اژدھا بچ جائے"۔ آنگلو نے باقاعدہ دلیل دے کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" چلو اچھا ہوا۔ ویسے بھی اژدھے کا گوشت مجھے پسند نہیں ہے"۔ بانگلو نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے واقعی اژدھے نے اپنی جان بچا لی ہو۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک راستہ میں ایک موڑ آیا اور پھر وہ دونوں جیسے ہی اس موڑ پر پہنچے اچانک ایک زوردار کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی دو سروں والا ایک خوفناک شیر اچھل کر ان کے سامنے آ گیا۔ وہ دیکھنے میں بے حد خوفناک نظر آ رہا تھا اس کی چار آنکھیں ان دونوں کو گھور رہی تھیں۔

" ارے یہ دو سروں والا شیر تو بہت قیمتی ہے

ا۔ کیوں نہ اسے پکڑ کر چڑیا گھر میں بند کر دیں۔
ا اسے دیکھ کر خوش ہوں گے"۔ آنگلو نے انتہائی
ت بھرے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ
کوئی جواب دیتا، دو سروں والا شیر خوفناک انداز
دھاڑا اور وہ دونوں بے اختیار اچھل کر نیچے گر
اسی لمحے اس دو سروں والے شیر نے ان پر حملہ
دیا۔

" ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ چلو ہم تمہیں نہیں
تے"۔ آنگلو نے اپنے ہاتھ اونچے کرتے ہوئے کہا۔
ا کے ہاتھ چونکہ کافی لمبے تھے اس لئے ان پر حملہ
شیر جیسے ہی ان ہاتھوں سے ٹکرایا وہ اچھل کر
وار سے جا ٹکرایا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گرا
بانگلو نے تیزی سے اٹھ کر اس کی بڑی سی دم پکڑ
لی۔

" واہ۔ واہ۔ کس قدر خوبصورت دم ہے"۔ بانگلو
خوش ہوتے ہوئے کہا اور شیر نے یکلخت مڑ کر
ا بار پھر خوفناک آواز میں دھاڑتے ہوئے ان پر
کر دیا لیکن اس بار چونکہ اس کی دم بانگلو کے

ہاتھ میں تھی اس لئے وہ پوری طرح گھوم نہ سکا البتہ
اس کے اگلے پنجے اٹھتے ہوئے آنگلو سے ٹکرائے تو آنگلو
اس کے پنجے کی زوردار ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر
دوسری دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر جیسے ہی آنگلو دیوا
سے ٹکرایا۔ ایک دھماکہ ہوا اور شیر غائب ہو گیا او
آنگلو بانگلو دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ
لگے۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ یہ شیر کہاں چلا گیا ہے"۔ ا
دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم واقعی خوش قسمت ہو کہ تم نے اس شیر
خاتمہ کر دیا"۔ اچانک انہیں ایک کونے سے سر
بونے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے گھو
تو انہوں نے سرخ ٹوپی اور سرخ پھندنے والے بو
کو موڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا۔

" تم یہاں کیسے پہنچ گئے سرخ بونے"۔ آنگلو
حیران ہو کر کہا۔

" میں تمہیں مبارکباد دینے آیا ہوں۔ تم واقعی خ
قسمت ہو اس شیر کا خاتمہ اسی صورت میں کیا جا

تھا کہ اسے کوئی آدمی ہاتھوں پر اچھال کر دیوار سے
مارے۔ پھر دوسرا انسان اس کی دم پکڑے اور پھر
اس آدمی جس نے اسے ہاتھوں پر اچھالا تھا شیر کے
پنجوں کی دوبارہ ضرب کھا کر مقابل دیوار سے جا
ٹکرائے جبکہ اس شیر کی دم دوسرے آدمی کے ہاتھ
میں ہو اور چونکہ یہ سب کچھ بظاہر ناممکن تھا اس لئے
ان تک کوئی بھی اس شیر سے نہیں جیت سکا اور شیر
نے ہمیشہ آنے والوں کو ہی ہلاک کر دیا۔ تم دونوں
واقعی خوش قسمت ہو"۔ سرخ بونے نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

" اس بیچارے بونے کو پتہ ہی نہیں کہ ہم کون
ہیں۔ یہ شیر تو کیا ہم نے تو شیروں کے داداجان کو
ہلاک کر دیا تھا"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بونا جو ہوا۔ اس بیچارے کو کیا معلوم۔ بہرحال
اب چلو۔ مجھے تو اب بھوک لگنے لگ گئی ہے"۔ بانگو
نے اپنے موٹے سے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں تو ہر وقت بھوک لگی رہتی ہے۔ بہرحال
اب شاید آگے کہیں نانبائی کی دکان ہو تو تمہیں کھانا مل

جائے گا"۔ آنگو نے کہا۔
" واہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں شہزادی پری سے شادی کروں اور کھانا نانبائی کی دکان سے کھاؤں۔ میرے لئے تو شاہی محل سے کھانے آئیں گے۔ تم کھانا نانبائی کی دکان سے کھانا"۔ بانگو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
" تم چونکہ میرے شہ بالا بنو گے اس لئے تمہیں حق ہے کہ تمہیں شاہی محل کا بچا کھچا کھانا دے دیا جائے۔ اصل دولہا تو میں بنوں گا"۔ آنگو نے جواب دیا تو بانگو کو اس کی بات سن کر بے حد غصہ آیا۔ اس نے پوری قوت سے مکا آنگو کو جڑ دیا اور آنگو چیختا ہوا اچھل کر موڑ پر جا گرا لیکن ابھی وہ نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت اس طرح اٹھ کر کھڑا ہو گیا کہ جیسے وہ زمین کی بجائے کسی نرم چیز پر گرا اور اس نے اٹھتے ہی کسی غصیلے مینڈھے کی طرح دوڑ کر بانگو کے موٹے پیٹ میں اپنا تربوز جیسا سر پوری قوت سے مار دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بانگو کے منہ سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے

ا نیچے گرا اس کے ساتھ ہی زمین پر موجود پتھر پھٹنے
لا تو دونوں آپس کی لڑائی بھول کر اس پتھر کو دیکھنے
لگے جو درمیان سے پھٹ رہا تھا۔ پھر اس میں سے
ت ایک چھوٹا سا بندر باہر آ گیا اور پھر تیزی سے
ا ہوتا گیا۔ اب وہ ایک عام سے بندر جتنا تھا۔

" آنکلو بانکلو۔ اگلے موڑ پر دنیا کی خوفناک بلا
تمہارے انتظار میں ہے۔ اگر تم مجھے ساتھ لے چلو تو
میں اس بلا کا خاتمہ کر سکتا ہوں"۔ بندر نے کہا۔

" تم ہو کون اور کہاں سے آئے ہو"۔ بانکلو نے اٹھ
کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام شاکی بندر ہے۔ ایک جادوگر نے مجھے
اس پتھر میں بند کر دیا تھا اور میں نے عہد کیا تھا کہ
جو مجھے اس پتھر سے نجات دلائے گا میں اس کی مدد
کروں گا لیکن جادوگر نے بتایا تھا کہ قیامت تک مجھے
آزادی نہیں مل سکتی کیونکہ جب تک ایک دبلا پتلا
آدمی ایک موٹے آدمی کے پیٹ میں اپنا سر نہیں
مارے گا اور وہ موٹا آدمی زمین پر پشت کے بل گرتے
ہوئے اس پتھر پر اپنا دایاں ہاتھ نہیں مارے گا اس

وقت تک میں پتھر سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ لیکن آج تم دونوں نے مجھے اس پتھر سے نجات دلا دی ہے۔ اس لئے میں اپنے وعدے کے مطابق تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پیچھے آؤ"۔ بندر نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا موڑ کاٹ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"آؤ۔ آؤ۔ کہیں یہ بندر وہ سارے کھانے نہ کھا جائے اور ہم بھوکے رہ جائیں"۔ بانگو نے کہا اور پھر وہ بھی اٹھ کر اس کے پیچھے دوڑنے لگا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ میری بات سنو۔ تم نے مجھے مکا کیوں مارا تھا"۔ آنگو نے چیختے ہوئے کہا لیکن جب بانگو نے اس کی کوئی بات نہ سنی تو وہ بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ چونکہ اس کی ٹانگیں لمبی تھیں اس لئے وہ جلد ہی بانگو کے قریب پہنچ گیا۔ ان کے آگے بندر دوڑا جا رہا تھا اور پھر بندر اچانک رک گیا۔

"کیا ہوا۔ کھانا آگیا ہے۔ کہاں ہے کھانا بھوک سے میری بری حالت ہو رہی ہے"۔ بانگو نے رکتے ہوئے

ا ا

"ارے بھوک تو مجھے بھی لگی ہے پتھر کے بندر۔
ہا! کھانا مجھے دینا"۔ آنگو نے کہا۔

"تم دونوں میری بات غور سے سنو۔ آگے موڑ ہے
ب تم اس موڑ پر پہنچو گے تو ایک ڈائن باہر آ
جائے گی اس کے بڑے بڑے دانت باہر کو نکلے
ہوئے ہوں گے۔ میں اس کی گردن سے لپٹ جاؤں گا
ا وہ تم پر فوری حملہ نہ کر سکے گی تم اس کے دانت
توڑ دینا۔ جیسے ہی اس کے دانت ٹوٹیں گے وہ غائب
ہو جائے گی اور تم بچ جاؤ گے"۔ بندر نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اسی لمحے ایک
خوفناک اور دل ہلا دینے والی چیخ سنائی دی اور پھر
ایک خوفناک ڈائن جس کے سر کے بال اس کے
پیروں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کے دو دانت باہر کو
نکلے ہوئے تھے اور اس کے منہ سے انسانی خون ٹپک
رہا تھا، چیختی ہوئی موڑ سے باہر آئی تو بندر بجلی کی سی
تیزی سے اچھل کر اس ڈائن کی گردن سے لپٹ گیا۔
ڈائن نے چیخ مار کر اسے پکڑنا چاہا لیکن اسی لمحے آنگو

نے پوری قوت سے ڈائن کے دانتوں پر اپنا گرز نما مکا مارا تو ایک دھماکہ ہوا اور ڈائن کے دونوں دانت ٹوٹ کر نیچے گر گئے۔ اس کے ساتھ ہی ڈائن غائب ہو گئی اور بندر جو ڈائن کے غائب ہوتے ہی زمین پر گرا تھا اٹھ کر خوشی سے ناچنے لگا۔

" میں نے تمہاری مدد کر دی۔ اب میں جا رہا ہوں"۔ پتھر والے بندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

" یہ کیا ہوا۔ یہ ڈائن کہاں سے آ گئی تھی"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ نامراد ہمارا کھانا کھانے آئی ہوگی۔ اچھا ہوا غائب ہو گئی۔ اب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں گا"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم واقعی خوش قسمت ہو آنگلو بانگلو۔ جو اس خوفناک ڈائن سے بچ گئے ہو"۔ اسی لمحے سرخ بونے کی آواز سنائی دی۔

" ارے تم پھر آ گئے ہو۔ تم یہی بات ہر بار کرتے ہو۔ ہمیں بتاؤ کہ ہمیں کھانا کہاں سے ملے گا"۔

بالکو نے سرخ بونے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
" تم کھانے کی بات کر رہے ہو۔ شکر کرو کہ تم
زندہ بچ گئے ہو۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک ڈائن
تھی وہ تمہیں ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر کھا جاتی۔ اس کا
توڑ یہی تھا کہ پتھر میں قید بندر اس کے گلے سے چمٹ
جاتا اور تم اس کے دانت توڑ دیتے اور تمہاری خوش
قسمتی سے یہ کام ہو گیا ورنہ اب تک تم دونوں ہلاک
ہو چکے ہوتے۔ جہاں تک کھانے کا تعلق ہے تو کھانا
تمہیں اس وقت مل سکتا ہے جب تم بحرا عظم کی ملکہ
کو خوش کر دو گے"۔ سرخ بونے نے کہا اور دوسرے
لمحے وہ غائب ہو گیا۔
" اوہ۔ پھر تو ہمیں جلداز جلد اس کھانے والی ملکہ
کے پاس پہنچنا چاہیئے۔ ارے جلدی کرو مجھے شدید
بھوک لگ رہی ہے"۔ بانگلو نے کہا اور تیزی سے آگے
بڑھنے لگا۔ آنگلو بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ دوسرے
موڑ کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے
کہ اچانک تیسرا موڑ سامنے آ گیا اور پھر اس سے پہلے
کہ وہ موڑ تک پہنچتے، اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس

کے ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا ریچھ اچھل ا
ان کے سامنے آ گیا۔ یہ بہت بڑا اور خوفناک ریچ
تھا۔

" ارے یہ ریچھ ہمارا راستہ روکے ہوئے ہے جبکہ
ہمیں بھوک لگ رہی ہے۔ ہٹ جاؤ سامنے سے"
بانگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے اس
خوفناک ریچھ نے اچھل کر بانگلو پر حملہ کر دیا لیکن
بانگلو نے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی
گردن پکڑ لی۔ دوسرے ہی لمحے خوفناک ریچھ اس کے
ہاتھوں میں لٹک رہا تھا۔

" ہمیں بھوک لگی ہے اور تم ہمارا راستہ روک
رہے ہو نامراد ریچھ "۔ بانگلو نے کہا اور اسی طرح
دونوں ہاتھوں سے اس خوفناک ریچھ کی گردن پکڑے
اور اسے ہوا میں اٹھائے ہوئے وہ موڑ کاٹ کر دوسری
طرف آ گیا۔ ریچھ کافی بڑا اور بھاری بھر کم نظر آ رہا
تھا لیکن اس کا وزن زیادہ نہیں تھا اور بانگلو کو یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے دونوں ہاتھوں میں
غبارہ پکڑا ہوا ہو یا شاید اسے بھوک کی شدت کی وجہ

سے غصہ آ رہا تھا۔ اس لئے اسے ریچھ کا وزن ہی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ آنگلو کو بھی بھوک لگ رہی تھی۔ پھر جیسے ہی وہ موڑ مڑے ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور ریچھ غائب ہو گیا۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ یہ ریچھ کہاں گیا"۔ بانگلو نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے آنگلو سے کہا۔

" تم نے اسے چھوڑ دیا ہوگا۔ اس لئے وہ بھاگ گیا۔ اگر میں پکڑتا تو کبھی نہ چھوڑتا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مبارک ہو۔ تم دونوں کو مبارک ہو"۔ اچانک سرخ بونے کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

" ارے تم پھر آ گئے سرخ بونے۔ کس بات کی مبارک۔ کیا کھانا لے آئے ہو"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے کہا۔ اب بانگلو کے ساتھ ساتھ آنگلو کو بھی شدید بھوک لگ رہی تھی۔

" اس بات کی مبارکباد کہ تم دونوں واقعی قسمت کے دھنی ہو۔ اس خوفناک سیاہ ریچھ سے آج تک کوئی نہیں بچ سکا تھا۔ تم پہلے آدمی ہو جو اس سے بچ گئے

ہو کیونکہ اس سے وہی بچ سکتا تھا۔ جو اسے گردن سے پکڑ کر اٹھائے اور پھر اسی طرح اٹھائے ہوئے اس موڑ کو پار کر جائے اور کسی آدمی میں یہ ہمت نہ ہوئی تھی کہ وہ اس قدر خوفناک ریچھ کو اس طرح گردن سے پکڑ کر اٹھاتا لیکن بانگلو کو چونکہ شدید بھوک لگی ہوئی ہے اس لئے وہ جلداز جلد ملکہ تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے بھوک کی شدت میں اس نے یہ کام کر دیا۔ اس طرح تمہاری زندگیاں بچ گئیں۔ اب آگے آخری موڑ آ رہا ہے۔ اب محتاط رہنا"۔ سرخ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

" یہ بونا بھی خواہ مخواہ ہر بار باتیں کرنے آ جاتا ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اور آتا بھی خالی ہاتھ ہے"۔ بانگلو نے جواب دیا اور آنگلو نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے ویسے ویسے ان کی بھوک بڑھتی جا رہی تھی۔

" کیا بات ہے بانگلو۔ اس راستے پر سفر کرتے ہوئے بھوک کچھ زیادہ نہیں لگ رہی"۔ آنگلو نے حیران

ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے تو اس قدر بھوک لگ رہی ہے کہ میرا
دل کہہ رہا ہے کہ تمہیں کچا کھا جاؤں"۔ بانگلو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم آدم خور ہوئے اور آدم خوروں
سے شہزادی پری شادی نہیں کر سکتی۔ اس لئے اب
میری شادی شہزادی پری سے ہوگی"۔ آنگلو نے خوش
ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں میری ہوگی۔ میری"۔ بانگلو نے غصے سے
مکا ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میری"۔ آنگلو نے بھی ہوا میں مکا لہراتے
ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ میری نقل کرو لمبے احمق"۔
بانگلو نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے مکا آنگلو کو مارا لیکن
آنگلو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا تو بانگلو اپنے ہی
زور میں گھوم کر نیچے گرا تو آنگلو تیزی سے آگے بڑھ
گیا۔

"تم پڑے رہو یہاں۔ میں جا کر ملکہ سے ملنے والا

تمام کھانا کھا لوں گا"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو تیزی
اٹھا اور آنگلو کے پیچھے دوڑنے لگا۔ آنگلو نے جب با
کو اپنے پیچھے آتے دیکھا تو وہ اور بھی تیزی سے دو
لگ گیا چونکہ اس کی ٹانگیں لمبی تھیں اس لئے د
ہی دیکھتے وہ بانگلو سے بہت آگے نکل گیا جبکہ
بانگلو تیزی سے دوڑنے کی وجہ سے بے اختیار ہا
لگ گیا اور پھر وہ رک گیا اور کھڑا ہو کر زور زور
ہانپنے لگا۔ وہ بولنا چاہتا تھا لیکن ہانپنے کی وجہ سے ا
کی آواز ہی نہ نکل رہی تھی جبکہ آنگلو ابھی تا
مسلسل دوڑے چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک کر
چیخ سنائی دی اور پھر آنگلو دوڑتے دوڑتے یکا
ٹھٹھک کر رک گیا۔ آگے چوتھا موڑ تھا اور اس
سے ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی بلی جس کی پیلے رنگ
کی تیز چمکدار آنکھیں تھیں، باہر آئی۔ وہ ان دونوں
گھور رہی تھی۔

" ارے یہ اس درخت کی بلی ہے بانگلو۔ جس
تنے میں سے ہم اندر آئے تھے۔ دیکھو اس کا رنگ
ویسا ہی ہے"۔ آنگلو نے مڑ کر بانگلو سے کہا لیکن ا

لمحے اس سیاہ بلی نے ایک بار پھر کریہہ انداز میں چیخ ماری اور پھر اچھل کر اس نے آنگلو پر بڑے خوفناک انداز میں حملہ کر دیا۔

" اچھا تو تم میرے کاندھے پر بیٹھنا چاہتی ہو"۔ آنگلو نے مڑ کر کہا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ہوا میں اڑ کر اپنی طرف آتی ہوئی بلی کو پکڑا اور پھر اسے کاندھے پر بٹھا کر بڑے پیار سے اس کی پشت پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

" ارے ارے۔ اس بلی کا رنگ بدل رہا ہے۔ اب یہ سفید ہو رہی ہے"۔ اچانک بانگلو نے کہا تو آنگلو یکلخت اچھلا تو اس کے کاندھے پر موجود بلی نے نیچے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سیاہ رنگ کی بلی اب مکمل طور پر سفید ہو چکی تھی اور اس نے اب مڑ کر بانگلو پر حملہ کر دیا۔

" اچھا۔ اب تم میرے کاندھے پر بیٹھنا چاہتی ہو"۔ بانگلو نے کہا اور اس نے بھی جھپٹ کر بلی کو پکڑا اور اپنے کاندھے پر بٹھا کر اس کی پشت پر پیار سے ہاتھ

پھیرنا شروع کر دیا۔

"یہ میری بلی ہے"۔ آنگلو نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ میری ہے۔ تمہاری سیاہ بلی تھی، میری سفید ہے"۔ بانگلو نے کہا لیکن آنگلو نے اپنا لمبا سا ہاتھ بڑھا کر بلی کو جھپٹنا چاہا لیکن بانگلو تیزی سے پیچھے ہٹا تو بلی کی دم آنگلو کے ہاتھ میں آ گئی۔ آنگلو نے ایک جھٹکا دیا تو بلی کی دم اس کے ہاتھ میں آ گئی جبکہ بلی ابھی تک بانگلو کے کاندھے پر بیٹھی ہوئی تھی اور پھر جیسے ہی دم اس کے جسم سے علیحدہ ہوئی بلی نے ایک کریہہ چیخ ماری اور دوسرے لمحے آنگلو کے ہاتھ سے نہ صرف اس کی دم غائب ہو گئی بلکہ بانگلو کے کاندھے پر بیٹھی ہوئی بلی بھی غائب ہو گئی۔

"ارے یہ کیا ہوا ہے"۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سچ مچ تم دونوں بے حد خوش قسمت ہو"۔ اچانک سرخ بونے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یہ کیا ہوا ہے سرخ بونے۔ یہ بلی کہاں گئی،

'' تم بتا سکتے ہو''۔ ان دونوں نے سرخ بونے سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ چوتھے موڑ کی سب سے خطرناک بلا تھی۔ یہ
ایک لمحے میں تم دونوں کا خون پی جاتی اور تم ہلاک
ہو جاتے لیکن عجیب بات ہوئی کہ آنگلو نے بجائے اس
سے ڈرنے کے اسے کاندھے پر بٹھا کر پیار کرنا شروع
کر دیا۔ اس طرح بلی آنگلو کو کچھ نہ کہہ سکی اور اس کا
ذہن بھی بدل گیا۔ پھر اس نے بانگلو کا خون پینا چاہا
تو بانگلو نے بھی اس سے ڈرنے کی بجائے اسے اپنے
کاندھے پر بٹھا کر پیار کیا اور پھر اس سے پہلے کہ بلی
اپنی اور روپ میں آ کر تم دونوں کو ہلاک کرتی۔ آنگلو
نے اس کی دم کھینچ لی اور دم علیحدہ ہوتے ہی یہ بلا
ختم ہو گئی''۔ سرخ بونے نے کہا۔

" کمال ہے۔ یہ بلا تھی یہ چھوٹی سی بلی۔ ہونہہ بلا
ایسی ہوتی ہے''۔ آنگلو بانگلو دونوں نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

" اس کا توڑ یہی تھا کہ آدمی اس سے ڈرنے کی
بجائے اسے کاندھے پر بٹھائے اور پیار کرے۔ اس

طرح اس کا رنگ بدل سکتا تھا یہ بھی توڑ تھا کہ دوسرا آدمی بھی اس سے ڈرنے کی بجائے اسے پیار کرے اور کاندھے پر بٹھائے اور آخری توڑ تھا کہ اس کی دم اس کے جسم سے علیحدہ کر دی جاتی اور چونکہ ایسا ہونا بظاہر ناممکن تھا اس لئے یہ بلا ناقابل تسخیر تھی لیکن تم دونوں نے اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایسا کر دیا۔ اس طرح تم جیت گئے۔ اب جاؤ اور آگے اس سیپ میں بیٹھ جاؤ تاکہ تم بحرا عظم کی ملکہ تک پہنچ سکو"۔ سرخ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ وہ غائب ہو گیا۔

" یہ بونا بے حد کنجوس ہے۔ ہر بار سوکھی مبارکباد دے جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ ساتھ کھانا بھی لے آئے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آنگلو نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔ اب وہ چوتھے موڑ سے گزر کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چلتے چلتے وہ ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے جہاں واقعی ایک بڑی سی کشتی جتنی سفید رنگ کی سیپ موجود تھی اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

اوہ۔ یہ ہے وہ سیپ۔ جو ہمیں بحراعظم کی ملکہ
ا پہنچا دے گی اور پھر ملکہ ہمیں کھانا کھلائے گی۔
جلدی کرو مجھے اب شدید بھوک لگ رہی ہے"۔
نے کہا اور پھر وہ اچھل کر اس سیپ میں داخل
ا گیا۔ اس کے پیچھے آنگلو بھی اندر داخل ہوا اور پھر
جیسے ہی اندر داخل ہوئے۔ سیپ کا منہ تیزی سے
ہو گیا اور وہ دونوں اس کے اندر جیسے قید ہو کر
رہ گئے۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ یہ تو ہمیں قید کر لیا گیا ہے"۔
ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ارے۔ کہیں ہم موتی ہی نہ بن جائیں"۔ آنگلو
نے کہا۔
" اوہ واقعی۔ لیکن اگر ہم موتی بن گئے تو میں تم
زیادہ قیمتی موتی بنوں گا۔ بڑا سا جبکہ تم دبلے پتلے
تی ہو گے اور دبلے پتلے موتی کی کوئی قیمت نہیں
تی۔ اس لئے لازماً شہزادی پری مجھے پسند کرے گی
ار میرے ساتھ شادی کرے گی"۔ بانگلو نے خوش
وتے ہوئے کہا۔

"تم صرف ایک موتی بنو گے۔ بے ڈھبے سے موتی جبکہ میں موتی کا درخت بن جاؤں گا۔ لمبا اونچا درخت اور شہزادی پری لازماً موتی کے درخت کو پسند کرے گی"۔ آنگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، سیپ نے حرکت کرنی شروع کر دی اور وہ دونوں اس طرح اچانک سیپ کی حرکت کی وجہ سے ایک دوسرے پر لڑھک سے گئے۔

" ارے۔ ارے۔ یہ کیا ہوا۔ کہیں زلزلہ تو نہیں آ رہا"۔ ان دونوں نے چیختے ہوئے اور اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ زلزلہ آ رہا ہے اور جب زلزلہ آئے تو آدمی کو ساکت ہو جانا چاہیئے"۔ آنگلو نے کہا اور وہ دونوں اس طرح بے حس و حرکت ہو گئے جیسے انسان کی بجائے مجسمے ہوں اور ویسے بھی اب سیپ کی تیز حرکت ختم ہو گئی تھی البتہ ہلکی ہلکی لرزش محسوس ہو رہی تھی۔

" دیکھا۔ زلزلہ ختم ہو گیا ہے"۔ آنگلو نے خوش

ۃ تے ہوئے کہا۔

" زلزلہ میری وجہ سے ختم ہو گیا ہے۔ میں زلزلے

ۃ اوپر بیٹھ گیا ہوں اور زلزلہ میرے نیچے دب کر

ۃال کے مارے کانپ رہا ہے۔ تم نے اس کا کانپنا

ۃ دس کیا ہوگا"۔ بانگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

ۃۃ دراصل لرزش کو کانپنے کی تعبیر کر رہا تھا۔

" نہیں۔ زلزلہ میری بتائی ہوئی ترکیب کی وجہ سے

ۃتم ہوا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ میری وجہ سے"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں

ۃہا اور اسی لمحے لرزش یکلخت ختم ہو گئی اور اس کے

ۃاتھ ہی سیپ کا بند منہ کھلنا شروع ہو گیا اور وہ

دونوں سیپ کے کھلتے ہوئے منہ کو دیکھنے لگے۔ چند

لمحوں بعد سیپ کا منہ پوری طرح کھل گیا اور وہ

دونوں اٹھ کر کھڑے ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ

گئے کہ وہ سفید موتیوں سے بنے ہوئے ایک انتہائی

خوبصورت کمرے میں موجود تھے۔

" یہ کمرہ موتیوں سے بنا ہے"۔ آنگلو نے سیپ سے

باہر نکلتے ہوئے کہا۔

" کاش یہ مزیدار اور گرم گرم کھانوں سے بنا ہوا ہوتا۔ اب موتی کھائے تو نہیں جاتے"۔ بانگلو نے بھی سیپ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہ ہم ان موتیوں کا چورا بنا کر اس سے موتی چور لڈو بنا لیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ موتی چور لڈو۔ واہ۔ میں تو یہ لڈو ضرور کھاؤں گا"۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ میں بے اختیار پانی بھر آیا تھا اور آنکھوں میں بھی چمک سی آگئی تھی۔

" لیکن موتیوں کا چورا کیسے بنائیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" یہ کونسی مشکل بات ہے۔ تم موتیوں پر اپنا یہ تربوز جیسا سر مارو تو ان کا چورا ہو جائے گا"۔ بانگلو نے جواب دیتے ہوئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے۔ ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جدھر سے آواز سنائی دے رہی تھی۔ چند لمحوں بعد موتیوں کا بنا ہوا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے اور آنگلو بانگلو ان آدمیوں کو دیکھ کر بے اختیار

اچھل پڑے۔ ان دونوں کے منہ مچھلیوں کی طرح تھے جبکہ ویسے وہ عام آدمی تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ٹیڑھے میڑھے سے سفید رنگ کی ہڈیوں کے نیزے تھے۔

" کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے ہو"۔ ان میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام آنگلو ہے اور یہ میرا بھائی بانگلو ہے اور ہمیں سرخ بونے نے سبز اژدھے کے پاس بھیجا۔ سبز اژدھے نے ہمیں سیاہ رنگ کے درخت کے تنے کے راستے پر بھیجا اور پھر ہم چار موڑ کاٹ کر ایک سیپ میں بیٹھے اور سیپ نے ہمیں یہاں پہنچا دیا تاکہ ہم یہاں کھانا کھا سکیں کیونکہ ہم بھوکے ہیں"۔ آنگلو نے اپنا اور بانگلو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے کہ تم صرف کھانا کھانے یہاں آئے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے تمہارا مقصد کوئی اور ہوگا"۔ اسی آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کھانا تو ہم بھوک کی وجہ سے کھاتے ہیں۔ ویسے ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ بحر اعظم کا سارا پانی

مٹکے میں بھر کر شہزادی پری سے شادی کی شرط پوری کر سکیں۔ تم پہلے ہمیں کھانا کھلاؤ لیکن کھانا بہت سارا اور گرم گرم ہو۔ اس کے بعد ہمیں ایک مٹکا لا کر دو تاکہ ہم اس میں بحرِاعظم کا پانی بھرنے کی شرط پوری کر سکیں اور شہزادی پری سے شادی کر سکیں"۔ بانگلو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن پہلے تمہیں ملکہ کے سامنے حاضر ہونا ہوگا۔ پھر ملکہ جو فیصلہ کریں گی وہی ہوگا"۔ اس مچھلی کے منہ والے آدمی نے کہا۔

" نہیں۔ پہلے ہمیں کھانا کھلاؤ ورنہ ہمیں اتنی بھوک لگی ہے کہ ہم تمہیں بھی اور تمہاری ملکہ کو بھی کھا جائیں گے"۔ بانگلو نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ پہلے ہمیں کھانا کھلاؤ۔ لیکن شاہی کھانا"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" تم یہیں رکو ہم ملکہ سے پوچھ کر آتے ہیں"۔ اس آدمی نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے واپس چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ

ہی موتیوں کا بنا ہوا دروازہ بند ہو گیا۔

" تم موتی چور لڈو تیار کرو آنگلو۔ جب تک یہ واپس آئیں چلو ہم لڈو کھا کر ہی گزارہ کر لیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

" تم احمق ہو۔ تمہارے اس خوبانی جیسے چھوٹے سے سر میں عقل کی رتی بھی نہیں ہے۔ لڈو میٹھے ہوتے ہیں اور میٹھی چیز کھانا کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم کہتے تو ٹھیک ہے لیکن کھانا ہے کہاں"۔ بانگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ ہی موتیوں کا بنا ہوا دروازہ دوبارہ کھل گیا اور وہی مچھلی کے منہ والے دونوں آدمی اندر داخل ہوئے۔

" آؤ ہمارے ساتھ ۔ تمہیں کھانا کھلائیں۔ ملکہ نے حکم دیا ہے کہ دنیا سے آنے والے بھوکے مہمانوں کو پہلے کھانا کھلایا جائے۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ ان دونوں نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئے۔

" واہ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اس کا مطلب ہے کہ

ملکہ تم سے زیادہ سمجھدار ہے۔ بالکل میری طرح"۔
آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہنیں میری طرح۔ تم تو احمق ہو۔ لمبے احمق"۔
بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن وہ دونوں ان
دونوں کے پیچھے چلتے ہوئے اس دروازے سے باہر
آئے تو یہ ایک طویل راہداری تھی اور یہ سبز رنگ
کے موتیوں سے بنی ہوئی تھی۔

"کمال ہے۔ اتنے سارے موتی کہاں سے آ گئے
ہیں۔ یہ تو لگتا ہے کہ ہم موتیوں کی کان میں آ گئے
ہیں"۔ بانگلو نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
کہا۔

"موتیوں کی کان ہنیں ہوتی بلکہ درخت ہوتے
ہیں۔ کیوں مچھلی کے منہ والے آدمی۔ میں درست کہہ
رہا ہوں ناں"۔ آنگو نے ان آدمیوں سے جو ان کے
آگے آگے چلے جا رہے تھے، مخاطب ہو کر کہا۔

"نہ درخت ہوتے ہیں اور نہ کان۔ بلکہ موتی تو
سیپیوں سے نکالے جاتے ہیں"۔ ایک آدمی نے مڑے
بغیر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔
پتیوں سے تو آنگلو بانگلو نکلتے ہیں جیسے کہ ہم دونوں
ہی سی سیپ سے نکلے ہیں"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں
کہا۔

"نکلتے ہوں گے۔ فی الحال تم خاموش رہو"۔ اس
آدمی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں خاموش رہیں۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ
ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ ہماری مرضی کہ ہم بولیں یا خاموش
رہیں۔ تم کون ہوتے ہو ہمیں حکم دینے والے"۔ آنگلو
نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا لیکن ان
دونوں آدمیوں نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر وہ سب
ایک بڑے سے ہال کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ ہال کمرہ
سرخ رنگ کے موتیوں سے بنا ہوا تھا اور فرش پر
سرخ رنگ کا دسترخوان بچھا ہوا تھا جس پر بڑی بڑی
سیپیوں جیسی تھالیاں تھیں جن میں گرم گرم کھانا
موجود تھا اور وہ دونوں کھانے کو دیکھ کر ساری باتیں
بھول گئے اور بغیر کسی سے پوچھے وہ فرش پر بیٹھے اور
کھانے پر اس طرح ٹوٹ پڑے کہ جیسے صدیوں سے

بھوکے ہوں۔ کھانا لذیذ بھی تھا اور گرم بھی اور
انہیں واقعی بے حد بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے
انہوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ پھر سیپیوں
کے جگوں میں سرخ رنگ کا پانی لایا گیا۔

" یہ کیا ہے"۔ بانگلو نے پوچھا۔

" بحراعظم کا پانی"۔ ایک آدمی نے جواب دیا اور
پھر ان دونوں نے پانی پیا تو پانی بے حد خوشگوار اور
خوش ذائقہ تھا۔ اس لئے انہوں نے خوب جی بھر کر
پانی پیا اور پھر بانگلو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر
ایک زوردار ڈکار لیا تو اس کے ڈکار کی آواز سے کمرہ
گونج اٹھا۔ اسی لمحے آنگلو نے منہ پھاڑ کر ڈکار لیا تو اس
کے ڈکار کی آواز سے بھی کمرہ گونج اٹھا۔

" تم میرا مقابلہ کر رہے ہو۔ میرا بانگلو کا"۔ بانگلو
نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر پہلے سے بھی زیادہ زور
ڈکار لیا۔

" میرا ڈکار تم سے زیادہ آواز دار ہے"۔ آنگلو نے ک
اور اس نے بھی پہلے سے زیادہ منہ پھاڑ کر ڈکار لیا
پھر تو کمرہ ان دونوں کے ڈکاروں کی خوفناک آواز ں

سے گونجنے لگا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان دونوں کے درمیان ڈکار لینے کا باقاعدہ مقابلہ ہو رہا ہو۔ اسی لمحے کسی عورت کے زور سے ہنسنے کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے سر پر موتیوں کا تاج تھا اور وہ بری طرح ہنس رہی تھی۔

" ملکہ عالیہ"۔ مچھلی کے منہ والے دونوں آدمی اس عورت کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے سامنے جھک گئے لیکن آنگلو بانگلو نے کسی بات کی پرواہ کئے بغیر ایک دوسرے کے مقابلے میں ڈکار لینے جاری رکھے۔ ان میں سے کوئی بھی ہار ماننے کے لئے تیار نہ ہو رہا تھا اور اس عورت کا ہنستے ہنستے برا حال ہو رہا تھا۔

" بہت خوب۔ تم نے آج بڑے طویل عرصے بعد ہمیں ہنسایا ہے۔ اس لئے میں تم دونوں کو انعام دینا چاہتی ہوں۔ بولو کیا مانگتے ہو"۔ اس عورت نے کہا

" خاموش رہو۔ ہمیں ڈکار لینے دو"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں جیت گیا۔ میں جیت گیا۔ جب تم بات کر رہے تھے تو میں نے ڈکار لے لیا تھا۔ اس طرح تم ہار

گئے"۔ بانگلو نے اٹھ کر خوشی سے ناچتے ہوئے کہا لیکن چونکہ وہ بے حد موٹا تھا اس لئے ناچنے کے لئے جیسے ہی وہ گھوما اس کا پیر مڑ گیا اور وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"دیکھا تم ہار گئے۔ تم چیخ رہے ہو جبکہ میں ڈکار لے رہا ہوں"۔ آنگلو نے ڈکار لے کر خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر خوشی سے ناچنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ کیونکہ بانگلو نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگ کھینچ لی تھی۔

"یہ دونوں بے حد دلچسپ ہیں۔ اس لئے انہیں دربار میں پیش کرو"۔ اس عورت نے ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"چلو اٹھو۔ تم دونوں نے اب ملکہ کے دربار میں پیش ہونا ہے"۔ مچھلی کے منہ والے آدمی نے کہا۔

"ارے ہاں بانگلو۔ وہ ہم نے شرط بھی تو پوری کرنی ہے"۔ آنگلو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔

" تم کرتے رہو شرط پوری۔ میں تو سو رہا ہوں"۔ بانگلو نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ خوب ٹوٹ کر امانے کی وجہ سے اب اسے واقعی نیند آ رہی تھی۔

" چلو ٹھیک ہے۔ تم سوتے رہو۔ میں شرط پوری کرکے شہزادی پری سے شادی کر لوں گا"۔ آنگلو نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے کہا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن بانگلو نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ واقعی سو گیا تھا اور پھر اس کے زوردار خراٹوں سے ہال کمرہ گونجنے لگا۔

" ارے کیا مطلب۔ کیا اب تم خراٹوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایسے ہی ہی۔ آنگلو نے کہا اور جلدی سے فرش پر لیٹ کر اس نے بھی آنکھیں بند کر لیں اور پھر زور زور سے خراٹے لینے شروع کر دیئے اور ایک بار پھر ان دونوں کے درمیان خراٹے لینے کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ لیکن دوسرے لمحے یوں محسوس ہوا جیسے بے شمار چیونٹیوں نے انہیں کاٹنا شروع کر دیا۔ ان دونوں نے خراٹے لینے بند کئے اور آنکھیں کھولیں تو انہوں

نے دیکھا کہ مچھلی کے منہ والے آدمی ہاتھوں میں
پکڑے ہوئے ٹیڑھے میڑھے نیزے ان کے جسموں
مار رہے تھے۔

"ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت
کہ تم آنکلو بانکلو کو مارو"۔ ان دونوں نے غصے سے
ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"جلدی کرو۔ دربار لگ گیا ہے اور تم نے دربا
میں پیش ہونا ہے ورنہ ملکہ اگر ناراض ہو گئیں تو
تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا"۔ ان دونوں نے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"آنکلو۔ کیا خیال ہے ملکہ کے دربار کو زینت
جائے۔ آخر اس نے ہمیں کھانا کھلایا ہے"۔ بانکلو نے
کہا۔

"ہاں چلو"۔ آنکلو نے بھی رضامند ہوتے ہوئے
اور پھر وہ دونوں ان مچھلیوں کے منہ والے آدمیوں
کی رہنمائی میں اس ہال سے نکلے اور پھر زرد رنگ
موتیوں سے بنی ہوئی راہداری سے گزرتے ہوئے ایک
بڑے سے ہال کمرے میں پہنچے جہاں ہر رنگ

ا تیوں سے بنے ہوئے تخت پر وہی عورت بیٹھی
ی۔ اس کے اردگرد موتیوں سے بنی ہوئی کرسیوں پر
ندری مخلوق کے چہروں والے آدمی بیٹھے ہوئے تھے
ن میں رنگ برنگی مچھلیاں، کیکڑے، آکٹوپس، سانپ
، نجانے کون کون سی مخلوق تھی وہ سب نیچے سے
ان تھے جبکہ ان کے چہرے اس مخلوق جیسے تھے۔
ت کے سامنے دو خالی کرسیاں موجود تھیں۔

" ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ دلچسپ انسانو"۔ ملکہ نے
لراتے ہوئے کہا اور آنگلو بانگلو اس طرح کرسیوں پر
ٹھ گئے جیسے وہ ملکہ کے دربار کو واقعی زینت بخش
ہے ہوں۔

" ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم یہاں اس لئے آئے ہو
تم ایک شرط پوری کرنا چاہتے ہو اور وہ شرط ہے
ایک مٹکے میں بحراعظم کا سارا پانی ڈال دیا جائے۔
ں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ناں"۔ ملکہ نے گونج
لہجے میں کہا۔

ہاں اور ہم نے یہ شرط پوری کرنی ہے"۔ آنگلو
جواب دیا۔

" چونکہ تم دونوں نے اپنی حرکتوں سے ہمیں خوش کر دیا ہے اس لئے ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم یہ شرط کیسے پوری کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بے حد مشکل شرط ہے۔ اس لئے تم سوچ لو۔ تم شرط پوری کرنے کی بجائے ہلاک بھی ہو سکتے ہو"۔ ملکہ نے کہا۔

" تم ہمیں دھمکیاں مت دو۔ ہم آنگو بانگو ہیں ہمیں کون ہلاک کر سکتا ہے"۔ آنگو نے گونج دار لہجے میں کہا۔ بانگو کو شاید بہت زور کی نیند آ رہی تھی اس لئے وہ آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھا ہوا تھا اور ساری بات چیت آنگو کر رہا تھا۔

" میں دھمکی نہیں دے رہی۔ حقیقت بتا رہی ہوں"۔ ملکہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا بتاؤ حقیقت اور جلدی بتاؤ کیونکہ بانگو سو رہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ اسی طرح سوتا رہے اور میں شرط پوری کر کے شہزادی پری سے شادی کر لوں"۔ آنگو نے بانگو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں سو نہیں رہا بلکہ سونے کی کوشش کر رہا ہوں"۔ بانگو نے فوراً ہی جواب دیا۔

"سنو۔ تم دونوں سنو۔ اگر تم شرط پوری کرنا چاہتے ہو تو تمہیں جادو کا مٹکا حاصل کرنا پڑے گا اور اس پر کالے شیر کی کھال چڑھانی پڑے گی۔ پھر جب تم اس مٹکے کا منہ کھولو گے تو بحراعظم کا تمام پانی سمٹ کر اس مٹکے میں چلا جائے گا لیکن پھر یہ مٹکا نیچے سے ٹوٹ جائے گا اور پانی دوبارہ باہر آ جائے گا لیکن تمہاری شرط پوری ہو جائے گی"۔ ملکہ نے کہا۔

"کہاں ہے وہ مٹکا۔ جلدی بتاؤ"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے چونک کر کہا۔ بانگلو نے بھی شرط پوری کرنے کی بات سن کر آنکھیں کھول دی تھیں۔

"تم دونوں اس بڑی سیپ میں بیٹھ کر جادو کے جزیرے پر جاؤ گے۔ وہاں چار طلسم ہیں۔ جب تک تم ان چاروں طلسموں کا خاتمہ نہیں کرو گے۔ تمہیں جادو کا مٹکا نہیں مل سکتا اور یہ سن لو کہ اس جادو کے جزیرے میں ہی کالا شیر رہتا ہے۔ وہ انتہائی خوفناک اور وحشی شیر ہے وہ ایک لمحے میں تمہیں چیرپھاڑ سکتا ہے۔ تم نے اسے ہلاک کرنا ہے اور پھر اس کی کھال اتار کر اس مٹکے کے گرد لپیٹ دینی ہے۔

جب تک تم یہ کھال اس مٹکے کے گرد نہیں لپیٹ دو گے اس وقت تک مٹکے کا منہ نہیں کھلے گا اور جب مٹکے کا منہ کھلے گا تو بحراعظم کا پانی خود بخود فوارے کی طرح اچھل کر اس مٹکے میں جمع ہو جائے گا اور مٹکا بھر جائے گا۔ پھر مٹکا ٹوٹ جائے گا اور پانی واپس چلا جائے گا لیکن تمہاری شرط پوری ہو جائے گی"۔ ملکہ نے کہا۔

" چار کیا ہم آٹھ طلسموں کا خاتمہ کر دیں گے۔ بتاؤ کون کون سے طلسم ہیں۔ تم گنتی جاؤ اور ہم انہیں توڑتے جاتے ہیں"۔ آنگو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" پہلا طلسم کالے ناگ کا طلسم ہے۔ ہر طرف کالے رنگ کے بڑے بڑے ہزاروں خوفناک ناگ موجود ہوں گے جن کے پھنوں میں سے خوفناک زہر نکلتا ہے۔ وہ سب مل کر تم پر حملہ کر دیں گے۔ ان کا سردار کالاناگ ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کالے ناگ کے سر پر ایک سفید رنگ کا سانپ بیٹھا ہوا ہوگا۔ جب تک تم اس سردار ناگ اور اس کے سر پر

بیٹھے ہوئے اس سفید سانپ کا خاتمہ نہیں کر لو گے
طلسم ختم نہیں ہو سکے گا اور اگر تم ایسا نہ کر سکے
پھر کالے ناگ تمہاری بوٹیاں اڑا دیں گے اور تم
ہلاک ہو جاؤ گے"۔ ملکہ نے کہا۔
" تم سمجھو کہ یہ طلسم ختم ہو گیا کیونکہ ہم نے کالے
ناگ کے داداجان کا خاتمہ کر رکھا ہے۔ اس کالے
ناگ کی تو ہمارے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔
وہ تو ہمارا نام سنتے ہی دم دبا کر بھاگ جائے گا"۔
انکلو نے کہا۔
" دم کس چیز میں دبائے گا آنکلو۔ اس لئے کیوں نہ
ہم بڑا سا پتھر لے کر اس کی دم پر رکھ دیں تاکہ اس
بیچارے کی دم دب سکے اور وہ بھاگ جانے کے قابل
ہو جائے"۔ بانگلو نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔
" دوسرا طلسم سرخ چیونٹیوں کا ہے۔ یہ چیونٹیاں
لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ یہ تم پر چڑھ جائیں گی اور
ایک لمحے میں تمہارے جسم کا سارا گوشت کھا جائیں
گی۔ ان کے خاتمے کا طریقہ یہ ہے کہ تم ان تمام
چیونٹیوں کو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دو"۔ ملکہ نے

کہا۔

"آگ کہاں سے آئے گی"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہاں سے آئے گی۔ یہ بات تم نے خود سوچنی ہے"۔ ملکہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ ہم سوچ لیں گے کیوں بانگلو"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ سوچنے کا کیا ہے۔ آنکھیں بند کیں اور سوچنے کا کام شروع"۔ بانگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تیسرا طلسم سن لو۔ یہ طلسم زرد رنگ کے خوفناک بندروں کا ہے۔ ان بندروں کے پنجے زہریلے ہیں۔ اگر ان کے پنجے کی ایک ذرا سی خراش بھی تمہارے جسم پر پڑ گئی تو تمہارا جسم پانی بن کر بہہ جائے گا۔ اس طلسم کو فتح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم سردار بندر کا دایاں پنجہ توڑ دو۔ جیسے ہی اس کا پنجہ ٹوٹے گا سب بندر غائب ہو جائیں گے"۔ ملکہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں اس بندر کا پنجہ توڑ دوں۔ میں نے تو شیروں کے پنجے توڑے ہوئے ہیں"۔ بانگلو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" تم سے مرغی کے پنجے تو توڑے نہیں جا سکتے موٹے پلپلے آلو اور تم شیروں کے پنجے توڑو گے۔ یہ کام میں کر سکتا ہوں۔ میرا پنجہ دیکھا ہے شیر سے بڑا پنجہ ہے"۔ آنگلو نے اپنا بڑا سا پنجہ بانگلو کے منہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

" سنو سنو۔ چوتھا طلسم آدم خور قبائیلیوں کا طلسم ہے۔ یہ انتہائی وحشی قبائلی ہیں۔ ان کے پاس خوفناک نیزے ہیں یہ ایک لمحے میں بڑی سے بڑی فوج کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ ان کے سردار کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا نیزہ ہوتا ہے اور اس سردار کی نشانی یہ ہے کہ اس کے سر پر سرخ رنگ کے پھولوں کا تاج ہے۔ اگر تم اس کا نیزہ اس سے لے کر اس کو مارو تو سردار ہلاک ہو جائے گا اور یہ چوتھا اور آخری طلسم بھی ختم ہو جائے گا اور پھر وہ جادو کا مٹکا زمین سے باہر آ جائے گا۔ پھر وہ کالا شیر نمودار ہوگا جس

میں ہزاروں شیروں جتنی طاقت ہے۔ تم نے بغیر کسی ہتھیار کے اسے ہلاک کرنا ہے اور پھر بغیر کسی ہتھیار کے اس کی کھال اتارنی ہے۔ پھر یہ کھال جب تم اس جادو کے مٹکے پر لپیٹ دو گے تو اس کا منہ کھل جائے گا اور بحراعظم کا پانی اس کے اندر چلا جائے گا۔ اب تم دونوں جاؤ اور طلسم ختم کرو"۔ ملکہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو ان کی طرف کرکے زور سے جھٹکا تو ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا جا رہا ہو۔

" ارے ارے۔ یہ دھواں کیسا ہے"۔ ان دونوں نے کہا لیکن پھر ان دونوں کی آوازیں ان کے منہ میں ہی گھٹ کر رہ گئیں۔ دھواں ان کے منہ میں گھس گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اب وہ اس ملکہ کے دربار کی بجائے ایک کافی بڑے سے جزیرے پر موجود تھے۔

" یہ ہم کہاں آ گئے ہیں بانگو"۔ آنگو نے حیرت

سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے لگتا ہے کہ یہ شہزادی پری کا جزیرہ ہے۔ دیکھو کس قدر خوبصورت ہے۔ بالکل شہزادی پری کی طرح"۔ بانگو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ انہیں چاروں طرف سے خوفناک پھنکاروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ دونوں یہ خوفناک آوازیں سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ اسی لمحے انہوں نے دیکھا کہ ان کے چاروں طرف انتہائی خوفناک کالے ناگ موجود ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں تھی اور وہ سب مل کر پھنکار رہے تھے۔

" بانگو۔ یہ ناگ ہمارے مقابلے میں ڈکار لے رہے ہیں۔ انہوں نے بھی شاید لذیذ اور گرم گرم کھانا کھایا ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" ان کی جرأت ہے کہ ہمارے مقابلے میں ڈکار لے سکیں"۔ بانگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے ڈکار لی۔ پھر آنگو نے بھی ڈکار لی لیکن ان کی ڈکاروں کا ان کالے ناگوں پر ذرہ برابر بھی اثر

نہ ہوا اور وہ اسی طرح پھنکارتے ہوئے چاروں طرف سے ان کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے۔

" ارے آنگلو۔ یہ تو ہار نہیں مان رہے۔ اب کیا کریں"۔ بانگلو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" نہیں مان رہے تو نہ مانیں۔ ہمارا کیا بگڑ جائے گا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کالے ناگ بجلی کی سی تیزی سے چاروں طرف سے ان کی طرف دوڑ پڑے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان کے جسموں میں اچانک بجلیاں سی بھر گئی ہوں اور وہ دونوں بے اختیار خوف سے سمٹ سے گئے۔

" بھاگو بھاگو۔ یہ کالے ناگ نہیں ہیں۔ ناگ کالے ہیں"۔ بانگلو نے کہا اور دوڑ کر وہ ایک درخت کے تنے سے لپٹ گیا لیکن اس کے اس طرح خوف سے درخت سے چمٹنے کی وجہ سے درخت ہلا اور اوپر سے ایک بڑا سا پھل ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اس پھل کے گرتے ہی ان کی طرف دوڑتے ہوئے ناگ یکلخت رک گئے۔

" ارے۔ یہ بھوکے ہیں۔ انہیں پھل دے دوں"۔

آنگلو نے کہا اور جھک کر اس نے پھل اٹھایا اور ان کی طرف پھینک دیا۔

" میں اور پھل گراتا ہوں"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس نے زور زور سے درخت کو ہلانا شروع کر دیا۔ درخت پر سے پھل گرنے لگے اور آنگلو یہ پھل اٹھا اٹھا کر ناگوں کی طرف پھینکنے میں مصروف ہو گیا۔ جیسے جیسے پھل ان ناگوں کی طرف گر رہے تھے وہ ناگ پیچھے ہٹتے چلے جا رہے تھے۔ پھر ایک خوفناک پھنکار سنائی دی اور ان دونوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا کالا ناگ ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ اس کے سر پر ایک سفید ناگ موجود تھا۔

" بند کرو۔ یہ پھل پھینکنے بند کرو"۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ارے ناشکرے۔ ہم تمہیں کھانے کے لئے پھل دے رہے ہیں اور تم ناشکری کر رہے ہو۔ یہ لو تم بھی کھاؤ"۔ آنگلو نے کہا اور ہاتھ میں موجود پھل اس نے تاک کر اس کالے ناگ کی طرف پھینک دیا۔ پھل ٹھیک اس کالے ناگ کے سر پر بیٹھے ہوئے

سفید سانپ سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف سے رونے پیٹنے کی آواز سنائی دینے لگیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارے ناگ غائب ہوگئے۔

" مبارک ہو آنکلو بانکلو۔ تم نے پہلا طلسم ختم کر دیا ہے"۔ اچانک ملکہ کی آواز سنائی دی۔

" ارے ملکہ یہاں بھی آ گئی ہے"۔ ان دونوں نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ان کی موت اسی طرح ہو سکتی تھی۔ تم واقعی خوش قسمت ہو۔ اب ہوشیار ہو جاؤ۔ دوسرا طلسم شروع ہونے والا ہے"۔ ملکہ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی آنکلو بانکلو نے دیکھا کہ جہاں پہلے کالے ناگ تھے وہاں اب لاکھوں کی تعداد میں سرخ رنگ کی بڑی بڑی چیونٹیاں موجود تھیں جو تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہی تھیں اور ان چیونٹیوں کے نمودار ہوتے ہی انہیں یکلخت سردی کا احساس ہونے لگ گیا۔ ان کے جسم کانپنے لگ گئے تھے۔

" آگ جلاؤ آگ۔ سردی ہو رہی ہے۔ آگ جلاؤ"

بانگلو نے کہا۔

"ہاں۔ سردی بہت ہے"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر دو پتھر اٹھائے اور انہیں ایک دوسرے پر زور سے مارا تو ان میں سے چنگاریاں نکل کر زمین پر موجود جھاڑیوں پر پڑیں تو دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکے سے آگ جل اٹھی اور پھر یہ آگ ان کے چاروں طرف پورے جزیرے پر بجلی کی سی تیزی سے پھیلتی چلی گئی جبکہ وہ دونوں اس آگ کے درمیان کھڑے تھے۔

"واہ۔ واہ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ آؤ آگ سینکیں"۔ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ارے دیکھو۔ سب چیونٹیاں اس آگ میں جل گئی ہیں"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جلنے دو۔ ہمیں تو اب سردی نہیں لگ رہی ناں"۔ بانگلو نے بڑے بے پرواہ سے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف پھیلی ہوئی آگ خود بخود بجھ گئی۔

"تم واقعی خوش قسمت ہو آنگلو بانگلو۔ تم نے

حیرت انگیز طور پر دوسرا طلسم بھی فتح کر لیا ہے اور اس کا طریقہ یہی تھا کہ تم پتھروں کی مدد سے آگ جلا دو۔ واہ۔ تم واقعی خوش قسمت ہو لیکن اب تیسرا طلسم تمہارے سامنے آئے گا۔ زرد بندروں والا جن کے پنجے بے حد زہریلے ہیں۔ تیار ہو جاؤ"۔ ملکہ کی آواز ایک بار پھر سنائی دی اور پھر جیسے ہی اس کی آواز آنی بند ہوئی۔ آنگلو بانگلو نے دیکھا کہ ان کے چاروں طرف موجود درختوں سے زرد رنگ کے بڑے بڑے بندر نیچے اتر رہے تھے اور لمحہ بہ لمحہ ان کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن وہ سب نیچے اتر کر ایک طرف خاموش کھڑے ہو رہے تھے۔ البتہ ان سب کی نظریں آنگلو بانگلو پر ہی جمی ہوئی تھیں اور ان دونوں کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ان کا منہ چڑا رہے ہوں۔

" ارے۔ یہ ہمارا منہ چڑا رہے ہیں"۔ اچانک آنگلو نے کہا۔

" تو پھر ہم بھی ان کا منہ چڑاتے ہیں"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے منہ چڑانا

شروع کر دیا۔ آنگلو نے بھی یہی کام شروع کر دیا اور پھر تو جیسے بندروں اور ان دونوں کے درمیان منہ چڑانے کا مقابلہ شروع ہو گیا ہو۔ اچانک ایک درخت سے ایک کافی بڑا بندر نیچے اترا اور اس نے بندروں کی آواز میں چچ چچ کیا اور پھر آنگلو بانگلو کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے دوڑتے ہی سارے بندر بھی اس بڑے بندر کی طرح چچ چچ کی آوازیں نکالتے ہوئے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

" اوہ۔ یہ اب منہ چڑانے میں ہار گئے ہیں تو اب دوڑ رہے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔ اسی لمحہ وہ بڑا بندر ان کے قریب پہنچ گیا اور اس نے یکلخت چیختے ہوئے ان پر چھلانگ لگا دی اور اس کے پیچھے باقی بندروں نے بھی چیختے ہوئے ان پر چھلانگیں لگا دیں اور ایک لمحے کے لئے تو ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے زرد آندھی ان پر حملہ آور ہو گئی ہو اور ان دونوں نے گھبرا کر اپنے بچاؤ کے لئے اپنے ہاتھ آگے کئے تو اچانک بانگلو کے ہاتھ میں اس بڑے بندر کا پنجہ آ گیا۔ بانگلو نے چیخ مار کر اپنا ہاتھ علیحدہ کرنے کے لئے

گھمایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس بندر کا
ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور
دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب نہ وہاں
بندر تھا اور نہ ان کا کوئی نشان۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ یہ کہاں چلے گئے۔ شاید
چڑانے کی ناکامی برداشت نہیں کر سکے"۔ آنگو نے

" میں نے اس بڑے بندر کا پنجہ توڑ دیا ہے"
بانگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مبارک ہو آنگو بانگو۔ نئی زندگی مبارک ہو۔
تم سے ایک لمحے کے لئے بھی غفلت ہو جاتی تو
ہلاک ہو جاتے"۔ ملکہ کی مسرت بھری آواز
دی۔

" غفلت کیوں ہو جاتی۔ ہمارا نام آنگو بانگو ہے"
ان دونوں نے کہا۔

" اب چوتھا اور آخری طلسم تمہارے سامنے ہے
وحشی آدم خوروں کا"۔ ملکہ کی آواز سنائی دی اور
کے ساتھ ہی انہیں سامنے درختوں میں دوڑنے
آوازیں سنائی دیں پھر چند لمحوں بعد ان کے سا

بے شمار ننگ دھڑنگ وحشی کھڑے نظر آنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں نیزے تھے اور ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

" ارے یہ ننگے۔ یہ کہاں سے آ گئے ہیں۔ ارے جاؤ جا کر لباس پہنو۔ ہوش کرو"۔ آنکلو نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" یہ بیچارے غریب ہیں شاید"۔ بانکلو نے ان کی غربت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا"۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ایک ننگ دھڑنگ وحشی ان کی طرف تیزی سے بڑھتا نظر آیا۔ اس کے سر پر سرخ پھولوں کا تاج تھا اور اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا نیزہ تھا۔

" ارے پہلے جا کر لباس تو پہنو بے شرم۔ ایسے ننگے پھر رہے ہو"۔ آنکلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کا نیزہ اس کے ہاتھ سے لے لو آنکلو تاکہ یہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے جسم کو چھپا سکے۔ بیچارہ غریب"۔ آنکلو نے کہا تو آنکلو نے یکلخت ہاتھ بڑھایا اور

دوسرے لمحے اس نے اس وحشی کے ہاتھ سے نیزہ
جھپٹ لیا۔
"مجھے دو۔ مجھے دو"۔ وحشی نے چیختے ہوئے کہا او
تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔
"رک جاؤ۔ رک جاؤ ننگے وحشی۔ رک جاؤ"۔ آنکا
نے بوکھلا کر نیزے کا رخ اس کی طرف کیا لیکن
وحشی اتنی تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ وہ بروقت نہ رک
سکا اور نیزہ اس کے جسم کے آرپار ہوگیا اور اس کے
ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور سارے وحشی
غائب ہوگئے۔ وہ سرخ رنگ کا نیزہ بھی غائب ہوگیا
"ارے بھاگ گئے۔ چلو اچھا ہوا انہیں شرم آگئی"
بانگلو نے کہا۔
"بانگلو وہ دیکھو۔ زمین سے مٹکا نکل رہا ہے"۔ آنکا
نے کہا تو بانگلو بھی ادھر دیکھنے لگا۔ واقعی ان کے
سامنے ایک طرف زمین پھٹ رہی تھی اور اس میں
سے ایک بڑا سا مٹکا باہر نکل رہا تھا۔
"ارے یہ وہی مٹکا ہے جس میں ہم نے بحرا...
کا پانی ڈالنا ہے اور شرط جیتنی ہے"۔ ان دونوں نے

خوش ہو کر کہا لیکن اسی لمحے ایک خوفناک دھاڑ سنائی دی اور دوسرے لمحے دور سے ایک بہت بڑا اور سیاہ رنگ کا شیر دوڑتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ بے حد غصے میں نظر آ رہا تھا اور انتہائی خوفناک انداز میں دھاڑ رہا تھا۔

" ارے آنگو۔ اس شیر کی گردن میں انتہائی قیمتی موتی ہیں۔ یہ دیکھو"۔ بانگو نے کہا۔

" ارے ہاں بانگو۔ یہ تو انتہائی قیمتی ہیں۔ شہزادی پری انہیں پا کر بے حد خوش ہوگی"۔ آنگو نے کہا تو بانگو بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے خود ہی اس کالے شیر کی طرف دوڑ پڑا۔

" رک جاؤ۔ پہلے مجھے یہ موتی اتارنے دو۔ شہزادی پری خوش ہو جائے گی"۔ بانگو نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے شیر کی گردن پکڑ لی۔ بالکل اس طرح جیسے وہ شیر نہ ہو، بلی ہو۔ شیر نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم حرکت ہی نہ کر سکا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے بانگو نے

اپنے ہاتھوں کو زوردار جھٹکا دیا تو کٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی شیر مردہ ہو کر گر گیا۔

" ارے یہ کیا۔ یہ سارے موتی غائب ہو گئے"۔ بانگلو نے پیچھے ہٹ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" موتی غائب نہیں ہوئے۔ اس کی کھال کے اندر چھپ گئے ہیں۔ میں نے خود دیکھا تھا"۔ آنگلو نے آگے بڑھ کر کہا۔

" اچھا یہ بات ہے۔ بڑا مکار ہے یہ شیر"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ناخن اس کی گردن پر مارے تو شیر کی گردن کی کھال کٹ گئی اور پھر تو بانگلو پر جیسے جنون سا چھا گیا۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے شیر کی کھال ادھیڑنی شروع کر دی اور کھال بالکل اس طرح اترتی چلی جا رہی تھی جیسے کوئی لباس اتارتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کھال علیحدہ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور شیر کا جسم غائب ہو گیا۔ البتہ کھال وہاں پڑی نظر آ رہی تھی۔

" جلدی کرو۔ یہ کھال اس مٹکے پر لپیٹ دو

جلدی کرو"۔ ملکہ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو آنگو بانگو دونوں بے اختیار چونک پڑے اور پھر ان دونوں نے جلدی سے کھال اٹھا کر اس مٹکے کے گرد لپیٹنی شروع کر دی۔ پھر جیسے ہی کھال اس مٹکے کے گرد لپٹی۔ ایک زوردار کڑاکا ہوا اور مٹکے کا منہ کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک طوفان کی سی آواز سنائی دینے لگی اور وہ دونوں خوف کے مارے تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ انہوں نے سمندر کے پانی کو کسی فوارے کی طرح اچھل کر مٹکے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ پانی مٹکے کے اندر غائب ہوتا جا رہا تھا اور وہ خاموش کھڑے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ نجانے کتنی دیر گزر گئی حتیٰ کہ ان کے سامنے موجود سارا سمندر سوکھ گیا اور سارا پانی اس مٹکے میں جمع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک اور کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مٹکے کا نچلا حصہ ٹوٹا اور اس میں سے پانی کسی دریا کی طرح بہہ کر واپس سمندر کی طرف جانے لگا اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے سمندر دوبارہ بھر گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ وہ حیران رہ گئے۔

" آنکھیں بند کر لو"۔ اچانک ایک آواز انہیں سنائی دی اور آنگلو بانگلو نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔

" آنکھیں کھول دو"۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور ان دونوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ کوہ قاف کے بادشاہ کے دربار میں موجود تھے۔ تخت پر بادشاہ بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی کرسی پر شہزادی پری"۔

" کیا تم نے پہلی شرط پوری کر دی ہے"۔ بادشاہ نے اونچی آواز میں کہا۔

" ہاں بادشاہ سلامت۔ آنگلو بانگلو نے پہلی شرط پوری کر دی ہے اور بحر اعظم کا سارا پانی مٹکے میں ڈال دیا ہے"۔ شاہی نجومی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن ہمیں کیسے یقین آئے گا"۔ بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ میں اس جادوگر کی روح بول

رہی ہوں جس نے یہ شرط لگائی تھی۔ حالانکہ یہ شرط ناممکن تھی اور کوئی انسان تو کیا کوئی دیو اور کوئی جن بھی یہ شرط پوری نہ کر سکتا تھا لیکن ان دونوں نے واقعی یہ شرط پوری کر دی ہے"۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بہت خوب۔ بہت خوب۔ تو اب دوسری شرط سنو"۔ بادشاہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دوسری شرط کو ہم کیا کریں گے بس تم مولوی صاحب اور گواہوں کو بلاؤ اور ہماری شادی شہزادی پری سے کر دو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب تک تم ساری شرطیں پوری نہیں کرو گے شادی نہیں ہو سکتی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تم صحرائے اعظم کے ریت کے ذروں کی گنتی کرکے بتاؤ"۔ بادشاہ نے کہا۔

"لیکن بادشاہ سلامت۔ اس گنتی کو ٹھیک یا غلط کون قرار دے گا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کل آ کر ویسے ہی کوئی تعداد بتا دیں"۔ اچانک وزیراعظم نے اٹھ کر کہا۔

" شاہی نجومی۔ تم بتاؤ"۔ بادشاہ نے شاہی نجومی سے کہا۔

" جادوگر کی روح اس کا فیصلہ کرے گی جیسے اس نے پہلی شرط کے پوری ہونے کا اقرار کیا ہے"۔ شاہی نجومی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تو کیا تم یہ شرط پوری کرنے کے لئے تیار ہو"۔ بادشاہ نے آنگلو بانگلو سے کہا۔

" ہم کسی شرط کو نہیں جانتے۔ بس تم ہماری شادی شہزادی پری سے کر دو۔ ہم نے اب تک نجانے کتنی شرطیں پوری کی ہیں لیکن ہماری شادی نہیں ہو سکی۔ اس لئے ہم اب کوئی شرط پوری نہیں کریں گے"۔ اس بار ان دونوں نے اکڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" اچھے آنگلو بانگلو۔ کیا تم میری خاطر یہ شرط پوری نہیں کرو گے"۔ اچانک شہزادی پری نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ شہزادی پری۔ تمہاری خاطر تو ہم دوسری تو کیا، دنیا کی ساری شرطیں پوری کریں گے"۔ آنگلو بانگلو

نے خوش ہو کر کہا کیونکہ پہلی بار کسی شہزادی نے انہیں اچھے آنگلو بانگلو کہا تھا۔

" تو پھر جا کر شرط پوری کرو"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمیں تو گنتی ہی نہیں آتی۔ ہمیں پہلے گنتی سیکھنی پڑے گی"۔ آنگلو نے کہا۔

" تمہیں نہیں آتی۔ مجھے تو آتی ہے آؤ میں تمہیں سکھا دو"۔ بانگلو نے کہا۔

" سناؤ۔ کیا گنتی ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک روٹی۔ دو روٹی۔ تین روٹی"۔ بانگلو نے گنتی شروع کی تو سارا دربار اس کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" دیکھا۔ مجھے آتی ہے گنتی"۔ بانگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" تم روٹیاں گنتے رہو۔ میں تو ریت کے ذرے گنوں گا تاکہ شہزادی پری سے شادی کر سکوں"۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا۔

"واہ۔ میں گنوں گا۔ آؤ آؤ جلدی کرو۔ ہمیں ابھی سے گنتی شروع کر دینی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے اور شہزادی بوڑھی ہو جائے۔ آؤ"۔ بانگلو نے کہا اور واپس مڑ گیا اور اس کے مڑتے ہی آنگلو بھی مڑا اور پھر وہ دونوں دربار سے باہر نکل گئے۔ بادشاہ، شہزادی پری اور سارے درباری ان کی باتیں سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو اور لال بادشاہ

آنگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی

آنگلو بانگلو اور لال بادشاہ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لال بادشاہ ☆ جو بہت بڑا جادوگر تھا اور جس کے پاس صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی گنتی موجود تھی۔

لال بادشاہ ☆ جس نے آنگلو بانگلو کا خون پی لیا۔

لال بادشاہ ☆ جس نے آنگلو کو انسانی مور میں بدل دیا —— پھر کیا ہوا۔

کالا گھوڑا ☆ جو انسانی آواز میں بات کرتا تھا اور جس نے آنگلو بانگلو کو ہلاک کرانے کی کوشش کی پھر —— ؟

دھواں ملکہ ☆ جس سے بانگلو شادی کے لئے تیار ہو گیا اور پھر دھواں ملکہ نے اسے دلدل میں قید کر دیا۔ کیا آنگلو بانگلو ایک دوسرے سے بچھڑ گئے —— یا؟

کیا ☆ آنگلو بانگلو کوہ قاف کی شہزادی پری سے شادی کرنے کی شرط پوری کر سکے۔ کیا آنگلو بانگلو کی شادی شہزادی پری سے ہو گئی۔ یا؟

انتہائی دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور دلچسپ کہانی

استاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

آنگو بانگو اور لال بادشاہ

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگو بانگو اور لال بادشاہ

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار لاہور
Mob: 0300 9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے

آنگو بانگو کوہ قاف کے شاہی محل کے مہمان خانے میں موجود تھے۔ وہ شہزادی پری سے شادی کرنے کے لئے شرطیں پوری کر رہے تھے۔ شہزادی پری کوہ قاف کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ شہزادی پری کی شادی ملک روم کے شہزادہ پرویز سے ہونی تھی لیکن شہزادہ پرویز کی شادی ایک بہت بڑا جادوگر اپنی بدصورت بیٹی سے کرنا چاہتا تھا مگر شہزادہ پرویز نے انکار کر دیا تو اس جادوگر نے غصے میں آ کر ایسی چار شرطیں لگا دیں جنہیں کوئی پورا نہ کر سکتا تھا اور جب تک شرطیں پوری نہ ہوتیں، شہزادہ پرویز کی شادی نہ ہو

سکتی تھی۔ اگر شرطیں پوری کئے بغیر شادی کر دی جاتی تو شہزادہ پرویز اور اس کی دلہن دونوں ہلاک ہو جاتے۔

کوہ قاف کے شاہی نجومی نے حساب لگا کر بتایا کہ اس دنیا میں صرف آنگو بانگو ہی یہ شرطیں پوری کر سکتے ہیں اور آنگو بانگو چونکہ خود کوہ قاف میں آ گئے تھے تو ان سے کہا گیا کہ اگر وہ شرطیں پوری کر دیں تو ان کی شادی شہزادی پری سے کر دی جائے گی اور اصل شرطوں کے ساتھ آخری شرط ایسی لگا دی گئی جسے پوری کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہ تھی۔ اس طرح شاہی نجومی اور کوہ قاف کے بادشاہ کا خیال تھا کہ وہ آخری شرط پوری نہ کر سکنے کی وجہ سے واپس چلے جائیں گے اور اصل شرطیں پوری ہو جانے کی وجہ سے شہزادہ پرویز اور شہزادی پری کی شادی ہو جائے گی۔ پہلی شرط یہ تھی کہ دنیا کے سب سے بڑے سرخ سمندر بحرِ اعظم کا سارا پانی ایک مٹکے میں ڈالا جائے اور پھر آنگو بانگو نے اپنی حماقتوں کے باوجود طویل جدوجہد کر کے یہ ناممکن شرط پوری کر

دی۔ اب انہوں نے دوسری شرط پوری کرنی تھی اور اس شرط کے مطابق انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے صحرا جسے صحرائے اعظم کہا جاتا تھا کی ریت کے ذروں کی تعداد معلوم کرنا تھی۔ پہلے تو آنگلو بانگلو اس شرط کو پورا کرنے پر تیار نہ ہوئے لیکن جب شہزادی پری نے ان سے خود درخواست کی تو ان دونوں نے وعدہ کر لیا اور پھر بھرے دربار میں وعدہ کرکے وہ شاہی مہمان خانے پہنچ گئے اور اب وہ دونوں کھانا کھانے کے بعد شاہی مہمان خانے میں موجود تھے۔

"آنگلو۔ کیا تمہیں اتنی گنتی آتی ہے کہ ریت کے ذروں کو گن سکو"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں آتی تو سیکھ لیں گے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کس سے سیکھو گے۔ کیا مدرسے میں داخل ہو گے"۔ بانگلو نے کہا۔

"مدرسہ۔ ارے ہاں۔ تم نے اچھا کیا کہ یاد دلا دیا۔ مدرسے میں داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

راحیل
Arshad

مدرسے کے مولوی صاحب سے پوچھ لیں گے۔ وہ تو مولوی صاحب ہیں انہیں تو ضرور گنتی آتی ہوگی"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اور اگر انہوں نے نہ بتائی پھر"۔ بانگلو نے کہا۔

" کیوں نہیں بتائیں گے مجھے۔ آنگلو کو نہ بتائیں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے آؤ چلیں مدرسہ کے مولوی صاحب کے پاس۔ ان سے گنتی پوچھیں اور شرط پوری کر دیں"۔ بانگلو نے کہا اور پھر آنگلو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں شاہی مہمان خانے سے باہر آ گئے۔ انہیں کسی نے نہ روکا تھا۔

" یہاں کوئی مدرسہ ہے"۔ شاہی محل سے باہر آنے کے بعد آنگلو نے ایک دیو کو روک کر پوچھا۔

" مدرسہ۔ ہاں ہے کیوں"۔ اس دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم نے مولوی صاحب سے گنتی پوچھنی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اوہ۔ تو تم آنگلو بانگلو ہو جو شہزادی پری سے

شادی کرنے کے لئے شرطیں پوری کر رہے ہو"۔ اس دیو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن تم کون ہو"۔ آنکگو نے کہا۔

" میرا نام لاگو دیو ہے۔ میں شاہی اصطبل میں کام کرتا ہوں"۔ اس دیو نے جواب دیا۔

" تم ہمیں اس مدرسے تک پہنچا دو"۔ آنکگو نے کہا۔

" ہاں۔ آؤ میرے ساتھ "۔ لاگو دیو نے کہا اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لے کر ایک طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے احاطے میں پہنچ گئے جہاں دیوؤں کے بچے اور پری زاد بچے پڑھ رہے تھے اور ایک سفید داڑھی والا دیو انہیں پڑھانے میں مصروف تھا۔

" مولوی صاحب۔ یہ آنکگو بانگو ہیں۔ تم سے ملنے آئے ہیں"۔ لاگو دیو نے اس سفید داڑھی والے دیو سے کہا۔

" اندر بیٹھ جاؤ۔ میں بچوں کو پڑھا کر آ رہا ہوں"۔ مولوی صاحب نے کہا تو لاگو دیو انہیں اندر بٹھا کر خود واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب اندر آ

گئے۔

"تم آنگلو بانگلو ہو جو شہزادی پری سے شادی کرنے کے لئے شرطیں پوری کر رہے ہو"۔ مولوی صاحب نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور ہم تم سے گنتی سیکھنے آئے ہیں تاکہ صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی گنتی کر سکیں۔ تم ہمیں گنتی سکھا دو"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم سیدھے سادھے آدمی ہو۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم شرطیں پوری کر لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے لیکن یہ بتا دوں کہ شہزادی پری سے تمہاری شادی نہیں ہو سکے گی"۔ مولوی صاحب نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتی۔ جب ہم کریں گے شادی تو کیوں نہ ہو سکے گی"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مولوی صاحب۔ بس تم ہمیں گنتی سکھاؤ"۔ بانگلو نے بھی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میری بات غور سے سنو۔ گنتی سیکھنے سے تمہارا کام نہ ہو سکے گا۔ صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی گنتی ہو کر ایک جگہ لکھی ہوئی محفوظ ہے۔ یہ

گنتی ہزاروں سال پہلے شہنشاہ افراسیاب کے حکم پر ایک ہزار جادوگروں نے اپنے علم کے ذریعے گن کر لکھی تھی۔ تم اگر وہ کاغذ حاصل کر لو تو تم شرط پوری کر سکتے ہو"۔ مولوی صاحب نے کہا۔

" اچھا۔ واہ۔ تم تو واقعی اچھے مولوی صاحب ہو۔ اب تم شہزادی پری سے ہمارا نکاح پڑھاؤ گے۔ میں شہزادی سے کہہ کر تمہیں بہت ساری دولت لے دوں گا لیکن تم نے نکاح میرے ساتھ پڑھانا ہے۔ سمجھے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ارے کیوں۔ تمہارے ساتھ کیوں، میرے ساتھ نکاح ہوگا شہزادی پری کا"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم آپس میں مت لڑو۔ پہلے شرطیں پوری کرو"۔ مولوی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم ہمیں بتاؤ کہ وہ کاغذ کہاں ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تمہارے ہاتھوں میں شاہی نجومی کی دی ہوئی انگوٹھیاں موجود ہیں۔ تم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لو

اور آنکھیں بند کرکے کہو کہ تمہیں لال بادشاہ کے پاس پہنچا دیا جائے۔ جب تم آنکھیں کھولو گے تو تم لال بادشاہ کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ وہ اس کاغذ کو حاصل کرنے میں تمہاری مدد کرے گا لیکن تمہیں پہلے اسے انعام دینا ہوگا"۔ مولوی صاحب نے کہا۔

"کونسا انعام"۔ دونوں نے چونک کر پوچھا۔

" جو وہ مانگے گا"۔ مولوی صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم شہزادی پری سے کہہ کر اسے انعام دلوا دیں گے"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" تو پھر جاؤ اور شرط پوری کرو"۔ مولوی صاحب نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں سوچا کہ انہیں لال بادشاہ کے پاس پہنچا دیا جائے۔ ان کے جسموں کو چند ہلکے ہلکے جھٹکے لگے اور اس کے ساتھ ہی ان کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں کھلتے ہی وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اب وہ مولوی صاحب کے مدرسہ کے

لرے کی بجائے ایک پہاڑی علاقے میں موجود تھے۔ اہاں کے درخت، گھاس اور جھاڑیاں سب گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔ ان کے چاروں طرف اونچے اونچے پہاڑ تھے اور حیرت کی بات یہ تھی کہ یہ پہاڑ بھی گہرے سرخ رنگ کے تھے۔

"ارے یہ کیا ہوا۔ یہ ہم سرخ رنگ کے اندر کیسے پہنچ گئے"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سرخ رنگ اندر سے کھوکھلا ہوگا۔ وہ دیکھو۔ اسمان تو نیلا ہے"۔ بانگلو نے کہا اور آنگلو نے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"شکر ہے۔ آسمان نیلا ہے اگر سرخ ہوتا تو ہم تو مارے گئے تھے۔ پھر ہمیں ہوا ہی نہ ملتی"۔ آنگلو نے کہا۔

"نہ ملتی تو میں کھینچ لیتا"۔ بانگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیسے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں زور سے سانس لیتا اور ساری ہوا کھینچ لیتا"۔

بانگلو نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ لیکن پھر مجھے کیسے ملتی ہوا۔ ساری ہوا تو تم اپنے اس موٹے پیٹ میں بھر لیتے"۔ آنگلو نے قدرے خوفزدہ ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ایک زوردار آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک درخت سے ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بندر اتر کر ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

" کون ہو تم اور یہاں کیسے پہنچ گئے ہو"۔ بندر کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

" تم بندر ہو یا آدمی۔ باتیں تو آدمیوں جیسی کرتے ہو اور ہو تم بندر"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ پہلے آدمی ہو گا آنگلو۔ پھر کسی جادوگر نے اسے بندر بنا دیا ہوگا۔ کیوں آدمی بندر۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔ بانگلو نے کہا۔

" میں لال بادشاہ کا خادم ہوں۔ تم کون ہو"۔ بندر نے کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم یہاں لال بادشاہ
سے ملنے آئے ہیں تاکہ اس سے گنتی والا کاغذ حاصل کر
سکیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ تو پھر آؤ ادھر غار میں"۔ بندر نے کہا
اور تیزی سے دوڑتا ہوا ایک پہاڑی پر چڑھا اور پھر
ایک بڑے سے غار کے دہانے پر جا کر رک گیا۔

" آؤ آؤ۔ آگے آؤ۔ اوھر چڑھ آؤ"۔ بندر نے کہا تو
وہ دونوں آگے بڑھے اور پھر گرتے پڑتے وہ چٹانوں
پر چڑھ کر اس غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔ بندر ان کے
وہاں پہنچتے ہی غار کے اندر داخل ہو گیا۔ آنگلو بانگلو
اس کے پیچھے غار میں داخل ہوئے تو دوسرے لمحے وہ
یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ ایک کافی وسیع و
عریض غار تھا اور غار میں ہر طرف سرخ رنگ پھیلا
ہوا تھا۔ فرش پر کسی جانور کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں
اور ان کھالوں کا رنگ بھی سرخ تھا۔ غار کی
دیواریں اور چھت بھی سرخ رنگ کی تھیں۔ ان
کھالوں پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے
جسم کا رنگ، لباس کا رنگ، اس کے بالوں کا

رنگ سب کچھ سرخ رنگ کا تھا۔

" ارے۔ یہ کن کو لے آیا ہے"۔ اس سرخ بوڑ
نے چونک کر آنگلو بانگلو کی طرف دیکھا۔

" لال بادشاہ۔ یہ آنگلو بانگلو ہیں اور تم سے
آئے ہیں"۔ بندر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ
دوڑتا ہوا غار سے باہر چلا گیا۔

" آؤ آؤ بیٹھو"۔ لال بادشاہ نے کہا اور وہ دون
اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

" بولو۔ کیا چاہتے ہو تم"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

" گنتی والا کاغذ"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" گنتی والا کاغذ۔ کونسی گنتی والا"۔ لال بادشاہ
چونک کر کہا۔

" جس پر صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی
لکھی ہوئی ہے"۔ اس بار بانگلو نے جواب دیتے
کہا۔

" اچھا۔ کیا کرو گے اس کا"۔ لال بادشاہ نے کہ

" شرط پوری کریں گے اور شہزادی پری سے
کریں گے اور ہم نے اس کاغذ کو چاٹنا ہے"۔ آنگ

جواب دیا۔

"لیکن اس کا حصول تو بے حد مشکل ہے۔ بہت جان جوکھوں کا کام ہے اور تم ہو سیدھے سادھے احمق سے آدمی۔ تم ہلاک ہو جاؤ گے"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

"ہم سیدھے سادھے نہیں ہیں۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ اب تم آ ہی گئے ہو تو ٹھیک ہے لیکن مجھے انعام دینا ہوگا تمہیں"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

"کیا انعام"۔ آنگلو بانگلو نے چونک کر کہا۔

"اپنے جسم سے خون کا ایک ایک گھونٹ مجھے پینے کے لئے دے دو۔ لال خون"۔ لال بادشاہ نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"تو تم خون پیتے ہو اور وہ بھی انسانی"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

"ہاں۔ بڑا لذیذ خون ہوتا ہے"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

"اور اگر ہم انکار کر دیں تب"۔ آنگلو نے کہا۔

" اب یہاں آنے کے بعد تم انکار کر ہی نہیں سکتے"۔ لال بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ ان دونوں کی طرف جھٹکے تو انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے ان کے جسم مفلوج ہو گئے ہوں۔ وہ اب نہ ہل سکتے تھے اور نہ کوئی حرکت کر سکتے تھے۔

" دیکھی تم نے لال بادشاہ کی طاقت۔ اب میں تم دونوں کا خون پیوں گا"۔ لال بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر پہلے بانگلو کے بازو پر دانت گاڑ دیئے۔ بانگلو کو کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ چند لمحوں بعد جب لال بادشاہ سیدھا ہوا تو اس کے منہ سے خون کے قطرے رس رہے تھے۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ بانگلو کے بازو سے خون رس رہا تھا۔ لال بادشاہ نے اس زخم پر اپنا ہاتھ پھیرا تو زخم اس طرح غائب ہو گیا جیسے وہاں کبھی زخم تھا ہی نہیں۔ پھر لال بادشاہ نے اپنے دانت آنگلو کے بازو پر گاڑ دیئے۔ آنگلو کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور وہ اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد جب

لال بادشاہ نے سر اٹھایا تو اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک میں اب تیزی گئی تھی۔ اس نے آنگو کے زخم پر ہاتھ پھیرا تو آنگو کا زخم بھی غائب ہو گیا۔ پھر اس نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے منہ سے رسنے والا خون بھی غائب ہو گیا۔

" اب میں نے اپنا انعام لے لیا ہے۔ اس لئے اب میں تمہیں گنتی والا کاغذ حاصل کرنے کی دو شرطیں بتاتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ تمہیں کالے گھوڑے کا خون بوتل میں لانا ہوگا اور دوسری یہ کہ تمہیں کالے ناگ کے منہ سے زہر نکالنا ہوگا اور یہ زہر تم اس بوتل میں ڈالو گے جس میں کالے گھوڑے کا خون ہوگا اور پھر اس بوتل کو لے کر تم کالے جزیرے پر جانا اور وہاں کے مقدس غار میں اس بوتل کو پھینک دینا۔ تھوڑی دیر بعد اس غار میں سے ایک خوفناک جن باہر آئے گا۔ تم نے اس کی زبان کاٹ لینی ہے اور پھر یہ زبان لے کر تم میرے پاس آؤ گے۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ گنتی والا کاغذ کہاں ہے۔ اب

تم جا سکتے ہو"۔ لال بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ ان کی طرف جھٹکے تو ان کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگے اور پھر جب ان کی آنکھیں کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اب غار کی بجائے ایک خوفناک جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے جسم اب حرکت کر رہے تھے۔ وہ دونوں بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" یہ ہم کہاں آ گئے ہیں۔ وہ غار اور لال بادشاہ کہاں ہے"۔ آنگو نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس نے ہمارا خون پیا ہے آنگو۔ اس لئے اب وہ پڑا ہائے ہائے کر رہا ہوگا"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ ہائے ہائے کیوں کر رہا ہوگا۔ وہ تو واہ۔ واہ کر رہا ہوگا۔ اس نے اچھا خون پیا ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" اس کے گندے خون میں جب ہمارا اچھا خون ملا

ہوگا تو اسے پتہ چلا ہوگا کہ اچھا خون کیا ہوتا ہے۔ چونکہ اس نے ہمارا سارا خون نہیں پیا۔ اس لئے اب بیچارہ حسرت میں ہائے ہائے کر رہا ہوگا"۔ بانگو نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا تو آنگو بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کرنے دو اسے ہائے ہائے۔ لیکن اب وہ کالا گھوڑا کہاں ملے گا"۔ آنگو نے کہا۔

" سفید بھی مل جائے تب بھی وہ کالا ہو سکتا ہے۔ ہم اسے کالا رنگ کر دیں گے"۔ بانگو نے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک گھاس حرکت میں آئی اور وہ دونوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد گھاس میں سے ایک سیاہ رنگ کا خرگوش اچھل کر باہر آ گیا۔ اس خرگوش کی آنکھیں سبز رنگ کی تھیں۔

" تمہارا نام آنگو بانگو ہے اور تمہیں لال بادشاہ نے یہاں بھیجا ہے"۔ خرگوش کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

" تم کون ہو"۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

" میں سیاہ خرگوش ہوں۔ اس جنگل کا راز داں اور یہ سن لو کہ اگر لال بادشاہ تمہارا خون نہ پیتا تو تم یہاں اب تک زندہ نہ رہ سکتے تھے۔ یہ لال بادشاہ کی طاقت ہے کہ اس نے تمہارا خون پی لیا اور تم زندہ ہو۔ ورنہ یہاں اس جنگل میں اب تک تم ہلاک ہو چکے ہوتے"۔ سیاہ خرگوش نے کہا۔

" ہمیں دھمکیاں مت دو سمجھے۔ ہمارا نام آنگلوبانگلو ہے اور اس نامراد لال بادشاہ سے تو ہم نمٹ لیں گے جس نے ہمارا اچھا خون اپنے گندے خون میں شامل کر لیا"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت جھپٹ کر سیاہ خرگوش کو گردن سے پکڑ لیا۔

" اب بتاؤ سیاہ خرگوش۔ گردن مروڑوں یا....."۔ آنگلو نے کہا۔

" مجھے چھوڑ دو۔ میں تو تمہارا ہمدرد ہوں"۔ سیاہ خرگوش نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اسے مت چھوڑنا آنگلو۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ اسے بھون کر کھائیں گے"۔ بانگلو نے پیٹ پر ہاتھ

پھیرتے ہوئے کہا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہاری مدد کروں گا"۔ سیاہ خرگوش نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مدد کرو گے۔ بتاؤ"۔ آنگو نے کہا۔

"میں تمہیں اس کالے گھوڑے کو پکڑنے کی ترکیب بتا سکتا ہوں ورنہ وہ کالا گھوڑا تمہارے قابو میں نہ آئے گا"۔ سیاہ خرگوش نے کہا۔

"گھوڑا اور ہمارے قابو میں نہ آئے۔ ہم آنگو بانگو ہیں۔ ہم نے ہاتھیوں کو قابو کیا ہوا ہے گھوڑا کیا حیثیت رکھتا ہے"۔ آنگو نے کہا۔

"سنو۔ کالا گھوڑا یہاں سے بہت دور چلا گیا ہے۔ تم اسے نہ پا سکو گے اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ میں تم میں سے ایک کو مور بنا دیتا ہوں۔ دوسرا اس کی پشت پر بیٹھ جائے اور پھر تم دونوں اڑتے ہوئے اس جگہ پہنچ جاؤ گے جہاں کالا گھوڑا موجود ہے ورنہ تم صدیوں تک بھی گھومتے رہے تو تم کالے گھوڑے کو نہیں پا سکتے"۔ سیاہ خرگوش نے کہا۔

"مور۔ واہ۔ مور تو بہت اچھا اور خوبصورت ہوتا

ہے۔ بس تم آنگلو کو مور بنا دو"۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" تم بنو مور۔ موٹے مور بھی تو ہوتے ہوں گے"۔ آنگلو نے کہا اور چونکہ وہ بانگلو کی طرف متوجہ ہو گیا تھا اس لئے سیاہ خرگوش کی گردن پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور سیاہ خرگوش تڑپ کر نیچے گھاس پر گرا اور پھر بھاگتا ہوا گھاس میں ہی غائب ہو گیا۔ اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا دوسرے لمحے آنگلو کے گرد سرخ دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو بانگلو اور آنگلو دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ آنگلو کا نچلا جسم واقعی مور بن چکا تھا جبکہ اس کا اوپر والا جسم ویسے کا ویسا ہی تھا۔

" شکر کرو مور بنے ہو۔ ورنہ تم تو گدھا بننے کے بھی قابل نہ تھے۔ دیکھو کس قدر خوبصورت پر ہیں تمہارے۔ اب میں تم پر بیٹھوں گا۔ ہا۔ ہا۔ آنگلو مور پر سواری۔ یہ مور ہے اور سوار بانگلو۔ واہ۔ واہ"۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر آنگلو کی کمر سے چمٹ گیا۔

"ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ نیچے اترو"۔ آنگو نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے پر خودبخود کھل گئے اور وہ ہوا میں بلند ہونا شروع ہو گیا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا۔ ارے یہ کیا"۔ آنگو نے چیخ کر کہا لیکن اس کی پرواز جاری رہی۔ بانگو اس کی پشت سے چمٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف تھا کیونکہ اب وہ اتنی بلندی پر پہنچ چکے تھے کہ نیچے ہر طرف سیاہ بادل نظر آ رہے تھے۔

"مجھے گرا نہ دینا آنگو مور"۔ بانگو نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاش۔ ایسا ہو سکتا۔ لیکن"۔ آنگو نے جواب دیا اس کے دونوں بازو دونوں اطراف میں پھیلے ہوئے تھے اور وہ اپنے بازو سمیٹ بھی نہ سکتا تھا اور وہ مسلسل اڑا چلا جا رہا تھا کہ اچانک اس کی رفتار سست ہوئی اور پھر اس نے خودبخود نیچے اترنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ زمین پر اتر گیا۔ اسی لمحے بانگو نے بھی چھلانگ لگا دی۔

"واہ۔ واہ۔ کیا خوبصورت مور ہے"۔ بانگو نے نیچے

اتر کر آنگو کے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایک خوبصورت وادی میں موجود تھے جس میں دور سے سبز اور بھورے رنگ کی پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔

" ارے میرے بازو۔ اب میں کیسے ٹھیک ہوں گا"۔ آنگو نے کہا۔ اس کے بازو ویسے ہی اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔

" وہ خرگوش آئے گا تو تم ٹھیک ہو گے"۔ بانگو نے کہا۔ اسی لمحے دور سے کسی کے بے تحاشہ دوڑنے کی آواز سنائی دی تو بانگو چونک کر اس طرف مڑا اور پھر ان دونوں نے دور سے ایک انتہائی طاقتور سیاہ رنگ کے گھوڑے کو دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور اسی لمحے آنگو کے جسم کے گرد ویسا ہی سرخ دھواں پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو اب آنگو اپنی اصل حالت میں تھا۔

" میں ٹھیک ہو گیا۔ میں ٹھیک ہو گیا"۔ آنگو نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔ بانگو جو اس کی طرف پشت کئے کھڑا گھوڑے کو دیکھ رہا تھا۔ آنگو کی بات

سن کر تیزی سے مڑا اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آنگکو جو مور بنا ہوا تھا اب اپنی اصل حالت میں تھا۔ ادھر سیاہ گھوڑا تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی اور وہ لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جا رہا تھا۔

" اب اس کا خون ہم نے بوتل میں بھرنا ہے لیکن نہ کوئی بوتل ہے اور نہ کوئی تلوار"۔ آنگکو نے کہا تو اسی لمحے گھوڑا ان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

" تم آ گئے ہو آنگکو بالنگو"۔ گھوڑے کے منہ سے انسانی آواز نکلی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" ہاں اور ہمیں تمہارا خون بھی چاہئے اور بوتل بھی۔ اب تم بتاؤ کہ ہم بوتل کہاں سے لیں اور تمہارا خون کیسے نکالیں"۔ ان دونوں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تمہیں اس لال بادشاہ نے ہلاک کرانے کے لئے یہاں بھیجا ہے"۔ گھوڑے نے کہا۔

" اس نے ہمارا خون پیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ تمہارا خون ایک بوتل ....." آنگکو نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا تھا اور تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے ہو۔ لال بادشاہ میرا دشمن ہے۔ وہ مجھے تمہارے ہاتھوں مروانا چاہتا ہے لیکن اب وہ خود تمہارے ہاتھوں مارا جائے گا"۔ گھوڑے نے کہا۔

" ہاں۔ اس نے ہمارا خون پیا ہے۔ اس نے ہمارا اچھا خون اپنے گندے خون میں شامل کیا ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اور اس نے مجھے مور بنا دیا۔ اس پر غضب یہ کہ موٹے بانگلو کو میری پشت پر سوار کر دیا۔ اب اسے ہلاک ہونا پڑے گا لیکن وہ بوتل اور وہ خون کیسے ملے گا اور اس نے کہا تھا کہ ہم نے کالے ناگ کے منہ سے زہر نکال کر اس بوتل میں ڈالنا ہے۔ لیکن اب یہ سب کیسے ہوگا"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ لال بادشاہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ وہ اس جادوگر کا دوست ہے جس نے یہ شرطیں تیار کی تھیں۔ اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ تم یہ شرطیں پوری کرو اور میں اس کا مخالف ہوں میں چاہتا ہوں کہ وہ ہلاک ہو جائے اور وہ چاہتا ہے کہ میں ہلاک ہو

جاؤں۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم گنتی والا کاغذ کیسے حاصل کر سکتے ہو اور یہ شرط کیسے پوری کر سکتے ہو"۔ سیاہ گھوڑے نے کہا۔

" کیسے پوری کر سکتے ہیں۔ بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم دونوں میری پشت پر سوار ہو جاؤ۔ میں تمہیں یہاں سے قریب ایک گاؤں کے قریب لے جاؤں گا۔ تم دونوں اس گاؤں میں داخل ہو جانا۔ اس گاؤں کا سردار بے حد بیمار ہے۔ تم اسے کہنا کہ اگر وہ گنتی والا کاغذ حاصل کرنے میں تمہاری مدد کرے تو تم اسے ٹھیک کر سکتے ہو"۔ کالے گھوڑے نے کہا۔

" لیکن ہم کوئی حکیم تو نہیں ہیں کہ اس کا علاج کریں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کی بیماری کا علاج میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ جب وہ ٹھیک ہو جائے گا تو وہ کاغذ حاصل کرنے میں تمہاری بے حد مدد کرے گا اور جب تک تم کاغذ حاصل نہ کر لو گے تم شرط نہیں جیت سکتے"۔ سیاہ گھوڑے نے کہا۔

" اور شرط نہ جیت سکے تو شہزادی پری سے ہماری

شادی ہی نہ ہو سکے گی"۔ آنگلو نے کہا۔
" تو پھر آؤ اور میری پشت پر بیٹھ جاؤ۔ جلدی کرو"۔ گھوڑے نے کہا۔
" آؤ بانگلو۔ یہ اچھا گھوڑا ہے اور پھر مجھے گھوڑے کی سواری کا بھی بے حد شوق ہے"۔ آنگلو نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر وہ کالے گھوڑے کی پشت پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی بانگلو بھی آگے بڑھا اور پھر وہ بھی آنگلو کے پیچھے کالے گھوڑے کی پشت پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے گھوڑا پہلے کی طرح انتہائی تیزرفتاری سے بھاگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ آنگلو کو اس کی گردن پکڑنی پڑی جبکہ بانگلو نے آنگلو کو پکڑا ہوا تھا۔ کالا گھوڑا مسلسل بھاگتا ہوا بھورے رنگ کی پہاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کافی دیر تک مسلسل بھاگنے کے بعد وہ پہاڑیوں کو پار کرکے دوسری طرف پہنچ گئے اور پھر انہیں دور سے ایک بڑے سے گاؤں کے آثار نظر آنے لگ گیا اور پھر جب یہ گاؤں نزدیک آنے لگا۔ کالے گھوڑے کی رفتار کم ہوتی چلی گئی۔ پھر گاؤں کے

قریب وہ رک گیا۔

" اب نیچے اترو اور سنو۔ گاؤں کے سردار کو تم گرم پانی کا ایک گلاس پلا دینا۔ اس سے اس کی بیماری دور ہو جائے گی"۔ کالے گھوڑے نے کہا تو آنکو بانکو دونوں نیچے اترے ہی تھے کہ کالا گھوڑا مڑا اور پھر وہ پہلے کی طرح انتہائی تیزرفتاری سے دوڑتا ہوا واپس پہاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ٹاپوں کی آوازیں بھی آنا بند ہو گئیں تو وہ دونوں گاؤں کی طرف مڑے ہی تھے کہ اچانک انہیں گاؤں کی طرف سے شور سنائی دیا اور وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئے۔ چند لمحوں بعد انہوں نے پچاس ساٹھ آدمیوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ ان سب کے ہاتھوں میں خوفناک نیزے تھے۔

" واہ۔ یہ ہمارے استقبال کے لئے آ رہے ہیں"۔ آنکو نے کہا۔

" ظاہر ہے ہم نے شہزادی پری سے شادی کرنی ہے۔ کوہ قاف کی شہزادی سے، اس لئے ہمارا استقبال تو ہونا ہی ہے لیکن مجھے تو اب پھر بھوک لگنے لگ

گئی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اس گاؤں میں یقیناً کوئی حکیم ہوگا۔ میں اسے کہوں گا کہ تمہارا علاج کرے ورنہ اگر تم اس طرح مسلسل کھاتے رہے تو پھر تم سے چلا بھی نہ جائے گا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گاؤں سے آنے والے نیزوں سے مسلح افراد ان کے قریب پہنچ گئے۔

" کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کہا۔

" ارے کمال ہے۔ ہمارے ہی استقبال کے لئے آئے ہو اور ہم سے ہی پوچھ رہے ہو کہ ہم کون ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہم تمہیں ہلاک کرنے آئے ہیں۔ تمہارے استقبال کے لئے نہیں آئے"۔ اس آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہمیں ہلاک کرنے۔ کیوں۔ ہم تو آنگلو بانگلو ہیں"۔ بانگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو واپس چلے جاؤ

کیونکہ ہمارا سردار بیمار ہے اور سردار جب بیمار ہو تو کسی اجنبی کو گاؤں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی اور جو داخل ہو جائے اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے"۔ اس آدمی نے کہا۔

"اور اگر ہم تمہارے سردار کو تندرست کر دیں تو پھر"۔ آنگلو نے کہا تو آنے والے سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا تم حکیم ہو"۔ آنے والے نے پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

"میرا نام راگو ہے اور میں نائب سردار ہوں"۔ آنے والے نے کہا۔

"تو نائب سردار راگو۔ ہم حکیم نہیں ہیں۔ ہم تو آنگلو بانگلو ہیں۔ ہمیں تمہارے سردار کو ٹھیک کرنے کا نسخہ کالے گھوڑے نے بتایا ہے اس لئے ہم تمہارے سردار کو تندرست کر سکتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"کالے گھوڑے نے۔ اوہ۔ اس کالے گھوڑے نے کب اور کہاں تمہیں بتایا ہے"۔ راگو نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" وہ ہمیں اپنی پشت پر سوار کر کے یہاں چھوڑ گیا ہے۔ ہم تو اس کا خون بوتل میں ڈالنے کے لئے یہاں آئے تھے مگر کالے گھوڑے نے کہا کہ لال بادشاہ اس کا دشمن ہے۔ اس طرح وہ اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے اور پھر لال بادشاہ ہمارا بھی دشمن ہے۔ اس نے ہمارا اچھا خون اپنے گندے خون میں شامل کر لیا ہے۔ اس لئے ہم نے کالے گھوڑے کا خون بوتل میں جمع نہیں کیا اور سیدھے یہاں آ گئے ہیں"۔ اس بار بانگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا نسخہ بتایا ہے مقدس گھوڑے نے"۔ راگو نے بے چین ہو کر پوچھا۔

" اس نے کہا ہے کہ اگر سردار کو گرم پانی کا گلاس پلایا جائے تو سردار کی بیماری دور ہو جائے گی کیوں بانگو یہی نسخہ بتایا تھا ناں کالے گھوڑے نے"۔ آنگو نے کہا اور پھر مڑ کر بانگو سے اس کی تصدیق چاہی۔

" ہاں۔ میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا۔ یہی نسخہ تھا"۔ بانگو نے جواب دیا۔

" انہیں یہیں روکو۔ میں آ رہا ہوں۔ پھر ان کا

فیصلہ کریں گے"۔ راگو نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتا ہوا واپس گاؤں کی طرف چلا گیا۔

" ارے ہم یہاں کھڑے کھڑے سوکھ جائیں گے اور ہمیں بھوک بھی لگی ہوئی ہے"۔ بانگو نے کہا۔

" بیٹھ جاؤ لیکن تم نائب سردار کے واپس آنے تک یہاں سے کہیں نہیں جا سکتے"۔ ان مسلح افراد نے کہا۔

" ارے کمال ہے۔ یہ عجیب زبردستی ہے۔ اچھا استقبال کر رہے ہو ہمارا"۔ آنگو بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اب اگر تم نے زبان ہلائی تو ہلاک کر دیں گے"۔ آنے والوں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چلو آنگو۔ واپس چلو ہم ان کے سردار کو ٹھیک نہیں کرتے۔ چلو واپس۔ اس کالے گھوڑے کا خون بوتل میں ڈالیں اور کالے ناگ کا زہر نکال کر اس میں ڈالیں۔ آؤ چلو"۔ بانگو نے کہا۔

" لیکن بوتل تو ہے نہیں۔ سنو۔ تم جا کر ایک

'بوتل ہمیں لا دو"۔ آنگو نے گاؤں والوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بوتل کیا ہوتی ہے"۔ ان لوگوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ارے تمہیں بوتل کا بھی نہیں معلوم۔ حیرت ہے تم کیسے لوگ ہو۔ بوتل تو بوتل ہی ہوتی ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" بوتل اندر سے خالی ہوتی ہے اور بس"۔ بانگو نے ذرا وضاحت کرتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، دور سے ڈھول بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور ڈھول کی آواز سنتے ہی وہ سب لوگ تیزی سے پلٹے اور پھر دوڑتے ہوئے واپس گاؤں کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ آنگو بانگو وہاں حیرت بھرے انداز میں کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

" آؤ آنگو۔ ہم بھی چلیں۔ اب تو ڈھول بج رہے ہیں۔ اب تو یقیناً ہمارا استقبال ہو رہا ہے اور ہمارے لئے دعوت کا انتظام بھی ہو رہا ہوگا۔ آؤ چلیں"۔ بانگو نے کہا اور گاؤں کی طرف بڑھنے لگا اور آنگو بھی اپنا

بڑا سا سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ابھی وہ دونوں گاؤں کے قریب ہی پہنچے تھے کہ پھر وہی پچاس ساٹھ آدمی ہاتھوں میں نیزے پکڑے گاؤں سے باہر آتے دکھائی دیئے لیکن اس بار ان کے ساتھ ڈھول بجانے والے بھی تھے اور ان آدمیوں کے پیچھے ایک بوڑھا آدمی تھا جس کے سر پر سرخ رنگ کے پروں کا تاج تھا۔ اس کے ساتھ ہی نائب سردار راگو بھی چل رہا تھا۔ وہ سب آنگلو بانگلو کے گرد آ کر دائرہ بنا کر رک گئے۔

"تم نے مقدس گھوڑے کا نسخہ راگو کو بتایا تھا"۔ تاج والے بوڑھے نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

"میں اس گاؤں کا سردار ہوں۔ مقدس گھوڑے کا نسخہ گرم پانی جب میں نے پیا تو میں فوراً ہی تندرست ہو گیا۔ آؤ میرے ساتھ ۔ اب تم ہمارے مہمان ہو"۔ بوڑھے نے کہا۔

"کیا تم نے ہمارے لئے دعوت کا انتظام بھی کیا ہے یا نہیں"۔ بانگلو نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"دعوت۔ وہ کیا ہوتی ہے"۔ بوڑھے سردار نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے کھانے پینے کا بندوبست"۔ بانگلو نے اپنے موٹے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی ہو جائے گا۔ آؤ"۔ بوڑھے سردار نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آنگلو بانگلو خوش ہو کر اس کے ساتھ گاؤں کی طرف بڑھنے لگے۔ ڈھول دوبارہ بجنے لگے اور ساتھ ساتھ مسلح افراد اپنے مخصوص انداز میں ناچ بھی رہے تھے۔

"دیکھا۔ استقبال ہمارا"۔ آنگلو نے بانگلو سے کہا اور بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گاؤں کی ایک بڑی جھونپڑی میں انہیں لے جا کر بٹھایا گیا اور پھر سب سے پہلے انہیں کھانا دیا گیا۔ کھانا بے حد لذیذ تھا۔ اس لئے انہوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"۔ سردار نے پوچھا۔

"ہمیں اس کاغذ کی تلاش ہے جس پر صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی گنتی لکھی ہوئی ہے"۔

آنگو نے جواب دیا۔

"کس لئے"۔ سردار نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شہزادی پری سے شادی کے لئے یہ شرط ہے"۔ آنگو نے جواب دیا جبکہ بانگو کھانا کھانے کے بعد حسب عادت آنکھیں بند کئے اونگھنے میں مصروف تھا۔

"تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے"۔ سردار نے پوچھا۔

"یہاں تمہارے پاس تو کالا گھوڑا ہمیں لایا ہے۔ اس کالے گھوڑے کے پاس ہمیں لال بادشاہ نے بھیجا تھا اور لال بادشاہ کے پاس کوہ قاف کے مدرسہ کے مولوی صاحب نے بھیجا تھا"۔ آنگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لال بادشاہ نے کیا کہا تھا"۔ سردار باقاعدہ پوچھ گچھ کر رہا تھا اور آنگو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ سنو۔ لال بادشاہ اس سارے علاقے پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ بے حد عیار اور مکار آدمی ہے لیکن یہاں اس کا بس نہیں چل سکتا کیونکہ یہاں مقدس کالا گھوڑا اور مقدس کالا ناگ موجود ہے۔ اس نے

دراصل تمہیں یہاں بھیج کر یہ کوشش کی ہے کہ تم ان دونوں کا خاتمہ کر دو تو لال بادشاہ یہاں قبضہ کر لے"۔ سردار نے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی غلط آدمی ہے۔ اس نے ہم دونوں کا خون بھی پیا تھا"۔ آنگو نے کہا۔

"خون تو اس لئے پیا تھا کہ اس نے تمہیں مور بنا کر یہاں بھجوانا تھا۔ یہاں انسانی مور کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں آ سکتی اور جب تک وہ تمہارا خون نہ پیتا، تمہیں انسانی مور نہ بنا سکتا تھا"۔ سردار نے جواب دیا۔

"پھر اب ہم کیا کریں۔ ہم نے بہرحال یہ شرط پوری کرنی ہے۔ کالے گھوڑے نے بتایا تھا کہ جب تم تندرست ہو جاؤ گے تو تم ہماری مدد کرو گے"۔ آنگو نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ وہ کاغذ لال بادشاہ کے پاس ہے اور تم وہ کاغذ صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتے ہو جب تم لال بادشاہ کو ہلاک کر دو گے ورنہ نہیں"۔ سردار نے

جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم جا کر اسے ہلاک کر دیتے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ اس نے تم دونوں کو ایک لمحے میں ہلاک کر دینا ہے۔ اسے ہلاک کرنے اور اس سے کاغذ حاصل کرنے کے لئے تمہیں پہلے دو کام کرنے پڑیں گے"۔ سردار نے کہا۔

"کونسے کام"۔ آنگو نے پوچھا۔

"پہلا کام تو یہ ہے کہ یہاں سے قریب ہی ایک وادی ہے اس وادی میں جگہ جگہ انتہائی خوفناک دلدلیں ہیں ان میں سے ایک دلدل ایسی ہے جس کی تہہ میں ایک سرخ رنگ کا بڑا سا موتی موجود ہے۔ اس دلدل میں تم جب گلے تک اتر جاؤ گے تو وہ موتی خودبخود دلدل کی سطح پر آ جائے گا لیکن اس کے بعد تمہیں اس دلدل سے نکلنا ہوگا۔ اگر تم نکل گئے تو موتی حاصل کر لو گے اور اگر نہ نکل سکے تو پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے اور موتی بھی واپس تہہ میں چلا جائے گا۔ اس دلدل کی نشانی یہ ہے کہ اس کے گرد

تمام چٹانوں کا رنگ گہرا سرخ ہے اس کے علاوہ باقی جتنی بھی دلدلیں ہیں ان سے تمہیں بچنا ہوگا ورنہ اگر تم کسی بھی دلدل میں گر گئے تو تم کبھی بھی واپس نہ نکل سکو گے"۔ سردار نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ ہم دلدل کو حکم دے دیں گے اور وہ موتی باہر پھینک دے گی"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بہرحال جب تم وہ موتی حاصل کر لو گے تو پھر اس دلدل سے ملحقہ ایک اور وادی میں جانا ہوگا۔ اس وادی میں خوفناک اور وحشی ریچھ رہتے ہیں جو کسی بھی انسان کو ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ ان ریچھوں کا سردار سفید رنگ کا ہے جبکہ باقی سارے ریچھ سیاہ رنگ کے ہیں۔ اس سفید رنگ کے ریچھ کو اگر تم ہلاک کر دو گے تو اس کے خون میں وہ سرخ موتی ڈبو دینا۔ موتی اور بڑا ہو جائے گا پھر جب تک تمہارے پاس یہ موتی ہوگا لال بادشاہ کا جادو تم پر اثر نہ کرے گا اور لال بادشاہ مجبور ہو جائے گا کہ تمہیں کاغذ دے دے اور تم سے وہ موتی لے لے۔

اس طرح تم کاغذ لے کر شرط پوری کر سکتے ہو"۔ سردار نے کہا۔

"کہاں ہے یہ وادی"۔ آنگلو نے کہا۔

"آج تم آرام کرو۔ کل صبح تمہیں میرے قبیلے کے آدمی اس وادی کی سرحد پر چھوڑ دیں گے"۔ سردار نے کہا اور اٹھ کر چلا گیا۔

بانگلو تو اس دوران باقاعدہ سو گیا تھا۔ آنگلو کو بھی نیند آ رہی تھی اس لئے وہ بھی سو گیا۔ پھر دوسرے روز وہ اٹھے تو آنگلو نے ساری بات بانگلو کو بتائی تو بانگلو فوراً ہی اس دلدل والی وادی میں جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ سردار کے حکم پر اس کے آدمی آنگلو بانگلو کو لے کر اس گاؤں سے نکلے اور اس دلدل وادی کی طرف لے گئے۔ نائب سردار راگو ان کے ساتھ تھا۔

"اس سامنے والی پہاڑی کے پار دلدل وادی ہے لیکن تمہیں ایک مشورہ دے رہا ہوں۔ اس وادی میں ہر جگہ خوفناک دلدلیں ہیں اس لئے تم جیسے ہی وادی میں داخل ہوگے، کسی نہ کسی دلدل میں گر کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے اگر تم واقعی اس وادی سے

سرخ موتی حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں اس وادی کی ملکہ سے مدد حاصل کرنا ہوگی"۔ راگو نے کہا۔

" ملکہ۔ کہاں ہے وہ"۔ آنگو بانگو نے بے چین ہو کر پوچھا۔

" پہاڑی کو پار کرکے تم ملکہ کو آواز دینا تو ملکہ تمہارے سامنے پہنچ جائے گی۔ پھر اس کی مرضی ہوگی کہ وہ تمہاری مدد کرتی ہے یا نہیں۔ اب ہم جا رہے ہیں"۔ نائب سردار راگو نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر واپس چلا گیا۔

" آؤ آنگو۔ ملکہ سے مل لیں۔ مجھے یقین ہے کہ ملکہ ہمیں دیکھتے ہی ہماری خدمت کرنا شروع کر دے گی"۔ بانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور آنگو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں پہاڑی کی طرف چل پڑے۔ کافی جدوجہد کے بعد انہوں نے پہاڑی کو پار کیا۔ سامنے ایک وسیع و عریض وادی تھی اور وہاں واقعی ہر طرف دلدلیں ہی دلدلیں نظر آ رہی تھیں۔ خالی جگہ بہت کم تھی اور پھر خالی جگہ اس قدر ٹیڑھی میڑھی سی تھی کہ معمولی سی غفلت سے اس

پر چلنے والا لازماً کسی نہ کسی دلدل میں گر سکتا تھا۔

"وادی کی ملکہ سامنے آؤ اور آنگو بانگو کا استقبال کرو"۔ آنگو نے اونچی آواز میں کہا تو تھوڑی دیر بعد ایک دلدل میں سے دھواں سا نکلتا دکھائی دیا اور پھر یہ دھواں لہراتا ہوا ان کے سامنے آ کر اکٹھا ہوا اور چند لمحوں بعد اس دھوئیں کی جگہ ایک خوبصورت عورت کھڑی نظر آئی۔ اس کے جسم پر مٹیالے رنگ کا لباس تھا۔ اس نے اپنے سر پر بھی مٹیالے رنگ کے موتیوں کا تاج پہنا ہوا تھا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے آنگو بانگو کو دیکھ رہی تھی۔

"تم ملکہ ہو۔ واہ۔ تم تو بے حد خوبصورت ہو"۔ آنگو نے کہا۔

"مجھے تو یہ شہزادی پری سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہے"۔ بانگو نے کہا۔

"نہیں۔ شہزادی پری اس سے زیادہ خوبصورت ہے"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ملکہ اس شہزادی پری سے زیادہ خوبصورت ہے"۔ بانگو بھی اپنی بات پر اڑ گیا۔

" چلو پھر اسے کوہ قاف لے چلتے ہیں۔ وہاں ان دونوں کو اکٹھا بٹھا کر کسی سے پوچھ لیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم ہو کون"۔ اس بار ملکہ نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

" ہمارے نام آنگلو بانگلو ہیں اور ہم یہاں سے سرخ موتی لینے آئے ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" واپس جاؤ۔ ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گی۔ واپس جاؤ"۔ ملکہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر وہ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور دھواں اڑتا ہوا اس دلدل میں جا کر اترا اور پھر غائب ہو گیا۔

" ارے یہ تو دھوئیں کی ملکہ ہے اور میں دھوئیں کی ملکہ سے کیسے شادی کر سکتا ہوں۔ کسی نے اگر پھونک مار دی تو دھواں اڑ جائے گا۔ ہنیں ہنیں۔ میں شہزادی پری سے ہی شادی کروں گا"۔ بانگلو نے فوراً ہی کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم تسلیم کرتے ہو کہ

شہزادی پری اس ملکہ سے زیادہ خوبصورت ہے"۔ آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ خوبصورت تو یہی ہے لیکن ہے دھوئیں کی ملکہ اور دھواں خوبصورت نہیں ہوتا"۔ بانگو نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" چلو پھر آگے بڑھیں۔ اب ہم نے اس دلدل سے سرخ موتی حاصل کرنا ہے"۔ آنگو نے کہا اور بانگو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں وادی کی طرف بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے وادی میں قدم رکھے ہی تھے کہ اچانک اس دلدل میں سے ایک بار پھر دھواں نکلنے لگا۔

" ارے دھوئیں کی ملکہ پھر آ رہی ہے"۔ ان دونوں نے کہا اور چند لمحوں بعد ملکہ ایک بار پھر ان کے سامنے موجود تھی۔

" تو تم نے میری بات نہیں مانی۔ اس لئے اب تم دونوں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ملکہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" کون مارے گا ہمیں۔ کس میں یہ جرأت ہے کہ

آنگو بانگو کو مار سکے۔ اگر تم دھوئیں کی ملکہ نہ ہوتیں تو میں تم سے شادی کر لیتا"۔ بانگو نے کہا۔

" کیا کہا۔ تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو"۔ ملکہ نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ لیکن اب نہیں۔ کیونکہ تم دھوئیں کی ملکہ ہو"۔ بانگو نے کہا۔

" اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں اس دلدل کا پتہ بھی بتا سکتی ہوں جس میں سرخ موتی موجود ہے اور وہاں تک پہنچا بھی سکتی ہوں لیکن یہ سن لو کہ شادی کے بعد تمہیں ہمیشہ یہیں رہنا ہوگا"۔ ملکہ نے کہا۔

" لیکن تم تو دھوئیں کی بنی ہوئی ہو"۔ بانگو نے کہا۔ آنگو خاموش کھڑا ہوا تھا۔

" میں تمہیں بھی دھوئیں کا آدمی بنا دوں گا"۔ ملکہ نے کہا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن آنگو کیا کرے گا"۔ بانگو نے کہا۔

" تم اس سے شادی کر لو اور سرخ موتی مجھے دے

دو۔ پھر میں جا کر شہزادی پری سے شادی کر لوں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم شہزادی پری سے کر لو شادی۔ میں ملکہ سے شادی کروں گا۔ تم شہزادی پری سے شادی کرکے شہزادے بنو گے جبکہ میں ملکہ سے شادی کرکے بادشاہ بن جاؤں گا"۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ اوہ۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی ہنیں آیا تھا۔ لیکن تم تو دھوئیں کے بادشاہ بنو گے جبکہ میں کوہ قاف کا شہزادہ بنوں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" آؤ بانگلو۔ آؤ۔ میرے ساتھ آؤ"۔ ملکہ نے کہا تو بانگلو تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ملکہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا تو دوسرے لمحے بانگلو اور ملکہ دونوں کے گرد دھواں سا چھا گیا اور پھر یہ دھواں اڑتا ہوا اسی دلدل میں غائب ہو گیا اور آنگلو اکیلا کھڑا حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا رہ گیا۔

" ارے میرا بھائی بانگلو۔ ارے وہ دھواں بن گیا۔ اب میں کیا کروں"۔ یکلخت آنگلو نے چیختے اور روتے

ہوئے کہا۔ بالنگو کے جانے کے بعد اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ واقعی بالکل اکیلا رہ گیا ہو۔

"تمہارا بھائی قید ہو گیا ہے آنگلو۔ اس نے ملکہ سے شادی کی بات کر کے اپنے آپ کو اس کی قید میں دے دیا ہے۔ اب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دلدل میں قید ہو گیا ہے"۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو آنگلو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون ہو تم۔ کون بول رہے ہو"۔ آنگلو نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو اسی لمحے ایک بونا اچھل کر ایک چٹان پر چڑھ کر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم کون ہو"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس پہاڑی کا شہزادہ ہوں جہاں تم کھڑے ہو"۔ بونے نے کہا۔

"اب میرا بھائی کیسے باہر آئے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

"اس کی ایک ہی صورت ہے کہ تم کسی طرح وہ سرخ موتی حاصل کر لو۔ پھر اس موتی کو حکم دینا تو

وہ تمہارے بھائی کو واپس لا سکتا ہے"۔ بونے نے جواب دیا۔

" لیکن وہ سرخ موتی تو دلدل میں ہے۔ میں اسے کیسے حاصل کر سکتا ہوں"۔ آنگلو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" تم آنکھیں بند کر لو اور جب تک میں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا"۔ بونے نے کہا۔

" اچھا۔ آنکھیں بند کرنے سے مجھے سرخ موتی مل جائے گا۔ واہ"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے جسم کو چند ہلکے ہلکے جھٹکے لگے۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ بونے کی آواز سنائی دی تو آنگلو نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ وادی کے درمیان ایک دلدل کے کنارے کھڑا تھا اور دلدل کے چاروں طرف سرخ رنگ کی چٹانیں تھیں۔

" اس دلدل میں موتی ہے۔ میں نے تمہیں اس دلدل تک صحیح سلامت پہنچا دیا ہے۔ اب موتی حاصل

کرنا تمہارا کام ہے"۔ بونے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ آنگو کے سامنے موجود دلدل بے حد وسیع اور خوفناک تھی اور اس کا درمیانی حصہ اس طرح اچھل رہا تھا جیسے پانی آگ پر ابلتا ہے اور اس میں سے سفید رنگ کا دھواں سا نکل رہا تھا۔ آنگو اس دلدل کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا۔ پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سامنے سرخ رنگ کی پہاڑی غار کے دہانے پر ایک چھوٹی سی گلہری بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی نظریں آنگو پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"کیا سوچ رہے ہو آنگو۔ چھلانگ لگا دو اس میں"۔ اچانک گلہری نے کہا تو آنگو بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم انسانی آواز میں بول رہی ہو"۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہاں سب انسانی آواز میں بول لیتے ہیں"۔ گلہری نے جواب دیا۔

"یہ دلدل تو بہت خوفناک ہے۔ میں ہلاک ہو جاؤں گا"۔ آنگو نے کہا۔

"اگر تم ایک کام کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں"۔ گلہری نے کہا۔

"کونسا کام"۔ آنگو نے چونک کر پوچھا۔

"جب تم سرخ موتی حاصل کر لو تو یہ موتی ایک لمحے کے لئے چوسنے کے لئے مجھے دے دینا۔ اس کے چوسنے سے میں یہاں کی سب سے طاقتور گلہری بن جاؤں گی"۔ گلہری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"۔ آنگو نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ دلدل کی طرف پشت کرو اور پیچھے چلتے جاؤ۔ جب تم دلدل کے درمیان میں پہنچو گے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لینا۔ تمہارا جسم دلدل میں ڈوب جائے گا لیکن تمہارا سر اور تمہارے ہاتھ دلدل میں نہ ڈوبیں گے۔ اسی لمحے سرخ موتی دلدل کی سطح پر آ جائے گا۔ تم اپنے ہاتھوں سے اس موتی کو پکڑ کر دلدل سے باہر پھینک دینا جیسے ہی موتی دلدل سے باہر آئے گا تمہارا جسم خودبخود اوپر اٹھنے لگ جائے گا۔ پھر جب تمہارے پیر باہر آ جائیں تو تم

اپنا رخ بدل لینا اور پھر اسی طرح الٹے چلتے ہوئے دلدل سے باہر آ جانا۔ کیونکہ جو الٹا چلتا ہے اسے یہ دلدل سخت زمین محسوس ہوتی ہے اور جو سیدھا چلتا ہے اس کے لئے یہ دلدل ہے"۔ گلہری نے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہی ہو"۔ آنکلو نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"آزما کر دیکھ لو۔ لیکن اپنا وعدہ یاد رکھنا"۔ گلہری نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے"۔ آنکلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ بدلا اور دلدل کی طرف پشت کر کے اس نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ پھر واقعی گو اس کے پیر دلدل کے اندر تھے لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دلدل کی بجائے کسی سخت زمین پر چل رہا ہو اور پھر وہ دلدل کے درمیان پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے دلدل میں اترنا شروع ہو گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا پورا جسم گردن تک دلدل کے اندر غائب ہو گیا لیکن اسے کوئی تکلیف نہ

ہو رہی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم دلدل کی بجائے کسی دھوئیں کے اندر اتر گیا ہو۔ اسی لمحے ایک بڑا سا سرخ موتی اچھل کر اس کے سامنے دلدل کی سطح پر آ گیا اور آنگلو نے اپنے سر سے ہاتھ ہٹا کر موتی جھپٹا اور دوسرے لمحے اسے دلدل سے باہر پہاڑی پر پھینک دیا اور پھر واقعی جیسے ہی دلدل سے موتی باہر جا کر گرا، اس کا جسم دلدل سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنا رخ بدلا اور ایک بار پھر الٹا چلنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ دلدل سے باہر آ چکا تھا پھر وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نے دلدل میں اتر کر سرخ موتی حاصل کر لیا تھا لیکن نہ اسے کوئی تکلیف ہوئی تھی اور نہ ہی اس کے جسم پر کسی جگہ کیچڑ لگا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس نے باہر کھڑے کھڑے دلدل کی تہہ سے موتی نکال لیا ہو۔ اس نے آگے بڑھ کر موتی اٹھا لیا۔

"اب اپنا وعدہ پورا کرو آنگلو"۔ گھہری کی آواز سنائی دی اور آنگلو سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ گھہری وہیں غار کے دہانے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ لو سرخ موتی اور چوس لو"۔ آنگو نے موتی اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا اور گلہری نے اپنے پنجے سے موتی پکڑا اور اسے منہ میں ڈال لیا۔ چند لمحوں تک وہ اسے چوستی رہی۔ پھر اس نے موتی باہر نکال لیا۔

"شکریہ۔ اب میں وادی کی سب سے طاقتور گلہری بن گئی ہوں"۔ گلہری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب بانگو کیسے واپس آئے گا"۔ آنگو نے کہا۔

"تم تو چاہتے تھے کہ تمہاری شادی ہو جائے تو اب بانگو کو چھوڑو اور اکیلے جا کر شادی کر لو"۔ گلہری نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں بانگو کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بانگو کے بغیر میں ادھورا ہوں۔ مجھے بانگو کو اس دھواں ملکہ سے چھڑانا ہے"۔ آنگو نے بے چین ہو کر کہا۔

"یہی میں دیکھنا چاہتی تھی۔ بہرحال اب میری بات غور سے سنو۔ تم آنکھیں بند کر لو اور جب تک

میں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا۔ میں تمہیں اس دلدل تک پہنچا دوں گی جس کے اندر ملکہ نے بانگلو کو قید کر رکھا ہے۔ تم سرخ موتی کو اپنے ہاتھ میں رکھ کر ملکہ اور بانگلو کو آوازیں دینا۔ تیسری آواز پر دلدل کی سطح آئینے کی طرح شفاف ہو جائے گی اور تمہیں ملکہ اور بانگلو نظر آنے لگ جائیں گے۔ پھر اگر بانگلو بھی ملکہ کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ آنے پر رضامند ہو تو تم اس دلدل کے کنارے سے تھوڑی سی گیلی مٹی اٹھا کر اس موتی کے گرد لپیٹ دینا۔ اس کے بعد تم اس موتی کو حکم دینا کہ بانگلو کو آزاد کر دیا جائے۔ اس صورت میں ملکہ بانگلو کو آزاد کرنے پر مجبور ہو جائے گی"۔ گلہری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"۔ آنگلو نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے جسم کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے اور پھر چند لمحوں بعد اسے گلہری کی آواز سنائی دی۔ وہ اسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہہ رہی تھی۔ آنگلو نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک دلدل کے کنارے پر کھڑا تھا۔ اس نے موتی کو جیب سے نکال کر

ہاتھ میں پکڑ لیا۔

" دھواں ملکہ اور بانگو۔ میری بات سنو"۔ آنگو نے آواز دیتے ہوئے کہا اور پھر تیسری آواز پر اس نے دیکھا کہ دلدل کی سطح واقعی آئینے کی طرح شفاف ہو گئی ہے اور اسے ایک خوبصورت اور سجے ہوئے کمرے میں ملکہ اور بانگو بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ وہ دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" بانگو بانگو۔ باہر آ جاؤ۔ میں آنگو بول رہا ہوں تمہارا بھائی۔ جلدی آؤ"۔ آنگو نے کہا۔

" یہ نہیں آئے گا۔ تم واپس چلے جاؤ"۔ ملکہ کی آواز سنائی دی۔

" میں آنگو کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں جانا چاہتا ہوں"۔ بانگو نے کہا۔

" تم مجھ سے شادی نہیں کرو گے بانگو۔ دیکھو میں تمہیں اچھے اچھے کھانے کھلاؤں گی"۔ ملکہ نے کہا۔

" ارے نہیں۔ میں اپنے بھائی بانگو کے بغیر نہیں رہ سکتا"۔ بانگو نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" نہیں۔ تم نہیں جا سکتے۔ اب تم میری قید میں

ہو"۔ ملکہ نے کہا تو آنگو نے جلدی سے دلدل کے کنارے پر موجود گیلی مٹی اٹھا کر سرخ موتی کے گرد لپیٹ دی۔

" سرخ موتی، بانگو کو آزاد کراؤ"۔ آنگو نے کہا تو دلدل کی سطح دوبارہ پہلے جیسی ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دلدل کی سطح پر دھواں سا نمودار ہوا اور پھر یہ دھواں اڑ کر آنگو کے قریب پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد دھواں غائب ہوا تو وہاں بانگو موجود تھا۔

" واپس آ جاؤ بانگو"۔ ملکہ کی منت بھری آواز سنائی دی۔

" نہیں۔ میں اپنے بھائی آنگو کے ساتھ جاؤں گا"۔ بانگو نے کہا۔

" آنکھیں بند کر لو آنگو بانگو"۔ گکھری کی آواز سنائی دی تو آنگو بانگو دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ پہاڑی پر موجود تھے اور ان کے سامنے دلدلوں والی وادی موجود تھی۔ اسی لمحے ملکہ ان کے

سامنے پہنچ گئی۔

"تم میرے ہاتھوں سے بچ کر جا رہے ہو ورنہ میں تمہیں کھا جاتی"۔ ملکہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور نہ صرف ملکہ غائب ہو گئی بلکہ وہ پوری وادی بھی اس طرح میدان بن گئی کہ اس میں اب ایک دلدل بھی نظر نہ آ رہی تھی۔

"آؤ بانگو آؤ"۔ آنگو نے بانگو کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ پھر جب وہ پہاڑی کو پار کر کے دوسری طرف پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ گاؤں کا سردار اپنے نائب سردار راگو کے ساتھ موجود تھا اور وہ کالا گھوڑا بھی وہاں موجود تھا۔

"تم خوش قسمت ہو آنگو بانگو کہ تم اس ملکہ سے بچ کر آ گئے ہو اور سرخ موتی بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو"۔ سردار نے آگے بڑھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ آنگو بانگو۔ میری پشت پر سوار ہو جاؤ۔ میں تمہیں ریچھوں والی وادی میں پہنچا دوں"۔ کالے گھوڑے نے کہا تو آنگو بانگو دونوں آگے بڑھے اور کالے

گھوڑے کی پشت پر سوار ہو گئے۔ پھر کالے گھوڑے نے بھاگنا شروع کر دیا۔ اب اس کا رخ ایک اور پہاڑی کی طرف تھا۔ گاؤں کا سردار اور اس کا نائب راگو اب ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ بہت دیر تک بھاگنے کے بعد کالے گھوڑے کی رفتار کم ہونے لگ گئی اور پھر وہ ایک پہاڑی وادی کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

" وہ سامنے وادی ہے۔ جب تم اس میں داخل ہو گے تو تمہیں کالے ریچھ نظر آنے لگ جائیں گے۔ تم نے ان کے سردار سفید ریچھ کو ہلاک کرکے اس کے خون میں سرخ موتی ڈبو دینا ہے۔ پھر تم لال بادشاہ سے کاغذ حاصل کر سکو گے"۔ کالے گھوڑے نے کہا اور آنگوبانگو دونوں اس کی پشت سے نیچے اترے۔ ان کے اترتے ہی کالا گھوڑا مڑا اور تیزی سے بھاگتا ہوا واپس چلا گیا۔

" تم اس ملکہ کے ساتھ کیوں چلے گئے تھے"۔ آنگو نے بانگو سے کہا۔

" میں تو یہ دیکھنے گیا تھا کہ ملکہ کا محل کیسا ہے

اور وہاں کھانے کے لئے کیا کیا ہوتا ہے۔ لیکن وہ
منحوس ملکہ تھی۔ گندا سا محل تھا اور اس نے مجھے
بھی کھانے کے لئے نہیں دیا"۔ بانگو نے منہ بنا
ہوئے کہا۔

" تم تو بادشاہ بننے گئے تھے۔ پھر کیا ہوا"۔ آنگو
مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس ملکہ نے کہا تھا کہ میں اس صورت میں
بادشاہ بن سکتا ہوں جب میں اپنے بھائی آنگو کا خو
ملکہ کو پلاؤں۔ میں نے انکار کر دیا"۔ بانگو نے جوا
دیا۔

" اوہ اچھا۔ تم تو واقعی میرے اچھے بھائی ہو
آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اور تم اکیلے واپس کیوں نہ چلے گئے۔ تمہار
پاس تو موقع تھا کہ تم شرط پوری کرکے شہزادی پر
سے شادی کر سکتے تھے"۔ بانگو نے کہا۔ وہ دونوں ا
ریچھوں والی وادی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" میں اکیلا نہیں رہ سکتا بانگو۔ جب تم گئے تو
یوں محسوس ہوا جیسے میں ادھورا ہو گیا ہوں"۔ آ

نے جواب دیا تو بانگلو بھی اس کی بات سن کر بے
حد خوش ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر بے اختیار آنگلو
کو گلے سے لگا لیا۔

" ایک بات بتاؤں"۔ اچانک آنگلو نے کہا۔

"کونسی بات"۔ بانگلو نے کہا۔

" ہم دونوں بہت سنجیدہ ہو گئے ہیں۔ یوں لگ رہا
ہے جیسے ہم احمق بن گئے ہوں"۔ آنگلو نے بڑے
فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" وہ کیسے"۔ بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" اب دیکھو۔ ہم کس طرح شرطیں پوری کر رہے
ہیں۔ احمقوں کی طرح۔ ہمیں عقلمند بننا چاہئے جیسے
پہلے ہم تھے"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں تو عقلمند ہی ہوں۔ تم چاہو تو بن جاؤ"۔
انگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
زید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں ہر طرف سیاہ رنگ
کے خوفناک اور وحشی پنچھ نظر آنے لگ گئے۔ وہ سب
ان دونوں کی طرف ہی بڑھ رہے تھے اور ان کے
ارادے انتہائی خطرناک محسوس ہو رہے تھے۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں ہم عام آدمی نہیں ہیں۔ ہم تمہارے سردار سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ بلاؤ اپنے سردار کو"۔ آنگلو نے ہاتھ بڑھا کر انہیں روکتے ہوئے کہا اور اسی لمحے ایک طرف سے برف کی طرح سفید رنگ کا ایک ریچھ دوڑتا ہوا ان کے سامنے آ کر رک گیا۔

" کون ہو تم اور کیوں اس وادی میں آئے ہو"
سفید ریچھ نے انسانی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ یہاں سب انسانی زبان میں باتیں کرتے ہیں۔ کالا گھوڑا، دھواں ملکہ، گلہری، سب انسانی آوازوں میں باتیں کرتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ سب پہلے انسان ہی تھے۔ پھر جانور بن گئے"۔ آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" واہ۔ اگر پہلے انسان ہوتے تو پھر جانور کیسے گئے۔ یہ پہلے سے جانور ہی ہیں، اب انسان بن رہے ہیں۔ ابھی تک صرف باتیں کرنا ہی سیکھی ہیں انہوں نے"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" میں کیا پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو"۔

ریچھ نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگو بانگلو ہے اور ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ سرخ موتی کو تمہارے خون میں ڈبو کر واپس جائیں۔ اس لئے اچھی بات تو یہ ہے کہ تم خود ہی ہلاک ہو جاؤ تاکہ ہم اپنا کام کر سکیں ورنہ پھر ہمیں مجبوراً تمہیں ہلاک کرنا پڑے گا خوبصورت ریچھ۔" آنگلو نے کہا تو سفید ریچھ بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

" مجھے ہلاک نہ کرو۔ میں تمہیں اپنا خون دے دیتا ہوں۔ تم اس میں موتی ڈبو کر واپس چلے جاؤ"۔ سفید ریچھ نے اس بار خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی۔ ویسے بھی تم خوبصورت ریچھ ہو اور ہم تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتے"۔ آنگلو نے کہا تو سفید ریچھ نے اپنا پنجہ اپنی ایک ٹانگ پر زور سے مارا تو اس میں سے خون بہنے لگا۔ آنگلو نے جلدی سے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ موتی جس کے گرد دلدل کی سرخ مٹی چڑھی ہوئی تھی۔ ریچھ کے خون میں ڈبو دیا اور جیسے ہی اس نے موتی خون میں ڈبویا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور

آنگوبانگلو دونوں اچھل کر پیچھے ہٹے۔ دوسرے لمحے انہوں نے دیکھا کہ سیاہ ریچھوں سمیت سفید ریچھ سب غائب ہو چکے تھے۔

" یہ کیا ہوا"۔ ان دونوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم واقعی خوش قسمت ہو آنگوبانگلو"۔ اچانک ایک آواز انہیں اپنے عقب میں سنائی دی تو انہوں نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔ ان کے عقب میں پہاڑی والا بونا کھڑا مسکرا رہا تھا۔

" ارے۔ تم تو پہاڑی پر تھے۔ پھر یہاں کیسے آ گئے ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم نے موتی پر چڑھی ہوئی مٹی نہیں ہٹائی۔ اگر تم مٹی ہٹا کر یہ موتی ریچھ کے خون میں ڈبوتے تو پھر سارے ریچھ تم پر ٹوٹ پڑتے اور تمہاری بوٹیاں اڑا دیتے۔ لیکن مٹی لگا ہوا موتی خون میں ڈبونے کی وجہ سے یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں اور موتی کو بھی خون لگ گیا ہے۔ ان کا توڑ یہی تھا کہ دلدل کی مٹی چڑھا ہوا موتی ان کے خون

میں ڈبویا جائے جو بظاہر ناممکن تھا لیکن تمہاری حماقت کی وجہ سے یہ ناممکن بھی ممکن ہو گیا"۔ بونے نے کہا۔

"تم خود احمق ہو گے۔ ہم تو عقلمند ہیں۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے بونے کی بات کا برا مناتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میری بات سنو۔ لال بادشاہ، کالا گھوڑا، گاؤں کا سردار سب تمہارے دشمن تھے۔ وہ سب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن مٹی چڑھا ہوا موتی اس سفید ریچھ کے خون میں ڈبو کر تم نے نہ صرف اپنی جانیں بچا لی ہیں بلکہ کالے گھوڑے اور گاؤں کے سردار کو بھی ہلاک کر دیا ہے ورنہ تم جیسے ہی واپس جاتے۔ وہ تمہیں ہلاک کر کے تم سے سرخ موتی چھین لیتے۔ البتہ لال بادشاہ ابھی زندہ ہے اور گنتی والا کاغذ بھی اس کے پاس ہے لیکن جب تک وہ ہلاک نہیں ہوگا تمہیں وہ کاغذ نہیں مل سکتا۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنی انگلیوں میں موجود انگوٹھیوں سے کہو کہ وہ

تمہیں ناسوما جنگل میں پہنچا دیں۔ جب تم ناسوما جنگل میں پہنچ جاؤ تو وہاں تمہیں ایک ایسا پتھر تلاش کرنا ہوگا جس کے سات کونے ہیں۔ جب تم سات کونوں والا پتھر تلاش کر لو تو تم اس پتھر کو ایسی چٹان پر مارنا جس کی شکل چڑیل جیسی ہے۔ جیسے ہی تم اس پتھر کو اس چٹان پر مارو گے تمہارے سامنے ایک خوفناک دریا آ جائے گا۔ تم اس دریا کو پار کر کے دوسرے کنارے پر جاؤ گے۔ وہاں ایک بہت اونچا درخت ہے اس درخت کی چوٹی پر ایک بندر بیٹھا ہوگا اگر یہ بندر تمہیں اس درخت کی چوٹی پر لگنے والا پھل دے دے تو تم اس پھل کے درمیان موجود سوراخ میں اس سرخ موتی کو ڈال دینا اور پھر لال بادشاہ کے پاس چلے جانا۔ لال بادشاہ تم سے سرخ موتی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا وہ تمہیں لالچ دے گا۔ اگر تم لالچ میں آ گئے تو تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر تم لالچ میں نہ آئے تو پھر لال بادشاہ فرار ہونے کی کوشش کرے گا لیکن تم نے اسے پکڑ کر زبردستی اس کا منہ کھول کر یہ موتی والا پھل اس کے

منہ میں ڈال دینا۔ یہ پھل جیسے ہی اس کے منہ میں جائے گا وہ اسے کھا جائے گا اور اس کے بعد وہ تمہیں کاغذ دے دے گا اور خود ہلاک ہو جائے گا لیکن اگر تم ایسا نہ کر سکے تو پھر تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے"۔ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

" اس لال بادشاہ کو مرنا ہو گا بانگو۔ اس نے ہمارا اچھا خون اپنے گندے خون میں شامل کر کے ہماری توہین کی ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں۔ اسے مرنا ہو گا"۔ بانگو نے بھی جواب دیا اور پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے اور آنکھیں بند کر کے اپنے ہاتھوں میں موجود انگوٹھیوں کو حکم دیا کہ وہ انہیں ناسوما جنگل میں پہنچا دیں۔ ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگے اور پھر جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ ریچھوں والی وادی کی بجائے ایک گھنے جنگل میں موجود تھے۔ یہ پہاڑی جنگل تھا کیونکہ وہاں ہر طرف چٹانیں اور پتھر بکھرے ہوئے تھے۔

" اب اس سات کونوں والے پتھر کو کیسے تلاش کیا

جائے"۔ آنگلو نے کہا۔

"ایسا کرتے ہیں کہ کوئی بھی پتھر اٹھا لیتے ہیں اور اسے رگڑ کر اس کے سات کونے بنا لیتے ہیں"۔ بانگلو نے کہا۔

"میں تمہیں بتاتی ہوں کہ سات کونوں والا پتھر کہاں ہے"۔ اچانک انہیں ایک آواز سنائی دی تو وہ اس آواز کی طرف مڑے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی چوہیا ایک پتھر پر کھڑی ہوئی ان سے بات کر رہی تھی۔

"تم انسانی زبان میں بات کر رہی ہو چوہیا"۔ ان دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ میں اس جنگل کی رہنے والی ہوں۔ اس جنگل میں رہنے والے تمام جانور انسانی زبان میں بات کر سکتے ہیں۔ میں تمہیں اس پتھر کا پتہ بتا سکتی ہوں لیکن تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا"۔ چوہیا نے کہا۔

"کونسا کام"۔ آنگلو نے چونک کر پوچھا۔

"اس پتھر کے نچلے حصے میں روٹی کا ٹکڑا لگا ہوا

ہوگا۔ وہ ٹکڑا تم نے مجھے کھانے کے لئے دینا ہے"۔ چوہیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں"۔ ان دونوں نے کہا۔

"تو آؤ میرے پیچھے"۔ چوہیا نے کہا اور تیزی سے آگے آگے دوڑنے لگی۔ وہ دونوں اس کے پیچھے چل پڑے۔ کچھ دور جانے کے بعد چوہیا رک گئی۔

"وہ سامنے چٹان کی جڑ میں سات کونوں والا پتھر پڑا ہوا ہے۔ اٹھا لو"۔ چوہیا نے کہا تو وہ دونوں آگے بڑھے اور پھر انہیں واقعی چٹان کی جڑ میں ایک پتھر پڑا ہوا نظر آگیا جس کے سات کونے تھے۔ آنگلو نے وہ پتھر اٹھا لیا۔ اس پتھر کے نیچے واقعی روٹی کا ایک ٹکرا چپٹا ہوا تھا۔

"یہ ٹکڑا مجھے دے دو"۔ چوہیا نے کہا تو آنگلو نے وہ ٹکڑا اس پتھر سے علیحدہ کیا اور چوہیا کے سامنے ڈال دیا۔ چوہیا نے جھپٹ کر وہ ٹکڑا اٹھایا اور اسے اپنے منہ میں ڈال کر کھانا شروع کر دیا۔

"واہ۔ واہ۔ اب میں اس جنگل کی سب سے طاقتور چوہیا بن گئی ہوں۔ بے حد شکریہ"۔ چوہیا نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر بھاگنے لگی تو آنگو نے اپنا طویل بازو پھیلا کر اس کی دم پکڑ لی۔

" ارے کہاں جا رہی ہو۔ پہلے ہمیں اس چڑیل والی چٹان کا پتہ بتاؤ"۔ آنگو نے کہا۔

" بائیں ہاتھ پر۔ وہ چٹان بائیں ہاتھ پر ہے"۔ چوہیا نے کہا تو آنگو تیزی سے بائیں طرف کو مڑا تو اس کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور چوہیا اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گری اور تیزی سے بھاگ کر ایک چٹان کے پیچھے غائب ہو گئی۔

" ارے۔ تو یہ چڑیل والی چٹان یہاں موجود ہے"۔ بانگو نے کہا اور آنگو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے سات کونوں والے پتھر کو پوری قوت سے اس چٹان پر مار دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔ جب دھواں غائب ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ اس ناسوما جنگل کی بجائے ایک انتہائی بڑے اور خوفناک دریا کے کنارے کھڑے ہیں۔ یہ دریا اس قدر چوڑا تھا کہ اس کا دوسرا کنارہ ہی نظر نہ آ رہا تھا۔

"تمہیں تیرنا آتا ہے بانگو"۔ آنگو نے بانگو سے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں آتا ہے"۔ بانگو نے کہا۔

"مجھے بھی نہیں آتا۔ لیکن ہم نے اس دریا کو پار کرنا ہے"۔ آنگو نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہم چل پڑتے ہیں۔ دریا پر سے گزر جائیں گے"۔ بانگو نے کہا۔

"اور اگر ڈوب گئے تو"۔ آنگو نے کہا۔

"ہم آنگوبانگو ہیں۔ ہم کیسے ڈوب سکتے ہیں"۔ بانگو نے کہا۔

"میں تمہیں دریا پار کرا سکتا ہوں"۔ اچانک ایک آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے اس آواز کی طرف مڑے تو انہوں نے ایک لمبے سے آدمی کو کھڑے ہوئے دیکھا۔

"تم کون ہو اور تم ہمیں کیسے دریا پار کراؤ گے"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

"میرے پاس ایسے جوتے موجود ہیں جنہیں پہن کر آدمی دریا پر کشتی کی طرح پھسل کر پار جا سکتا ہے

لیکن میں تمہیں یہ جوتے ایک شرط پر دے سکتا ہوں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"کونسی شرط"۔ ان دونوں نے کہا۔

"تم یہ سرخ موتی مجھے دے دو"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تو پھر ہم لال بادشاہ سے کاغذ کیسے حاصل کریں گے"۔ آنگو نے کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم دریا پار نہ کر سکے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے موتی مجھے دے دو اور اپنی جانیں بچا لو"۔ اس آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں پہلے جوتے دکھاؤ"۔ آنگو نے کہا تو اس آدمی نے جھک کر ایک چٹان کے پیچھے ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بڑے بڑے جوتوں کے دو جوڑے موجود تھے۔

"یہ لو موتی"۔ آنگو نے کہا اور موتی اس آدمی کی طرف بڑھا دیا۔ اس آدمی نے آگے بڑھ کر جیسے ہی موتی آنگو کے ہاتھ سے لینا چاہا اچانک بالگو نے اسے

گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور سیدھا دریا میں جا گرا۔ دریا میں گرتے ہی اس کی چیخ سنائی دی اور پھر وہ غائب ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جہاں وہ آدمی گرا تھا وہاں دریا پر ایک پل سا بن گیا تھا اور وہ جوتے بھی غائب ہو گئے تھے اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے اس پل پر پہنچے اور پھر آگے دوڑتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دریا کے پار پہنچ چکے تھے اور پھر انہیں وہاں ایک بہت اونچا درخت نظر آیا۔ جس کی چوٹی پر ایک بڑا سا بندر بیٹھا ہوا تھا۔

"چوٹی بندر۔ ہمیں اس درخت کا پھل دے دو"۔ آنگو نے چیخ کر کہا تاکہ اس کی آواز بندر تک پہنچ سکے۔

"ایک شرط پر دے سکتا ہوں کہ تم اس درخت کو اس جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر لگا دو"۔ بندر نے کہا۔

"یہ کونسی مشکل بات ہے"۔ بانگو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے درخت کو دونوں

بازوؤں میں جکڑا اور زور لگانے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اس نے درخت کو زمین سے اکھاڑ لیا اور پھر اسے وہ ہاتھوں میں اٹھائے آگے بڑھتا چلا گیا لیکن پھر اس کا پیر پھسلا اور درخت سمیت نیچے گرنے لگا تو درخت کا تنا اس کے بازوؤں سے نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی یہ دیکھ کر وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے کہ درخت تو ویسے ہی اپنی جگہ پر موجود تھا۔

"تم نے شرط پوری کر دی۔ یہ لو پھل"۔ بندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک پھل نیچے پھینک دیا۔ آنگو نے جلدی سے وہ پھل اٹھایا۔ اس پھل میں واقعی ایک سوراخ موجود تھا۔ آنگو نے جلدی سے جیب سے سرخ موتی نکال کر اس سوراخ میں ڈال دیا اور پھر سوراخ خودبخود بند ہو گیا۔

"ارے واہ۔ تم دونوں کو مبارک ہو"۔ اچانک ایک آواز سنائی دی تو انہوں نے مڑ کر دیکھا تو وہی پہاڑی والا بونا موجود تھا۔

"تم پھر آ گئے پہاڑی والے بونے"۔ آنگو بانگو دونوں نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں مبارکباد دینے آیا ہوں کیونکہ تم نے اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ناممکن کو ممکن بنا دیا ہے۔ اس دریا کو پار اسی صورت میں کیا جا سکتا تھا کہ اس آدمی کو اٹھا کر دریا میں ڈالا جائے اور بندر سے پھل اسی صورت میں لیا جا سکتا تھا کہ درخت کو اکھاڑنے کی کوشش کی جائے۔ عام حالات میں چونکہ کوئی ایسا سوچ بھی نہ سکتا تھا اس لئے یہ ناممکن تھا لیکن تم نے اسے ممکن بنا دیا۔ اب تم آنکھیں بند کر لو تاکہ میں تمہیں لال بادشاہ تک پہنچا دوں"۔ پہاڑی والے بونے نے کہا اور ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد انہیں بونے کی آواز سنائی دی وہ انہیں آنکھیں کھولنے کے لئے کہہ رہا تھا۔ تو ان دونوں نے آنکھیں کھولیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ لال بادشاہ کی غار میں موجود تھے اور لال بادشاہ ان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

"تم دونوں آگئے۔ لے آئے ہو موتی"۔ لال بادشاہ نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے ہمیں ہلاک کرنے کی سازش

کیوں کی تھی نامراد لال بادشاہ"۔ آنگو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو تمہیں درست راستہ بتایا تھا۔ بہرحال تم یہ موتی مجھے دو۔ میں تمہیں ساری دنیا کی دولت دے دیتا ہوں۔ اتنی دولت کہ سات بادشاہوں کے پاس بھی نہ ہوگی"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

"ہمیں دولت نہیں چاہیئے۔ ہم آنگو بانگو ہیں اور ہم نے شرط پوری کر کے شہزادی پری سے شادی کرنی ہے۔ اس لئے تم وہ گنتی والا کاغذ ہمیں دے دو"۔ آنگو نے کہا۔

"میں تمہیں انتہائی لذیذ کھانے کھلاؤں گا"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

"مجھے بھوک تو لگی ہے آنگو"۔ اچانک بانگو نے کہا۔

"اس کا کھانا مت کھانا۔ اس نے ہمارا اچھا خوا اپنے گندے خون میں شامل کر لیا تھا۔ اس لئے اس کا کھانا بھی گندا ہوگا"۔ آنگو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو"۔ بانگو نے

جواب دیا۔

"میں تمہاری شادی ستارہ شہزادی سے کروا دیتا ہوں"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

"ہونہہ ستارہ۔ ہم نے چاند شہزادی اور سورج شہزادی سے شادی نہیں کی۔ اس بیچاری ستارہ شہزادی سے شادی کیسے کر سکتے ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"میں تمہیں اتنی طاقت بخش دوں گا کہ تم پہاڑ کو بھی مکا مار کر ریزہ ریزہ کر سکو گے"۔ لال بادشاہ نے کہا۔

"وہ تو میں ویسے بھی کر سکتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا۔

"میں مکا مار کر پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دوں گا"۔ بانگلو نے بھی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کسی لالچ میں بھی نہیں آئے۔ اس لئے میں جا رہا ہوں"۔ لال بادشاہ نے اچانک اٹھ کر غار کے دہانے کی طرف بھاگتے ہوئے کہا لیکن آنگلو نے اپنا بازو بڑھا کر اسے پکڑ لیا اور پھر بانگلو نے پوری قوت سے اس کے پیٹ میں ٹکر مار دی اور لال بادشاہ تڑپتا

ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ آنگلو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا وہ پھل اس کے چیخ مارنے کے لئے کھلے ہوئے منہ میں ڈال دیا۔ جیسے ہی پھل لال بادشاہ کے حلق میں اترا تو لال بادشاہ اسے نگل گیا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔

"تم نے لال بادشاہ کو ہلاک کر دیا۔ کاش میں پہلے ہی تمہیں ہلاک کر دیتا۔ وہ سامنے صندوق میں گنتی والا کاغذ پڑا ہے۔ وہ لے لو"۔ لال بادشاہ نے مردہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے گرا اور اس کے ہاتھ پیر اکڑتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ آنگلو نے جلدی سے آگے بڑھ کر صندوق کھولا تو اس میں سرخ رنگ کا ایک کاغذ موجود تھا جس پر تحریر لکھی ہوئی تھی۔ جیسے ہی آنگلو نے کاغذ اٹھایا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان کے چاروں طرف دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ جب دھواں غائب ہوا تو آنگلو بانگلو نے دیکھا کہ وہ کوہ قاف کے شاہی محل کے شاہی مہمان خانے کے اس کمرے میں موجود تھے جہاں سے وہ چلے تھے۔ کاغذ اب تک آنگلو کے ہاتھ

میں تھا۔ اسی لمحے ایک ملازم دیو اندر داخل ہوا۔

" ارے تم دونوں کب آئے۔ ہمیں تو معلوم ہی نہیں ہو سکا"۔ ملازم دیو نے حیران ہو کر کہا۔

" ہم آنکو بانگو ہیں۔ ہماری مرضی جب چاہیں چلے جائیں اور جب چاہیں آ جائیں۔ تم جا کر بادشاہ کو اطلاع دو کہ ہم نے گنتی والی شرط پوری کر دی ہے۔ اس لئے وہ شہزادی پری کی شادی ہم سے کر دے"۔ آنکو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تم نے شرط پوری کر دی ہے"۔ ملازم دیو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ یہ دیکھو وہ کاغذ۔ اس پر گنتی درج ہے"۔ آنکو نے جیب سے سرخ کاغذ نکال کر ملازم دیو کو دکھاتے ہوئے کہا تو ملازم دیو تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد بہت سے ملازم دیو آ گئے۔

" آؤ آؤ۔ آنکو بانگو۔ بادشاہ دربار میں تمھیں بلا رہے ہیں"۔ ایک ملازم دیو نے کہا تو وہ دونوں اکڑتے

ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دربار میں پہنچ گئے۔ شہزادی پری بھی وہاں موجود تھی۔

"کیا تم نے واقعی شرط پوری کر دی ہے"۔ بادشاہ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ دیکھو یہ کاغذ۔ اس پر گنتی درج ہے"۔ آنگلو نے کاغذ نکال کر بادشاہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وزیراعظم دیو۔ اسے پڑھو"۔ بادشاہ نے کہا تو وزیراعظم دیو نے آنگلو کے ہاتھ سے وہ کاغذ لیا اور اسے پڑھنے لگا۔ اس پر واقعی ایک بہت بڑی گنتی درج تھی۔ وزیراعظم نجانے کب تک اسے پڑھتا رہا لیکن گنتی ختم ہونے میں ہی نہ آ رہی تھی۔ جب اس نے کاغذ ختم کیا تو بادشاہ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا یہ گنتی واقعی صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی ہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

"میں جادوگر کی روح بول رہی ہوں۔ یہ واقعی صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی گنتی ہے۔ شہنشاہ

افراسیاب کے حکم پر ایک ہزار جادوگروں نے اپنے علم کے ذریعے گن کر اس پر لکھا تھا اور یہ کاغذ لال بادشاہ جادوگر کے قبضے میں تھا۔ جس سے آنگلو بانگلو نے حاصل کر لیا ہے اور اس طرح دوسری شرط بھی پوری ہو گئی ہے"۔ ایک آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ اب تو بادشاہ کے ساتھ ساتھ شہزادی پری بھی خوش ہو گئی۔

"یہ لال بادشاہ کون ہے اور تم نے یہ گنتی اس سے کیسے حاصل کی"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس نامراد نے ہمارا اچھا خون اپنے گندے خون میں شامل کر لیا اور پھر ہمیں کالے گھوڑے کے پاس بھیج دیا۔ کالے گھوڑے نے ہمیں گاؤں کے سردار کے پاس بھیجا۔ سردار نے ہمیں دلدلوں والی وادی میں بھیجا۔ وہاں سے ہم نے سرخ موتی حاصل کیا۔ پھر ہم ریچھوں والی وادی میں گئے۔ وہاں ہم نے اس سرخ موتی کو ان کالے ریچھوں کے سردار سفید ریچھ کے خون میں ڈبویا اور پھر وہاں سے ہم ناسوما جنگل میں گئے۔ وہاں سے ہم نے سات کونوں والا پتھر اٹھایا اور

چڑیل کی شکل والی چٹان پر مارا پھر دریا سامنے آگیا۔ ہم نے اس جوتوں والے آدمی کو دریا میں پھینک دیا تو دریا پر پل بن گیا۔ ہم اس پل کے ذریعے دریا کے پار گئے۔ وہاں اونچے درخت پر بندر موجود تھا۔ بانگو نے درخت اکھاڑ لیا۔ بندر نے ہمیں پھل دیا۔ ہم نے سرخ موتی اس پھل کے سوراخ میں ڈال دیا۔ پھر ہم لال بادشاہ کے پاس گئے اس نے ہمیں بہت لالچ دیئے لیکن ہم اس کے لالچ میں نہ آئے پھر ہم نے زبردستی یہ پھل لال بادشاہ کے منہ میں ڈال دیا تو وہ مر گیا اور ہم نے اس کے صندوق میں موجود یہ کاغذ نکالا اور یہاں آ گئے"۔ آنگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے۔ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ تم بے حد احمق ہو۔ لیکن تم نے تو حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ بادشاہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب تم جلدی سے مولوی صاحب کو بلاؤ اور شہزادی پری کی شادی ہم سے کر دو"۔ آنگو نے کہا۔

" شہزادی کی شادی مجھ سے اور پری کی شادی آنکلو سے کرنا"۔ بانکلو نے فوراً کہا۔

" سنو سنو۔ ابھی اور شرطیں باقی ہیں۔ جب تک تم یہ شرطیں پوری نہیں کرو گے۔ تمہاری شادی نہیں ہو سکتی اور سنو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ تم کوہ قاف کے تمام پہاڑوں پر زرد رنگ کر دو۔ اس طرح کہ ہر طرف زرد رنگ نظر آئے۔ کوئی ذرہ بھی ایسا نہ ہو کہ جو زرد نہ ہو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" نہیں۔ بس اب ہم کوئی شرط پوری نہیں کریں گے۔ اب تم ہماری شادی شہزادی پری سے کر دو"۔ آنکلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آنکلو بانکلو۔ کیا تم میری خاطر یہ شرط پوری نہ کرو گے"۔ شہزادی پری نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اگر تم کہتی ہو تو ٹھیک ہے۔ ہم کر دیتے ہیں یہ شرط بھی پوری"۔ آنکلو بانکلو نے کہا۔

" تو جاؤ واپس مہمان خانے میں اور کچھ روز آرام کر لو"۔ بادشاہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر

آنگو بانگو کو بڑے احترام کے ساتھ شاہی مہمان خانے پہنچا دیا گیا۔

" ہمیں بھوک لگی ہے۔ ہمیں کھانا کھلاؤ"۔ انہوں نے حکم دیتے ہوئے کہا اور ان کے لئے فوراً ہی بہترین کھانوں کا انتظام کیا گیا تو وہ سب کچھ بھول کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ تیسری شرط انتہائی مشکل ہے اور اس شرط کو پوری کرنے کے لئے ان کی جان کو یقینی خطرہ لاحق ہے لیکن وہ اس طرح کھانا کھانے میں مصروف تھے کہ جیسے یہ شرط انتہائی آسان ہو۔

ختم شد

آنگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی

آنگلو بانگلو اور ملکہ زرد

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

بانگلو جسے پنجرے میں قید کر کے زرد وادی کی ملکہ زرد کا غلام بنا دیا گیا
واقعی ؟

ملکہ زرد جس نے بانگلو کو دیگ میں زندہ پکانے کا فیصلہ کر لیا اور آنگلو کو
کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر کیا ہوا؟

ملکہ زرد جس کے حسن کی عجیب و غریب تعریفیں آنگلو بانگلو نے کیں تو ملکہ
ناراض ہونے کی بجائے ان سے خوش ہو گئی۔ وہ تعریفیں کیا تھیں ؟

کالے جنگل کی شہزادی جس نے آنگلو بانگلو کی بھرپور مدد کی۔ کیسے اور
زرد چڑیل جو چڑیل کی طرح بدصورت ہونے کی بجائے انتہائی خوبصورت
کیا واقعی وہ چڑیل تھی ؟

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور قہقہوں سے بھرپور کہانی

آنگلو بانگلو، ملکہ زردو

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگو بانگو اور ملکہ زرد

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/20 روپے
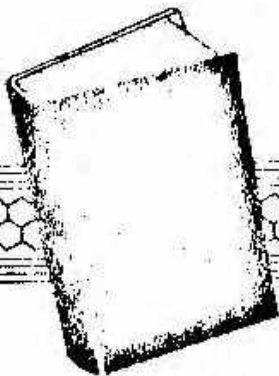
آنگلو بانگلو کوہ قاف کے شاہی مہمان خانے کے ایک کمرے میں بڑے اطمینان بھرے انداز میں سوئے ہوئے تھے۔ بانگلو کے خراٹوں سے پورا کمرہ گونج رہا تھا لیکن ان اونچے اور خوفناک خراٹوں کے باوجود ساتھ والے پلنگ پر آنگلو اس طرح گہری نیند سویا ہوا تھا جیسے وہ بہرہ ہو اور اسے یہ خوفناک خراٹے سرے سے سنائی ہی نہ دے رہے ہوں یا پھر وہ ان خراٹوں کا چونکہ عادی تھا اس لئے اسے ان کی پرواہ نہ تھی۔ کوہ قاف کی شہزادی ماہ لقا جسے عام طور پر شہزادی پری کہا جاتا تھا، کی شادی ملک روم کے شہزادے

پرویز سے ہونی تھی۔ لیکن شہزادہ پرویز سے ایک طاقتور جادوگر اپنی بدصورت بیٹی کی شادی کرنا چاہتا تھا مگر شہزادہ پرویز نے انکار کر دیا تھا۔ اس سے ناراض ہو کر اس جادوگر نے چار ایسی شرطیں لگا دی تھیں جو ناممکن تھیں اور اگر شہزادہ پرویز کی شادی ان شرطوں کو پورا کئے بغیر کر دی جاتی تو شہزادہ پرویز اور اس کی دلہن دونوں ہلاک ہو جاتے۔ یہ چار شرطیں ایسی تھیں جنہیں پورا کرنا ناممکن تھا لیکن کوہ قاف کے شاہی نجومی نے حساب کر کے بادشاہ کو بتایا تھا کہ ان شرطوں کو دنیا میں صرف آنگو بانگو پورا کر سکتے ہیں لیکن چونکہ آنگو بانگو دونوں خود شہزادی پری سے شادی کرنے کے خواہش مند تھے اس لئے بہت سوچ سمجھ کر یہ طے کیا گیا کہ آنگو بانگو سے پہلے چار شرطیں پوری کرائی جائیں۔ اس طرح شہزادہ پرویز کی شادی ہو سکے گی لیکن پانچویں شرط ایسی بتا دی جائے جو کسی طرح بھی پوری نہ ہو سکتی ہو۔ اس طرح آنگو بانگو خود ہی شرط پوری نہ کر سکنے کی وجہ سے ہار جائیں گے اور شہزادی پری کی شادی شہزادہ پرویز سے

کر دی جائے گی۔ چنانچہ آنگوبانگو سے یہ طے کیا گیا کہ اگر وہ پانچ شرطیں پوری کر دیں تو ان کی شادی شہزادی پری سے ہو جائے گی اور آنگوبانگو اپنی طبیعت کے مطابق یہ شرطیں پوری کرنے پر تیار ہو گئے۔ پہلی شرط یہ تھی کہ دنیا کے سب سے بڑے سرخ سمندر صحرائے اعظم کا تمام پانی ایک مٹکے میں ڈالا جائے۔ بظاہر یہ شرط ناممکن تھی لیکن آنگوبانگو نے طویل اور انتہائی دلچسپ جدوجہد کے بعد یہ شرط پوری کر دی۔ دوسری شرط تھی کہ صحرائے اعظم کی ریت کے ذروں کی تعداد گن کر بتائی جائے۔ یہ بھی ناممکن شرط تھی لیکن آنگوبانگو نے انتہائی حیران کن انداز میں یہ شرط بھی پوری کر دی اور اب انہیں تیسری شرط پوری کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ تیسری شرط کے مطابق کوہ قاف کے تمام پہاڑوں پر اس طرح زرد رنگ کر دیا جائے کہ ایک پتھر بھی ایسا نہ رہے جس پر رنگ نہ کیا گیا ہو اور آنگوبانگو نے یہ ناممکن شرط پوری کرنے کی حامی بھر لی اور اس وقت یہ دونوں شرط پوری کرنے سے پہلے آرام کرنے کی غرض سے کوہ

قاف کے شاہی مہمان خانے میں موجود تھے۔ چونکہ انہوں نے خوب ڈٹ کر کھانے کھا لئے تھے۔ اس لئے وہ دونوں اس وقت گہری نیند سوئے ہوئے تھے اور بانگلو کے خراٹوں سے کمرہ گونج رہا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت پری اندر داخل ہوئی۔ اس پری کے پیچھے دو ملازم دیو تھے۔

" اٹھو۔ اٹھو۔ دن چڑھ آیا ہے۔ اٹھو"۔ ان ملازم دیوؤں نے بڑھ کر آنگلو بانگلو کو جھنجوڑتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور پھر آنکھیں کھلتے ہی انہیں سامنے خوبصورت پری کھڑی نظر آئی تو وہ بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملنے لگے۔

" آنگلو بانگلو۔ میرا نام روشن پری ہے اور میں شہزادی پری کا پیغام لے کر آئی ہوں"۔ اس خوبصورت پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پیغام۔ کیا مطلب۔ جب ہماری شادی شہزادی پری سے طے ہو چکی ہے تو پھر پیغام کیسا۔ پیغام تو شادی طے ہونے سے پہلے دیا جاتا ہے"۔ آنگلو نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"پیغام تمہارے لئے ہوگا آنگو۔ مجھ سے تو شادی طے ہو چکی ہے"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ شہزادی پری تم سے ملاقات کرنا چاہتی ہے"۔ روشن پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مولوی اور گواہ آ گئے ہیں"۔ ان دونوں نے چونک کر پوچھا۔

"مولوی اور گواہ۔ کیا مطلب"۔ روشن پری نے حیران ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ ملاقات تو تب ہی ہو سکتی ہے دولہا دلہن کی جب مولوی صاحب اور گواہ نکاح پڑھانے کے لئے موجود ہوں"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب شادی سے ہے"۔ روشن پری نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں"۔ آنگوبانگو دونوں نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم شرطیں پوری کرو۔ پھر مولوی اور گواہ بھی آ جائیں گے اور شادی بھی ہو جائے گی"۔ روشن پری نے جواب دیا۔

" ہم نے دو شرطیں تو پوری کر دی ہیں۔ اس لئے آدھا نکاح تو ہو سکتا ہے"۔ آنگلو نے کہا تو روشن پری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" ارے سنو۔ سنو۔ چونکہ یہ دو شرطیں میں نے پوری کی ہیں اس لئے میرے ساتھ تو شہزادی پری شادی کر لے۔ جب باقی شرطیں آنگلو پوری کرے گا تو پھر دیکھا جائے گا"۔ بانگلو نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں تیار ہو جاؤ۔ شہزادی پری تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ جلدی آؤ۔ ایسا نہ ہو کہ شہزادی پری ناراض ہو جائے تو پھر وہ تمہاری بجائے کسی پری زاد سے شادی کر لے۔ جلدی آؤ۔ یہ دونوں ملازم دیو تمہیں شہزادی پری کے پاس لے جانے کے لئے موجود ہیں"۔ روشن پری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی تو وہ دونوں جلدی سے اپنے پلنگوں سے نیچے اترے اور غسل خانوں کی طرف بھاگ پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیار ہو کر باہر آئے تو دونوں ملازم دیو انہیں اپنے ہمراہ لئے شہزادی پری کے خاص کمرے تک پہنچا

کر واپس چلے گئے۔ کمرے میں روشن پری موجود تھی۔

" بیٹھو۔ ابھی شہزادی پری آ رہی ہے"۔ روشن پری نے کہا تو وہ دونوں بڑے اکڑے ہوئے انداز میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" یہاں نہ تو کوئی ہار نظر آ رہا ہے نہ پھول۔ یہ کیسی ملاقات ہے"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ کوہ قاف ہے۔ یہاں پھول اتنے بڑے ہوں گے کہ ان کا ہار ہی نہ بنایا جا سکتا ہوگا"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر روشن پری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور خوبصورت شہزادی پری اندر داخل ہوئی تو وہ دونوں بے اختیار اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" کس بات پر ہنس رہی ہو روشن پری"۔ شہزادی پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شادی کے موقع پر ہنسا ہی جاتا ہے شہزادی پری۔ رویا تو نہیں جاتا"۔ آنگلو نے کہا۔

"شادی۔ کس کی شادی"۔ شہزادی پری نے چونک کر پوچھا۔

"ہماری اور تمہاری"۔ آنگو بانگو دونوں نے کہا تو اس بار شہزادی پری بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تو خود چاہتی ہوں کہ تم جلد سے جلد ساری شرطیں پوری کر دو تاکہ میری شادی تم سے ہو سکے لیکن روشن پری نے تو مجھے بتایا ہے کہ تم شاہی مہمان خانے میں پڑے سو رہے تھے"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"ہم سو نہیں رہے تھے۔ شرط پوری کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے"۔ آنگو نے کہا۔

"کیا سونے سے شرط پوری ہو جائے گی"۔ شہزادی پری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پوری کیوں نہ ہوگی۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سارے کوہ قاف کے پہاڑ زرد رنگ کے ہو گئے ہیں۔ اس طرح شرط تو پوری ہو گئی"۔ آنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری شادی

تم سے ہو رہی ہے۔ پھر شرط پوری کرنے کی کیا ضرورت رہ گئی ہے"۔ بانگلو بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔ اس لئے وہ بھی بول پڑا۔

" سنو۔ خواب میں شرط پوری نہیں ہو سکتی۔ تمہیں حقیقت میں یہ شرط پوری کرنا ہوگی اور میں نے شاہی نجومی سے اس بارے میں بات کی ہے کیونکہ مجھے یہ شرط پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ شاہی نجومی نے حساب کرکے مجھے بتایا ہے کہ اگر آنگلو بانگلو کوہ قاف کے شمالی پہاڑ راگ کوہ کی غار میں رہنے والے درویش دیو سے مدد حاصل کریں تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم دونوں میرے ملازم دیوؤں کے ساتھ فوراً جا کر درویش دیو سے ملو اور ان سے رہنمائی حاصل کرو"۔ شہزادی پری نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا درویش دیو کے پاس رنگ کے اتنے ڈبے ہیں کہ سارے کوہ قاف کے پہاڑوں پر رنگ کیا جا سکے"۔ آنگلو نے کہا۔

" اور کیا اس کے پاس اتنا بڑا برش ہے کہ سارے

پہاڑوں پر پھیرا جا سکے"۔ بانگلو نے کہا۔

" وہ کوئی ترکیب بتا دیں گے"۔ شہزادی پری نے کہا۔

" تو انہیں یہاں بلا لو"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ وہ درویش دیو ہیں۔ وہ اپنے غار سے باہر نہیں آتے"۔ شہزادی پری نے کہا۔

" تو انہیں غار سمیت بلا لو"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ تم دونوں کو خود وہاں جانا ہوگا"۔ شہزادی پری نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ اگر تم کہتی ہو تو ہم چلے جاتے ہیں۔ چلو بانگلو"۔ آنگلو نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بانگلو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور شہزادی پری نے ملازم دیوؤں کو بلا کر انہیں ہدایات دیں اور تھوڑی دیر بعد آنگلو بانگلو شاہی رتھ میں سوار اس پہاڑ کی طرف روانہ ہو گئے جس میں درویش دیو کا غار تھا۔ پہاڑ کے قریب وادی میں پہنچ کر وہ رتھ سے اترے اور پھر ملازم دیوؤں کی رہنمائی میں وہ پہاڑ پر چڑھ کر غار کے سامنے پہنچ گئے۔ غار میں روشنی ہو رہی تھی۔

" تم دونوں یہیں باہر ٹھہرو۔ میں پہلے جا کر درویش دیو کو شہزادی پری کا پیغام دے دوں ورنہ وہ تم سے ملنے سے ہی انکار کر دیں گے"۔ ایک ملازم دیو نے کہا اور تیزی سے غار میں داخل ہو گیا۔

" کیوں نہ ہم اس درویش دیو سے ملنے سے انکار کر دیں۔ آخر ہم آنگو بانگو ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

" وہ تو ہم ہیں لیکن اگر شہزادی پری ناراض ہو گئی تو پھر وہ شادی سے انکار کر دے گی اور ہمیں پھر کوئی نئی شہزادی تلاش کرنی پڑے گی"۔ بانگو نے جواب دیا۔

" اچھا۔ تو ٹھیک ہے مل لیتے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔ شاید یہ بات اس کی سمجھ میں بھی آ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ملازم دیو باہر آ گیا۔

" ہم واپس جا رہے ہیں۔ تم اندر جا کر درویش دیو سے مل لو"۔ ملازم دیو نے کہا اور دوسرے دیو کو اشارہ کرکے واپس مڑ گیا۔

" ارے ارے۔ ہم واپس کیسے جائیں گے"۔ آنگو بانگو نے کہا۔

" درویش دیو کا حکم ہے کہ ہم واپس جائیں۔ اس لئے ہم واپس جا رہے ہیں۔ وہ خود ہی تمہیں پہنچا دیں گے"۔ ملازم دیو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے پہاڑ سے نیچے اتر گئے۔

" آؤ بانگلو"۔ آنگلو نے کہا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ بانگلو اس کے پیچھے تھا۔ غار میں داخل ہو کر انہوں نے دیکھا کہ غار کسی بڑے ہال کمرے سے بھی بڑا تھا اور غار کے درمیان گھاس بچھی ہوئی تھی جس پر لمبی سی سفید داڑھی والا دیو آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔

" السلام علیکم۔ بابا درویش دیو"۔ آنگلو بانگلو نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو تم دونوں نے سلام کر کے مجھے خوش کر دیا ہے۔ اب میں تمہاری ضرور مدد کروں گا"۔ درویش دیو نے کہا تو وہ دونوں اس کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ درویش دیو کے چہرے پر ایسا جلال تھا کہ وہ دونوں اس کے سامنے پہنچتے ہی

انتہائی مؤدب ہو گئے تھے۔

" درویش دیو۔ ہم نے شرط پوری کرنی ہے اور شرط کے مطابق کوہ قاف کے تمام پہاڑوں پر زرد رنگ کرنا ہے۔ اس لئے آپ ہمیں بتائیں کہ اتنا رنگ اور اتنا بڑا برش کہاں سے ملے گا"۔ آنگلو نے کہا تو درویش دیو بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ کام تم ساری عمر بھی کرتے رہو، پھر بھی نہیں ہو سکتا"۔ درویش دیو نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا ہم شرط پوری نہیں کر سکتے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ ہم نے ایسی بے شمار شرطیں پوری کر دی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ شرطیں پوری کرنے کے بعد ہمیں کسی اور اچھی شہزادی کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے اور ہم اس سے شادی کرنے چل پڑتے ہیں۔ لیکن ہم شرطیں تو پوری کر سکتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ تمہیں یہ شرط پوری کرنے کے لئے زرد پتھر کا سفوف حاصل کرنا ہوگا۔ یہ سفوف جب تم ہوا میں شامل کر دو گے تو دو روز تک

خودبخود کوہ قاف کے تمام پہاڑوں کا رنگ زرد ہو جائے گا اور شرط پوری ہو جائے گی"۔ درویش دیو نے کہا۔

" زرد پتھر کا سفوف۔ کہاں ہے وہ زرد پتھر۔ ہمیں بتاؤ تاکہ ہم اس کا سفوف تیار کر سکیں"۔ آنگو بانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ ایک خاص قسم کا زرد پتھر ہے جسے حاصل کرنے کے لئے تمہیں بہت سے خطرناک مراحل سے گزرنا ہوگا۔ اس کے لئے تمہیں وادی زرد میں پہنچنا ہوگا۔ وادی زرد کی ملکہ اگر تم سے خوش ہو گئی تو وہ تمہاری اس پتھر تک رہنمائی کر دے گی ورنہ نہیں"۔ درویش نے کہا۔

" ہم سے تو سب خوش ہو جاتے ہیں درویش دیو۔ آپ اس ملکہ زرد کو بلائیں اور ہم اسے خوش کر دیتے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

" اس طرح نہیں۔ ملکہ زرد انتہائی ظالم اور سفاک ملکہ ہے۔ وہ وادی زرد میں کسی انسان کا داخلہ پسند نہیں کرتی۔ اس لئے تمہیں پہلے وہاں غلاموں کی

صورت میں داخل ہونا ہوگا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم میں سے اس موٹے آدمی کو ایک بڑے پنجرے میں قید ہو کر وہاں جانا ہوگا اور تم ملکہ زرد کو بتاؤ گے کہ تم اس موٹے بانگلو کو اس لئے لے آئے ہو کہ ملکہ زرد اسے اپنا غلام بنا لے۔ ملکہ زرد اس قدر موٹے غلام کو پا کر خوش ہو جائے گی اور پھر وہ تمہاری رہنمائی کرے گی۔ پھر وہاں سے نکلنا تمہیں خود ہوگا ورنہ تم ساری عمر وہاں غلام بن کر رہ جاؤ گے"۔ درویش دیو نے کہا۔

" لیکن میں کیوں پنجرے میں قید ہوں گا۔ آنگلو کیوں نہ ہوگا"۔ بانگلو نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ ملکہ چونکہ صحت مند اور موٹے غلام پسند کرتی ہے اس لئے تمہیں پنجرے میں قید ہونا ہوگا"۔ درویش دیو نے کہا۔

" پھر کیا ہوگا"۔ آنگلو نے کہا۔

" پھر تم زرد پتھر حاصل کر کے شرط پوری کر دو گے"۔ درویش دیو نے کہا۔

" لیکن میں پنجرے سے باہر کیسے آؤں گا"۔ بانگلو

نے کہا۔

" ملکہ زرد تمہیں خود ہی پنجرے سے باہر نکال دے گی"۔ درویش دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور میں کیا کروں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم چونکہ ملکہ زرد کے لئے صحت مند اور موٹا غلام لے کر جاؤ گے اس لئے ملکہ زرد تم سے بھی خوش ہو جائے گی"۔ درویش دیو نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں"۔ دونوں نے کہا تو درویش دیو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر بانگلو کی طرف جھٹکے تو بانگلو کے جسم کے گرد ایک انتہائی مضبوط پنجرہ نمودار ہو گیا جس کا کوئی دروازہ نہ تھا۔ پنجرہ خاصا تنگ تھا اس لئے بانگلو کو اس میں ٹیڑھا ہو کر بیٹھنا پڑا تھا۔

" آؤ میرے ساتھ "۔ درویش دیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے پنجرہ اس طرح اٹھا لیا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔ حالانکہ پنجرہ بھی خاصا مضبوط تھا اور پھر اس میں بانگلو بھی موجود تھا۔ درویش دیو پنجرہ اٹھائے غار سے باہر آیا اور اس

نے پنجرہ نیچے رکھ کر دونوں ہاتھ فضا میں اٹھائے اور کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو آسمان پر سائیں سائیں کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد آنگلو اور پنجرے میں قید بانگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آسمان سے ایک انتہائی خوبصورت مور اڑتا ہوا نیچے آ کر بیٹھ گیا۔ اس مور کے دو سر اور دو گردنیں تھیں جبکہ جسم ایک تھا۔ وہ بے حد خوبصورت مور تھا۔ اس کی پشت پر بیٹھنے کے لئے باقاعدہ جگہ بنی ہوئی تھی جیسے گھوڑے کی پشت پر بنی ہوتی ہے۔

" دو سروں والے مور۔ چونچ میں پنجرہ اٹھا کر اور آنگلو کو اپنی پشت پر بٹھا کر وادی زرد میں لے جاؤ"۔ درویش دیو نے اس دو سروں والے مور سے مخاطب ہو کر کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی درویش دیو"۔ دو سروں والے مور نے کہا۔

" تم اس مور کی پشت پر بیٹھ جاؤ۔ مور تم دونوں کو وادی زرد میں پہنچا دے گا"۔ درویش دیو نے کہا تو آنگلو آگے بڑھ کر مور کی پشت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

مور کے ایک سر نے اپنی چونچ میں پنجرے کو پکڑا اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں اڑنے لگ گیا۔

"واہ۔ واہ۔ یہ تو بہت مزے دار سواری ہے"۔ آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ پنجرہ مور کی چونچ میں اس طرح ہل رہا تھا کہ بانگو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی جھولے میں بیٹھا ہے۔ پہلے پہل تو وہ اس بات سے گھبرایا تھا کہ کہیں مور پنجرہ چھوڑ نہ دے۔ اس طرح وہ پنجرے سمیت نیچے گر کر ہلاک ہو جائے گا لیکن جب اس نے دیکھا کہ مور پنجرہ اٹھائے بڑے اطمینان سے اڑا چلا جا رہا ہے تو اسے بھی اس جھولے میں لطف آنے لگا۔

"میں تم سے زیادہ مزے میں ہوں آنگو۔ مجھے لگ رہا ہے کہ جیسے میں جھولے میں بیٹھا ہوا ہوں"۔ بانگو نے گردن موڑ کر آنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم پنجرے میں قید ہو اور میں آزاد ہوں۔ اس لئے میں زیادہ مزے میں ہوں"۔ آنگو نے کہا۔

"نہیں۔ میں زیادہ مزے میں ہوں"۔ بانگو نے جواب دیا۔

" دونوں خاموش رہو۔ ورنہ میں تم دونوں کو نیچے گرا دوں گا"۔ مور کے خالی منہ سے آواز سنائی دی اور وہ دونوں نیچے گرنے کے خوف سے خاموش ہو گئے۔ مور فضا میں تیزی سے اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر کافی دیر بعد اس نے نیچے اترنا شروع کر دیا۔ پھر وہ اونچے بھورے رنگ کے پہاڑوں کے درمیان سے گزر کر ایک وسیع و عریض وادی میں پہنچ گئے۔ جس کی زمین کا رنگ گہرا زرد تھا۔ یہ دریا کا کنارہ تھا۔ اس لئے یہاں کہیں کہیں سرخ رنگ نظر آ رہا تھا لیکن اس کے بعد تمام وادی گہرے زرد رنگ کی تھی۔ اس وادی کے اندر ایک زرد رنگ کا بڑا خوبصورت محل بنا ہوا تھا اور مور کا رخ اس محل کی طرف تھا۔ پھر مور نے پنجرہ زمین پر رکھ دیا اور مور بھی زمین پر اتر آیا۔

" اب تم بھی نیچے اترو آنگو۔ میں نے تم دونوں کو وادی زرد میں پہنچا دیا ہے۔ اب تم جانو اور زرد ملکہ"۔ مور نے کہا تو آنگو بھی اس کی پشت سے نیچے اتر آیا۔ پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ دو سروں والا مور

دوبارہ فضا میں بلند ہوا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے بھورے رنگ کے پہاڑوں کے درمیان سے گزر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب آنگو بانگو وہاں اکیلے موجود تھے۔

" ارے۔ کہاں ہے وہ ملکہ زرد۔ میں تو اس نامراد پنجرے میں بیٹھ بیٹھ کر تھک گیا ہوں"۔ بانگو نے کہا۔

" مجھے کیا معلوم کہاں ہے وہ۔ ٹھہرو میں اسے آواز دیتا ہوں"۔ آنگو نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آواز دیتا اچانک ان کے سامنے موجود زرد رنگ کے محل کا بڑا سا پھاٹک کھلا اور ایک زرد رنگ کے گھوڑے پر سوار ایک عورت آتی ہوئی نظر آئی۔ اس کے جسم پر زرد رنگ کا لباس تھا اور اس نے زرد رنگ کے پتھروں کا تاج پہنا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے دس قوی ہیکل آدمی زرد رنگ کے گھوڑوں پر سوار آ رہے تھے۔ ان آدمیوں کے جسموں پر بھی زرد رنگ کے لباس تھے۔

" یہ زرد فوج کہاں سے آ گئی"۔ آنگو نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

" یہ ملکہ زرد ہے۔ اس سے کہو کہ مجھے جلدی سے اس پنجرے سے نکالے"۔ بانگلو نے کہا۔ اسی لمحے ملکہ زرد گھوڑا دوڑاتی ہوئی ان کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے گھوڑا روکا اور نیچے اتر آئی۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے قوی ہیکل ساتھی بھی گھوڑوں سے نیچے اتر آئے اور مؤدبانہ انداز میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے۔

" کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو۔ یہ کون ہے جو پنجرے میں قید ہے"۔ ملکہ زرد نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" میرا نام آنگلو ہے اور یہ میرا بھائی ہے بانگلو۔ ہمیں درویش دیو کے حکم پر دو سروں والا مور یہاں چھوڑ گیا ہے اور درویش دیو نے میرے بھائی کو پنجرے میں قید کیا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" اوہ۔ تو درویش دیو نے میرے لئے صحت مند اور موٹا تازہ غلام بھیجا ہے۔ بہت خوب، مجھے یہ بے حد پسند آیا ہے۔ اس کے جسم پر بہت سا گوشت ہے اس لئے میں اس کی پوری دیگ پکاؤں گی لیکن تم تو دبلے

پتلے ہو۔ تم مجھے پسند نہیں ہو۔ اس لئے میں تمہیں موت کی سزا دیتی ہوں لیکن سزا پر عملدرآمد زرد محل میں ہوگا۔ انہیں اندر لے چلو"۔ ملکہ زرد نے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے گھوڑے کی پشت پر بیٹھ گئی۔ اس کے دو ساتھی آگے بڑھے۔ ان میں سے ایک نے پنجرہ اٹھایا جبکہ دوسرے نے آنگلو کو پکڑ کر اس طرح کاندھے پر لاد لیا۔ جیسے آنگلو کا سرے سے کوئی وزن ہی نہ ہو اور پھر وہ بھی گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور سب مڑ کر محل کی طرف جانے لگے۔

"ارے ارے۔ آرام سے چلو۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ تمہیں گردن اڑا دوں گا"۔ اس آدمی نے غراتے ہوئے کہا اور آنگلو سہم کر خاموش ہو گیا۔ پھر وہ محل میں پہنچ گئے جس کی ہر چیز زرد رنگ کی تھی۔ آنگلو کو ایک ٹیلے سے باندھ دیا گیا جبکہ بانگلو کا پنجرہ اس کے ساتھ رکھ دیا گیا۔ پھر ملکہ کے حکم پر ایک بڑی سی دیگ لائی گئی اور آگ جلا کر دیگ اس پر رکھ دی گئی۔

"ملکہ زرد۔ میری بات سنو"۔ آنگلو نے چیخ کر کہا۔

"کیا بات ہے"۔ ملکہ نے جواب ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جواب دیا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ تمہیں معلوم ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے بتایا تھا۔ پھر کیا ہوا ہے"۔ ملکہ زرد نے جواب دیا۔

"تم نے اگر مجھے ہلاک کیا اور میرے بھائی کو دیگ میں پکایا تو آسمان ٹوٹ پڑے گا۔ زمین پھٹ جائے گی"۔ آنگلو نے کہا تو ملکہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم غلام ہو۔ تمہاری موت سے آسمان کیسے ٹوٹ سکتا ہے اور زمین کیسے پھٹ سکتی ہے"۔ ملکہ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہمارا نام غلام نہیں ہے۔ آنگلو بانگلو ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"آنگلو اسے ڈراؤ۔ یہ بزدل ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" سنو ملکہ زرد۔ آنگلو بانگلو سردار ہوتے ہیں، غلام نہیں ہوتے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ تم غلام ہو اور اس کی نشانی یہ ہے کہ یہ پنجرے میں قید ہے"۔ ملکہ نے کہا۔

" یہ تو اس لئے پنجرے میں بند ہے کہ مور اسے چونچ میں اٹھا سکے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر میں کیا کروں"۔ ملکہ نے کہا۔

" تم پہلے مجھے پنجرے سے نکالو اور پھر مجھے اچھے اچھے کھانے کھلاؤ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا چاہیئے"۔ بانگلو نے موقع غنیمت دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ تو اچھا ہوا کہ تم نے بتایا دیا ورنہ اگر واقعی آسمان ٹوٹ پڑتا اور زمین پھٹ جاتی تو میں ہلاک ہو جاتی"۔ ملکہ نے اسی طرح خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے پھونک ماری تو پنجرہ غائب ہو گیا اور بانگلو اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"کیا آگ بجھا دی جائے ملکہ زرد"۔ ایک ملازم نے کہا۔

" ہاں۔ پہلے میں تسلی کر لوں۔ کہیں واقعی آسمان

نہ ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے۔ پھر ان دونوں کے بارے میں فیصلہ کروں گی۔ تب تک انہیں شاہی مہمان خانے میں پہنچا دیا جائے"۔ ملکہ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر محل کی اندرونی طرف بڑھ گئی۔

"آؤ میرے ساتھ"۔ ایک زرد آدمی نے کہا اور پھر وہ آنگلو بانگلو کو لے کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

"اب تم یہاں رہو۔ جب تک ملکہ تمہارے بارے میں فیصلہ نہ کرے"۔ اس ملازم نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ۔ اب کیوں بیٹھے ہو تم آنگلو بانگلو"۔ اچانک انہیں کمرے کی چھت سے ایک باریک سی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر چھت کی طرف دیکھنے لگے۔ چھت پر ایک زرد رنگ کی بڑی سی چھپکلی موجود تھی۔

"کیا انسانی آواز میں تم بول رہی ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب میں نیچے آ رہی ہوں۔ تمہیں چونکہ درویش دیو نے بھیجا ہے اس لئے تمہیں موت سے

بچانا میرا فرض ہے"۔ چھپکلی نے کہا اور تیزی سے
دیوار پر پہنچی اور پھر دیوار سے نیچے اتر کر فرش پر آ
گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے گرد زرد رنگ کا
دھواں سا پھیل گیا۔ آنگو بانگو دونوں حیرت بھری
نظروں سے اس زرد رنگ کے دھوئیں کو دیکھ رہے
تھے۔ چند لمحوں بعد دھواں غائب ہوا تو آنگو بانگو
دونوں ہی یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ چند
لمحے پہلے جہاں زرد رنگ کی چھپکلی موجود تھی اب
وہاں ایک خوبصورت لڑکی کھڑی تھی جس کے سر کے
بال بھی زرد رنگ کے تھے اور اس نے لباس بھی
زرد رنگ کا ہی پہنا ہوا تھا۔

"سنو آنگو بانگو۔ میرا نام جاموشی ہے۔ ملکہ زرد کو
یہ معلوم نہیں ہے کہ میں دراصل کون ہوں اور میں
یہاں آئی بھی اسی لئے ہوں کہ تمہیں بچا سکوں۔
درویش دیو کا خیال تھا کہ ملکہ زرد تمہیں اپنا غلام بنا
لے گی لیکن ملکہ زرد نے آنگو کو ہلاک کرنے اور بانگو
کا گوشت کھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وقتی طور پر وہ
تمہاری باتوں سے خوفزدہ ہو گئی ہے لیکن جلد ہی اس

کا غلام ہونا اسے بتا دے گا کہ تمہاری موت سے آسمان نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی زمین پھٹے گی۔ اس لئے وہ تمہیں ہلاک کرا دے گی۔ اس لئے درویش دیو نے مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں ایک ایسی ترکیب بتا دوں جس پر اگر تم نے عمل کیا تو تم مرنے سے بچ جاؤ گے اور ملکہ زرد تمہاری رہنمائی کرنے پر بھی مجبور ہو جائے گی"۔ جاموشی نے کہا۔

"کیا ترکیب ہے"۔ آنگو نے پوچھا۔

" اب جس وقت بھی ملکہ زرد تمہارے پاس پہنچے تو تم نے اس کی خوبصورتی کی تعریفیں کرنی ہیں۔ ایسی تعریفیں کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے۔ وہ خوش ہو کر تمہیں کہے گی کہ تم اس سے کیا مانگتے ہو تو تم اس وقت کہنا کہ ایک تو وہ تمہیں غلام نہ بنائے، دوسرا تمہیں ہلاک نہ کیا جائے اور تیسرا تمہاری شرط پوری کرنے کے سلسلے میں رہنمائی کرے۔ پھر وہ مجبور ہو جائے گی"۔ جاموشی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، کمرے کے باہر سے کسی کے اونچا اونچا بولنے کی آوازیں

سنائی دیں۔

"ملکہ زرد آ رہی ہے اور میں جا رہی ہوں"۔ جاموشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے گرد دھواں سا نمودار ہوا اور پھر جب دھواں غائب ہوا تو اب وہاں پہلے کی طرح زرد رنگ کی چھپکلی موجود تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو چھپکلی تیزی سے بھاگی اور دیوار پر چڑھی اور پھر پلک جھپکنے میں وہ چھت پر جا کر غائب ہو گئی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملکہ زرد اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے بڑی بڑی تلواریں اٹھائے چار قوی ہیکل آدمی بھی تھے۔ ملکہ زرد کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"تم نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ تمہاری موت سے آسمان ٹوٹ پڑے گا اور زمین پھٹ جائے گی۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اس لئے اب تم دونوں عبرتناک موت کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ملکہ زرد نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ کس نے بتایا ہے تمہیں کہ آسمان نہ ٹوٹے گا اور زمین نہیں پھٹے گی۔ ضرور ٹوٹے گا آسمان

اور ضرور پھٹے گی زمین۔ ہاں۔ صرف ایک بات ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آسمان تمہاری لومڑی جیسی خوبصورت شکل دیکھ کر ٹوٹنے سے انکار کر دے اور تمہاری ان بھینس جیسی موٹی موٹی خوبصورت آنکھوں کو دیکھ کر زمین پھٹنے سے انکار کر دے"۔ آنگلو نے اپنی طرف سے ملکہ زرد کی خوبصورتی کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

" تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے لومڑی کی شکل والی اور بھینس کی آنکھوں والی کہو"۔ ملکہ زرد کا غصے کے مارے برا حال ہو گیا تھا۔

" لومڑی جیسی شکل نہیں ہے ملکہ زرد کی بلکہ گلہری جیسی ہے۔ بالکل گلہری جیسی معصوم اور بھولی بھالی"۔ بانگلو نے کہا۔

" یہ تم نے آخر کیا بکواس شروع کر دی ہے۔ کیا تم پاگل ہو"۔ ملکہ زرد نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

" ہم تمہاری خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں ملکہ زرد۔ ہمیں جاموشی نے بتایا ہے کہ اگر تمہارے حسن

کی تعریف کی جائے تو تم خوش ہو جاتی ہو لیکن تم تو اور زیادہ غصے میں آ رہی ہو۔ اس لئے اب ہم تمہاری تعریف نہیں کریں گے۔ ہاں۔ تمہاری شکل چڑیل جیسی ہے۔ آنکھیں الو جیسی ہیں اور بال سرکنڈوں جیسے ہیں۔ اب بولو۔ اب تو خوش ہو"۔ آنگلو نے کہا تو ملکہ زرد خلاف معمول بے اختیار ہنس پڑی۔

" کون ہے یہ جاموشی۔ مجھے بتاؤ"۔ ملکہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" چھت پر موجود چھپکلی ہے جو دھوئیں میں گھر کر عورت بن جاتی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ایک بات ہے آنگلو۔ ملکہ زرد کے ہونٹ تو تم نے دیکھے ہی نہیں، بالکل سورنی کی تھوتھنی جیسے ہیں"۔ بانگلو نے کہا۔

" تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے ایسا کہو میں ابھی تمہیں ہلاک کراتی ہوں"۔ ملکہ زرد کو ایک بار پھر غصہ آنے لگ گیا۔

" دیکھا تم نے بانگلو۔ دیکھا تم نے۔ اس کے دائیں گال پر جو لکیر پڑ رہی ہے وہ بالکل شہزادی پری

جیسی ہے"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" اور اس کی گردن تم نے دیکھی ہے۔ بالکل چاند شہزادی جیسی ہے"۔ بانگلو نے فوراً ہی مثال دیتے ہوئے کہا۔

" کیا واقعی میں خوبصورت ہوں"۔ ملکہ زرد نے بے اختیار خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اگر تم خوبصورت نہ ہوتیں تو تم ملکہ کیسے بن جاتیں۔ اب بھنگن اور چڑیل تو ملکہ نہیں بن سکتی"۔ آنگلو نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے سچ کہا ہے۔ میں واقعی خوبصورت ہوں اس لئے ملکہ ہوں۔ لیکن تم نے پہلے کیا کہا تھا مجھے لومڑی، گلہری، سورنی اور بھینس۔ کیوں کہا تھا"۔ ملکہ زرد کو ایک بار پھر غصہ آنے لگ گیا تھا۔

" سب ملکہ تو نہیں ہوتیں۔ کیوں آنگلو"۔ بانگلو نے کہا تو ملکہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

" ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے۔ چونکہ تم نے میری تعریف کی ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ تمہاری موت سے پہلے تمہیں انعام دوں۔ بولو کیا مانگتے ہو"۔

ملکہ زرد نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ شاید یہ اس کی کمزوری تھی کہ کوئی اسے خوبصورت کہہ دے اور چاہے آنکوبانکو نے اسے گندے جانوروں سے تشبیہ دی تھی لیکن وہ اس بات پر خوش ہو رہی تھی کہ انہوں نے اسے خوبصورت تو کہا ہے۔

" پہلی بات تو یہ کہ تم ہمیں اپنا غلام نہ بناؤ"۔ آنکو نے جاموشی کی بات یاد کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے اور کچھ "۔ ملکہ زرد نے کہا۔

" دوسری بات یہ ہے کہ تم ہمیں ہلاک نہ کرو"۔ آنکو نے جاموشی کی بتائی ہوئی دوسری بات بھی کہہ ڈالی۔

" اچھا چلو۔ اب چونکہ میں خود تمہیں کہہ بیٹھی ہوں کہ مانگو کیا مانگتے ہو۔ اس لئے اب تمہاری بات ماننے پر مجبور ہوں۔ ٹھیک ہے اب میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گی اور کچھ "۔ ملکہ زرد نے کہا۔

" تیسری بات یہ کہ شرط پوری کرنے میں تم ہماری رہنمائی کرو"۔ آنکو نے کہا۔

" تم اتنے چالاک اور ہوشیار نظر تو نہیں آتے۔

تمہیں یہ باتیں کس نے بتائی ہیں"۔ ملکہ زرد نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ ساری باتیں ہمیں جاموشی نے بتائی ہیں۔ اسے درویش دیو نے یہاں بھیجا تھا"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" اور ایک شرط میری بھی ہے خوبصورت ملکہ"۔ اچانک بانگلو نے کہا۔

"کیا"۔ ملکہ زرد نے خوش ہو کر پوچھا۔

" مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ مجھے اچھے اور لذیذ کھانے کھلاؤ"۔ بانگلو نے کہا تو ملکہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم دونوں اچھے اور سادہ لوح آدمی ہو۔ اس لئے میں نے تمہاری ساری باتیں مان لی ہیں۔ ورنہ آج تک وادی زرد میں کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکا۔ آؤ میرے ساتھ اب میں تمہاری پوری پوری امداد کروں گی۔ تم اب ملکہ زرد کے مہمان ہو"۔ ملکہ زرد نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ آنگلو بانگلو بھی اس کے پیچھے چل پڑے اور ان کے بعد تلواروں

والے قوی ہیکل آدمی بھی کمرے سے باہر آگئے۔ ملکہ زرد انہیں ایک اور بڑے کمرے میں لے آئی۔ اس نے انہیں وہاں بٹھایا اور پھر ان کے لئے کھانے لانے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کے لئے کھانا لایا گیا اور آنگلو بانگلو دونوں کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ کھانا کھانے کے بعد بانگلو نے بے اختیار ایک بڑا سا ڈکار لیا اور آنکھیں بند کر کے اپنی عادت کے مطابق اونگھنا شروع کر دیا۔

" سنو۔ اگر تم شرط پوری کرنا چاہتے ہو تو تمہیں زرد پتھر حاصل کرنا پڑے گا۔ اس کا پتہ صرف میں تمہیں بتا سکتی ہوں کیونکہ میں ملکہ زرد ہوں"۔ ملکہ زرد نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم بھی ملکہ زرد ہو اور پتھر بھی زرد ہے تو تم خود اسے حاصل کر کے ہمیں دے دو۔ ہمارا وعدہ کہ جب ہم شہزادی پری سے شادی کریں گے تو تمہیں بھی شادی پر بلائیں گے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" میری بات غور سے سن لو۔ کیونکہ اس کے بعد میرے سونے کا وقت ہو رہا ہے اور پھر میں چھ ماہ

کے لئے سو جاؤں گی اس کے بعد تم سے ملاقات نہ ہو سکے گی"۔ ملکہ زرد نے کہا۔

" تم چھ ماہ سوتی ہو۔ پھر تو تم میرے بھائی بانگلو سے بھی زیادہ سوتی ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ میں چھ ماہ سوتی ہوں اور چھ ماہ جاگتی ہوں اور مجھے جاگے ہوئے چھ ماہ ہونے والے ہیں۔ میری بات غور سے سنو۔ زرد پتھر ایک خوفناک عورت جسے زرد چڑیل کہا جاتا ہے کے قبضے میں ہے۔ یہ چڑیل زرد جنگل میں بنے ہوئے زرد قلعے میں رہتی ہے اور زرد پتھر بھی اس قلعے کے اندر ہے لیکن اسے اسی وقت حاصل کیا جا سکتا ہے جب تم زرد چڑیل کو ہلاک کر دو لیکن زرد چڑیل کو ہلاک کرنے کے لئے تمہیں پہلے دو کام کرنے پڑیں گے ورنہ وہ ہلاک نہ ہو سکے گی اور الٹا تمہیں ہلاک کر دے گی"۔ ملکہ زرد نے کہا۔

"کونسے کام"۔ آنگلو نے پوچھا۔

" پہلا کام تو یہ ہے کہ تمہیں کالے جنگل میں جا کر وہاں نیلے رنگ کا درخت ڈھونڈنا ہوگا۔ اس درخت کی حفاظت ایک نیلے رنگ کا خوفناک اژدھا کرتا ہے۔

اس اژدھے کو ہلاک کر کے جب تم اس کے بڑے بڑے دانت اس نیلے رنگ کے درخت پر مارو گے تو درخت خود بخود گر جائے گا اور اس کی جڑوں میں سے تمہیں نیلے رنگ کا موتی ملے گا۔ جب تک یہ موتی تمہارے پاس رہے گا تم پر چڑیل قابو نہ پا سکے گی اور دوسرا کام یہ ہے کہ تم اس نیلے موتی کو حاصل کرنے کے بعد سیاہ جزیرے پر جاؤ گے۔ سیاہ جزیرے پر کالے دیو رہتے ہیں جو انتہائی ظالم اور خطرناک ہیں وہ انسانوں کو ایک لمحے میں چیر پھاڑ کر رکھ دیتے ہیں لیکن اس وقت وہ سب افسردہ اور غمگین ہیں کیونکہ ان کی شہزادی جسے کالی شہزادی کہا جاتا ہے انتہائی بیمار ہے۔ تم انہیں کہنا کہ تم شہزادی کو ٹھیک کر سکتے ہو۔ پھر وہ تمہیں شہزادی کے پاس لے جائیں گے۔ تم اس نیلے موتی کو پانی میں ڈال کر وہ پانی اس شہزادی کو پلا دینا تو شہزادی تندرست ہو جائے گی۔ اس طرح کالے دیوؤں کا سردار اور اس شہزادی کا باپ تم سے بے حد خوش ہوگا۔ وہ تم سے کہے گا کہ تم جو چاہو اس سے مانگ لو۔ تم نے اس سے کہنا ہے کہ وہ تمہیں

کالا پھول حاصل کرنے کی اجازت دے دے۔ جب وہ اجازت دے دے تو تمہیں پھر کالے جزیرے پر جانا ہوگا جہاں ہر طرف کالے پھول کھلے ہوئے ہوں گے لیکن یہ سب نقلی پھول ہوں گے۔ اصلی پھول ایک ہوگا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اس پھول کے گرد کالے رنگ کا ہلکا ہلکا دھواں ہر وقت رہتا ہے۔ اس پھول کی حفاظت کالا چکر کرتا ہے۔ اس جزیرے پر ایک درخت ہوگا۔ اس پر کالے رنگ کا چکر تیزی سے گھوم رہا ہوگا تم نے اس کالے رنگ کے چکر کو گھومنے سے روکنا ہے۔ جیسے ہی یہ رکے گا۔ کالے پھول کے گرد کالا دھواں غائب ہو جائے گا اور پھر تم اس کالے پھول کو توڑ لینا۔ اب تمہارے پاس دو طاقتیں ہو جائیں گی۔ تم انہیں لے کر زرد جنگل پہنچو گے پھر زرد قلعے میں داخل ہو جانا۔ جب زرد چڑیل تمہارے سامنے آئے تو تم نے اسے کالا پھول سونگھا دینا ہے۔ وہ بے ہوش ہو جائے گی پھر تم اس کے بال کاٹ لینا اور نیلے موتی کو اس کے بالوں کے گچھے میں لپیٹ کر آگ لگا دینا۔ جب بال جل جائیں تو موتی اٹھا

لینا۔ اب اس کا رنگ سرخ ہو چکا ہوگا۔ اب چڑیل تمہارے قبضے میں ہوگی۔ وہ تم سے یہ سرخ موتی حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ تم اسے کہنا کہ اس موتی کے بدلے میں وہ تمہیں زرد پتھر دے دے۔ جب وہ تمہیں زرد پتھر دے دے تو تم اس پتھر کو اس کے سر پر مار دینا۔ چڑیل ہلاک ہو جائے گی اور قلعہ اور جنگل دونوں غائب ہو جائیں گے۔ پھر تم واپس کوہ قاف چلے جانا اور پھر درویش دیو کے پاس جانا اور زرد پتھر اسے دے دینا۔ وہ تمہیں اس کا سفوف بنانے کی ترکیب بتائے گا۔ جب تم اس کا سفوف بنا لو تو پھر تم نے بادشاہ کے پاس جانا ہے اور اس کے سامنے یہ سفوف ہوا میں اڑا دینا۔ سفوف غائب ہو جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی کوہ قاف کے تمام پہاڑ زرد رنگ کے ہو جائیں گے۔ یہ رنگ دو روز تک رہے گا۔ پھر غائب ہو جائے گا اور اس طرح تم شرط پوری کر لو گے۔ اب تم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو تاکہ میں تمہیں کالے جنگل میں پہنچا دوں۔ جلدی کرو میرے سونے کا وقت

ہو رہا ہے"۔ ملکہ زرد نے کہا تو آنگلو نے بانگلو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بانگلو کی آنکھیں پہلے ہی بند تھیں وہ اونگھ رہا تھا جبکہ آنگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ جب جھٹکے ختم ہوئے تو آنگلو نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک خوفناک جنگل کے درمیان ایک چٹان پر بیٹھا ہوا ہے اور بانگلو بھی اس کے ساتھ تھا البتہ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

" آنکھیں کھول دو بانگلو۔ دیکھو ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"۔ آنگلو نے اسے جھنجوڑتے ہوئے کہا تو بانگلو نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں۔

" ارے کیا ہوا تمہیں۔ سونے دو مجھے ابھی تو رات ہے ابھی تو صبح نہیں ہوئی اور تم نے مجھے جگا دیا"۔ بانگلو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ رات کا اندھیرا نہیں ہے۔ یہ کالا جنگل ہے اور ہم نے یہاں نیلا درخت تلاش کرنا ہے"۔ آنگلو نے کہا اور ابھی اس نے بات ختم کی ہی تھی کہ

اچانک کسی شیر کی خوفناک دھاڑ سنائی دی تو آنگو بانگو دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ اس خوفناک دھاڑ نے بانگو کی ساری نیند اڑا دی تھی۔ اسی لمحے ایک خوفناک سیاہ رنگ کا شیر دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا۔ اس کی آنکھیں ان دونوں کو دیکھ کر خوشی سے چمک اٹھی تھیں۔

" ارے۔ یہ تو لومڑی ہے۔ میں سمجھا شیر ہے"۔ بانگو نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ شاید اسے نیند کے خمار کی وجہ سے شیر لومڑی نظر آنے لگا تھا۔

" تم مجھے لومڑی کہہ رہے ہو۔ مجھے کالے شیر کو۔ کون ہو تم"۔ شیر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم انسانی آواز میں بات کر لیتے ہو"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں۔ مگر اب میں تم دونوں کو ضرور کھاؤں گا کیونکہ تم نے مجھے لومڑی کہہ کر میری توہین کی ہے"۔ شیر نے غضبناک لہجے میں کہا۔

" تم لومڑی نہیں ہو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ تم تو خرگوش ہو"۔ بانگو نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا اور

شیر اس کی بات سن کر غصے سے دھاڑنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوڑ کر ان پر حملہ کر دیا۔

" ارے ارے۔ ٹھہرو پہلے میری بات سنو۔ تم نے تو میری بات ہی نہیں سنی"۔ آنگلو نے کہا تو شیر اچانک رکا اور پھر واپس جا کر پہلے والی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

" اچھا، تو تم بات کر لو"۔ شیر نے کہا۔

" پہلے تعارف ہونا چاہیئے۔ میرا نام آنگلو ہے اور یہ میرا بھائی ہے بانگلو۔ ہمیں ملکہ زرد نے بتایا ہے کہ یہاں نیلے رنگ کا درخت ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کہاں ہے وہ درخت"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں مجھے معلوم ہے لیکن میں تمہیں بتاؤں گا نہیں بلکہ تمہیں کھا جاؤں گا"۔ شیر نے کہا۔

" تم کالے جنگل کے شیر ہو اور کالے جنگل کے شیر کا خون بھی کالا ہوتا ہے۔ کیا تمہارا خون کالا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ اب میں تمہیں کھاؤں گا"۔ شیر نے کہا اور ایک بار پھر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو

گیا۔

" ارے آنگلو، یہ شیر نہیں ہے یہ تو چھپکلی ہے چھپکلی"۔ اچانک بانگلو نے کہا۔

" چپ کرو۔ ایک تو تم نیند میں خود ہی اول فول بکتے رہتے ہو۔ یہ چھپکلی کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ تو چیونٹی ہے۔ چیونٹی کالے رنگ کی ہوتی ہے"۔ آنگلو نے بانگلو کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" لیکن چھپکلی بھی تو کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ خرگوش بھی کالے رنگ کا ہوتا ہے اور لومڑی بھی کالے رنگ کی ہوتی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" سنو سنو۔ میں واقعی شیر ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ شیر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اگر تم واقعی شیر ہو تو اس کا ثبوت دو"۔ آنگلو نے کہا۔

"کیا ثبوت"۔ شیر نے حیران ہو کر کہا۔

" تم اس نیلے درخت کے پاس ہمیں لے چلو۔ اس نیلے درخت پر ایک اژدھا رہتا ہے۔ وہ بھی نیلے رنگ کا ہے اس سے پوچھ لیتے ہیں۔ اگر وہ تمہیں شیر کہے گا

تو ہم بھی تمہیں شیر تسلیم کر لیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔
وہ دراصل چاہتا تھا کہ کسی طرح اس نیلے درخت کو
جلد ازجلد تلاش کر لے۔

" اچھا۔ چلو آؤ میرے پیچھے"۔ شیر نے رضامند ہوتے
ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" آؤ بانگلو"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور
پھر چٹان سے نیچے اترا اور شیر کے پیچھے چلنے لگا۔ بانگلو
بھی اس کے پیچھے چٹان سے نیچے اترا اور لڑکھڑاتے
ہوئے انداز میں چلنے لگا۔

" شیر بھائی۔ شیر بھائی"۔ اچانک بانگلو نے کہا تو
شیر تیزی سے مڑا۔

" تم نے مجھے شیر کہا ہے۔ پھر تو ثبوت مل گیا۔
اب میں تمہیں کھا جاؤں گا"۔ شیر نے کہا۔

" یہ میرا بھائی ہے اس لئے یہ مجھے کہہ رہا ہے۔
تمہارا بھائی تو نہیں ہے"۔ آنگلو نے فوراً ہی دلیل دیتے
ہوئے کہا۔

" اچھا۔ یہ بات ہے تو ٹھیک ہے آؤ"۔ شیر نے کہا
اور ایک بار پھر مڑ گیا۔

"کالے شیر۔ ارے کالے شیر"۔ اچانک بانگو ایک بار پھر بول پڑا۔

"تم نے مجھے کالا شیر کہا ہے۔ اب تو ثبوت مل گیا ہے"۔ شیر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"شیر کالا ہو ہی نہیں سکتا۔ کالی تو چڑیل ہوتی ہے، بھوت ہوتے ہیں، رات ہوتی ہے، اندھیرا ہوتا ہے"۔ آنگو نے کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے آؤ"۔ شیر نے ایک بار پھر مڑتے ہوئے کہا۔

"آنگو مجھے نیند آ رہی ہے۔ تم اس کے ساتھ جاؤ اور پھر مجھے آ کر بتا دینا۔ میں اس وقت تک سو لیتا ہوں"۔ بانگو نے کہا اور وہیں گھاس پر ہی لیٹ گیا۔ اسے واقعی زوردار نیند آ رہی تھی۔

"نہیں۔ تم ہمارے ساتھ چلو گے ورنہ کالی آندھی تمہیں اٹھا کر لے جائے گی"۔ آنگو نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں اسے کھا جاتا ہوں پھر یہ میرے پیٹ میں آرام سے سوتا رہے گا"۔ شیر نے مڑ کر کہا۔

" ارے کیوں مرنا چاہتے ہو۔ یہ بانگلو ہے۔ اسے کھانے والا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" کیوں۔ کیا اس کا گوشت اور خون زہریلا ہے"۔ شیر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم خود ہو گے زہریلے۔ میں کیوں ہونے لگا زہریلا۔ میں تو بانگلو ہوں بانگلو"۔ بانگلو نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہارا بھائی کہہ رہا ہے تو سچ ہی کہہ رہا ہوگا۔ اس لئے اب میں تمہیں نہیں کھا سکتا۔ میں جا رہا ہوں"۔ شیر نے اچانک خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور تیزی سے بھاگتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" تم نے خواہ مخواہ اسے بھگا دیا۔ اب نیلے درخت تک ہمیں کون لے جائے گا"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے تم نے خود ہی مجھے زہریلا کہا تھا"۔ بانگلو نے کہا۔

" تم دونوں واقعی خوش قسمت ہو کہ تمہاری باتیں سن کر کالا شیر خوفزدہ ہو گیا ورنہ وہ تمہیں ایک لمحے

میں ہلاک کر دیتا"۔ اچانک قریبی جھاڑیوں میں سے کسی عورت کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے ایک اونچی اور بڑی جھاڑی کے پیچھے سے ایک نوجوان عورت نکل کر ان کے سامنے آ گئی۔ اس عورت نے لمبی سی سرخ رنگ کی عبا پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر بھی سرخ رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا۔

" تم کون ہو"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" میں کالے جنگل کی شہزادی ہوں اور کالاشیر میرا شیر ہے۔ تم نے اسے اپنی باتوں سے ڈرا کر بھگا دیا ہے۔ میں سب کچھ سنتی اور دیکھتی رہی ہوں۔ یہ کالاشیر میں نے ایک جادوگر سے حاصل کیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ کالے شیر میں صرف ایک کمزوری ہے اگر اس کے سامنے کوئی اجنبی الٹی سیدھی اور ڈرانے والی باتیں کرے تو وہ خوفزدہ ہو جاتا ہے ورنہ یہ گینڈے کو بھی ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر رکھ دیتا ہے اور آج میں نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا ہے اور اپنے کانوں سے سن لیا ہے۔ واقعی تم نے اپنی

الٹی سیدھی باتوں سے اسے اس قدر خوفزدہ کر دیا کہ وہ بھاگنے پر مجبور ہو گیا"۔ جنگل کی شہزادی نے کہا۔

" میں نے تو اسے سچ بتایا ہے لیکن تم کیسی شہزادی ہو کہ نہ تمہارے سر پر تاج ہے اور نہ گلے میں ہیروں کے ہار۔ مجھے تو تم کوئی جنگلی لڑکی لگتی ہو۔ تم بتا رہی ہو کہ تم شہزادی ہو۔ کبھی شہزادی دیکھی ہے تم نے۔ اگر نہیں دیکھی تو چلو ہمارے ساتھ ، ہماری ہونے والی بیوی شہزادی پری کو دیکھ لو۔ پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ شہزادی کیسی ہوتی ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آنگلو۔ یہ تو مجھے سچ مچ کی شہزادی لگ رہی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہو کر آئی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" وہ کیسے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" دلہن سرخ لباس پہنتی ہے اور تم دیکھ تو رہے ہو کہ اس نے نہ صرف سرخ لباس پہنا ہوا ہے بلکہ سر پر سرخ رومال بھی باندھ رکھا ہے"۔ بانگلو نے فوراً ہی دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" میں تم سے کیوں شادی کروں گی۔ کیا شادی کے لئے تم جیسے احمق ہی رہ گئے ہیں۔ اپنی شکلیں اور جسم دیکھے ہیں تم نے "۔ شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چلو تم نے تو دیکھے ہیں۔ تم بتاؤ کہ ہم شہزادے ہیں یا نہیں"۔ آنگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو غصے کے باوجود جنگل کی شہزادی بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم واقعی احمق اور سادہ لوح آدمی ہو لیکن تم نیلے درخت کو کیوں تلاش کر رہے ہو"۔ جنگلی شہزادی نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

" ہم نے اس کی جڑ سے نیلا موتی حاصل کرنا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" لیکن اس پر تو نیلا اژدھا بیٹھا ہوا ہے۔ وہ ایک لمحے میں تمہیں ہلاک کر دے گا۔ جنگل میں رہنے والا کوئی آدمی تو کیا کوئی پرندہ بھی اس درخت کے قریب سے نہیں گزرتا"۔ جنگل کی شہزادی نے حیران ہو کر کہا۔

" اوہ۔ تو تم بزدل جنگل کی بزدل شہزادی ہو۔ ہم

تم سے شادی نہیں کر سکتے۔ اس لئے تم جا سکتی ہو"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آؤ میں دکھاتی ہوں تمہیں نیلا درخت۔ پھر میں تمہاری بہادری بھی دیکھ لوں گی"۔ جنگل کی شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گئی۔

" آؤ بانگو۔ چلو اس طرح ہمیں وہ درخت تلاش نہیں کرنا پڑے گا ورنہ تم جانتے ہو کہ جنگل میں کوئی درخت تلاش کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں۔ صحرا میں ریت، جنگل میں درخت، سمندر میں پانی اور پہاڑ پر پتھر تلاش کرنا واقعی مشکل ہے"۔ بانگو نے جواب دیا اور آگے جاتی ہوئی شہزادی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم کسی وقت تو ایسی باتیں کرتے ہو جیسے بہت عقلمند ہو۔ کبھی احمقانہ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو"۔ شہزادی نے کہا۔

" تم بتاؤ کہ تمہیں عقلمند پسند ہیں یا احمق۔ اگر احمق پسند ہیں تو ہم احمق ہیں اور اگر عقلمند پسند ہیں تو پھر میں عقلمند ہوں"۔ آنگو نے کہا۔

" تم کیسے ہو سکتے ہو احمق اور عقلمند۔ تم تو آنگلو ہو"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور شہزادی ایک بار پھر ہنس پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں درخت کافی گھنے تھے اور اس کے ساتھ ہی جنگل کی شہزادی رک گئی۔

" وہ دیکھو سامنے نیلا درخت ہے اور اس پر نیلا اژدھا بیٹھا ہوا ہے۔ اب بتاؤ کیا کر سکتے ہو تم"۔ جنگل کی شہزادی نے کہا۔

" ہم پہلے اس نیلے اژدھے سے اس کا حال پوچھیں گے۔ اس کے بچوں کی خیریت معلوم کریں گے۔ پھر اس سے اپنا تعارف کرائیں گے"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

" پہلے میرا تعارف کرانا۔ ورنہ یہ نیلااژدھا مرعوب ہی نہیں ہوگا"۔ بانگلو نے کہا اور پھر وہ بھی آنگلو کے ساتھ ہی تیزی سے آگے بڑھنے لگا جبکہ شہزادی وہیں رک گئی تھی۔

" ارے کیا ہوا۔ تم کیوں رک گئی ہو۔ تم تو جنگل کی شہزادی ہو اور شہزادیاں تو بڑی بہادر ہوتی ہیں

اس لئے تو ہم شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں ورنہ ہم عام عورت سے شادی نہ کر لیتے"۔ آنگو نے مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

" آؤ۔ آؤ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ شہزادی ہنیں ہے۔ آؤ"۔ بانگو نے کہا لیکن اسی لمحے ایک خوفناک پھنکار کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ یہ پھنکار کون رہا ہے۔ کس میں جرأت ہے کہ آنگو بانگو کے سامنے پھنکار سکے"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ بیچارہ نیلے رنگ کا کیڑا پھنکارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آؤ اسے سزا دیں"۔ بانگو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا لیکن اسی لمحے وہ اژدھا پہلے سے زیادہ زور سے پھنکارا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے درخت کی جڑ تک پہنچ گیا۔ اس کا منہ بہت بڑا اور خوفناک تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

" اچھا تو تم پھنکار رہے ہو نیلے کیڑے اور وہ بھی آنگو بانگو کے سامنے"۔ آنگو نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی اس نے اپنا لمبا سا ہاتھ تیزی سے بڑھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ اس خوفناک اژدھے کی گردن پر جم گیا۔ اژدھا تیزی سے درخت پر چڑھنے لگا۔ اس میں اتنی طاقت تھی کہ آنگلو بھی اس کے ساتھ ہی گھسٹتا چلا گیا لیکن بانگلو نے بجلی کی سی تیزی سے آنگلو کی کمر اپنے بازوؤں میں جکڑی اور اسے پیچھے کی طرف زور سے کھینچنا شروع کر دیا۔ اب اژدھا اور آنگلو بانگلو کے درمیان باقاعدہ رسہ کشی شروع ہو گئی تھی۔ اژدھا اپنی طاقت سے پیچھے ہٹ رہا تھا جبکہ آنگلو نے انتہائی مضبوطی سے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی۔ ادھر بانگلو نے آنگلو کو کمر سے جکڑا ہوا تھا اور بانگلو آنگلو کو پیچھے کی طرف گھسیٹنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ اژدھا آنگلو کو درخت کی طرف گھسیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

" ارے میرا بازو ٹوٹ جائے گا"۔ آنگلو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن وہ اب اژدھے کی گردن نہ چھوڑ سکتا تھا کیونکہ اگر وہ گردن چھوڑ دیتا تو اس کا ہاتھ لازماً اژدھے کے بڑے سے منہ میں چلا جاتا اور پھر نہ صرف آنگلو کا ہاتھ کٹ جاتا بلکہ اژدھے کے زہر سے

اس کا پورا جسم ایک لمحے میں پانی بن کر بہہ جاتا اور یہی حشر بانگلو کا بھی ہوتا کیونکہ بانگلو نے اس کی کمر پکڑی ہوئی تھی جبکہ جنگل کی شہزادی ایک طرف کھڑی انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ عجیب و غریب اور خوفناک رسہ کشی دیکھ رہی تھی۔

"تمہارے بازو کو کچھ نہیں ہوگا۔ ہمت کرو"۔ اچانک جنگل کی شہزادی نے کہا تو آنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اندر نئی قوت بھر گئی ہو لیکن اژدھا اور آنگلو بانگلو دونوں کی طاقت ایک جیسی تھی اس لئے وہ سب اپنی اپنی جگہ جمے ہوئے تھے کہ اچانک جنگل کی شہزادی آگے بڑھی اور اس نے بانگلو کی گردن کے گرد دونوں ہاتھ ڈالے اور پھر پوری قوت سے اسے پیچھے کھینچنے لگی۔ جنگل کی شہزادی کے ایسا کرتے ہی آنگلو بانگلو پیچھے کی طرف کھسکنے لگے اور اژدھا آگے کی طرف کھینچنا شروع ہو گیا۔ چونکہ آنگلو بانگلو کی طاقت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی تھی اس لئے اژدھے کے درخت کے گرد لپٹے ہوئے بل اب کھلتے جا رہے تھے لیکن وہ بھی اپنی پوری قوت لگا رہا تھا۔

" بانگو۔ زور سے جھٹکا مارو"۔ آنگو نے چیخ کر کہا۔
" جنگل کی شہزادی۔ جھٹکا مارو"۔ بانگو نے اپنے عقب پر موجود جنگل کی شہزادی سے کہا اور پھر ان تینوں نے جیسے ہی مل کر ایک زوردار جھٹکا مارا ایک کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں ایک دوسرے کے اوپر جا گرے اور جنگل کی شہزادی کے حلق سے بے اختیار ایک زوردار چیخ نکل گئی کیونکہ موٹا اور بھاری بھرکم بانگو اس کے اوپر گرا تھا۔
" ارے میری گردن"۔ بانگو نے آنگو کی کمر چھوڑ کر قلابازی کھائی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا شروع کر دی کیونکہ جنگل کی شہزادی کے زوردار جھٹکے کی وجہ سے اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ ادھر جنگل کی شہزادی مسلسل کراہ رہی تھی جبکہ آنگو اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اژدھے کا سر تھا۔ جھٹکا لگنے کی وجہ سے اژدھے کی گردن ٹوٹ گئی تھی اور اس کا سر آنگو کے ہاتھ میں آ گیا تھا جبکہ اس کا باقی دھڑ درخت سے لپٹا رہ گیا تھا اور اب اس کے بل خود بخود کھل

رہے تھے۔ اژدھے کے دو بڑے سے دانت تھے۔ آنگلو تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے اژدھے کے دانت پوری قوت سے درخت کے تنے پر مارے تو ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور درخت جڑ سے اکھڑ کر دور جا گرا۔ آنگلو نے دیکھا کہ جس جگہ درخت کی جڑیں تھیں وہاں ایک نیلے رنگ کا موتی پڑا ہوا تھا۔ آنگلو نے جلدی سے موتی اٹھایا اور اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اب وہ مڑا تو اس نے جنگل کی شہزادی اور بانگلو دونوں کو اٹھ کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جنگل کی شہزادی اپنی پسلیاں پکڑے ہوئے تھی جبکہ بانگلو ابھی تک اپنی گردن مسلنے میں مصروف تھا۔

"کیا ہوا۔ موتی مل گیا"۔ بانگلو نے کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں سیاہ جزیرے پر جانا ہے۔ چلو میرا ہاتھ پکڑ لو اور آنکھیں بند کر لو"۔ آنگلو نے کہا۔

"یہ جنگل کی شہزادی ہے۔ اس لئے جنگل میں ہی رہے گی۔ کیوں شہزادی"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہیں رہوں گی۔ تم نے اس خوفناک اژدھے کو ہلاک کر کے ہمارے لئے بہت اچھا کیا ہے

اس کی دہشت کی وجہ سے سارا جنگل ویران ہو رہا تھا"۔ جنگل کی شہزادی نے جواب دیا۔

"بس۔ اب میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ آنگلو نے کہا اور بانگلو نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔ آنگلو نے ہاتھ میں پہنی ہوئی شاہی نجومی کی دی ہوئی انگوٹھی کو مخاطب کرکے کہا کہ وہ انہیں سیاہ جزیرے پر پہنچا دے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو آنگلو نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل پڑا کیونکہ اب وہ کالے جنگل کی بجائے ایک جزیرے کے ساحل پر موجود تھے۔

"آنکھیں کھولو بانگلو"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو نے بھی آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"ارے۔ وہ جنگل کی شہزادی کہاں گئی"۔ بانگلو نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہیں جنگل کی شہزادی کچھ زیادہ ہی یاد آنے لگ گئی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" شہزادی تو ہے۔ چاہے جنگل کی ہی سہی"۔ بانگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو آنکلو بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ کونسا جزیرہ ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" سیاہ جزیرہ۔ یہاں کالے دیوؤں کی حکومت ہے"۔ آنکلو نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے ایک کالے رنگ کا دیو انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ آسمان پر کسی چیز کو دیکھتا ہوا آگے بڑھا چلا آ رہا تھا کہ اچانک اس نے نظریں جھکائیں تو اسے آنکلو بانگلو نظر آئے اور وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ آدم زاد۔ آدم زاد۔ دو آدم زاد۔ واہ لذیذ گوشت۔ واہ۔ آدم زاد"۔ کالے دیو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس طرح ان کی طرف بڑھنے لگا جیسے وہ ایک لمحے میں انہیں اٹھا کر منہ میں ڈال لے گا۔

" رک جاؤ۔ ہمارا نام آنکلو بانگلو ہے۔ رک جاؤ کالے دیو ورنہ تم اور تمہارا جزیرہ سب تباہ ہو جائے گا"۔

آنگو نے چیخ کر کہا اور دیو بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

"کون آنگو بانگو"۔ کالے دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید یہ نام سمجھ ہی نہ آئے تھے۔

"سنو کالے دیو۔ ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے سردار کی بیٹی بیمار ہے لیکن ہم اسے تندرست کر سکتے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی۔ اوہ اگر ایسا ہو جائے تو ہم سب بے حد خوش ہوں گے"۔ کالے دیو نے چونک کر کہا۔

"تو پھر جاؤ اور جا کر سردار کو ہماری آمد کی اطلاع دو"۔ آنگو نے کہا تو کالا دیو تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا درختوں میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بہت سے دیو آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ان کے آگے آگے ان کا سردار تھا جس کے سر پر کالے پروں کا تاج تھا۔

"کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ سردار نے قریب آ کر کہا۔

"ہمارا نام آنگو بانگو ہے اور ہم تمہاری بیٹی کو

تندرست کر سکتے ہیں"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"کیسے۔ کیا تم حکیم ہو"۔ سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم حکیم نہیں ہیں۔ ہم آنگو بانگو ہیں"۔ آنگو نے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی میری بیٹی اور سیاہ جزیرے کی شہزادی کو ٹھیک کر سکتے ہو"۔ سردار نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"تو آؤ۔ اگر تم ٹھیک کر دو گے تو ہم تمہیں منہ مانگا انعام دیں گے اور اگر تم ایسا نہ کر سکے تو ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ سردار نے کہا۔

"چلو۔ ہمیں اپنی بیٹی کے پاس لے چلو۔ پھر دیکھو ہم کیا کرتے ہیں"۔ آنگو نے کہا اور پھر وہ ان دیوؤں کے ساتھ چلتے ہوئے جزیرے کے اندرونی طرف کو بڑھ گئے۔ جزیرے پر ہر طرف کالے رنگ کے دیو اور دیونیاں موجود تھیں اور ان کے بڑے بڑے مکان بنے ہوئے تھے۔ ایک بڑے سے مکان پر سردار کا

مخصوص جھنڈا موجود تھا۔ آنگوبانگو کو اس مکان میں
لے جایا گیا۔ یہاں ایک بڑے کمرے میں ایک
نوجوان دیونی بڑے سے پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس
کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا اور آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی
دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ واقعی شدید بیمار تھی اور
یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بس ابھی مرنے ہی والی
ہو۔

" یہ ہے میری بیٹی۔ سیاہ جزیرے کی شہزادی"۔
سردار نے کہا۔

" پانی کا گلاس بھر کر لے آؤ"۔ آنگو نے کہا تو
سردار کے حکم پر ایک بڑا سا پانی کا بھرا ہوا گلاس
لے آیا گیا تو آنگو نے اپنی جیب سے نیلا موتی نکالا اور
اس گلاس میں ڈال دیا۔ پھر اس نے گلاس کو خوب
ہلایا۔ پھر اس نے گلاس میں ہاتھ ڈال کر اس میں
سے موتی نکال کر اسے واپس اپنی جیب میں ڈالا اور
گلاس سردار کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ لو۔ یہ پانی اپنی بیٹی کو پلاؤ۔ یہ ابھی ٹھیک
ہو جائے گی"۔ آنگو نے کہا تو سردار نے گلاس لے کر

شہزادی کی طرف بڑھایا۔ ایک دیونی نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور سردار نے گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔ شہزادی شاید پیاسی بھی تھی کیونکہ وہ ایک ہی سانس میں اتنا بڑا گلاس پی گئی۔ پھر پانی پیتے ہی اس کی حالت میں واقعی تبدیلی آنا شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئی ہو۔ اپنی بیٹی کو صحت یاب دیکھ کر نہ صرف سردار بے حد خوش ہوا بلکہ جزیرے کے تمام کالے دیو اور دیونیاں بھی بے اختیار خوشی سے ناچنے لگیں۔

"تم نے میری بیٹی کو صحت مند کر دیا ہے۔ اس لئے تم جو چاہو مجھ سے مانگ سکتے ہو"۔ سردار نے کہا۔

"تم ہمیں جزیرے سے کالا پھول حاصل کرنے کی اجازت دے دو"۔ آنگلو نے کہا۔

"اور مجھے اچھا سا کھانا کھلاؤ"۔ بانگلو نے کہا۔

"خاموش رہو۔ تمہیں تو ہر وقت بھوک لگی رہتی ہے۔ پہلے ہم کالا پھول تو حاصل کر لیں"۔ آنگلو نے

بانگلو کو جھڑکتے ہوئے کہا۔

" ارے تم مجھے جھڑک رہے ہو۔ مجھے بانگلو کو۔ میں تو اس لئے خاموش رہتا ہوں کہ چلو تم اپنا دماغ خرچ کرتے رہو۔ پہلے ہی تمہاری اس تربوز جیسی کھوپڑی میں دماغ تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ جب بالکل ختم ہو جائے گا تو پھر میری ہی شادی شہزادی پری سے ہو جائے گی اور تم بس احمقوں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہ جاؤ گے۔ لیکن اب تم نے مجھ پر ہی رعب ڈالنا شروع کر دیا ہے"۔ بانگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اور تمہاری اس خوبانی جتنی کھوپڑی میں تو سرے سے دماغ ہے ہی نہیں۔ اسی لئے تو تمہیں ہر وقت کھانے کی ہی لگی رہتی ہے اور چونکہ شرطیں میں ہی پوری کر رہا ہوں اس لئے اب میری شادی شہزادی پری سے ہوگی۔ تمہاری نہیں"۔ آنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں چونکہ آپس میں لڑ پڑے ہو اور یہاں کا رواج ہے کہ جو آپس میں لڑیں انہیں سزا دی جاتی

ہے۔ اس لئے پہلے تمہیں سزا ملے گی پھر کوئی اور بات ہوگی"۔ سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ہم لڑ تو نہیں رہے۔ ہم تو باتیں کر رہے ہیں۔ لڑتے تو تب جب میں بانگلو کو مکا مارتا اور بانگلو جواب میں مجھے ٹکر مارتا۔ ہم کہاں لڑ رہے ہیں۔ کیوں بانگلو بھائی"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ ہم لڑ تو نہیں رہے۔ ہم تو باتیں کر رہے ہیں"۔ اس بار بانگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو سنو۔ چونکہ تم نے میری بیٹی کو صحت یاب کر دیا ہے اس لئے میں تمہیں جزیرے پر موجود کالا پھول حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہوں لیکن اس پھول کو تلاش بھی تمہیں خود کرنا ہوگا اور اسے حاصل بھی خود ہی کرنا ہوگا"۔ سردار نے کہا۔

" وہ ہم کر لیں گے۔ آؤ بانگلو"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بانگلو بھی برے برے منہ بناتا ہوا اس کے پیچھے چلنے لگا اور پھر وہ دونوں اس مکان سے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے میں گھومتے ہوئے کالا پھول

تلاش کر رہے تھے پھر آخر کار انہوں نے اسے تلاش کر لیا کیونکہ انہیں ملکہ زرد نے بتا دیا تھا کہ اصلی کالے پھول کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلا ہوا ہوتا ہے اور انہوں نے جزیرے کے تقریباً درمیان میں ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا پھول دیکھ لیا تھا جس کے گرد سیاہ دھواں پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا حالانکہ ویسے اس جزیرے پر ہر طرف کالے پھول ہی پھول نظر آ رہے تھے لیکن ملکہ زرد نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ سب نقلی پھول ہیں۔ اصلی پھول وہی ہوگا جس کے گرد سیاہ دھواں پھیلا ہوا ہوگا۔

" اب کیا کرنا ہوگا۔ مجھے یاد نہیں آ رہا کہ ملکہ زرد نے کیا بتایا تھا"۔ آنگلو نے کہا۔

" اس نے بتایا تھا کہ کالے چکر کو روکنا ہوگا"۔ بانگلو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ لیکن یہ کالا چکر کیا ہے۔ آؤ دیکھیں"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک بار پھر جزیرے میں گھومنے لگے اور پھر انہوں نے قریب ہی ایک

درخت کی اوٹ میں وہ کالاچکر دیکھ لیا۔ یہ درخت کی سب سے اونچی شاخ پر لگا ہوا تھا اور انتہائی تیزی سے گھوم رہا تھا لیکن یہ درخت نیچے سے اوپر تک بالکل سیدھا تھا۔ اوپر جا کر اس کی شاخیں تھیں۔ اس پر چڑھنا کسی طرح بھی ممکن نہ تھا۔

" اب کیا کریں۔ اس درخت پر کیسے چڑھیں"۔ آنگو نے پریشان ہو کر کہا۔

" کسی لمبے دیو کو بلا لیتے ہیں پھر اس کے کاندھے پر چڑھ کر اوپر پہنچ جاتے ہیں"۔ بالنگو نے کہا تو آنگو بے اختیار اچھل پڑا۔

" واہ۔ تم تو واقعی عقلمند ہوتے جا رہے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" چونکہ میری شادی شہزادی پری سے ہونی ہے اس لئے میں تو ہوں ہی عقلمند"۔ بالنگو نے کہا تو آنگو بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ بات نہیں ہے۔ اصل میں جب تمہیں بھوک لگی ہوئی ہو تو تمہارا دماغ کام کرتا ہے۔ جب تم کھانا کھا لیتے ہو تو پھر تمہارا دماغ بند ہو جاتا ہے اور تم یا

تو سو جاتے ہو یا پھر اونگھنا شروع کر دیتے ہو"۔ آنگلو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ایک دیو کو اپنی طرف بلایا۔

"کیا بات ہے"۔ اس دیو نے قریب آ کر کہا۔

" اس جزیرے پر جو دیو سب سے لمبا ہے اسے بلاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ"۔ اس دیو نے کہا۔

" ہم نے اس کے کاندھے پر چڑھ کر اس درخت کے اوپر پہنچنا ہے اور پھر اس کالے چکر کو روکنا ہے۔ جب تک یہ چکر نہیں رکے گا ہم کالا پھول حاصل نہیں کر سکیں گے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ اگر یہ چکر رک گیا تو جزیرے کے تمام کالے دیو ہلاک ہو جائیں گے"۔ اس دیو نے خوفزدہ ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا سردار کے مکان کی طرف بڑھ گیا۔ آنگلو بانگلو دونوں سمجھ گئے تھے کہ وہ سردار کو اس بات کی اطلاع دینے گیا ہے۔

"اب کیا کریں"۔ آنگلو نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہم اس درخت کو نیچے سے جھٹکے دیتے ہیں"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر دونوں بازو اس درخت کے گرد ڈالے اور پھر پورا زور لگا کر درخت کو اکھاڑنے لگا لیکن درخت بے حد مضبوط تھا۔ اچانک آنگلو کو ایک خیال آیا۔

"ہٹ جاؤ پیچھے۔ میں اوپر چڑھتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو پیچھے ہٹ گیا۔ آنگلو نے آگے بڑھ کر درخت کے گرد دونوں بازو ڈالے اور پیر جوڑ کر وہ اوپر چڑھنے لگا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی اوپر گیا تھا کہ پھسل کر دوبارہ نیچے آ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے سردار بے شمار دیوؤں کے ساتھ دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"یہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ یہ چکر نہیں رکے گا"۔ سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر ہم کالا پھول کیسے حاصل کریں گے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اس کی ایک اور ترکیب بتاتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ ساحل پر جا کر کالا مینڈک تلاش کرو

اور پھر اسے ہلاک کر کے اس کا خون کالے پھول پر ڈالو گے تو سیاہ دھواں غائب ہو جائے گا اور تم کالا پھول حاصل کر لو گے"۔ سردار نے کہا۔

" اوہ۔ یہ تو بے حد آسان ترکیب ہے۔ آؤ بانگلو"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ساحل پر پہنچ گئے لیکن یہاں کہیں بھی کوئی بھی مینڈک نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ ساحل کے ساتھ ساتھ گھومتے رہے اچانک بانگلو بے اختیار اچھلا اور پھر دھڑام سے نیچے گر گیا۔

" کیا ہوا"۔ آنگلو نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ زمین پر ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا مینڈک بے سدھ ہوا پڑا تھا۔ شاید بانگلو کا پیر اس پر آ گیا تھا۔ اس لئے وہ اچھل کر گرا تھا۔ آنگلو نے آگے بڑھ کر اس مینڈک کو اٹھا لیا اور پھر تیزی سے اس کالے پھول کی طرف دوڑ پڑا۔

" ارے ارے۔ رک جاؤ۔ مجھے تو اٹھاؤ"۔ بانگلو نے چیختے ہوئے کہا۔ شاید اس طرح اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے اس کو چوٹ آ گئی تھی۔ اس لئے اب اس

سے اٹھا نہ جا رہا تھا لیکن آنگلو نے اس کی کوئی بات نہ سنی۔ کیونکہ مینڈک کافی بڑا تھا اور آنگلو چاہتا تھا کہ اس سے پہلے کہ مینڈک اسے کاٹ لے یا اس کے ہاتھ سے نکل جائے وہ کالے پھول تک پہنچ جائے چنانچہ وہ اسی طرح دوڑتا ہوا اس کالے پھول تک پہنچ گیا جس پر سیاہ دھواں چھایا ہوا تھا۔ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اس کی مدد سے اس نے کالے مینڈک کا سر کچل دیا۔ اس کے سر سے سیاہ رنگ کا خون نکلا تو آنگلو نے یہ خون اس کالے پھول پر ڈالنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور کالے پھول کے گرد موجود سیاہ دھواں غائب ہو گیا۔ آنگلو نے مینڈک کو دور پھینکا اور آگے بڑھ کر اس نے پھول توڑ لیا پھر جیسے ہی اس نے پھول توڑا۔ اسے ایک آواز سنائی دی۔

"تم واقعی خوش قسمت ہو"۔ کوئی کہہ رہا تھا۔ آنگلو تیزی سے مڑا تو اس نے ایک سیاہ رنگ کی مکھی کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا۔ اسی لمحے بانگلو بھی اٹھ کر لڑکھڑاتا ہوا وہاں پہنچ گیا تھا۔

" شکریہ گلہری"۔ آنگلو نے کہا اور کالے پھول کو جلدی سے اس نے اپنی اس جیب میں ڈال لیا جس میں پہلے سے نیلا موتی موجود تھا۔

" آؤ بانگلو۔ میرا ہاتھ پکڑو۔ ہم نے اب جلدازجلد زرد جنگل میں پہنچنا ہے"۔ آنگلو نے کہا اور خود اس نے آگے بڑھ کر بانگلو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

" آنکھیں بند کر لو"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی آنکھیں بند کر لیں اور ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی سے مخاطب ہو کر دل ہی دل میں کہا کہ وہ انہیں زرد جنگل میں اس جگہ پہنچا دے جہاں زرد چڑیل کا زرد قلعہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ پھر جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو آنگلو نے آنکھیں کھول دیں تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ اب وہ سیاہ جزیرے کی بجائے زرد جنگل میں تھا۔ اس جنگل میں جس کے درخت، جس کی شاخیں، تنے، گھاس، جھاڑیاں سب گہرے زرد رنگ کی تھیں۔

ارے یہ کیا۔ یہ تو ہر طرف زرد رنگ ہے۔

ارے کہیں پہلے کسی اور نے تو شرط پوری نہیں کر دی"۔ بانگلو نے آنکھیں کھول کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ یہ کوہ قاف نہیں ہے۔ یہ زرد جنگل ہے"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ پھر وہ دونوں جیسے ہی کچھ آگے بڑھے انہیں دور سے ایک بڑا سا قلعہ نظر آنے لگ گیا جو گہرے زرد رنگ کا تھا۔

" آؤ اب اس زرد چڑیل سے بھی مل لیں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس زرد قلعے کے بڑے سے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگے جو کھلا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ قلعے میں داخل ہوئے تو دوسرے لمحے ایک کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک چیخ سنائی دی۔ آنگلو بانگلو ٹھٹک کر رک گئے۔ چند لمحوں بعد ہی انہوں نے دیکھا کہ زرد قلعے کے ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی باہر آ گئی۔ یہ لڑکی شہزادیوں

سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔ اس نے گہرے زرد رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔

" ارے زرد شہزادی۔ ارے یہ تو بہت خوبصورت ہے"۔ ان دونوں کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" تم کون ہو"۔ اس لڑکی نے بڑی مترنم آواز میں ان کے قریب پہنچ کر کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ یہاں زرد چڑیل رہتی ہے اور چڑیل تو بہت بدصورت ہوتی ہے۔ تم کون ہو"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ میرا قلعہ ہے۔ میرا نام زرد شہزادی ہے اور سنو یہاں واقعی زرد چڑیل رہتی ہے۔ وہ بے انتہا خوفناک ہے۔ اس نے مجھے یہاں قید کر رکھا ہے۔ وہ اس وقت سو رہی ہے۔ تم ایسا کرو کہ مجھے کالا پھول دے دو میں اس کی ناک سے لگا دوں گی تو وہ مر جائے گی اور اس طرح میں آزاد ہو جاؤں گی"۔ لڑکی نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا تو آنگلو نے جلدی سے جیب سے کالا پھول نکالا اور اس لڑکی کی طرف

بڑھانے لگا۔

" ٹھہرو۔ میں اسے پھول دوں گا۔ کیونکہ جو پھول دے گا اس سے زرد شہزادی خوش ہو جائے گی اور اس سے شادی کر لے گی"۔ بانگلو نے یکلخت آنکلو کے ہاتھ سے پھول جھپٹنا چاہا لیکن آنکلو خود پھول زرد شہزادی کو دینا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے پھول نہ چھوڑا تو اس چھینا جھپٹی میں پھول اس لڑکی کے جسم سے چھو گیا اور جیسے ہی پھول اس لڑکی کے جسم سے لگا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ایک بار پھر خوفناک چیخ سنائی دی اور وہ دونوں بے اختیار ٹھٹھک کر پیچھے ہٹ گئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ اس خوبصورت لڑکی میں تبدیلی آ گئی تھی۔ اب وہ ایک انتہائی خوفناک اور بدصورت چڑیل کی شکل میں آ گئی تھی جس کے گندے اور الجھے ہوئے بال اس کے کاندھوں تک پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے بڑے بڑے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے اس کا چہرہ بے حد مکروہ تھا۔

" ارے تم تو چڑیل ہو۔ تم ہمیں دھوکہ دے رہی

تھی"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں تمہیں کھا جاؤں گی۔ میں زرد چڑیل ہوں"۔ چڑیل نے چیختے ہوئے کہا لیکن آنگلو نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر پھول اس کی ناک سے لگا دیا۔ جیسے ہی پھول اس چڑیل کی ناک سے لگا وہ دھڑام سے نیچے گری اور بے حس و حرکت ہو گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی اور آنگلو نے جلدی سے اس کے بال مٹھی میں پکڑے اور ایک جھٹکے سے انہیں کھینچ لیا۔ بالوں کا ایک گچھا اس کے ہاتھ میں آگیا تھا۔

" بانگلو تمہارے پاس چقماق پتھر ہیں۔ وہ نکالو۔ جلدی کرو"۔ آنگلو نے اپنی جیب سے نیلاموتی نکال کر اس کے اوپر زرد چڑیل کے بالوں کو لپیٹتے ہوئے کہا۔ بانگلو نے جیب سے چقماق پتھر نکالے اور پھر انہیں آپس میں رگڑا تو ان میں سے چنگاریاں نکل کر ان بالوں پر پڑیں تو بال دھڑا دھڑ جلنے لگے۔ آنگلو نے بال اور اس میں لپٹا ہوا نیلا موتی نیچے زمین پر رکھ دیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب سارے بال جل کر راکھ ہو گئے تو آنگلو نے راکھ ہٹائی تو اندر موجود نیلے رنگ کا

موتی اب سرخ رنگ کا ہو چکا تھا۔ اسی لمحے چڑیل بھی ہوش میں آ گئی۔

" ارے۔ تم تو بہت اچھے ہو۔ یہ موتی مجھے دے دو"۔ چڑیل نے ہوش میں آتے ہی بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک شرط پر دے سکتا ہوں کہ تم ہمیں وہ زرد پتھر دے دو جس کو پیس کر ہوا میں اڑایا جائے تو کوہ قاف کے سارے پہاڑ زرد رنگ کے ہو جاتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" اچھا۔ ٹھیک ہے تم یہیں ٹھہرو۔ میں پتھر لے آتی ہوں"۔ چڑیل نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بھاگتی ہوئی واپس قلعے کی عمارت کی طرف بڑھ گئی۔ تھوری دیر بعد وہ واپس آئی تو اس نے ایک بڑا سا گہرے زرد رنگ کا پتھر اٹھایا ہوا تھا۔ یہ پتھر چٹان جتنا بڑا تھا لیکن چڑیل نے اسے اس طرح اٹھایا ہوا تھا جیسے وہ انتہائی ہلکا پھلکا ہو۔

" یہ لو پتھر اور سرخ موتی مجھے دے دو"۔ زرد چڑیل نے قریب آ کر کہا اور آنگلو نے اس کے ہاتھ

بڑھ کر وہ پتھر اٹھایا اور پھر وہ دونوں درویش دیو کے غار میں داخل ہوگئے۔

" بہت خوب۔ تم دونوں واقعی بے حد خوش قسمت ہو ورنہ آج تک بڑے بڑے بہادر بھی اس پتھر کو حاصل نہیں کر سکے"۔ درویش دیو نے اٹھ کر ان دونوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

" درویش دیو۔ اب تم ہمیں بتاؤ کہ ہم اسے کیسے پیس کر سفوف بنا سکتے ہیں"۔ آنگلو نے بے چین لہجے میں کہا۔ وہ اب جلدازجلد شرط پوری کرنا چاہتا تھا۔

" تو کیا تمہیں اس کی ترکیب ملکہ زرد نے نہیں بتائی تھی۔ اس کا علم تو صرف اسی کو ہے"۔ درویش دیو نے کہا۔

" نہیں۔ اس نے تو کہا تھا کہ درویش دیو بتائیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ اس کا علم تو صرف اسی کو ہے۔ تمہیں دوبارہ اس کے پاس جانا ہوگا"۔ درویش دیو نے کہا۔

" لیکن وہ تو چھ ماہ کے لئے سو گئی ہے اور چھ ماہ تو چھ ماہ بعد گزریں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اوہ۔ پھر مجھے خود اسے یہاں بلانا ہوگا نیند سے جگا کر۔ بیٹھ جاؤ"۔ درویش دیو نے کہا اور پھر وہ خود بھی زمین پر بچھی ہوئی گھاس پر بیٹھ گیا۔ آنگوبانگو بھی بیٹھ گئے۔ درویش دیو نے آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو ہر طرف دھواں سا پھیل گیا۔ پھر جب دھواں غائب ہوا تو آنگوبانگو یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ غار میں ملکہ زرد موجود تھی لیکن وہ سوئی ہوئی تھی۔ درویش دیو نے ایک طرف پڑا ہوا پیالہ اٹھایا جس میں پانی موجود تھا اور پھر اس نے پیالے کا پانی ملکہ زرد کے چہرے پر ڈالا تو ملکہ زرد نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

" ملکہ زرد۔ تم نے ان دونوں کو پتھر کا سفوف بنانے کی ترکیب کیوں نہیں بتائی تھی"۔ درویش دیو نے کہا۔

" ارے۔ تو کیا واقعی یہ پتھر لے آئے ہیں۔ حیرت ہے۔ میں تو سمجھی تھی یہ ناکام رہیں گے اور ہلاک ہو

جائیں گے"۔ ملکہ زرد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ آنگلو بانگلو۔ ہم کیسے ناکام ہو سکتے ہیں۔ تم جلدی سے اس پتھر کو سفوف میں تبدیل کرو تاکہ ہم شرط پوری کرکے شہزادی پری سے شادی کر سکیں"۔ آنگلو نے کہا تو ملکہ زرد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس زرد پتھر پر اپنا ہاتھ رکھا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری تو ایک دھماکہ ہوا اور اس زرد پتھر کے گرد زرد رنگ کا ہی دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو آنگلو بانگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جہاں پہلے بہت بڑا پتھر تھا اب وہاں تھوڑا سا زرد رنگ کا سفوف پڑا ہوا تھا۔

" یہ کیا۔ پتھر تو بہت بڑا تھا لیکن یہ سفوف تو تھوڑا سا ہے"۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کے اندر پتھر کی ساری طاقت آ گئی ہے۔ اب تم اسے کاغذ میں ڈال لو اور بادشاہ کے پاس لے جاؤ"۔ ملکہ زرد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ہوا میں ہاتھ لہرایا تو اس کے ہاتھ میں ایک خالی کاغذ آ گیا۔ اس نے کاغذ آنگلو بانگلو کو دیا تو آنگلو نے جلدی سے سارا سفوف اس کاغذ پر ڈالا اور اسے تہہ کر کے پڑیا بنا لی۔ پھر درویش دیو نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ شاہی مہمان خانے میں موجود تھے۔ پھر ملازم دیو نے جب ان کے آنے کی اطلاع بادشاہ کو دی تو بادشاہ نے فوراً ہی دربار منعقد کیا اور ان دونوں کو بلا لیا۔ وہ دونوں اکڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ شہزادی پری بھی وہاں موجود تھی۔

"کیا تم نے شرط پوری کر دی ہے"۔ بادشاہ نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی کر دیتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا اور کاغذ کی پڑیا کھول کر اس نے اس میں موجود زرد رنگ کے سفوف کو ہوا میں اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی ہر طرف زرد رنگ کا دھواں سا پھیل گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو بادشاہ اور سب درباری یہ دیکھ

کر حیران رہ گئے کہ وہاں سے جو پہاڑ نظر آ رہے تھے وہ سب گہرے زرد رنگ کے ہو گئے تھے۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ دیو جا کر معلوم کریں کہ کیا واقعی کوہ قاف کے سارے پہاڑ زرد رنگ کے ہو گئے ہیں۔ دیو باہر چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ واقعی کوہ قاف کے سارے پہاڑ زرد رنگ کے ہو چکے ہیں اور ایک پتھر بھی ایسا نہیں ہے جو زرد رنگ کا نہ ہو۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ناممکن شرط بھی پوری ہو گئی ہے۔ بہت خوب"۔ بادشاہ نے خوش ہو کر کہا۔

" میں جادوگر کی روح بول رہی ہوں۔ آنگلو بانگلو نے تیسری شرط بھی پوری کر دی ہے"۔ ایک آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

" اب تم ہماری شادی جلدی سے شہزادی پری سے کر دو"۔ آنگلو بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ابھی نہیں۔ ابھی تم نے چوتھی شرط پوری کرنی ہے کہ ساری دنیا کے پھولوں سے علیحدہ رنگ کا پھول

تلاش کر کے لاؤ اور شہزادی پری کے بالوں میں لگاؤ"۔ بادشاہ نے کہا۔

" شہزادی پری تو ایک ہے اور شرطیں اتنی ساری بتا رہے ہو"۔ آنگلو بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آنگلو بانگلو۔ کیا تم میری خاطر یہ چھوٹی سی شرط پوری نہیں کرو گے"۔ شہزادی پری نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" ضرور کریں گے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو جاؤ اور جا کر فی الحال آرام کرو اور پھر یہ چوتھی شرط پوری کرو"۔ بادشاہ نے کہا تو آنگلو بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور واپس شاہی مہمان خانے کی طرف بڑھ گئے۔ وہ بہرحال خوش تھے کہ شہزادی پری نے انہیں خود کہا ہے۔ اب انہیں یقین تھا کہ جب وہ یہ شرط پوری کر لیں گے تو شہزادی پری سے ان کی شادی ضرور ہو جائے گی اور اسی خوشی میں وہ تیزی سے شاہی مہمان خانے کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ ویسے وہ دل ہی دل میں ملکہ زرد کا

شکریہ بھی ادا کر رہے تھے جس کی وجہ سے وہ تیسری شرط پوری کرنے کے قابل ہوئے تھے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو اور شاہی پھول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شاہی پھول دنیا کا وہ نایاب پھول جس میں ہر رنگ موجود تھا۔ جو تحت الثریٰ میں خوفناک ٹاکوری مخلوق کی ملکہ کے باغ میں موجود تھا۔

شاہی پھول جسے حاصل کر کے آنگلو بانگلو شرط پوری کر سکتے تھے اور ان کی شادی شہزادی پری سے ہو سکتی تھی۔

شاہی پھول جسے حاصل کرنے کے لئے آنگلو بانگلو کو خوفناک بلاؤں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ پھر کیا ہوا؟

شاہی پھول جسے حاصل کرنے کے لئے انہیں ٹاکوری ملکہ کی شرطیں پوری کرنا پڑیں۔ یہ شرطیں کیا تھیں؟

کالا دیو ٹاکوری مخلوق کا محافظ دیو جو آنگلو بانگلو کا دوست بن گیا۔

کیا آنگلو بانگلو شاہی پھول حاصل کر سکے یا نہیں؟

کیا آنگلو بانگلو کی شادی شہزادی پری سے ہو گئی یا انہیں ایک بار پھر مایوس لوٹنا پڑا۔

ناشر
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو اور کانگی شہزادی

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور کانگی شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان
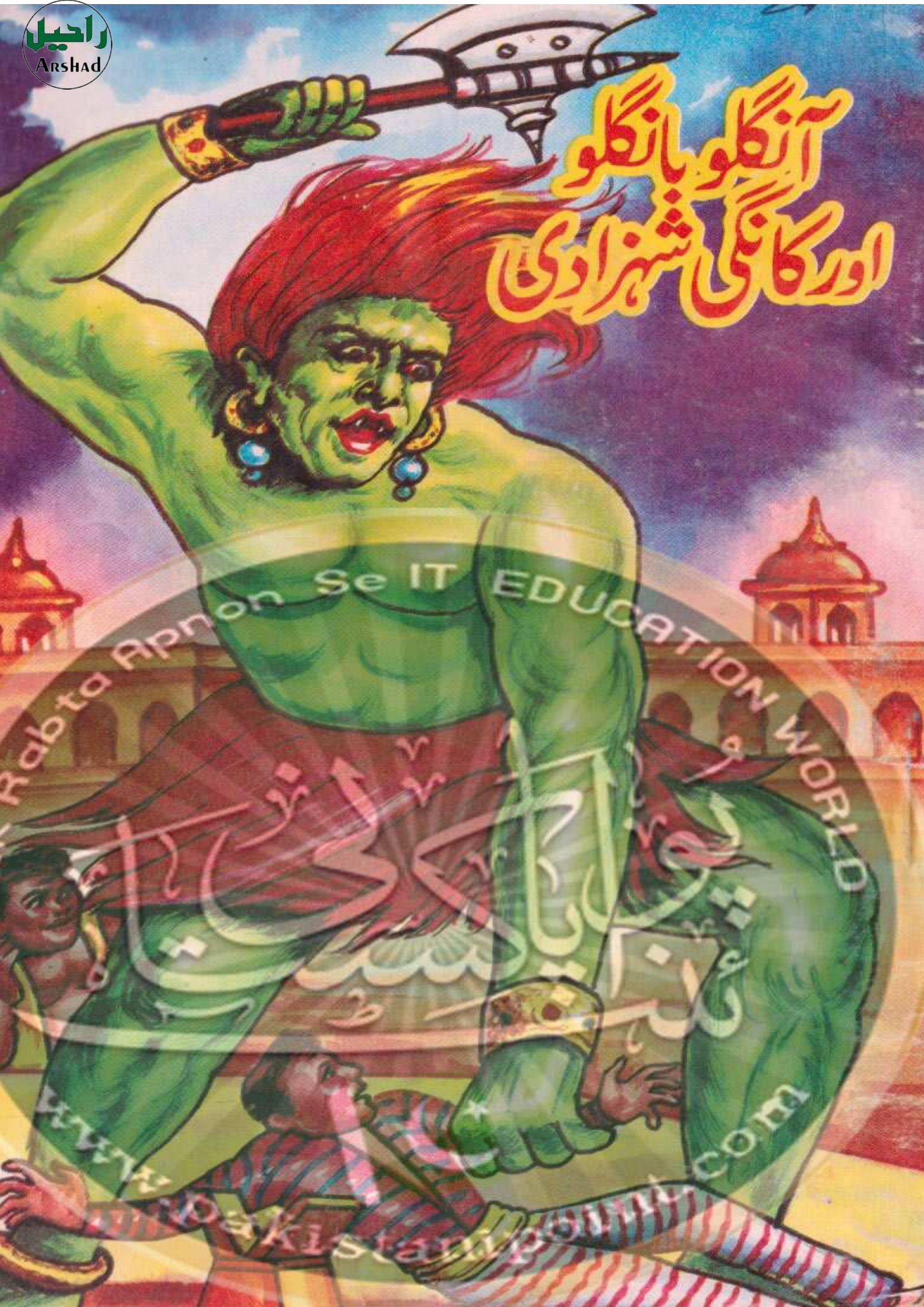
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/20 روپے
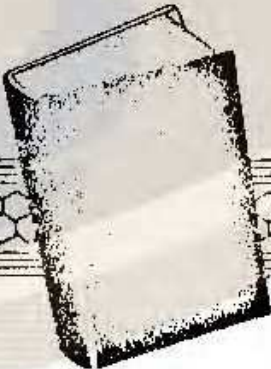
آنگوبانگلو کوہ قاف کے شاہی باغ کی ایک بنچ پر خاموش اور قدرے اداس بیٹھے سامنے موجود رنگ برنگے پھولوں کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ کوہ قاف کا شاہی باغ دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے خوبصورت باغ سمجھا جاتا تھا کیونکہ پوری دنیا میں جس رنگ اور جس قسم کے بھی پھول اگتے ہیں وہ سب شاہی باغ میں بھی موجود ہوتے ہیں اور چونکہ کوہ قاف میں ہر وقت موسم بہار ہی رہتا تھا اس لئے یہاں پھول اس قدر کثرت سے ہوتے تھے کہ یوں لگتا تھا جیسے پورا کوہ قاف بنا ہی پھولوں سے ہو۔ آنگوبانگلو خاموش اور

اداس اس لئے بیٹھے ہوئے تھے کہ کوہ قاف کی شہزادی پری سے ان کی شادی کے لئے جو شرائط طے ہوئی تھیں ان میں سے تین شرائط انہوں نے پوری کر دی تھیں۔ ان شرائط کے مطابق پہلی شرط یہ تھی کہ دنیا کے سب سے بڑے سمندر بحراعظم کا پانی ایک مٹکے میں ڈالا جائے اور ظاہر ہے یہ شرط ناممکن تھی لیکن آنگلوبانگلو نے حیرت انگیز طور پر یہ شرط پوری کر دی تھی۔ دوسری شرط کے مطابق آنگلوبانگلو نے صحرا اعظم میں موجود ریت کے ذروں کی گنتی کرنی تھی جو بظاہر قطعی ناممکن تھی لیکن آنگلوبانگلو نے یہ شرط بھی پوری کر دی تھی۔ تیسری شرط کے مطابق آنگلوبانگلو کو کوہ قاف کے تمام پہاڑوں کو اس طرح زرد رنگ میں رنگنا تھا کہ کوئی ایک پتھر بھی خالی نہ رہے اور آنگلوبانگلو نے یہ شرط بھی انتہائی ناقابل یقین انداز میں پوری کر دی تھی اور اب شہزادی پری سے شادی کے لئے چوتھی شرط پوری کرنے کے لئے انہیں کہا گیا تھا۔ اس شرط کے مطابق آنگلوبانگلو کو ایسا پھول تلاش کر کے شہزادی پری کے بالوں میں لگانا تھا جس میں دنیا کا

ہر رنگ موجود ہو اور آنگو بانگو بنچ پر بیٹھے یہی سوچ رہے تھے کہ یہ شرط وہ کیسے پوری کریں گے کیونکہ تمام رنگوں کے پھول تو دنیا میں موجود تھے لیکن سارے رنگوں پر مشتمل پھول وہ کہاں سے لائیں گے۔ وہ اسی لئے شاہی باغ میں آئے تھے کہ پھولوں کو دیکھیں شاید انہیں کوئی ایسا پھول مل جائے لیکن یہاں ویسے تو دنیا کے ہر رنگ کا پھول موجود تھا لیکن کوئی ایسا پھول موجود نہیں تھا جس میں دنیا کے تمام رنگ موجود ہوں۔

" گوبھی کا پھول بھی تو پھول ہوتا ہے آنگو"۔ اچانک بانگو نے ہڑبڑا کر جوشیلے لہجے میں کہا جیسے اس نے نئی بات سوچ لی ہو۔

" اس کا رنگ بھی تو سفید ہوتا ہے صرف سفید۔ ہمیں سارے رنگوں والا پھول چاہئے"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کہاں سے لائیں ایسا پھول"۔ بانگو کہا۔

" مجھے سوچنے دو"۔ آنگو نے کہا اور اس طرح اپنا سر اپنے ہاتھ پر ٹکا دیا جیسے انتہائی گہرائی میں سوچ رہا

ہو۔

" تم سوچو میں اس وقت تک کوئی پھول توڑ کر اس کی خوشبو ہی سونگھ لوں۔ کیونکہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے اور کھانا نہ سہی خوشبو ہی سہی۔ کچھ تو اندر جائے گا"۔ بانگلو نے کہا اور بنچ سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ایک خوبصورت پری تیز تیز قدم بڑھاتی ان کے قریب آ گئی۔ یہ شہزادی پری کی خاص کنیز روشن پری تھی۔ وہ پہلے بھی آنگلو بانگلو سے مل چکی تھی۔ اس لئے آنگلو بانگلو اسے اچھی طرح جانتے تھے۔

" آنگلو بانگلو۔ میں شہزادی پری کا تمہارے لئے پیغام لائی ہوں"۔ روشن پری نے کہا۔

" پھر وہی پیغام۔ ہم شادی کے لئے سوچ رہے ہیں اور تم ابھی تک پیغام لا رہی ہو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شہزادی نے پیغام دیا ہے کہ اس شرط کو پورا کرنے کے لئے تمہیں کوہ قاف کے شاہی محلے میں رہنے والی بوڑھی سورج پری سے ملنا چاہئے۔ سورج پری اس شرط کو پوری کرنے میں تمہاری رہنمائی کر سکتی ہے"۔

روشن پری نے کہا۔

" سورج پری۔ اوہ وہ تو بے حد بوڑھی ہوگی۔ آخر سورج بھی لاکھوں کروڑوں سال بوڑھا ہے تو سورج پری بھی لاکھوں کروڑوں سال کی ہوگی لیکن پھر وہ ہماری رہنمائی کیسے کر سکے گی۔ وہ تو بول بھی نہ سکتی ہوگی"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا تو روشن پری بے اختیار ہنس پڑی۔

" اس کا نام سورج پری ہے جس طرح میرا نام روشن پری ہے۔ وہ بوڑھی ضرور ہے لیکن اتنی بھی بوڑھی نہیں کہ جتنی تم سمجھ رہے ہو"۔ روشن پری نے ہنستے ہوئے کہا۔

" وہ پری ہے اڑ سکتی ہے اسے کہو کہ وہ اڑتی ہوئی یہاں تک آ جائے اور ہماری رہنمائی کرے"۔ بانگلو نے کہا۔

" تمہارے اس خوبانی جیسے سر میں واقعی دماغ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ جب وہ بوڑھی ہے تو ظاہر ہے اس کے پر بھی بوڑھے ہوں گے اور شاید جھڑ بھی گئے ہوں گے اور جھڑے اور بوڑھے پروں سے وہ کیسے اڑ

سکتی ہے۔ ہمیں خود وہاں جانا ہوگا۔ آؤ اٹھو"۔ آنکلو نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی بانگلو بھی کھڑا ہو گیا۔

" اسے کہنا کہ تمہیں شہزادی پری نے بھیجا ہے"۔ روشن پری نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ایک طرف چلی گئی۔ آنکلو بانگلو شاہی باغ سے نکل کر شاہی محل کے بڑے دروازے سے باہر آ گئے اور پھر وہ پوچھتے پوچھتے شاہی محلے میں پہنچ گئے۔ یہاں بہت بڑے بڑے مکان تھے۔ بالکل شاہی محل کے انداز میں بنے ہوئے تھے اس لئے شاید اسے شاہی محلہ کہا جاتا تھا۔

" بوڑھی سورج پری کہاں رہتی ہے"۔ آنکلو نے ایک دیو سے پوچھا تو اس نے ایک پرانے سے مکان کی طرف اشارہ کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ آنکلو نے آگے بڑھ کر اس کا کنڈا کھٹکھٹایا تو دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا دیو باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر ایسا لباس تھا جیسے وہ ملازم ہو۔

" ہمارا نام آنکلو بانگلو ہے اور ہمیں شہزادی پری نے بوڑھی سورج پری کے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ

ہماری رہنمائی کر سکے"۔ آنگلو نے کہا۔

" اچھا۔ آؤ اندر"۔ اس ملازم دیو نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور آنگلو بانگلو اندر داخل ہوگئے۔ ملازم دیو انہیں ایک بڑے کمرے میں لے آیا جہاں ایک بوڑھی پری ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

" آؤ آؤ آنگلو بانگلو۔ آؤ"۔ بوڑھی پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکر ہے تم نے جاؤ، جاؤ نہیں کہہ دیا ورنہ ہمیں جانا پڑ جاتا اور پھر ہماری رہنمائی کون کرتا"۔ آنگلو نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بوڑھی پری بے اختیار ہنس پڑی۔

" اگر بوڑھی پری ہمیں جاؤ جاؤ کہتی تو تم ہی واپس جاتے، میں تو نہ جاتا"۔ بانگلو نے بھی ایک کرسی پر ڈھیر ہو جانے کے سے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ تم کیوں نہ جاتے"۔ بوڑھی پری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ میں تھک گیا ہوں اور تھکے ہوئے آدمی کو جاؤ، جاؤ نہیں کہا کرتے"۔ بانگلو نے باقاعدہ

دلیل دیتے ہوئے کہا اور بوڑھی پری ایک بار پھر ہنس پڑی۔

" اب تم ہماری رہنمائی کرو۔ کس طرح کرو گی ہمیں بھی تو کچھ بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

" تمہیں ایک ایسے پھول کی تلاش ہے آنگلوبانگلو جس میں دنیا کے تمام پھولوں کے رنگ موجود ہوں"۔ بوڑھی پری نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بظاہر تو اس پھول کے بارے میں کسی کو معلوم ہنیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس دنیا میں ایک ایسا آدمی موجود ہے جو انتہائی عقلمند ہے۔ اس لئے اسے حکیم لقمان کا جانشین کہا جاتا ہے۔ اس کا نام حکیم بومان ہے وہ ملک مصر میں رہتا ہے اگر تم اس سے ملو تو وہ تمہیں ضرور اس پھول کے بارے میں بتا دے گا"۔ بوڑھی پری نے کہا۔

" ملک مصر۔ تو اب ہمیں وہاں جانا ہوگا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آنگلو جب تک ہم ملک مصر پہنچیں گے تب تک

تو شہزادی پری اس بوڑھی پری سے بھی زیادہ بوڑھی ہو جائے گی۔ اس لئے کیوں نہ ہم ملک مصر کو یہاں بلوا لیں"۔ بانگلو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے"۔ بوڑھی پری نے حیران ہو کر کہا۔

" بات تو بانگلو کی ٹھیک ہے۔ جب تک ہم ملک مصر پہنچیں گے شہزادی پری بوڑھی ہو چکی ہوگی"۔ آنگلو نے بھی فکرمندانہ لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں وہاں پلک جھپکنے میں پہنچا سکتی ہوں"۔ بوڑھی پری نے کہا۔

" اچھا پھر ٹھیک ہے"۔ آنگلو بانگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" اپنی آنکھیں بند کر لو اور جب تک میری آواز نہ سنو، آنکھیں نہ کھولنا"۔ بوڑھی پری نے کہا تو آنگلو بانگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔ ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے لگے۔ چند لمحوں بعد جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو بوڑھی پری کی آواز انہیں سنائی دی۔ وہ انہیں آنکھیں کھولنے کے لئے کہہ رہی تھی۔ ان دونوں نے

آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ وہ ایک ویران سے علاقے میں موجود تھے جہاں ہر طرف کھنڈرات پھیلے ہوئے تھے۔

" ارے یہ کیا ہے۔ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہ مصر تو نہیں ہو سکتا۔ کہیں اس بوڑھی پری نے غلطی سے ہمیں اپنے زمانے کے مصر میں تو نہیں پہنچا دیا جو اب یقیناً بوڑھا ہو کر کھنڈر بن چکا ہوگا"۔ آنگو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ ہمیں کسی جوان پری سے کہنا چاہیئے تھا۔ وہ ہمیں جوان مصر بھیج دیتی۔ خواہ مخواہ اس بوڑھی پری کے چکر میں یہاں آ گئے ہیں"۔ بانگو نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" اب کیا کریں۔ آؤ چلیں شاید یہاں کوئی جوان پری مل جائے جو ہمیں جوان مصر پہنچا دے"۔ آنگو نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور آگے بڑھے تھے کہ اچانک انہیں گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ چند لمحوں بعد ایک کھنڈر کی اوٹ سے دس بارہ گھڑسوار نمودار ہوئے۔ ان کے لباس سے

معلوم ہوتا تھا کہ وہ شاہی سپاہی ہیں۔

" اوہ۔ یہ کون ہیں جو اس وقت مقدس کھنڈرات میں پھر رہے ہیں۔ یہ انہوں نے کیسا لباس پہنا ہوا ہے"۔ ان سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہمیں بوڑھی پری نے اس بوڑھے مصر میں بھیج دیا ہے۔ کیا تم کسی جوان پری کو جانتے ہو جو ہمیں جوان مصر تک پہنچا دے"۔ آنگلو نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ۔ یہ دونوں پاگل ہیں۔ کہیں یہ مقدس کھنڈرات کو نقصان نہ پہنچا دیں۔ اس لئے کیوں نہ انہیں گرفتار کر کے قیدخانے میں ڈال دیا جائے"۔ ان گھڑسواروں میں سے ایک نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ تم ہمیں گرفتار کرو گے. ہمیں الگو بانگلو کو اور تم ہمیں پاگل کہہ رہے ہو۔ ہمیں الگو بانگلو کو۔ جن کی عقلمندی کی مثالیں حکیم لقمان اور اس کا جانشین حکیم بومان بھی دیتا ہے"۔ آنگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے حکیم بومان کی بات کی ہے۔ کیا تم اسے

جانتے ہو"۔ ان گھڑسواروں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ہم اس سے ملنے ہی تو آئے ہیں"۔ آنگلو نے سینہ چوڑا کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ وہ تو بادشاہ مصر کا خاص مشیر ہے۔ پھر تو تم مہمان ہوئے۔ آؤ ہمارے ساتھ ہم تمہیں حکیم بومان کے محل تک پہنچا دیتے ہیں"۔ انہوں نے کہا اور پھر ان میں سے ایک نے آنگلو کو اپنے پیچھے گھوڑے پر بٹھا لیا جبکہ دوسرے نے بانگلو کو اور پھر گھوڑے دوڑاتے ہوئے کچھ دور ایک فصیل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ فصیل کا دروازہ بند تھا اور اس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔

" یہ کون ہیں اور تم انہیں کہاں لے جا رہے ہو"۔ ان مسلح آدمیوں نے کہا۔

" یہ حکیم بومان کے مہمان ہیں"۔ ایک گھڑسوار نے کہا تو دربان نے جلدی سے فصیل کا دروازہ کھول دیا اور وہ سب اندر داخل ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک انتہائی شاندار محل کے سامنے پہنچ گئے۔

" اترو نیچے"۔ آنگو بانگو سے کہا گیا اور پھر ان کے نیچے اترتے ہی گھڑسوار کسی کو کچھ کہے بغیر تیزی سے گھوڑے موڑ کر واپس چلے گئے۔

" یہ کیا ہوا۔ یہ ہمیں اس طرح چھوڑ کر کیوں چلے گئے ہیں"۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان کے گھوڑے تھک گئے ہوں گے اس لئے وہ جلد از جلد اپنے گھر واپس پہنچنا چاہتے ہوں گے"۔ بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کون ہو تم"۔ اچانک محل کے دروازے سے ایک ملازم نے باہر آکر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہمارا نام آنگو بانگو ہے اور ہمیں کوہ قاف کے شاہی محلے میں رہنے والی بوڑھی سورج پری نے بھیجا ہے تاکہ ہم حکیم لقمان کے جانشین حکیم بومان سے مل سکیں"۔ آنگو نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آؤ"۔ ملازم نے کہا اور واپس مڑ کر دروازے میں داخل ہوا تو آنگو بانگو بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ ملازم انہیں ایک کافی بڑے کمرے

میں لے آیا۔
" تم یہاں بیٹھو۔ میں حکیم صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔ ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور وہ دونوں بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
" مجھے تو بھوک لگی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔
" یہاں تو جڑی بوٹیوں کا کھانا ملے گا۔ آخر یہ حکیم ہے"۔ آنگلو نے کہا۔
" یہاں پینے کے لئے شربت بھی تو ہوگا"۔ بانگلو نے کہا اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی ملازم اندر داخل ہوا۔
" آؤ۔ حکیم صاحب تمہیں بلا رہے ہیں"۔ ملازم نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے سے باہر آگئے۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک اور بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو یہاں ایک تخت پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے سر پر چوکور سی عجیب قسم کی ٹوپی تھی۔

" آؤ آؤ۔ خوش آمدید آنگلو بانگلو"۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم حکیم لقمان کے جانشین حکیم بومان ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ میں ہی حکیم بومان ہوں"۔ حکیم بومان نے کہا۔

" لیکن یہاں نہ ہی کوئی جڑی بوٹی نظر آ رہی ہے اور نہ ہی کوئی شربت کی بوتل۔ تم کیسے حکیم ہو"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو حکیم بومان بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں جڑی بوٹیوں اور شربتوں والا حکیم نہیں ہوں۔ میں تو گہرائی میں سوچنے والا حکیم ہوں"۔ حکیم بومان نے کہا۔

" یعنی تم کنوئیں میں اتر کر سوچتے ہو۔ کمال ہے ہم تو یہاں بیٹھے بیٹھے سوچ لیتے ہیں اور تمہیں کنوئیں میں اترنا پڑتا ہے"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ گہرائی سے یہی سمجھا تھا کہ واقعی حکیم بومان کنوئیں کی گہرائی میں اتر کر سوچتا ہوگا۔

" یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ سورج پری نے تمہیں میرے پاس کیوں بھیجا ہے"۔ حکیم بومان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ آنگلو بانگلو دونوں سادہ لوح ہیں۔

" بوڑھی سورج پری نے کہا ہے کہ تم ہمیں بتاؤ گے کہ ایسا پھول کہاں ملتا ہے جس میں دنیا کا ہر رنگ موجود ہو"۔ آنگلو نے کہا تو حکیم بومان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی۔ تم لوگ یہ بات کیوں معلوم کرنا چاہتے ہو"۔ حکیم بومان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ کوہ قاف کی شہزادی پری سے شادی کرنے کے لئے ہم شرطیں پوری کر رہے ہیں۔ ہم نے تین شرطیں پوری کر دی ہیں اور اب چوتھی شرط پوری کرنی ہے اور یہ شرط ہے کہ ہم ایسا پھول تلاش کر کے شہزادی پری کے بالوں میں لگائیں جس میں دنیا کا ہر رنگ موجود ہو۔ تو پھر ہماری شادی

شہزادی پری سے ہو جائے گی"۔ آنگو بانگو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پہلی تین شرطیں کیا تھی جو بقول تمہارے تم نے پوری کر دی ہیں"۔ حکیم بومان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آنگو نے اسے تینوں شرطوں کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

" حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں تو تمہیں بالکل سیدھا سادہ اور سادہ لوح سمجھ رہا تھا لیکن تم تو بے حد عقلمند، ہوشیار اور تیز ہو"۔ حکیم بومان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم آنگو بانگو ہیں اور بس"۔ آنگو نے جواب دیا اور حکیم بومان بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ چوتھی شرط تو واقعی بے حد عجیب ہے۔ تم یہاں رہو۔ کھانا کھا لو اور آرام کرو۔ میں اس دوران سوچتا ہوں پھر بات ہوگی"۔ حکیم بومان نے کہا۔

" کس کنوئیں میں اتر کر سوچو گے مجھے بتاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم انتظار کرتے رہ جائیں اور تم کنوئیں سے باہر ہی نہ آؤ"۔ آنگو نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں"۔ حکیم بومان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تو ملازم کمرے میں داخل ہوا۔

" مہمانوں کو آرام گاہ میں لے جاؤ۔ انہیں کھانا پیش کرو اور پھر یہ آرام کریں گے"۔ حکیم بومان نے کہا۔

" آیئے جناب"۔ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو آنگلو بانگلو اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ملازم انہیں ساتھ لے کر ایک بڑے کمرے میں آیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں بہت اچھا اور لذیذ کھانا اور گرم گرم مصری قہوہ پیش کیا گیا۔ آنگلو بانگلو دونوں نے خوب ڈٹ کر کھانا کھایا اور پھر لذیذ مصری قہوہ پی کر وہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔

" حکیم بومان تو بہت اچھا حکیم ہے"۔ بانگلو نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اب نجانے وہ کب گہرائی سے باہر آئے گا"۔ آنگلو نے کہا لیکن اسی لمحے بانگلو کے خراٹے گونجنے لگے۔ اس کی عادت تھی کہ کھانا کھاتے ہی وہ سو

جاتا تھا۔ پھر آنگلو کو بھی نیند آ گئی۔ پھر کسی کے جگانے پر ان کی نیند کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ ملازم انہیں جگا رہا تھا۔

" اٹھیں اور نہا دھو کر تیار ہو جائیں۔ حکیم بومان آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لانے والے ہیں"۔ ملازم نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک شاندار غسل خانے میں آیا۔ یہاں ان دونوں نے گرم پانی سے خوب دل بھر کر غسل کیا اور پھر لباس وغیرہ تبدیل کر کے وہ جب واپس اس کمرے میں پہنچے تو حکیم بومان بھی آ گیا۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے آنگلو بانگلو کہ ایسا پھول کہاں سے مل سکتا ہے۔ لیکن اس پھول کو حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے"۔ حکیم بومان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" مشکل آسان کی بات رہنے دو حکیم بومان۔ ہمیں بتاؤ کہ پھول کہاں ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تو سنو۔ کالے پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس کا نام کالوکا وادی ہے۔ اس وادی میں ایک

بڑا غار ہے اس غار سے ایک راستہ تحت الثریٰ کو جاتا ہے یعنی زمین کے آخری حصے تک۔ وہاں تحت الثریٰ کی مخلوق رہتی ہے۔ جسے ٹاکوری کہتے ہیں۔ ٹاکوری انتہائی وحشی اور انتہائی خطرناک مخلوق ہے۔ یہ باہر کی دنیا سے سخت نفرت کرتے ہیں اور اگر باہر کی دنیا کا کوئی آدمی وہاں پہنچ جائے تو وہ اسے پلک جھپکنے میں ہلاک کر دیتے ہیں۔ انتہائی غصیلی مخلوق ہے اور اسے غصہ فوراً آ جاتا ہے۔ اس مخلوق پر ایک ملکہ حکومت کرتی ہے اسے ملکہ ٹاکوری کہا جاتا ہے۔ یہ ملکہ بھی انتہائی ظالم، سفاک اور غصیلی ہے۔ اس ملکہ کے باغ میں ایک پھول ایسا ہے جس میں دنیا کے تمام رنگ موجود ہیں۔ یہ پھول ایک ہزار سال بعد کھلتا ہے اور پھر ایک ہزار سال تک قائم رہتا ہے۔ اس کے علاوہ کہیں اور ایسا پھول موجود نہیں ہے"۔ حکیم بومان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس پھول کا کیا نام ہے"۔ آنگو نے پوچھا۔

" اسے شاہی پھول کہا جاتا ہے"۔ حکیم بومان نے جواب دیا۔

"تم نے کیسے معلوم کر لیا ہے"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے گہرائی میں سوچا ہے۔ سوچ کی لہروں کو ہر طرف پھیلا دیا۔ پھر مجھے اطلاع مل گئی"۔ حکیم بومان نے جواب دیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت دو تاکہ ہم جلد از جلد شاہی پھول حاصل کرکے شہزادی پری کے بالوں میں لگا کر شرط پوری کریں اور پھر ہماری شادی ہو سکے۔ ویسے تم نے ہمیں بے حد لذیذ اور اچھے کھانے کھلائے ہیں اس لئے ہم تمہیں بھی ضرور اپنی شادی میں بلائیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

"لیکن تم یہ پھول حاصل نہیں کر سکتے"۔ حکیم بومان نے کہا۔

"کیوں نہیں حاصل کر سکتے۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں"۔ آنگلو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے میری بات تفصیل سے سن لو۔ کالے پہاڑوں کی اس وادی میں کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پہاڑوں پر کالے سانپوں کی حکومت

ہے۔ یہ سانپ اس قدر زہریلے اور خوفناک ہیں کہ
ان کی پھنکار سے ہی آدمی کا جسم پانی بن کر بہہ جاتا
ہے اور اگر پھر بھی کوئی آدمی اس وادی میں داخل ہو
جائے تو وہ اس غار میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ
اس غار کا دہانہ ایک ایسے سرخ پتھر سے بند ہے جسے
اس وقت تک نہیں ہٹایا جا سکتا جب تک اس پر
چار کالے عقابوں کا خون ملا کر نہ ڈالا جائے اور یہ
کالے عقاب، کالے عقابوں کی وادی میں ملتے ہیں۔ یہ
انتہائی خوفناک اور خطرناک عقاب ہیں جو ایک لمحے
میں انسان کو چیرپھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ اگر پھر بھی
کوئی اس پتھر کو ہٹانے میں کامیاب ہو جائے تو اس
غار کے اندر سیاہ مکڑیوں کے انتہائی خوفناک جالے
تنے ہوئے ہیں۔ ان جالوں کو گینڈے جیسا جانور بھی
نہیں توڑ سکتا اور اگر پھر بھی کوئی انہیں توڑ لے تو
تحت الثریٰ تک جانے والے راستے پر چار خوفناک
بلائیں رہتی ہیں۔ یہ آٹھ ہاتھوں اور چار سروں والی
انتہائی خوفناک بلائیں ہیں جو انسانوں کو فوراً چٹ کر
جاتی ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی تحت الثریٰ

پہنچ جائے تو ٹاکوری مخلوق اسے فوراً ہلاک کر دیتی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیسے یہ پھول حاصل کر سکتے ہو"۔ حکیم بومان نے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتے۔ تمہیں اصل میں معلوم ہی نہیں ہے کہ ہمارا نام آنگلوبانگلو ہیں۔ ہمارا نام سنتے ہی سب خوفزدہ ہو جائیں گے اور ہماری اطاعت کریں گے اور ہم آسانی سے یہ پھول حاصل کر لیں گے"۔ آنگلو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے جو کچھ حکیم بومان نے بتایا ہے اس کی ان کی نظروں میں سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔

"میں نے بہرحال تمہیں بتا کر اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم جو چاہو کرو"۔ حکیم بومان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا شکریہ حکیم بومان۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ ہمارا نام آنگلوبانگلو ہے"۔ آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا تو حکیم بومان سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آؤ بانگلو۔ اب اس پھول کو حاصل کرنے کے

لئے چلیں"۔ آنکلو نے کہا۔

"پیدل چلنا ہوگا"۔ بانکلو نے چونک کر قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہماری انگلیوں میں کوہ قاف کے شاہی نجومی کی دی ہوئی انگوٹھیاں موجود ہیں۔ ان کی مدد سے ہم جہاں چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ تم میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ آنکلو نے کہا تو بانکلو نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے آنکلو کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمیں کالے پہاڑوں کے قریب پہنچا دو انگوٹھیو"۔ آنکلو نے بھی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ جب جھٹکے ختم ہوئے تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ وہ ایک پہاڑ کی بڑی سی چٹان کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے انتہائی گہرے سیاہ رنگ کے پہاڑ نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ان کالے پہاڑوں پر گہرے سیاہ رنگ کے انتہائی

خوفناک سانپ رینگ رہے تھے۔ یہ سانپ اس قدر زیادہ تعداد میں تھے کہ پہاڑوں کا کوئی حصہ بھی ان سے خالی نہ تھا۔

"آؤ بانگلو چلیں اور ان سانپوں سے کہیں کہ وہ ہمارا راستہ چھوڑ دیں تاکہ ہم وادی تک پہنچ جائیں"۔ آنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا کہا نہیں مانیں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے"۔ اچانک انہیں ایک آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے اس طرف کو مڑے تو انہوں نے ایک چٹان پر ایک کالے رنگ کے بونے کو کھڑے دیکھا۔ اس نے لباس بھی سیاہ پہنا ہوا تھا اور اس نے سر پر بھی سیاہ رنگ کی پھندنے والی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

"تم کون ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں کالا بونا ہوں اور اس پہاڑ پر رہتا ہوں جس پر تم موجود ہو"۔ کالے بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ یہ سانپ ہمیں راستہ دیں گے۔ یہ ہمارا نام ہی

سن کر خوفزدہ ہو جائیں گے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ایک پھنکار مار کر تمہیں ہلاک کر دیں گے آنگلو بانگلو۔ اگر تم ان سے بچنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں سیاہ موتی حاصل کرنے ہوں گے۔ یہ موتی تم منہ میں رکھ کر جاؤ گے تو ان کے اثر سے ان سانپوں کا زہر بھی تم پر اثر نہیں کرے گا اور یہ تمہارے قریب بھی نہ آ سکیں گے"۔ کالے بونے کہا۔

"اچھا تو پھر کہاں ہیں وہ موتی، دو ہمیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"یہ موتی تمہیں حاصل کرنے پڑیں گے۔ یہاں سے قریب ہی ایک چھوٹا سا جنگل ہے اس جنگل کے درمیان میں ایک جھیل ہے۔ یہ موتی اس جھیل کی تہہ میں موجود ہیں اور صرف اس جھیل میں رہنے والی سیاہ مچھلی ہی یہ موتی تمہیں لا کر دے سکتی ہے"۔ کالے بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چٹان کے پیچھے اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ بانگلو۔ اس مچھلی سے بات کریں"۔ آنگلو نے کہا۔

"چقماق پتھر میرے پاس ہیں۔ اگر اس سیاہ مچھلی نے ہماری بات نہ مانی تو ہم اسے بھون کر کھا جائیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

"کیسے نہیں مانے گی وہ ہماری بات۔ اسے جیسے ہی معلوم ہوگا کہ ہمارا نام آنگلوبانگلو ہے وہ بے چاری خود ہی جھیل کی تہہ سے موتی لا کر ہمیں دے دے گی"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں اس جنگل کی طرف روانہ ہوگئے۔ جو دور سے انہیں نظر آ رہا تھا۔ پھر وہ جیسے ہی جنگل کے قریب پہنچے اچانک انہیں جنگل کے اندر سے ڈھول اور نقارہ بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ارے کہیں اس سیاہ مچھلی کی شادی تو نہیں ہو رہی"۔ آنگلو نے اچھل کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے پہلے ہمیں موتی دینے ہوں گے ورنہ ہم اس کی شادی نہیں ہونے دیں گے"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان

کے درمیان کوئی بات ہوتی اچانک جنگل سے دس بارہ وحشی باہر آگئے۔ ان میں سے ایک کے پاس ڈھول اور دوسرے کے پاس نقارہ تھا۔ باقی وحشیوں کے پاس خوفناک نیزے تھے جبکہ ان سب سے آگے ان کا سردار تھا جس کے سر پر سیاہ پروں کا تاج تھا۔

" ہا۔ ہا۔ تم آگئے دبلے پتلے اور موٹے انسانوں۔ ہمیں تمہارا ہی انتظار تھا۔ آؤ۔ آؤ"۔ سردار نے انہیں دیکھتے ہی انہیں مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جانتے ہو کہ ہم کون ہیں۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے آنگلو بانگلو۔ یہ تو تم نے اچھا کیا کہ ہمارا استقبال کرنے آگئے ہو۔ تم نے ہمیں عزت دی ہے اس لئے ہم بھی تمہیں عزت دیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہمیں بھی معلوم ہے کہ تم دونوں کو ہم نے کالے دیوتا کی بھینٹ چڑھانا ہے۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے اشارے پر نیزے اٹھائے وحشیوں نے ان کے گرد گھیرا ڈال لیا۔

" چلو، چلو"۔ انہوں نے نیزے آنگلو بانگلو کے جسموں کے قریب لے آتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ کیا زبردستی ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے استقبال کرنے کا"۔ آنگوبانگو نے چیختے ہوئے کہا لیکن وحشیوں نے ان کی ایک نہ سنی اور انہیں نیزوں سے دھکیلتے ہوئے جنگل میں لے آئے اور پھر جھیل کے کنارے پر موجود درختوں سے ان دونوں کو باندھ دیا گیا۔

" ہمارا نام آنگوبانگو ہے آنگوبانگو۔ کیا تم بہرے ہو۔ ہمارا نام نہیں سن سکتے"۔ ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا لیکن وحشیوں نے ان کی کوئی بات نہ سنی اور وہ اب ان کے سامنے عجیب سے انداز میں ناچ رہے تھے۔ پھر وہ اسی طرح ناچتے ہوئے ایک طرف چلے گئے۔

" آج رات جیسے ہی چاند نکلے گا تمہیں دیوتا کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا۔ تمہارا خون اس جھیل کے پانی میں ملا کر دیوتا پر ڈالا جائے گا تو دیوتا ہم سے خوش ہو جائے گا۔ اب ہم اس وقت آئیں گے جب چاند نکلے گا"۔ سردار نے ان سے کہا اور پھر وہ بھی دوڑتا ہوا واپس جنگل میں غائب ہو گیا۔

" عجیب بہرے اور احمق وحشی ہیں یہ۔ ہمارا نام ہی نہیں سن رہے"۔ آنگلوبانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہارا نام نہیں سنیں گے"۔ اچانک انہیں جھیل کے کنارے سے ایک باریک سی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ جھیل کے کنارے پر ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی مچھلی موجود تھی۔

" کیا تم انسانی آواز میں بول رہی ہو سیاہ مچھلی"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں اور سنو آنگلوبانگلو۔ اگر تم نے اپنے بچاؤ کی کوئی کوشش نہ کی تو تم واقعی ہلاک ہو جاؤ گے"۔ سیاہ مچھلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور جھیل میں غوطہ لگا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

" اب ہمیں کیا کرنا ہوگا"۔ بانگلو نے کہا۔

" تم کھا کھا کر ہاتھی بنتے جا رہے ہو۔ کیا تم زور لگا کر یہ رسی نہیں توڑ سکتے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ یہ انتہائی مضبوط رسی ہے۔ میں نے زور

لگایا تھا۔ یہ نہیں ٹوٹی"۔ بانگلو نے کہا۔

" تو پھر جیب سے چقماق پتھر نکالو اور انہیں جلا دو"۔ آنگلو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ یہ تو بہت آسان سی بات ہے لیکن میرے بازو تو بندھے ہوئے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ میری جیب میں ہاتھ ڈال کر چقماق پتھر نکال لو"۔ بانگلو نے کہا۔

" لیکن میرے ہاتھ بھی تو بندھے ہوئے ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" تو پھر پیروں سے کوشش کرو"۔ بانگلو نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اس رسی کو دانتوں سے کاٹ دیں۔ تمہارے دانت بے حد مضبوط ہیں۔ چلو کاٹو انہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" لیکن میرے دانت تو منہ کے اندر ہیں۔ وہ کیسے باہر آئیں گے"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم دانتوں کو منہ سے نہ نکالو بلکہ رسی کو منہ میں ڈال لو"۔ آنگلو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تم تو بالکل احمق ہو آنگلو۔ اگر میرے پاس

عقل نہ ہوتی تو ہم دونوں مارے جاتے۔ دیکھو میں نے کیا بہترین تجویز سوچی ہے"۔ اچانک بانگلو نے کہا۔

"کونسی تجویز"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"ہم رسی کو اپنا نام بتا دیتے ہیں یہ خود ہی کھل جائے گی"۔ بانگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

"رسی رسی۔ میرا نام بانگلو ہے۔ سن لیا تم نے میرا نام بانگلو ہے"۔ بانگلو نے رسی سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کر دیا۔ لیکن ظاہر ہے رسی اس کا نام بتانے سے تو نہ کھل سکتی تھی۔

"یہ تو نہیں سن رہی۔ یہاں سب بہرے ہیں"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے نام کا رعب ہی نہیں ہے۔ ہونہہ بانگلو۔ یہ کوئی رعب دار نام ہے۔ رعب والا نام تو میرا ہے آنگلو۔ واہ اب دیکھو میں بتاتا ہوں نام۔ پھر دیکھو کیسے نہیں سنتی"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی رسی کو مخاطب ہو کر اپنا نام بتانا شروع کر دیا لیکن رسی پھر بھی نہ کھلی تو آنگلو کے

چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اس طرح رسی نہیں کھل سکتی آنگو بانگو"۔

اچانک انہیں کالے بونے کی آواز سنائی دی اور انہوں نے چونک کر دیکھا تو سامنے وہی کالا بونا کھڑا تھا جس نے انہیں یہاں جنگل میں موتی لینے کے لئے بھیجا تھا۔

" تم پھر آگئے۔ تم نے ہی ہمیں اس مصیبت میں مبتلا کیا ہے"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہاری مدد کر سکوں۔ سنو اگر تم ان رسیوں سے آزاد ہونا چاہتے ہو تو تمہیں انہیں کھولنا ہوگا"۔ کالے بونے نے کہا۔

" ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور رسی بہری ہے۔ ہمارا نام ہی نہیں سن رہی۔ پھر ہم کیسے کھولیں۔ تم آزاد ہو تم کھول دو اچھے بونے"۔ آنگو نے کہا۔

" نہیں۔ یہ کام تمہیں خود کرنا ہوگا"۔ کالے بونے کہا اور ایک بار پھر چٹان کے پیچھے اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"اب کیا کریں"۔ آنگلو نے پہلی بار پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے آپ کو عقلمند کہتے ہو۔ اب خود سوچو بلکہ حکیم بومان کی طرح گہرائی میں اتر کر سوچو"۔ بانگلو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات درست ہے"۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح نیچے بیٹھنا شروع کر دیا جیسے گہرائی میں اترنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسی اس کے اس طرح نیچے بیٹھنے کی وجہ سے درخت سے رگڑ کھانے لگ گئی اور پھر ابھی آنگلو پوری طرح نیچے نہ بیٹھا تھا کہ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی رسی ٹوٹ گئی اور آنگلو آزاد ہو گیا۔ رسی درخت سے رگڑ کھا کر خودبخود ٹوٹ گئی تھی۔

"ارے واہ۔ واقعی گہرائی میں اتر کر سوچنے سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔ بانگلو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"تم نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ صرف

یہی طریقہ تھا آزاد ہونے کا"۔ کالے بونے کی آواز سنائی دی۔

" ارے اب مجھے بھی تو کھولو"۔ بانگلو نے کہا۔

" تم بھی گہرائی میں اتر کر سوچ لو"۔ آنگلو نے جواب دیا تو بانگلو نے بھی نیچے بیٹھنے کی کوشش شروع کر دی۔ چونکہ اس کا جسم بہت موٹا تھا اس لئے اسے نیچے بیٹھنے میں کافی دشواری ہو رہی تھی لیکن بہرحال وہ کوشش کرتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود رسی بھی درخت کی سخت لکڑی سے رگڑ کھا کر کٹ گئی اور بانگلو بھی رسی کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔

" بہت خوب۔ حکیم بومان تو واقعی بے حد عقلمند آدمی ہے۔ اس نے سوچنے کا بہت اچھا طریقہ نکالا ہے"۔ بانگلو نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" چاند نکلنے سے پہلے پہلے اس جنگل سے باہر چلے جاؤ آنگلو بانگلو ورنہ سردار اور قبیلے کے لوگ آ کر تمہیں دوبارہ باندھ دیں گے"۔ کالے بونے کی آواز سنائی دی۔

" ارے وہ سیاہ موتی، اس کا کیا کریں"۔ آنگلو نے کہا۔

" وہ تو تمہیں حاصل کرنے ہوں گے ورنہ کالے سانپ تمہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گے"۔ کالے بونے نے جواب دیا۔

" اچھی سیاہ مچھلی ہمیں موتی لا دو۔ ہمارا وعدہ کہ ہم تمہیں بھون کر نہیں کھائیں گے"۔ آنگلو نے اونچی آواز میں کہا تو چند لمحوں بعد وہی مچھلی جس نے پہلے آنگلو بانگلو سے بات کی تھی، جھیل کی سطح پر آ گئی۔

" آنگلو بانگلو۔ جھیل کی تہہ میں موجود مقدس موتی حاصل کرنے کے لئے تمہیں ایک کام کرنا ہوگا کہ تم اس جھیل کو ڈوبے بغیر پار کرکے دوسرے کنارے پر پہنچ جاؤ"۔ سیاہ مچھلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے غوطہ لگایا اور جھیل میں غائب ہو گئی۔

" یہ کونسا مشکل کام ہے۔ میں چھلانگ لگا کر جھیل کو پار کر جاؤں گا"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا۔ جیسے وہ چھلانگ لگانے کا ارادہ کر رہا ہو۔

" لیکن میں تو چھلانگ نہیں لگا سکتا"۔ بانگلو نے

روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آنگلو رک جاؤ"۔ اچانک کالے بونے نے ایک چٹان پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہے۔ مجھے مت روکو"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم جھیل کو اس طرح پار نہ کر سکو گے اور جھیل میں گر کر ڈوب جاؤ گے۔ کوئی اور تجویز سوچو"۔ کالے بونے نے کہا۔

"سوچنے کے لئے تو مجھے پھر گہرائی میں اترنا پڑے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

"میں تو گہرائی میں بیٹھ رہا ہوں"۔ بانگلو نے کہا اور پھر جلدی سے زمین پر بیٹھ گیا۔

"ارے۔ اوہ۔ واقعی گہرائی میں بیٹھ کر سوچنے سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ میں ایک لمبے سے درخت کو اکھاڑ کر جھیل پر ڈال دیتا ہوں اور پھر اس پر سے گزر کر جھیل پار کر لیتا ہوں"۔ بانگلو نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے قریب ہی ایک طویل تنے والے درخت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دونوں بازو اس درخت کے تنے کے گرد لپیٹے اور زور زور سے جھٹکے دینے

شروع کر دیئے ۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اس درخت کو اکھاڑنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس نے گھسیٹ کر اس درخت کو جھیل پر ڈالا۔ اب واقعی ایک پل سا بن گیا تھا۔ درخت کا تنا چونکہ چوڑا تھا اس لئے اس پر سے گزرنے سے بھی کوئی تکلیف نہ ہو سکتی تھی۔

" اب دیکھو۔ میں کس طرح پار کرتا ہوں اس جھیل کو"۔ بانگو نے کہا اور تنے پر چڑھ کر تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا لیکن چونکہ درخت کا تنا جڑوں کے نزدیک چوڑا اور آگے جا کر پتلا ہوتا جا رہا تھا اور بانگو کا وزن بھی کافی تھا اس لئے جیسے ہی بانگو جھیل کے وسط میں پہنچا ایک زوردار کڑاکا ہوا اور تنا درمیان سے ٹوٹ گیا۔ لیکن بانگو چیخ مار کر تیزی سے اچھل کر آگے بڑھا ہی تھا کہ الٹ کر تنے کے اوپر جا گرا۔ اس کے اس طرح گرنے سے تنا وہاں سے بھی ٹوٹ گیا اور بانگو سیدھا جھیل کے پانی میں جا گرا۔ پھر اس نے غوطے کھانے شروع کر دیئے ۔

" گہرائی میں جا کر سوچو۔ گہرائی میں جا کر"۔ آنگو نے چیخ کر کہا لیکن بانگو کی جان پر بنی ہوئی تھی۔

اسے معلوم تھا کہ وہ ڈوب کر زندہ نہ رہ سکے گا۔ اس لئے وہ دیوانوں کی طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا کہ اچانک اس کا ہاتھ جھیل کے دوسرے کنارے پر موجود پانی پر لہراتی ہوئی ایک جھاڑی کی لمبی سی شاخ پر پڑ گیا۔ یہ شاخ اس قدر مضبوط تھی کہ بانگلو کے وزنی جھٹکے لگنے کے باوجود نہ ٹوٹی تھی اور بانگلو اس شاخ کو پکڑ پکڑ کر جھیل کے دوسرے کنارے پر چڑھ جانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ کنارے پر بیٹھ کر بری طرح سے ہانپنے لگا۔ اس کا لباس اور جسم پانی میں تر ہو چکا تھا۔

" اب میں کس طرح جھیل کو پار کروں"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ بھی زمین پر بیٹھ گیا تاکہ گہرائی میں اتر کر سوچ سکے اور پھر وہ جیسے ہی نیچے بیٹھا اس کی نظریں ایک ایسے درخت پر پڑیں جو آدھے سے زیادہ جھیل پر جھکا ہوا تھا۔

" اوہ، اوہ مجھے معلوم ہو گیا کہ میں جھیل کو کیسے پار کر سکتا ہوں"۔ آنگلو نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس درخت کی طرف بڑھا اور

چند لمحوں بعد وہ درخت پر چڑھ کر اس شاخ پر آگے بڑھنے لگا جو جھیل کے اوپر دور تک پھیل گئی تھی لیکن آگے جا کر یہ شاخ کافی پتلی ہو گئی تھی۔ اس لئے جیسے ہی آنکلو اس جگہ پہنچا، شاخ ایک زوردار کڑاکے سے ٹوٹ گئی اور آنکلو چیختا ہوا سیدھا جھیل کے پانی میں جا گرا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بھی اسی شاخ پر پڑ گیا جس کو پکڑ کر بانکلو جھیل سے باہر نکلا تھا اور پھر آنکلو نے بھی وہی کام کیا اور اس شاخ کو پکڑ کر وہ آخرکار جھیل کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا۔ وحشت اور خوف سے اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور اس کا لباس اور جسم بھی پانی سے بری طرح بھیگ چکا تھا۔

" یہ لو موتی۔ تم نے بہرحال ڈوبے بغیر جھیل کو پار کر لیا ہے۔ اس لئے مقدس موتی تمہیں انعام میں دیئے جا رہے ہیں"۔ سیاہ مچھلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے پانی کسی فوارے کی طرح اچھل کر کچھ فاصلے پر گرا۔ اس پانی میں دو سیاہ رنگ کے موتی بھی موجود تھے۔ آنکلو بانکلو نے ایک ایک

موتی اٹھا لیا اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" اب اس جھیل کو دوبارہ پار کس طرح کریں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" موتی منہ میں ڈالو اور جھیل کے پانی پر چلنا شروع کر دو۔ جہاں جہاں سے تم گزرو گے وہاں وہاں جھیل کا پانی چٹان کی طرح سخت ہو جائے گا اور تم آسانی سے جھیل پار کر لو گے"۔ سیاہ مچھلی نے کہا اور واپس پانی میں غوطہ لگا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ آنگلو بانگلو نے موتیوں کو منہ میں ڈالا اور پھر ڈرتے ڈرتے انہوں نے جھیل کے پانی پر پیر رکھا تو وہ یہ دیکھ کر واقعی حیران رہ گئے کہ جس جگہ ان کے قدم پڑے تھے وہاں پانی تو موجود تھا لیکن انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے پانی کی بجائے ان کا پیر کسی سخت اور ٹھوس چٹان پر پڑا ہو۔

" حیرت ہے۔ یہ پانی چٹان کیسے بن گیا"۔ آنگلو نے کہا۔

" کیوں نہ بنتا۔ آخر ہم آنگلو بانگلو ہیں اور ہماری شادی شہزادی پری سے ہونی ہے"۔ بانگلو نے جواب

دیا اور پھر وہ دونوں انتہائی آسانی سے پانی کے اوپر چلتے ہوئے جھیل کو پار کرکے پہلے والے کنارے پر پہنچ گئے۔

"جلدی کرو آنگوبانگو۔ اس جنگل سے نکل جاؤ۔ چاند نکلنے والا ہے"۔ کالے بونے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے بلکہ تقریباً دوڑتے ہوئے جنگل سے باہر آگئے۔

"اب تم کسی بڑے غار میں رات گزارو۔ کل دن کے وقت تم کالے پہاڑوں پر جانا"۔ کالے بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔ آنگوبانگو چونکہ بھیگے ہوئے تھے اس لئے انہیں سردی لگ رہی تھی۔ وہ خود بھی یہی چاہتے تھے کہ کسی غار میں داخل ہو کر سردی سے بچ جائیں اور ان کے لباس بھی سوکھ جائیں۔ اس لئے انہوں نے جلد ہی ایک بڑا اور کشادہ غار تلاش کر لیا اور اسے صاف کرکے وہ اس میں لیٹ گئے۔ اب انہیں سردی نہ لگ رہی تھی اس لئے انہیں جلد ہی نیند آ گئی۔ پھر جب ان کی آنکھیں کھلیں تو دن نکل آیا تھا۔ وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ

گئے ۔ سب سے پہلے انہوں نے منہ میں موجود موتیوں کو سنبھالا۔ رات کو انہیں موتی نکالنے کا خیال ہی نہ رہا تھا لیکن یہ دیکھ کر انہوں نے اطمینان کے سانس لئے کہ موتی بدستور ان کے منہ میں موجود تھے۔

" آؤ بانگلو، اب ہم اس کالے پہاڑ پر چلیں"۔ آنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا اور بانگلو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر غار سے نکل کر وہ آگے بڑھنے لگے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب اس کالے پہاڑ پر پہنچے جہاں ہر طرف کالے سانپ تھے تو سانپ انہیں دیکھ کر تیزی سے ایک طرف ہٹتے چلے گئے اور ان کی پھنکاروں کا بھی ان پر مقدس موتیوں کی وجہ سے اثر نہ ہو رہا تھا۔

" دیکھا تم نے آنگلو کا رعب کہ سانپ کس طرح بھاگ رہے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" یہ اصل میں میرے رعب کی وجہ سے بھاگ رہے ہیں۔ تم تو دبلے پتلے سے ہو۔ تمہارا کیا رعب پڑ سکتا ہے ان پر۔ بھلا بانس کا رعب بھی ہوتا ہے۔

رعب تو برگد کے درخت کا ہوتا ہے"۔ بانگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"برگد تو چل ہی نہیں سکتا۔ اس لئے تم برگد کیسے ہو سکتے ہو البتہ تم ہاتھی ہو سکتے ہو۔ ہاتھی چل سکتا ہے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ ہاتھی کا رعب تو ہوتا ہے۔ تم جیسے لکڑبھگڑ کا کیا رعب ہو سکتا ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

"لیکن ہاتھی کی تو سونڈ ہوتی ہے۔ تمہاری سونڈ کہاں ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"میری سونڈ تم ہو"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا تو آنگلو بے اختیار ہنس پڑا۔ کالے پہاڑ سے اتر کر وہ اب پہاڑوں کے درمیان وادی میں پہنچ گئے۔ وہ غار سامنے ایک پہاڑ پر تھا لیکن اس پر ایک بڑا سا پتھر موجود تھا بالکل کسی بڑی چٹان جتنا۔ اس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔

"ہاں۔ حکیم بومان نے بتایا تھا کہ اس پتھر کو ہٹانے کے لئے چار کالے عقابوں کا خون ملا کر اس پر چھڑکا جائے اور کالے عقاب تو عقابوں کی وادی میں

ہوتے ہیں۔ اس لئے پہلے ہمیں عقابوں کی وادی میں جانا ہوگا"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ تو پھر"۔ بانگلو نے کہا۔

"تو پھر میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"شاہی نجومی کی انگوٹھیو۔ ہمیں کالے عقابوں کی وادی میں پہنچا دو"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ چند لمحوں بعد جب جھٹکے ختم ہوئے تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک وادی کے سامنے موجود ہیں جس کی دو سمتوں پر اونچے اونچے پہاڑ تھے اور ان پہاڑوں پر ہر طرف کالے رنگ کے خوفناک عقاب اڑتے پھر رہے تھے۔ وہ چونکہ ابھی ان پہاڑوں سے کافی دور تھے اس لئے عقابوں نے ان پر حملہ نہیں کیا تھا لیکن عقابوں کی تیزی اور پھرتی بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی تیزطرار اور طاقتور عقاب ہیں اور واقعی اگر وہ کسی پر ٹوٹ پڑیں تو ایک لمحے میں

اس کی بوٹیاں اڑا دیں۔

"اب کیا کریں"۔ بانگلو نے کہا۔

"گہرائی میں بیٹھ کر سوچتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا اور جلدی سے نیچے بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی بانگلو بھی بیٹھ گیا اور دونوں نے آنکھیں بند کرکے سوچنا شروع کر دیا۔

"ارے میں نے سوچ لیا ہے"۔ یکلخت آنگلو نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"کیا"۔ بانگلو نے بھی آنکھیں کھولتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"ہم ان عقابوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنا خون دے دیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ کیا یہ عقاب ہماری زبان سمجھتے ہیں"۔ بانگلو نے کہا۔

"نہ بھی سمجھتے ہوں گے تو ہم سمجھا دیں گے۔ آؤ"۔ آنگلو نے کہا اور آگے بڑھنے لگا لیکن ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ ایک بڑا سا عقاب اڑتا ہوا اس کی طرف آیا اور اس پر جھپٹ

پڑا۔ آنگلو چیختا ہوا جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ تو عقاب نے اس کے چہرے پر جھپٹا مارا تو آنگلو نے اپنا چہرہ بچانے کے لئے جلدی سے ہاتھ ہوا میں مارے تو اس کے ہاتھ میں اس عقاب کی ایک ٹانگ آ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا تو عقاب پوری قوت سے ایک چٹان سے جا ٹکرایا اور اس کا سر چونکہ چٹان سے ٹکرایا تھا اس لئے وہ وہیں پھڑکنے لگا۔

"ارے یہ تو مر جائے گا پھر اس کا خون کیسے لے کر جائیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

"اسے باندھ لیتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا اور جلدی سے اس نے ایک پہاڑی سے لپٹی ہوئی بیل توڑی اور اس سے اس عقاب کے دونوں پنجے باندھ دیئے۔

"مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو"۔ اچانک اس عقاب کے منہ سے انسانوں جیسی آواز نکلی۔

"کیوں چھوڑ دیں۔ تمہیں تو ہم نے کالی وادی میں لے جانا ہے تاکہ تمہارا خون غار کے دہانے پر موجود سرخ پتھر پر ڈال کر اسے ہٹا سکیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں ایسی ترکیب بتا سکتا ہوں کہ تم خون ڈالے بغیر اس پتھر کو ہٹا سکو گے"۔ عقاب نے پھڑپھڑاتے ہوئے کہا۔

" پھر بتاؤ"۔ بانگو نے کہا۔

" سنو۔ میں کالے عقابوں کا سردار ہوں۔ تم میرا ایک پر لے جاؤ اور اسے اس پتھر پر مارو تو پتھر ہٹ جائے گا"۔ عقاب نے کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں ہاں۔ میں کالے عقابوں کا سردار ہوں۔ میں کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں"۔ عقاب نے کہا تو آنگو نے آگے بڑھ کر اس کا ایک پر اکھاڑا اور اسے اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اس نے عقاب کو چھوڑ دیا۔

" شکریہ۔ اب میں تمہیں ایک نصیحت بھی کرتا ہوں۔ جب تم غار میں داخل ہو جاؤ تو وہاں موجود مکڑی کے جالوں پر بھی میرا پر مارنا۔ جالے ٹوٹ جائیں گے"۔ عقاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اڑتا ہوا واپس پہاڑوں پر چلا گیا۔

" چلو یہ تو اچھا ہوا کہ ہمیں خون نہ ڈالنا پڑا"۔

بانگلو نے کہا اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ارے کہیں اس عقاب نے ہم سے جھوٹ نہ بولا ہو"۔ چند لمحوں بعد آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ وہ سردار ہے اور سردار جھوٹ نہیں بولتے "۔ بانگلو نے کہا۔

" چلو جا کر دیکھ لیتے ہیں۔ آؤ اور میرا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ آنگلو نے کہا اور بانگلو نے جلدی سے آگے بڑھ کر آنگلو کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔ آنگلو نے بھی آنکھیں بند کیں اور ہاتھ میں موجود انگوٹھیوں کو حکم دیا کہ وہ انہیں اس کالی وادی میں پہنچا دیں جہاں غار ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ جب جھٹکے لگنے بند ہوئے تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ اب دوبارہ اسی جگہ پر موجود تھے جہاں سے وہ عقابوں کی وادی میں گئے تھے۔ غار کے دہانے پر موجود سرخ پتھر انہیں صاف نظر آ رہا تھا۔ چونکہ ان کے منہ میں سیاہ موتی موجود تھے اس لئے سانپ انہیں کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔

"آؤ بانگو"۔ آنگو نے کہا اور پھر سردار عقاب کا پر ہاتھ میں اٹھائے وہ اس غار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔ آنگو نے ہاتھ میں موجود سردار عقاب کا پر پتھر پر مارا تو ایک زوردار کڑاکا ہوا اور پتھر تیزی سے خودبخود ایک طرف کو ہٹ گیا اور وہ دونوں غار میں داخل ہوئے تو وہاں واقعی ہر طرف سیاہ رنگ کے جالے تنے ہوئے تھے۔ جن میں خوفناک مکڑیاں دوڑتی پھر رہی تھیں۔ آنگو نے ہاتھ میں موجود پر کو زور سے ہلایا تو وہ دونوں یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑے کہ پر جس جالے کو لگتا وہ نہ صرف ٹوٹ کر نیچے گر جاتا تھا بلکہ مکڑی بھی خودبخود ہلاک ہو جاتی تھی۔ پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ غار کو جالوں سے مکمل طور پر صاف کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ غار کے آخری حصے میں ایک بہت چوڑی سی سرنگ دکھائی دے رہی تھی جو نیچے کی طرف جا رہی تھی۔ وہ دونوں اب اس سرنگ میں داخل ہوگئے۔ وہ سرنگ نہ صرف چوڑی تھی بلکہ اس میں روشنی بھی موجود تھی اور تازہ ہوا

بھی آ رہی تھی۔ وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک خوفناک آواز سنائی دی۔ اس قدر خوفناک کہ وہ دونوں بے اختیار نہ صرف ٹھٹھک کر رک گئے بلکہ خوف کی وجہ سے ان کے جسم بھی کانپنے لگ گئے تھے۔

" کک۔ کک۔ کون ہے۔ کون چیخا ہے۔ سامنے آئے"۔ آنگلو نے رک رک کر انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے کسی کے زور سے ہنسنے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک خوفناک بلا ان کے سامنے آ گئی جس کے آٹھ ہاتھ تھے اور چار سر تھے۔ یہ عورت تھی لیکن وہ اس قدر خوفناک تھی کہ آنگلو بانگلو دونوں کی اسے دیکھ کر خوف کی شدت سے گھگھی سی بندھ گئی۔

" ہا۔ ہا۔ اب میں تم دونوں کو کھا جاؤں گی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ اس بلا نے کہا۔ اس کے چاروں سروں سے بیک وقت ایک ہی آواز نکل رہی تھی اور اس کے آٹھ ہاتھ تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔

" تم کون سے سر سے کھاؤ گی"۔ اچانک آنگلو نے

کہا۔

" میں دو سروں سے تمہیں اور دو سروں سے تمہارے بھائی کو کھاؤں گی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ خوفناک بلا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

" دو سروں سے، ارے پھر تو ہم بچ گئے"۔ آنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا تو ان کی طرف بڑھتی ہوئی بلا یکلخت رک گئی۔ اس کے چاروں چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کس طرح، تم کس طرح بچ گئے"۔ بلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ دو سروں میں چونسٹھ دانت ہوتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں، تو پھر"۔ بلا نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

" اوہ، تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ بتیس کی بجائے چونسٹھ دانتوں سے جب کسی کو کھایا جائے تو کھانے والا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ مجھے ایک بار ایک نجومی نے بتایا تھا"۔ آنگلو نے کہا۔

" تو پھر میں ایک ہی سر سے کھاؤں گی۔ اب بولو"۔ بلا نے کہا۔

" اور باقی سروں کا کیا کرو گی"۔ اس بار بانگو نے کہا۔ اب ان کا خوف کافی حد تک دور ہو چکا تھا۔

" باقی۔ باقی سر دیکھتے رہیں گے"۔ بلا نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

" ارے تو تمہیں معلوم نہیں کہ جب ایک سر کسی کو کھائے اور باقی سر صرف دیکھتے رہیں تو کھانے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ مجھے شاہی نجومی نے بتایا تھا"۔ آنگو نے فوراً کہا۔

" تو پھر میں تمہیں کیسے کھاؤں۔ تم خود بتاؤ"۔ بلا آنگو کی باتوں سے واقعی الجھ گئی تھی۔

" تم ایسا کرو کہ اپنے چاروں سروں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح لپیٹ لو جیسے رسی لپیٹی جاتی ہے اور پھر ہمیں کھاؤ"۔ آنگو نے باقاعدہ مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن آنگو اس کے آٹھوں ہاتھوں کا کیا ہوگا"۔ بانگو نے کہا۔

"ہاتھوں کو بھی رسی کی طرح لپیٹنا ہوگا"۔ آنگلو نے جواب دیا تو بلا نے اپنے چاروں سروں کو ایک دوسرے کے ساتھ لپیٹنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آٹھ ہاتھوں کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ لپیٹنا شروع کر دیا۔ آنگلو بانگلو خاموش کھڑے تھے اور پھر جیسے ہی بلا نے اپنے سر اور ہاتھ لپیٹے اچانک ایک دھماکہ ہوا اور بلا لڑکھڑاتی ہوئی نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔ چند لمحوں بعد اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیل گیا۔ جب دھواں غائب ہوا تو آنگلو بانگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ بلا غائب ہو چکی تھی۔

"تم نے کمال کر دیا آنگلو بانگلو۔ اس پہلی بلا کو ہلاک کرنے کا یہی طریقہ تھا کہ اس کے چاروں سر اور آٹھوں ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ لپیٹ دیئے جائیں جو بظاہر ناممکن تھا لیکن تم نے اسے ممکن بنا دیا"۔ ایک آواز سنائی دی تو وہ دونوں ہی پہچان گئے کہ یہ آواز اس کالے بونے کی ہے لیکن کالا بونا انہیں نظر نہ آ رہا تھا۔

" تم نے یہ بات کس طرح کہہ دی تھی آنگلو"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو یہ سوچ کر کہا تھا کہ جب یہ سروں کو لپیٹ لے گی تو میں اس کی گردن پکڑ لوں گا اور جب یہ آٹھوں ہاتھوں کو لپیٹ لے گی تو تم اس کے ہاتھ پکڑ لو گے۔ اس طرح ہم اس بلا کو قابو میں کر لیں گے لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ اس طرح ہلاک ہو جائے گی"۔ آنگلو نے کہا۔

" چلو یہ بلا تو ختم ہوئی۔ اب آگے چلو۔ مجھے تو بھوک لگنے لگ گئی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" آگے جو بلا آئے گی اسے تم کھا لینا"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں کیوں بلا کو کھاؤں۔ میں تو بلا سے کہوں گا کہ وہ مجھے کھانا کھلائے"۔ بانگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک ایک بار پھر انہیں ایک خوفناک آواز سنائی دی۔ یہ بالکل ایسی ہی آواز تھی جیسی انہوں نے پہلی بلا کے آنے سے پہلے سنی تھی۔

اس لئے وہ دونوں سمجھ گئے کہ دوسری بلا آ رہی ہے اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے بالکل پہلی جیسی دوسری بلا سامنے آ گئی۔

" تم نے پہلی بلا کو دھوکہ دے کر ہلاک کیا ہے لیکن میں تم سے دھوکہ نہیں کھاؤں گی"۔ بلا نے چیختے ہوئے کہا۔

" تم دھوکہ نہ کھاؤ لیکن ہمیں تو کھانا کھلا دو اچھی بلا"۔ بالنگو نے فوراً ہی کہا۔

" ارے بالنگو، اس بلا کی ایک گردن پتلی ہے، دوسری موٹی ہے، تیسری چھوٹی ہے اور چوتھی ٹیڑھی ہے"۔ اچانک آنگو نے بلا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ اچھی بلا ہے۔ یہ ضرور ہمیں کھانا کھلائے گی"۔ بالنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں کھانا کھلانے کی بجائے تم دونوں کو کھا جاؤں گی"۔ بلا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ بتاؤ کہ تم ہمیں کیسے کھاؤ گی۔ تمہاری تو ساری گردنیں ہی ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور

مجھے ایک نجومی نے بتایا تھا کہ ہمیں صرف وہ بلا کھا سکتی ہے جس کی ساری گردنیں ایک جیسی ہوں"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں جیسی بھی ہوں تمہیں کھا جاؤں گی"۔ بلا نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ ورنہ پہلی بلا کی طرح تم بھی فنا ہو جاؤ گی"۔ آنگلو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو بلا رک گئی۔

" میں تمہیں ضرور کھاؤں گی"۔ اس بلا نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے پاس مقدس سیاہ موتی ہیں اور سردار کالے عقاب کا پر ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں مجھے معلوم ہے لیکن اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔ بلا نے کہا۔

" پڑتا ہے۔ اگر تم تجربہ کرنا چاہتی ہو تو کر سکتی ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

" کیسا تجربہ"۔ بلا نے حیران ہو کر کہا۔

" تم اپنے چاروں سروں کو ایک دوسرے کے

ساتھ جوڑ لو۔ اسی طرح ہاتھوں کو بھی پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں میں ایسا نہیں کروں گی۔ تم نے پہلی بلا کے ساتھ بھی اسی طرح دھوکہ کیا تھا اور وہ فنا ہو گئی"۔ دوسری بلا نے کہا۔

" نہیں۔ تم سروں اور ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لپیٹو نہیں بلکہ جوڑ لو"۔ آنگلو نے کہا۔

" پھر کیا ہوگا"۔ بلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پھر چاروں سروں پر موجود تمہاری آنکھیں اکٹھی ہو جائیں گی اور تم خود دیکھ لو گی کہ ہم آنگلو بانگلو ہیں"۔ آنگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ چلو میں ایسا کر لیتی ہوں"۔ بلا نے کہا اور پھر اس نے اپنے آٹھوں ہاتھوں اور چاروں سروں کو جوڑ لیا۔

" لیکن مجھے تو تم دونوں پہلے جیسے ہی نظر آ رہے ہو"۔ بلا نے کہا۔

" یہ دیکھو۔ یہ کیا ہے"۔ آنگلو نے جیب سے سردار عقاب کا پر نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ

بلا کوئی جواب دیتی۔ آنگلو نے پر اس کے جسم پر مار دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور بلا کے گرد دھواں سا پھیل گیا۔ جب دھواں ختم ہوا تو بلا غائب ہو چکی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم تو بے حد عقلمند ہو آنگلو"۔ بانگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" یہ بلا ہی احمق تھی۔ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ میں نے نانی اماں سے بچپن میں سنا تھا کہ جب بلا اپنے سر اور ہاتھ جوڑ لے تو اس پر بے شک کسی بھی پرندے کا پر مار دو تو وہ ہلاک ہو جاتی ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔ مجھے بھی یاد آگیا ہے۔ میں نے بھی تمہارے ساتھ ہی بیٹھ کر سنا تھا۔ بہرحال اب چلو۔ مجھے بے حد بھوک لگ رہی ہے"۔ بانگلو نے کہا اور وہ دونوں آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ ایک بار پھر خوفناک آواز سنائی دی اور پھر تیسری بلا ان کے سامنے نمودار ہو گئی لیکن یہ بلا سامنے آتے ہی ان پر جھپٹ پڑی اور اس نے

اپنے ہاتھوں میں سے ایک سے آنگلو کی گردن پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے بانگلو کی اور انہیں ہوا میں اٹھا لیا۔ وہ دونوں ہوا میں بے اختیار ہاتھ پیر مارنے لگے۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب میں تمہیں کھا جاؤں گی"۔ بلا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پہلے بانگلو کو کھاؤ"۔ آنگلو نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ پہلے آنگلو کو کھاؤ"۔ بانگلو نے کہا۔

" میں تم دونوں کو اکٹھا کھا جاؤں گی"۔ بلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چاروں منہ پھاڑے لیکن اسی لمحے آنگلو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سردار عقاب کا پر اس کے ایک منہ میں ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔ بلا کے گرد دھواں نمودار ہو گیا اور پھر جیسے ہی دھواں غائب ہوا تو بلا بھی ساتھ ہی غائب ہو چکی تھی۔

" یہ کیا ہوا۔ یہ کس طرح فنا ہو گئی"۔ بانگلو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کے دانت کھٹے ہو گئے تھے۔ یہ پر لازماً کھٹا ہوگا"۔ آنگلو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک ان کے سامنے دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پھر یہ دھواں مجسم ہو کر ایک بلا کی صورت میں نمودار ہو گیا۔

" ارے تم دھواں بلا ہو۔ تمہیں تو میں پھونک مار کر اڑا سکتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا اور زور سے پھونک ماری۔ اس کے پھونک مارتے ہی بانگلو نے بھی زور زور سے پھونکیں مارنا شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد ہی دھواں غائب ہو گیا۔

" دیکھا۔ دھوئیں کو تو ہم پھونک مار کر ہی اڑا سکتے ہیں"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہیں خوش ہونے کا حق ہے آنگلو بانگلو"۔ اچانک انہیں کالے بونے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں تیزی سے مڑے تو ان کے عقب میں وہی کالا بونا موجود تھا۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"میرے لئے تو کوئی رکاوٹ ہنیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں تم دونوں کی کامیابیوں پر حیران ہو رہا ہوں کہ تم نے ان چاروں خوفناک بلاؤں کو بالکل اسی طرح فنا کر دیا ہے جس طرح یہ فنا ہو سکتی تھیں حالانکہ تمہیں معلوم ہی نہ تھا کہ انہیں کس طرح فنا کیا جا سکتا ہے۔ اب دیکھو یہ چوتھی بلا دنیا کی سب سے خطرناک بلا تھی۔ اگر یہ مجسم ہو جاتی تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے فنا نہ کر سکتی تھی اور یہ لازماً تم دونوں کو ہلاک کر دیتی۔ اس کے فنا ہونے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ جب یہ دھوئیں کی شکل میں ہو تو اس پر پھونکیں مار دو۔ اس طرح دھواں اڑ جائے گا اور بلا فنا ہو جائے گی اور تم نے انتہائی حیرت انگیز طور پر بالکل ایسے ہی کیا ہے اور اس خوفناک بلا کو مجسم ہونے سے پہلے ہی پھونکوں سے اڑا دیا ہے"۔ کالے بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت غائب ہو گیا۔

"آؤ آنگلو چلیں۔ مجھے تو اب شدید بھوک لگ رہی ہے"۔ بانگلو نے آنگلو کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلو"۔ آنگلو نے کہا اور آگے بڑھنے لگے اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ سرنگ اچانک ایک غار نما کمرے میں جا کر ختم ہو گئی۔ وہ اس کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور پھر ان کے گرد سفید رنگ کا دھواں سا چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی ہوں اور چند لمحوں بعد ہی ان دونوں کا ذہن بھی سو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی آنکھیں خودبخود کھل گئیں اور وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں دیوار کے ساتھ رسیوں سے بندھے کھڑے تھے اور ان کے سامنے ایک خوفناک کالے رنگ کا دیو کھڑا تھا۔ اس دیو کے دو سینگ تھے اور اس نے سرخ اور پیلی دھاریوں والا زیرجامہ پہن رکھا تھا۔ اس کی دونوں کلائیوں میں سونے کے بڑے

بڑے کڑے تھے اور کانوں میں اس نے سونے کے بالے پہنے ہوئے تھے۔ وہ بہت بڑا اور خوفناک دیو تھا۔

"تم کون ہو اور ہم کہاں ہیں"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

"تم ٹاکوری دنیا کے داخلی راستے میں ہو اور میں ٹاکوری دروازے کا محافظ ہوں اور اب میں تم دونوں کو کھا جاؤں گا"۔ اس دیو نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تم چوکیدار ہو۔ پھر تم نے یہ جرأت کیسے کی کہ ہمیں باندھ دیا۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارا نام آنگو بانگو ہے اور ہماری شادی کوہ قاف کی شہزادی پری سے ہونے والی ہے"۔ آنگو نے کہا تو دیو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کوہ قاف کی شہزادی پری سے۔ لیکن تم تو انسان ہو"۔ چوکیدار دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ انسانوں کی پریوں سے شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس میں کونسی نئی بات ہے"۔ آنگو نے منہ

بناتے ہوئے جواب دیا۔
" اگر تم کوہ قاف سے آئے ہو تو پھر تو میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی کوہ قاف سے آئے ہو"۔ دیو نے کہا۔
" تم کس قسم کا ثبوت چاہتے ہو"۔ آنگلو نے کہا۔
" کوہ قاف سے آنے والے کو اگر اٹھا کر پھینکا جائے تو وہ مرتا نہیں ہے۔ میں تمہیں بھی اٹھا کر پھینکوں گا۔ اگر تم زندہ رہے تو میں مان جاؤں گا کہ تم واقعی کوہ قاف سے آئے ہو اور اگر تم مر گئے تو پھر تم کوہ قاف سے نہیں آئے"۔ کالے دیو نے کہا۔
" یہ کیا بات ہوئی۔ یہ تو غلط بات ہے"۔ آنگلو نے کہا۔
" نہیں۔ تمہیں ثبوت دینا ہوگا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ دیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں کی رسیاں کھول دیں اور پھر وہ ان دونوں کو بازوؤں سے پکڑے گھسیٹتا ہوا اس کمرے سے باہر لے آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کھلی جگہ پر آگئے۔ یہ کسی شاہی محل کا عقبی حصہ تھا۔ وہاں خوبصورت بارہ دریاں تھیں،

جھیل تھی جس میں خوبصورت پھول تھے اور بطخیں تیرتی پھر رہی تھیں۔

" یہ کس کا محل ہے"۔ آنگلو بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ میرا محل ہے"۔ کالے دیو نے کہا۔

" ارے اگر چوکیدار کا محل اس قدر خوبصورت ہے تو پھر ملکہ ٹاکوری کا محل کیسا ہوگا"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" وہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ بہرحال آؤ پہلے میں تمہیں اٹھا کر پھینکتا ہوں"۔ دیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنگلو کو کمر سے پکڑا اور اٹھا کر سر کے پیچھے لے گیا تاکہ اسے اچھال کر دور پھینک دے لیکن جیسے ہی اس نے جھٹکا دے کر اسے پھینکا۔ آنگلو نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں ڈال دیئے اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر نیچے کھڑا ہو چکا تھا۔

" اوہ۔ تم زندہ ہو۔ پھر تو تم واقعی کوہ قاف سے آئے ہو۔ اب مجھے یقین آگیا ہے۔ اب تم میرے

مہمان ہو۔ آؤ میں تمہیں ملکہ کی خدمت میں پیش کروں"۔ کالے دیو نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو لے کر محل کے اندر سے ہو کر ایک بڑے شہر میں لے آیا۔ یہاں ہر طرف بونے پھر رہے تھے۔ وہ دیو کے ساتھ آنگو بانگلو کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

" یہ کون ہیں۔ یہ آدم زاد کون ہیں۔ یہ ہماری دنیا میں کیسے آ گئے ہیں"۔ سارے بونوں نے چیختے ہوئے کہا۔

" یہ کوہ قاف سے آئے ہیں اور میرے مہمان ہیں اور میں انہیں ملکہ سے ملوانے لے جا رہا ہوں"۔ کالے دیو نے کہا تو سارے بونے خاموش ہوگئے۔ پھر وہ دیو کے ساتھ ایک انتہائی شاندار محل میں پہنچ گئے۔ ٹاکوری ملکہ ایک خوبصورت تخت پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا قد بھی بے حد چھوٹا تھا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

" یہ کون ہیں کالے دیو۔ یہ اب تک زندہ کیوں ہیں۔ انہیں تم نے ہلاک کیوں نہیں کیا"۔ ٹاکوری ملکہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کوہ قاف سے آئے ہیں اور ان کی شادی کوہ قاف کی شہزادی پری سے ہونے والی ہے اس لئے یہ میرے مہمان ہیں ملکہ"۔ کالے دیو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ آدم زاد ہیں اور آدم زاد یہاں زندہ نہیں رہ سکتے۔ انہیں ہلاک کر دو جلدی۔ فوراً"۔ ملکہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اتنا چیخنے کی ضرورت نہیں ہے ملکہ ٹاکوری۔ ہمارا نام آنگوبانگو ہے۔ ہم نے راستے کی چاروں بلاؤں کو ہلاک کر دیا ہے۔ تب ہی ہم یہاں آئے ہیں اور یہ سن لو کہ تم اتنی چھوٹی ملکہ ہو کہ اگر میرا بھائی بانگو پھونک مارے تو تم اڑتی ہوئی دور پہاڑیوں پر جا گرو۔ اس لئے چیخنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری بات سنو ہم یہاں شاہی پھول لینے آئے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ شاہی پھول۔ نہیں وہ تمہیں کیسے مل سکتا ہے۔ تمہیں ہلاک ہونا پڑے گا"۔ ٹاکوری ملکہ نے پہلے سے بھی زیادہ غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم آنگوبانگو کے سامنے چیخ

رہی ہو"۔ بانگلو کو بھی غصہ آگیا اور اس نے آگے بڑھ کر ملکہ کی گردن پکڑی اور اسے ہوا میں اٹھا لیا۔

" چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ چھوڑ دو مجھے"۔ ملکہ نے ہوا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ چھوڑ دو ملکہ کو ورنہ ٹاکوری مخلوق تمہیں ہلاک کر دے گی"۔ کالے دیو نے چیختے ہوئے کہا۔

" کس کی جرأت ہے کہ آنگوبانگلو سے مقابلہ کر سکے۔ سنو ملکہ وعدہ کرو کہ تم ہمیں ہلاک نہیں کرو گی اور ہمیں شاہی پھول دے دوں گی ورنہ میں ایک لمحے میں تمہاری یہ چھوٹی سی گردن توڑ ڈالوں گا"۔ بانگلو نے کہا۔

" ہاں ہاں۔ میرا وعدہ کہ تمہیں ہلاک نہیں کراؤں گی اور تم اگر دو شرطیں پوری کر دو گے تو میں تمہیں شاہی پھول بھی دے دوں گی"۔ ملکہ نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو بانگلو نے اسے واپس تخت پر بٹھا دیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے وہاں موجود ٹاکوری مخلوق اس طرح حرکت میں آ گئی جیسے اب تک وہ مجسمے

ہوں اور اچانک ان میں جان پڑ گئی ہو۔

" رک جاؤ۔ میں نے وعدہ کر لیا ہے"۔ ملکہ نے چیخ کر کہا تو وہ مخلوق رک گئی۔

" کیا تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ اگر تم مجھے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا لو تو ٹاکوری مخلوق حرکت نہیں کر سکتی اور میں بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"۔ ملکہ نے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

" ہمیں کیا معلوم۔ ہم تو پہلی بار یہاں آئے ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" پھر تو تم انتہائی حیرت انگیز انسان ہو۔ بہرحال تم پہلے انسان ہو جو یہاں سے بچ کر چلے جاؤ گے"۔ ملکہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا

" کیا واقعی ملکہ تمہیں بے بس کرنے کا یہی طریقہ تھا۔ اس کا تو مجھے بھی علم نہیں تھا"۔ کالے دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اس کا علم سوائے میرے اور کسی کو بھی نہیں تھا۔ نجانے انہیں کیسے معلوم ہو گیا اور انہوں نے ویسے ہی کیا"۔ ملکہ نے جواب دیا۔

" اب ہمیں وہ شاہی پھول دو تاکہ ہم جا کر اس پھول کو شہزادی پری کے بالوں میں لگائیں اور پھر اس سے ہماری شادی ہو سکے"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو۔ شاہی پھول حاصل کرنے کے لئے تمہیں دو شرطیں پوری کرنا ہوں گی۔ اس کے بغیر شاہی پھول کسی کو نہیں مل سکتا"۔ ملکہ نے کہا۔

" ہم شرطیں پوری کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ اس لئے اب ہم کوئی شرط پوری نہیں کریں گے۔ تم بس ہمیں شاہی پھول دے دو"۔ آنگلو نے کہا۔

" جب تک تم دو شرطیں پوری نہیں کرو گے تم پھول حاصل ہی نہیں کر سکتے اور پھول خود بخود غائب ہو جائے گا"۔ ملکہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا بتاؤ کیا شرطیں ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک شرط تو یہ ہے کہ تم سونے کا انڈا لا کر مجھے دو اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم کسی دیو کا ایک سینگ کہیں سے لے آؤ۔ اس طرح کہ تم اسے خود نہیں توڑو۔ پھر اس سینگ کی نوک سے اس پھول

کی شاخ کو کاٹو۔ تب پھول اس شاخ سے علیحدہ ہوگا"۔ ٹاکوری ملکہ نے کہا۔

" سونے کا انڈا کہاں سے ملے گا"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" کالے دیو کے محل سے سونے کا انڈا تمہیں مل سکتا ہے۔ لیکن تلاش تمہیں خود کرنا ہوگا"۔ ملکہ نے کہا۔

" کالے دیو۔ تمہیں تو معلوم ہوگا"۔ آنگلو نے کالے دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے اور میں نے تو آج تک اپنے محل میں سونے کا انڈا دیکھا بھی نہیں ہے"۔ کالے دیو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے ہی ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم دونوں شرطیں پوری کرو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ یہ شرطیں تم نے زیادہ سے زیادہ کل تک پوری کرنی ہیں ورنہ تم خودبخود ہلاک ہو جاؤ گے"۔ ٹاکوری ملکہ نے کہا۔

" آؤ کالے دیو۔ ہم تمہارے محل کی تلاشی لیتے

ہیں۔ ضرور تم نے وہ سونے کا انڈا چھپا رکھا ہوگا"۔ آنگو نے کہا۔

" بے شک تلاشی لے لو۔ آؤ"۔ کالے دیو نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر واپس اپنے محل میں آ گیا۔

" آنگو۔ ہم نے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ انڈا مرغی کا ہے یا بطخ کا"۔ بانگو نے کہا۔

" کسی کا بھی ہو۔ انڈا ہونا چاہیئے۔ چاہے کچھوے کا ہی کیوں نہ ہو"۔ آنگو نے جواب دیا۔

" ارے ہاں۔ ایک سنہرے رنگ کا کچھوا تو میرے محل کی ایک جھیل میں رہتا ہے۔ شاید اس کا انڈا ہو"۔ کالے دیو نے کہا۔

" کہاں رہتا ہے۔ ہمیں وہاں لے چلو"۔ آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر کالادیو انہیں ساتھ لے کر اپنے محل کے ایک کونے میں موجود ایک خوبصورت جھیل پر آ گیا۔

" اس جھیل کی تہہ میں رہتا ہے سنہرا کچھوا"۔ کالے دیو نے جھیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" سنہرے کچھوے۔ ہم کوہ قاف سے آئے ہیں اور ہم نے یہاں سے شاہی پھول حاصل کرنا ہے تاکہ اس پھول کو شہزادی پری کے بالوں میں لگا کر شرط پوری کر سکیں اور ہماری شادی شہزادی پری سے ہو سکے لیکن ٹاکوری ملکہ نے بتایا ہے کہ شاہی پھول کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں دو شرطیں پوری کرنی ہوں گی۔ ایک تو یہ ہم اسے سونے کا انڈا لا کر دیں اور ملکہ نے بتایا ہے کہ سونے کا انڈا کالے دیو کے محل میں ہے اور کالے دیو نے ہمیں بتایا ہے کہ تم یہاں اس جھیل میں رہتے ہو یقیناً سونے کا انڈا تمہارے پاس ہوگا۔ تم یہ انڈا ہمیں دے دو"۔ آنگلو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میرا انڈا سونے کا ہوتا ہے اور میں نے ابھی ایک انڈا دیا ہے جو اس وقت جھیل کی تہہ میں موجود ہے لیکن میں یہ انڈا تمہیں اس صورت میں دے سکتا ہوں کہ تم مجھے سنہری گھاس کھانے کو دو"۔ سنہری کچھوے نے کہا۔

" سنہری گھاس۔ وہ کہاں ہوتی ہے"۔ آنگلو نے

چونک کر پوچھا۔

" جس باغ میں شاہی پھول موجود ہے اس باغ میں سنہری گھاس بھی موجود ہے"۔ سنہرے کچھوے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھیل کے پانی میں ڈبکی لگا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" کالے دیو۔ اب کیا کریں"۔ آنگلو نے کہا۔

" اگر تم وعدہ کرو کہ تم کوہ قاف کے بادشاہ سے میری سفارش کرو گے تو میں تمہیں سنہری گھاس بھی لا کر دے سکتا ہوں اور اپنا ایک ٹوٹا ہوا سینگ بھی دے سکتا ہو"۔ کالے دیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسی سفارش"۔ آنگلو نے چونک کر پوچھا۔

" یہی کہ وہ مجھے یہاں سے بلوا لے۔ میں یہاں اکیلے رہتے رہتے تنگ آ گیا ہوں۔ میں کوہ قاف میں واپس جانا چاہتا ہوں"۔ کالے دیو نے کہا۔

" لیکن تمہیں کس نے بھیجا ہے اور کیوں"۔ آنگلو نے پوچھا۔

" مجھے سزا کے طور پر یہاں بھیجا گیا تھا لیکن اب میں معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں"۔ کالے دیو نے

جواب دیا۔

" تم فکر مت کرو۔ ہم تمہاری سفارش نہ صرف بادشاہ سے کریں گے بلکہ جب ہماری شادی ہو جائے گی تو ہم تمہیں کوہ قاف میں بلوا کر بہت بڑا عہدہ بھی دیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو میں سنہری گھاس لے کر آتا ہوں"۔ کالے دیو نے کہا۔

" ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ شاہی باغ میں ملکہ کی اجازت کے بغیر کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ جبکہ میں وہاں جا سکتا ہوں اور ملکہ تمہیں سنہری گھاس دینے کے لئے تیار نہ ہوگی البتہ میں خاموشی سے جا کر تھوڑی سی سنہری گھاس اکھاڑ لاؤں گا"۔ کالے دیو نے کہا تو آنگلو بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" میرے لئے کھانا بھی لے آنا۔ مجھے شدید بھوک لگی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" کھانا۔ مگر ....." کالے دیو نے چونک کر کہا۔

" جاؤ جاؤ۔ اسے تو بس ہر وقت بھوک ہی لگی رہتی

ہے۔ تم جاؤ اور گھاس لے آؤ"۔ آنگلو نے کہا تو کالا دیو دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ٹاکوری مخلوق کے شہر کو راستہ جاتا تھا۔

" تمہیں میری بھوک پر کیوں اعتراض ہے۔ تم تو ہو دبلے پتلے۔ تمہیں بھوک کیسے لگ سکتی ہے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم بھی سنہرے کچھوے کی طرح سنہری گھاس کھا لینا"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں کیوں گھاس کھاؤں گا۔ میں کوئی کچھوا ہوں"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم بھی تو کچھوے کی طرح موٹے اور بھدے ہو۔ اس لئے تم بھی گھاس کھا سکتے ہو"۔ آنگلو نے بانگلو کو اور زیادہ چڑاتے ہوئے کہا۔

" تم نے کبھی اپنے آپ کو دیکھا ہے۔ بالکل تنکے جیسے ہو۔ یہ تو میں تمہارے ساتھ ہوں اس لئے تم چلتے پھرتے ہو ورنہ تم تنکے کی طرح اڑ جاتے"۔ بانگلو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کالا دیو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں واقعی سنہرے رنگ کی گھاس تھی۔

" سنو سنہرے کچھوے۔ آ جاؤ اور سنہری گھاس لے لو"۔ آنگلو نے کچھوے کو آواز دیتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد سنہری کچھوا جھیل کی سطح پر ممودار ہو گیا۔ اس دوران کالا دیو بھی جھیل کے قریب پہنچ گیا تھا۔ آنگلو نے اس کے ہاتھ سے سنہری گھاس لی اور اسے کچھوے کی طرف بڑھا دیا۔

" تم نے وعدہ پورا کیا ہے اس لئے تمہیں سونے کا انڈا ضرور ملے گا"۔ کچھوے نے خوش ہو کر کہا اور تیزی سے سنہری گھاس کھانا شروع کر دی۔ گھاس کھانے کے بعد اس نے جھیل میں غوطہ لگایا اور پھر جب وہ واپس آیا تو اس نے اپنے پیروں میں ایک انڈا پکڑا ہوا تھا جو واقعی سونے کا تھا۔ کچھوے نے وہ انڈا کنارے پر رکھ دیا تو آنگلو نے جلدی سے انڈا اٹھا لیا۔

" اب وہ سینگ کہاں ہے"۔ آنگلو نے کالے دیو سے کہا۔

" میں لے آتا ہوں"۔ کالے دیو نے کہا اور ایک بار پھر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس

کے ہاتھ میں ایک ٹوٹا ہوا سینگ موجود تھا۔

" اب تو ملکہ ٹاکوری کو شاہی پھول دینا ہی ہوگا۔ آؤ"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا اور وہ کالے دیو کے ساتھ ایک بار پھر ملکہ کے پاس پہنچ گئے۔ ملکہ سونے کا انڈا دیکھ کر بے حد خوش ہوئی اور وہ انہیں اپنے ساتھ اپنے باغ میں لے گئی۔ وہاں واقعی ایک ایسا پھول موجود تھا جس میں دنیا کے ہر رنگ تھے۔ آنگلو نے سینگ کی مدد سے پھول کی شاخ کو کاٹا۔ جب پھول کٹ گیا تو اس نے پھول کو جیب میں ڈال لیا۔

" آؤ بانگلو۔ میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔ آنگلو نے بھی آنکھیں بند کرکے اپنے ہاتھ میں موجود انگوٹھی سے کہا کہ وہ انہیں کوہ قاف کے شاہی مہمان خانے میں پہنچا دے۔ ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ چند لمحوں بعد جب جھٹکے ختم ہوئے تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہ واقعی کوہ قاف کے شاہی مہمان خانے کے کمرے میں موجود تھے۔ شاہی مہمان

خانے کے ملازموں کو جب ان کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے فوراً کوہ قاف کے بادشاہ کو اطلاع دی اور بادشاہ نے دربار منعقد کرکے انہیں بلوا لیا۔

"کیا تم نے چوتھی شرط پوری کر دی ہے"۔ بادشاہ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم وہ پھول لے آئے ہیں جس میں دنیا کے سارے رنگ موجود ہیں"۔ آنکلو نے کہا اور جیب سے وہ پھول نکال لیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے یہ پھول بادشاہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی شہزادی پری کے بالوں میں لگایا تو سارا دربار خوشی سے ناچ اٹھا۔ شہزادی پری بھی خوش تھی اور بادشاہ بھی۔ کیونکہ اس جادوگر کی چاروں شرطیں پوری ہو گئی تھیں۔

"میں جادوگر کی روح بول رہی ہوں۔ آنکلو بانکلو نے واقعی چاروں شرطیں پوری کر دی ہیں۔ اب شہزادی پری کی شادی شہزادہ پرویز سے ہو سکتی ہے"۔ جادوگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا، یہ کون ہے۔ کس شہزادے کی بات کر رہا

ہے"۔ آنگلو نے چونک کر کہا۔

" ملک روم کے شہزادے پرویز کی بات ہو رہی ہے۔ جس سے شہزادی کی شادی ہونی ہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ شرطیں ہم نے پوری کی ہیں اس لئے شادی ہماری ہوگی"۔ آنگلو بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے ابھی پانچویں شرط پوری کرنی ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ تم نے آسمان کے تارے توڑ کر لے آنے ہیں"۔ بادشاہ نے کہا۔

" ہنیں۔ ہم نے اب کوئی شرط پوری ہنیں کرنی۔ اب ہماری شادی ہوگی"۔ آنگلو بانگلو اپنی بات پر اڑ گئے۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ کیا تم پھول شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو"۔ اچانک شاہی نجومی نے کہا۔

" پھول شہزادی۔ وہ کہاں ہے اور پھر ہماری شادی پھول سے کیسے ہو سکتی ہے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" جس طرح کوہ قاف پریوں کی وادی ہے اس طرح اس دنیا میں ایک اور وادی ہے جسے پھولوں کی وادی کہا جاتا ہے اور وہاں کی شہزادی دنیا کی سب سے خوبصورت شہزادی ہے۔ انتہائی خوبصورت اور جو اس سے شادی کرے گا وہ ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے گا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" ساری دنیا کا بادشاہ۔ واہ پھر تو ہم ضرور پھول شہزادی سے شادی کریں گے۔ جلدی کرو۔ چلو ہمیں لے چلو پھول شہزادی کے پاس"۔ آنگو بانگو نے خوش ہو کر کہا۔

" تو پھر شہزادی پری کی شادی شہزادے پرویز سے کر دی جائے۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہماری شادی تو پھول شہزادی سے ہوگی۔ کیوں بانگو"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں آنگو"۔ بانگو نے کہا۔

" تو پھر آنکھیں بند کر لو۔ میں تمہیں ابھی پھولوں کی وادی میں بھیج دیتا ہوں"۔ شاہی نجومی نے کہا تو

آنگو بانگو دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ شاہی نجومی کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہ واقعی ایک ایسی وادی میں موجود تھے جہاں ہر طرف انتہائی خوبصورت پھول کھلے ہوئے تھے اور ان پر خوبصورت تتلیاں اڑ رہی تھیں۔

"واہ۔ واہ۔ لطف آ گیا۔ واہ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ ہونہہ شہزادی پری۔ وہ کیا حیثیت رکھتی ہے پھول شہزادی کے سامنے۔ آؤ بانگو"۔ آنگو نے خوش ہو کر کہا اور وہ دونوں خوشی سے اچھلتے کودتے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ختم شد

راحیل
Arshad

آنگلو بانگلو اور پھول شہزادی

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگو بانگو اور پھول شہزادی
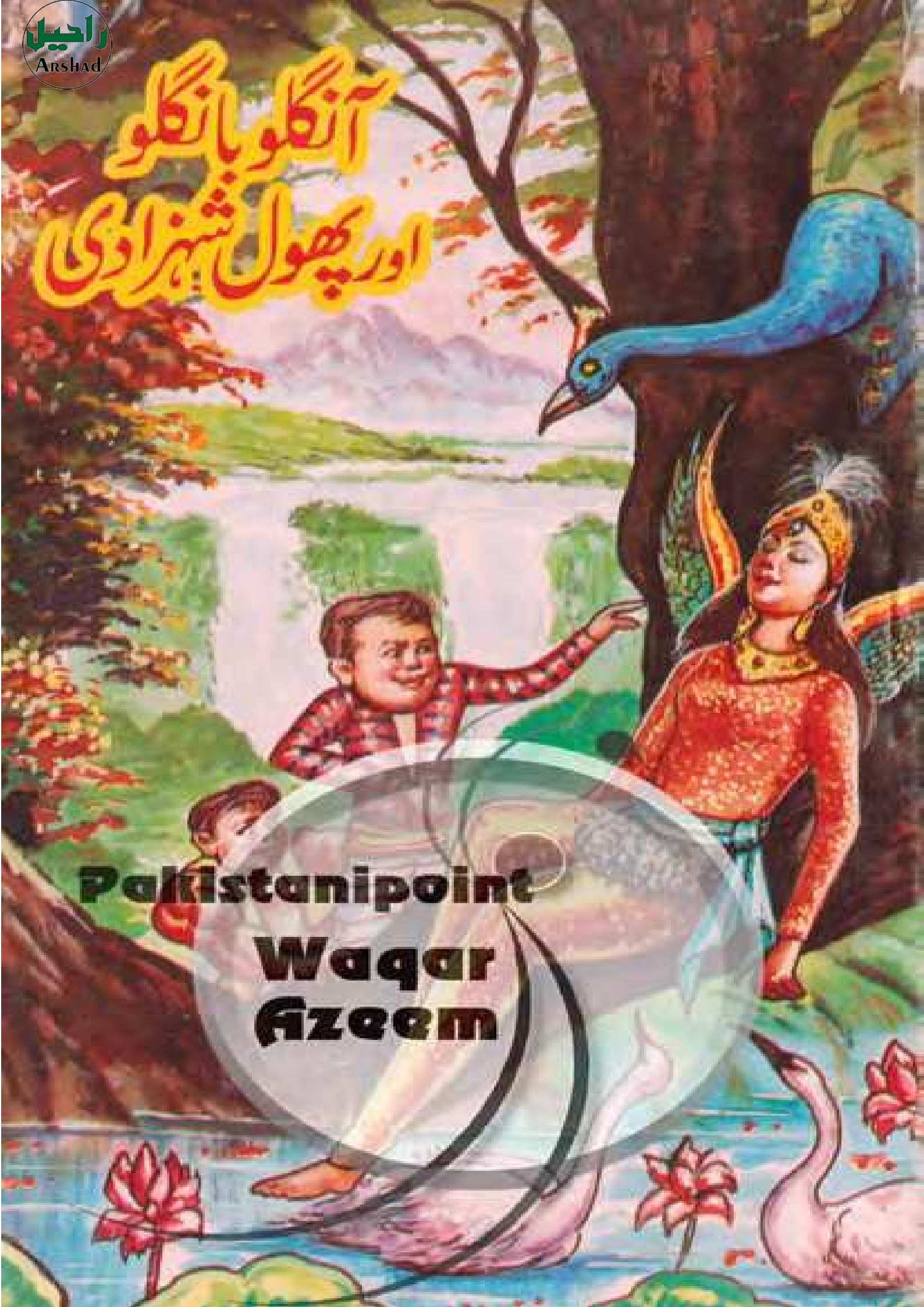
مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
ناشران
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے

آنگوبانگو پھولوں کی وادی میں پہنچ کر آگے بڑھے
چلے جا رہے تھے۔ انہیں یہاں کوہ قاف کے شاہی نجومی
نے پہنچایا تھا۔ وہ یہاں پھولوں کی شہزادی پھول
شہزادی سے شادی کرنے کے لئے آئے تھے کیونکہ کوہ
قاف کے شاہی نجومی نے انہیں بتایا تھا کہ اگر ان کی
شادی پھول شہزادی سے ہو گئی تو پھر وہ پوری دنیا
کے بادشاہ بن جائیں گے کیونکہ پھول تو دنیا میں ہر
جگہ موجود ہوتے ہیں اور یہی بات آنگوبانگو کو بے حد
پسند آئی تھی۔ اس لئے وہ کوہ قاف کی شہزادی پری
سے شادی کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد سے تمام

شرطیں پوری کر لینے کے باوجود اس سے شادی کرنے کی بجائے پھول شہزادی سے شادی کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئے تھے۔

" ارے آنگلو۔ وہ میری انگلی میں جو انگوٹھی تھی وہ کہاں گئی"۔ اچانک بانگلو نے کہا۔

" اوہ۔ میری انگلی میں بھی انگوٹھی نہیں ہے"۔ آنگلو نے بھی چونک کر کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس شاہی نجومی نے ہمیں یہاں بھیج کر اپنی انگوٹھیاں واپس لے لی ہیں۔ بڑا مکار نجومی ہے وہ"۔ بانگلو نے کہا۔

" اب اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا بانگلو۔ اب ہماری شادی پھول شہزادی سے ہونے والی ہے اور پھول شہزادی سے شادی ہونے کے بعد ہم ویسے ہی پوری دنیا کے بادشاہ بن جائیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" لیکن پھول شہزادی نے اگر اپنی شادی کے لئے کوئی شرط لگا دی تب"۔ بانگلو نے کہا۔

" اب شادی پہلے ہوگی اور شرطیں بعد میں"۔ آنگلو

نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور بانگلو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ پھولوں کے تختوں کے درمیان سے گزر کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ انہیں دور ایک سفید رنگ کا انتہائی خوبصورت محل نظر آ گیا۔ اس محل کی دیواروں اور چھتوں پر ہر طرف رنگا رنگ پھول موجود تھے لیکن محل کا دروازہ بند تھا اور باہر کوئی دربان بھی موجود نہ تھا۔

" اب دروازہ کھٹکھٹانا پڑے گا لیکن اس میں تو کوئی کنڈی بھی نہیں ہے۔ پھر کیسے کھٹکھٹائیں"۔ بانگلو نے محل کے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا۔

" تم ایسا کرو کہ اپنے سر کی زور سے ٹکر مارو دروازے پر"۔ بانگلو نے کہا۔

" میں کیوں ماروں۔ تم اپنا یہ گرز نما مکا مارو"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم دونوں اگر پھول شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اس کے لئے اپنے آپ کو اہل ثابت کرنا ہوگا"۔ اچانک ان کے عقب سے ایک آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے مڑے لیکن وہاں

کوئی آدمی یا کوئی جانور وغیرہ موجود نہیں تھا۔ بس رنگ برنگے پھول ہی ہر طرف نظر آ رہے تھے۔

"کون بولا ہے۔ کس نے بات کی ہے"۔ آنکلو بانکلو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں سفید پھول بول رہا ہوں"۔ ایک بڑے سے سفید پھول میں سے آواز سنائی دی۔

"تم نے کیا کہا ہے"۔ آنکلو نے کہا۔

"اگر تم دونوں پھول شہزادی سے شادی کے خواہش مند ہو تو تمہیں اس کے لئے اپنے آپ کو اہل ثابت کرنا ہوگا۔ تم میں سے جو اہل ثابت ہوگا اس کی شادی پھول شہزادی سے ہو سکے گی اور صرف اس کے لئے ہی محل کا دروازہ کھل سکے گا"۔ سفید پھول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کس طرح اپنے آپ کو اہل ثابت کرنا ہوگا"۔ آنکلو نے کہا۔

"پھولوں کی تیز خوشبو کی وجہ سے پھول شہزادی کے سر میں ہر وقت درد رہتا ہے جو کوئی اس کے اس درد کا علاج کر دے گا اس کی شادی پھول شہزادی

سے ہو سکے گی"۔ سفید پھول نے کہا۔

"لیکن ہم کوئی حکیم تو نہیں ہیں۔ شہزادی کو چاہیئے کہ کسی حکیم سے علاج کرائے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حکیموں نے بے حد علاج کئے ہیں لیکن شہزادی کو آرام نہیں آ سکا"۔ سفید پھول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں شہزادی کا علاج کر سکتا ہوں"۔ بانگلو نے اچانک کہا تو آنگلو چونک کر حیرت بھرے انداز میں بانگلو کو دیکھنے لگا۔

"تم کیسے علاج کر سکتے ہو۔ تم کوئی حکیم ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں بانگلو ہوں اور بانگلو اگر حکیم نہ بھی ہو تب بھی علاج کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے مجھے شہزادی سے ملنا ہوگا"۔ بانگلو نے کہا۔

"شہزادی اس وقت محل کے پچھلے حصے کے باہر جھیل کے کنارے موجود ہے۔ جاؤ جا کر اس سے مل لو"۔ سفید پھول نے کہا۔

"لیکن ہم محل کے اندر کیسے جائیں گے"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

"شہزادی محل سے باہر موجود ہے۔ وہ تیز خوشبو کی وجہ سے گھبرا کر محل سے باہر چلی جاتی ہے"۔ سفید پھول نے جواب دیا تو آنگلو بانگلو دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور پھر محل کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے جب وہ محل کے عقبی حصے میں پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ محل کے پیچھے ایک خوبصورت جھیل کے کنارے ایک بڑے درخت کے اوپر ایک انتہائی خوبصورت شہزادی بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے دو خوبصورت پر بھی تھے۔ اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور ایسے لگتا تھا جیسے وہ آرام کر رہی ہو۔ درخت کے اوپر ایک نیلے رنگ کا مور موجود تھا۔ جبکہ جھیل میں دو خوبصورت بطخیں بھی تیر رہی تھیں۔

"یہ پری ہے۔ پھول شہزادی تو نہیں ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ پری ہے۔ یہ یقیناً پھول شہزادی کی کنیز

ہوگی۔ آؤ اس سے پوچھیں کہ پھول شہزادی کہاں ہے"۔ آنگلو نے کہا اور وہ دونوں آگے بڑھتے ہوئے اس درخت کے پاس پہنچ گئے جس درخت پر وہ خوبصورت شہزادی آرام کر رہی تھی۔

"کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ اچانک مور نے لمبی سی گردن ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جھیل میں تیرتی ہوئی بطخیں بھی حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھنے لگیں۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم پھول شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں۔ یہ پری یقیناً پھول شہزادی کی کنیز ہے۔ ہم اس سے پوچھنے آئے ہیں کہ پھول شہزادی کہاں ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"یہ پری نہیں ہے خود پھول شہزادی ہے"۔ مور نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے تو دو پر ہیں اور پری کے ہی پر ہوتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"شہزادی کو اڑ کر محل سے یہاں آنا پڑتا ہے۔ اس لئے شہزادی نے مصنوعی پر لگا رکھے ہیں۔ یہ اصلی پر

نہیں ہیں۔ شہزادی جب چاہیں انہیں لگا لیتی ہے اور جب چاہے اتار دیتی ہے۔ یہ پھول شہزادی کو ایک بزرگ نے تحفے میں دیئے ہیں"۔ مور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن شہزادی سو کیوں رہی ہے۔ کیا یہ سوتی شہزادی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں۔ پھولوں کی تیز خوشبو کی وجہ سے شہزادی کے سر میں شدید درد رہتا ہے اور درد کو کم کرنے کے لئے شہزادی کو آنکھیں بند کرنا پڑتی ہیں"۔ مور نے جواب دیا۔

" ہم شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں۔ تم شہزادی کو جگاؤ تاکہ وہ ہم سے شادی کر لے"۔ آنگلو نے کہا۔

" جب تک شہزادی کے سر کا درد دور نہیں ہوگا۔ تب تک شہزادی شادی نہیں کرے گی"۔ مور نے جواب دیا۔

" میں شہزادی کے سر کا درد ختم کر سکتا ہوں"۔ بانگلو نے کہا۔

"کیا تم حکم ہو"۔ مور نے کہا۔

"نہیں، میرا نام بانگلو ہے"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک شہزادی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کی نظریں جیسے ہی آنگلو بانگلو پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑی اور حیرت سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

"کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ ہم تم سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

"لیکن میں تو ایک آدمی سے شادی کر سکتی ہوں۔ دو سے تو نہیں کر سکتی"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آنگلو پھول سے شادی کرے گا میں تم سے شادی کروں گا"۔ بانگلو نے، فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور شہزادی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"سنو۔ میرے سر میں شدید درد رہتا ہے۔ تم میں

سے جو بھی مجھے اس درد سے نجات دلائے گا میں اس سے شادی کروں گی"۔ شہزادی نے کہا۔

" تم مجھے بتاؤ کہاں ہے درد۔ میں ابھی مکا مار کر اسے بھگا دیتا ہوں"۔ بانگلو نے کہا۔

" اور میں اسے ٹکر مار کر بھگا دوں گا"۔ آنگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

" سنو۔ مجھے خواب میں بتایا گیا تھا کہ میرے سر کے درد کا علاج دو آدم زاد کریں گے جن میں سے ایک دبلا پتلا اور لمبے قد کا ہوگا جبکہ دوسرا چھوٹے قد کا اور موٹا ہوگا اور میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم بالکل ویسے ہی ہو۔ اس لئے میں نے تم سے کہا ہے کہ تم میں سے جو بھی میرے سر کے درد کا علاج کرے گا میں اس سے شادی کر لوں گی"۔ شہزادی نے کہا۔

" شہزادی تم ایسا کرو کہ مجھ سے شادی کر لو۔ جیسے ہی تم شادی کرو گی تمہارے سر کا درد خودبخود ختم ہو جائے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہنہیں۔ شہزادی کے سر کا درد مجھ سے شادی کرنے سے دور ہوگا"۔ بانگلو نے کہا۔

" میری بات سنو اور زیادہ مت بولو۔ کیونکہ باتیں کرنے سے میرے سر کا درد زور پکڑ جاتا ہے۔ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ میرے سر کے درد کا علاج کالے سمندر کی تہہ میں رہنے والی کالی مچھلی کے پیٹ میں موجود کالی مٹی کو سونگھنے سے ہوگا۔ اس لئے تم جا کر یہ مٹی لے آؤ"۔ شہزادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر درخت سے نیچے اتری اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اڑتی ہوئی محل کے اندر جا کر غائب ہو گئی۔

" سنو آنگوبانگو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کالے سمندر تک کیسے پہنچ سکتے ہو"۔ اچانک نیلے مور نے کہا۔

" ہمیں کہیں نہیں جانا۔ ہم نے شادی کرنی ہے اور بس"۔ آنگوبانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب جب تک تم کالی مٹی نہ لے کر آؤ گے تمہاری شادی ہی نہیں ہو سکتی"۔ نیلے مور نے کہا۔

" تو پھر ہمیں وہاں پہنچا دو۔ جہاں کالی مٹی ہے"۔ آنگوبانگو نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" وہی تو میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ تم یہاں سے شمال کی طرف جاؤ۔ وہاں ایک سیاہ رنگ کی عمارت ہے۔ اس کے اندر شہزادی کا سب سے بڑا دشمن رہتا ہے۔ وہ ایک ظالم سردار ہے جو پھول شہزادی سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن پھول شہزادی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی لیکن وہ سردار بے حد طاقتور ہے اس لئے شہزادی اسے ہلاک نہیں کر سکتی۔ تم اسے ہلاک کر دو۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی وہاں ایک سیاہ رنگ کا اڑنے والا گھوڑا نمودار ہوگا۔ تم اس پر بیٹھ جانا۔ وہ گھوڑا تمہیں کالے سمندر کے کنارے پہنچا دے گا۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے وہ تمہیں وہاں جا کر معلوم ہوگا"۔ مور نے کہا اور درخت کے پیچھے غائب ہو گیا۔

" آؤ بانگلو۔ پہلے اس سردار کا خاتمہ کریں جو ہماری شہزادی کا دشمن ہے"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر واپس چل دیا۔ بانگلو اس کے ساتھ تھا۔ وہ شمال کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" آنگلو بانگلو۔ تم کہاں جا رہے ہو"۔ اچانک ایک

تتلی نے اڑتے ہوئے ان کے قریب آ کر کہا۔

" ہم شہزادی کے دشمن سردار کو ہلاک کرنے جا رہے ہیں"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" تم اسے کس ہتھیار سے ہلاک کرو گے"۔ تتلی نے پوچھا۔

" میں اس کے پیٹ میں ٹکر مار دوں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" اور میں اس کے سینے پر مکا مار دوں گا"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ سردار بے حد طاقتور ہے۔ وہ اس طرح ہلاک نہیں ہوگا۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے تمہیں کالی تلوار حاصل کرنا ہوگی۔ سیاہ رنگ کی تلوار۔ سردار صرف اس تلوار سے ہی ہلاک ہو سکتا ہے"۔ تتلی نے کہا۔

" لیکن یہ تلوار کہاں سے ملے گی"۔ ان دونوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اس تلوار کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں آگاسو کے قلعے میں جانا ہوگا"۔ تتلی نے جواب دیا۔

"آگاسو کا قلعہ کہاں ہے"۔ ان دونوں نے پوچھا۔
"جس طرف سورج نکلتا ہے۔ اس طرف کو آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ تمہیں یہ قلعہ نظر آ جائے گا لیکن اس کا پھاٹک بند رہتا ہے۔ تم اس پھاٹک کو اکھاڑ کر اندر جا سکتے ہو۔ پھر جب تم اندر جاؤ گے تو تمہیں وہاں دس گھڑسوار نظر آئیں گے۔ وہ تم دونوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن تم نے انہیں بغیر کسی ہتھیار کے ہلاک کرنا ہے۔ جب وہ ہلاک ہو جائیں تو تم اس محل کے سب سے بڑے کمرے کی طرف جانا۔ اس کمرے کے دروازے کے پاس ایک سیاہ رنگ کا شیر موجود رہتا ہے۔ وہ تم پر حملہ کرے گا لیکن تم نے اسے ہلاک کرنا ہے۔ جیسے ہی شیر ہلاک ہوگا، دروازہ کھل جائے گا۔ پھر تم کمرے میں داخل ہو کر وہاں موجود سیاہ رنگ کی تلوار حاصل کرو گے۔ پھر اس تلوار کی مدد سے تم سردار کو آسانی سے ہلاک کر سکو گے"۔ تتلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اڑتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔
"آؤ بالنگو، اب مشرق کی طرف چلیں"۔ آنگو نے

کہا اور پھر ان دونوں نے اپنا رخ مشرق کی طرف کر دیا اور آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک آسمان سے سائیں سائیں کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بہت بڑا پرندہ اڑتا ہوا ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

"آنکو بانکو میری پشت پر بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں سیاہ قلعے کے سامنے اتار دوں گا ورنہ تو تم ساری عمر بھی چلتے رہو تب بھی اس قلعے کے دروازے تک نہ پہنچ سکو گے"۔ اس پرندے نے کہا تو وہ دونوں چونکہ مسلسل چلنے کی وجہ سے واقعی تھک گئے تھے اس لئے وہ جلدی سے اس پرندے کی پشت پر بیٹھ گئے۔ آگے آنکو بیٹھ گیا اس کے پیچھے بانکو۔ دوسرے لمحے پرندہ ہوا میں اڑنے لگا۔ وہ انتہائی تیزرفتاری سے بلندی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پھر وہ اس قدر بلندی پر پہنچ گیا کہ نیچے کوئی چیز نظر ہی نہ آ رہی تھی۔ آنکو بانکو دونوں نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

"آنکو بانکو۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مجھے سردار نے بھیجا تھا تاکہ تمہیں بلندی سے نیچے گرا

کر ہلاک کر دوں"۔ اچانک پرندے کی آواز سنائی دی اور ان دونوں نے چونک کر آنکھیں کھولی ہی تھیں کہ اچانک ان کے نیچے سے پرندہ اس طرح غائب ہو گیا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو اور وہ دونوں چیختے ہوئے سر کے بل نیچے گرنے لگے۔ ان کے کانوں میں شائیں شائیں کی آواز پڑ رہی تھی اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے دلوں کی دھڑکنیں بند ہو گئی ہوں اور چند لمحوں بعد ہی وہ خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گئے لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے بہرحال یہ بات ان کے ذہن میں تھی کہ اب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے۔ ظاہر ہے اس قدر بلندی سے نیچے گرنے کے بعد ان کی ہڈیاں بھی ریزہ ریزہ ہو جاتی تھیں۔

ایک بڑے سے کمرے میں موجود تخت پر ایک
لمبے قد اور بھاری جسم کا بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے سامنے ایک بڑا سا گول آئینہ تھا اور وہ اس آئینے
میں دیکھ رہا تھا۔ آئینے پر ایک منظر نظر آ رہا تھا اور
اس منظر میں دو آدمی انتہائی بلندی سے نیچے گر رہے
تھے۔ ان میں سے ایک دبلا پتلا اور دوسرا موٹا آدمی
تھا۔ موٹا آدمی اپنے وزن کی وجہ سے زیادہ تیزرفتاری
سے نیچے گر رہا تھا۔ اچانک بوڑھے آدمی کو کوئی خیال
آیا تو اس نے اپنا ہاتھ آئینے پر رکھ دیا۔

" انہیں ہوا میں ہی روک دو۔ میں پہلے معلوم کر
لوں کہ یہ کون ہیں"۔ اس بوڑھے نے کہا اور پھر ہاتھ

اٹھایا تو اس نے دیکھا کہ وہ دونوں ہوا میں ہی اس طرح لٹکے ہوئے تھے جیسے انہیں کسی نے تاروں سے باندھ دیا ہو۔ بوڑھے نے ایک نظر آئینے کو دیکھا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے پھونک ماری تو کمرے میں سیاہ رنگ کا دھواں نمودار ہوا اور پھر یہ دھواں مجسم ہو کر ایک خوبصورت عورت کے روپ میں آ گیا۔

" ناری حاضر ہے آقا۔ کیا حکم ہے"۔ اس عورت نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ناری۔ آئینے میں دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ بلندی سے گرنے والے یہ دونوں آدمی کون ہیں اور کیوں بلندی سے گر رہے ہیں۔ میں نے اچانک آئینے پر نظر ڈالی تو مجھے یہ دونوں گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ میں نے انہیں ہوا میں ہی روک لیا ہے کیونکہ میں حیران ہوں کہ یہ کون ہیں۔ میں ان کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں"۔ بوڑھے نے کہا تو عورت تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے آئینے کی سطح کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر چند لمحوں

کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"آقا، میں نے معلوم کر لیا ہے"۔ اس عورت نے کہا۔

"کیا معلوم کیا ہے"۔ بوڑھے نے پوچھا۔

"آقا، یہ دونوں بھائی ہیں۔ ان میں سے لمبے اور دبلے پتلے کا نام آنگلو ہے اور موٹے اور چھوٹے قد والے کا نام بانگلو ہے۔ یہ دونوں ویسے تو احمق ہیں اور عجیب الٹی سیدھی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ انہیں شہزادیوں سے شادی کرنے کا شوق ہے اور اسی شوق کی خاطر یہ ساری دنیا میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ یہ شہزادیوں سے شادی کرنے کے لئے شرطیں پوری کرتے ہیں لیکن پھر کسی نئی شہزادی کا سن کر پچھلی شہزادی کو چھوڑ کر نئی شہزادی سے شادی کے لئے چل پڑتے ہیں۔ انہوں نے کوہ قاف کی شہزادی پری سے شادی کرنے کے لئے انتہائی ناممکن چار شرطیں پوری کیں لیکن پھر جب انہیں بتایا گیا کہ پھول شہزادی سے شادی کرکے وہ ساری دنیا کے بادشاہ بن جائیں گے تو پھر وہ شہزادی پری کو چھوڑ کر پھول شہزادی

سے شادی کرنے کے لئے پھولوں کی وادی میں گئے۔ وہاں ان کی ملاقات پھول شہزادی سے ہوئی۔ پھول شہزادی کے سر میں درد رہتا ہے۔ اس نے انہیں بتایا کہ جو اس کے سر کے درد کا علاج کرے گا شہزادی اس سے شادی کرے گی اور اس نے یہ بھی بتایا کہ اس کے سر کے درد کا علاج کالے سمندر کی تہہ میں رہنے والی کالی مچھلی کے پیٹ میں موجود کالی مٹی سے ہو سکتا ہے اور یہ دونوں وہ مٹی لینے چل پڑے۔ وہاں شہزادی کے پالتو مور نے انہیں بتایا کہ پہلے انہیں ایک سیاہ قلعے میں رہنے والے سردار کو ہلاک کرنا پڑے گا۔ پھر وہ کالے سمندر تک پہنچ سکتے ہیں۔ پھر راستے میں انہیں ایک تتلی ملی۔ اس نے انہیں بتایا کہ پہلے وہ کالی تلوار حاصل کریں۔ پھر سردار ہلاک ہوگا۔ یہ کالی تلوار لینے چل پڑے کہ سردار کو علم ہو گیا تو اس نے جادو کا پرندہ بھیجا۔ وہ انہیں اپنی پشت پر بٹھا کر انتہائی بلندی پر لے گیا اور وہاں جا کر وہ غائب ہو گیا اور اب یہ دونوں نیچے گر رہے ہیں۔ سردار کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح یہ ہلاک ہو

جائیں گے"۔ عورت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن شہزادی سے شادی تو ہمارا دشمن جادوگر کاشان کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہ کاشان کو ہلاک کر سکتے ہیں"۔ بوڑھے نے کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ واقعی خوش قسمت لوگ ہیں۔ جو کام ویسے ناممکن ہوتا ہے یہ اسے ممکن کر لیتے ہیں"۔ عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو میں انہیں بلا کر یہاں لے آتا ہوں"۔ بوڑھے نے کہا۔

"آپ ان کی مدد کریں آقا اور انہیں کاشان جادوگر کے متعلق بتا دیں۔ یہ پھول شہزادی سے شادی کرنے کی غرض سے آپ کے دشمن کو ہلاک کر دیں گے"۔ ناری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ واقعی اچھا مشورہ ہے۔ ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو"۔ بوڑھے نے کہا تو عورت دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہو گئی اور پھر یہ دھواں غائب ہو گیا۔ بوڑھے نے آئینے کی طرف دیکھتے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ

پڑھا اور پھر آئینے میں پھونک مار دی۔ اس کے ساتھ ہی آئینے کی سطح تاریک ہو گئی۔ پھر تقریباً ایک ساعت کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

" آقا۔ دونوں مہمان خاص کمرے میں پہنچ چکے ہیں"۔ اس آدمی نے سر جھکا کر کہا۔

" انہیں ہوش میں لے آؤ اور پھر انہیں یہاں میرے پاس لے آؤ"۔ بوڑھے نے کہا تو وہ آدمی سر جھکائے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی دونوں نوجوان جن کے نام آنگوبانگو بتائے گئے تھے اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" خوش آمدید آنگوبانگو"۔ اس بوڑھے نے تخت سے نیچے اتر کر ان دونوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

" تم کون ہو اور ہم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ ہم تو بلندی سے نیچے گر رہے تھے"۔ آنگوبانگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہاری جانیں بچائی ہیں ورنہ اس وقت

تمہاری ہڈیاں بھی ریزہ ریزہ ہو چکی ہوتیں۔ بیٹھو"۔ اس بوڑھے نے کہا اور پھر انہیں اپنے تخت پر ہی بٹھا کر خود بھی تخت پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو دوسرے لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

" مہمانوں کے لئے انتہائی شاندار مشروب لایا جائے"۔ بوڑھے نے کہا تو نوجوان سلام کر کے مڑا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

" تم نے بتایا نہیں کہ تم کون ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" میرا نام بادشاہ ہے اور میں اس سارے علاقے کا بادشاہ ہوں"۔ بوڑھے نے کہا۔

" لیکن کیا تم جادوگر ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں۔ میں بہت بڑا جادوگر ہوں۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر کہا۔

" تمہارے سامنے جادوگروں والا شیشہ پڑا ہوا ہے لیکن تم کیسے جادوگر ہو کہ نہ تمہارے گلے میں انسانی کھوپڑیوں کا ہار ہے اور نہ ہی تمہارے ہاتھ میں انسانی ہڈی ہے"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا تو بادشاہ بے

اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں نیک جادوگر ہوں اور جادو سے لوگوں کی مدد کرتا ہوں۔ میں لوگوں کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ اب دیکھو اگر میں تمہاری مدد نہ کرتا تو تم دونوں ہلاک ہو جاتے۔ میں ویسے ہی اپنے آئینے میں دنیا کا نظارہ کر رہا تھا کہ میں نے تمہیں بلندی سے نیچے گرتے دیکھا تو میں نے تمہیں پہلے تو وہیں ہوا میں ہی روک لیا۔ پھر میں نے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ تم دونوں اچھے انسان ہو اور تم پھول شہزادی کے سر درد کا علاج کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہو جبکہ کالے قلعے کا سردار تمہارا دشمن ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تمہاری شادی پھول شہزادی سے ہو۔ اس لئے اس نے جادو کا پرندہ بھیج کر تمہیں اس پر سوار کرا دیا اور پھر جب پرندہ تم دونوں کو لے کر بلندی پر پہنچا تو اس نے پرندہ غائب کر دیا۔ اس طرح اس کی خواہش تھی کہ تم دونوں کو بلندی سے گرا کر ہلاک کر دیا جائے چنانچہ میں اپنے جادو کے زور پر تمہیں صحیح سلامت یہاں لے آیا اور تم اب میرے

پاس موجود ہو"۔ بادشاہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی نوجوان جو پہلے آیا تھا ہاتھوں میں ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شربت کے تین گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس آنگوبانگو کے سامنے رکھا اور ایک گلاس بادشاہ جادوگر کے سامنے رکھ کر وہ خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

"یہ لو پیئو۔ اس سے تمہاری تھکاوٹ دور ہو جائے گی اور پھر میں تمہیں ایک ایسا طریقہ بتاؤں گا کہ تم پھول شہزادی کے سر کے درد کا علاج کر لو گے"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھایا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ آنگوبانگو کو بھی سخت پیاس لگی ہوئی تھی اس لئے انہوں نے بھی گلاس اٹھائے اور شربت پینا شروع کر دیا۔ شربت واقعی بے حد لذیذ تھا اس لئے انہوں نے چند لمحوں میں ہی گلاس خالی کر دیئے۔

"اب ہمیں بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ ویسے شہزادی نے تو ہمیں خود بتایا تھا کہ اس کے سر کے

درد کا علاج کالے سمندر کی تہہ میں رہنے والی کالی مچھلی کے پیٹ میں موجود کالی مٹی سے ہو سکتا ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" شہزادی کو غلط بتایا گیا ہے۔ اصلی بات کا علم مجھے ہے کہ شہزادی کے سر میں درد کیوں ہے اور وہ کس طرح ٹھیک ہو سکتی ہے"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا۔

" اچھا۔ جلدی بتاؤ تاکہ ہماری شادی پھول شہزادی سے ہو سکے"۔ آنگو بانگو دونوں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پھول شہزادی کو غلط بتایا گیا ہے کہ اس کے سر کے درد کی وجہ پھولوں کی خوشبو ہے۔ وہ تو خود پھول شہزادی ہے۔ تمام دنیا کے پھولوں کی شہزادی۔ اسے بھلا پھولوں کی خوشبو سے کیسے تکلیف ہو سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ طلسم ہوشربا کا ایک بہت بڑا جادوگر ہے جس کا نام کاشان جادوگر ہے۔ وہ پھول شہزادی کی شادی اپنے بیٹے آران سے کرنا چاہتا ہے لیکن اس کا بیٹا ابھی بہت چھوٹا ہے۔ اسے بڑا ہونے

میں ابھی کئی سال لگیں گے اس لئے کاشان جادوگر نے اپنے عمل سے شہزادی کے سر میں درد پیدا کر دیا ہے تاکہ شہزادی اس درد کی وجہ سے بے چین رہے اور کسی سے شادی نہ کر سکے۔ اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہے لیکن میں نے اپنے جادو سے معلوم کیا ہے کہ اگر تم چاہو تو تم میں سے کوئی ایک پھول شہزادی سے شادی کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے تمہیں کاشان جادوگر کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ جب تک کاشان جادوگر کا خاتمہ نہیں ہوگا تب تک پھول شہزادی کے سر کا درد ٹھیک نہیں ہو سکتا اور تم اس سے شادی نہیں کر سکتے"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا۔

" طلسم ہوشربا کہاں ہے اور ہم کسی جادوگر سے کیسے لڑ سکتے ہیں۔ ہمیں تو جادو نہیں آتا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں ایک ایسی انگوٹھی دے دوں گا جسے پہننے کے بعد تم پر کوئی جادو اثر نہ کر سکے گا لیکن کاشان جادوگر بے حد طاقتور ہے اس لئے تمہیں اپنی ذہانت سے اسے ہلاک کرنا ہوگا اور یہ بتا دوں کہ

کاشان جادوگر کی جان اس کے اپنے جسم میں نہیں ہے۔ کاشان جادوگر کے سوا اور کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے کہ اس کی جان کس میں ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم معلوم کرو کہ اس کی جان کس میں ہے اور پھر اس چیز کو ختم کر دو تو کاشان جادوگر خود بخود ہلاک ہو جائے گا"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا۔

" لیکن وہ ہمیں ملے گا کہاں"۔ آنگلو نے کہا۔

" طلسم ہوشربا میں۔ تمہیں وہاں جانا ہوگا۔ وہ جادوگروں کی دنیا ہے۔ وہاں کا رہنے والا ہر آدمی جادوگر ہے۔ لیکن جو انگوٹھی میں تمہیں دوں گا اس کی وجہ سے کسی بھی جادوگر کا جادو تم پر اثرانداز نہ ہو سکے گا اور میں تمہیں طلسم ہوشربا کی سرحد کے قریب پہنچا دوں گا۔ آگے تمہارا اپنا کام ہوگا۔ اگر تم واقعی پھول شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں یہ کام کرنا ہوگا"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ہم تیار ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم کیا کہتے ہو"۔ بادشاہ جادوگر نے بالنگو سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" میں بھی تیار ہوں"۔ بانگلو نے جواب دیا تو بادشاہ جادوگر نے اپنی جیب میں سے دو انگوٹھیاں نکالیں اور انہیں دے دیں۔ آنگلوبانگلو نے ایک ایک انگوٹھی اپنی اپنی انگلی میں پہن لی۔

" ان انگوٹھیوں کی حفاظت کرنا۔ یہ انتہائی قیمتی انگوٹھیاں ہیں"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ ہم انہیں اتاریں گے ہی نہیں"۔ آنگلوبانگلو نے جواب دیا۔

" اب آنکھیں بند کر لو اور جب تک میں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا تو آنگلوبانگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔ بادشاہ جادوگر نے اپنے دونوں ہاتھ ان دونوں کی طرف کئے اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ان پر پھونک ماری تو دونوں کے گرد دھواں پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو آنگلوبانگلو دونوں غائب ہو چکے تھے۔ بادشاہ جادوگر نے تین بار تالی بجائی۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ بادشاہ جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے آئینے پر

پھونک ماری تو آئینے کی سطح روشن ہو گئی اور بادشاہ جادوگر نے آئینے میں انگوبانگو کو دیکھا جو طلسم ہوشربا کی سرحد کے قریب زمین پر بیٹھے حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"ناری غلط نہیں کہتی۔ تم یقیناً میرے دشمن کاشان جادوگر کا خاتمہ کر دو گے اور پھر میں واقعی جادوگروں کا بادشاہ بن جاؤں گا"۔ بادشاہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بدستور آئینے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

ایک خوبصورت باغ میں ایک بڑے سے تخت پر ایک بدصورت سا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر انتہائی قیمتی تاج تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا اور وہ ہاتھ میں ایک پیالہ پکڑے ہوئے تھا۔ پیالہ کسی جانور کے خون سے بھرا ہوا تھا اور وہ اس طرح خون کو مزے لے لے کر پی رہا تھا جیسے یہ خون کی بجائے انتہائی لذیذ شربت ہو کہ اچانک اس کے سامنے زمین پھٹی اور ایک سیاہ رنگ کا چھوٹے قد کا آدمی باہر آگیا۔ اس بونے کے سر کے درمیان ایک بڑا سا سینگ تھا۔ تخت پر بیٹھا ہوا آدمی اس سینگ والے بونے کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کاشان جادوگر کی خدمت میں سینگ والا بونا سلام عرض کرتا ہے"۔ بونے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" کیا بات ہے سینگ والے بونے۔ کیوں آئے ہو"۔ کاشان جادوگر نے خون کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" آقا۔ تمہارے بدترین دشمن بادشاہ جادوگر نے تمہیں ہلاک کرنے کے لئے دو احمقوں کو طلسم ہوشربا کی سرحد کے پاس پہنچایا ہے اور انہیں ایسی انگوٹھیاں بھی دی ہیں جن کی وجہ سے ان پر جادو اثر نہیں کر سکتا"۔ سینگ والے بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" احمقوں کو بھیجا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ احمق کون ہیں اور کیا کرنے آئے ہیں"۔ کاشان جادوگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آقا، یہ دونوں سیدھے سادھے اور احمق سے انسان ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ انتہائی خوش قسمت بھی ہیں۔ جو کام کرتے ہیں وہ انتہائی حیرت انگیز طور

پر مکمل ہو جاتا ہے۔ اب تک انہوں نے سینکڑوں ہزاروں کام ایسے کئے ہیں جو بظاہر ناممکن نظر آتے تھے۔ اس لئے بادشاہ جادوگر نے انہیں یہاں بھیجا ہے کہ وہ تمہیں ہلاک کر دیں"۔ سینگ والے بونے نے کہا۔

" لیکن یہ بادشاہ جادوگر کے ہاتھ کیسے لگے ہیں"۔ کاشان جادوگر نے پوچھا۔

" آقا، انہیں شہزادیوں سے شادی کرنے کا شوق ہے اور یہ ہر خوبصورت شہزادی سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے بے شمار شرطیں پوری کی ہیں لیکن ان کی شادی آج تک کسی شہزادی سے نہیں ہو سکی کیونکہ جب شادی کا وقت آتا ہے تو یہ کسی نئی شہزادی سے شادی کرنے کے لئے چل پڑتے ہیں"۔ سینگ والے بونے نے کہا تو کاشان جادوگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" پھر تو واقعی یہ احمق ہیں لیکن ان سے بڑا احمق بادشاہ جادوگر ہے جس نے میرے مقابلے میں دو احمقوں کو بھیجا ہے۔ میں انہیں چیونٹیوں کی طرح

مسل دوں گا"۔ کاشان جادوگر نے کہا۔

" آقا، جب تک ان کی انگلیوں میں بادشاہ جادوگر کی دی ہوئی انگوٹھیاں ہیں تمہارا جادو ان پر اثر نہیں کر سکے گا۔ اس لئے تم انہیں جادو کی بجائے کسی اور طریقے سے ہلاک کر دو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ تم نے اپنی جان کے بارے میں انہیں کچھ نہیں بتانا ورنہ یہ لوگ تمہیں ہلاک کرنے میں کامیاب بھی ہو سکتے ہیں"۔ سینگ والے بونے نے کہا۔

" تم یہ بات کر رہے ہو۔ تو پھر مجھے واقعی محتاط رہنا ہوگا لیکن کیا ایسا نہ کروں کہ ان کی شادیاں شہزادیوں سے کرا دوں۔ اس طرح یہ خود ہی میرا پیچھا چھوڑ دیں گے"۔ کاشان جادوگر نے کہا۔

" آقا، یہ پھول شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے تم اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتے ہو اور بادشاہ جادوگر نے انہیں بتایا ہے کہ تم نے پھول شہزادی کے سر میں درد اس لئے پیدا کر رکھا ہے تاکہ جب تک تمہارا بیٹا بڑا نہ ہو جائے پھول شہزادی کسی اور سے شادی نہ کرے۔ اس لئے وہ پھول شہزادی

کے علاوہ اور کسی شہزادی سے شادی پر یہ تیار نہ ہوں گے البتہ یہ دوسری بات ہے کہ جب یہ شرط پوری کر لیں تو پھول شہزادی سے شادی کرنے کی بجائے کسی اور شہزادی سے شادی کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوں"۔ سینگ والے بونے نے کہا۔

" تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے "۔ کاشان جادوگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آقا۔ بس تم محتاط رہو اور کوشش کرو کہ کسی طرح انہیں ہلاک کر دو۔ جب تک یہ ہلاک نہیں ہو جائیں گے تمہاری جان کو خطرہ لاحق رہے گا"۔ سینگ والے بونے نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"۔ کاشان جادوگر نے کہا تو سینگ والا بونا دوبارہ زمین میں گھس کر غائب ہو گیا۔ کاشان جادوگر خاموش بیٹھا پیالے میں موجود خون پیتا رہا۔ جب پیالہ خالی ہو گیا تو اس نے پیالہ ایک طرف رکھا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس نے زور سے اپنے تخت پر ہاتھ مارا تو ایک خوفناک شکل والا آدمی نمودار ہو گیا۔

"کارلو۔ دو احمق آنگو بانگو طلسم ہوشربا کی سرحد کے باہر موجود ہیں۔ انہیں ہلاک کر دو"۔ کاشان جادوگر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی آقا"۔ اس خوفناک شکل والے آدمی نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی جس طرح وہ نمودار ہوا تھا اسی طرح اچانک غائب ہو گیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ احمق کس طرح کارلو سے بچتے ہیں"۔ کاشان جادوگر نے کہا اور تخت سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک کمرے میں پہنچ کر اس نے دیوار پر ہاتھ پھیرا تو دیوار روشن ہو گئی اور اس پر ایک بہت بڑے میدان کا منظر ابھر آیا۔ جس میں اس وقت دو آدمی موجود تھے۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک دبلا پتلا اور لمبے قد کا تھا جبکہ دوسرا چھوٹے قد کا اور موٹا تھا اور ان دونوں نے عجیب سا دھاری دار لباس پہنا ہوا تھا۔

"تو یہ ہیں وہ دو احمق"۔ کاشان جادوگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اب ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے دیکھا کہ ان دونوں کے سامنے اچانک کارلو نمودار ہوا اور پھر وہ ان دونوں پر اس طرح جھپٹ پڑا جیسے بھوکا شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ چند لمحوں بعد ہی یہ دونوں آدمی زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ ان کی حالت ایسی تھی جیسے ان کی جان نکل رہی ہو جبکہ کارلو غائب ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی روشن دیوار تاریک ہو گئی۔ کاشان جادوگر نے اطمینان کا سانس لیا۔

"ہونہہ۔ آئے تھے مجھے ہلاک کرنے اور پہلے ہی وار میں ان کا خاتمہ ہو گیا"۔ کاشان جادوگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کارلو اس کے سامنے نمودار ہو گیا۔

"آقا کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے"۔ کارلو نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ اب تم جا سکتے

ہو"۔ کاشان جادوگر نے کہا تو کارلو نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور دوبارہ غائب ہو گیا۔ کاشان جادوگر نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر اطمینان سے اٹھ کر اپنی آرام گاہ کی طرف بڑھا۔ وہ اب سونا چاہتا تھا کیونکہ جب بھی وہ خون پیتا تھا اسے نیند آ جاتی تھی اور چونکہ اب بھی وہ خون سے بھرا ہوا پیالہ پی چکا تھا اس لئے اسے اب زور کی نیند آ رہی تھی۔

آنگلو بانگلو نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اس بادشاہ جادوگر کے محل کی بجائے ایک کھلے میدان میں موجود تھے۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

" یہ ہم کہاں آ گئے ہیں بانگلو"۔ آنگلو نے کہا۔

" وہ بادشاہ جادوگر تو کہہ رہا تھا کہ وہ ہمیں طلسم ہوشربا کی سرحد پر پہنچا دے گا لیکن یہ تو کوئی میدان ہے۔ پتہ نہیں طلسم کہاں ہے"۔ بانگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک بدصورت سا

آدمی ان کے سامنے نمودار ہوا اور ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہے تھے کہ وہ بدصورت آدمی ان پر اس طرح جھپٹ پڑا جیسے بھوکا شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس کے ہاتھ واقعی کسی شیر کے خوفناک پنجوں جیسے تھے اور آنگوبانگو کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کے جسموں سے روح نکال دی ہو۔ انہیں اپنے پورے جسم میں شدید تکلیف کا احساس ہوا اور وہ زمین پر گر کر بری طرح تڑپنے لگے۔ ان کی گردنوں سے خون بہنے لگا تھا اور ان کا سانس اکھڑنے لگ گیا تھا۔ ان دونوں کے حلق سے کراہیں اور چیخیں نکل رہی تھیں۔ وہ آدمی جس طرح نمودار ہوا تھا اسی طرح اچانک غائب ہو گیا تھا لیکن آنگوبانگو دونوں کی حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی کہ اچانک ایک آدمی دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا۔ یہ سفید داڑھی والا ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اس نے جھک کر اپنے دونوں ہاتھ ان کی گردنوں پر رکھے تو ان دونوں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ان کے جسموں میں بھری ہوئی آگ اچانک ٹھنڈی پڑ گئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی ان کے ذہنوں پر

تاریکی سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جب تاریکی ختم ہوئی اور ان دونوں کو ہوش آیا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ پتھروں کے بنے ہوئے ایک مکان کے فرش پر لیٹے ہوئے ہیں اور کمرہ خالی تھا۔ ان دونوں کو اب کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہ ہو رہا تھا۔

"یہ ہم کہاں آ گئے ہیں"۔ آنگکو بانگکو نے حیرت بھرے لہجے میں ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ شاید طلسم ہوشربا ہے"۔ بانگکو نے کہا۔

"لیکن وہ شیر کے پنجوں والا آدمی کون تھا"۔ آنگکو نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ طلسم ہوشربا کا دربان ہوگا۔ اس نے پنجے مار کر ہمیں طلسم ہوشربا میں پہنچا دیا ہے"۔ بانگکو نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے، اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی سفید داڑھی تھی اور اس کے چہرے پر نرمی اور مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ شکر ہے کہ تمہاری جانیں بچ

گئیں۔ اگر میں عین موقع پر وہاں نہ پہنچ جاتا تو تم اس کاولو کے پنجوں سے یقیناً ہلاک ہو جاتے"۔ اس بوڑھے آدمی نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تم کون ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

" میرا نام شابان ہے اور میں طلسم ہوشربا کی سرحد پر رہتا ہوں تاکہ ان لوگوں کی مدد کر سکوں جو مشکل میں ہوں"۔ اس بوڑھے نے جواب دیا۔

" مجھے یاد آگیا۔ جب ہماری گردنوں سے خون بہہ رہا تھا اور ہمارے سانس رک رہے تھے تو تم وہاں آئے تھے اور تم نے ہماری گردنوں پر ہاتھ رکھے تھے اور اس کے بعد ہمارے جسموں میں سکون اور ٹھنڈک پیدا ہو گئی تھی"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ میرے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے شفا دی ہے۔ اب دیکھو میرے ہاتھ رکھنے سے نہ صرف تمہارے زخموں کو آرام آگیا ہے بلکہ زخموں کے نشان تک غائب ہو گئے ہیں۔ البتہ تم چونکہ موت کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے اس لئے تمہیں ہوش نہ آ رہا تھا۔ اس کے بعد تم دونوں کو اٹھا کر میں یہاں

لے آیا اور اب اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تم دونوں ہوش میں آ گئے ہو۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیوں یہاں موجود تھے اور تم پر کارلو نے حملہ کیوں کیا تھا"۔ بوڑھے شابان نے کہا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ اور ہمیں بادشاہ جادوگر نے یہاں پہنچایا تھا تاکہ طلسم ہوشربا میں جا کر کاشان جادوگر کا خاتمہ کریں۔ اس کے خاتمے کے بعد پھول شہزادی کے سر کا درد ختم ہو جائے گا اور پھر ہم پھول شہزادی سے شادی کر لیں گے لیکن اس نامراد آدمی نے جس کے پنجے شیر کی طرح تھے اچانک ہم پر حملہ کر دیا"۔ آنگلو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کارلو کے پنجے واقعی شیروں جیسے ہیں اس لئے کہ اسے شیر سے انسان بنایا گیا ہے۔ کارلو کاشان جادوگر کا ماتحت ہے اور کاشان جادوگر اسے وہاں استعمال کرتا ہے جہاں اس کا جادو نہیں چلتا۔ چونکہ تمہارے ہاتھوں میں ایسی انگوٹھیاں موجود ہیں جن کی وجہ سے تم پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کاشان جادوگر نے تمہیں کارلو کے پنجوں سے ہلاک

کرانے کی کوشش کی ہے لیکن میں یہ بات تمہیں بتا دوں کہ کاشان جادوگر بے حد طاقتور، ہوشیار، عیار اور خطرناک جادوگر ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم یہ ارادہ ترک کر دو اور اپنے گھر واپس چلے جاؤ"۔ شابان بوڑھے نے کہا۔

"نہیں۔ ہم پھول شہزادی سے شادی کئے بغیر واپس نہیں جائیں گے"۔ آنگو بانگو دونوں نے کہا۔

"اچھا جیسے تمہاری مرضی۔ میں تمہیں مشورہ تو دے سکتا ہوں تمہیں مجبور نہیں کر سکتا"۔ بوڑھے نے کہا۔

"اب ہم جا سکتے ہیں"۔ آنگو نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن تم کہاں جانا چاہتے ہو"۔ بوڑھے نے پوچھا۔

"طلسم ہوشربا میں"۔ آنگو نے کہا۔

"لیکن طلسم ہوشربا میں تم داخل نہیں ہو سکتے۔ وہاں آگ کی دیوار ہے جو زمین سے آسمان تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس آگ کی دیوار کو وہی پار کر سکتا ہے جسے طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب اجازت دے"۔

بوڑھے نے کہا۔

" ہم پانی لے کر پہلے آگ پر ڈال دیں گے اور جب آگ بجھ جائے گی تو ہم اندر چلے جائیں گے"۔ آنگو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہیں سمجھانا بے کار ہے۔ آؤ میں تمہیں طلسم ہوشربا کی سرحد تک پہنچا دوں۔ آگے کیا ہوتا ہے یہ تمہاری قسمت ہے"۔ بوڑھے نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ اس بوڑھے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔ باہر دور دور تک کھلا میدان تھا۔

" ناک کی سیدھ میں چلتے جاؤ۔ پھر تمہارے سامنے آگ کی ایک دیوار آ جائے گی بس یہیں سے طلسم ہوشربا کی سرحد شروع ہوتی ہے"۔ بوڑھے نے کہا۔

" وہاں پانی تو ہوگا آگ بجھانے کے لئے"۔ آنگو نے پوچھا۔

" نہیں۔ یہ آگ پانی سے نہیں بجھ سکتی اور ویسے بھی وہاں پانی موجود نہیں ہے"۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

" تم فکر نہ کرو آنگلو۔ میں پھونک مار کر آگ بجھا دوں گا۔ میں نے ایک بار موم بتی کو پھونک ماری تھی تو آگ بجھ گئی تھی"۔ بانگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور بوڑھا ایک طویل سانس لے کر انہیں رحم بھری نظروں سے دیکھتا ہوا واپس کمرے میں چلا گیا تو آنگلو بانگلو دونوں آگے بڑھنے لگے۔ لیکن ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے تھے کہ بانگلو، آنگلو سے علیحدہ ہو کر چلنے لگا۔ اس کا رخ قدرے بدل گیا تھا

" یہ تم کہاں جا رہے ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" ناک کی سیدھ میں جا رہا ہوں لیکن تم کہاں جا رہے ہوں"۔ بانگلو نے رک کر پوچھا۔

" میں بھی ناک کی سیدھ میں جا رہا ہوں۔ ارے تمہاری ناک ٹیڑھی ہے اس لئے تم غلط جا رہے ہو۔ میرے پیچھے پیچھے آؤ کیونکہ میری ناک سیدھی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تمہاری ناک ٹیڑھی ہے۔ میری تو سیدھی ہے۔

بے شک ناپ لو"۔ بانگلو نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

" تمہاری ناک سیدھی ہو ہی نہیں سکتی"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ وجہ"۔ بانگلو نے کہا۔

" اس لئے کہ تمہیں اکثر نزلہ زکام رہتا ہے اور تم ناک صاف کرتے رہتے ہو۔ نزلہ زکام کی وجہ سے ناک پتلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جب تم اسے صاف کرنے کے لئے کھینچتے ہو تو وہ نرم ہو جانے کی وجہ سے ٹیڑھی ہو جاتی ہے"۔ آنگلو نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن نزلہ زکام تو تمہیں بھی ہو جاتا ہے اور ناک تو تم بھی صاف کرتے رہتے ہو اور چونکہ تمہاری ناک بھی تمہارے قد کی طرح لمبی ہے اس لئے وہ یقیناً ٹیڑھی ہو گئی ہے جبکہ میری ناک تو میری طرح چھوٹی ہے اور موٹی بھی۔ اس لئے وہ ٹیڑھی ہو ہی نہیں سکتی"۔ بانگلو نے بھی باقاعدہ دلیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا تمہاری مرضی۔ تم جاؤ اپنی ٹیڑھی ناک کے

پیچھے میں اکیلا جا کر اس کاشان جادوگر کا خاتمہ کر دوں گا اور پھر پھول شہزادی سے شادی کر لوں گا"۔ آنگو نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے کہا۔

" خواہ مخواہ شادی کر لو گے۔ میری شادی ہوگی پھول شہزادی سے کیونکہ میری ناک سیدھی ہے"۔ بانگو نے کہا لیکن ابھی وہ اسی بات پر جھگڑ رہے تھے کہ انہیں اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر مڑے تو وہی بوڑھا ان کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتا چلا آ رہا تھا۔

" یہ تم یہاں رک کیوں گئے ہو۔ کیا تمہارا آگے جانے کا ارادہ بدل گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح تمہاری جانیں بچ جائیں گی"۔ بوڑھے شابان نے قریب آ کر کہا۔

" ہم نے ارادہ نہیں بدلا۔ اس موٹے بانگو کی ناک ٹیڑھی ہے۔ اس لئے یہ غلط راستے پر جا رہا ہے اور میں اسے سمجھاتا ہوں تو یہ مانتا نہیں"۔ آنگو نے کہا۔

" ناک ٹیڑھی ہے۔ کیا مطلب، میں سمجھا نہیں"۔

بوڑھے نے کہا۔

" تم نے ہی تو کہا تھا کہ ناک کی سیدھ میں ہم جائیں۔ اب ہم ناک کی سیدھ میں جا رہے ہیں لیکن بانگو ٹیڑھا جا رہا ہے"۔ آنگو نے جواب دیا تو بوڑھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تم دونوں کی ناکیں ٹیڑھی ہیں۔ اس لئے تم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لو۔ پھر آگے بڑھتے جاؤ"۔ بوڑھے نے کہا۔

" ارے ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح بانگو بھٹکنے سے بچ جائے گا"۔ آنگو نے کہا۔

" میں نہیں بلکہ تم بھٹکنے سے بچ جاؤ گے"۔ بانگو نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگے۔ جب ان کے قدم علیحدہ پڑتے تو وہ ایک دوسرے کو کھینچ کر سیدھا کر لیتے لیکن چونکہ بانگو، آنگو کی نسبت زیادہ طاقتور تھا اس لئے آنگو اس کی طرف زیادہ کھنچ چکا تھا لیکن بہرحال وہ چلتے رہے اور پھر کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد انہیں دور سے آگ کی خوفناک دیوار نظر آنی شروع ہو گئی جو زمین

سے آسمان تک بلند تھی اور ایک طرف سے دوسری طرف تاحد نظر موجود تھی۔

" ارے اس قدر آگ۔ یہ تو پھونک سے نہیں بجھ سکے گی"۔ آنگلو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ قدم بڑھاتے اس دیوار کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ اب ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ چھوڑ دیئے تھے اور اب وہ کھڑے سامنے موجود آگ کی دیوار کو دیکھ رہے تھے کہ اچانک آگ کی دیوار درمیان سے پھٹی اور ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا آدمی اس طرح باہر آگیا۔ جیسے وہ کسی دروازے سے باہر آیا ہو۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا گرز تھا۔

" کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو"۔ آنے والے نے بڑے کڑکدار لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔

" کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو انتہائی طاقتور جادوگر ہے۔ کیا تم جادوگر

ہو"۔ آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم جادوگر نہیں آنگو بانگو ہیں۔ تم کون ہو اور کیسے اس آگ سے گزر کر صحیح سلامت آگئے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" میں طلسم ہوشربا کا دربان ہوں اور یہ میرے ہاتھوں میں جو گرز ہے اس کی وجہ سے آگ مجھے کچھ نہیں کہتی اور چونکہ تم طلسم ہوشربا کے بڑے جادوگر کو ہلاک کرنے آئے ہو اس لئے میں تمہارا خاتمہ کر دوں گا"۔ دربان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گرز لہراتا ہوا تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

" رک جاؤ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا یہ گرز کاغذ کا بنا ہوا ہے"۔ آنگو نے کہا تو دربان رک گیا۔

" یہ کیا احمقانہ بات کی ہے تم نے آنگو۔ اگر یہ کاغذ کا بنا ہوا ہوتا تو آگ میں جل نہ جاتا۔ یہ کاغذ کا نہیں ہے بلکہ ربڑ کا ہے"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم احمق ہو بانگو۔ ربڑ کا بھی گرز ہوتا ہے کہیں۔ دربان تم بتاؤ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں یا یہ احمق"۔

آنگلو نے کہا۔

"تم دونوں احمق ہو۔ یہ گرز نہ کاغذ کا ہے اور نہ ربڑ کا۔ یہ اصلی گرز ہے"۔ دربان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ اصل ہوتا تو تم اسے ایک ہاتھ سے کیسے اٹھا سکتے تھے۔ اس لئے یہ لازماً کاغذ کا بنا ہوا ہے"۔ آنگلو نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ ربڑ کا ہے۔ یقین نہ آئے تو بے شک اسے ہاتھ لگا کر دیکھ لو"۔ بانگلو نے کہا۔

"یہ اصل گرز ہے۔ تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا"۔ دربان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اسے شاید اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ یہ دونوں اس کی بات مان ہی نہ رہے تھے اور اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے۔

"اچھا دکھاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے دکھاؤ"۔ بانگلو نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے میں نے بات کی ہے اس لئے پہلے میں دیکھوں گا"۔ آنگلو نے کہا اور آگے بڑھ کر اس

نے دربان کے ہاتھ سے گرز لے لیا لیکن گرز اس قدر بھاری تھا کہ وہ اسے سنبھال ہی نہ سکا اور گرز نیچے گر گیا۔

" دیکھا۔ یہ اصلی ہے تو اس قدر بھاری ہے"۔ دربان نے خوش ہو کر کہا۔

" میرا خیال ہے کہ تم نے کاغذ کا گرز بنا کر اندر پتھر بھر رکھے ہیں"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے بانگو نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے گرز اٹھا لیا۔

" میں نہ کہتا تھا کہ یہ ربڑ کا ہے۔ اب تو یقین آ گیا"۔ بانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسے"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" اگر یہ کاغذ کا ہوتا تو تم اٹھا لیتے۔ چونکہ یہ ربڑ کا ہے اس لئے میں نے اسے اٹھا لیا ہے۔ جس کی بات صحیح ہوتی ہے وہی گرز اٹھا سکتا ہے"۔ بانگو نے دلیل پیش کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ اصلی ہے"۔ دربان نے ایک بار غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" اچھا ابھی امتحان لے لیتے ہیں۔ اگر یہ اصلی ہوا تو چوٹ آئے گی اور اگر ربڑ کا ہوا تو چوٹ نہیں آئے گی"۔ بانگو نے کہا۔

" ہاں ہاں۔ بے شک آزما لو"۔ دربان نے کہا اور بانگو نے گرز گھما کر پوری قوت سے دربان کے سر پر مار دیا۔ دربان اطمینان سے کھڑا تھا۔ اس نے شاید یہی سمجھا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو گرز مارنے کی بات کر رہے ہیں لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ بانگو اچانک اس کے سر پر گرز مار دے گا۔ پھر ایک تو گرز وزنی تھا دوسرا موٹے بانگو نے اسے پوری قوت سے مارا تھا۔ اس لئے پہلی ہی ضرب سے دربان کی کھوپڑی ایک دھماکے سے ٹوٹ گئی اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا اور ہلاک ہو گیا۔

" ارے، یہ تو واقعی اصلی ہے"۔ بانگو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" اگر اصلی ہے تو اسے اٹھاؤ اور چلو آگے"۔ آنگو نے کہا اور بانگو نے گرز کو کاندھے پر رکھا اور اکڑتا ہوا آگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" ارے میرا ہاتھ پکڑ لو تاکہ آگ کی دیوار یہ سمجھے کہ ہم دونوں نے گرز اٹھایا ہوا ہے"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی بانگلو کا ایک ہاتھ پکڑ لیا اور پھر دونوں گرز سمیت اس طرح آگ کی دیوار سے گزر گئے جیسے دیوار کا سرے سے وجود ہی نہ ہو۔ پھر انہوں نے مڑ کر دیکھا تو ان کے پیچھے آگ کی دیوار ویسے ہی موجود تھی۔ البتہ ان کے سامنے ایک انتہائی خوبصورت شہر تھا جس میں شاندار محلات تھے، باغات تھے، سڑکیں تھیں اور ہوا میں قالین اڑتے پھر رہے تھے جن پر جادوگر مرد اور عورتیں بیٹھی نظر آ رہی تھیں۔

" ارے۔ یہ طلسم ہوشربا بڑا خوبصورت شہر ہے لیکن وہ کاشان جادوگر کہاں ہوگا"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ اب مجھ سے نہیں اٹھایا جا رہا۔ میں اسے پھینک رہا ہوں"۔ اچانک بانگلو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ اسے پھینک دو۔ تم نے چونکہ اس کی وجہ سے بے چارے اس دربان کا سر توڑ دیا ہے

اس لئے ایسا نہ ہو کہ یہاں کا کوتوال ہمیں پکڑ لے اور قید خانے میں ڈال دے"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو نے اس طرح گرز کو پرے پھینک دیا جیسے گرز کوئی خوفناک بلا ہو اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

"کون ہو تم۔ کیا تم باہر کی دنیا کے جادوگر ہو"۔ اچانک گھوڑے پر سوار ایک آدمی نے ان کے قریب آ کر کہا۔

"ہمارا نام آنگلوبانگلو ہے اور ہم کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے کہا تو گھوڑے پر سوار آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے"۔ گھڑسوار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آنگلوبانگلو کا دماغ کیسے خراب ہو سکتا ہے۔ آنگلو بانگلو تو آنگلو بانگلو ہوتے ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آنگلو، میں تھک گیا ہوں۔ اس لئے اب مجھ سے

پیدل نہیں چلا جاتا اور پھر میں نے اس دربان کا بھاری گرز بھی اٹھا رکھا تھا اس لئے میں اور زیادہ تھک گیا ہوں۔ کیوں نہ اس گھوڑے پر بیٹھ جاؤں"۔ بانگو نے کہا۔

" ارے ہاں واقعی۔ جب گھوڑا موجود ہے تو ہم خواہ مخواہ پیدل چلتے رہے ہیں۔ تم نیچے اترو اور اب ہمیں گھوڑے پر بیٹھنے دو" ۔ آنگو نے اس گھڑسوار سے کہا۔

" میں ابھی جا کر کوتوال کو اور کاشان جادوگر کو اطلاع دیتا ہوں"۔ گھڑسوار نے کہا اور پھر گھوڑے کو ایڑ لگا دی لیکن اس سے پہلے کہ گھوڑا آگے بڑھتا، آنگو نے اپنا لمبا سا ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگ پکڑ لی اور چونکہ اسی لمحے گھوڑا آگے بڑھ گیا تھا اس لئے گھوڑے پر سوار آدمی الٹ کر نیچے گرا اور اس کے نیچے گرنے کی وجہ سے گھوڑا رک گیا تھا۔ نیچے گرنے والا چیختا ہوا اٹھا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی کمر سے بندھی ہوئی تلوار کھینچ لی لیکن ابھی اس نے تلوار اٹھائی ہی تھی کہ آنگو نے یکلخت اچھل کر اس کے

پیٹ میں زوردار ٹکر مار دی اور وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ آنگلو نے اس کی تلوار اٹھا لی اور ٹکر کھا کر نیچے گرنے والا جیسے ہی اٹھا۔ آنگلو نے ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے تلوار کے ایک ہی وار سے اس آدمی کی گردن کٹ کر دور جا گری اور وہ ہلاک ہو گیا۔

" ارے، یہ کیا ہوا۔ یہ تلوار تو تیز تھی۔ میں سمجھا ویسے ہی ہمیں ڈرانے کے لئے نقلی تلوار اٹھائے ہوئے ہے"۔ آنگلو نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تلوار کو پھینک دیا۔

" آؤ بھاگ چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں پکڑ لیا جائے"۔ بانگلو نے کہا اور پھر وہ بھاگ کر گھوڑے کی طرف بڑھے۔ بانگلو نے رکاب میں پیر رکھا اور گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ آنگلو بھی اس کے پیچھے بھاگا اور چند لمحوں بعد وہ بھی اس کے پیچھے گھوڑے پر بیٹھ گیا۔ ان دونوں کے بیٹھتے ہی گھوڑا خود بخود سرپٹ دوڑنے لگا۔ بانگلو گھوڑے کی گردن سے چمٹ گیا تھا جبکہ آنگلو نے بانگلو کو پکڑ لیا تھا۔ گھوڑا مختلف سڑکوں پر تیزی سے دوڑتا ہوا آخرکار ایک محل نما مکان میں داخل ہو کر

ایک طرف بنے ہوئے اصطبل میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے چار آدمی دوڑتے ہوئے گھوڑے کی طرف بڑھے اور آنگو بانگو بھی نیچے اتر آئے۔

" تم کون ہو اور ہمارا آقا راگو جادوگر کہاں ہے"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

" راگو جادوگر۔ وہی جس کی گردن اس قدر کمزور تھی کہ تلوار کے ایک ہی وار سے کٹ گئی۔ اس کی بات کر رہے ہو تم یا کوئی اور تمہارا آقا ہے"۔ آنگو نے کہا تو وہ چاروں بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے ہمارے آقا کو ہلاک کر دیا ہے"۔ ان چاروں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اس کی گردن کٹ گئی تھی لیکن تم نے اسے آقا کیوں بنا رکھا تھا جس کی گردن تلوار کے ایک ہی وار سے کٹ جائے"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو اب تم ہمارے آقا ہو۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ ان چاروں نے کہا۔

" کچھ کھانے کو بھی دو گے"۔ بانگو نے چونک کر

پوچھا۔
" ہاں۔ اب تم اس محل کے مالک ہو۔ آؤ، آؤ"۔
ان چاروں نے کہا اور وہ دونوں اکڑتے ہوئے ان کے پیچھے محل کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی وہ محل کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک خوبصورت عورت باہر آ گئی۔
" آقا راگو کہاں ہے اور یہ کون ہیں"۔ اس عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" انہوں نے آقا راگو کو ہلاک کر دیا ہے اور اب یہ اس محل کے مالک ہیں"۔ ایک آدمی نے کہا۔
" آقا کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ تو میں بیوہ ہو گئی ہوں"۔ عورت نے روتے ہوئے کہا۔
" ارے، ارے۔ تم رو کیوں رہی ہو۔ تم بیوہ کیسے ہو سکتی ہو۔ ہم جو موجود ہیں آقا۔ بلکہ پہلے تمہارا ایک آقا تھا اب دو ہو گئے ہیں"۔ آنگلو نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔
" لیکن مجھے راگو بے حد پسند تھا۔ تم تو مجھے احمق نظر آتے ہو"۔ اس عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میری گردن دیکھ رہی ہو۔ کتنی موٹی ہے جبکہ تمہارے آقا راگو کی گردن اس قدر پتلی تھی کہ آنگو جیسے دبلے پتلے آدمی نے جب تلوار کا وار کیا تو ایک ہی وار سے اس کی گردن کٹ گئی"۔ بانگو نے کہا۔

" اوہ۔ مجھے کوتوال کو اطلاع دینی ہوگی"۔ اس عورت نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

" ارے وہ کھانے کہاں ہیں"۔ بانگو نے ان آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اب پہلے کوتوال آ کر فیصلہ کرے گا پھر تمہیں کھانا ملے گا۔ آقا راگو کی بیوی نے تمہیں آقا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے"۔ ان چاروں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ تو یہ اس گھوڑے سوار کی بیوی تھی۔ ہم سمجھے اس کی بیوہ تھی"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" پہلے بیوی تھی اب بیوہ بن گئی ہے"۔ ان چاروں نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بیوی، بیوہ بن جائے"۔

آنگلو نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہمارا آقا زندہ تھا وہ اس کی بیوی تھی۔ اب آقا مر گیا ہے تو یہ اس کی بیوہ بن گئی"۔ ایک آدمی نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اس طرح بنتی ہے بیوی بے چاری بیوہ۔ ارے کمال ہے ہم تو سمجھے تھے کہ بیوہ بننے کے لئے نجانے کیا کیا کرنا پڑتا ہوگا۔ حد ہو گئی"۔ بانگلو نے کہا۔ آنگلو بھی اس دوران اپنا بڑا سا سر ہلاتا رہا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک بڑی بڑی مونچھوں والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوفناک کوڑا تھا اور اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا تم نے راگو جادوگر کو ہلاک کیا ہے"۔ آنے والے نے کوڑے کو ہوا میں چٹخاتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے پیچھے راگو جادوگر کی بیوہ تھی۔

"تم کون ہو اور یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا یہ طلسم

ہوشربا کا کوئی نیا موسیقی کا آلہ ہے جس سے ایسی خوبصورت آواز نکل رہی ہے۔ واہ، واہ۔ ذرا سنانا دوبارہ یہ موسیقی"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی اچھی سی دھن سن کر دل خوش ہو جاتا ہے۔

" میں طلسم ہوشربا کا کوتوال ہوں سمجھے۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ آنے والے نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" اچھا تو تم ہو کوتوال۔ لیکن کوتوال تو وہ ہوتے ہیں جن کی آنکھوں میں چمک ہوتی ہے۔ تمہاری آنکھوں میں تو چمک ہی نہیں ہے۔ اس لئے تم کوتوال نہیں ہو سکتے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں پوچھ رہا ہوں تم کون ہو اور تم آگے بک بک کئے جا رہے ہو۔ جلدی بتاؤ"۔ کوتوال نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" آہستہ بولو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ وہ آنگلو بانگلو جس کا نام سن کر کوتوال تو ایک طرف شہنشاہ خوف سے دبک جاتے ہیں اور یہ بھی

سن لو کہ ہم یہاں کاشان جادوگر کا خاتمہ کرنے آئے ہیں تاکہ پھول شہزادی کے سردرد کو آرام آ جائے اور وہ ہم سے شادی کر لے"۔ آنگو نے اس بار اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے۔ اوہ پھر تو تم طلسم ہوشربا کے دشمن ہوئے"۔ کوتوال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ کر کسی کو اندر آنے کا کہا اور پانچ چھ قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوئے۔

" انہیں پکڑ کر قیدخانے میں ڈال دو۔ کل صبح انہیں شہنشاہ افراسیاب کے دربار میں پیش کیا جائے گا"۔ کوتوال نے کہا تو وہ آدمی آنگو بانگو پر ٹوٹ پڑے اور آنگو بانگو ہائیں ہائیں کرتے رہ گئے۔ لیکن انہوں نے ان دونوں کے ہاتھ ان کی پشت پر کرکے رسیوں سے باندھ دیئے اور پھر وہ انہیں گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے آئے اور انہیں گھوڑوں پر بٹھا کر اس محل سے باہر لایا گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک بڑے سے قیدخانے میں پہنچ گئے جہاں ان سے پہلے ایک آدمی موجود تھا۔ البتہ قیدخانے میں داخل ہونے

سے پہلے کوتوال کے حکم پر ان دونوں کے ہاتھ کھول دیئے گئے۔ قیدخانے کا دروازہ بند کر دیا گیا اور وہ سب واپس چلے گئے۔

" حیرت ہے۔ انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ہم آنگو بانگو ہیں۔ کیسے احمق ہیں یہ لوگ"۔ آنگو نے کہا۔

" جلد ہی انہیں پتہ چل جائے گا۔ پھر یہ ہم سے معافی مانگیں گے اور میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں معافی نہیں دوں گا"۔ بانگو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم کون ہو اور کس جرم میں یہاں لائے گئے ہو"۔ قیدخانے میں پہلے سے موجود آدمی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور آنگو بانگو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ تو تم کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے آئے ہو۔ لیکن کیا تم جادوگر ہو"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ کتنی بار بتایا ہے کہ ہم جادوگر نہیں ہیں بلکہ ہم آنگو بانگو ہیں"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پھر تم پر کوئی جادو اثر کیوں نہیں کرتا ورنہ تمہیں قیدخانے میں لانے کی بجائے یہ لوگ جادو کے زور سے مجسمے بنا دیتے "۔ اس آدمی نے کہا۔

" ہمارے پاس بادشاہ جادوگر کی دی ہوئی انگوٹھیاں ہیں اور جب تک ہمارے پاس یہ انگوٹھیاں ہیں ہم پر کوئی جادو اثر نہیں کر سکتا"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو تم آسانی سے کاشان جادوگر کو ہلاک کر سکتے ہو"۔ اس آدمی نے خوش ہو کر کہا۔

" انگوٹھیاں نہ بھی ہوں تب بھی ہم یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ میرا نام حامان ہے اور میں کاشان جادوگر کا ملازم ہوں لیکن کاشان جادوگر نے غصے میں آ کر مجھے نہ صرف نوکری سے نکال دیا ہے بلکہ یہاں قیدخانے میں ڈلوا دیا ہے۔ اس لئے میں بھی چاہتا ہوں کہ تم کاشان جادوگر کو ہلاک کر دو کیونکہ یہاں کا اصول ہے کہ جب کوئی جادوگر اپنے کسی ملازم کو

قید خانے میں ڈلواتا ہے تو پھر جب تک وہ ہلاک نہ ہو جائے یا خود نہ چاہے وہ ملازم قید خانے سے نہیں نکل سکتا اور کاشان جادوگر مجھے معاف نہیں کرے گا۔ اس لئے اب میں آزادی صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہوں کہ تم کاشان جادوگر کو ہلاک کر دو"۔ حامان نے کہا۔

"اب ہم کاشان جادوگر سے پہلے اس کوتوال کا خاتمہ کریں گے۔ اس نے ہماری بے عزتی کی ہے"۔ بانگلو نے کہا

"کوتوال کو چھوڑو۔ کاشان جادوگر کا خاتمہ کرو اور میں تمہیں اس کی ترکیب بتا سکتا ہوں کیونکہ میں کاشان جادوگر کا ملازم رہا ہوں اس لئے مجھے اس کی تمام کمزوریوں کا علم ہے"۔ حامان نے کہا۔

"کمزوریاں۔ کیا مطلب۔ کیا کاشان جادوگر کمزور ہے۔ بے چارہ پھر چلتا پھرتا کیسے ہوگا۔ کیا یہاں کوئی اچھا حکیم نہیں ہے جس سے وہ اپنی کمزوری کا علاج کرا سکے"۔ آنگلو کو کمزوری کا سن کر اب کاشان جادوگر پر رحم آنے لگ گیا تھا۔

" کمزوری سے مطلب جسمانی کمزوری نہیں ہے بلکہ اس کی برائیوں کو کمزوریاں کہا جاتا ہے۔ سنو۔ اب کل صبح تمہیں کوتوال شہنشاہ افراسیاب کے دربار میں پیش کرے گا۔ تم شہنشاہ افراسیاب سے کہنا کہ کاشان جادوگر نے شہنشاہ افراسیاب کے خلاف سازش کی ہے۔ پھر شہنشاہ افراسیاب، کاشان جادوگر کو خود ہی ہلاک کر دے گا"۔ حامان نے کہا۔

" کیسی سازش"۔ آنگو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" سنو۔ کاشان جادوگر چاہتا ہے کہ وہ شہنشاہ افراسیاب کو ہلاک کرا کر خود شہنشاہ بن جائے۔ اس لئے اس نے خفیہ طور پر جادو دیوتا کی خاص پوجا کر کے ٹاشون جادو حاصل کر لیا ہے۔ جس کے پاس ٹاشون جادو آ جائے وہ شہنشاہ افراسیاب کو ہلاک کرا سکتا ہے لیکن ٹاشون جادو حاصل کرنے کے بعد اسے پختہ ہونے میں ایک ماہ لگ جاتا ہے۔ اس لئے ایک ماہ تک اسے چھپایا جاتا ہے اور کاشان جادوگر نے ٹاشون جادو حاصل کر لیا ہے لیکن ابھی ایک ماہ نہیں گزرا۔ جب تم شہنشاہ افراسیاب کو اس بارے میں

بتاؤ گے تو وہ خود ہی ساری سازش سمجھ جائے گا اور پھر وہ فوراً ہی کاشان جادوگر کو ہلاک کرا دے گا ورنہ تم اس طاقتور جادوگر کو کسی طرح بھی ہلاک نہیں کر سکتے"۔ حامان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن اگر کاشان جادوگر نے انکار کر دیا تب"۔ آنگو نے کہا۔

" وہ انکار ہی کرے گا لیکن شہنشاہ افراسیاب خود ہی معلوم کرا لے گا۔ بس تم اسے بتا دینا"۔ حامان نے کہا اور آنگو بانگو نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر رات کو ان کے لئے کھانا لایا گیا۔ کھانا اچھا تو نہ تھا لیکن چونکہ وہ دونوں بھوکے تھے اس لئے انہوں نے کھانا کھایا اور پھر وہیں فرش پر ہی لیٹ کر سو گئے۔ دوسرے روز انہیں قیدخانے سے نکالا گیا اور سپاہیوں کے نرغے میں انہیں طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کے دربار میں لایا گیا۔ دربار بہت بڑا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب سونے کے بنے ہوئے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ کرسیوں پر بڑے بڑے جادوگر موجود تھے۔ کوتوال نے آنگو بانگو کو شہنشاہ

افراسیاب کے سامنے پیش کر دیا۔

" یہ کون ہیں اور انہوں نے کیا جرم کیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے آنگلو بانگلو کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" شہنشاہ عالم، یہ اجنبی پراسرار طور پر طلسم ہوشربا میں داخل ہوئے اور انہوں نے راگو جادوگر کو ہلاک کر دیا اور جب میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ یہاں کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے آئے ہیں۔ اس لئے میں نے انہیں قیدخانے میں ڈال دیا اور اب آپ کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ آپ ان کو سزا دے سکیں"۔ کوتوال نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم کون ہو اور کس طرح طلسم ہوشربا میں داخل ہوئے اور تم نے کیوں اور کیسے راگو جادوگر کو ہلاک کیا ہے اور تمہاری کاشان جادوگر سے کیا دشمنی ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس بار ان دونوں سے براہ راست بات کرتے ہوئے کہا۔

" شہنشاہ سلامت، ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ ہم

پھول شہزادی سے شادی کرنے کے لئے پھولوں کی وادی میں گئے۔ جہاں پھول شہزادی نے ہمیں بتایا کہ اس کے سر میں درد رہتا ہے۔ جب تک اس کے سر کے درد کو آرام نہیں آئے گا وہ شادی نہیں کرے گی پھر ہم اس کے علاج کے لئے چل پڑے اور پھر ہمیں بادشاہ جادوگر ملا۔ اس نے ہمیں بتایا کہ کاشان جادوگر اپنے بیٹے سے پھول شہزادی کی شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے پھول شہزادی کے سر میں درد پیدا کر دیا ہے اور جب تک کاشان جادوگر ہلاک نہیں ہوگا تب تک پھول شہزادی کے سر کے درد کو آرام نہیں آ سکے گا۔ چنانچہ ہم یہاں آئے۔ یہاں راگو جادوگر نے ہمیں گھوڑے پر بٹھانے سے انکار کر دیا تو میں نے اسے ہلاک کر دیا۔ پھر کوتوال آگیا اور اس نے ہمیں قیدخانے میں ڈال دیا اور اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کاشان جادوگر سے پہلے اس کوتوال کو ہلاک کیا جائے کیونکہ اس نے ہماری یعنی آنگو بانگو کی بے عزتی کی ہے"۔ آنگو نے موٹی موٹی باتیں بتاتے ہوئے کہا۔

"کوتوال نے جو کیا ہے ٹھیک کیا ہے اور چونکہ تم بغیر اجازت طلسم ہوشربا میں داخل ہوئے ہو اور تم نے راگو جادوگر کو ہلاک کیا ہے اور ہمارے خاص جادوگر کاشان جادوگر کو ہلاک کرنا چاہتے ہو اس لئے ہم تمہیں موت کی سزا دیتے ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"کیا اس سزا پر عملدرآمد آپ کرائیں گے یا کاشان جادوگر کرائے گا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کیوں کی ہے"۔ بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ کاشان جادوگر نے ٹاشون جادو سیکھ لیا ہے اور اب وہ انتظار میں ہے کہ یہ جادو پختہ ہو جائے تو وہ تمہیں ہلاک کر کے خود شہنشاہ بن جائے"۔ آنگلو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دربار میں موجود تمام جادوگر بھی آنگلو کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔ ان سب کے

چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات صاف نظر آ رہے تھے۔

"شہنشاہ سلامت۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں بھلا ایسی جرأت کیسے کر سکتا ہوں"۔ ایک آدمی نے اٹھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کاشان جادوگر یہ بہت بڑا الزام ہے اور ہم اس کی پوری پوری تحقیقات کرائیں گے۔ اب تم بھی ان دونوں کے ساتھ جا کر کھڑے ہو جاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا تو کاشان جادوگر اپنی کرسی سے ہٹ کر آنگلو بانگلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا واقعی تم نے ٹاشون جادو حاصل کر لیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں شہنشاہ سلامت۔ میں نے ٹاشون جادو حاصل نہیں کیا"۔ کاشان جادوگر نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

"اب تم بتاؤ۔ تم نے یہ الزام کیسے لگا دیا ہے"۔

شہنشاہ افراسیاب نے آنگو بانگو سے مخاطب ہو کر کہا۔
" شہنشاہ سلامت۔ ہم تو جادو کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ ٹاشون جادو کیا ہوتا ہے۔ ہمیں تو یہ بات قیدخانے میں موجود کاشان جادوگر کے ملازم حامان نے بتائی ہے اور ہم نے اس سے پوچھا تھا کہ اگر کاشان جادوگر مکر گیا تو پھر کیا ہوگا تو اس نے بتایا کہ شہنشاہ افراسیاب خود ہی معلوم کر لے گا۔ اس لئے اب تم خود ہی معلوم کرو"۔ آنگو نے کہا۔
" حامان کو حاضر کیا جائے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو تھوڑی دیر بعد کاشان جادوگر کا ملازم پیش کر دیا گیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے جب اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ واقعی کاشان جادوگر نے جادو دیوتا کی خاص پوجا کرکے ٹاشون جادو حاصل کر لیا ہے تاکہ شہنشاہ افراسیاب کو ہلاک کرکے خود شہنشاہ بن سکے۔
" یہ سب جھوٹ ہے شہنشاہ سلامت۔ چونکہ میں نے اسے قیدخانے میں ڈالا تھا اس لئے یہ مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے"۔ کاشان جادوگر نے کہا۔

" سنو۔ اس جھوٹ سچ کا فیصلہ اس صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ تمہیں نیلی آگ میں سے گزر کر دکھانا ہوگا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" شہنشاہ سلامت۔ پہلے اصول کے مطابق ان تینوں کو نیلی آگ میں سے گزرنا چاہئے "۔ کاشان جادوگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے لیکن تب تک یہ قیدخانے میں نہیں بلکہ شاہی مہمان خانے میں رہیں گے۔ نیلی آگ کل شام روشن ہوگی اور پھر پہلے یہ تینوں اس میں سے گزریں گے پھر تمہیں گزرنا ہوگا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی دربار برخواست ہو گیا لیکن اب آنگوبانگو کو قیدخانے کی بجائے شاہی مہمان خانے میں لے جایا گیا اور انہیں بہت اچھے اچھے کھانے پیش کئے گئے۔ حامان بھی ان کے ساتھ ساتھ لیکن اس کے چہرے پر پریشانی نمایاں تھی۔

" سنو آنگوبانگو۔ اب ہم ہلاک ہو جائیں گے"۔ حامان نے کہا۔

" وہ کیوں۔ کس میں جرأت ہے کہ آنگوبانگو کو

ہلاک کر سکے"۔ ان دونوں نے کہا۔

" کاشان جادوگر بے حد ہوشیار ہے۔ اس نے پہلے ہمیں نیلی آگ سے گزرنے کا حکم دلوایا ہے اور نیلی آگ ایسی آگ ہے جس میں سے گزر کر کوئی آدمی جب تک وہ بہت بڑا جادوگر نہ ہو۔ زندہ بچ ہی نہیں سکتا۔ تم بھی جادوگر نہیں ہو اور میں بھی نہیں ہوں۔ اس لئے ہم تینوں کو جیسے ہی آگ سے گزارا گیا ہم تینوں ہلاک ہو جائیں گے۔ اس طرح ہم جھوٹے ثابت ہو جائیں گے اور کاشان جادوگر سچا"۔ حامان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہم نیلی آگ کو کہہ دیں گے کہ وہ ہمیں نہ جلائے۔ پھر"۔ آنگو نے کہا۔

" وہ کیسے۔ کیا نیلی آگ تمہاری ملازم ہے"۔ حامان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہ بھی ہو۔ تب بھی اسے ہمارا کہا تو ماننا پڑے گا"۔ آنگو نے جواب دیا تو حامان منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا کہ یہ احمق ہیں اس لئے ان سے مزید بات چیت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

بانگو اپنی عادت کے مطابق کھانا کھاتے ہی جا کر بستر پر سو گیا تھا اور اس کے خراٹے شروع ہو گئے تھے۔

" مجھے نیند آ رہی ہے۔ میں بھی سوتا ہوں"۔ آنگو نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر حامان بے اختیار چونک پڑا۔

" شاکو تم اور یہاں۔ تم تو کاشان جادوگر کے خاص آدمی ہو"۔ حامان نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو حامان۔ مجھے کاشان جادوگر نے بھیجا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر تم صبح اپنا الزام واپس لے لو تو وہ تمہیں بچانے کی کوشش کریں گے اور تمہیں انعام و اکرام بھی دیں گے"۔ آنے والے نے کہا۔

" لیکن انہیں اس کی فکر کیوں ہے جبکہ ہم تو نیلی آگ میں ویسے ہی جل کر ہلاک ہو جائیں گے"۔ حامان نے کہا۔

" شہنشاہ سلامت نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔ اب تم تینوں کے ساتھ کاشان جادوگر کو بھی نیلی آگ

سے گزارا جائے گا"۔ شاکو نے جواب دیا۔

" اوہ۔ تو اس لئے کاشان جادوگر نے تمہیں بھیجا ہے۔ ٹھیک ہے مجھے یہ شرط منظور ہے"۔ حامان نے خوش ہو کر کہا۔

" لیکن مجھے منظور نہیں ہے۔ ہاں اگر کاشان جادوگر اپنے آپ کو ہلاک کرا لے تو ہم اس شرط کو منظور کر سکتے ہیں"۔ آنگکو نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے لیکن اب ہمیں تمہاری فکر نہیں ہے کیونکہ اصل الزام حامان نے لگایا ہے۔ وہ اگر واپس لے لے گا تو پھر تمہارے الزام کی کوئی حیثیت باقی نہ رہے گی"۔ شاکو نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ میں صبح ہوتے ہی اپنا الزام واپس لے لوں گا"۔ حامان نے کہا تو شاکو سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

" یہ تم نے کیوں مانا ہے حامان۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اس طرح ہم جھوٹے ہو جائیں گے"۔ آنگکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم دونوں احمق ہو۔ اس لئے میں مجبور ہوں ورنہ

میں بھی تمہارے ساتھ ہلاک ہو جاؤں گا۔ اب کاشان جادوگر نے وعدہ کر لیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ جو وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے"۔ حامان نے کہا۔

" لیکن شہنشاہ افراسیاب تمہیں جھوٹا سمجھ کر ویسے ہی ہلاک کرا دے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں کاشان جادوگر کا ملازم ہوں شہنشاہ افراسیاب کا نہیں۔ اس لئے کاشان جادوگر کی اجازت کے بغیر شہنشاہ افراسیاب بھی مجھے ہلاک نہیں کرا سکتا۔ یہ یہاں کا اصول ہے"۔ حامان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ بہرحال ہم نے تو کاشان جادوگر کو ہلاک کرنا ہے تاکہ ہماری شادی پھول شہزادی سے ہو سکے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر جا کر اپنے پلنگ پر لیٹ گیا اور چند لمحوں بعد ہی اس کے خراٹے بھی سنائی دینے لگے۔ دوسرے روز ان تینوں کو شاہی مہمان خانے سے ایک کھلی جگہ پر لے جایا گیا جہاں میدان میں عجیب و غریب لکڑیوں کا ایک دائرہ بنایا گیا تھا اس کے ساتھ ہی شہنشاہ افراسیاب اور

اس کے درباری بھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کاشان جادوگر بھی وہاں موجود تھا۔

" شہنشاہ سلامت۔ میں اپنا الزام واپس لیتا ہوں"۔ اچانک حامان نے چیخ کر کہا تو سب درباری اچھل پڑے۔

" وہ کیوں۔ کیا تم نے جھوٹ بولا تھا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں شہنشاہ سلامت"۔ حامان نے جواب دیا۔

" تم کیا کہتے ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہم تو کاشان جادوگر کو ہلاک کرنے آئے ہیں اس لئے ہم تو اسے ہلاک کریں گے تاکہ ہماری شادی پھول شہزادی سے ہو سکے"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے بتایا تھا کہ کاشان جادوگر ہمارے خلاف سازش کر رہا ہے۔ اب تم کیا کہتے ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہمیں تو حامان نے بتایا تھا۔ رات کو کوئی شاکو آیا

تھا اس نے حامان سے کہا کہ وہ اپنا الزام واپس لے لے تو کاشان جادوگر اسے بچا لے گا اور یہ مان گیا۔ مجھے تو بس اتنا معلوم ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو"۔ کاشان جادوگر نے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا۔

" اب چونکہ حامان نے اپنا الزام واپس لے لیا ہے اس لئے کاشان جادوگر سچا ہے اور یہ جھوٹے ہیں اور جھوٹوں کو ہلاک کر دینا چاہیئے۔ شاہی جلاد کو طلب کرو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ایک جلاد ہاتھ میں خوفناک تلوار اٹھائے فوراً ہی وہاں پہنچ گیا۔

" ان دونوں کی گردنیں اڑا دو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہماری گردنیں کبوتر کی تو نہیں ہیں کہ اڑ جائیں گی۔ اس لئے شہنشاہ سلامت۔ آپ جلاد کو ایسا حکم نہ دیں جسے وہ پورا نہ کر سکے"۔ آنگلو نے کہا لیکن اچانک بانگلو نے جلاد کے پیٹ میں زور سے مکا مار دیا اور جلاد چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی جسے آنگلو نے اٹھانا چاہا لیکن تلوار اس

قدر بھاری تھی کہ وہ اٹھا نہ سکا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ جلاد کے گرنے کا مطلب ہے کہ یہ سچے ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں شہنشاہ سلامت۔ انہوں نے جلاد کو مکا مار کر گرایا ہے۔ اگر وہ خودبخود گر جاتا تو یہ سچے ہوتے۔ یہی یہاں کا قانون ہے"۔ کاشان جادوگر نے فوراً ہی کہا۔

"سنو سنو۔ ہم آنگلو بانگلو فیصلہ کر دیتے ہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا"۔ اچانک آنگلو نے چیخ کر کہا۔

"تم کیسے فیصلہ کرو گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیران ہو کر کہا۔

"کاشان جادوگر ہمارے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے۔ ہم ابھی ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"کاشان تم ان کے سامنے جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ اجنبی کیا فیصلہ کرتے ہیں اور کس طرح کرتے ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو

کاشان جادوگر ان دونوں کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا جبکہ جلاد اس دوران اٹھ کر اپنی تلوار اٹھا کر واپس چلا گیا۔

" سنو کاشان جادوگر۔ اگر تم اپنی ناک کو اپنے سینے سے لگا کر دکھاؤ تو تم سچے ورنہ تم جھوٹے"۔ آنگلو نے کہا۔

" یہ کیا بات ہوئی۔ ناک تو چہرے پر ہوتی ہے وہ سینے پر کیسے لگ سکتی ہے"۔ کاشان جادوگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اور اگر میں لگا دوں تب"۔ آنگلو نے کہا۔

" تب تم سچے"۔ کاشان جادوگر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ ایسا نہ کر سکے گا۔

" یہ دیکھو"۔ آنگلو نے کہا اور اپنا چہرہ جھکا کر اس نے اپنی لمبی سی ناک کو سینے سے لگا دیا۔ اب تو شہنشاہ افراسیاب اور سارے درباری بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ کیا بات ہوئی۔ یہ تو غلط ہے۔ اس طرح ناک

تو میں بھی لگا سکتا ہوں"۔ کاشان جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شہنشاہ سلامت۔ اب تو آپ کو یقین آ گیا ہے کہ ہم سچے ہیں اور کاشان جادوگر جھوٹا ہے"۔ آلنگو نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ تو احمقانہ بات ہے۔ یہ فیصلہ نہیں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر کاشان جادوگر سے کہا جائے کہ وہ نیلی آگ کو حکم دے کہ وہ پیلی ہو جائے ورنہ ہم حکم دیتے ہیں"۔ آلنگو نے کہا۔

"نہیں۔ آگ کیسے پیلی ہو سکتی ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"آلنگو بالنگو حکم دیں گے تو ہو جائے گی"۔ آلنگو نے کہا تو بادشاہ نے آگ جلانے کا حکم دے دیا اور وہاں موجود لکڑیوں کو آگ لگا دی گئی اور ان لکڑیوں میں نیلے رنگ کی آگ بھڑک اٹھی۔

"بالنگو آؤ اس کاشان جادوگر کو اٹھا کر آگ میں پھینک دیں اس طرح یہ ہلاک ہو جائے گا اور ہم

پھول شہزادی سے شادی کر لیں گے"۔ آنگکو نے بانگلو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

" یہ کام تو میں اکیلا بھی کر سکتا ہوں"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے ساتھ کھڑے ہوئے کاشان جادوگر پر جھپٹا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کے ارادے کو سمجھتا اس نے جھپٹ کر کاشان جادوگر کو اٹھایا اور پلک جھپکنے میں اسے نیلی آگ میں پھینک دیا۔ کاشان جادوگر کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور پھر اس نے آگ میں سے نکلنے کی کوشش کی لیکن آگ نے اسے ایک لمحے میں جلا کر راکھ کر دیا۔

" دیکھا شہنشاہ سلامت۔ یہ جھوٹا تھا اس لئے نیلی آگ نے اسے جلا دیا ہے"۔ آنگکو نے کہا۔

" ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب واقعی اس کا ثبوت مل گیا ہے۔ یہ واقعی میرے خلاف سازش کر رہا تھا اور چونکہ تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور تمہارا کام بھی ہو گیا ہے۔ اس لئے اب تم جا کر پھول شہزادی سے

شادی کر سکتے ہو۔ تم آنکھیں بند کرو۔ میں تمہیں پھول شہزادی کے محل میں پہنچا دیتا ہوں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے خوش ہو کر کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" آنکھیں کھول دو"۔ چند لمحوں بعد شہنشاہ افراسیاب کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھولیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ اس جھیل کے قریب موجود ہیں جس پر پہلے پہل ان کی ملاقات پھول شہزادی سے ہوئی تھی لیکن اب وہاں پھول شہزادی موجود نہ تھی البتہ وہ نیلا مور موجود تھا۔

" تم آ گئے آنگو بانگو"۔ نیلے مور نے کہا۔

" ہاں۔ ہم نے کاشان جادوگر کو ہلاک کر دیا ہے اور اب شہزادی کے سر کا درد ختم ہو جائے گا۔ اس لئے اب ہم شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

" پھول شہزادی کے سر کا درد تو واقعی ختم ہو گیا ہے لیکن اس کی شادی تو پھول شہزادے سے ہو چکی ہے۔ البتہ اگر تم چاہو تو جا کر کانگی شہزادی سے

شادی کر سکتے ہو۔ وہ پھول شہزادی سے بھی زیادہ خوبصورت ہے"۔ نیلے مور نے کہا۔

"کانگی شہزادی۔ یہ کون ہے"۔ آنگوبانگو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ ملک افریقہ کی شہزادی ہے اور دنیا میں سب سے خوبصورت شہزادی سمجھی جاتی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ وہ ایسے آدمی سے شادی کرے جو بے حد بہادر ہو اور میرا خیال ہے کہ تم سے زیادہ بہادر کوئی نہیں ہو سکتا"۔ نیلے مور نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں کیا شک ہے کہ ہم بہادر ہیں"۔ آنگوبانگو نے کہا۔

"تو پھر جا کر کانگی شہزادی پر ثابت کرو کہ تم سب سے بہادر ہو اور اس سے شادی کر لو۔ پھر تم پورے افریقہ کے بادشاہ بن جاؤ گے"۔ نیلے مور نے کہا۔

"لیکن ہم وہاں جائیں گے کیسے"۔ آنگوبانگو نے کہا۔

"آنکھیں بند کرو۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا

ہوں"۔ نیلے مور نے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ نیلے مور کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک انتہائی گھنے اور تاریک جنگل میں موجود تھے۔ جہاں ہر طرف خوفناک درندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

" ارے۔ یہ ہم کہاں آگئے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ کانگی شہزادی کا ملک ہے۔ جاؤ اور کانگی شہزادی سے شادی کر لو"۔ نیلے مور کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ کانگی شہزادی سے شادی۔ ارے کہیں کانگی کا مطلب کانی تو نہیں ہے۔ ہم نہیں کرتے کسی کانی شہزادی سے شادی"۔ آنگلو نے کہا۔

" کانی کی ایک آنکھ تو ٹھیک ہوتی ہے اس لئے ٹھیک آنکھ سے میں شادی کروں گا۔ تم کانی آنکھ سے کر لینا"۔ بانگلو نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"ارے ارے نہیں۔ میں کروں گا ٹھیک آنکھ سے شادی۔ تم کرنا کانی آنکھ سے شادی"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ بھی بانگلو کے پیچھے چل پڑا۔

ختم شد

آنگلو بانگلو
اور کانگی شہزادی
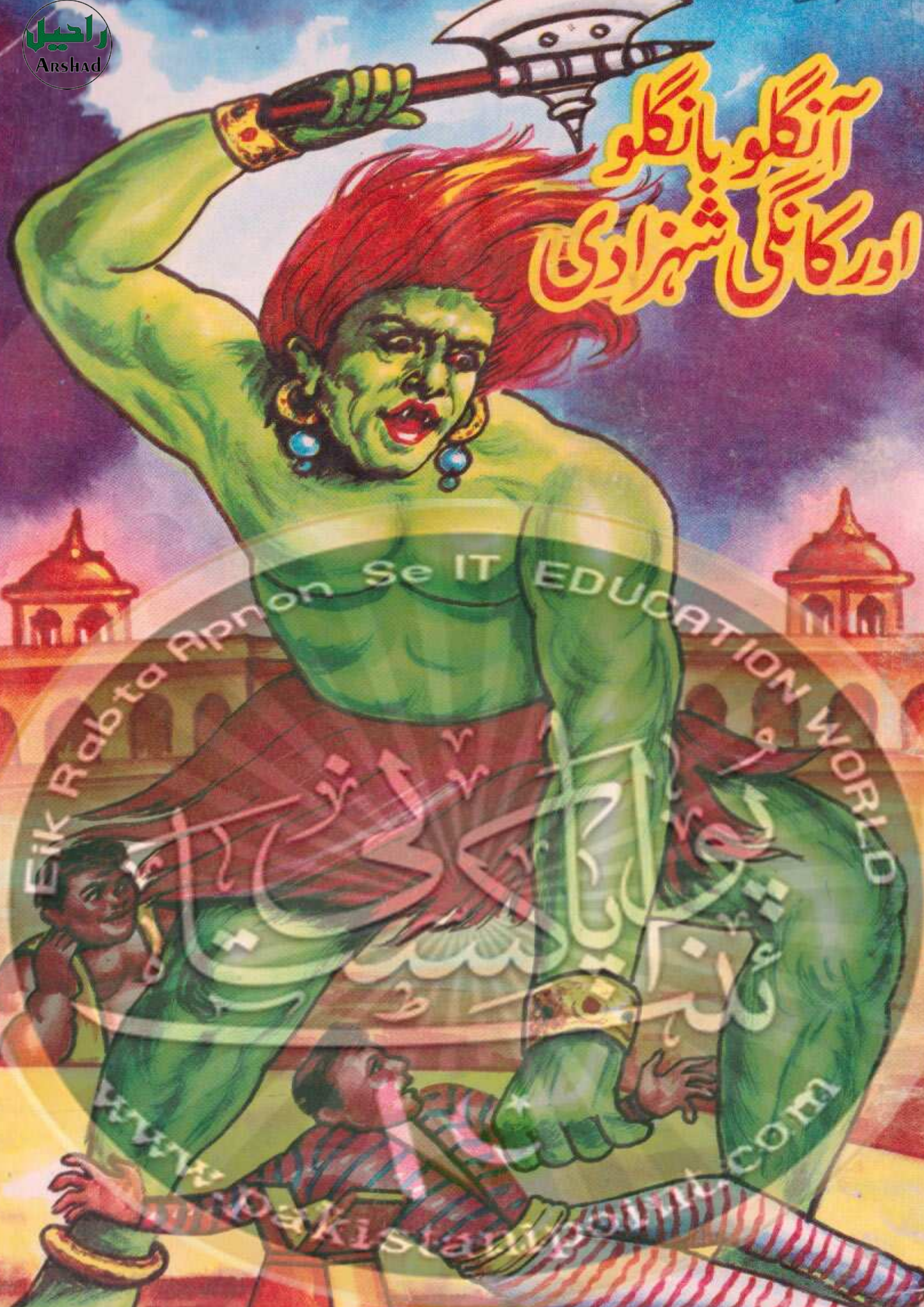
پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگو بانگو اور کانگی شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- -/20 روپے
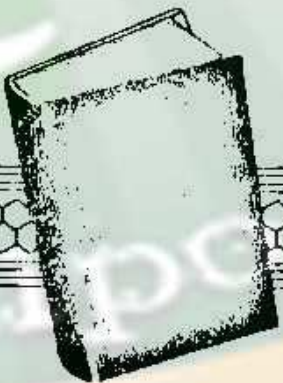
خوفناک درندوں کی ہیبت ناک آوازوں سے گونجتے
ہوئے جنگل میں آنگلو بانگلو آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔
یہ افریقہ کا انتہائی خوفناک اور گھنا جنگل تھا۔
آنگلو بانگلو افریقہ کی شہزادی کانگی سے شادی کرنے کے
ارادے سے یہاں پہنچے تھے۔ وہ پہلے پھول شہزادی سے
شادی کرنا چاہتے تھے لیکن جب پھول شہزادی کی
شادی پھول شہزادے سے ہو گئی تو وہ دونوں بے حد
مایوس ہوئے لیکن پھول شہزادی کے نیلے مور نے
جب انہیں بتایا کہ وہ دنیا کی سب سے حسین اور
خوبصورت شہزادی کانگی سے شادی کر لیں۔ پھر اس
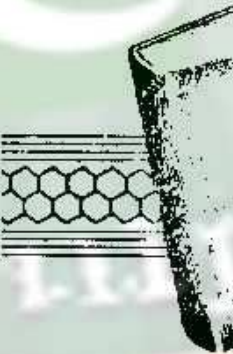
نیلے مور نے کانگی شہزادی کی خوبصورتی کے بارے میں ایسی تعریفیں کیں کہ آنگلو بانگلو پھول شہزادی کو بھول کر اپنی عادت کے مطابق فوراً کانگی شہزادی سے شادی پر تیار ہو گئے اور پھر پھول شہزادی کے نیلے مور نے اپنی خصوصی طاقتوں کی بنیاد پر ان دونوں کو اس جنگل میں پہنچا دیا تھا۔ وہ دونوں اب کانگی شہزادی سے ملنے اور اس سے شادی کرنے کی خاطر اس خوفناک جنگل میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں قریب سے کسی شیر کی دل ہلا دینے والی دھاڑ سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار نہ صرف تھر تھر کانپنے لگے بلکہ خوفناک آواز سن کر وہ ایک دوسرے سے اس طرح چمٹ گئے جیسے بچے خوف کی وجہ سے اپنے بڑوں سے چمٹ جاتے ہیں۔

"شیر۔ شیر"۔ ان دونوں کے منہ سے کانپتے ہوئے لہجے میں ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے تھے۔ ان دونوں کے چہرے خوف سے زرد پڑ گئے تھے لیکن جب کچھ دیر تک پھر انہیں شیر کی خوفناک دھاڑ سنائی نہ دی تو ان دونوں کو حوصلہ ہوا اور وہ ایک دوسرے سے علیحدہ

ہوگئے۔

" یہ شیر تو نہیں تھا بانگو۔ یہ تو کسی آسمانی مخلوق کی آواز تھی"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے ہم خوفزدہ ہو گئے تھے ورنہ ہم تو آنگو بانگو ہیں اور شیر تو ہمارے سامنے بلی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ میں شیر کو گردن سے پکڑ کر جھنجھوڑ سکتا ہوں"۔ بانگو نے کہا لیکن ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ابھی وہ یہ آوازیں سن ہی رہے تھے کہ دس بارہ وحشی قبائل ہاتھوں میں نیزے اٹھائے نمودار ہوئے اور ان دونوں کے گرد کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔

" کون ہو تم"۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کہا۔

" ہمارا نام آنگو بانگو ہے اور ہم کانگی شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں۔ جاؤ جا کر ہماری شادی کے انتظامات کراؤ"۔ آنگو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اور سنو۔ اچھے اور لذیذ کھانے ہونے چاہئیں

ہماری شادی میں۔ ایسا نہ ہو کہ تم گندے اور مکروہ جانوروں کا گوشت شادی میں پکا ڈالو"۔ بانگلو نے کہا۔

" تو تم کانگی شہزادی سے شادی کرنے آئے ہو۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ اس آدمی نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" دیکھا بانگلو۔ ہمارا نام سنتے ہی یہ جنگلی کس طرح خوفزدہ ہو گئے ہیں"۔ آنگلو نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نہیں صرف میرا۔ تمہارا نام تو بس ویسے ہی میرے نام کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ اصل رعب تو میرے نام کا ہے"۔ بانگلو نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں چلو ورنہ ہم تمہیں ابھی ہلاک کر دیں گے۔ اگر تم نے کانگی شہزادی سے شادی کی بات نہ کی ہوتی تو اب تک تم دونوں ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہوتے۔ چلو جلدی۔ اب قبیلے کے قانون کے مطابق تمہیں پہلے اپنے آپ کو بہادر ثابت کرنا ہوگا"۔ اس جنگلی نے کہا۔

"ثابت تو وہ کرے جو بہادر نہ ہو۔ ہم تو ہیں ہی بہادر۔ بے شک بانگلو سے پوچھ لو کیوں بانگلو۔ میں بہادر ہوں ناں"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم صرف بہادر ہو جبکہ میں بانگلو بہادر ہوں"۔ بانگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بہادری کا ابھی پتہ چل جائے گا"۔ اس وحشی نے کہا اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لے کر جنگل میں سے گزر کر ایک آباد جگہ پر پہنچ گئے جہاں ہر طرف لکڑی کے مکانات بنے ہوئے تھے جن میں ایک بہت بڑا مکان تھا جس کے اوپر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ ان کے وہاں پہنچتے ہی بستی کے سارے مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے ان کے گرد اکٹھے ہوگئے۔ وہ سب انتہائی حیرت بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کو اس سرخ جھنڈے والے مکان کے باہر روک کر ایک آدمی مکان کے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی باہر آیا۔ اس کے سر پر پروں کا تاج تھا اور گلے میں اس نے انتہائی قیمتی موتیوں کے ہار پہنے ہوئے تھے۔

" یہ کون ہیں اور ابھی تک زندہ کیوں ہیں"۔ بوڑھے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ان کا کہنا ہے کہ یہ کانگی شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں اور یہ بہادر ہیں"۔ اس وحشی نے جو انہیں ساتھ لے آیا تھا بوڑھے کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر تو انہیں واقعی اپنے آپ کو بہادر ثابت کرنا ہوگا"۔ بوڑھے نے کہا اور پھر وہ ان دونوں سے مخاطب ہو گیا۔

" تم یہاں کس طرح پہنچے ہو۔ کیا نام ہیں تمہارے اور تم نے کانگی شہزادی کا نام کہاں سے سنا ہے"۔ بوڑھے سردار نے کہا۔

" ہمیں یہاں پھول شہزادی کے نیلے مور نے بھیجا ہے۔ ہمارے نام آنکو بانکو ہیں اور کانگی شہزادی کا نام بھی ہمیں نیلے مور نے بتایا تھا"۔ آنکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو اجنبی لوگو۔ کانگی شہزادی سے صرف اس کی شادی ہو سکتی ہے جو پورے افریقہ کا سب سے بہادر

آدمی ہو اور یہ یہاں کا اصول ہے کہ جب کوئی کانگی شہزادی سے شادی کا اعلان کرتا ہے تو پھر اس کے یہاں کے بہادروں سے مقابلے کرائے جاتے ہیں جو سب بہادروں سے جیت جائے وہی کانگی شہزادی سے شادی کر سکتا ہے اور جو ہار جاتا ہے اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے اور اس کا گوشت سارے قبیلے میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے اب تمہیں سب بہادروں سے مقابلہ کرنا ہوگا"۔ بوڑھے سردار نے کہا۔

" پہلے مجھے کانگی شہزادی سے ملواؤ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ خود مجھے سب سے بہادر تسلیم کر لے گی اور مجھ سے شادی کے لئے تیار ہو جائے گی"۔ آنگو نے کہا۔

" نہیں۔ جب تک تم چار مقابلے نہ جیت لو، تمہیں کانگی شہزادی کے سامنے نہیں لایا جا سکتا اور ان چاروں مقابلوں میں پہلا مقابلہ دو بھوکے جنگلی شیروں سے ہوگا، دوسرا مقابلہ بڑے پہلوان چانگو سے ہوگا، تیسرا مقابلہ دو خوفناک چیتوں سے اور چوتھا مقابلہ مختلف قبیلوں کے دو بڑے پہلوانوں سے ہوگا۔ جب تم چاروں مقابلے جیت جاؤ گے تو پھر تمہیں

کانگی شہزادی کے سامنے پیش کیا جائے گا اور پھر کانگی شہزادی کی مرضی کہ وہ تمہیں سب سے بہادر تسلیم کر لے یا مزید مقابلوں کا حکم دے اور اگر تم نے مقابلے نہ کئے تو تمہیں سارے قبیلے والے مل کر ہلاک کر دیں گے۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"۔ سردار نے کہا۔

" ہم کانگی شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں"۔ آنگلو نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے پھر فیصلہ ہوگیا۔ اب یہ دونوں چاروں مقابلے کریں گے۔ اس لئے جاؤ اور جا کر دو بھوکے شیر پکڑ کر لے آؤ اور انہیں باڑوں والے میدان میں چھوڑ دو اور ان دونوں کو بھی وہاں پہنچا دو"۔ سردار نے ہاتھ اٹھا کر اعلان کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ساری بستی کے لوگ خوشی سے نعرے مارنے لگے۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب مزہ آئے گا۔ اب جب دو بھوکے شیر ان کی بوٹیاں اڑائیں گے تو پھر مزہ آئے گا"۔ سب یہ کہہ کر خوش ہو رہے تھے لیکن آنگلو بانگلو

خاموش کھڑے تھے پھر انہیں گھیر کر بستی سے ہٹ کر ایک بڑے میدان میں لے جایا گیا۔ اس میدان کے گرد باقاعدہ مضبوط باڑ لگی ہوئی تھی تاکہ بھوکے شیر بھاگ نہ جائیں۔ اس میدان کے دو دروازے تھے۔ ایک دروازے سے بھوکے شیروں کو اندر دھکیلا جاتا تھا جبکہ دوسرے دروازے سے شیروں سے مقابلہ کرنے والوں کو اندر بھیجا جاتا تھا اور یہ یہاں کا رواج تھا کہ جب تک جنگل سے دو بھوکے شیر پکڑ کر اس میدان میں ہنیں بھیج دیئے جاتے اس وقت تک مقابلہ کرنے والے کو میدان کے اندر نہ بھیجا جاتا تھا۔ اس لئے آنگو بانگو کو اس میدان کے ایک کونے میں بنے ہوئے چبوترے پر بچھی ہوئی شیروں کی کھالوں پر بٹھا دیا گیا۔ ان کے اردگرد وحشی لوگ موجود تھے۔ وہ سب اس طرح حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی عجوبہ ہوں۔ آنگو بانگو خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی تماشے میں شریک ہوں۔

"سنو۔ تم دونوں میری بات سنو"۔ اچانک ایک

بوڑھے قبائلی نے ان کے قریب آ کر آہستہ سے کہا تو وہ دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

" سنو۔ ابھی بھوکے شیر تمہیں چیرپھاڑ کر ہلاک کر دیں گے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ان شیروں سے مقابلہ جیت جاؤ تو میری بات غور سے سنو۔ میں تمہارا ہمدرد ہوں۔ یہ لو یہ دو پتے ہیں۔ ان میں سے ایک پتہ تم میں سے ایک اپنے پاس رکھ لے اور دوسرا پتہ دوسرا اپنے پاس رکھ لے۔ ان پتوں سے نکلنے والی خوشبو انسانوں کو تو محسوس نہیں ہوتی لیکن شیر اس خوشبو سے دور بھاگتے ہیں۔ اس لئے جیسے ہی شیر تم پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے وہ خود ہی پیچھے ہٹ جائیں گے لیکن کسی کو ان پتوں کے بارے میں نہ بتانا ورنہ یہ لوگ تم سے یہ پتے چھین لیں گے۔ یہ انتہائی نایاب پتے ہیں"۔ اس بوڑھے نے کہا اور ایک ایک پتہ اس نے آنگو بانگو کو دے دیا۔ ان دونوں نے پتے اپنے جیبوں میں رکھ لئے۔

" لیکن ہم ان کو ہلاک کیسے کریں گے۔ ہمارے پاس تو کوئی ہتھیار نہیں ہے"۔ آنگو نے کہا۔

"تم سردار سے کہنا کہ تمہیں خنجر دیئے جائیں۔ جب خنجر تمہیں مل جائیں تو تم ان خنجروں کو پہلے باڑ میں لگی ہوئی زرد رنگ کی بیل پر مارنا۔ بیل کٹ جائے گی اس میں سے زرد رنگ کا رس نکلے گا جو تمہارے خنجروں پر لگ جائے گا۔ اس کے بعد تم تاک کر خنجر شیروں کو مارنا۔ خنجر خودبخود شیروں کی گردنوں میں جا کر اس طرح لگیں گے کہ ان کی گردنیں کٹ جائیں گی اور تم مقابلہ جیت جاؤ گے"۔ اس بوڑھے نے جواب دیا۔

"تم کون ہو اور ہمیں یہ نصیحتیں کیوں کر رہے ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میرا نام مٹاکو ہے اور میں کانگی شہزادی کا استاد ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مقابلے جیت جاؤ تاکہ کانگی شہزادی کے سامنے تمہیں لے جایا جائے اور پھر کانگی شہزادی تمہیں آسان سی شرطیں بتا کر انہیں پورا کرا لے۔ اس طرح اس کی شادی قبیلے سے باہر ہو جائے گی۔ وہ دراصل کسی اجنبی سے شادی کرنا چاہتی ہے"۔ بوڑھے مٹاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر

اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک شیروں کی خوفناک دھاڑوں سے پورا جنگل گونج اٹھا۔

" گھبرانا نہیں۔ تم جیت جاؤ گے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا اور تیزی سے ایک طرف چلا گیا۔ آنگلو بانگلو اسی طرح خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر باڑ کے ایک دروازے سے دو کالے رنگ کے انتہائی خوفناک شیروں کو میدان میں دھکیل دیا گیا اور وہ دونوں شیر باڑ کے اندر میدان میں دیوانہ وار گھومنے لگے۔ وہ مسلسل دھاڑ رہے تھے اور بار بار چھلانگیں لگا کر باڑ کو پھلانگنے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ وہ واقعی بے حد بھوکے تھے اور ان کی کوشش تھی کہ وہاں موجود انسانوں کو چیر پھاڑ کر کھا جائیں لیکن باڑ انتہائی مضبوط تھی کہ وہ نہ اہنیں توڑ سکتے تھے اور وہ اس قدر اونچی تھی کہ وہ اہنیں پھلانگ بھی نہ سکتے تھے۔

" چلو اب ان اجنبیوں کو بھی میدان میں دھکیل دو تاکہ مقابلہ ہو سکے"۔ سردار نے اونچی آواز میں کہا۔

" ٹھہرو۔ پہلے ہمیں ہتھیار دو"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ انہیں خنجر دے دو"۔ سردار نے کہا تو آنگو بانگو کو ایک ایک بڑا سا خنجر دے دیا گیا۔ ان دونوں نے بوڑھے مٹاکو کے کہنے کے مطابق باڑ میں لگی ہوئی زرد رنگ کی بیل پر خنجر مارے تو بیل کٹ گئی اور اس میں سے زرد رنگ کا رس نکلنے لگا جو ان دونوں نے اپنے اپنے خنجر پر اچھی طرح لگا لیا۔

" اب دیکھو آنگو بانگو کا مقابلہ"۔ آنگو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اکڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے انہوں نے میدان میں داخل ہونا تھا۔ اس کے پیچھے بانگو بھی تھا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ سارے قبیلے والے بڑی حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو دونوں شیر دھاڑتے ہوئے ان کی طرف جھپٹے لیکن جیسے ہی وہ قریب آئے اس طرح پلٹ کر واپس بھاگے جیسے انہیں آنگو بانگو کی بجائے بدروحیں نظر آ گئی ہوں۔ اب تو آنگو بانگو دونوں کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ تیزی سے آگے بڑھے :ور پھر

دونوں نے اپنے اپنے خنجر تاک کر ان دونوں بھوکے خوفناک شیروں کو مارے تو خنجر ان کے ہاتھوں سے نکل کر اڑتے ہوئے سیدھے ان شیروں کی گردنوں میں جا گھسے اور دونوں شیر نیچے گر کر بری طرح سے تڑپنے لگے اور چند لمحوں بعد ہی وہ ہلاک ہو گئے تو بستی والوں نے زور زور سے نعرے مارنے شروع کر دیئے اور پھر وہ سب میدان میں کود پڑے اور انہوں نے آنگلو بانگلو کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ سردار بھی آ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

" تم نے حیرت انگیز انداز میں مقابلہ جیت لیا ہے اجنبیو۔ اب تمہارا مقابلہ قبیلے کے سب سے بڑے پہلوان چانگو سے کل ہوگا"۔ سردار نے کہا اور پھر اس کے حکم پر انہیں ایک بڑے سے مکان میں لے جایا گیا اور انہیں خوب اچھے اچھے اور لذیذ کھانے کھلائے گئے۔ کھانا کھانے کے بعد بانگلو تو اپنی عادت کے مطابق وہیں لیٹ کر خراٹے لینے لگا لیکن آنگلو ابھی جاگ رہا تھا کہ بوڑھا مٹاکو اندر داخل ہوا۔

" تم نے خوب ترکیب بتائی مٹاکو"۔ آنگلو نے خوش

ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب وہ دونوں پتے مجھے دے دو"۔ بوڑھے مٹاکو نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنگلو نے اپنی جیب سے پتہ نکال کر اسے دے دیا اور پھر اس نے سوئے ہوئے بانگلو کی جیب سے بھی پتہ نکال کر وہ بھی بوڑھے مٹاکو کو دے دیا۔

"اب میری بات غور سے سنو۔ قبیلے کا پہلوان چانگو جسے سبز پہلوان بھی کہا جاتا ہے۔ دیو سے بھی زیادہ طاقتور ہے اور وہ یہاں سے کچھ دور اپنے محل میں رہتا ہے۔ اس کے پاس ایک بہت بڑا گنڈاسہ ہے۔ وہ تم دونوں کو ایک لمحے میں ہلاک کر سکتا ہے لیکن میں تمہیں اس سے بچنے کی ایک ترکیب بتا سکتا ہوں۔ تمہارا اور اس کا مقابلہ اس محل کے بڑے میدان میں بنے ہوئے ایک چبوترے پر ہوگا۔ وہاں اس نے لکڑی کی بنی ہوئی ایک چیز رکھی ہوئی ہے جس پر وہ انسانوں کی گردنیں رکھ کر اپنے گنڈاسے سے کاٹ دیتا ہے۔ پہلے وہ تم میں سے ایک کو اس چبوترے پر گھسیٹ کر تمہاری گردن اس لکڑی پر رکھ

کر اس پر گنڈاسہ مار کر تمہیں ہلاک کر دے گا لیکن تم نے یہ کرنا ہے کہ جیسے ہی وہ تمہاری گردن اس لکڑی کی بنی ہوئی چیز پر رکھے۔ تم نے اس کے جسم پر بندھی ہوئی سرخ رنگ کی جھاڑی کا ایک پر ہاتھ سے کھینچ لینا ہے۔ جیسے ہی تم ایسا کرو گے گنڈاسہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے میدان میں جا گرے گا۔ تمہارا دوسرا ساتھی جو میدان میں کھڑا ہوگا وہ جلدی سے گنڈاسہ اٹھا لے۔ چانگو پہلوان گنڈاسہ لینے دوسرے ساتھی کے پیچھے جائے تو تم نے وہ لکڑی کی چیز اٹھا کر اس کی پشت پر زور سے مارنی ہے۔ جیسے ہی لکڑی کی چیز اس کی پشت سے لگے گی وہ اس طرح منہ کے بل نیچے گرے گا جیسے کسی نے اس کی پشت پر پہاڑی چٹان مار دی ہو اور پھر وہ جیسے ہی نیچے گرے تمہارا ساتھی وہ گنڈاسہ اس کی گردن پر مار دے۔ اس طرح یہ پہلوان فوراً ہی ہلاک ہو جائے گا اور تم مقابلہ جیت جاؤ گے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" اوہ۔ یہ تو انتہائی آسان ترکیب ہے۔ ویسے یہ بتاؤ کہ کانگی شہزادی ہمارے بارے میں کیا کہتی ہے"۔

آنگلو نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ تم سے شادی پر تیار ہے لیکن پہلے تم اپنے آپ کو بہادر ثابت کرو"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔ اب آنگلو بھی اطمینان سے وہیں لیٹ گیا اور پھر صبح جب ان کی آنکھیں کھلیں تو آنگلو نے بوڑھے مٹاکو کے آنے اور اس کی بتائی ہوئی ترکیب بانگلو کو بھی بتا دی۔

" بس ٹھیک ہے۔ میں میدان میں رہوں گا اور تم چبوترے پر۔ کیونکہ تم گنڈاسہ نہیں اٹھا سکو گے۔ میں اٹھا لوں گا"۔ بانگلو نے کہا اور آنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے روز انہیں سارے قبیلے والے اپنے ساتھ لے کر ایک طرف چل پڑے اور پھر واقعی وہ ایک بہت بڑے محل میں پہنچ گئے ۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ محل کانگی شہزادی کا ہے اور چانگو پہلوان کانگی شہزادی کا شاہی پہلوان ہے اور پورے افریقہ میں سب سے طاقتور سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے کوہ قاف کے بڑے بڑے اور طاقتور دیو بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔

"ہم کریں گے اس سے مقابلہ۔ ہمارا نام آنگوبانگو ہے"۔ آنگوبانگو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ سب محل میں داخل ہو کر ایک طرف کھڑے ہوگئے۔ محل کا میدان بے حد وسیع تھا اور اس کے درمیان میں ایک بڑا اور اونچا چبوترہ بنا ہوا تھا۔ اس چبوترے پر لکڑی کی بنی ہوئی ایک رحل سی پڑی تھی۔ پھر ابھی وہ وہاں پہنچے ہی تھے کہ محل کے دروازے سے ایک خوفناک دیوقامت وحشی بھاگتا ہوا باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا گنڈاسہ تھا اور اس نے دونوں کلائیوں میں سونے کے پٹے سے پہنے ہوئے تھے جن میں انتہائی قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس کے کانوں میں بھی سونے کے بالے تھے جن میں بڑے بڑے نیلے رنگ کے موتی لٹک رہے تھے اور اس نے اپنے دونوں پیروں میں بھی سونے کے موٹے موٹے کڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس کے جسم کا رنگ گہرا سبز تھا جبکہ اس کے بال بڑے بڑے اور سرخ رنگ کے تھے جن میں سے زرد رنگ جھلکتا تھا جبکہ اس نے اپنے جسم پر سرخ رنگ کے

بڑے بڑے پتوں سے بنا ہوا زیرجامہ سا باندھ رکھا تھا۔ وہ اتنا بڑا اور خوفناک تھا کہ آنگوبانگو اسے دیکھ کر ہی بے اختیار سہم گئے۔

"کہاں ہیں میرا مقابلہ کرنے والے"۔ چانگو پہلوان نے قریب آ کر چیختے ہوئے کہا۔

"ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ ہمارا نام آنگوبانگو ہے"۔ آنگوبانگو نے آگے بڑھ کر کہا تو دیوقامت وحشی پہلوان چانگو انہیں دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"آؤ پھر تم میں سے ایک چبوترے پر آ جائے"۔ چانگو پہلوان نے کہا اور اچھل کر چبوترے پر چڑھ گیا۔

"بانگو خیال رکھنا"۔ آنگو نے بانگو سے کہا اور بانگو کے سر ہلانے پر آنگو دوڑتا ہوا چبوترے پر چڑھ گیا جبکہ بانگو چبوترے کے کنارے پر جا کر دونوں کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے وہ تماشا دیکھ رہا ہو۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ آؤ پہلے تمہاری گردن کاٹ دوں"۔ چانگو پہلوان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بڑے سے ہاتھ سے آنگو کا بازو پکڑا اور اسے اٹھا کر اس طرح زمین پر پھینک دیا

جیسے وہ کپڑے کا بنا ہوا ہو۔ آنگو پریشان ہوگیا۔ چانگو نے اپنا گنڈاسہ ہوا میں بلند کیا اور پھر آنگو کو گھسیٹ کر اس کی گردن لکڑی کی رحل پر رکھنے لگا۔ آنگو بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا لیکن چانگو اس سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور تھا مگر اس سے پہلے کہ آنگو کی گردن اس لکڑی کی رحل پر پہنچتی۔ آنگو کا لمبا سا ہاتھ چانگو کے زیرجامہ پر پڑ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا ایک پر کھینچ لیا۔ جیسے ہی اس نے پر کھینچا چانگو پہلوان تیزی سے سمٹا۔ اس نے سمجھا کہ شاید اس کا زیرجامہ اتر گیا ہے اور وہ ننگا ہو گیا ہے۔ اس طرح اچانک سمٹنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے گنڈاسہ نکل کر میدان میں جا گرا۔ چانگو پہلوان تیزی سے مڑا اور میدان میں اتر گیا تاکہ گنڈاسہ اٹھا سکے لیکن چبوترے کے ساتھ کھڑے ہوئے بانگو نے جھپٹ کر دونوں ہاتھوں سے گنڈاسہ اٹھا لیا۔ اسی لمحے آنگو نے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے لکڑی کی بھاری سی رحل اٹھائی اور پوری قوت سے چانگو کی پشت پر دے ماری۔ جیسے ہی لکڑی کی رحل چانگو پہلوان کی پشت

سے ٹکرائی۔ چانگو پہلوان چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل زمین پر گرا ہی تھا کہ بانگو نے پوری قوت سے گنڈاسہ اس کی گردن پر مار دیا اور اس کے ایک ہی وار سے چانگو پہلوان کی گردن کٹ گئی اور اس کا سر اس کے دھڑ سے علیحدہ ہو گیا اور چند لمحوں بعد ہی طاقتور اور دیوقامت چانگو پہلوان ہلاک ہو گیا تو سارے قبیلے والوں نے ایک بار پھر نعرے مارے اور آگے بڑھ کر آنگو بانگو کو اٹھا لیا۔

" تم واقعی حیرت انگیز ہو اجنبیو۔ تم نے انتہائی حیرت انگیز طور پر دوسرا مقابلہ بھی جیت لیا ہے"۔ سردار نے آگے بڑھ کر کہا اور پھر وہ سب آنگو بانگو کو لئے واپس اپنی بستی میں آگئے۔

" اب کل تمہارا مقابلہ خونخوار چیتوں سے ہوگا۔ اب تم آرام کرو"۔ سردار نے کہا اور انہیں مکان میں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھا مٹاکو اندر آ گیا۔

" بہت خوب۔ تم دونوں چونکہ میری ہدایات پر درست طور پر عمل کر رہے ہو۔ اس لئے تم جیت

رہے ہو۔ اب میری بات غور سے سنو۔ دونوں خونخوار چیتے انتہائی خطرناک ہیں۔ اگر تم نے ذرا بھی سستی یا غفلت سے کام لیا تو تمہاری موت یقینی ہو جائے گی"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" تم ہمیں وہ پتے دو۔ ہم شیروں کی طرح ان چیتوں کو بھی ہلاک کر دیں گے"۔ آنگو نے کہا۔

" نہیں۔ یہ چیتے اس طرح ہلاک نہیں ہوں گے۔ ان کے لئے دوسری کارروائی کرنا پڑے گی"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" کونسی کارروائی"۔ آنگوبانگو نے چونک کر پوچھا۔

" دونوں چیتوں کی دمیں ایک دوسرے سے باندھنا ہوں گی جب تک دونوں چیتوں کی لمبی دمیں ایک دوسرے سے نہ باندھی جائیں گی تب تک یہ ہلاک نہ ہو سکیں گے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" تو پھر کیا ہوا۔ ہم ان کی دمیں باندھ دیں گے"۔ آنگو نے کہا تو بوڑھا مٹاکو بے اختیار ہنس پڑا۔

" کس طرح باندھو گے"۔ بوڑھے مٹاکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ایک چیتے کو میں پکڑ لوں گا دوسرے کو بانگلو اور پھر ان کی دمیں آپس میں باندھ دیں گے۔ یہ کونسی مشکل بات ہے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" یہ انتہائی خونخوار اور طاقتور چیتے ہیں۔ یہ ایک لمحے میں تمہاری بوٹیاں اڑا دیں گے۔ اب سنو میں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا کرنا ہے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چھوٹی سی لکڑی کی بنی ہوئی بوتل انہیں دی۔

" اس بوتل کو ہاتھ میں چھپا کر رکھنا۔ جیسے ہی تم میدان میں داخل ہوگے۔ چیتے تم پر حملہ کریں گے تو تم نے اس بوتل کا ڈھکن ہٹا دینا ہے۔ اس میں موجود بو تیزی سے نکل کر ان چیتوں کی ناک میں پہنچے گی تو وقتی طور پر دونوں چیتے بے حس ہو جائیں گے اور تم نے انتہائی تیزی سے ان دونوں کی دمیں آپس میں باندھ دینی ہے۔ اس بو کا اثر بہت تھوڑے وقت کے لئے ہوتا ہے اس لئے تم نے جلدی کرنی ہے پھر جب تم ان کی دمیں باندھ دو گے تو یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ لیکن اب ان کی طاقت پہلے

سے بہت کم ہو جائے گی اور تم انہیں گھیر کر خنجر ان کے پیٹ میں مارنا دونوں ہلاک ہو جائیں گے لیکن یہ سارا کام تم نے انتہائی احتیاط اور تیزی سے کرنا ہے۔ اگر تم نے ذرا سی سستی یا غفلت سے کام لیا تو تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ ہم آنکلو بانکلو ہیں کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ آخر ہم نے کانگی شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ اس لئے ہم ان چیتوں کو بھی خاتمہ کر دیں گے"۔ آنکلو بانکلو نے کہا اور بوڑھا مٹاکو سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

دوسرے روز ایک بار پھر آنکلو بانکلو کو اس باڑ والے میدان میں لے جایا گیا اور انہیں اسی چبوترے پر بٹھا دیا گیا جہاں شیروں سے مقابلے کے وقت وہ بیٹھے رہے تھے۔ تمام قبیلے والے میدان کے گرد اکٹھے تھے۔

" ہوشیار رہنا آنکلو بانکلو"۔ بوڑھے مٹاکو نے قریب آ کر کہا اور ان دونوں کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ آگے بڑھ گیا۔ اب قبیلے والے آنکلو بانکلو کی بے حد

عزت و احترام کر رہے تھے کیونکہ ان دونوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں دونوں خوفناک مقابلے جیت لئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دو انتہائی خونخوار چیتے میدان میں چھوڑ دیئے گئے۔ یہ اس قدر تیزرفتار چیتے تھے کہ پلک جھپکنے میں میدان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جاتے تھے۔

" چلو اب تم دونوں بھی میدان میں جاؤ اور ان چیتوں سے مقابلہ کرو"۔ سردار نے آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہمیں خنجر دو"۔ آنگلو نے کہا تو سردار کے حکم پر ان دونوں کو خنجر دیئے گئے۔ آنگلو نے لکڑی کی وہ بوتل اپنے ہاتھ میں چھپا رکھی تھی۔ خنجر انہوں نے اپنی کمروں میں اڑس لئے تھے۔ پھر وہ اکڑے ہوئے انداز میں میدان کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ پھر وہ دونوں دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ آگے آنگلو تھا اور اس کے پیچھے بانگلو۔ جیسے ہی یہ دونوں میدان میں داخل ہوئے دونوں خونخوار چیتے بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ایک لمحے میں ان

دونوں کو چیرپھاڑ کر رکھ دیں گے لیکن اس سے پہلے کہ وہ قریب آتے، آنگلو نے ہاتھ میں موجود لکڑی کی بوتل کا ڈھکن کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی ان پر حملہ آور دونوں چیتے یکلخت نیچے گر پڑے۔

" جلدی کرو بانگلو۔ ان دونوں کی دمیں باندھ دو"۔ آنگلو نے چیخ کر کہا اور پھر وہ دونوں ان پر جھپٹ پڑے اور انہوں نے انتہائی تیزی سے کام لیا اور ان دونوں چیتوں کی بڑی سی دمیں ایک دوسرے کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیں۔ اسی لمحے دونوں چیتے غراتے ہوئے دوبارہ اپنی اصل حالت میں آ گئے اور ایک بار پھر ان پر حملہ کرنے لگے لیکن چونکہ ان دونوں کی دمیں ایک دوسرے سے بندھی ہوئی تھیں اس لئے وہ دونوں ہی نیچے گر پڑے اور آنگلوبانگلو نے اپنی کمروں میں اڑسے ہوئے خنجر نکالے اور ان دونوں چیتوں کے پیٹ میں خنجر اتار دیئے۔ جیسے ہی خنجر ان کے پیٹ میں اترے دونوں چیتے بری طرح تڑپنے لگے اور چند لمحوں بعد ہی دونوں ہلاک ہوگئے۔ اس کے ساتھ ہی قبیلے والوں نے نعرے مارنے شروع کر دیئے

اور ایک بار پھر انہوں نے میدان میں داخل ہو کر ان دونوں کو کندھوں پر اٹھا لیا۔

" آخر تم لوگ کیا کرتے ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ انہیں اس طرح ہلاک کرنا ہے۔ کیا تم جادوگر ہو"۔ سردار نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے آنگلو بانگلو۔ ہم اب تک ہزاروں مقابلے جیت چکے ہیں۔ یہ تو ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتے"۔ آنگلو نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اب مجھے یقین آتا جا رہا ہے کہ تم واقعی بہادر ہو۔ اب آخری مقابلہ باقی رہ گیا ہے اس کے بعد تمہیں محل میں داخل ہو کر کانگی شہزادی سے ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے گا"۔ سردار نے کہا۔

" یہ مقابلہ کب ہوگا۔ ابھی کرا لو تاکہ ہم جا کر کانگی شہزادی سے شادی کر سکیں۔ کہیں وہ انتظار کرتے کرتے بوڑھی نہ ہو جائے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اب نہیں۔ یہ مقابلہ کل ہوگا"۔ سردار نے کہا اور پھر قبیلے کے لوگ انہیں ایک بار پھر واپس اسی

مکان میں لے آئے۔ انہوں نے یہاں خوب جی بھر کر
لذیذ کھانے کھائے اور بانگلو عادت کے مطابق غرائے
لینے لگا لیکن آنگلو کو اب بوڑھے مٹاکو کا انتظار تھا اور
پھر تھوڑی دیر بعد بوڑھا مٹاکو اندر آ گیا۔

" تم واقعی بہت اچھے ہو۔ میری ہدایات پر پوری
طرح عمل کر کے مقابلے جیت رہے ہو۔ اب آخری
مقابلہ رہ گیا ہے۔ اس میں دو قبیلوں کے بڑے
پہلوان تمہارے مقابلے پر آئیں گے۔ یہ انتہائی
پھرتیلے اور طاقتور پہلوان ہوں گے ۔ اس لئے تمہیں
اب پوری طرح محتاط رہنا ہوگا"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" ہم محتاط رہیں گے"۔ آنگلو نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

" اب میری بات غور سے سنو۔ چونکہ یہ دونور
انسان ہیں اس لئے تم نے ان پر ایک اور انداز میر
حملہ کرنا ہے۔ اس کا طریقہ ہے کہ جیسے ہی یہ میداز
میں تمہارے سامنے آئیں۔ تم نے انہیں کہنا ہے کہ و
تم پر پہلے حملہ کریں۔ تم بعد میں حملہ کرو گے۔ از
کے پاس خوفناک نیزے ہوں گے۔ وہ ان نیزوں ک

مدد سے تم پر حملہ کریں گے اور چونکہ یہ نیزوں سے لڑنے کے ماہر ہیں اس لئے اگر ان کے نیزے تمہارے جسموں کو چھو گئے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے جیسے ہی وہ تم پر حملہ کریں تم نے فوراً ہی زمین پر گر پڑنا ہے تاکہ ان کے وار خطا ہو جائیں اور ان کے ہاتھوں سے نیزے گر جائیں۔ پھر تم نے ان دونوں پر حملہ کرنا ہے۔ تمہارا مقصد انہیں نیچے گرانا ہوگا۔ جیسے ہی یہ نیچے گریں تم نے خنجر ان کے سینوں میں اتار دینے ہیں اور یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اس لئے یہ سارا کام تم نے خود کرنا ہے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ہم ایسا ہی کریں گے"۔ آنگو نے کہا۔

"پوری طرح محتاط رہنا۔ معمولی سی غفلت سے ہی تم ہلاک ہو سکتے ہو"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔

دوسرے روز اسی میدان کے گرد ایک بار پھر پورا قبیلہ جمع ہو گیا۔ پھر دو وحشی آدمی ہاتھوں میں

خوفناک نیزے پکڑے وہاں پہنچ گئے۔ ان میں سے
ایک کے سر پر سرخ رنگ کے پروں کا تاج تھا جبکہ
دوسرے کے سر پر سیاہ رنگ کے پروں کا تاج تھا۔
یہ دونوں مختلف قبیلوں کے پہلوان تھے اور پورے
افریقہ میں انہیں انتہائی طاقتور اور پھرتیلے سمجھا جاتا
تھا۔ آنگلو نے بوڑھے مٹاکو کی بتائی ہوئی ہدایات بانگلو
کو بھی بتا دیں۔

" میں اس سرخ پروں والے کے پیٹ میں ٹکر
ماروں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" اور میں اس سیاہ پروں والے کو مکا مار کر نیچے
گرا دوں گا"۔ بانگلو نے کہا اور پھر دونوں پہلوان
میدان میں پہنچ گئے۔

" اب تم دونوں جاؤ اور ان پہلوانوں سے مقابلہ
کرو۔ اگر تم یہ مقابلہ جیت گئے تو پھر تمہیں شاہی
محل میں لے جایا جائے گا"۔ سردار نے آنگلوبانگلو سے
کہا۔

" ہمیں خنجر دیئے جائیں"۔ آنگلو نے کہا تو سردار کے
حکم پر ان دونوں کو خنجر دے دیئے گئے۔ ان دونوں

نے خنجر اپنی کمروں میں اڑسے اور پھر اکڑتے ہوئے میدان میں داخل ہوئے۔

"آؤ۔ آؤ تم دونوں کا خاتمہ ہمارے ہی ہاتھوں ہونا ہے"۔ سرخ پروں والے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تو اس موٹے کا پیٹ پھاڑ دوں گا"۔ سیاہ پروں والے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"پہلے کون حملہ کرے گا"۔ آنکلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ"۔ دونوں پہلوانوں نے کہا۔

"پہلے تم حملہ کرو تاکہ تمہارے دلوں میں کوئی حسرت باقی نہ رہے"۔ آنکلو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر سنبھلو"۔ دونوں پہلوانوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوڑ کر انتہائی برق رفتاری سے اپنے ہاتھوں میں موجود خوفناک نیزوں کی مدد سے ان پر انتہائی زوردار انداز میں حملہ کر دیا لیکن آنکلو بانکلو تو پہلے سے ہی تیار تھے۔ جیسے ہی انہوں نے حملہ کیا وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے نیچے بیٹھ گئے اور ان کے نیزے ان کے سروں پر سے

ہوتے ہوئے ان کی پشت پر جا گرے۔ اسی لمحے آنگلو بانگلو دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور پھر بانگلو نے پوری قوت سے اپنا گرز نما مکا سیاہ پروں والے پہلوان کے سینے پر مار دیا جبکہ آنگلو نے کسی مینڈھے کی طرح اپنے سر کی ٹکر پوری قوت سے سرخ پروں والے پہلوان کے پیٹ میں ماری اور وہ دونوں چیختے ہوئے الٹ کر پشت کے بل نیچے گرے ہی تھے کہ آنگلو بانگلو نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی کمروں میں اڑسے ہوئے خنجر کھینچے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں پہلوان اٹھتے انہوں نے پوری قوت سے خنجر ان دونوں کے سینوں میں اتار دیئے اور وہ دونوں خوفناک چیخ مار کر تڑپنے لگے لیکن خنجر خود بخود ان کے دلوں میں اتر گئے تھے اس لئے وہ زیادہ دیر تڑپ ہی نہ سکے اور ہلاک ہوگئے۔ اب تو قبیلے والوں نے اس قدر زور سے نعرے مارے کہ پورا جنگل گونج اٹھا اور انہوں نے میدان میں داخل ہو کر ایک بار پھر آنگلو بانگلو کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیا اور خوشی سے ناچنے لگے۔

" حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ تم واقعی بے حد بہادر ہو۔ اب میں نے مان لیا ہے۔ تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں چاروں مقابلے جیت لئے ہیں۔ اس ئے اب تم اس بات کے حقدار ہو گئے ہو کہ تمہیں شاہی محل میں لے جا کر کانگی شہزادی کے سامنے پیش کیا جائے"۔ سردار نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ملاقات۔ کیا مطلب اب تم ہماری شادی کا انتظام کرو"۔ آنگو بانگو نے خوش ہو کر کہا۔

" وہ بھی ہو جائے گی"۔ سردار نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کو واپس اسی مکان میں پہنچا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی بوڑھا مٹاکو آ گیا۔

" بہت خوب۔ اس بار تم نے واقعی خود کام کیا ہے"۔ بوڑھے مٹاکو نے انہیں شاباش دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے کانگی شہزادی کو تو بتا دیا ہوگا اور وہ شادی کے لئے تیار ہو چکی ہوگی"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن ابھی رواج کے مطابق تم نے کانگی شہزادی کی شرطیں پوری کرنی ہے۔ میں نے اسے کہہ

دیا ہے کہ وہ تمہیں آسان سی شرائط بتائے گی"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" لیکن ہم نے تو شرطیں پوری کر دی ہیں۔ اب کونسی شرطیں رہ گئی ہیں"۔ بانگلو نے کہا۔

" ابھی تو تم نے صرف مقابلے جیتے ہیں۔ شرطیں تو اب پوری کرنا ہوں گی"۔ بوڑھے مٹاکو نے جواب دیا۔

" پھر ان مقابلوں کا کیا فائدہ"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہیں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ تمہاری ملاقات کانگی شہزادی سے ہو جائے گی اور کانگی شہزادی کو یہ فائدہ ہوگا کہ اب وہ پوری دنیا میں آزادی سے گھوم پھر سکے گی کیونکہ جب تک کوئی یہ چار مقابلے نہ جیت جائے تب تک کانگی شہزادی کو رواج کے مطابق اپنے محل میں قید رہنا پڑتا تھا۔ اسی لئے تو میں نے تمہاری مدد کی تھی کہ اس طرح کانگی شہزادی کو آزادی مل جائے گی"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" کیا تم بھی ملاقات کے وقت موجود ہوگے"۔ آنگلو

نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں شہزادی کا استاد ہوں اس لئے میں بھی موجود ہوں گا اور تم فکر مت کرو اور شرطیں بھی شہزادی ہی تمہیں بتائے گی اور ان کو پورا کرنے میں، میں تمہاری اسی طرح مدد کروں گا جس طرح مقابلے جیتنے میں تمہاری مدد کی ہے۔ سارے قبیلے والے اور خاص طور پر سردار تمہارے اس طرح مقابلے جیتنے پر بے حد حیران ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ میری وجہ سے تم نے یہ مقابلے جیتے ہیں۔ بہرحال اب کل تم سے شاہی محل میں ملاقات ہوگی"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا اور اٹھ کر واپس چلا گیا اور وہ دونوں کھانا کھا کر اطمینان سے سو گئے۔

دوسرے روز پورا قبیلہ انہیں ساتھ لے کر شاہی محل پہنچا۔ آج شاہی محل کے پھاٹک پر چار نیزوں سے مسلح آدمی موجود تھے جنہوں نے آنگو بانگو کو خوش آمدید کہا اور پھر وہ ان سب کو لے کر محل میں داخل ہوئے اور ایک بڑے سے ہال کمرے میں لے آئے۔ یہاں ایک طرف دو بڑی بڑی شاہی انداز کی کرسیاں

موجود تھیں جن کے سامنے دو اور کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ سارا قبیلہ ان کرسیوں کے پیچھے زمین پر بیٹھ گیا جبکہ آنگلو بانگلو کو سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہال کا دروازہ کھلا اور سب سے پہلے بوڑھا مٹاکو اندر داخل ہوا۔

" سب ادب سے کھڑے ہو جائیں۔ کانگی شہزادی آ رہی ہے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا تو سب قبیلے والے اٹھ کر کھڑے ہو گئے لیکن آنگلو بانگلو اسی طرح اکڑے ہوئے انداز میں کرسیوں پر بیٹھے رہے۔

" تم بھی شہزادی کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاؤ"۔ بوڑھے مٹاکو نے آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیوں۔ ایک تو ہم نے مقابلے جیتے ہیں اور دوسرا ہم شہزادی کے ہونے والے شوہر ہیں اور شوہر بیویوں کے استقبال کے لئے نہیں اٹھا کرتے۔ اس لئے ہم نہیں اٹھیں گے"۔ آنگلو بانگلو نے جواب دیا۔

" کھڑے ہو جاؤ ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے"۔ بوڑھے مٹاکو نے چیختے ہوئے کہا تو آنگلو بانگلو بوڑھے مٹاکو

کے اس انداز میں چیخنے پر بے اختیار بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھے کہ وہ دونوں بے اختیار کرسیوں سمیت نیچے جا گرے۔

"ہائے۔ ہائے"۔ بانگلو نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ہائے۔ ہائے"۔ آنگلو نے اس سے زیادہ زور سے کراہتے ہوئے کہا اور پھر تو جیسے ان دونوں کے درمیان ہائے ہائے کا باقاعدہ مقابلہ شروع ہو گیا لیکن قبیلے والوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں پکڑا اور اٹھا کر کھڑا کر دیا اور پھر کرسیاں بھی سیدھی کر دیں۔

"خاموش رہو"۔ بوڑھے مٹاکو نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا ہم ہائے ہائے بھی نہ کریں۔ ہم تو کریں گے ہائے ہائے"۔ ان دونوں نے کہا اور ایک بار پھر حلق پھاڑ کر ہائے ہائے کرنا شروع کر دیا۔

"خاموش ہو جاؤ احمقو"۔ بوڑھے مٹاکو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہمیں احمق کہہ رہے ہو۔ ہمیں آنگلو بانگلو کو"۔ ان

دونوں نے بھی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بوڑھا مٹاکو کچھ سمجھتا آنگلو نے دوڑ کر اس کے پیٹ میں ٹکر رسید کر دی اور بوڑھا مٹاکو چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت لیکن کالے رنگ کی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا انتہائی خوبصورت لباس تھا۔

" ارے۔ یہ کیا ہے۔ میرے استاد کو کس نے نیچے گرایا ہے"۔ لڑکی نے اندر داخل ہو کر کہا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی سارے قبیلے والے اس کے سامنے جھک گئے۔

" ہم نے گرایا ہے۔ ہم نے آنگلو بانگلو نے۔ تم کون ہو۔ کیا تم کانگی شہزادی ہو"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" ہاں اور تم نے چونکہ میرے استاد کو گرایا ہے اس لئے میں تم دونوں کو سزا دیتی ہوں۔ ان دونوں کو اس کمرے کی چھت سے الٹا لٹکا دیا جائے"۔ کانگی شہزادی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو قبیلے والے آنگلو بانگلو پر ٹوٹ پڑے اور پھر آنگلو بانگلو چیختے چلاتے

رہ گئے۔ لیکن قبیلے والوں نے ان کی ایک نہ سنی اور تھوڑی دیر بعد وہ چھت کے کنڈوں کے ساتھ رسی سے الٹے لٹک رہے تھے۔

" اب تمہارے ہوش ٹھکانے آئے ہیں یا نہیں"۔ کانگی شہزادی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں اور اب ہمیں نظر آ رہا ہے کہ ہم خواہ مخواہ ایک الٹی شہزادی کے لئے مقابلے کرتے رہے ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آنگلو۔ یہ شہزادی واقعی الٹی شہزادی ہے"۔ بانگلو نے رسی سے جھولتے ہوئے کہا۔

" انہیں نیچے اتارو"۔ کانگی شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے جتنی جلدی غصہ آیا تھا اتنی ہی جلدی اس کا غصہ ختم بھی ہو گیا تھا اور پھر قبیلے والوں نے انہیں کھول دیا۔

" اب کرسیوں پر بیٹھ جاؤ"۔ کانگی شہزادی نے کہا وہ خود بھی سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ بوڑھا مٹاکو بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ آنگلو بانگلو اب بڑے خاموش سے نظر آ رہے تھے۔ وہ

اسی طرح خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا جیسے اب انہیں یہاں کی کسی بات سے کوئی تعلق ہی نہ رہا ہو۔

" اب بتاؤ۔ کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو"۔ کانگی شہزادی نے کہا۔

" نہیں۔ ہم کسی الٹی شہزادی سے شادی نہیں کر سکتے ورنہ ہمارے بچے الٹے پیدا ہوں گے"۔ آنگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کانگی شہزادی اور بوڑھا مٹاکو دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" ابھی شادی ہوئی نہیں اور تمہیں بچوں کی فکر لگ گئی ہے"۔ بوڑھے مٹاکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آنگلو۔ اب تو کانگی شہزادی مجھے سیدھی نظر آ رہی ہے۔ یہ کیسی شہزادی ہے۔ کبھی الٹی ہو جاتی ہے اور کبھی سیدھی"۔ بالگلو نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کانگی شہزادی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اب تو مجھے بھی واقعی یہ سیدھی نظر آ رہی ہے"۔ آنگلو نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت خود الٹے لٹکے ہوئے تھے اس لئے میں تمہیں الٹی نظر آ رہی تھی۔ اب چونکہ تم خود سیدھے ہو اس لئے میں بھی تمہیں سیدھی ہی نظر آ رہی ہوں۔ مجھے حیرت ہے کہ تم جیسے احمقوں نے آخر کس طرح یہ خوفناک مقابلے جیتے ہیں"۔ کانگی شہزادی نے کہا۔

"شہزادی۔ اب انہیں آسان سی شرائط بتا دو تاکہ یہ انہیں پورا کر لیں اور اس طرح تمہاری شادی ان سے ہو سکے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

"آسان سی کیوں۔ ہم تو انتہائی مشکل شرائط بھی پوری کر سکتے ہیں لیکن اب شہزادی کو پہلے ہماری شرط ماننا پڑے گی"۔ آنگلو نے کہا تو کانگی شہزادی اور بوڑھا مٹاکو بے اختیار چونک پڑے۔

"کونسی شرط"۔ کانگی شہزادی نے چونک کر پوچھا۔

"یہ کہ آئندہ شہزادی ہمیں الٹی نظر نہ آئے گی"۔ آنگلو نے کہا تو شہزادی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے"۔ کانگی شہزادی نے کہا۔

"مبارک ہو بانگلو۔ اب تم شہ بالا بن گئے ہو اور میں دولہا"۔ آنگلو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے"۔ بانگلو نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارے سامنے شہزادی نے منظور کا لفظ کہہ دیا ہے اور شادی میں بھی یہی ہوتا ہے کہ دولہن منظوری دیتی ہے تو شادی ہو جاتی ہے اور چونکہ شہزادی نے میری بات پر منظور کا لفظ کہا ہے اس لئے میں دولہا اور تم شہ بالا"۔ آنگلو نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میں نے شرط منظور کی ہے اور بس اور اب میری شرائط سن لو۔ تم نے مقابلے جیت کر مجھ پر احسان کیا ہے کہ مجھے اس محل کی قید سے رہائی مل گئی ہے اور اب میں آزادی سے دنیا میں آسانی سے آ جا سکتی ہوں۔ اس لئے میں تمہیں آسان سی شرائط بتا رہی ہوں ورنہ میں تمہیں ایسی مشکل شرائط بتاتی جو تم کبھی بھی پوری نہ کر سکتے"۔ کانگی شہزادی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے تو منظوری دے دی ہے۔ اب کیسی

شرائط "۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم شرائط مجھے بتاؤ شہزادی۔ میں" انہیں پورا کروں گا۔ پھر میں دولہا بن جاؤں گا اور یہ بانس کی طرح لمبا آنگلو میرا شہ بالا بنے گا"۔ بانگلو نے جلدی سے کہا۔

" میری چار شرائط ہیں۔ تم میں سے جو بھی یہ چاروں شرائط پوری کرے گا میں اس سے شادی کر لوں گی اور وہ پورے افریقہ کا بادشاہ بن جائے گا۔ میری پہلی شرط یہ ہے کہ افریقہ کے جنگلوں میں رہنے والے ایک آدم خور قبیلے ناکاشی کے سردار کے تاج میں لگا ہوا پتھر حاصل کرو جس کو اگر کسی بھی چیز سے لگایا جائے تو وہ چیز سونے کی بن جاتی ہے۔ اسے پارس کہتے ہیں"۔ شہزادی نے کہا۔

" اچھا۔ ایسا پتھر بھی ہوتا ہے۔ یہ تو بہت اچھا ہے۔ میں اس پتھر کو تم سے لگا دوں گا اور تم سونے کی بن جاؤ گی اور پھر میں سونے کی شہزادی سے شادی کروں گا۔ واہ۔ واہ۔ پھر جب بھی مجھے دولت کی ضرورت ہوگی میں تمہاری سونے کی انگلی توڑ کر

بازار میں فروخت کر دوں گا اور مجھے دولت مل جائے گی اور اس دولت سے میں مزیدار کھانے خرید کر کھاؤں گا۔ واہ۔ واہ"۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اور میں اس پتھر کو اپنے جسم سے لگا لوں گا۔ اس طرح میں سونے کا بن جاؤں گا اور پھر سونے کے آنگلو سے ساری دنیا کی شہزادیاں شادی کرنے کے لئے بے چین ہو جائیں گی اور میں سب سے شادی کر لوں گا۔ واہ۔ واہ"۔ آنگلو نے بھی فوراً کہا تو شہزادی اور بوڑھا مٹاکو بے اختیار ہنس پڑے۔

" پہلے تم پتھر حاصل کرو۔ پھر دیکھیں گے کہ اس کا کیا ہوتا ہے اور دوسری شرط بھی سن لو۔ اگر تم یہ پتھر حاصل کر لو گے تو پھر تمہیں افریقہ میں موجود کالی دیوی کے مندر میں داخل ہونا ہوگا۔ اس مندر میں کالی دیوی کا بت ہے۔ اس کی آنکھ میں اس پتھر کی جگہ خالی ہے۔ تم یہ پتھر اس خالی جگہ پر رکھو گے تو اس بت کے پاؤں میں ایک راستہ بن جائے گا۔ یہ راستہ ایک تہہ خانے میں جاتا ہے۔ اس تہہ

خانے میں ایک بڑا سا بت چمکدار دھات کا بنا ہوا ہے۔ اس بت کے کاندھے پر ایک کلہاڑا رکھا ہوا ہے۔ تم نے یہ کلہاڑا اس بت سے علیحدہ کرنا ہے۔ اس طرح دوسری شرط پوری ہو جائے گی"۔ شہزادی نے کہا۔

" تم کلہاڑا حاصل کرنا آنگلو۔ میں تو پارس پتھر حاصل کروں گا۔ کلہاڑے کا میں نے کیا کرنا ہے۔ اب میں بانگلو ہوں۔ کوئی لکڑہارا تو نہیں ہوں"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید یہ کلہاڑے والی شرط سرے سے پسند ہی نہ آئی تھی۔

" سنو۔ کلہاڑا حاصل کرنا دوسری شرط ہوگی۔ اس کے بعد تم یہ کلہاڑا لے کر ٹاکورا قبیلے میں جاؤ گے۔ وہاں اس کلہاڑے کی مدد سے تم اس قبیلے کے سردار سے پوچھ کر ایک درخت کی جڑوں کو کھود کو وہاں سے سیاہ موتی حاصل کرو گے۔ یہ سیاہ موتی تیسری شرط ہوگی۔ اس سیاہ موتی کو لے کر تم ہاشانی جزیرے پر جاؤ گے۔ وہاں ایک سیاہ رنگ کا خوفناک اژدھا ہوگا۔ اس اژدھے مار کر اس کے خون میں یہ سیاہ موتی

ڈبو کر تم جب اس جزیرے کی زمین پر ڈالو گے تو سیاہ موتی تمہیں ایک چشمے تک لے جائے گا۔ جیسے ہی یہ سیاہ موتی اس چشمے پر پہنچے گا۔ چشمے کا پانی کسی فوارے کی طرح اچھلے گا۔ تم نے یہ پانی کسی برتن میں ڈال کر لے آنا ہے اور مجھے دینا ہے۔ یہ آب حیات ہے۔ میں اسے پی کر قیامت تک زندہ رہوں گی۔ اس طرح چاروں شرطیں پوری ہو جائیں گی اور اس کے بعد میں تم سے شادی کر لوں گی"۔ کانگی شہزادی نے اپنی چاروں شرائط کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے یہ شرطیں مشکل نہیں ہیں لیکن ہم وہاں جائیں گے کیسے۔ ہمارے پاس تو سواری بھی نہیں ہے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

" میں تمہیں ایک انگوٹھی دے دیتا ہوں۔ تم آنکھیں بند کر کے اس انگوٹھی کو حکم دو گے تو یہ تمہارے حکم کی تعمیل کرے گی اور تمہیں نہ صرف جہاں تم جانا چاہو وہاں پہنچا دے گی بلکہ اگر تم چاہو تو یہ پانی کے لئے برتن، تمہارے لئے کھانا اور سب

کچھ مہیا کر دے گی"۔ بوڑھے مٹاکو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیب سے ایک انگوٹھی نکال کر آنگلو کو دے دی۔ بانگلو نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی لینی چاہی۔

" ہنیں۔ یہ انگوٹھی آنگلو پہنے گا۔ یہ اس کی انگلی میں پوری آئے گی۔ تمہاری موٹی انگلی میں یہ پوری نہ آئے گی"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا اور انگوٹھی آنگلو کو دے دی۔

" تم نے اچھا کیا کہ انگوٹھی مجھے دے دی ورنہ بانگلو تو اس انگوٹھی سے صرف کھانے منگوا کر کھاتا رہے گا"۔ آنگلو نے کہا اور کانگی شہزادی اور بوڑھا مٹاکو دونوں بے اختیار ہنس پڑے جبکہ بانگلو نے منہ بنا لیا۔

" اب تم دونوں جا سکتے ہو۔ اب تم اس وقت محل میں آؤ گے جب تم آب حیات لے آؤ گے"۔ کانگی شہزادی نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی سارے قبیلے والے اور بوڑھے مٹاکو کے ساتھ ساتھ آنگلو بانگلو بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" میں تم دونوں کا انتظار کروں گی"۔ کانگی شہزادی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلی گئی۔ اس کے پیچھے بوڑھا مٹاکو بھی چلا گیا تو آنگلو بانگلو دونوں قبیلے والوں کے ساتھ شاہی محل سے نکل کر واپس بستی میں آ گئے۔

" یہ شہزادیاں بھی عجیب ہیں جس شہزادی سے شادی کرنا ہو۔ وہی عجیب و غریب شرطیں بتا دیتی ہے"۔ بانگلو نے مکان میں پہنچتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ ایسی شہزادی تلاش کی جائے جو شرطیں نہ بتائے اور بس شادی کر لے"۔ آنگلو نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو میں کہہ رہا تھا کہ ہم پارس پتھر سے سونے کے بن جائیں لیکن تم مان ہی نہ رہے تھے"۔ بانگلو نے کہا۔

" تم احمق ہو بانگلو۔ اس آب حیات سے ہم بھی تھوڑا سا پانی پی لیں گے۔ اس طرح ہم بھی قیامت تک زندہ رہیں گے اور اطمینان سے شہزادیوں سے مسلسل شادیاں کرتے رہیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں"۔ بانگو نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک تو تم بالکل ہی احمق ہو۔ شہزادیوں نے چونکہ آب حیات نہ پیا ہوگا اس لئے وہ بوڑھی ہو کر مر جائیں گی اور ہم نے چونکہ آب حیات پیا ہوگا اس لئے ہم جوان ہی رہیں گے اور زندہ بھی۔ اس طرح جب ایک شہزادی بوڑھی ہو کر مر جائے گی تو ہم دوسری نوجوان شہزادی سے شادی کر لیں گے اور جب وہ بوڑھی ہو کر مر جائے گی تو ہم تیسری نوجوان شہزادی سے شادی کر لیں گے۔ اس طرح شہزادیاں تو بوڑھی ہو کر مرتی رہیں گی اور ہم مسلسل شہزادیوں سے شادی کرتے رہیں گے"۔ آنگو نے باقاعدہ تفصیل کے ساتھ وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بانگو کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔

"واہ، واہ یہ تو واقعی بے حد شاندار ترکیب ہے۔ واہ، واہ۔ ارے واہ، لیکن"۔ بانگو بات کرتے کرتے بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا"۔ آنگو نے بھی چونک کر پوچھا۔

" کانگی شہزادی بھی آب حیات پی کر جوان رہے گی۔ پھر کیا ہوگا۔ پھر تو وہ نہ بوڑھی ہو گی اور نہ مرے گی۔ پھر ہم کیا کریں گے"۔ بانگو نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ ہم کانگی شہزادی کو خالی آب دے دیں گے اور حیات خود رکھ لیں گے"۔ آنگو نے جواب دیا تو بانگو خوش ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور بوڑھا مٹاکو اندر داخل ہوا۔

" تمہیں مبارک ہو آنگو بانگو۔ اب تم آسانی سے کانگی شہزادی سے شادی کر لو گے"۔ بوڑھے مٹاکو نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" لیکن کانگی شہزادی نے تو ہمیں الٹا لٹکا دیا تھا اپنے ہونے والے شوہروں کو"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ اس لئے تاکہ کانگی شہزادی دیکھ سکے کہ الٹا لٹک کر بھی تم خوبصورت دکھائی دیتے ہو یا نہیں اور تم الٹے لٹک کر پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لئے تو شہزادی نے تمہیں آسان

شرائط بتائیں ہیں"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا تو وہ دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار خوش ہوگئے۔

" اچھا۔ پھر تو ٹھیک ہے لیکن ہمیں بھی تو دیکھنا چاہیئے تھا کہ کانگی شہزادی بھی الٹی لٹک کر خوبصورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں"۔ بانگلو نے کہا۔

" جب تمہیں شہزادی الٹی دکھائی دے رہی تھی تو کیا وہ تمہیں خوبصورت نہ لگ رہی تھی"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" ہاں۔ لگ تو رہی تھی"۔ آنگلوبانگلو دونوں نے کہا۔

" تو پھر ٹھیک ہے۔ تم نے بھی دیکھ لیا ہے۔ اب شرطیں پوری کرنے کا سوچو۔ میں تمہاری مدد کرنے آیا ہوں میری بات غور سے سنو۔ جب تم پہلی شرط پوری کرنے کے لئے آدم خور قبیلے میں جاؤ گے تو وہ لوگ تمہاری کوئی بات سنے بغیر تمہیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ تم وہاں جاتے ہی زور زور سے سردار سے مقابلے کا اعلان کر دو۔ اس قبیلے کے رواج کے مطابق جب کوئی اجنبی سردار سے مقابلے

کا اعلان کر دے تو پھر اسے فوری طور پر ہلاک نہیں کیا جاتا۔ پھر سردار سے تمہارا مقابلہ ہوگا۔ اس مقابلے میں خاص بات یہ ہے کہ اگر سردار کے سر سے تاج کسی طرح اتار دیا جائے تو سردار مقابلہ ہار جاتا ہے اور یہی کام تم نے کرنا ہے۔ کس طرح کرنا ہے یہ بات تم نے خود سوچنی ہے"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" میں اپنا لمبا سا ہاتھ بڑھا کر اس کے سر سے تاج اتار دوں گا۔ یہ کونسی مشکل بات ہے"۔ آنکو نے کہا۔

" اور میں اس کے پیٹ میں ایسی ٹکر ماروں گا کہ اس کا تاج خود بخود اس کے سر سے نیچے گر پڑے گا"۔ بانگلو نے بھی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ سوچنا تمہارا اپنا کام ہے۔ بہرحال جب تم دوسری شرط پوری کرنے جاؤ تو کالی دیوی کے مندر میں داخل ہوتے ہی تم پر دو خوفناک اژدھے حملہ کریں گے۔ یہ اژدھے سیاہ رنگ کے ہیں۔ تم نے ان اژدھوں کو اندھا کر دینا ہے۔ جب تک یہ اندھے نہ ہوں گے تم کالی دیو کے بت تک نہ پہنچ سکو گے۔

پھر جب تم کلہاڑا حاصل کر لو گے تو پھر تم تیسری شرط کے لئے جب ٹاکورا جنگل میں جاؤ گے تو وہاں اس درخت کی جڑ میں کلہاڑا مارنے سے پہلے تمہیں اس قبیلے کے سردار کا خون اس درخت کی جڑ میں ڈالنا ہوگا ورنہ جیسے ہی تم کلہاڑا مارو گے تم خود ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب یہ کام تم کس طرح کرتے ہو یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ اب رہ گئی چوتھی شرط ۔ تو سیاہ موتی کو تم نے اژدھے کے خون میں ڈبونا ہے۔ یہ اژدھا انتہائی خوفناک ہے اور کسی صورت بھی ہلاک نہیں ہو سکے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کی دم کاٹ دینا۔ جب تک اس کی دم نہ کٹے گی یہ ہلاک نہ ہوگا اور جب تک یہ ہلاک نہ ہوگا تم اس کے خون میں سیاہ موتی نہ ڈبو سکو گے اور یہ کام تم نے خود اپنی سمجھ کے مطابق کرنا ہوگا"۔ بوڑھے مٹاکو نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ ہم سب کر لیں گے۔ ہمارا نام آنگو بانگو ہے"۔ آنگو بانگو نے کہا تو بوڑھا مٹاکو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر ان کی کامیابی کی دعا کر کے وہ رخصت ہو گیا۔ آنگو بانگو کے لئے کھانا لایا گیا اور وہ کھانا کھا

کر اطمینان سے سوگئے۔ دوسرے روز وہ اٹھے اور پھر آنگلو نے بانگلو کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کرکے اس نے انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو حکم دیا کہ وہ ان دونوں کو ناکاشی قبیلے کی سرحد پر پہنچا دے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک خوفناک جنگل میں موجود ہیں۔ یہ جنگل اس قدر گھنا تھا کہ وہاں اندھیرا سا چھایا ہوا تھا۔ ابھی وہ دونوں سوچ رہے تھے کہ اب کیا کریں کہ اچانک انہیں دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چند لمحوں بعد بے شمار وحشیوں نے انہیں گھیر لیا۔ ان کے ہاتھوں میں خوفناک نیزے تھے۔

" واہ۔ واہ۔ ان کا گوشت کھائیں گے۔ چلو انہیں ہلاک کر دو"۔ ایک وحشی نے چیختے ہوئے کہا اور باقی وحشی نعرے مارتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگے۔

" رک جاؤ۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم تمہارے

سردار سے مقابلہ کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے چیخ کر کہا تو سب وحشی ٹھٹھک کر رک گئے۔

"کیا تم واقعی ہمارے سردار سے مقابلہ کرنے آئے ہو"۔ ایک وحشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"تو پھر آؤ۔ ہم تمہیں سردار کے پاس لئے چلتے ہیں۔ اب تمہارا مقابلہ سردار سے ہوگا اور پھر تمہیں ہلاک کیا جائے گا"۔ اس وحشی نے کہا اور پھر وہ انہیں گھیرے میں لے کر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بستی میں پہنچ گئے۔ یہاں ہر طرف جھونپڑیاں موجود تھیں۔ ایک جھونپڑی کے اوپر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔

"یہاں ٹھہرو۔ ہم سردار کو اطلاع دیتے ہیں"۔ اس وحشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آ گیا۔

"سردار آ رہا ہے"۔ اس وحشی نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک دیوقامت آدمی باہر آ گیا۔ اس نے سر پر واقعی ایک بڑا سا تاج پہنا

ہوا تھا جس کے درمیان ایک سرخ رنگ کا پتھر موجود تھا۔

" کون ہیں یہ "۔ سردار نے باہر آ کر آنگلو بانگلو کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم تم سے مقابلہ کرنے آئے ہیں۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم خود ہی شکست مان لو اور اپنے تاج میں موجود پتھر ہمارے حوالے کر دو"۔ آنگلو نے کہا۔

" تو تم یہ پتھر لینے آئے ہو۔ تمہیں یقیناً کانگی شہزادی اور اس کے استاد بوڑھے مٹاکو نے بھیجا ہوگا"۔ سردار نے کہا۔

" ہاں۔ ہم کانگی شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس نے ہمیں بھیجا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو اجنبی احمقو۔ یہ پتھر دنیا میں کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ آج تک سینکڑوں نوجوان اس پتھر کو حاصل کرنے آئے اور مارے گئے۔ تم مجھے بڑے معصوم سے دکھائی دیتے ہو۔ اس لئے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم واپس چلے جاؤ"۔ سردار نے

کہا۔

" ہم پتھر لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے"۔ آنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت جھپٹا مار کر سردار کے سر سے تاج اتارنے کی کوشش کی لیکن سردار بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

" خبردار۔ اگر اب تم نے ایسی حرکت کی تو ایک لمحے میں تمہاری بوٹیاں اڑا دی جائیں گی۔ چلو میدان میں تاکہ تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں"۔ سردار نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ہاں چلو"۔ آنگو بانگو نے کہا اور پھر قبیلے والے ان دونوں کو گھیرے میں لے کر ایک میدان میں پہنچ گئے۔ سردار بھی اکڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بڑا سا خوفناک نیزہ تھا۔

" ہمیں ہتھیار دو"۔ آنگو بانگو نے کہا۔

" ہاں۔ تمہیں ہتھیار مل سکتے ہیں۔ بولو کونسا ہتھیار لینا پسند کرو گے"۔ سردار نے کہا۔

" جو تمہاری مرضی آئے دے دو"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" انہیں نیزے دے دو"۔ سردار نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا تو دو وحشیوں نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بڑے بڑے نیزے ان دونوں کی طرف پھینک دیئے۔ آنگلو بانگلو نے نیزے اٹھا ئے۔

" تیار ہو جاؤ مقابلے کے لئے"۔ سردار نے کہا۔

" رک جاؤ۔ پہلے ہمیں آپس میں مشورہ کرنے دو تاکہ ہم یہ بات طے کر سکیں کہ ہم میں سے کون تمہیں ہلاک کرے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم دونوں مل کر کوشش کر لو"۔ سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ ہماری توہین ہے کہ ہم دونوں مل کر تمہیں ہلاک کریں۔ جبکہ ہم میں سے ایک ہی تم تو کیا تمہارے پورے قبیلے کو ہلاک کر سکتا ہے"۔ آنگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو سردار تو سردار، میدان کے گرد پھیلے ہوئے پورے قبیلے کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے اور میرے پورے

قبیلے کو دھمکیاں دو"۔ سردار نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نیزے کو اوپر اس طرح اٹھایا جیسے وہ ان پر نیزہ پھینکنا چاہتا ہو۔

" میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ ہمیں آپس میں مشورہ کرنے دو"۔ بانگلو نے بھی چیختے ہوئے کہا تو سردار نے نیزہ نیچے کر لیا۔

" ٹھیک ہے کر لو مشورہ"۔ سردار نے کہا۔

" بانگلو، تمہارا کیا مشورہ ہے۔ ہم نے تو صرف اس کے سر پر موجود تاج اتار کر اس میں سے پتھر لینا ہے اور کیا کرنا ہے"۔ آنگلو نے بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس سے تبادلہ کر لیتے ہیں۔ اسے کوئی بڑا سا پتھر اٹھا کر دے دیتے ہیں اور یہ چھوٹا سا پتھر اس سے لے لیتے ہیں۔ پھر تو اسے کوئی شکایت نہ ہوگی۔ اسے تو بڑا پتھر مل جائے گا"۔ بانگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ چلو اس سے بات کر لیتے

ہیں۔ اگر اس کی قسمت اچھی ہوئی تو یہ ہماری بات مان لے گا تو اس کی زندگی بچ جائے گی ورنہ یہ ہلاک ہو جائے گا"۔ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کر لو بات"۔ بانگلو نے کہا۔

"سنو سردار۔ اگر ہم تمہیں بڑا سا پتھر دے دیں تو کیا تم اپنے تاج میں موجود یہ چھوٹا سا پتھر ہمیں دے دو گے لیکن یہ سوچ لو کہ اس طرح تمہاری اور تمہارے قبیلے کی جان بچ جائے گی ورنہ پتھر تو ہم نے بہرحال لینا ہی ہے کیونکہ ہم نے کانگی شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ لیکن اس طرح تمہاری اور تمہارے قبیلے کی جان چلی جائے گی"۔ آنگلو نے سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ یہ مقدس پتھر ہے۔ یہ نہیں دیا جا سکتا"۔ سردار نے کہا۔

"اب بولو بانگلو۔ اب تمہارا کیا مشورہ ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"اب مشورہ کیا کرنا ہے۔ میں اسے پکڑ لیتا ہوں

اور تم اس کے سر سے تاج اتار دو اور بس"۔ بانگو نے جواب دیا۔

" ارے واہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ چلو پھر آگے بڑھو اور اسے پکڑ لو"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا تو بانگو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ نیچے پھینکا اور سردار کی طرف بڑھنے لگا۔

" کیا مطلب۔ یہ تم نیزہ پھینک کر میری طرف کیوں آ رہے ہو"۔ سردار نے حیران ہو کر کہا۔

" ہمارے ہاں رواج ہے کہ مقابلے سے پہلے ہاتھ ملایا جاتا ہے"۔ آنگلو نے فوراً کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے آؤ ملاؤ ہاتھ "۔ سردار نے کہا تو بانگو اس کے قریب پہنچا۔ سردار نے ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھایا لیکن دوسرے لمحے بانگو اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹ پڑا اور اس نے اسے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا۔ پھر اس سے پہلے کہ سردار کچھ سمجھتا۔ آنگلو ہاتھ میں نیزہ پکڑے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پلک جھپکنے میں اس نے نیزہ سردار کے سینے میں اتار دیا۔ سردار کے حلق سے ایک

چیخ نکلی۔

" ارے ارے خون نکل رہا ہے"۔ بانگلو نے فوراً ہی سردار کو چھوڑتے ہوئے کہا جیسے اسے خطرہ ہو کہ خون اس کا لباس خراب کر دے گا۔ سردار نیچے گر کر تڑپنے لگا لیکن نیزہ چونکہ اس کے دل میں اتر گیا تھا اس لئے وہ چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ آنگلو نے جھپٹ کر اس کے سر سے تاج اتارا اور اس میں موجود پارس پتھر نکال کر جیب میں رکھ لیا۔ سردار کے مرتے ہی سارا قبیلہ ان دونوں کے سامنے جھک گیا۔

" میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو۔ ابھی یہ قبیلہ جھکا ہوا ہے۔ سیدھا ہوا تو ہم پر ٹوٹ پڑے گا"۔ آنگلو نے بانگلو سے کہا اور پھر جلدی سے بانگلو کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں اب کالی دیوی والے جنگل پہنچا دو انگوٹھی"۔ آنگلو نے کہا تو اس کے جسم کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جب جھٹکے لگنے ختم ہوئے تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور انہوں

نے دیکھا کہ وہ اب اس میدان کی بجائے ایک اور گھنے جنگل میں موجود تھا۔ ان کے سامنے ایک قدیم مندر تھا۔ سیاہ رنگ کے پتھروں سے بنا ہوا مندر۔

" خدایا تیرا شکر ہے کہ ہم بال بال بچ گئے۔ اگر قبیلہ سیدھا ہو جاتا تو ہم مارے جاتے"۔ آنگو نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تم نے تو وہ پتھر لیا اور وہاں سے بھاگ آئے۔ پہلے کھانا تو کھا لیتے۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کانگی شہزادی کے ساتھ جب میری شادی ہوگی تو ظاہر ہے کھانے بھی پکیں گے۔ تم اس وقت کھا لینا"۔ آنگو نے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ تمہاری کیوں شادی ہوگی۔ میری ہوگی"۔ بانگو نے چونک کر کہا۔

" تم تو شہ بالا بنو گے۔ دولہا تو میں بنوں گا"۔ آنگو نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید باتیں ہوتیں۔ اچانک انہیں اس مندر کے اندر سے انتہائی خوفناک پھنکاروں کی آوازیں

سنائی دینے لگیں اور وہ باتیں کرنا بھول کر مندر کی طرف متوجہ ہوگئے۔ مندر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور پھنکاروں کی آوازیں اس کھلے دروازے کے اندر سے سنائی دے رہی تھیں۔

" یہ کون ہیں۔ انہیں ہم پر پھنکارنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارا نام آنگلوبانگلو ہے"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے مندر کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بانگلو بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ دونوں جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچے تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ مندر کے بڑے سے کھلے ہوئے دروازے کے اندرونی طرف انہیں سیاہ رنگ کے دو انتہائی بڑے اور خوفناک اژدھے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ ان کے بڑے بڑے پھن ہوا میں لہرا رہے تھے اور ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں اور چمک رہی تھیں۔

" اچھا تو یہ ہیں وہ نامراد اور بزدل اژدھے۔ جن کے بارے میں بوڑھے مٹاکو نے ہمیں بتایا تھا"۔ آنگلو

نے ان دونوں اژدھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ تو بہت بڑے اور انتہائی خوفناک ہیں۔ ان کے منہ تو اتنے بڑے ہیں کہ یہ تمہیں کھا جائیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

"اور تمہیں بھی تو کھا جائیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

"مجھے یہ کیسے کھا سکتے ہیں۔ میں تو بانگلو ہوں"۔ بانگلو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ بات قطعی ناممکن ہو۔

"کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو"۔ ایک اژدھے نے پھنکارتے ہوئے انسانی لہجے میں کہا تو آنگلو بانگلو دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"ارے تم دونوں ہماری زبان میں بول سکتے ہو۔ بہت خوب پھر تو تم اچھے اژدھے ہو۔ تم سے تو باتیں ہو سکتی ہیں۔ یہاں ہمیں کوئی انسان ہی نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے ہم سوچ رہے تھے کہ کس سے باتیں کریں گے"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

"تم ہو کون۔ اپنے نام بتاؤ"۔ اسی اژدھے نے کہا

"پہلے تم اپنے نام بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہمارے نام شوشو اور پھوپھو ہیں۔ ہم کالی دیوی کے مقدس اژدھے ہیں اور کالی دیوی نے ہمیں انسانوں کی زبان بولنے کی طاقت دی ہے"۔ اسی اژدھے نے کہا۔

" نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ دیوی وغیرہ کی کیا جرأت کہ کسی کو کوئی طاقت دے سکے۔ اصل طاقت تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اس لئے تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کہو کہ یہ طاقت تمہیں اللہ تعالیٰ نے دی ہے ورنہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگو بانگو ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ ہم تمہیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ اب بولو"۔ آنگو نے کہا۔

" آنگو۔ مجھے یوں لگ رہا ہے کہ ان کی آنکھوں کے پیچھے سورج نکلا ہوا ہے۔ تم نے دیکھا کہ کس قدر چمک رہی ہیں ان کی آنکھیں اور مجھے تو گرمی لگ رہی ہے"۔ بانگو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ مجھے بھی گرمی لگ رہی ہے۔ دیکھو

پسینہ بھی آ رہا ہے"۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا۔

" تو پھر انہیں اندھا کیوں نہ کر دیں"۔ بانگلو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ بوڑھے مٹاکو نے بتایا تھا کہ انہیں اندھا کرکے ہلاک کیا جا سکتا ہے لیکن کیسے اندھا کریں انہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو۔ تم دونوں واپس چلے جاؤ ورنہ ہم تمہیں کھا جائیں گے"۔ اژدھے نے کہا۔

" ارے تمہاری یہ جرأت کہ تم آنگلو بانگلو کو دھمکی دو۔ حقیر سیاہ کیڑے اور وہ بھی دیوی کے کیڑے۔ تمہاری یہ جرأت"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا تو اژدھے نے زور سے پھنکار ماری اور اس کے منہ سے اس بار شعلے سے نکلنے لگے تو آنگلو بے اختیار ٹھٹھک کر پیچھے ہٹ گیا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو بانگلو ان کے اندر سورج موجود ہے اس لئے گرمی کی وجہ سے ان کے منہ سے شعلے نکل رہے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دینی چاہیئے"۔ بانگو نے کہا۔

" لیکن پٹی آئے گی کہاں سے۔ یہاں تو کوئی کپڑا بھی ہنیں ہے جس سے پٹی بنائی جائے"۔ آنگو نے کہا۔

" ارے واہ۔ ایک کام کیا جا سکتا ہے۔ کسی درخت کا بڑا سا پتہ توڑ کر ان کی آنکھوں پر رکھ دو۔ اوپر سے کوئی بیل باندھی جا سکتی ہے"۔ بانگو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ آؤ پھر پہلے بڑے بڑے پتے تلاش کریں"۔ آنگو نے کہا اور ایک طرف کو مڑ گیا لیکن ابھی وہ مڑا ہی تھا کہ ایک اژدھے نے تیزی سے اپنا سر باہر نکال کر اسے کھانا چاہا لیکن آنگو نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے سر پر ہاتھ مارا تو اس کا سر ایک جھٹکے سے زمین پر موجود جھاڑی پر لگا۔ اسی لمحے دوسرا اژدھا تیزی سے باہر کو لپکا لیکن اس سے پہلے کہ وہ بانگو پر حملہ کرتا۔ آنگو تیزی سے مڑا اور اس نے اپنا لمبا سا ہاتھ اس کے سر پر بھی پوری قوت سے مارا تو اس کا سر بھی یکے بعد دیگرے اس جھاڑی میں جا

لگا۔ جھاڑی میں لمبے لمبے اور انتہائی سخت کانٹے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان دونوں اژدھوں کی آنکھوں میں کانٹے لگ گئے اور وہ زور زور سے پھنکارتے ہوئے واپس اندر کی طرف سمٹ گئے لیکن آنگلو بانگلو دونوں یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑے کہ وہ دونوں اژدھے اندھے ہو چکے تھے۔

" ارے۔ یہ تو اندھے ہوگئے۔ اب ان کے اندر سے سورج کی روشنی باہر نہ آ سکے گی۔ آؤ اب انہیں ہلاک کر دیں"۔ آنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اژدھے اب تیزی سے پیچھے سمٹتے جا رہے تھے۔ آنگلو اور بانگلو جیسے ہی مندر کے اندر داخل ہوئے۔ اچانک ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ ان کے سامنے ایک سرخ رنگ کا لباس پہنے بونا کھڑا ہوا تھا۔

" تم خوش قسمت ہو آنگلو بانگلو۔ تم نے چونکہ دیوی کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طاقت کا اعلان کیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں فتح دی ہے اور ان دونوں خوفناک اژدھوں کے سر جھاڑی میں جا لگے جس کی

وجہ سے یہ اندھے ہو گئے ہیں۔ اب تم بڑے بڑے پتھر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کو مارو۔ یہ ہلاک ہو جائیں گے"۔ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچانک غائب ہو گیا تو ان دونوں نے تیزی سے جھک کر دو بڑے بڑے پتھر اٹھائے اور تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے اژدھوں کو اللہ کا نام لے کر مار دیئے۔ جیسے ہی پتھر ان اژدھوں سے ٹکرائے، دو خوفناک دھماکے ہوئے اور دونوں اژدھے یکلخت ٹکڑوں میں بکھر گئے۔ وہ دونوں ہلاک ہو چکے تھے اور اس کے ساتھ ہی آنکو بانکو خوشی سے اچھلتے ہوئے آگے بڑھے اور مندر میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک بہت بڑا بت موجود تھا۔ اس بت کے ماتھے میں جگہ خالی تھی۔ آنکو نے جلدی سے جیب سے وہ پتھر نکال کر اس خالی جگہ میں رکھ دیا۔ جیسے ہی پتھر اس خالی جگہ میں رکھا گیا ایک دھماکہ ہوا اور پتھر غائب ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس بت کے پیروں میں زمین پھٹ گئی اور ایک راستہ نیچے جاتا دکھائی دینے لگا۔ یہ دونوں اس راستے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ اچانک ایک

بار پھر دھماکہ ہوا اور ان کے پیچھے راستہ بند ہو گیا لیکن ان دونوں نے کوئی پرواہ نہ کی اور آگے بڑھنے لگے لیکن ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی راستہ ان کے آگے بھی بند ہو گیا۔ اب وہ دونوں اس بند راستے میں قید ہو کر رہ گئے تھے۔

" یہ کیا ہوا"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ یقیناً ان اژدھوں کی شرارت ہوگی"۔ بانگو نے جواب دیا۔

" لیکن اب آگے کیسے جائیں گے"۔ آنگو نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ میں اس بند راستے کو کھول سکتا ہوں"۔ بانگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ وہ کیسے"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" میرا نام بانگو ہے اور چونکہ میری شادی کانگی شہزادی سے ہونی ہے اس لئے راستہ احتراماً کھل جائے گا۔ کیوں بند راستے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔ بانگو نے بند راستے سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس کی بات کا کوئی جواب نہ ملا۔

" دیکھا۔ راستہ تمہیں کوئی جواب نہیں دے رہا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری شادی نہیں ہوگی بلکہ میری ہوگی۔ کیوں بند راستے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا لیکن اس کی بات کا بھی کوئی جواب نہ ملا۔

" ہونہہ۔ یہ ہمیں جواب نہیں دے رہا۔ یہ ہماری توہین کر رہا ہے۔ آؤ اسے ماریں"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے بند راستے پر زور زور سے مکے مارنے شروع کر دیئے۔ بانگلو بھی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بھی دونوں ہاتھوں سے اس بند راستے پر مکے مارنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے گڑگڑاہٹ کی تیزآوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی راستہ خود بخود کھل گیا۔

" واقعی خوش قسمتی تمہارا مقدر ہے آنگلو بانگلو"۔ اسی لمحے انہیں اس سرخ لباس والے بونے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے مڑے۔ بونا ان کے عقب میں موجود تھا۔

" ارے تم اس بند راستے میں کیسے آگئے"۔ آنگلو بانگلو

دونوں نے حیران ہو کر کہا۔
"میں ہر جگہ آ جا سکتا ہوں۔ سنو یہ راستہ کسی صورت بھی نہ کھل سکتا تھا اور تم دونوں اس بند راستے میں ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے۔ اس کے کھلنے کا ایک ہی راز تھا کہ اور وہ یہ کہ تم دونوں اس سے مخاطب ہوتے اور پھر تم دونوں مل کر اس پر مکے مارتے۔ چونکہ عام حالات میں کوئی بھی ایسا نہ کر سکتا تھا اس لئے یہ راستہ نہ کھل سکتا تھا لیکن تم نے اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایسا کیا اور راستہ کھل گیا۔ اب جا کر اندر موجود بت کے کاندھے سے کلہاڑا لے لو اور کانگی شہزادی کی دوسری شرط پوری کرو"۔ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا تو وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے۔ اب وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ وہاں واقعی ایک بڑا سا بت موجود تھا جو کسی چمکدار دھات کا بنا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے پر ایک کلہاڑا بھی موجود تھا۔ یہ کلہاڑا بھی کسی چمکدار دھات کا بنا ہوا تھا۔ آنگلو نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے

پر موجود کلہاڑا اتارا اور اپنے کاندھے پر رکھ لیا۔

" آؤ اب یہاں سے فوراً ٹاکورا جنگل چلیں۔ میرا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ آنگلو نے کہا اور بانگلو نے اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" انگوٹھی۔ ہمیں ٹاکورا جنگل میں پہنچا دو"۔ آنگلو نے انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ چند لمحوں بعد جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے آپ کو اس تہہ خانے کی بجائے ایک اور گھنے جنگل میں موجود پایا البتہ چمکدار دھات کا بنا ہوا کلہاڑا ابھی تک آنگلو کے کاندھے پر موجود تھا۔ ابھی وہ آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ اچانک انہیں دور سے زور زور سے ڈھول بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ یہ ڈھول یقیناً ہمارے استقبال کے لئے

بجائے جا رہے ہیں"۔ آنگکو نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہ بجائے جائیں۔ آخر ہماری شادی کانگی شہزادی سے ہونے والی ہے"۔ بانگکو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر ان ڈھولوں کی آواز تیزی سے ان کے قریب آتی چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد بے شمار وحشی نمودار ہوئے اور ان دونوں کے گرد پھیل گئے۔ ان میں سے کئی اپنے گلے میں ڈھول لٹکائے ہوئے تھے جنہیں وہ پورے زور و شور سے بجا رہے تھے۔ آگے آگے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا جس کے سر پر سرخ رنگ کے پروں کا تاج تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو ڈھول بجنے بند ہوگئے۔

"کون ہو تم اور تم نے یہ مقدس کلہاڑا کیسے حاصل کر لیا"۔ اس سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا نام آنگکو بانگکو ہے اور ہم نے چونکہ کانگی شہزادی سے شادی کرنی ہے اس لئے ہم نے اس کی دوسری شرط پوری کرنے کے لئے یہ کلہاڑا حاصل کیا ہے اور ہم یہاں اس کی تیسری شرط پوری کرنے آئے

ہیں۔ تیسری شرط کے مطابق تم ہمیں اس درخت کا پتہ بتاؤ گے جس کی جڑوں میں سیاہ رنگ کا موتی ہے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" تم کیسے یہ موتی حاصل کرو گے"۔ سردار نے چونک کر پوچھا۔

" ہم اس درخت کو اس چمکدار دھات کے بنے ہوئے کلہاڑے سے کاٹ دیں گے اور پھر اس کی جڑوں میں سے سیاہ موتی حاصل کر لیں گے۔ اس طرح تیسری شرط پوری ہو جائے گی اور پھر ہم آب حیات لینے کے لئے روانہ ہو جائیں گے"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سردار کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ وہ تیزی سے اپنے وحشیوں کی طرف مڑا۔

" سنو۔ یہ دونوں احمق ہیں۔ یہ جیسے ہی اس مقدس درخت پر مقدس کلہاڑا ماریں گے یہ دونوں ہلاک ہو جائیں گے۔ اس طرح مقدس کلہاڑا ہمیں مل جائے گا اور ہمارا قبیلہ جنگل کا سب سے طاقتور قبیلہ بن جائے گا"۔ سردار نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ گو وہ اپنی زبان میں بات کر رہا تھا

لیکن آنگلو کو اس کی باتیں اس طرح سمجھ آ رہی تھیں جیسے وہ ان کی زبان میں بات کر رہا ہو جبکہ بانگلو کو اس کی باتیں سمجھ نہ آ رہی تھیں۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ آنگلو کے کاندھے پر چمکدار دھات کا کلہاڑا موجود تھا اور شاید اس کلہاڑے کی وجہ سے وہ ان کی باتیں سمجھ رہا تھا۔

" ہاں سردار۔ تم انہیں فوراً مقدس درخت دکھا دو"۔ اس کے ساتھیوں نے کہا۔

" آؤ۔ میں تمہیں وہ مقدس درخت دکھاتا ہوں جس کی جڑوں میں سیاہ موتی ہے"۔ سردار نے اس بار آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس بار اس نے عام زبان میں بات کی تھی۔

" ہاں چلو"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ اس قبیلے کے وحشیوں کے گھیرے میں سردار کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بہت بڑے تناور درخت کے سامنے پہنچ گئے۔ اس درخت کے پتے انسانی ہاتھوں جیسے تھے۔

" یہ ہے وہ مقدس درخت جس کی جڑوں میں سیاہ

موتی موجود ہے۔ اب تم اسے کاٹ سکتے ہو تو کاٹ لو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ سردار نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اس درخت کو پکڑ کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ جب میں کلہاڑا ماروں تو یہ اچانک مجھ پر نہ گر پڑے"۔ آنگلو نے کاندھے سے چمکدار دھات کا بنا ہوا کلہاڑا اتارتے ہوئے کہا۔ اسے بوڑھے متاکو کی بات یاد تھی کہ جب تک سردار کا خون اس درخت پر نہ لگے گا یہ درخت نہ کٹے گا اور اگر یہ کٹ نہ سکا تو وہ دونوں ہلاک ہو جائیں گے۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے پکڑ کر کھڑے ہو جاتا ہوں"۔ سردار نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس درخت کے تنے کو پکڑ لیا۔ اسی لمحے آنگلو نے پوری قوت سے کلہاڑا گھما کر اس طرح درخت پر مارا کہ کلہاڑا پہلے سردار کی گردن سے ٹکرایا اور پھر گردن کاٹتا ہوا درخت پر جا لگا۔ سردار کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن سے فوارے کی طرح ابلنے والا خون درخت پر گرا اور اسی لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور درخت جڑ سے اکھڑ کر

ایک طرف جا گرا۔ تمام وحشی چیختے ہوئے ایک طرف کو ہٹ گئے ۔ درخت اکھڑتے ہی آنگلو کو اس جگہ جہاں اس درخت کی جڑیں تھیں، سیاہ رنگ کا ایک موتی پڑا نظر آیا تو اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر وہ موتی اٹھا لیا۔

" تم اب ہمارے سردار ہو۔ تم اب ہمارے سردار ہو"۔ تمام وحشیوں نے جھک کر نعرہ مارنے کے انداز میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

" آؤ بانگلو۔ میرا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو۔ جلدی کرو"۔ آنگلو نے کہا۔ اس نے کلہاڑا اٹھا لیا تھا۔ بانگلو نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔ آنگلو نے بھی آنکھیں بند کرکے اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو حکم دیا کہ ان دونوں کو ہاشانی جزیرے پر پہنچا دیا جائے۔ ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جب جھٹکے لگنے بند ہوئے تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور انہوں نے دیکھا کہ وہ اس جنگل کی بجائے ایک جزیرے کے درمیان میں موجود تھے۔ اسی لمحے انہیں ایک بار پھر انتہائی

خوفناک پھنکار سنائی دی۔ انہوں نے دیکھا کہ سامنے ایک بڑے سے درخت کے اوپر سے ایک انتہائی خوفناک اژدھا تیزی سے نیچے اتر رہا تھا۔

" ارے۔ یہ تو واقعی ان شوشو اور پھوپھو اژدھوں سے بھی زیادہ خوفناک اژدھا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" کون ہو تم"۔ اژدھے نے نیچے اتر کر ان کے سامنے کنڈلی مار کر بیٹھتے ہوئے انسانی آواز میں کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم یہاں تمہاری دم دیکھنے آئے ہیں۔ سنا ہے کہ تمہاری دم ساری دنیا کے اژدھوں سے چھوٹی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہنہیں۔ میں دنیا کا سب سے بڑا اژدھا ہوں۔ پھر میری دم کیسے چھوٹی ہو سکتی ہے۔ دیکھو۔ خود دیکھ لو"۔ اژدھے نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بڑی سی دم کھول کر ان کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ آنگلو نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں موجود کلہاڑے کا وار اس کی دم پر کر دیا۔ پہلے ہی وار میں دم کٹ کر علیحدہ جا گری تو اژدھا بے اختیار نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ آنگلو نے اب

اس کے جسم پر جگہ جگہ کلہاڑے کے وار کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اژدھے کی دم پہلے ہی کٹ چکی تھی اس لئے اب اژدھے میں طاقت ہی باقی نہ رہی تھی کہ وہ ان دونوں پر حملہ کر سکتا۔ اس لئے وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے جسم سے خون نکل رہا تھا۔ آنگلو نے جلدی سے کلہاڑا ایک طرف پھینکا اور جیب سے سیاہ موتی نکال کر اس نے اسے اژدھے کے خون میں اچھی طرح ڈبو دیا۔

" واہ۔ واہ۔ اب ہم نے کانگی شہزادی کی ساری شرطیں پوری کر دی ہیں۔ اب ہم آب حیات لے کر آخری شرط بھی پوری کر دیں گے۔ آؤ بانگلو"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا اور خون میں ڈوبے ہوئے سیاہ موتی کو زمین پر پھینک دیا تو موتی تیزی سے لڑھکتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ دونوں اس کے پیچھے چل پڑے پھر وہ موتی درختوں کے ایک بڑے سے جھنڈ میں پہنچ کر رک گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا چشمہ موجود تھا۔ موتی اس چشمے کے کنارے پر پہنچ کر رک گیا تھا۔

" انگوٹھی۔ ہمیں ایسا برتن چاہیئے جس میں ہم آب

حیات لے جا سکیں"۔ آنگلو نے اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی سے کہا تو ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور سیاہ موتی کے ساتھ ہی ایک لکڑی کا بنا ہوا چھوٹا سا ڈبہ پڑا ہوا نظر آنے لگ گیا جس کا باقاعدہ ڈھکن تھا۔ آنگلو نے وہ ڈبہ اٹھایا اور اس کا ڈھکن کھول دیا اور پھر اژدھے کے خون میں ڈوبے ہوئے سیاہ موتی کو اٹھا کر اس نے چشمے کے اندر پھینک دیا۔ دوسرے لمحے چشمے میں سے نیلے رنگ کے پانی کا فوارہ سا نکلا تو آنگلو نے جلدی سے یہ پانی اس ڈبے میں بھر کر اس کا ڈھکن لگا دیا اور فوارہ نکلنا بند ہو گیا اب وہ دوبارہ عام سا چشمہ بن گیا تھا۔

" آؤ اب کانگی شہزادی کے پاس چلیں"۔ آنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" لیکن تم نے تو کہا تھا کہ ہم خود اس پانی کو پی کر ہمیشہ زندہ اور جوان رہیں گے اور پھر مسلسل شہزادیوں سے شادیاں کرتے رہیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن پہلے اس پانی کو شہزادی کانگی کو پلا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ کانگی شہزادی کے پانی پینے سے

پہلے ہم اسے پی لیں تو یہ خراب ہو جائے اور ہم کانگی شہزادی سے شادی ہی نہ کر سکیں"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے اور آنکھیں بند کر لیں۔ آنگلو نے اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو حکم دیا کہ انہیں کانگی شہزادی کے محل میں پہنچا دے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جب ان کے جسموں کو جھٹکے لگنے بند ہوئے تو انہوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑے کہ وہ دونوں اس ہاشانی جزیرے کی بجائے کانگی شہزادی کے محل کے ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کانگی شہزادی اور بوڑھا مٹاکو اندر داخل ہوئے۔

"تم آ گئے آنگلو بانگلو۔ کیا تم آب حیات لے آئے ہو"۔ کانگی شہزادی اور مٹاکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ دیکھو۔ اس ڈبے میں آب حیات ہے۔

اب تم جلدی سے ہم سے شادی کر لو"۔ آنگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مٹاکو۔ تم پہلے اس پانی کو پی کر بتاؤ کہ کیا واقعی یہ آب حیات ہے"۔ کانگی شہزادی نے کہا تو بوڑھے مٹاکو نے جلدی سے آنگو کے ہاتھ سے ڈبہ لیا اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے ڈبے کو منہ سے لگا لیا اور چند لمحوں میں ہی وہ سارا پانی پی گیا۔

" ارے ارے۔ ہم نے بھی پینا ہے اور شہزادی نے بھی"۔ آنگو نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پانی پیتے ہی بوڑھا مٹاکو یکلخت ایک جوان اور خوبصورت شہزادے میں تبدیل ہو گیا تھا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ کانگی شہزادی تم نے دیکھا۔ میں نہ کہتا تھا کہ آنگو بانگو شرطیں پوری کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور مجھ پر اس کالے جادوگر کا جادو ختم ہو جائے گا اور میں ددبارہ ٹھیک ہو جاؤں گا اور پھر ہم دونوں شادی کر لیں گے"۔ مٹاکو نے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کانگی شہزادی سے تو ہم نے

شادی کرنی ہے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو آنگلو بانگلو۔ کانگی شہزادی میری منگیتر ہے۔ ایک خوفناک جادوگر نے مجھ پر جادو کر دیا تھا۔ وہ کانگی شہزادی سے خود شادی کرنا چاہتا تھا لیکن کانگی شہزادی نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے اپنے حساب سے معلوم کر لیا کہ یہ خاص پانی صرف تم دونوں حاصل کر سکتے ہو۔ اس لئے میں نے تمہاری مدد کی اور تم نے یہ خاص پانی حاصل کر لیا۔ اس طرح میں دوبارہ اپنی اصل حالت میں آگیا۔ اب میری اور کانگی شہزادی کی شادی ہوگی اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری شادی ملک ایشیاء کے ایک ملک راج نگر کی دو شہزادیوں سے ہوگی۔ تمہاری قسمت میں وہ دو شہزادیاں ہیں۔ وہ انتہائی خوبصورت شہزادیاں ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام آنگی شہزادی ہے۔ اس کی شادی آنگلو سے ہوگی۔ دوسری کا نام بانگی شہزادی ہے اس کی شادی بانگلو سے ہوگی"۔ مٹاکو نے کہا۔

"ارے واہ۔ آنگی اور بانگی دو شہزادیاں۔ واہ۔ ان

کے نام بھی ہم سے ملتے جلتے ہیں۔ پھر تو لازماً ہماری شادیاں ہو جائیں گی"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" ہاں آنگلو۔ کانگی کا نام ہم سے نہیں ملتا۔ اس لئے اس سے ہماری شادی بھی نہیں ہو سکتی"۔ بانگلو نے کہا۔

" میں تمہاری مشکور ہوں کہ تم نے ہماری مدد کی۔ تم آنکھیں بند کر لو تاکہ مٹاکو اپنے علم کی مدد سے تمہیں راج نگر پہنچا دے جہاں تمہاری ہم نام شہزادیاں تم سے شادی کے لئے انتظار کر رہی ہیں"۔ کانگی شہزادی نے کہا۔

" ہمارے پاس انگوٹھی موجود ہے۔ ہم خود ہی پہنچ جائیں گے"۔ آنگلو نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ اس کی انگلی میں موجود انگوٹھی غائب ہو چکی تھی۔

" ارے یہ کیا۔ یہ انگوٹھی کہاں گئی"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" میرے پانی پیتے ہی انگوٹھی نے غائب ہو جانا تھا۔ تم آنکھیں بند کر لو۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا

ہوں"۔ مٹاکو نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنگلو بانگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ مٹاکو کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک ایشیائی طرز کے شاہی محل کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ کونسی جگہ ہے"۔ آنگلو نے ایک دربان سے پوچھا۔

"یہ راج نگر کے بادشاہ کا شاہی محل ہے۔ تم کون ہو"۔ اس دربان نے پوچھا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم یہاں اپنی ہم نام شہزادیوں سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں بادشاہ کو اطلاع کرتا ہوں"۔ دربان نے کہا اور جلدی سے محل کے اندر چلا گیا اور وہ دونوں اس طرح اکڑ کر کھڑے ہو گئے جیسے ابھی دونوں شہزادیاں باہر آئیں گی اور ان کی شادیاں ہو جائیں گی۔

ختم شد

آنگلو بانگلو
راج نگر میں
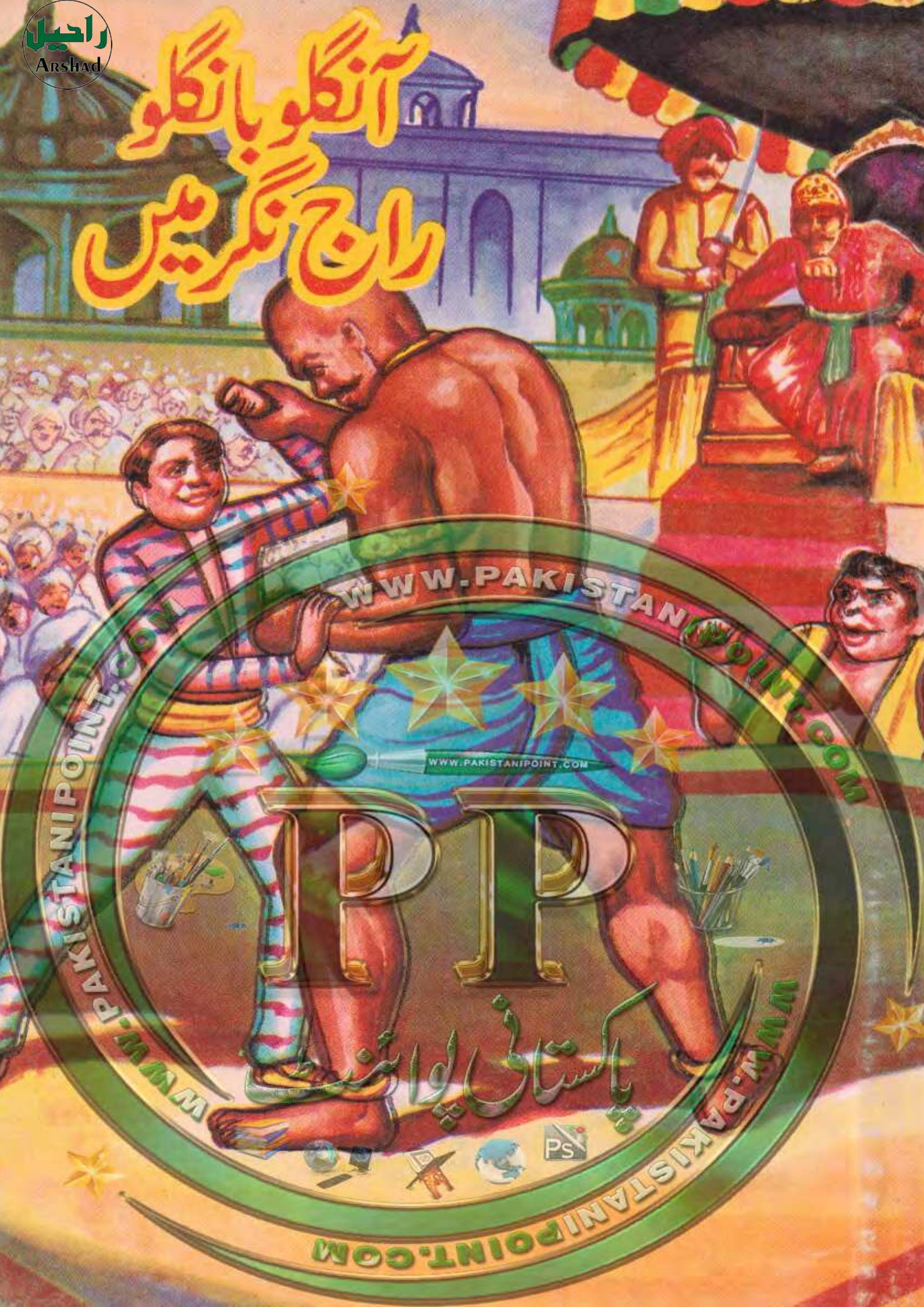
پیارے بچّوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو راج نگر میں

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
ناشران
پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے
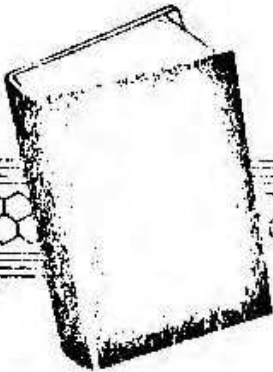
راج نگر ایشیاء کا ایک چھوٹا سا ملک تھا لیکن اس ملک کی زمین بے حد زرخیز تھی اور یہاں کے لوگ بھی بے حد محنتی تھے۔ اس لئے راج نگر کے لوگ انتہائی خوشحال تھے۔ ہر طرف سبزہ و باغات اور فصلیں نظر آتی تھیں۔ لوگوں کے مکانات اتنے بڑے بڑے اور پختہ تھے کہ یوں لگتا تھا کہ جیسے یہاں کا ہر مکان شاہی محل ہو۔ راج نگر پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا جس کا نام رانگو تھا۔ بادشاہ رانگو کا کوئی بیٹا نہ تھا بلکہ دو جڑواں بیٹیاں تھیں جن کا نام آنگی اور بانگی تھا۔ دونوں بے حد خوبصورت تھیں اور بادشاہ

نے انہیں ہر قسم کے فنون جیسے شہ سواری، تیراندازی، شمشیرزنی وغیرہ کی بڑے بڑے استادوں سے تعلیم دلوائی تھی۔ اس لئے وہ ان سب فنون میں بے حد طاق ہو گئی تھیں اور ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تھی۔ کئی ملکوں کے شہزادوں نے ان سے شادی کے لئے پیغامات بھیجے لیکن آنگی اور بانگی دونوں نے اعلان کیا ہوا تھا کہ وہ صرف اس سے شادی کریں گی جو انہیں سورج اور چاند ہیرے لا کر دے گا۔

سورج اور چاند ہیروں کے بارے میں ایشیاء میں مشہور تھا کہ یہ دونوں ہیرے ایک ہی کان سے نکلے تھے۔ ایک ہیرا اس قدر روشن اور چمکدار تھا کہ جیسے سورج ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا نام سورج ہیرا تھا جبکہ دوسرے ہیرے کی روشنی چاند کی طرح دودھیا اور ٹھنڈی تھی۔ اس لئے اس کا نام چاند ہیرا رکھا گیا تھا۔ یہ دونوں ہیرے صدیوں پہلے کان میں سے نکلے تھے۔ ان کے متعلق مشہور تھا کہ جس کے پاس ان میں سے کوئی بھی ہیرا ہوگا وہ اس دنیا پر حکومت

کرے گا۔ اس لئے ان دونوں ہیروں کے حصول کے لئے ایشیاء میں بڑی خوفناک جنگیں ہوتی رہی تھیں اور پھر جب ان دونوں ہیروں کی خاطر بہت سے لوگ مرنے لگے تو ایک عقلمند آدمی نے ان دونوں ہیروں کو دنیا کی سب سے خوفناک دلدل میں پھینک دیا تھا۔ تب سے یہ دونوں ہیرے اس دلدل کی تہہ میں موجود تھے اور اب انہیں کسی صورت بھی حاصل نہ کیا جا سکتا تھا کیونکہ کوئی بھی اس خوفناک دلدل میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ جو بھی کوشش کرتا تھا وہ اس دلدل میں زندہ دفن ہو جاتا تھا لیکن آنگی اور بانگی شہزادیوں نے شادی کے لئے ان ہیروں کی شرط لگا دی تھی۔ اس لئے کوئی بھی شہزادہ ان ہیروں کو حاصل کرنے کی ہمت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے آنگی اور بانگی دونوں شہزادیوں کی شادی نہ ہو رہی تھی اور ان کی عمریں چڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ اس لئے بادشاہ اور ملکہ دونوں بے حد پریشان رہتے تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو بہت سمجھایا تھا کہ وہ یہ ناممکن شرط ختم کر دیں لیکن دونوں شہزادیاں بھی بے حد ضدی تھیں۔

اس لئے انہوں نے اپنی ضد نہ چھوڑی تھی اور انہوں نے بادشاہ اور ملکہ کو دھمکی دے دی تھی کہ اگر ان کی شادی زبردستی کی گئی تو وہ شادی والے روز زہر کھا کر خودکشی کر لیں گی۔ اس لئے بادشاہ اور ملکہ دونوں خاموش ہو گئے تھے۔ شاہی محل کے خاص کمرے میں اس وقت بھی بادشاہ رانگو اور اس کی ملکہ اداس بیٹھے ہوئے تھے۔

" ملکہ اگر دونوں شہزادیوں نے شادی نہ کی تو ہمارے مرنے کے بعد دشمن ہمارے ملک پر قبضہ کر لیں گے"۔ بادشاہ نے اپنی ملکہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ شاہی نجومی کو بلا کر پوچھیں تو سہی۔ کیا یہ شرط کبھی پوری بھی ہو سکتی ہے یا نہیں"۔ ملکہ نے کہا تو بادشاہ بے اختیار چونک پڑا۔

" ارے ہاں۔ مجھے تو آج تک اس بات کا خیال تک نہیں آیا تھا۔ میں ابھی بلاتا ہوں"۔ بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی اور ایک غلام اندر آیا اور جھک کر کھڑا ہو گیا۔

"شاہی نجومی کو طلب کیا جائے"۔ بادشاہ نے کہا تو غلام سر جھکا کر سلام کرتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھا شاہی نجومی اندر داخل ہوا اور اس نے بھی سر جھکا کر بادشاہ اور ملکہ دونوں کو سلام کیا۔

"شاہی نجومی۔ ہم آنگی اور بانگی دونوں شہزادیوں کی شادی کے لئے بے حد پریشان ہیں۔ تم حساب کر کے ہمیں بتاؤ کہ ان کی شادیاں کب ہوں گی اور کس سے ہوں گی"۔ بادشاہ نے شاہی نجومی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی بادشاہ سلامت"۔ شاہی نجومی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فرش پر بیٹھ کر اپنے تھیلے میں سے کاغذ اور قلم نکالا اور حساب کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"جان کی امان پاؤں تو عرض کروں"۔ کچھ دیر بعد شاہی نجومی نے سر اٹھا کر کہا۔

"ہاں بتاؤ۔ ہم نے تمہیں جان کی امان دی"۔ بادشاہ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ دونوں شہزادیاں بے حد ضدی

واقع ہوئی ہیں اس لئے بغیر سورج اور چاند ہیروں کو وصول کئے وہ شادیاں نہیں کریں گی اور اس دنیا میں کوئی بھی شہزادہ ایسا نہیں ہے جو ان دونوں ہیروں کو حاصل کرسکے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ دونوں شہزادیوں کی شادیاں کبھی نہیں ہو سکیں گی"۔ بادشاہ نے پریشان ہو کر کہا۔ ملکہ کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" بظاہر تو یہی لگتا ہے بادشاہ سلامت۔ لیکن میرے حساب میں ایک عجیب بات آئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" ہاں بتاؤ۔ جلدی بتاؤ"۔ بادشاہ نے بے چین ہو کر کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ اس دنیا میں دو ایسے آدمی ہیں جو ہر شرط پوری کر سکتے ہیں لیکن وہ اس قابل نہیں کہ شہزادیوں کی شادیاں ان سے ہو سکیں"۔ شاہی نجومی نے کہا تو بادشاہ اور ملکہ دونوں بے اختیار حیرت سے اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہیں۔ کون ہیں وہ۔ تفصیل بتاؤ"۔ بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام آنگلو ہے جبکہ دوسرے کا نام بانگلو ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ نام تو ہماری شہزادیوں سے ملتے جلتے ہیں"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں بادشاہ سلامت۔ ان میں سے آنگلو لمبے قد کا اور دبلا پتلا ہے لیکن اس کا سر بڑا ہے بالکل کسی تربوز کی طرح جبکہ بانگلو چھوٹے قد اور موٹے جسم کا ہے لیکن اس کا سر چھوٹا ہے بالکل کسی خوبانی کی طرح۔ یہ دونوں بھائی بالکل احمق ہیں لیکن انہیں شہزادیوں سے شادی کرنے کا بے حد شوق ہے۔ یہ پہلے کسی بادشاہ کے درباری ہوا کرتے تھے لیکن اب شہزادیوں سے شادی کرنے کے شوق میں یہ ہر ملک میں پھرتے رہتے ہیں اور جہاں انہیں کسی شہزادی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے یہ شادی کرنے کے لئے وہاں پہنچ جاتے ہیں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" تو کیا اب تک ان کی شادی کسی سے نہیں ہو سکی"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

" نہیں بادشاہ سلامت۔ حالانکہ یہ انتہائی ناممکن شرطیں پوری کر دیتے ہیں لیکن جب شادی کا موقع آتا ہے تو انہیں کسی نئی شہزادی کے بارے میں بتا دیا جاتا ہے اور یہ پہلی شہزادی کو چھوڑ کر نئی شہزادی سے شادی کے لئے اس کے ملک پہنچ جاتے ہیں۔ چونکہ وہ دونوں سادہ لوح اور احمق ہیں اس لئے کوئی بھی شہزادی ان سے شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی البتہ شادی پر جو پابندیاں ہوتی ہیں وہ ان کی مدد سے دور کرا لی جاتی ہیں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" تمہاری بات کا مطلب ہم نہیں سمجھ سکے۔ جب شرطیں وہ پوری کرتی ہیں تو شادی بھی ان سے ہونی چاہیئے اور جب ان کی شادی ہی نہیں ہوتی تو پھر وہ شرطیں کیوں پوری کرتے ہیں"۔ بادشاہ نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ مثال کے طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ آپ شہزادیوں کی شادیاں کسی ملک کے شہزادوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں لیکن شہزادیوں کی ضد ہے کہ

وہ ان سے شادی کریں گی جن کے پاس سورج اور چاند ہیرے ہوں گے۔ اگر شرط آنگلو بانگلو سے پوری کرا لی جائے اور پھر انہیں کسی نئی شہزادی کا بتا کر وہاں بھجوا دیا جائے اور شہزادیوں کی شادیاں شہزادوں سے کر دی جائیں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" یہ تو ظلم ہے۔ شادی ان سے ہی ہونی چاہئے۔ چاہے وہ احمق ہوں یا عقلمند"۔ بادشاہ نے کہا۔

" لیکن شاہی نجومی۔ جب یہ دونوں احمق ہیں تو پھر وہ شرطیں کیسے پوری کر لیتے ہیں"۔ اب تک خاموش بیٹھی ہوئی ملکہ نے کہا۔

" ملکہ عالیہ۔ اس معاملے میں وہ دونوں انتہائی خوش قسمت واقع ہوئے ہیں۔ حیرت انگیز طور پر وہ شرطیں پوری کر لیتے ہیں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ اگر یہ دونوں چاند اور سورج ہیرے حاصل کر لیں تو کم از کم شہزادیوں کی ضد تو پوری ہو جائے گی۔ اس کے بعد فیصلہ شہزادیوں پر چھوڑ دیا جائے کہ کیا وہ ان دونوں سے شادی کرتی ہیں یا نہیں۔ کم از کم ان کی ضد تو پوری ہو جائے گی اور

پھر وہ شادی سے انکار نہ کر سکیں گی"۔ ملکہ نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ آپ کی بات ٹھیک ہے۔ شاہی نجومی۔ یہ دونوں کہاں ہیں اور ہم اہنیں کیسے بلوا سکتے ہیں"۔ بادشاہ نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ اس وقت یہ دونوں افریقہ کی ایک شہزادی جس کا نام کانگی شہزادی ہے، سے شادی کے لئے اس کی شرطیں پوری کرتے پھر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک آدمی ہے جس کو بابا ٹاکو کہا جاتا ہے۔ آپ اسے بلوائیں اس کا روحانی طور پر رابطہ کانگی شہزادی کے منگیتر مٹاکو سے ہے۔ وہ مٹاکو کو کہہ سکتا ہے کہ جب وہ ان کی شرطیں پوری کر لیں تو وہ ان دونوں کو راج نگر بھجوا دے۔ اس طرح یہ یہاں پہنچ جائیں گے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم بابا ٹاکو کو بلواتے ہیں"۔ بادشاہ نے کہا اور پھر زور سے تالی بجائی تو ایک غلام فوراً حاضر ہو گیا۔

" بابا ٹاکو کو لے آؤ"۔ بادشاہ نے غلام سے کہا اور

غلام سلام کر کے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا لاٹھی ٹیکتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے بادشاہ اور ملکہ کو بڑے ادب سے سلام کیا۔

"آؤ بابا ٹاکو۔ آج ہمیں تمہاری ضرورت پیش آ گئی ہے۔ ادھر کرسی پر بیٹھ جاؤ اور شاہی نجومی۔ تم بھی اب کرسی پر بیٹھ سکتے ہو"۔ بادشاہ نے کہا اور بابا ٹاکو اور شاہی نجومی دونوں بادشاہ کی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"شاہی نجومی۔ بابا ٹاکو کو تمام حالات بتاؤ"۔ بادشاہ نے شاہی نجومی سے مخاطب ہو کر کہا تو شاہی نجومی نے وہ ساری تفصیل بابا ٹاکو کو بتا دی جو اس سے پہلے وہ بادشاہ اور ملکہ کو سنا چکا تھا۔

"بابا ٹاکو ہم چاہتے ہیں کہ یہ دونوں راج نگر آئیں اور شہزادیوں کی ضد پوری کریں۔ کیا تم اس کا بندوبست کر سکتے ہو"۔ بادشاہ نے کہا۔

"مجھے دیکھنے دیں بادشاہ سلامت کہ یہ دونوں اس وقت کہاں موجود ہیں اور کیا کر رہے ہیں"۔ بابا ٹاکو نے جواب دیا۔

" ہاں دیکھ لو اور ہمیں بھی بتاؤ"۔ بادشاہ نے کہا تو بابا ٹاکو نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" بادشاہ سلامت۔ شاہی نجومی نے جو کہا ہے وہ درست ہے۔ یہ دونوں واقعی سورج اور چاند ہیرے حاصل کر سکتے ہیں"۔ بابا ٹاکو نے کہا۔

" تو پھر انہیں یہاں بلواؤ"۔ بادشاہ نے کہا۔

" میں مٹاکو کو روحانی طور پر کہہ دیتا ہوں"۔ بابا ٹاکو نے کہا اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

" یہ دونوں کل دوپہر تک شاہی محل کے سامنے پہنچ جائیں گے بادشاہ سلامت۔ آپ دربان کو حکم دے دیں کہ جیسے ہی وہ دونوں آئیں وہ انہیں آپ کے حضور پیش کر دے اور پھر آپ دونوں شہزادیوں کو بھی بلوا کر ان سے ملوا دیں۔ اس کے بعد اگر یہ

شرط پوری کر لیں تو پھر شہزادیوں کی مرضی ہوگی کہ وہ کیا فیصلہ کرتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ بہرحال یہ دونوں ان کی شرط پوری کر دیں گے"۔ بابا ٹاکو نے کہا۔

" ہم ابھی شہزادیوں کو بلوا کر ان سے بات کرتے ہیں۔ تم دونوں اب جا سکتے ہو"۔ بادشاہ نے کہا تو بابا ٹاکو اور شاہی نجومی دونوں سلام کرکے واپس چلے گئے تو بادشاہ نے تالی بجائی۔ فوراً ہی ایک غلام اندر داخل ہوا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

" دونوں شہزادیوں کو طلب کرو"۔ بادشاہ نے کہا تو غلام سر جھکا کر اور سلام کرکے واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور دو انتہائی خوبصورت اور نوجوان شہزادیاں اندر داخل ہوئیں۔ انہوں نے انتہائی خوبصورت لباس پہن رکھے تھے اور ان کے چہرے چاند اور سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ یہ آنگی اور بانگی شہزادیاں تھیں۔ ان دونوں نے اپنے باپ بادشاہ اور ماں ملکہ کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" ہمیں اس طرح اچانک کیوں طلب کیا گیا ہے۔ خیریت ہے"۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بیٹھو اور ہماری بات غور سے سنو۔ ہم تمہاری شادیوں کے سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ بادشاہ نے کہا۔

" اباجان۔ ہم نے آپ کو کتنی بار بتایا ہے کہ ہم صرف اس سے شادی کریں گی جو ہمیں چاند اور سورج ہیرے لا کر دیں گے"۔ دونوں نے کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہمیں معلوم ہے۔ اسی سلسلے میں ہم تم سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ کونسی بات"۔ دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

" اس دنیا میں دو آدمی ایسے ہیں جو تمہاری یہ شرط پوری کر سکتے ہیں"۔ بادشاہ نے کہا تو دونوں شہزادیاں بے اختیار اچھل پڑیں۔

" اچھا۔ کون ہیں وہ"۔ دونوں نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ پھر بادشاہ نے شاہی نجومی اور

بابا ٹاکو سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔
دونوں شہزادیوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے اباجان کہ دو احمق اس قدر
سخت شرط پوری کر سکیں"۔ ان دونوں نے کہا۔

" یہی بات تو تمہاری والدہ نے بھی پوچھی تھی اور
ہمیں بھی یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن شاہی
نجومی نے بتایا کہ ایسا وہ اپنی قدرتی خوش قسمتی سے
کرتے ہیں"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

" تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں"۔ دونوں نے کہا۔

" ہم چاہتے ہیں کہ وہ دونوں شرط پوری کر دیں۔
اس کے بعد اگر تم چاہو تو ان سے شادی کر لینا۔
ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور چاہو تو انہیں کسی
اور شہزادی کا پتہ بتا کر بھیج دینا اور خود کسی ملک
کے شہزادے سے شادی کر لینا"۔ بادشاہ نے کہا۔

" اباجان۔ جو ہماری شرط پوری کرے گا ہم اسی
سے شادی کریں گی۔ چاہے وہ احمق ہی کیوں نہ
ہوں۔ یہ ہمارا فیصلہ ہے"۔ دونوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔
بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ تم شادی کر لو"۔ بادشاہ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہماری شرط پوری ہو گئی تو ہم فوراً شادی کر لیں
گی"۔ دونوں نے بیک آواز ہو کر جواب دیا

"کل یہ دونوں آدمی یہاں پہنچ رہے ہیں۔ ہم انہیں
تم سے ملوا دیں گے اور پھر ان سے کہیں گے کہ وہ
تمہاری شرط پوری کریں"۔ بادشاہ نے کہا۔

"ہم بڑے شوق سے ان سے ملیں گی اباجان"۔
شہزادیوں نے کہا تو بادشاہ نے سر ہلاتے ہوئے انہیں
واپس جانے کی اجازت دے دی اور پھر شہزادیوں
کے واپس جانے کے بعد بادشاہ نے غلام کو بلا کر حکم
دیا کہ شاہی محل کے تمام دربانوں کو بتا دیا جائے کہ
کل دو آدمی شاہی محل کے سامنے پہنچیں گے جن کے
نام آنگلو بانگلو ہیں۔ وہ جیسے ہی آئیں انہیں فوراً
ہمارے حضور پیش کیا جائے۔

"حکم کی تعمیل ہو گی بادشاہ سلامت"۔ غلام نے کہا
اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔

آنگو بانگو راج نگر کے شاہی محل کے سامنے موجود
تھے جبکہ دربان ان کے نام سن کر فوراً ہی بادشاہ کو
اطلاع دینے چلا گیا تھا۔ انہیں افریقی شہزادی کانگی کے
منگیتر مٹاکو نے بھیجا تھا۔ ان دونوں نے کانگی شہزادی
سے شادی کرنے کے لئے اس کی انتہائی سخت اور
ناممکن شرائط پوری کی تھیں لیکن انہیں جب بتایا گیا
کہ ایشیاء کے ملک راج نگر میں دو انتہائی خوبصورت
اور ان کی ہم نام شہزادیاں آنگی اور بانگی موجود ہیں
تو وہ بے حد خوش ہوئے کہ دونوں شہزادیاں چونکہ
ان کی ہم نام ہیں اس لئے اب ان سے ان کی
شادیاں لازماً ہو جائیں گی چنانچہ وہ فوراً یہاں آنے پر

رضامند ہو گئے تھے اور پھر مٹاکو نے انہیں یہاں بھجوا دیا تھا۔ پھر جب انہوں نے دربان کو اپنے نام بتائے تو دربان انہیں وہیں رکنے کا کہہ کر خود اندر چلا گیا تھا اور آنگلو بانگلو دونوں شاہی محل کے دروازے پر کھڑے دربان کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

" آؤ میرے ساتھ "۔ تھوڑی دیر بعد دربان نے واپس آ کر کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر محل کے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔ آنگلو بانگلو اس محل کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے یہ ان کا اپنا گھر ہو۔ تھوڑی دیر بعد دربان انہیں ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے آیا۔ وہاں کئی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

" تم بیٹھو۔ ابھی دربار خاص منعقد ہونے والا ہے پھر تمہیں وہاں لے جایا جائے گا"۔ دربان نے کہا اور واپس چلا گیا۔

" واہ۔ دربار خاص کا مطلب ہے کہ یہ دربار ہماری شادی کے لئے منعقد ہو رہا ہے ورنہ تو دربار عام ہوتا"۔ آنگلو نے مسرت بھرے انداز میں اپنے بڑے سے سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔

" ویسے آنگلو۔ سیانے کہتے ہیں بلکہ سیانے کیا کہیں گے میں خود کسی سے کم سیانا ہوں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ شادی جہاں مقدر ہوتا ہے وہیں ہوتی ہے۔ ہم کہاں کہاں پھرتے رہے لیکن چونکہ ہماری شادیاں راج نگر کی شہزادیوں سے مقدر ہو چکی تھیں اس لئے آخرکار ہم یہاں پہنچ گئے"۔ بانگلو نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں اور بے چاری شہزادیاں بھی تو ہمارا انتظار کرتی رہی ہوں گی اور اب یقیناً جب انہیں اطلاع ملے گی تو وہ خوشی سے یقیناً ناچنے لگیں گی"۔ آنگلو نے کہا۔
" ہاں اور سنو۔ ہمیں بھی ساتھ ہی ناچنا پڑے گا کیونکہ ہم ان کے ہونے والے شوہر جو ہوئے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اسی لئے تو میں تمہیں کہتا رہا ہوں کہ تم کم کھایا کرو۔ اب دیکھو بے حد موٹا ہونے کی وجہ سے تم ناچ بھی نہ سکو گے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" تم سے اچھا ناچ سکتا ہوں۔ تمہاری تو بگلے کی طرح لمبی لمبی اور سوکھی ہوئی ٹانگیں ہی تم سے نہیں

سنبھلتیں"۔ بانگو نے کہا اور پھر ابھی وہ ایسی ہی باتیں کر رہے تھے کہ وہی دربان اندر داخل ہوا۔

" آؤ میرے ساتھ ۔ دربار خاص میں چلو"۔ دربان نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ جب ایک اور بڑے کمرے میں پہنچے تو وہاں واقعی دربار جیسا منظر تھا۔ ایک خوبصورت تخت پر بادشاہ رانگو بیٹھا ہوا تھا جبکہ ساتھ ایک اور تخت پر اس کی ملکہ بیٹھی ہوئی تھی۔ ملکہ کے ساتھ کرسیوں پر دو انتہائی خوبصورت لڑکیاں بھی بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ دو بوڑھے بادشاہ کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آنگوبانگو اندر داخل ہوئے تو سب انہیں غور سے دیکھنے لگے۔ خاص طور پر دونوں لڑکیاں بڑے حیرت بھرے انداز میں ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔ ان دونوں نے شاہی سلام کیا۔

" بادشاہ سلامت۔ ہمارا نام آنگوبانگو ہے اور ہم آپ کی شہزادیوں آنگی اور بانگی سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگو نے سلام کرنے کے بعد کہا۔

" میں راج نگر کا بادشاہ ہوں۔ میرا نام رانگو ہے۔ یہ میری ملکہ ہے اور یہ میری بیٹیاں اور شہزادیاں آنگی اور بانگی ہیں اور یہ شاہی نجومی ہے اور یہ عالم آدمی بابا ٹاکو ہے۔ آؤ بیٹھو"۔ بادشاہ نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" اچھا تو یہ ہیں ہماری ہونے والی بیویاں۔ ان میں سے آنگی کون ہے"۔ آنگلو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ان دونوں شہزادیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام آنگی ہے"۔ ایک خوبصورت لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور میرا نام بانگی ہے"۔ دوسری شہزادی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

" دیکھا بانگلو۔ میری ہونے والی بیوی تمہاری ہونے والی بیوی سے زیادہ خوبصورت ہے۔ جس طرح میں تم سے زیادہ خوبصورت ہوں۔ واہ۔ واہ"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میرے ہونے والی بیوی بانگی تمہارے ہونے والی بیوی سے زیادہ خوبصورت ہے۔ تمہیں تو

سچے ہی نہیں۔ غور سے دیکھو۔ کیوں بانگی میں درست کہہ رہا ہوں ناں"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بانگی شہزادی سے بھی تصدیق کرانی شروع کر دی۔

" سنو۔ آنگی اور بانگی دونوں شہزادیوں نے ایک شرط رکھی ہوئی ہے جسے پورا کئے بغیر ان کے ساتھ شادی نہیں ہو سکتی"۔ بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

" صرف ایک شرط ۔ ارے ہم نے تو بے شمار شرطیں پوری کی ہیں۔ ایک شرط کا کیا ہے وہ تو چٹکی بجاتے ہی پوری ہو جائے گی بلکہ سمجھو ہو گئی پوری"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو۔ آنگی اور بانگی کی شادیاں ان سے ہو سکتی ہیں جو سورج اور چاند ہیرے لا کر انہیں دے گا اور یہ بھی سن لو کہ یہ دونوں ہیرے ملک سنگرام میں واقع انتہائی خوفناک دلدل کی تہہ میں موجود ہیں۔ اگر تم آنگی اور بانگی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں یہ ہیرے لانے ہوں گے"۔ بادشاہ نے کہا۔

"اگر ہم سورج اور چاند ہی لا دیں تو کیسا رہے گا۔ تم تو ہیروں کی بات کر رہے ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

"نہیں۔ شرط ہیروں کی ہے اور اب تم تین دن تک ہمارے شاہی مہمان رہو گے۔ اس کے بعد تمہیں ہر صورت میں شرط پوری کرنے کے لئے جانا ہوگا اور یہ بھی سن لو اگر تم شرط پوری نہ کر سکے تو واپس راج نگر میں نہ آنا ورنہ یہاں کے اصول کے مطابق تمہاری گردنیں اڑا دی جائیں گی"۔ بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے اٹھتے ہی ملکہ، شہزادیاں، شاہی نجومی اور بابا ٹاکو بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ آنگلو بانگلو کو بھی مجبوراً اٹھنا پڑا۔ پھر ملازم ان دونوں کو شاہی مہمان خانے لے آئے۔

"خواہ مخواہ کی شرط لگا دی۔ پہلے ہی بے چاری شہزادیاں ہمارا انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہیں۔ پھر شرط لگا دی"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شہزادیوں کی شادیاں بغیر شرط کے ہو ہی نہیں سکتیں۔ یہ کوئی عام عورتیں تو نہیں ہیں کہ بغیر کسی شرط کے ان کی شادیاں ہو جائیں۔ اس لئے بادشاہ

بھی مجبور ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" اچھا۔ پھر تو واقعی پہلے شرط پوری کرنی ہوگی"
آنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے وہ بوڑھا آدمی
اندر داخل ہوا جس کا تعارف بادشاہ نے بابا ٹاکو کہہ
کر کرایا تھا۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ جس شرط کو تم آسان سمجھ رہے ہو
یہ دنیا کی سب سے مشکل شرط ہے۔ اس دلدل میں
جو کوئی داخل ہوتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاتا
ہے۔ اس لئے میں تمہیں ایک راز کی بات بتانے آیا
ہوں۔ ملک سنگرام جا کر وہاں تم نے اعلان کرنا ہے
کہ تم سنگرام کے شاہی پہلوان کو لڑائی میں شکست
دے سکتے ہو۔ سنگرام کا شاہی پہلوان دنیا کا سب سے
طاقتور پہلوان ہے اور آج تک کوئی بھی اسے شکست
نہیں دے سکا۔ اس لئے بادشاہ تمہیں بلوا کر پہلوان
سے مقابلے سے منع کرے گا لیکن تم نے ضد کرنی
ہے۔ پھر بادشاہ کہے گا کہ اگر تم شاہی پہلوان کو
شکست دے دو گے تو تمہیں منہ مانگا انعام ملے گا۔
پھر تم نے بادشاہ سے انعام میں بولنے والی گڑیا مانگنی

گڑیا ایسی ہے جو تمہیں سورج اور چاند ہیرے
ل کرنے میں مدد دے گی۔ جیسے جیسے گڑیا بتاتی
لے تم نے ویسے ویسے کرتے جانا ہے۔ مجھے یقین
لہ اس طرح تم یہ دونوں ہیرے حاصل کر لو
بابا ٹاکو نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ ہم گڑیا کی ہدایت کے مطابق کام
گے لیکن یہ تو بتاؤ کہ آنگی بانگی شہزادیاں ہمیں
کر خوش تو ہوئی ہوں گی"۔ آنگلو نے کہا۔

ہاں۔ وہ بے حد خوش ہیں اور ان کا بھی پیغام
لہ تم بولنے والی گڑیا کی ہدایت پر عمل کرکے
لے آؤ اور اب یہ بات بھی سن لو کہ تم نے
پہلوان سے کس طرح مقابلہ کرنا ہے"۔ بابا ٹاکو
کہا۔

بھی بھلا کوئی بتانے کی بات ہے۔ میں اسے
مار دوں گا اور وہ شکست کھا جائے گا"۔ بانگلو نے
لاپرواہ سے لہجے میں کہا جیسے شاہی پہلوان کی
کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہ ہو۔

اور میں اس کے پیٹ میں ٹکر ماروں گا اور وہ

شکست کھا جائے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

"میری بات غور سے سنو۔ شاہی پہلوان اس ق
طاقتور ہے کہ وہ ایک لمحے میں تم دونوں کی ہڈیاں تو
دے گا۔ اس لئے شاہی پہلوان سے مقابلے سے پہلے
نے سنگرام کی سرحد پر واقع سرائے کے مالک سے ملا
ہوگا۔ تم اسے میرا نام لو گے تو وہ تمہیں سیاہ رنگ
موتی دے گا۔ تم میں سے ایک نے یہ موتی نگل لیا
ہے۔ جو موتی نگلے گا اس کی ہزاروں گنا طاقت بڑھ
جائے گی اور وہ شاہی پہلوان کا مقابلہ کر سکے گا لیکن
اس کے باوجود تم شاہی پہلوان کو شکست نہ دے سکو
گے۔ اس کو شکست دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے
بائیں بازو پر سونے کا ایک بازوبند ہوگا۔ لڑائی کے
دوران تم نے یہ بازوبند توڑنا ہوگا۔ جیسے ہی یہ
بازوبند ٹوٹے گا شاہی پہلوان کی طاقت آدھی رہ جائے
گی اور پھر تم آسانی سے اسے شکست دے دو گے"۔
بابا ٹاکو نے کہا۔

"میں مقابلہ کروں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

"نہیں۔ میں کروں گا۔ میں تم سے زیادہ طاقتور

ہوں"۔ بانگلو نے کہا۔

"نہیں۔ شاہی پہلوان سے مقابلہ آنگلو کرے گا کیونکہ اس کا قد لمبا ہے اور شاہی پہلوان کا قد اس سے بھی زیادہ لمبا ہے۔ اس لئے آنگلو مقابلہ کر سکے گا جبکہ بانگلو صرف تماشا دیکھے گا"۔ بابا ٹاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ بانگی شہزادی مجھے بزدل سمجھ لے"۔ بانگلو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تمہیں بزدل نہیں سمجھے گی یہ میرا وعدہ"۔ بابا ٹاکو نے کہا تو بانگلو خوش ہو گیا۔ پھر بابا ٹاکو واپس چلا گیا۔

دوسرے روز آنگلوبانگلو شاہی رتھ میں سوار ہو کر سنگرام ملک کی طرف روانہ ہو گئے۔ شاہی رتھ نے انہیں سنگرام کی سرحد پر واقع سرائے کے سامنے اتار دیا اور وہ دونوں اس سرائے میں داخل ہو گئے۔ وہ سیدھے سرائے کے مالک کے پاس پہنچے جو بوڑھا آدمی تھا۔

"تم سرائے کے مالک ہو"۔ آنگلو نے اس بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ مگر تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ بوڑھے مالک نے حیران ہو کر کہا۔

" ہمارا نام آنکلو بانکلو ہے اور ہم راج نگر سے آئے ہیں تاکہ سنگرام کے شاہی پہلوان سے مقابلہ کر کے اسے شکست دے سکیں اور بادشاہ سے منہ مانگا انعام حاصل کر سکیں"۔ آنکلو نے کہا تو بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیوں اپنی جان دینے پر تلے ہوئے ہو۔ وہ شاہی پہلوان ہے۔ ایک لمحے میں وہ تمہاری ہڈیاں توڑ دے گا۔ ایسا خیال چھوڑ دو"۔ بوڑھے نے کہا۔

" ہمیں بابا ٹاکو نے تمہارے پاس بھیجا ہے ورنہ ہمیں کیا ضرورت تھی تمہاری فضول باتیں سننے کی"۔ آنکلو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اچھا اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھہرو میں آتا ہوں"۔ بوڑھے نے چونک کر کہا اور پھر وہ اٹھ کر اس کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا گلاس تھا۔

" تم میں سے کون شاہی پہلوان سے مقابلہ کرے

گا"۔ سرائے کے مالک نے پوچھا۔

" میں۔ کیونکہ بابا ٹاکو نے مجھے کہا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تو یہ لو سیاہ موتی۔ اسے منہ میں ڈال لو اور اوپر سے پانی پی لو"۔ بوڑھے نے دوسرے ہاتھ میں موجود چھوٹا سا سیاہ رنگ کا موتی آنگلو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ آنگلو نے موتی لے کر منہ میں ڈالا اور پھر بوڑھے کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے کر اس نے پانی پی لیا۔ پانی کی وجہ سے موتی اس کے پیٹ میں چلا گیا۔

" میں تو یہی کچھ کر سکتا تھا لیکن اس کے باوجود تم محتاط رہنا"۔ بوڑھے نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے"۔ آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر سرائے کے ایک کمرے میں آ گئے۔

دوسرے روز وہ سرائے سے نکلے اور شہر میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل کے سامنے پہنچ گئے۔

" جاؤ اور بادشاہ کو بتاؤ کہ آنگلو بانگلو آئے ہیں۔ کہاں ہے اس کا شاہی پہلوان۔ نکالے اسے باہر تاکہ ہم اسے شکست دے سکیں"۔ آنگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں دربانوں سے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم اجنبی ہو۔ اس لئے ایسی بات کر رہے ہو۔ شاہی پہلوان سے تو دنیا کا کوئی آدمی ایک لمحے کے لئے بھی ہنیں لڑ سکتا۔ تمہاری کیا جرأت ہے۔ جاؤ بھاگ جاؤ"۔ دربان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہم کریں گے مقابلہ۔ بلاؤ شاہی پہلوان کو"۔ آنگلو نے اپنے چڑیا جیسے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ دربان نے پہلے تو اہنیں سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ باز نہ آئے۔

" سنو۔ اگر تم شاہی پہلوان سے مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو وہ سامنے نقارہ رکھا ہوا ہے اس پر جا کر چوٹ مارو۔ نقارہ بجتے ہی بادشاہ اور سارے شہر کو معلوم ہو جائے گا کہ کوئی شاہی پہلوان سے مقابلہ کرنے آیا ہے۔ پھر بادشاہ تمہیں طلب کرے گا"۔ آخر دربانوں

نے تنگ آ کر کہا تو وہ دونوں اس بڑے سے نقارے کی طرف بڑھ گئے۔ نقارے کے ساتھ ہی نقارہ بجانے والی لکڑی بھی موجود تھی۔ آنگلو نے لکڑی اٹھا کر پوری قوت سے نقارے پر دے ماری تو زور کی آواز گونج اٹھی۔ یہ آواز اس قدر تیز تھی کہ کافی دیر تک فضا میں اس کی گونج سنائی دیتی رہی۔ نقارے کی آواز سنتے ہی ہر طرف سے لوگ دوڑ دوڑ کر آنگلو بانگلو کی طرف آنے لگے۔

" کون ہو تم۔ کہاں سے آئے ہو۔ کیوں نقارہ بجایا ہے تم نے"۔ سب لوگ ان سے پوچھ رہے تھے۔

" ہم شاہی پہلوان سے مقابلہ کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے کہا تو آنگلو کی بات سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے بادشاہ کا خادم خاص آیا اور انہیں اپنے ساتھ محل کے اندر لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بادشاہ کے سامنے موجود تھے۔

" کون ہو تم اور کیوں تم نے نقارہ بجایا ہے"۔ بادشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم شاہی پہلوان سے

مقابلہ کرنے آئے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

"کیا تم پاگل تو نہیں ہو۔ وہ تمہاری ہڈیاں توڑ دے گا"۔ بادشاہ نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم اسے شکست دیں گے۔ آپ ہمارا مقابلہ اس سے کرائیں۔ ہمارا نام آنگوبانگو ہے"۔ آنگو نے اکڑتے ہوئے کہا۔ پھر بادشاہ نے انہیں بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن آنگوبانگو دونوں اپنی بات پر بضد رہے۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم شاہی پہلوان کو شکست دے دو گے تو ہم تمہیں منہ مانگا انعام دیں گے"۔ بادشاہ نے آخرکار تنگ آ کر کہا۔

"وعدہ کرو کہ جو ہم مانگیں گے وہ ہمیں ملے گا"۔ آنگو نے کہا۔

"ہاں وعدہ"۔ بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بلواؤ اپنے شاہی پہلوان کو۔ پھر دیکھو ہم اس کا کیا حشر کرتے ہیں"۔ آنگو نے خوش ہو کر کہا۔

"ایسے نہیں۔ یہ مقابلہ کھلے میدان میں اور سب

کے سامنے ہوگا۔ اب تم دونوں شاہی مہمان خانے
میں رہو۔ کل میدان میں مقابلہ ہوگا"۔ بادشاہ نے کہا
اور پھر ملازم انہیں شاہی مہمان خانے میں لے گئے
جبکہ بادشاہ نے پورے ملک میں اعلان کرایا کہ کل
آنگلو بانگلو کا مقابلہ شاہی پہلوان سے ہوگا۔ سب لوگ
میدان میں پہنچ جائیں۔ چنانچہ دوسرے روز پورے شہر
کے لوگ میدان میں پہنچ کر بیٹھ گئے۔ وہ سب حیران
تھے کہ آخر یہ دونوں کون ہیں اور انہوں نے کیوں یہ
مقابلہ کرنے پر اصرار کیا ہے۔ ویسے ان سب کو یقین
تھا کہ یہ دونوں شاہی پہلوان کے ہاتھوں ہلاک ہو
جائیں گے۔ بادشاہ بھی اپنی خاص نشست پر آکر بیٹھ
گیا۔ اس کے پیچھے اس کے محافظ تلواریں اٹھائے
کھڑے تھے۔ پھر آنگلو بانگلو کو میدان میں لایا گیا۔ یہاں
ایک بڑا سا چبوترہ بنا ہوا تھا۔ پھر بادشاہ کے حکم پر
شاہی پہلوان وہاں پہنچ گیا۔ شاہی پہلوان نے نیلے
رنگ کی دھوتی پہنی ہوئی تھی۔ اس کی بڑی بڑی
مونچھیں تھیں۔ دھوتی کے علاوہ اس کا باقی جسم ننگا
تھا۔ اس نے بائیں بازو پر سونے کا بازوبند باندھا ہوا

تھا۔ اس کے دونوں پیروں میں سونے کے کڑے تھے جبکہ اس نے گلے میں بھی سونے کا ہار پہنا ہوا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا۔

" ارے یہ تو واقعی دیو ہے"۔ آنگلو بانگلو نے شاہی پہلوان کو دیکھتے ہوئے کہا جو چبوترے پر کھڑا بار بار اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا۔

" جاؤ آنگلو اور اس سے مقابلہ کرو"۔ بانگلو نے کہا تو آنگلو سر ہلاتا ہوا چبوترے پر چڑھ گیا۔ آنگلو اس کے سامنے بے حد کمزور لگ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی جبکہ بانگلو چبوترے سے نیچے کھڑا تھا۔

" تم مجھ سے مقابلہ کرو گے مچھر۔ میں ایک لمحے میں تمہیں مسل کر رکھ دوں گا"۔ شاہی پہلوان نے کہا۔

" میرا نام آنگلو ہے آنگلو۔ میں تمہیں ایسی شکست دوں گا کہ تم ساری عمر یاد کرو گے"۔ آنگلو نے کہا تو شاہی پہلوان غصے میں بھرا اس کی طرف بڑھا اور اس نے آنگلو کا ایک ہاتھ پکڑا تو آنگلو نے جلدی سے

اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر شاہی پہلوان نے اسے
اٹھا کر نیچے پھینکنے کے لئے پورا زور لگا دیا لیکن آنگلو
پنی جگہ چٹان کی طرح اکڑا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے
چہرے پر ویسے ہی فاتحانہ مسکراہٹ موجود تھی۔ وہاں
موجود سب لوگوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات
بھر آئے تھے۔ بادشاہ بھی آگے کی طرف جھک کر
حیرت سے دیکھنے لگا کیونکہ ان سب کا خیال تھا کہ
شاہی پہلوان ایک لمحے میں اس دبلے پتلے اور کمزور سے
آنگلو کو اٹھا کر نیچے پھینک دے گا لیکن شاہی پہلوان
پورا زور لگانے کے باوجود آنگلو کو اٹھا نہ پا رہا تھا۔

" آنگلو۔ بازوبند کا خیال رکھنا"۔ چبوترے کے نیچے
کھڑے بانگلو نے آنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم فکر نہ کرو بانگلو"۔ آنگلو نے جواب دیا۔ اسی
لمحے شاہی پہلوان نے یکلخت اپنی ٹانگ گھمائی لیکن آنگلو
نے تیزی سے اپنا ایک پیر پیچھے کر لیا اور پھر جیسے ہی
شاہی پہلوان کا وار خطا گیا۔ اس کا ایک ہاتھ آنگلو کے
ہاتھ سے آزاد ہو گیا اور شاید وہ کوئی اور داؤ لگانا چاہتا
تھا لیکن آنگلو نے ہاتھ آزاد ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی

سے شاہی پہلوان کے بائیں بازو پر بندھے ہوئے بازوبند پر مارا اور چونکہ اس نے سیاہ موتی کھایا ہوا تھا اس لئے ایک ہی جھٹکے سے اس نے بازوبند توڑ کر نیچے پھینک دیا۔ شاہی پہلوان اپنے بازوبند کو اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ آنگلو نے اس کی گردن میں دونوں ہاتھ ڈالے اور دوسرے لمحے بادشاہ اور دوسرے تمام لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دبلے پتلے اور کمزور سے آنگلو نے ایک لمحے میں شاہی پہلوان کو اس طرح اٹھا لیا جیسے شاہی پہلوان کاغذ کا بنا ہوا ہو۔ آنگلو کو شاہی پہلوان کا وزن ہی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ دوسرے لمحے آنگلو نے اسے اٹھا کر زمین پر اس طرح پٹخ دیا کہ شاہی پہلوان کی پشت زمین سے لگ گئی۔ اس کے ساتھ ہی آنگلو نے اپنا ایک پیر اس کے سینے پر رکھا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر زور زور سے نعرے مارنے شروع کر دیئے۔ شاہی پہلوان واقعی شکست کھا چکا تھا۔ سب لوگ بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور آنگلو کے ساتھ نعرے مارنے لگے ۔ بادشاہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھی حیران تھا کہ ناممکن کو ممکن بنا دیا

گیا ہے۔

"تم جیت گئے آنگلو اور شاہی پہلوان ہار گیا"۔ بادشاہ نے اٹھ کر آنگلو کی فتح کا اعلان کیا تو آنگلو خوشی سے اچھلتا کودتا چبوترے سے نیچے اترا اور بادشاہ کے سامنے جا کر جھک گیا۔ شاہی پہلوان شرمندہ چہرہ لئے خاموشی سے چبوترے سے اتر کو واپس چلا گیا۔ سب لوگ آنگلو کی بہادری اور طاقت کی باتیں کر رہے تھے۔

"حیرت ہے۔ انتہائی حیرت ہے"۔ سب لوگ یہی بات کہہ رہے تھے۔ انہیں اب تک یقین نہ آ رہا تھا کہ دبلا پتلا اور کمزور سا آنگلو شاہی پہلوان کو بھی شکست دے سکتا ہے لیکن چونکہ یہ سب کچھ ان کے سامنے ہوا تھا اس لئے انہیں یقین کرنا پڑ رہا تھا۔

"مانگو کیا مانگتے ہو"۔ بادشاہ نے آنگلو سے کہا۔

"بادشاہ سلامت۔ مجھے بولنے والی گڑیا انعام میں دے دیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ ہمارے پاس بولنے والی گڑیا ہے"۔ بادشاہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہمیں معلوم ہے بادشاہ سلامت اور ہم نے اس گڑیا کو حاصل کرنے کے لئے ہی شاہی پہلوان سے مقابلہ کیا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ بادشاہ نے کہا اور پھر وہ آنگلو بانگلو کو ساتھ لے کر واپس اپنے شاہی محل میں آ گیا۔ پھر بادشاہ کے حکم پر اس کے خاص کمرے سے بولنے والی گڑیا لائی گئی جو بادشاہ نے انعام کے طور پر آنگلو کو دے دی۔

" اب ہمیں اصل بات بتاؤ کہ تم نے آخر کس طرح شاہی پہلوان کو شکست دی ہے اور تم کون ہو۔ کہاں کے رہنے والے ہو اور کہاں سے آئے ہو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم نے راج نگر کی شہزادیوں سے شادی کرنی ہے لیکن ان کی شرط ہے کہ وہ اس سے شادی کریں گی جو انہیں سورج اور چاند ہیرے لا کر دے گا۔ جو آپ کے ملک سنگرام کی کسی خوفناک دلدل کی تہہ میں ہیں۔ پھر بوڑھے بابا ٹاکو نے ہمیں شاہی مہمان خانے

یں آ کر بتایا کہ ہم سورج اور چاند ہیرے اس
مورت میں حاصل کر سکتے ہیں کہ ہم بولنے والی گڑیا
پ سے انعام میں حاصل کر لیں۔ اس کا طریقہ اس
نے یہ بتایا کہ ہم آپ کے شاہی پہلوان سے مقابلہ
یں اور اسے شکست دے دیں پھر آپ خوش ہو کر
بے منہ مانگا انعام دینے کا کہیں گے تو ہم آپ سے
عام میں بولنے والی گڑیا مانگ لیں اور پھر بولنے
لی گڑیا جو ہدایات دے ہم ان ہدایات پر عمل
یں تو ہم سورج، چاند ہیرے حاصل کر لیں گے"۔
کو نے سچ سب کچھ بتا دیا۔ اس نے کوئی بھی
ت نہ چھپائی تھی۔

" لیکن تم نے شاہی پہلوان کو کیسے شکست دے
ی۔ مجھے تو اب تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ
"۔ بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہمیں بابا ٹاکو نے بتایا تھا کہ پہلے ہم سنگرام کی
عد پر واقع سرائے کے مالک سے ملیں اور اسے بابا
کا نام لیں تو وہ ہمیں ایک چھوٹا سا سیاہ موتی
ے گا میں یہ سیاہ موتی کھا لوں۔ اس موتی کے

کھانے سے میرے اندر بے پناہ طاقت آ جائے گی۔ پھر جب مقابلہ شروع ہو تو میں شاہی پہلوان کے بائیں بازو پر موجود بازو بند توڑ دوں۔ اس طرح شاہی پہلوان کی ساری طاقت ختم ہو جائے گی اور میں اسے آسانی سے شکست دے دوں گا اور ایسا ہی ہوا ہے۔ آپ نے خود بھی دیکھ لیا ہے"۔ آنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب۔ واقعی یہ سب کچھ حیرت انگیز ہے لیکن یہ بات بتا دوں کہ تم وہ ہیرے حاصل نہ کر سکو گے کیونکہ یہ ہیرے دلدل کی تہہ میں ہیں۔ وہاں سے کسی صورت بھی باہر نہیں آ سکتے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" ہمارا نام آنگو بانگو ہے بادشاہ سلامت۔ ہم آج تک کبھی ناکام نہیں رہے"۔ آنگو نے کہا تو بادشاہ مسکرا دیا اور پھر بولنے والی گڑیا لے کر وہ دونوں شاہی مہمان خانے پہنچ گئے جہاں انہوں نے پہلے تو خوب ڈٹ کر کھانا کھایا اور پھر وہ اپنے کمرے میں آ گئے۔

" اب گڑیا سے ہدایت پوچھو۔ اسے پورا کرکے
اپس چلو تاکہ جلد از جلد ہماری شادیاں ہو سکیں"۔
نگلو نے بے چین سے لہجے میں کہا تو آنگلو نے گڑیا کو
اتھ میں پکڑا۔
" بولنے والی گڑیا۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم نے کیا کرنا
ہے"۔ آنگلو نے گڑیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
" آنگلو بانگلو۔ تم انتہائی بھولے بھالے اور سیدھے
ادھے ہو۔ تم اس خیال سے باز آ جاؤ۔ سورج، چاند
ارے حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے"۔ گڑیا کے
منہ سے نرم آواز نکلی۔
" نہیں۔ ہم نے شرط پوری کرنی ہے تاکہ ہماری
دیاں ہو سکیں۔ تم بتاؤ کہ ہم نے کیا کرنا ہے"۔
نگلو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
" اچھا۔ اگر تم بضد ہو تو پھر سنو۔ سب سے پہلے
میں سنگرام کے شمال میں واقع گھنے جنگل میں جانا
گا۔ اس جنگل کو کالا جنگل کہتے ہیں۔ یہاں کالے ریچھ
تے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ریچھ ہیں۔ انسانوں کو
ب لمحے میں چیر پھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ ان کا سردار

ایک بہت بڑا ریچھ ہے جس کا رنگ برف کی طرح سفید ہے۔ تم نے اس سفید رنگ کے سردار ریچھ کو ہلاک کرنا ہے اور پھر اس ریچھ کا پیٹ کاٹنا ہے۔ اس کے پیٹ میں ایک چھوٹا سا کالے رنگ کا موتی ہوگا وہ موتی تم نکال لینا۔ جب تم یہ موتی حاصل کر لو گے تو میں تمہیں دوسری ہدایات دوں گی"۔ گڑیا نے کہا۔

" لیکن ہم ریچھ کو کیسے ہلاک کریں گے۔ ہمارے پاس تو کوئی ہتھیار بھی نہیں ہے اور پھر وہاں بہت سے ریچھ ہوں گے اور تم خود کہہ رہی ہو کہ وہ انسانوں کو ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر رکھ دیتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" یہ سوچنا تمہارا اپنا کام ہے اور اب میں اس وقت تک نہیں بولوں گی جب تک تم وہ کالے رنگ کا موتی حاصل نہیں کر لیتے"۔ بولنے والی گڑیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گئی۔

" اب کیا کریں۔ ان ریچھوں سے کیسے بچ کر اس سردار ریچھ کو ہلاک کریں"۔ آنگلو نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم جنگل کے کنارے جا کر اس سردار ریچھ کو بلائیں اور جب وہ آئے تو اسے کہیں کہ وہ سیاہ موتی خود ہی اپنے پیٹ سے نکال کر ہمیں دے دے۔ ہم چونکہ آنگو بانگو ہیں اس لئے وہ ہماری بات مان لے گا"۔ بانگو نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ چلو اب سو جاؤ۔ کل جنگل جائیں گے"۔ آنگو نے بھی بانگو کی اس بات پر مطمئن ہو کر کہا اور پھر وہ دونوں اطمینان سے اپنے اپنے پلنگ پر سو گئے۔ دوسرے روز وہ اٹھے اور نہا دھو کر ناشتہ کرکے وہ شاہی محل سے باہر آئے اور پیدل ہی کالے جنگل کی طرف بڑھنے لگے۔ گڑیا کو آنگو نے اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی ان کے قریب آیا۔

" تم کالے جنگل جا رہے ہو"۔ بوڑھے نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ لیکن تم کون ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم کالے جنگل جا رہے ہیں"۔ آنگو بانگو دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا نام بابا یاکا ہے۔ مجھے سب معلوم ہے اور میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں"۔ بوڑھے نے کہا۔

"تو کرو مدد"۔ آنگلو نے کہا۔

"یہ لو۔ یہ شیشی لو۔ اس میں کالے رنگ کا محلول ہے۔ جب تم جنگل میں داخل ہونے لگو تو اس کالے رنگ کے محلول کو تم اپنے کپڑوں پر چھڑک لینا اس کی بو سے کالے ریچھ تمہارے قریب ہی نہ آئیں گے"۔ بوڑھے نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر انہیں دیتے ہوئے کہا جس میں کالے رنگ کا محلول تھا۔

"لیکن ہم نے تو سفید سردار ریچھ کے پیٹ سے کالاموتی حاصل کرنا ہے۔ ہم نے کالے ریچھوں کو تو کچھ نہیں کہنا"۔ آنگلو نے شیشی لیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے یہ محلول اپنے کپڑوں پر نہ چھڑکا تو جیسے ہی جنگل میں داخل ہوگے۔ ریچھ تمہیں چیرپھاڑ ہلاک کر دیں گے اور تم سردار ریچھ تک پہنچ بھی سکو گے"۔ بوڑھے نے کہا۔

"اچھا، پھر اس کے بعد کیا کریں"۔ آنگلو نے کہا

" جب سردار ریچھ تمہارے سامنے آئے تو تم نے کسی طرح اس کا دایاں کان پکڑ لینا ہے۔ اگر تم نے اس کا دایاں کان پکڑ لیا تو سردار ریچھ بے بس ہو جائے گا اور پھر وہ تمہاری بات ماننے پر مجبور ہوگا لیکن تم نے جب تک اس سے موتی حاصل نہیں کر لینا اس کا دایاں کان نہ چھوڑنا"۔ بوڑھے نے کہا۔

" کیا وہ کالاموتی ہمیں خود دے گا یا ہمیں اسے ہلاک کرنا پڑے گا"۔ بانگلو نے پوچھا۔

" اگر تم نے اس کا کان پکڑ لیا تو وہ موتی خود ہی منہ سے نکال کر تمہیں دے دے گا ورنہ نہیں"۔ بوڑھے نے کہا۔

" ٹھیک ہے لیکن تم ہماری مدد کیوں کر رہے ہو"۔ نگلو نے کہا۔

" اس لئے کہ تم دونوں سیدھے سادھے آدمی ہو اور ں چاہتا ہوں کہ تمہاری مدد کروں"۔ بوڑھے نے کہا ر اس کے ساتھ ہی وہ تیزتیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا ر یہ دونوں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی وں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک ایک

بوڑھی عورت ایک مکان کے دروازے سے نکل کر ان کے قریب آ گئی۔

" تمہارا نام آنگلو بانگلو ہے"۔ اس بوڑھی عورت نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ لیکن تم نے ہمیں کیسے پہچان لیا۔ کیا تم نجومی ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں نے تمہارا شاہی پہلوان کے ساتھ مقابلہ دیکھا تھا اور مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ مقابلہ کیوں کیا ہے اور تم کیا چاہتے ہو اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ابھی جو بوڑھا تمہیں ملا تھا اس نے تمہیں کیا دیا ہے اور کیا کہا ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

" اچھا۔ تو پھر تو تم بولنے والی گڑیا کی جگہ بولنے والی بڑھیا ہو"۔ آنگلو نے کہا تو بوڑھی عورت بے اختیار ہنس پڑی۔

" میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گی کہ اس بار واقعی تمہاری شادیاں شہزادیوں سے ہو جائیں گی۔ آؤ میرے ساتھ "۔ بوڑھی نے کہا اور واپس اسی مکان کی طرف بڑھنے لگی جس طرف سے

آئی تھی۔ آنگلو بانگلو بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ مکان پرانا سا تھا لیکن اس کا رنگ و روغن نئے سرے سے کیا گیا تھا اور اس میں موجود ساز و سامان بھی پرانا تھا لیکن ایسا لگتا تھا جیسے اس پر بھی نئے سرے سے رنگ و روغن کیا گیا ہو۔

"آؤ بیٹھو"۔ بوڑھی نے ایک کمرے میں موجود کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو آنگلو بانگلو کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ بوڑھی عورت ان کے سامنے بیٹھ گئی۔

"سنو۔ آنگی بانگی شہزادیاں بھی تم سے شادی نہیں کریں گی۔ انہیں بھی صرف ہیرے چاہئیں"۔ بوڑھی نے کہا۔

"کیوں نہیں کریں گی۔ جب ہم ان کی شرط پوری کر دیں گے تو پھر کیوں نہ کریں گی"۔ آنگلو نے کہا۔

"ان کی جرأت ہے کہ وہ ہمیں انکار کر دیں۔ ہم جیسے شوہر انہیں کہاں مل سکتے ہیں"۔ بانگلو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے بھی تو تم نے بے شمار شہزادیوں سے شادی

کے لئے بے شمار شرطیں پوری کی ہیں۔ پھر انہوں نے تم دونوں سے شادیاں کیوں نہیں کیں"۔ بوڑھی نے کہا۔

" ہم نے خود ان سے شادیاں نہیں کی تھیں کیونکہ ہماری شادیاں تو انتہائی خوبصورت شہزادیوں سے ہو سکتی ہے۔ وہ بے چاریاں تو آج بھی ہم سے شادی کرنے کے انتظار میں بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم واقعی بہت بھولے اور سادہ لوح ہو۔ بہرحال تم پہلے یہ ہیرے حاصل کر لو۔ پھر شادی کی باری آئے گی۔ میں اس بار تمہاری اس طرح مدد کروں گی کہ تمہاری شادیاں ہو جائیں اور تم مزید بھٹکنے سے بچ جاؤ۔ سب سے پہلے تو اس سردار ریچھ کے پیٹ میں موجود کالاموتی تمہیں حاصل کرنا ہوگا اور یہ انتہائی مشکل کام ہے"۔ بوڑھی نے کہا۔

" ہمارا نام آنگلوبانگلو ہے۔ اس لئے کوئی کام ہمارے لئے مشکل نہیں ہوتا اور ویسے بھی اب اس بوڑھے نے ہمیں شیشی دے دی ہے جس میں

کالا محلول موجود ہے۔ جب ہم اسے اپنے کپڑوں پر چھڑکیں گے تو کالے ریچھ اس کی بو کی وجہ سے بھاگ جائیں گے اور سفید ریچھ سامنے آ جائے گا اور پھر ہم اس کا کان پکڑ کر کہیں گے کہ وہ خود ہی موتی نکال کر ہمیں دے دے اور وہ دے دے گا۔ اب بتاؤ کہ اس میں مشکل کیا ہے"۔ آنگلو نے کہا

" یہ بوڑھا شاہی پہلوان کا بھیجا ہوا تھا۔ شاہی پہلوان کو چونکہ تم نے شکست دی ہے اس لئے وہ تم سے انتقام لینا چاہتا ہے۔ اس شیشی میں جو سیاہ محلول ہے وہ تمہارے لئے زیادہ خطرناک ثابت ہوگا کیونکہ جیسے ہی تم اسے اپنے لباس پر چھڑکو گے ریچھ اس کی بو سے پاگل ہو کر تم پر ٹوٹ پڑیں گے اور تمہیں چیرپھاڑ کر رکھ دیں گے اور سردار ریچھ تو انتہائی خطرناک ہے۔ تم اسے کان سے کیسے پکڑ سکتے ہو۔ یہ سب تمہیں ہلاک کرنے کی سازش ہے"۔ بوڑھی نے کہا تو آنگلو بانگلو دونوں چونک پڑے۔

" اوہ۔ لیکن وہ بوڑھا تو کہہ رہا تھا کہ وہ ہماری مدد کرنا چاہتا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" وہ تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

" تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ آنگلو نے پوچھا۔

" یہ محلول تم سردار ریچھ پر ڈال دینا۔ اس محلول کی وجہ سے وہ بے دم ہو کر گر پڑے گا اور تم اس کا پیٹ چاک کرکے موتی نکال لینا۔ جہاں تک کالے ریچھوں کا تعلق ہے تو اس کا علاج میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ ایک بوٹی ایسی ہوتی ہے جس کی بو ریچھوں کو سخت ناپسند ہے۔ یہ بوٹی جنگل کے کنارے پر موجود ہے۔ اس کے پتے انسانی ہاتھ کی طرح ہوتے ہیں اور ان کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ تم اس بوٹی کا ایک ایک پتہ توڑ کر اسے چبا کر کھا جانا۔ پھر کوئی ریچھ تمہارے نزدیک نہیں آئے گا"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

" تمہارا شکریہ۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم ہو کون اور کیسے تمہیں ان ساری باتوں کا علم ہو جاتا ہے"۔ آنگلو نے پوچھا۔

" میں جادوگرنی ہوں لیکن اب میں نے جادو کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اب میں ان لوگوں کی مدد کرتی ہوں جو

کسی سازش میں پھنس جاتے ہیں۔ چونکہ تمہیں شاہی پہلوان نے سازش میں پھنسانا چاہا تھا اس لئے میں نے تمہاری مدد کی ہے"۔ بوڑھی عورت نے جواب دیا اور پھر آنگلو بانگلو اس کا شکریہ ادا کرکے اس کے مکان سے باہر آئے اور ایک بار پھر جنگل کی طرف روانہ ہوگئے۔

" آنگلو۔ ہمارے پاس کوئی ہتھیار تو نہیں ہے۔ پھر ہم سردار ریچھ کا پیٹ کیسے پھاڑیں گے"۔ بانگلو نے اچانک کہا۔

" یہ کونسی مشکل بات ہے۔ تم اس کے پیٹ میں مکا مار کر اس کا پیٹ پھاڑ دینا"۔ آنگلو نے کہا تو بانگلو نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب بات واقعی اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔ پھر وہ اس جنگل کے کنارے پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک ایسی بوٹی موجود تھی جس کی نشانی بوڑھی جادوگرنی نے انہیں بتائی تھی۔ انہوں نے اس بوٹی کا ایک ایک پتہ توڑا اور پھر اسے چبا کر کھا لیا۔ اس کے بعد وہ جنگل میں داخل ہوئے تو ہر طرف سے انتہائی خوفناک سیاہ رنگ کے ریچھ ان پر

حملہ کرنے کے لئے ان کی طرف لپکے لیکن پھر وہ جیسے ہی ان کے قریب آئے۔ وہ چیختے ہوئے واپس بھاگ جاتے اور آنگلو بانگلو اطمینان سے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ آنگلو نے سیاہ محلول والی شیشی اب ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہی اچانک سفید رنگ کا ایک بڑا اور خوفناک ریچھ دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا لیکن آنگلو نے فوراً ہی شیشی کھول کر اس کا محلول اس ریچھ پر چھڑک دیا۔ جیسے ہی محلول کے چھینٹے۔اس سفید ریچھ پر پڑے وہ یکلخت اس طرح گر پڑا جیسے اس کے جسم سے طاقت غائب ہو گئی ہو۔ بانگلو آگے بڑھا اور اس نے اس کے پیٹ پر زوردار مکا مارا لیکن ظاہر ہے مکا مارنے سے تو پیٹ نہیں پھٹ سکتا تھا۔

" ٹھہرو۔ میں ٹکر مارتا ہوں"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے دوڑ کر اس نے اس گرے ہوئے ریچھ کے پیٹ میں ٹکر مار دی۔ چونکہ ریچھ زمین پر پڑا ہوا تھا اس لئے ٹکر مارنے کے لئے آنگلو کو جھکنا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود بھی چیختا ہوا اس ریچھ پر جا گرا

اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ریچھ کا پیٹ خودبخود اس طرح پھٹ گیا جیسے کسی نے اسے خنجر سے چیر دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کا ایک موتی اچھل کر باہر آ گرا۔ آنگلو نے جلدی سے وہ موتی اٹھا لیا۔

"تم خوش قسمت ہو آنگلو بانگلو"۔ اچانک آنگلو کی جیب میں موجود بولنے والی گڑیا کی آواز سنائی دی تو آنگلو نے جلدی سے جیب سے گڑیا باہر نکال لی۔

"تم بول پڑی ہو گڑیا"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں۔ تم واقعی خوش قسمت ہو۔ اس سفید ریچھ کا پیٹ تلوار، خنجر یا نیزہ کسی سے نہ پھٹ سکتا تھا۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے اس کے پیٹ میں مکا مارا جائے پھر سر کی ٹکر ماری جائے اور آخر میں دونوں گھٹنے اکٹھے ہی اس کے پیٹ میں لگیں۔ اس طرح اس کا پیٹ پھٹ سکتا تھا اور تم نے ایسا ہی کیا۔ پہلے بانگلو نے مکا مارا پھر تم نے ٹکر ماری اور پھر گرنے کی وجہ سے دونوں گھٹنے خودبخود اس ریچھ کے پیٹ پر لگے اور پیٹ پھٹ گیا اور تم نے موتی حاصل کر

لیا"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا۔

" اچھا اب موتی تو ہم نے حاصل کر لیا ہے۔ اب وہ دلدل کہاں ہے۔ اس کا پتہ بتاؤ تاکہ ہم اس میں سے ہیرے نکال سکیں"۔ آنگو نے بے چین ہو کر کہا۔

" ابھی نہیں۔ اب تم اس موتی کو لے کر اس جنگل کے اندر ایک ایسے درخت کی جڑ میں موجود سوراخ میں ڈالو جس کا تنا انسانی شکل کا ہے۔ جب موتی اس سوراخ میں ڈالا جائے گا تو ایک دھماکے سے درخت کا یہ تنا درمیان سے پھٹ جائے گا اور اس میں سے ایک سیاہ فام آدمی باہر آئے گا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں تیر کمان ہوگا۔ وہ کمان میں تیر جوڑ کر اسے آسمان کی طرف مارے گا۔ جب تیر واپس آئے گا تو تم نے اسے زمین پر گرنے سے پہلے پکڑ لینا ہے اگر وہ زمین پر گر گیا تو تم دونوں ہلاک ہو جاؤ گے اور اگر تم نے اس تیر کو زمین پر گرنے سے پہلے پکڑ لیا تو پھر وہ سیاہ فام آدم کمان بھی تمہیں دے دے گا۔ تم اس کمان میں تیر کو جوڑ کر اسے ہوا میں مارنا۔ تیر آسمان

کی بلندی پر جا کر واپس نہیں آئے گا بلکہ وہ غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد تم نے اس تیر کو تلاش کرنا ہے۔ یہ تیر تمہیں کسی درخت یا جھاڑی سے ملے گا۔ اگر یہ تمہیں مل جائے تو اس جھاڑی یا درخت کو جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ جڑ والی جگہ پر سے ایک سیاہ رنگ کا بونا باہر آئے گا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی تلوار ہوگی۔ وہ تم سے ایک سوال کرے گا اگر تم نے اس سوال کا درست جواب دے دیا تو وہ تلوار تمہیں دے دے گا۔ تم نے اس تلوار کو حاصل کرکے واپس شاہی مہمان خانے پہنچ جانا ہے۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گی کہ تم نے آگے کیا کرنا ہے اور یہ سن لو کہ اگر تم تیر کو تلاش نہ کر سکے تو پھر تم جنگل سے باہر زندہ نہ نکل سکو گے اور اگر تم نے بونے کے سوال کا درست جواب نہ دے سکے تو وہ تمہیں ہلاک کر دے گا"۔ گڑیا نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ ہم نے سوال کا جواب درست دیا ہے یا نہیں"۔ آنگو نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" وہی ہونا کرے گا۔ اگر تم درست جواب دو گے تو وہ تمہیں تلوار دینے کا پابند ہوگا ورنہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا اور اب میں تمہارے شاہی مہمان خانے پہنچنے سے پہلے نہیں بولوں گی"۔ گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گئی تو آنگلو نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ اس جنگل میں اس مخصوص درخت کو تلاش کرنے چل پڑے۔ لیکن پورا جنگل چھان مارنے کے باوجود انہیں ایسا درخت نظر نہ آیا جس کا تنا انسانی شکل کا ہو۔ وہ مسلسل چلنے کی وجہ سے بری طرح تھک گئے تھے۔

" مجھ سے تو اب مزید نہیں چلا جا سکتا۔ اس لئے میں تو بیٹھ رہا ہوں۔ اب تم خود تلاش کرو اس درخت کو"۔ بانگلو نے ایک جگہ بیٹھتے ہوئے بیزار سے لہجے میں کہا۔

" میں بھی تھک گیا ہوں۔ اس لئے میں بھی اب آرام کروں گا لیکن یہاں ہمیں نیند آ جائے گی اور شیر، چیتے ہمیں کھا جائیں گے اور بے چاری شہزادیوں کی ساری عمر شادیاں ہی نہ ہو سکیں گی۔ اس لئے چلو

کسی جھونپڑی کو تلاش کرتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا تو اس کی بات بانگلو کی سمجھ میں بھی آ گئی اور وہ بھی کراہتا ہوا مجبوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ آگے بڑھنے لگے اور تھوڑی دیر بعد ہی انہیں درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں موجود ایک جھونپڑی نظر آ گئی۔ جھونپڑی میں روشنی ہو رہی تھی۔ وہ دونوں اس جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگے۔

ابھی وہ جھونپڑی کے قریب پہنچے ہی تھے کہ جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی عورت باہر آ گئی۔ اس بوڑھی عورت نے کسی جانور کی کھال لباس کے طور پر پہنی ہوئی تھی۔

" تم کون ہو اور اس جنگل میں کیسے آئے ہو"۔ اس بوڑھی عورت نے ان دونوں کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے"۔ آنگلو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم یہاں کیسے آئے ہو۔ یہ تو انتہائی خوفناک جنگل ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

" ہم راج نگر کی شہزادیوں آنگی بانگی سے شادیوں کے لئے ان کی شرطیں پوری کر رہے ہیں اور اب ہمیں یہاں ایسے درخت کی تلاش ہے جس کا تنا انسانی شکل کا ہو"۔ آنکلو نے کہا۔

" اوہ۔ انسانی درخت۔ تم اس کا کیا کرو گے"۔ بوڑھی نے چونک کر پوچھا۔

" ہمارے پاس ایک موتی ہے جو ہم اس درخت کے تنے کے سوراخ میں ڈالیں گے تو اس کا تنا پھٹ جائے گا اور اس میں سے ایک سیاہ فام آدمی باہر آ جائے گا جس کے پاس تیرکمان ہوگا اور وہ تیر آسمان کی طرف چلائے گا۔ ہم نے اس تیر کو زمین پر گرنے سے پہلے پکڑنا ہے۔ پھر وہ سیاہ فام کمان ہمیں دے گا۔ ہم نے اس کمان سے تیر کو ہوا میں چھوڑنا ہے۔ پھر یہ تیر غائب ہو کر اس جنگل میں کسی جگہ گرے گا پھر ہم نے اسے تلاش کرنا ہے اور ہمیں یہ تیر جس درخت یا جھاڑی میں سے ملے گا ہم اسے جڑ سے اکھاڑیں گے تو اس جگہ سے ایک بونا باہر آئے گا جو ہم سے ایک سوال کرے گا اور ہم نے اس سوال کا

جواب دینا ہے پھر وہ بونا ہمیں تلوار دے گا پھر ہم یہ تلوار لے کر واپس سنگرام کے بادشاہ کے شاہی مہمان خانے میں جائیں گے۔ وہاں پہنچنے کے بعد بولنے والی گڑیا ہمیں بتائے گی کہ اب ہم نے کیا کرنا ہے"۔ آنگلو نے پوری تفصیل کے ساتھ ساری بات بتا دی۔

" لیکن تم ان میں سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے کیونکہ تم تیر کو پکڑ ہی نہیں سکتے۔ وہ زمین پر گر جائے گا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے"۔ بوڑھی عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہم اژدھے کا سر پکڑ لیتے ہیں، شیروں کی دمیں پکڑ کر ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیتے ہیں۔ ہم تیر کیسے نہیں پکڑ سکیں گے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آؤ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ تم نے کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے ورنہ تم سیدھے سادھے ہو۔ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ آؤ اندر آ جاؤ"۔ بوڑھی عورت نے کہا اور پھر وہ انہیں جھونپڑی کے اندر لے گئی۔ بانگلو

تو اس قدر تھکا ہوا تھا کہ وہ تو اندر جاتے ہی فرش پر بچھی ہوئی گھاس پر لیٹ گیا اور پھر اس کے منہ سے خراٹے نکلنے لگے۔

"ارے یہ تو سو گیا ہے"۔ بوڑھی عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے سونے دو۔ تم مجھے بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

"میں تمہیں بتاتی ہوں کہ جب سیاہ فام آدمی تیر آسمان کی طرف مارے تو تم اس کے قریب ہی کھڑے رہنا۔ بھاگنا ہنیں کیونکہ اس تیر کی خاصیت ہے کہ وہ واپس وہیں آتا ہے جہاں سے چلایا جائے ورنہ لوگ اس کے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں اس لئے اسے نہ پکڑ سکتے ہیں اور نہ ہی تلاش کر سکتے ہیں اور ہلاک ہو جاتے ہیں"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"لیکن وہ انسانی شکل والا درخت، اسے کہاں تلاش کریں"۔ آنگلو نے کہا تو بوڑھی عورت نے اسے اس کی نشانی بھی بتا دی۔ اب آنگلو مطمئن ہو گیا۔ بوڑھی عورت نے ان دونوں کو ہرن کا گوشت پکا کر کھلایا اور پھر رات وہ اسی جھونپڑی میں آرام کرتے رہے۔

دوسرے روز وہ اٹھے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جس جگہ وہ سوئے ہوئے تھے وہاں نہ جھونپڑی تھی اور نہ وہ بوڑھی عورت۔ بلکہ وہ درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے اندر زمین پر موجود گھاس پر موجود تھے۔

" ارے یہ کیا۔ وہ جھونپڑی اور بوڑھی عورت دونوں کہاں گئیں"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" بوڑھی تھی مر گئی ہوگی اور لوگوں نے اسے دفنا دیا ہوگا"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" لیکن وہ جھونپڑی۔ وہ کہاں گئی"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کسی نے بوڑھی سے قرضہ لینا ہو اور اس نے بوڑھی کے مر جانے کے بعد اپنے قرضے میں جھونپڑی اٹھا لی ہو"۔ بانگلو نے جواب دیا اور آنگلو نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

" آؤ اب اس درخت کو تلاش کریں۔ مجھے بوڑھی عورت نے اس کی ایک خاص نشانی بتائی ہے۔ اس لئے اب ہم اسے تلاش کر لیں گے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر ایک بار پھر جنگل میں گھومنے لگے۔

" یہ دیکھو۔ یہ ہے وہ درخت"۔ اچانک ایک جھنڈ میں داخل ہو کر آنگلو نے کہا اور بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ واقعی اس جھنڈ کے اندر ایک درخت ایسا تھا جس کا تنا انسانی شکل کا تھا۔ اس تنے میں سوراخ بھی تھا۔

آنگلو نے جیب سے وہ سیاہ موتی نکالا اور اسی انسانی شکل والے درخت کے تنے میں موجود سوراخ میں ڈال دیا۔ جیسے ہی موتی اس سوراخ میں گیا ایک دھماکہ ہوا اور درخت کا تنا درمیان سے پھٹ گیا اور اس کے اندر سے ایک سیاہ فام آدمی باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کی کمان اور سیاہ رنگ کا تیر تھا۔

" آؤ باہر۔ میں تیر چلاتا ہوں۔ تم جا کر اسے پکڑو"۔ اس سیاہ فام آدمی نے آنگلو بانگلو سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ جھنڈ سے باہر آ گیا۔ آنگلو بانگلو بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے۔ باہر آتے ہی اس سیاہ فام نے تیر کو کمان میں جوڑا اور پھر اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس نے تیر چھوڑ دیا۔ تیر اڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھتا چلا گیا۔

" آؤ آنگلو اسے پکڑیں۔ کہیں یہ گر نہ پڑے"۔ بالنگو نے بے چین ہو کر کہا۔

" یہیں کھڑے رہو۔ تیر یہیں واپس آئے گا۔ مجھے بوڑھی عورت نے بتایا تھا"۔ آنگلو نے مطمئن لہجے میں کہا۔ سیاہ فام خاموش کھڑا ہوا تھا۔ تیر ہوا میں غائب ہو چکا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد سائیں سائیں کی آواز سنائی دی اور تیر واپس آتا دکھائی دیا۔ ان کے سروں پر پہنچ کر تیر کی رفتار یکلخت سست ہو گئی تو آنگلو نے اپنا لمبا سا ہاتھ بڑھا کر تیر کو ہوا میں ہی پکڑ لیا۔

" اب تم یہ کمان لے سکتے ہو۔ تم نے پہلی منزل کامیابی سے طے کر لی ہے"۔ سیاہ فام نے کہا اور کمان آنگلو کو دے دی۔ آنگلو نے تیر کو دوبارہ کمان میں جوڑا اور اسے آسمان کی طرف مارا۔ تیر اس بار انتہائی تیزرفتاری سے اڑتا ہوا غائب ہو گیا۔

" اب جا کر اسے تلاش کرو"۔ سیاہ فام نے کہا۔

" ہمیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیر یہیں واپس آئے گا"۔ آنگلو نے جواب دیا اور پھر واقعی کچھ دیر بعد ایک بار پھر سائیں سائیں کی آواز سنائی دی

اور تیر واپس آتا دکھائی دیا۔ پھر چند لمحوں بعد وہ سامنے ہی موجود ایک سرخ رنگ کی جھاڑی میں گر گیا تو آنگلو نے آگے بڑھ کر اس جھاڑی میں سے تیر نکال لیا۔ اسی لمحے دھماکہ ہوا اور تیر کمان اور وہ سیاہ فام دونوں ہی غائب ہوگئے۔

" تم دونوں واقعی خوش قسمت ہو ورنہ آج تک کوئی بھی اس مرحلے میں کامیاب نہیں ہو سکا"۔ ایک آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ اس لئے ہمیں کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ کیوں بانگلو"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ چونکہ ہماری شادیاں شہزادیوں سے ہونی ہے اس لئے ہم نے کامیاب تو بہرحال ہونا ہی ہے"۔ بانگلو نے جواب دیا پھر آنگلو نے آگے بڑھ کر اس جھاڑی کو اکھاڑا تو اس میں سے سیاہ رنگ کا ایک بونا باہر آ گیا۔ جس کے ایک ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی تلوار تھی۔

" میرے سوال کا جواب دو ورنہ میں تم دونوں کو

ہلاک کر دوں گا"۔ اس بونے نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کس سوال کا"۔ آنگلو نے کہا۔

" یہ بتاؤ کہ دنیا میں کتنی قسم کے پرندے ہیں۔ جلدی بتاؤ"۔ بونے نے سوال کیا۔

" ایک قسم کے"۔ آنگلو نے فوراً ہی جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ ایک قسم کے کیسے ہو سکتے ہیں"۔ بونے نے اچھلتے ہوئے کہا۔

" ہر پرندے کے دو پر ہوتے ہیں اس لئے سب پرندے ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ کسی پرندے کے تین، چار، پانچ یا چھ پر نہیں ہوتے۔ سب کے دو پر ہی ہوتے ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" تم نے درست جواب دیا ہے۔ تم نے درست جواب دیا ہے۔ یہ لو تلوار۔ تم جیت گئے ورنہ آج تک کوئی بھی میرے سوال کا درست جواب نہ دے سکا"۔ بونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرخ رنگ کی تلوار آنگلو کی طرف بڑھا دی۔ آنگلو نے جیسے ہی تلوار پکڑی وہ بونا غائب ہو

گیا۔

" اب ہمیں شاہی محل کون لے جائے گا"۔ آنگو نے کہا۔

" تم آنکھیں بند کر لو۔ میں ابھی تمہیں شاہی محل کے مہمان خانے میں پہنچا دیتی ہوں"۔ تلوار میں سے آواز آئی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" تم۔ تم تلوار ہو کر بول رہی ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" میں اصل میں تلوار نہیں ہوں۔ میں ایک پری ہوں جسے ایک جادوگر نے تلوار میں تبدیل کر دیا ہے"۔ تلوار نے جواب دیا۔

" اچھا۔ پھر تو تم تلوار پری ہو"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تم آنکھیں بند کر لو"۔ تلوار نے جواب دیا اور آنگلو بانگلو دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ دوسرے لمحے ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ تلوار پری کی آواز سنائی

دی اور ان دونوں نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو سنگرام کے شاہی مہمان خانے میں کھڑے دیکھا۔ تلوار ابھی تک آنگلو کے ہاتھ میں موجود تھا۔

" ارے شہزادیاں تو راج نگر میں ہیں۔ ہمیں تو وہاں پہنچنا چاہیئے تھا"۔ آنگلو نے کہا۔

" جب تک تم سورج اور چاند ہیرے حاصل نہیں کر لیتے وہاں جانے کا خیال چھوڑ دو اور بولنے والی گڑیا سے پوچھو کہ تم نے اب کیا کرنا ہے"۔ تلوار میں سے آواز سنائی دی۔

" ارے ہاں۔ بولنے والی گڑیا نے کہا تھا کہ شاہی مہمان خانے میں پہنچنے کے بعد وہ بات کرے گی"۔ آنگلو نے چونک کر کہا اور پھر جیب سے بولنے والی گڑیا نکال لی۔

" بولنے والی گڑیا۔ ہم سیاہ بونے سے تلوار پری حاصل کر کے شاہی مہمان خانے میں پہنچ گئے ہیں۔ اب بتاؤ کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور ہماری شادیاں کب ہوں گی"۔ آنگلو نے کہا۔

" سنو آنگلو۔ اب ایک اہم کام بانگلو نے کرنا ہے۔ یہ تلوار بانگلو کو دے دو اور اسے کہو کہ وہ بادشاہ کو پیغام بھجوا دے کہ وہ اس تلوار کی مدد سے بادشاہ کے سب سے ماہر شمشیر زن سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ جب یہ مقابلہ ہو تو پھر بانگلو کو چاہیئے کہ اس مقابل آدمی کی تلوار اس کے ہاتھ سے نکال دے اور جیسے ہی تلوار اس کے ہاتھ سے نکلے، بانگلو اس تلوار کو اٹھا لے اور پھر تم دونوں تلواروں سے آپس میں مقابلہ کرو اور دس بار دونوں تلواروں کو ایک دوسرے سے ٹکراؤ۔ سرخ تلوار بانگلو کے پاس ہوگی اور دوسری تلوار تمہارے پاس۔ جیسے ہی دس بار دونوں تلواریں ٹکرائیں گی سرخ تلوار غائب ہو جائے گی اور اس کی جگہ تلوار پری آ جائے گی۔ یہ تلوار پری تمہیں ایک ہیرا دے گی۔ اس ہیرے کو تم نے لے جا کر اس دلدل میں پھینکنا ہے۔ یہ ہیرا دلدل کی تہہ میں غائب ہو جائے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس دلدل سے باہر آ جائے گا تو اس کے ساتھ دلدل کی تہہ سے سورج اور چاند ہیرے بھی دلدل کی سطح پر آ جائیں

گے۔ اس کے بعد یہ دونوں ہیرے حاصل کرنا تمہارا اپنا کام ہے اور جب تم یہ دونوں ہیرے حاصل کر لو گے تو پھر میں تمہیں راج نگر پہنچا کر خود غائب ہو جاؤں گی"۔ بولنے والی گڑیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموش ہو گئی۔

" کمال ہے یہ تو خواہ مخواہ کی دردسری ہے۔ ہم ابھی دوسری تلوار منگوا کر تلواروں کو آپس میں ٹکرا دیتے ہیں۔ اس ماہر سے مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں اس طرح میں اصل حالت میں نہ آ سکوں گی۔ جیسے تمہیں بولنے والی گڑیا نے بتایا ہے ویسے کرو ورنہ پھر تم آنگی بانگی شہزادیوں سے شادی نہ کر سکو گے"۔ تلوار میں سے آواز سنائی دی۔

" اچھا۔ پھر تو مجبوری ہے"۔ آنگلو نے کہا۔ اسی لمحے ایک ملازم کمرے میں داخل ہوا اور انہیں دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑا۔

" ارے تم کب آئے ہو۔ ہمیں تو تمہارے آنے کی اطلاع ہی نہیں ملی"۔ ملازم نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اس لئے ہمیں کسی کو اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ تم جا کر بادشاہ سے کہو کہ ہم اس کے ماہر شمشیرزن سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" کیوں"۔ ملازم نے حیران ہو کر کہا۔

" اس لئے تاکہ ہم شرط پوری کر سکیں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" تو اس میں بادشاہ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ آج کل ملک میں تلوار بازی کے مقابلے ہو رہے ہیں اور راگونا سارے مقابلے جیت گیا ہے۔ کل وہ کھلے عام مقابلے کے لئے للکارے گا اور جب کوئی اس کے مقابلے پر نہ آئے گا تو اسے سنگرام کا سب سے ماہر شمشیرزن قرار دے دیا جائے گا۔ تم چاہو تو اس کا جواب دے دینا۔ پھر خود بخود اس سے تمہارا مقابلہ ہو جائے گا"۔ ملازم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ تم ہمیں ساتھ لے جانا"۔ آنگلو نے کہا اور ملازم وعدہ کر کے واپس چلا گیا۔

دوسرے روز ملازم انہیں ساتھ لے کر اس بڑے میدان میں پہنچ گیا جہاں آنگلو نے شاہی پہلوان سے مقابلہ کیا تھا۔ وہاں سب لوگ جمع تھے۔ بادشاہ بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

" ارے آنگلو بانگلو تم دونوں کب آئے ہو"۔ آنگلو بانگلو نے جب آگے بڑھ کر بادشاہ کو سلام کیا تو بادشاہ حیرت سے اچھل پڑا۔

" ہم یہاں تلوار کا مقابلہ کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" اچھا۔ پھر تو یہ مقابلہ ہم بھی دیکھیں گے"۔ بادشاہ نے خوش ہو کر کہا اور اس کے بعد ایک لمبا تڑنگا آدمی چبوترے پر چڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار ہوا میں لہرائی اور مقابلے کے لئے للکارنے لگا۔ یہ راگونا تھا ملک سنگرام کا ماہر شمشیرزن۔ جس نے تلوار بازی کے سب مقابلے جیت لئے تھے۔

" کوئی ہے جو مجھ سے مقابلہ کرے"۔ راگونا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" جاؤ بانگلو اور اس سے مقابلہ کرو"۔ آلگو نے سرخ تلوار بانگلو کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

" میں کروں گا مقابلہ۔ میں بانگلو"۔ بانگلو نے سرخ تلوار کو ہوا میں لہراتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو راگونا چونک پڑا۔

سارے لوگ بھی بانگلو کی بات سن کر خوشی سے اچھلنے لگے ۔ کیونکہ انہوں نے پہلے آلگو اور شاہی پہلوان کا مقابلہ دیکھ رکھا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ اب بانگلو اور راگونا کے درمیان تلوار بازی کا مقابلہ بھی انتہائی دلچسپ ثابت ہوگا۔

" تم اور مجھ سے مقابلہ کرو گے موٹے آدمی۔ کیا تمہیں تلوار چلانا آتی ہے"۔ راگونا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میرا نام بانگلو ہے۔ میں ابھی تمہیں شکست دے دوں گا"۔ بانگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چبوترے پر چڑھ گیا۔

" بادشاہ سلامت۔ کیا میں اس موٹے سے مقابلہ کروں"۔ راگونا نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ ہم تمہیں اس مقابلے کی اجازت دیتے ہیں"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

" بادشاہ سلامت۔ یہ بھی اجازت دے دیں کہ اگر یہ موٹا ہار جائے تو میں اپنی تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں"۔ راگونا نے کہا۔

" ہاں۔ تمہیں اس کی بھی اجازت ہے"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

" آؤ موٹے تاکہ میں تمہاری گردن اڑا دوں"۔ راگونا نے اب بانگلو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" آنگلو کہتا ہے کہ میں اس قدر موٹا ہوں کہ میری تو گردن ہی نہیں ہے۔ اس لئے تم میری گردن کیسے اڑا سکتے ہو"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" سنبھلو"۔ راگونا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں بانگلو پر تلوار کا وار کیا۔ بانگلو چونکہ موٹا تھا اس لئے وہ تیزی سے ہٹ بھی نہ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنی سرخ رنگ کی تلوار آگے کر دی لیکن اسے دیر ہو چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ اس کی تلوار آگے بڑھتی۔ راگونا کی تلوار بجلی کی سی

تیزی سے بالنگو کی گردن کی طرف بڑھی اور نہ صرف بادشاہ اور سب لوگوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں بلکہ چبوترے کے نیچے کھڑے ہوئے آنگلو نے بھی بے اختیار آنکھیں بند کر لیں لیکن دوسرے لمحے ایک زوردار چیخ کی آواز سنائی دی تو آنگلو سمیت سب نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں کیونکہ چیخ کی آواز بالنگو کی نہ تھی بلکہ راگونا کی تھی۔ آنگلو نے جب آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بالنگو کی گردن کی طرف بڑھنے والی تلوار بالنگو کے سر کے اوپر سے گزر کر ہوا میں گھوم کر واپس راگونا کے جسم سے آ ٹکرائی تھی۔ اس لئے تلوار کے اس ٹکراؤ کی وجہ سے راگونا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ بالنگو خوف کی وجہ سے اچانک نیچے بیٹھ گیا تھا۔ اس لئے تلوار اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی اور چونکہ راگونا نے اپنی پوری قوت سے وار کیا تھا اس لئے وہ تلوار کو بروقت نہ روک سکا تھا۔ اسی لمحے بالنگو نے یکلخت اچھل کر سیدھے ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود سرخ تلوار راگونا کے اس ہاتھ پر مار دی جس میں اس

نے تلوار پکڑی ہوئی تھی شاید راگونا کو یہ خیال ہی نہ تھا کہ بانگلو اس طرح اچانک تلوار مار دے گا۔ اس لئے وہ بروقت سنبھل نہ سکا اور اس کے ہاتھ سے تلوار نکل کر نیچے چبوترے پر جا گری۔ یہ راگونا کی شکست تھی۔ اس لئے سب لوگ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بانگلو کے حق میں نعرے مارنے شروع کر دیئے۔

" بانگلو یہ مقابلہ جیت گیا ہے"۔ بادشاہ نے بھی فوراً اعلان کر دیا اور بانگلو نے وہیں چبوترے پر ہی خوشی سے بے اختیار ناچنا شروع کر دیا۔

" بانگلو جیت گیا۔ بانگلو جیت گیا"۔ بانگلو ناچنے کے ساتھ ساتھ اپنے حق میں خود ہی نعرے مار رہا تھا۔ آنگلو جلدی سے چبوترے پر چڑھا اور اس نے راگونا کے ہاتھ سے گری ہوئی تلوار اٹھا لی۔

" آؤ اب ہم دس بار تلواریں ٹکرائیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" یہاں نہیں آنگلو۔ مہمان خانے کے کمرے میں جا ر ایسا کرنا"۔ سرخ تلوار میں سے آواز سنائی دی تو

آنگلو نے فوراً ہی ارادہ ترک کر دیا۔ پھر بادشاہ نے بانگلو کو انعام دیا اور آنگلو بانگلو دونوں واپس شاہی مہمان خانے میں اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔

" اب یہاں دس بار تلواریں آپس میں ٹکراؤ"۔ سرخ تلوار میں سے آواز سنائی دی تو آنگلو بانگلو نے دونوں تلواروں کو دس بار آپس میں ٹکرایا تو ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی آنگلو بانگلو دونوں کے ہاتھوں سے تلواریں بھی غائب ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جب دھواں غائب ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک خوبصورت پری کھڑی مسکرا رہی تھی۔

" ارے۔ تم ہو وہ تلوار پری"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں۔ آج تم دونوں کی وجہ سے میں آزاد ہو گئی ہوں۔ یہ لو اپنا انعام"۔ پری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک خوبصورت ہیرا آنگلو کے ہاتھ میں دے دیا۔

" ارے راگونا کو شکست میں نے دی ہے اور ہیرا

تم آنگلو کو دے رہی ہو۔ مجھے دو"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیرا آنگلو کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

" یہ ہیرا دلدل میں پھینک دینا۔ پھر تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ اب میں جا رہی ہوں"۔ پری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گئی۔ دوسرے روز وہ دونوں اس دلدل کے پاس پہنچ گئے جس کی تہہ میں سورج اور چاند ہیرے موجود تھے۔

" اب یہ ہیرا دلدل میں پھینک دو بانگلو"۔ آنگلو نے کہا۔

" واہ۔ یہ تو میرے مقابلے کا انعام ہے۔ میں کیوں پھینکوں"۔ بانگلو نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

" اگر تم نے اسے نہ پھینکا تو پھر سورج ہیرا اور چاند ہیرا باہر نہ آئے گا اور پھر میری شادی تو آنگی شہزادی سے ہو جائے گی لیکن تمہاری شادی بانگی شہزادی سے نہ ہو سکے گی"۔ آنگلو نے کہا۔

" اچھا۔ پھر میں پھینک دیتا ہوں"۔ بانگلو نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ گھما کر پوری قوت سے پری کا دیا ہوا ہیرا اس دلدل میں پھینک دیا۔ ہیرا چند لمحوں میں ہی اس خوفناک دلدل میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے دیکھا کہ پری کا دیا ہوا ہیرا دوبارہ سطح پر ابھر آیا تھا اور اس کے ساتھ ہی دو اور ہیرے بھی تھے جن میں سے ایک ہیرے سے تیز روشنی نکل رہی تھی جبکہ دوسرے ہیرے کی روشنی مدھم تھی۔

" واہ۔ واہ۔ سورج اور چاند ہیرے دلدل کی تہہ سے سطح پر آ گئے ہیں۔ واہ۔ واہ"۔ دونوں نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب انہیں اٹھائیں کیسے۔ اگر ہم دلدل میں اترے تو غرق ہو جائیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہاں۔ یہ تو ہم نے سوچا ہی نہیں تھا۔ اب کیا کریں"۔ بانگلو نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" بولنے والی گڑیا سے پوچھتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا اور اس نے جیب سے بولنے والی گڑیا نکال لی۔

" بولنے والی گڑیا۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم یہ ہیرے کیسے

حاصل کریں"۔ آنگلو نے کہا۔

" یہ سوچنا تمہارا اپنا کام ہے اور اب میں جا رہی ہوں"۔ گڑیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گئی۔ اب تو وہ دونوں بے حد پریشان ہوئے۔ سورج اور چاند ہیرے ان کے سامنے موجود تھے لیکن وہ انہیں اٹھا نہ سکتے تھے۔

" میں تمہیں ترکیب بتاتا ہوں"۔ اچانک ان کے عقب سے ایک آواز سنائی دی تو وہ دونوں مڑے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک بونا پتھر پر کھڑا تھا۔

" تم کون ہو"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" میں دلدل کا بونا ہوں اور سنو۔ یہاں اس چٹان کے پیچھے ایک بڑی سی رسی پڑی ہوئی ہے۔ آنگلو یہ رسی اپنی کمر میں باندھ لے اور بانگلو اسے پکڑ لے۔ اس کے بعد آنگلو دلدل میں چھلانگ لگا دے۔ جب وہ ڈوبنے لگے تو بانگلو رسی کو کھینچ کر واپس سطح پر لے آئے اور جب آنگلو دونوں ہیرے اٹھا لے تو بانگلو اسے باہر کھینچ لے"۔ دلدل کے بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔ آنگلو تیزی سے آگے بڑھا۔

چٹان کے پیچھے واقعی ایک بڑی مضبوط سی رسی موجود تھی۔ آنگلو نے رسی اٹھائی اور اس کے ایک سرے کو انتہائی مضبوطی سے اپنی کمر میں باندھ لیا۔

" اب مضبوطی سے رسی کو پکڑنا اور جب میں کہوں تو مجھے باہر کھینچ لینا ہے"۔ آنگلو نے بانگلو سے کہا اور بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسی کا دوسرا سرا اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لیا تو آنگلو نے وہیں سے دوڑ لگائی اور پھر وہ اچھل دلدل کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے کوئی پرندہ اڑتا ہوا جاتا ہے اور پھر ایک دھماکے سے وہ دلدل کے تقریباً درمیان میں جا گرا لیکن جھٹکا لگنے سے رسی کا سرا بانگلو کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

" ارے یہ کیا۔ ارے اب کیا کروں۔ ہائے ہائے۔ میرا بھائی آنگلو"۔ بانگلو نے رسی کا سرا ہاتھ سے نکلتے ہی بری طرح سے رونا اور چیخنا شروع کر دیا لیکن رسی کا سرا دلدل میں گرنے کی بجائے کنارے پر پڑا رہا۔ ادھر آنگلو تیزی سے دلدل میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔

" ارے ارے۔ مجھے کھینچو"۔ آنگلو نے چیخ کر کہا تو

بانگلو نے بھاگ کر رسی کا سرا دوبارہ پکڑا اور پیچھے کی طرف ہٹ کر زور لگانا شروع کر دیا۔ اس طرح آنگلو دوبارہ دلدل کی سطح پر آگیا اور پھر اس نے اپنے لمبے سے ہاتھ بڑھائے تو اس کے ہاتھ سورج اور چاند ہیروں تک پہنچ گئے جبکہ پری کا دیا ہوا ہیرا جو ان دونوں ہیروں کو دلدل کی تہہ سے سطح پر کھینچ لایا تھا وہ غائب ہو گیا تھا۔

" میں نے ہیرے اٹھا لئے ہیں۔ اب مجھے کھینچ کر باہر نکالو"۔ آنگلو نے چیختے ہوئے کہا تو بانگلو نے جلدی جلدی رسی کھینچنا شروع کر دی اور اس طرح آنگلو گھسٹتا ہوا آخرکار دلدل سے باہر آگیا۔ اس کے ہاتھوں میں ہیرے موجود تھے۔

" ہم جیت گئے ۔ ہم جیت گئے "۔ ان دونوں نے ناچنا شروع کر دیا۔

" تمہارے لباس پر دلدل کی مٹی لگی ہوئی ہے اور ہیروں پر بھی۔ اس لئے پہلے تم جا کر شاہی مہمان خانے میں غسل کر کے لباس دھو لو۔ پھر آنکھیں بند کرنا۔ پھر میں تمہیں واپس راج نگر پہنچا دوں گا"۔

اچانک بونے کی آواز سنائی دی۔

" ارے ہاں۔ واقعی میرا تو پورا لباس ہی مٹی سے لتھڑا ہوا ہے۔ آؤ بانگلو"۔ آنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں واپس شاہی مہمان خانے پہنچ گئے۔ آنگلو نے نہ صرف غسل کیا بلکہ اپنا لباس بھی دھو لیا۔ جب لباس سوکھ گیا تو اس نے لباس پہنا اور واپس کمرے میں آ گیا۔ جہاں بانگلو دونوں ہیروں کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ یہ ہیرے کہیں غائب نہ ہو جائیں۔ پھر انہوں نے ہیروں کو دھویا تو ہیروں کی روشنی اور بڑھ گئی۔

" آنکھیں بند کرو"۔ بونے کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ ان کے جسموں کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ اسی بونے کی آواز سنائی دی اور ان دونوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ وہ راج نگر کے شاہی محل کے دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔

" جاؤ اور بادشاہ سے کہو کہ آنگلو بانگلو ہیرے لے

آئے ہیں"۔ آنگلو نے دربانوں سے کہا تو ایک دربان دوڑتا ہوا اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دربار خاص میں طلب کر لیا گیا۔ وہاں بادشاہ، ملکہ اور دونوں شہزادیوں کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ آنگلو بانگلو نے سلام کرکے دونوں ہیرے بادشاہ کو پیش کر دیئے۔

"بہت خوب۔ تم واقعی شرط جیت گئے ہو"۔ بادشاہ نے کہا اور ہیرے اپنی شہزادیوں کو دے دیئے۔ شہزادیاں بھی بے حد خوش نظر آ رہی تھیں۔

"اب جلدی سے شادی کی تیاریاں کرو"۔ آنگلو نے بے چین ہو کر کہا۔

"آنگلو بانگلو۔ تم نے دیکھا نہیں کہ سورج ہیرے کی روشنی کس قدر تیز ہے۔ اگر تم آنگی بانگی شہزادی سے شادیاں کرو گے تو تم سورج ہیرے کی گرمی سے جل جاؤ گے اور چاند کے چہرے پر داغ ہوتے ہیں۔ اس لئے داغدار چہرے والی شہزادی سے تم کیسے شادی کرو گے"۔ اچانک وزیراعظم نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ آنگی اور بانگی شہزادیاں پہلے ہی

وزیراعظم کو بتا چکی تھیں کہ وہ ان دونوں احمقوں سے شادی نہیں کریں گی بلکہ اپنی شرط پوری ہو جانے کے بعد وہ دوسرے ملکوں کے شہزادوں سے شادیاں کریں گی۔ اس لئے وزیراعظم اب ان دونوں کو چکر دے رہا تھا۔

" پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ یہ تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو"۔ آنگلو بانگلو نے مردہ سے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ تم شادی کا خیال ہی چھوڑ دو"۔ وزیراعظم نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم نے شادی تو کرنی ہے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے کہا۔

" سنو۔ میں تم دونوں کی شادیاں اپنے ملک کی خوبصورت عورتوں سے کرا دیتا ہوں"۔ بادشاہ نے کہا۔

" نہیں۔ ہم نے شہزادیوں سے شادی کرنی ہے، عام عورتوں سے نہیں کرنی"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" میں بتاتا ہوں کہ تمہاری شادی کس سے ہو سکتی ہے اور وہ بھی بغیر کسی شرط کے"۔ اچانک شاہی

نجومی نے کہا۔

" اچھا۔ جلدی بتاؤ"۔ آنگو بانگو دونوں نے خوش ہو کر کہا۔

" صحرائے اعظم کی صحرائی شہزادی سے۔ وہ بھی تمہاری طرح شادی کے لئے بے چین رہتی ہے۔ اس لئے تمہاری شادی اس سے ہو سکتی ہے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے۔ صحرا سے شادی آنگو کرے گا۔ میں شہزادی سے کر لوں گا"۔ بانگو نے خوش ہو کر کہا۔

" اس کا فیصلہ صحرائی شہزادی خود کرے گی۔ تم آنکھیں بند کرو تاکہ میں تمہیں صحرائے اعظم پہنچا دوں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" ہاں۔ جلدی سے ہمیں وہاں پہنچاؤ تاکہ ہم شادی کر سکیں"۔ آنگو بانگو نے بے چین ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" آنکھیں کھول دو"۔ شاہی نجومی کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر بے

اختیار اچھل پڑے کہ اب وہ راج نگر کے بادشاہ کے دربار خاص کی بجائے ایک لق و دق صحرا کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں۔ جہاں ہر طرف دور دور تک ریت ہی ریت تھی اور کچھ بھی نہ تھا۔

"ارے یہ ہم کہاں آگئے"۔ ان دونوں نے کہا۔

"یہ صحرائے اعظم ہے۔ آگے بڑھے جاؤ۔ تمہیں صحرائی شہزادی مل جائے گی"۔ شاہی نجومی کی آواز ان کے کانوں میں پڑی اور وہ دونوں ریت پر چلتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھنے لگے لیکن چونکہ یہاں گہری ریت تھی اس لئے جلد ہی وہ تھک کر ریت پر گر گئے اور انہیں شدید پیاس محسوس ہونے لگی لیکن ظاہر ہے نہ ہی یہاں پانی تھا اور نہ کوئی سایہ۔ اس لئے ان کی حالت تیزی سے خراب ہوتی جا رہی تھی اور پھر گرمی اور پیاس کی شدت اس قدر بڑھی کہ وہ دونوں چیخنے لگ گئے۔

"کون ہو تم"۔ اچانک ایک آواز سنائی دی اور ان دونوں نے تیزی سے گردنیں موڑیں تو ایک خوبصورت لڑکی ان کے قریب کھڑی تھی جس کے

ایک ہاتھ میں پانی کی چھاگل تھی اور آنگوبانگو دونوں خوشی سے اچھل کر کھڑے ہوگئے۔

"صحرائی شہزادی آ گئی۔ اب ہماری شادی ہو گی۔ واہ۔ واہ"۔ دونوں گرمی اور پیاس بھول کر بے اختیار ناچنے لگ گئے تھے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو اور صحرا کی شہزادی

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور صحرا کی شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

کتاب ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------- اشرف قریشی

---------- یوسف قریشی

تزئین ------- محمد بلال قریشی

طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------- -/20 روپے
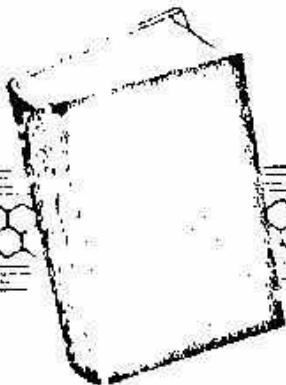
آنگو بانگو راج نگر سے صحرائے اعظم میں پہنچ چکے تھے۔ وہ یہاں صحرا کی شہزادی سے شادی کرنے آئے تھے کیونکہ راج نگر کے شاہی نجومی نے انہیں بتایا تھا کہ ان کی شادی صحرا کی شہزادی سے آسانی سے ہو سکتی ہے اور پھر شاہی نجومی نے ہی انہیں یہاں پہنچا دیا تھا۔ یہاں دور دور تک ریت ہی ریت تھی۔ یہاں پہنچنے کے بعد انہیں شدید پیاس اور گرمی محسوس ہونے لگ گئی اور ریت گہری ہونے کی وجہ سے ان سے چلا بھی نہ جا رہا تھا۔ اس لئے وہ ریت پر گر گئے اور پھر انہوں نے پیاس اور گرمی کی شدت سے چیخنا

شروع کر دیا تھا کہ اچانک ان کے کانوں میں کسی عورت کی آواز سنائی دی۔

"کون ہو تم"۔ عورت پوچھ رہی تھی اور آنگلو بانگلو دونوں نے تیزی سے گردنیں موڑیں تو ایک خوبصورت لڑکی ان کے قریب کھڑی تھی جس کے ایک ہاتھ میں پانی کی چھاگل تھی اور آنگلو بانگلو دونوں خوشی سے اچھل کر کھڑے ہوگئے۔

"صحرا کی شہزادی آ گئی۔ اب ہماری شادی ہوگی۔ واہ۔ واہ"۔ دونوں گرمی اور پیاس بھول کر بے اختیار ناچنے لگ گئے۔

"ارے۔ ارے تم دونوں کون ہو، کہاں سے آئے ہو۔ میں شہزادی نہیں ہوں۔ میں تو صحرائی قبیلے کی لڑکی ہوں۔ میں نے دور سے تمہارے چیخنے کی آوازیں سنیں تو ادھر آ گئی"۔ اس لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ناچتے ہوئے آنگلو بانگلو دونوں اس طرح رک گئے جیسے چابی سے چلنے والے کھلونے چابی ختم ہونے پر رک جاتے ہیں۔

"ارے تم شہزادی نہیں ہو۔ پھر کون ہو"۔ آنگلو

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم نام پوچھتے رہو۔ مجھے تو پیاس لگی ہے۔ یہ چھاگل مجھے دو"۔ بانگلو نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے لڑکی کے ہاتھ سے چھاگل جھپٹ لی۔

" ارے ارے۔ تم موٹے، تم سارا پانی پی جاؤ گے۔ مجھے دو پہلے میں پی لوں۔ پھر تم پی لینا"۔ آنگلو نے بے چین ہو کر کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے بانگلو سے چھاگل جھپٹنے کی کوشش کی لیکن بانگلو منہ سے چھاگل لگا کر تیزی سے ایک طرف ہٹنے لگا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے آنگلو کو روکنے کی کوشش کی۔ ساتھ ساتھ وہ جلدی سے پانی بھی پیتا جا رہا تھا لیکن آنگلو کا ہاتھ کافی لمبا تھا اس لئے بانگلو اسے روک نہ سکا اور اس نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے چھاگل جھپٹ لی۔ چھاگل میں اب بہت کم پانی رہ گیا تھا لیکن آنگلو کے لئے یہ بھی غنیمت تھا۔ اس لئے اس نے جلدی سے چھاگل کو منہ سے لگایا اور چند لمحوں بعد ہی چھاگل خالی کر دی۔

" ارے ارے۔ مجھے دو ابھی تو میرا حلق بھی تر

نہیں ہوا"۔ بانگلو نے جلدی سے آنگلو کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آنگلو کے قریب پہنچتا، آنگلو نے چھاگل خالی کرکے ایک طرف پھینک دی۔

" تمہارا حلق تو تر ہوا۔ میرے تو دانت بھی تر نہیں ہوئے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اب تم نے چٹانوں جیسے بڑے بڑے اور شہتیروں جیسے لمبے لمبے دانت پال رکھے ہیں تو اس میں میرا کیا قصور ہے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اور تمہارا حلق تو پورا کنواں ہے۔ ڈبکی لگاؤ تو واپس باہر بھی نہ آ سکو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تم ہو کون اور کہاں سے آئے ہو"۔ اس لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام آنگلو ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔ اس کا نام بانگلو ہے اور میں یہاں صحرا کی شہزادی سے شادی کرنے آیا ہوں۔ یہ میرے ساتھ آیا ہے۔ تم

بتاؤ کہاں ہے صحرا کی شہزادی۔ تاکہ میں جلد از جلد اس سے شادی کر سکوں۔ میں نے سنا ہے کہ وہ بھی مجھ سے شادی کرنے کے لئے بے چین ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ارے واہ، تم کیسے کرو گے شادی۔ تم بے شک صحرا سے شادی کر لو۔ شہزادی سے شادی تو میری ہی ہوگی۔ تم لمبے اور دبلے ہو۔ تمہیں تو صحرا کی ہوا اڑا کر لے جائے گی جبکہ میرا وزن زیادہ ہے اور ہوا مجھے نہ اڑا سکے گی اور جسے ہوا نہ اڑا سکے صحرائی شہزادیاں اس سے ہی شادی کرتی ہیں۔ کیوں لڑکی"۔ بانگو نے دلیل دیتے ہوئے کہا تو وہ لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم دونوں ہی بے حد دلچسپ آدمی ہو۔ صحرا کی شہزادی تم دونوں سے شادی کیوں کرے گی۔ وہ تو صحرا کے شہزادے سے شادی کرے گی"۔ لڑکی نے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"۔ آنگلو نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میرا نام آشوگی ہے"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"تو پھر سن لو آشوگی۔ ہم سے پوری دنیا کی شہزادیاں شادی کی خواہشمند رہتی ہیں اور ہم نے ہمیشہ تمام شہزادیوں کی شرائط پوری کی ہیں لیکن پھر ہمیں ان سے اچھی شہزادی کا علم ہو جاتا ہے۔ اب جیسے ہم نے راج نگر کی دو شہزادیوں کی شرائط پوری کر دیں لیکن پھر ہمیں پتہ چلا کہ صحرا کی شہزادی ان سے زیادہ خوبصورت ہے اس لئے ہم انہیں چھوڑ کر یہاں آگئے۔ تم ہمیں صحرا کی شہزادی تک پہنچا دو۔ پھر دیکھنا کہ وہ کس طرح ہمارے پیروں میں پڑ کر ہم سے شادی کی درخواست کرتی ہے"۔ آنگو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو نہیں معلوم کہ صحرا کی شہزادی کہاں رہتی ہے۔ البتہ ہماری بستی کے سردار کو علم ہوگا۔ تم میرے ساتھ بستی میں چلو پھر سردار سے پوچھ لینا"۔ آشوگی نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں لے چلو۔ اب ہمیں بھوک بھی لگ رہی ہے"۔ بانگو نے کہا اور لڑکی واپس مڑ گئی اور وہ دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے صحرا میں ایک طرف

بڑھنے لگے۔ پھر تھوڑی دیر ریت کے ایک بڑے اور اونچے ٹیلے کے پیچھے انہیں بستی کے آثار نظر آنے لگ گئے۔ یہ بستی خیموں سے بنائی گئی تھی اور وہاں ایک پختہ عمارت تھی جس کے سامنے ایک قدرتی چشمہ اور کھجور کے چند اونچے درخت تھے۔ ان دونوں کو آشوگی کے ساتھ آتے دیکھ کر بستی کے لوگ باہر آگئے۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں اور بچے بھی۔ پھر جیسے ہی وہ وہاں پہنچے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ایک پختہ عمارت سے نکل کر ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے سر پر سرخ رنگ کی پگڑی بندھی ہوئی تھی۔

"کون ہیں یہ"۔ اس بھاری جسم کے آدمی نے کہا۔

" سردار۔ یہ دونوں صحرا میں اچانک کہیں سے آ گئے ہیں۔ اپنے نام آنگلو بانگلو بتا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ صحرا کی شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آشوگی نے کہا تو بستی کے لوگ، سردار اور سب اس کی بات سن کر حیران رہ گئے۔

"کہاں سے آئے ہو تم"۔ سردار نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" ہم راج نگر سے آئے ہیں۔ راج نگر کے شاہی نجومی نے ہمیں یہاں بھیجا ہے تاکہ ہم صحرا کی شہزادی سے شادی کر سکیں تاکہ بے چاری صحرا کی شہزادی ہمارے ساتھ شادی کے انتظار میں بوڑھی نہ ہو جائے"۔ بالنگو نے کہا۔

" آؤ میرے ساتھ تم ہمارے مہمان ہو"۔ سردار نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر اس پختہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کے سامنے صحرائی ہرن کا گوشت کھانے کے لئے لایا گیا اور وہ چونکہ کافی بھوکے تھے اس لئے وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ خوب ڈٹ کر کھانا کھانے کے بعد انہوں نے پانی پیا۔

" واہ۔ بڑا لذیذ گوشت تھا۔ مجھے تو اب نیند آ رہی ہے۔ میں تو سو رہا ہوں"۔ بالنگو نے اپنے موٹے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ وہیں لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

" مجھے بھی نیند آ رہی ہے لیکن میں سوؤں گا نہیں، کیوں سردار۔ ایسا نہ ہو کہ میں سو جاؤں اور شہزادی آ

کر واپس چلی جائے"۔ آنگو نے کہا تو سردار بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم دونوں بے حد سادہ آدمی ہو بلکہ احمق اور بیوقوف ہو۔ نجانے کہاں سے اس صحرا میں آگئے ہو۔ بہرحال تم سو جاؤ۔ میں پھر آؤں گا"۔ سردار نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا۔ اس دوران بانگو کے زوردار خراٹوں سے کمرہ گونجنے لگ گیا تھا۔ آنگو بھی وہیں پیر پسار کر لیٹ گیا اور اس نے بھی آنکھیں بند کرکے زور زور سے خراٹے لینے شروع کر دیئے۔ پھر تو یوں محسوس ہونے لگا جیسے ان دونوں کے درمیان خراٹے لینے کا باقاعدہ مقابلہ ہو رہا ہو۔ پہلے تو آنگو جان بوجھ کر خراٹے لے رہا تھا لیکن پھر واقعی اسے نیند آگئی اور پھر اس نے نیند میں خراٹے لینے شروع کر دیئے۔ اب وہ دونوں واقعی نیند کے دوران ہی خراٹے لے رہے تھے۔

صحرا کے درمیان ایک بہت بڑی پختہ عمارت کے اندر ایک کمرے میں ایک خوبصورت لڑکی فرش پر بچھی ہوئی صحرائی لومڑیوں کی کھالوں پر سر جھکائے اداس بیٹھی ہوئی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک داڑھی والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی داڑھی سفید رنگ کی تھی اور سر سے وہ گنجا تھا لیکن اس کے انداز میں بے حد چستی اور پھرتی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"شہزادی، شہزادی۔ مبارک ہو"۔ آنے والے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کھالوں پر سر جھکائے

اداس بیٹھی ہوئی لڑکی نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" بڑے پجاری۔ کس بات کی مبارک دے رہے ہیں مجھے"۔ لڑکی نے جو صحرا کی شہزادی تھی، غمزدہ سے لہجے میں کہا۔

" شہزادی ماکی۔ تمہارے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اب تمہاری شادی صحرا کے شہزادے سے ہو جائے گی"۔ بڑے پجاری نے کہا تو شہزادی ماکی بے اختیار اچھل پڑی۔

" وہ کیسے۔ وہ جب تک سنہری چڑیل ہلاک نہ ہو جائے، یہ کیسے ہو سکتا ہے اور سنہری چڑیل کو کوئی ہلاک نہیں کر سکتا"۔ شہزادی ماکی نے کہا۔

" راج نگر کے شاہی نجومی سے میرا رابطہ نجومی کے طور پر رہتا ہے۔ میں اس سے اکثر مشورہ کرتا رہتا ہوں۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ اگر اس کے ملک میں کوئی ایسا آدمی ہو جو اس سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کر سکتا ہو تو مجھے بتائے۔ اس نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے کہ اس نے راج نگر سے دو

آدمیوں کو یہاں صحرا میں بھجوایا ہے اور یہ دونوں بظاہر احمق اور مسخرے ہیں لیکن یہ انتہائی حیرت انگیز طور پر ہر قسم کی سخت سے سخت شرائط آسانی سے پورا کر لیتے ہیں اور چونکہ یہ شہزادیوں سے شادی کرنے کے شوقین ہیں اس لئے میں نے انہیں یہاں اس لئے بھجوایا ہے تاکہ ہم ان سے کام لے سکیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کے ملک کی دو شہزادیاں آنگی اور بانگی بھی اسی طرح مشکل سے دوچار تھیں لیکن ان دونوں احمقوں نے ان سے شادی کرنے کے شوق میں انتہائی ناممکن کام ممکن کر دیئے۔ اس لئے اگر صحرا کی شہزادی ان سے شادی کا وعدہ کر لے اور شرط لگا دے کہ اگر وہ سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کر دیں گے تو شادی ہو سکتی ہے تو شاہی نجومی نے یقین دلایا ہے کہ وہ ایسا کر گزریں گے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کر دیں گے اور پھر آپ کی اور صحرا کے شہزادے کی شادی کے درمیان موجود رکاوٹ ختم ہو جائے گی"۔ بڑے پجاری

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو شہزادی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا یہ جادوگر ہیں"۔ شہزادی ماکی نے پوچھا۔

"نہیں۔ بس سادہ لوح احمق آدمی ہیں"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"تو پھر یہ انتہائی خطرناک، ظالم اور سفاک چڑیلوں کا خاتمہ کیسے کریں گے"۔ شہزادی نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"شہزادی ماکی۔ میں نے خود بھی حساب کیا ہے اور میرے حساب کے مطابق یہ شرائط پوری کر لیں گے۔ آپ بے فکر رہیں"۔ بڑے پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو گیا تو مجھے شرائط کے مطابق ان سے شادی کرنا ہوگی۔ پھر میری شادی صحرا کے شہزادے سے کیسے ہو جائے گی"۔ شہزادی ماکی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ہم انہیں کسی اور شہزادی کے بارے میں بتا کر وہاں پہنچا دیں گے۔ اس طرح ہمارا کام بھی ہو جائے گا اور ان سے بھی ہمارا پیچھا

چھوٹ جائے گا"۔ بڑے پجاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ کہاں ہیں"۔ شہزادی نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ اس وقت ایک دور دراز کی صحرائی بستی میں موجود ہیں۔ میں نے اپنے حساب سے پتہ چلایا ہے اور اپنے آدمی انہیں یہاں لانے کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ وہ جلد ہی یہاں پہنچ جائیں گے"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کاش ایسا ہو جائے"۔ شہزادی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں شہزادی حضور، ایسا ہی ہوگا۔ آپ انہیں آنے تو دیں۔ پھر آپ کو ان سے وعدہ کرنا ہوگا"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" ہاں۔ میں وعدہ کر لوں گی بلکہ انہیں پوری طرح یقین دلا دوں گی۔ تم بے فکر رہو"۔ شہزادی نے کہا اور بڑا پجاری سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

" کیا بڑا پجاری کہیں مجھے کسی اور چکر میں تو نہیں

ڈال رہا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دو احمق اور مسخرے آدمی اس خوفناک سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کر دیں"۔ شہزادی نے اچانک سوچا اور پھر وہ اٹھ کر ایک اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے ایک بڑا سا آئینہ نکال کر اسے ایک طرف رکھ کر وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

"آتشی آئینہ، مجھے بتاؤ کہ کیا بڑا پجاری ٹھیک کہہ رہا ہے"۔ شہزادی نے آئینے سے مخاطب ہو کر کہا۔ دوسرے لمحے آئینے پر ایک سرخ چہرے والے آدمی کی شکل ابھر آئی۔

"ہاں شہزادی۔ بڑے پجاری نے جو کچھ کہا ہے وہ حرف بحرف درست ہے۔ یہ دونوں واقعی ایسا کام کر لیتے ہیں لیکن تمہیں انہیں یقین دلانا ہوگا کہ تم ان سے شادی کر لو گی"۔ اس سرخ چہرے والے آدمی کے ہونٹ ہلے اور آئینے میں سے آواز نکلتی ہوئی سنائی دی۔

"لیکن وہ تو دو ہیں۔ میں دونوں سے کیسے شادی کر

سکتی ہوں"۔ شہزادی نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

" تم نے بہرحال ان سے شادی ہنیں کرنی۔ اس لئے تم یہ شرط لگا دو کہ جو شرط پوری کرے گا تم اس سے شادی کر لو گی"۔ آئینے نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔ شہزادی نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا تو آئینے پر نظر آنے والی شکل غائب ہو گئی اور شہزادی نے آئینہ اٹھایا اور اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اب وہ ہر طرح سے مطمئن ہو چکی تھی۔

ایک عورت جس کے جسم پر سنہرے رنگ کا بڑا سا لبادہ تھا ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک ہرن کی بھنی ہوئی ٹانگ تھی اور وہ مزے لے لے کر اسے کھا رہی تھی کہ اچانک باہر سے ایسا شور سنائی دینے لگا جیسے یکلخت تیز آندھیاں چلنے لگ گئی ہوں۔

" اوہ۔ ڈاشورا آ رہا ہے"۔ اس عورت نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر دروازے کی طرف پھونک مار دی۔ پھونک مارتے ہی شور تھم گیا اور پھر دروازہ کھلا اور ایک

کالے رنگ اور چھوٹے سے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھی اور چہرہ انتہائی بھیانک تھا۔ یہ ڈاشورا تھا، شیطان کا پیروکار۔ یہ صحراؤں میں رہتا تھا اور ہر طرف سے باخبر رہتا تھا۔

"سلام ہو سنہری چڑیل"۔ ڈاشورا نے اندر داخل ہو کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کیا خبر لائے ہو ڈاشورا۔ تمہاری اس طرح اچانک آمد میرے لئے حیرت کا باعث ہے"۔ اس عورت نے نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم شیطان کی پجارن ہو سنہری چڑیل۔ اس لئے تمہیں ضروری اطلاع دینا پڑتی ہے"۔ ڈاشورا نے کہا۔

"کیا اطلاع ہے۔ بتاؤ"۔ سنہری چڑیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ ٹانگ کا گوشت بھی دانتوں سے نوچ نوچ کر کھاتی جا رہی تھی۔

"تمہاری اور تمہاری بہنوں کی زندگیوں کو خطرہ ہے"۔ ڈاشورا نے کہا تو وہ عورت جسے سنہری چڑیل کہا گیا تھا بے اختیار اچھل پڑی۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ ہمیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے اور وہ بھی زندگیوں کا۔ ہم تو شیطان کی پجارنیں ہیں اور شیطان ہماری حفاظت کرتا ہے"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

" سنہری چڑیل۔ تم نے صحرا کی شہزادی اور صحرائی شہزادے کی شادی میں رکاوٹ ڈال رکھی ہے"۔ ڈاشورا نے کہا۔

" ہاں۔ اس لئے کہ اس کا حکم ہمیں شیطان نے دیا ہے کیونکہ شیطان کو معلوم ہے کہ ان دونوں کی شادی سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو یہاں پورے صحرا میں شیطان کی طاقتوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اس کے پاس بڑی روحانی طاقتیں ہوں گی اس لئے شیطان نے حکم دیا ہے کہ میں ایسا کروں"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

" اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے دو آدمی راج نگر سے یہاں آئے ہیں"۔ ڈاشورا نے کہا۔

" دو آدمی آئے ہیں۔ کون ہیں یہ، کیا جادوگر ہیں یا روحانی طاقتوں کے مالک ہیں"۔ سنہری چڑیل نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں سنہری چڑیل۔ یہ دو آدمی نہ جادوگر ہیں اور نہ ہی روحانی طاقتوں کے مالک ہیں بلکہ احمق اور مسخرے ہیں اور دونوں شہزادیوں سے شادی کرنے کے بے حد شوقین ہیں۔ یہ راج نگر گئے اور وہاں کی شہزادیوں سے شادی کرنے کے لئے انہوں نے شرائط پوری کر دیں لیکن وہاں کی شہزادیاں ظاہر ہے احمقوں سے کیسے شادی کر سکتی تھیں۔ اس لئے وہاں کے شاہی نجومی نے انہیں یہاں صحرا میں بھیج دیا کہ وہ جا کر صحرا کی شہزادی سے شادی کریں"۔ ڈاشورا نے کہا۔

" صحرا کی شہزادی سے شادی۔ ہاں بے شک کر لیں شادی۔ ہمیں کیا اعتراض ہے، ہمیں تو صرف صحرا کی شہزادی اور صحرائی شہزادے کے درمیان شادی پر اعتراض ہے۔ اس کے علاوہ صحرا کی شہزادی چاہے کسی سے بھی شادی کر لے ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

" یہی تو اصل بات ہے۔ یہاں کے بڑے پجاری

نے آپ کی پیدا کردہ رکاوٹ دور کرنے کے لئے راج نگر کے شاہی نجومی سے رابطہ کیا ہوا ہے اور اس نے انہیں اس لئے یہاں بھجوایا ہے کہ صحرا کی شہزادی ان سے شادی کا وعدہ کرے گی لیکن یہ شرط لگا دے گی کہ وہ آپ کو اور آپ کی بہنوں کو ہلاک کر دیں۔ جب وہ یہ کام کر لیں گے تو بڑا پجاری ان دونوں کو کسی اور شہزادی کا بتا کر وہاں بھیج دے گا۔ اس طرح رکاوٹ دور ہو جائے گی اور صحرا کی شہزادی صحرا کے شہزادے سے شادی کر لے گی"۔ ڈاشورا نے کہا تو سنہری چڑیل کے چہرے پر پہلی بار فکرمندی کے تاثرات نمودار ہوئے۔

" یہ تو واقعی بڑی سازش ہے۔ کہاں ہیں یہ دونوں۔ میں انہیں وہیں ہلاک کر دیتی ہوں"۔ سنہری چڑیل نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہرن کی ٹانگ کی ہڈی کو ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

" وہ اس وقت صحرا کی ایک بستی میں موجود ہیں"۔ ڈاشورا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ ہم خود ان سے نمٹ

لیں گے"۔ سنہری چڑیل نے کہا اور ڈاشورا سلام کرکے واپس چلا گیا تو سنہری چڑیل اٹھی اور کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کونے میں پڑے ہوئے گھاس کے ڈھیر کو دونوں ہاتھوں سے ہٹایا اور گھاس کے ڈھیر کے نیچے پڑے ہوئے ایک بڑے سے برتن کو نکال کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو اس برتن میں سے سیاہ رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا۔ پھر یہ دھواں ایک سیاہ رنگ کی بونی عورت کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔

"کیا حکم ہے۔ باجوڑی حاضر ہے آقازادی"۔ اس سیاہ رنگ کی بونی عورت نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"ڈاشورا نے ہمیں جو اطلاع دی ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

"ہاں آقازادی۔ مجھے معلوم ہے اور ڈاشورا نے جو کچھ بتایا ہے درست بتایا ہے"۔ باجوڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں کون ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیل بتاؤ باجوڑی"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

" آقا زادی۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ ان کے نام آنگلو بانگلو ہیں۔ یہ آنگلو لمبا اور دبلا ہے جبکہ بانگلو موٹا اور چھوٹے قد کا ہے۔ دونوں بھائی پہلے کسی بادشاہ کے دربار میں مسخرے تھے۔ پھر سورج ہیرا حاصل کرنے کی غرض سے وہاں سے نکلے اور پھر شہزادیوں سے شادی کے شوق میں انہوں نے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور اب یہاں صحرا کی شہزادی سے شادی کرنے کے شوق میں آئے ہیں جبکہ صحرا کے بڑے پجاری نے صحرا کی شہزادی کو سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب صحرا کی شہزادی ان سے شادی کا وعدہ کرے گی لیکن ساتھ ہی شرط لگا دے گی کہ وہ تمہیں اور تمہاری بہنوں کو ہلاک کر دیں پھر وہ ان سے شادی کرے گی"۔ باجوڑی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا وہ جادوگر ہیں یا روحانی طاقتوں کے مالک ہیں کہ ہمیں ہلاک کر دیں گے"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

" نہ وہ جادوگر ہیں اور نہ ہی ان کے پاس روحانی طاقتیں ہیں بلکہ وہ تو احمق اور مسخرے ہیں لیکن

اتفاقات ایسے بن جاتے ہیں کہ وہ شرائط پوری کر لیتے ہیں"۔ باجوڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان سے ہمیں کوئی خطرہ ہے"۔ سنہری چڑیل نے پوچھا۔

"ہاں آقازادی۔ تمہیں اور تمہاری بہنوں کو واقعی ان سے خطرہ ہے۔ تمہیں پوری طرح ہوشیار رہنا ہوگا"۔ باجوڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا ہم انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیں"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

"وہ چونکہ صحرائی مہمان ہیں اس لئے تم انہیں اس وقت تک ہلاک نہیں کر سکتیں جب تک وہ تمہارے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ اس لئے انہیں صحرا کی شہزادی سے ملنے دو۔ پھر جب وہ تمہارے خلاف کام کریں تو تم انہیں ہلاک کر دینا لیکن یہ بتا دوں کہ تم انہیں اپنے جادو کے زور سے ہلاک نہ کر سکو گی"۔ باجوڑی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر یہ دھواں اس برتن میں غائب ہو گیا تو سنہری چڑیلیں

نے برتن کو واپس گھاس کے ڈھیر کے اندر رکھا اور پھر اوپر گھاس ڈال کر وہ مڑی اور واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

"ہونہہ۔ خواہ مخواہ میں پاگل ہو رہی ہوں۔ یہ بے چارے ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ ہم ایک لمحے میں انہیں ہلاک کر دیں گی"۔ سنہری چڑیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی پلیٹ میں سے ایک اور ہڈی اٹھائی اور اسے کھانے میں اس طرح مصروف ہو گئی جیسے اسے ان دونوں کی طرف سے کسی قسم کا کوئی خطرہ باقی نہ رہا ہو کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر وہ ان کے مقابلے میں آئے تو وہ انہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دے گی۔

آنگلو بانگلو دونوں گہری نیند سو رہے تھے کہ اچانک کسی نے انہیں جھنجھوڑ دیا اور وہ دونوں بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔

" کیا ہوا۔ کیا بارات تیار ہو گئی ہے۔ لیکن بینڈباجوں کی آوازیں تو نہیں آ رہیں"۔ آنگلو نے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

" اٹھو۔ تم دونوں واقعی خوش قسمت ہو کہ تمہیں صحرا کی شہزادی نے اپنے محل میں طلب کر لیا ہے اور اس کے آدمی تمہیں لینے آئے ہیں"۔ سردار نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل

کر کھڑے ہو گئے۔

" صحرا کی شہزادی یہاں آ گئی۔ واہ۔ میں نہ کہتا تھا کہ وہ ہم سے شادی کرنے کے لئے بے چین ہے۔ کہاں ہے وہ جلدی بلاؤ اور نکاح خواں اور گواہوں کو بھی بلاؤ۔ جلدی کرو"۔ ان دونوں نے کہا تو سردار بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے کب کہا ہے کہ صحرا کی شہزادی ماکی یہاں آ گئی ہے۔ اس کے آدمی آئے ہیں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے۔ باہر آ جاؤ"۔ سردار نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر باہر چلا گیا۔

" آؤ بانگلو۔ جلدی آؤ کہیں صحرا کی شہزادی کا ارادہ نہ بدل جائے"۔ آنگلو نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" تو پھر کیا ہوا۔ ہم اس کے ارادے کو پکڑ کر پھر بدل دیں گے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایک تو تمہاری اس خوبانی جیسی کھوپڑی میں دماغ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ ارادہ بدل گیا تو پھر ارادہ اڑ کر کہیں دور چلا جائے گا۔ پھر ہم اسے

کیسے پکڑیں گے۔ ہم پرندے تو نہیں ہیں آنگو بانگو ہیں"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو ارادہ کسی پرندے کا نام ہے۔ چلو میں تیرکمان سے اس کا شکار کھیلوں گا"۔ بانگو نے کہا۔

اس دوران وہ دونوں تیزی سے باہر آئے تو وہاں دس بارہ افراد موجود تھے جن کے پاس صحرائی اونٹ بھی کھڑے تھے۔

"میں صحرائی شہزادی ماکی کا محافظ ہوں۔ میرا نام سباگو ہے۔ میں تم دونوں کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آیا ہوں"۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں آنگو بانگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن بینڈ باجے کہاں ہیں۔ یہ تم خالی اونٹ لے کر آئے ہو۔ کیا صحرائی شہزادی کی بارات اس طرح جائے گی۔ نہیں یہ شہزادی کی توہین ہے۔ بینڈ باجے بلواؤ۔ ان کے بغیر ہم کیسے دولہا بن سکتے ہیں"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سردار سمیت سباگو اور اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"بینڈ باجے کیا ہوتے ہیں"۔ سباگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہ ڈھول، بینڈ۔ وہ شہنائیاں جو شادی کے موقع پر بجائی جاتی ہیں"۔ بانگلو نے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن صحرائی شہزادی نے شادی کے لئے تو تمہیں نہیں بلایا"۔ سباگو نے کہا۔

"ارے پھر ہم کیوں جائیں۔ جاؤ جا کر شہزادی سے کہو کہ وہ ہمیں شادی کے لئے بلائے ورنہ یہاں ہمیں کھانے کو اچھا مل رہا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"سنو آنگلو بانگلو۔ صحرا کی شہزادی نے وہاں تمہارے لئے ڈھول اور شہنائیوں کا انتظام کر رکھا ہے۔ تم جاؤ تو سہی"۔ اس بار بستی کے سردار نے کہا۔ وہ شاید ان دونوں کی طبیعت سے واقف ہو چکا تھا اور شاید وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ دونوں احمق اس کے سر پر چڑھے رہیں۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ اوہ پھر ٹھیک ہے۔ میں بھی دور سے بینڈ باجوں کی آوازیں سن رہا

ہوں۔ کیوں بانگلو"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
" مجھے تو صحرائی شہزادی کے ساتھ نکاح والے نکاح خواں کی آواز بھی آ رہی ہے"۔ بانگلو نے کہا۔
" ہاں ہاں۔ تم واقعی سن رہے ہوگے کیونکہ دولہا کے بھائی کے کان اتنے ہی تیز ہونے چاہئیں"۔ آنگلو نے کہا۔
" دولہا کا بھائی۔ ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم واقعی دولہا کے بھائی ہو۔ اس لئے تمہارے کان تیز ہیں اور تمہیں بینڈباجوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں"۔ بانگلو نے بات کا رخ دوسری طرف موڑتے ہوئے کہا۔
" تم بحث میں دیر کر رہے ہو۔ اب چلو ورنہ دیر ہونے کی صورت میں شہزادی صاحبہ ناراض بھی ہو سکتی ہیں"۔ سباگو نے کہا۔
" ٹھیک ہے چلو۔ اب ہم چلنے کے لئے تیار ہیں"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر دو اونٹوں کو جن پر کجاوے کسے ہوئے تھے ان دونوں کو بٹھایا گیا۔ آنگلو تو جلدی سے آسانی سے اونٹ پر سوار ہو گیا جبکہ

بانگلو کو دو تین آدمیوں نے پکڑ کر بڑی مشکل سے اونٹ پر بٹھایا اور پھر جب اونٹ اٹھے تو ان دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگ گئیں کیونکہ انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ عقبی طرف جا گریں گے۔ وہ کجاوے سے چمٹ گئے تھے۔

" ارے ارے۔ تم شاید زندگی میں پہلی بار اونٹ پر بیٹھ رہے ہو۔ گھبراؤ نہیں کچھ نہیں ہوگا"۔ سباگو نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس دوران اونٹ سیدھے ہو گئے تھے۔ اس لئے ان کے منہ سے نکلنے والی خوف بھری چیخیں بھی تھم گئی تھیں۔ پھر ان اونٹوں کو دوسرے اونٹوں کے ساتھ باندھ دیا گیا اور وہ سب اونٹوں پر سوار ہو گئے اور اونٹوں کا یہ قافلہ تیزی سے صحرا میں داخل ہو کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اونٹ ایک قطار کی صورت میں چل رہے تھے۔

" واہ۔ واہ یہ تو لگتا ہے کہ ہم اونٹوں پر نہیں بلکہ کسی پہاڑ پر بیٹھے ہوں اور پہاڑ حرکت کر رہا ہو"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم تو چھوٹے پہاڑ پر بیٹھے ہو۔ میں تم سے زیادہ

اونچے پہاڑ پر بیٹھا ہوں۔ مجھے تمہارا سر اپنے سے نیچے نظر آ رہا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔ ظاہر ہے اس کا قد لمبا تھا اس لئے اس کا سر بانگلو سے کافی اونچا تھا۔

" اونچے پہاڑ پر اسے بٹھایا جاتا ہے جس کا کام صرف دیکھنا ہوتا ہے اس لئے تم بس بیٹھ کر دیکھتے رہو گے کہ میری شادی شہزادی سے کیسے ہوتی ہے"۔ بانگلو نے فوراً ہی کہا۔

" شہزادی عام عورت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کی شادی اس سے ہوتی ہے جو سب سے اونچا ہو اور اس وقت میں سب سے اونچا ہوں۔ اس لئے شہزادی کے ساتھ میری شادی ہوگی"۔ آنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ تمہارا اونٹ میرے اونٹ سے پیچھے ہے۔ میں پہلے شہزادی کے پاس پہنچ جاؤں گا اور شہزادی اس سے شادی کرتی ہے جو اس کے پاس پہلے پہنچ جائے"۔ بانگلو نے فوراً ہی ایک نیا نکتہ پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" پہلے تو بینڈ باجے والے ہوتے ہیں۔ دولہا تو آخر

میں ہوتا ہے"۔ آنگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔ اس نے فوراً ہی جواب دیا۔

" ہاں، مجھ سے پہلے بھی بینڈباجے والے ہیں اور پیچھے بھی اور تم دولہا کے بھائی ہو۔ اس لئے پیچھے آ رہے ہو"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" لیکن بینڈباجے تو نہیں بج رہے ہیں اور نہ کسی کے پاس ہیں"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ کنجوس بینڈ باجے والے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی آواز خرچ نہیں کرنا چاہتے جب ہم صحرائی شہزادی کے پاس پہنچیں گے تو بینڈباجے بجنے شروع ہو جائیں گے"۔ آنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" منہ دھو رکھو۔ تم جیسے لگڑبھگڑ سے صحرائی شہزادی شادی نہیں کر سکتی۔ وہ مجھ جیسے شیر سے کرے گی"۔ بانگلو کو جب اور کوئی بات نہ سوجھی تو اس نے اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" شیر سے تو شادی ہو سکتی ہے ہاتھی سے نہیں اور سب کو معلوم ہے کہ شیر میں ہوں اور تم ہاتھی"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم دونوں خاموش رہو کیونکہ صحرائی شہزادی نے کہا تھا کہ جو زیادہ بولے اسے صحرا میں ہی پھینک دیا جائے"۔ اچانک سب سے آگے اونٹ پر سوار سباگو نے گردن موڑ کر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس تک ان دونوں کی آوازیں یقیناً پہنچ رہی تھیں۔ وہ شاید ان کی نوک جھونک سے تنگ آگیا تھا اور پھر وہ دونوں ہی اس لئے خاموش ہو گئے کہ اگر ان میں سے ایک بھی بولا تو اسے یہاں پھینک دیا جائے گا اور دوسرا صحرائی شہزادی سے شادی کر لے گا اور یہی بات ان میں سے کوئی بھی برداشت نہ کر سکتا تھا اور پھر طویل سفر کے بعد وہ ایک بڑی بستی میں پہنچ گئے۔ یہاں دو چشمے تھے اور کئی عمارتیں تھیں جن میں سے ایک عمارت کافی بڑی اور محل نما تھی۔ ان دونوں کو اس عمارت میں لے جایا گیا اور پھر ان دونوں کو ایک کمرے میں لے جا کر بٹھا دیا گیا۔

"یہاں بیٹھو۔ ابھی تمہیں بلایا جائے گا"۔ سباگو نے کہا اور خود مڑ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ تو بے چاری غریب شہزادی ہے۔ کمرہ دیکھو"۔

آنگلو نے کمرے میں موجود عام سے سامان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" غریب نہیں کنجوس ہے۔ اس لئے اس کا شاہی خزانہ بھرا ہوا ہوگا اور شادی کے بعد میں اس خزانے کو دل کھول کر خرچ کروں گا۔ خوب کھانے کھاؤں گا۔ خوب کھاؤں گا"۔ بانگو نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کی زندگی کی سب سے بڑی حسرت ہی دل بھر کر کھانا کھانا ہو۔

" ہونہہ کھانے۔ یہاں صحرا میں ریت ہوتی ہے، جڑی بوٹیاں ہوتی ہیں۔ بیٹھے کھاتے رہنا۔ میں تو اس خزانے سے محل بناؤں گا۔ بہت بڑے محل اور پھر اس میں بیٹھ کر حکم چلاؤں گا کہ بانگو میرے بھائی کو کھانا کھلایا جائے۔ یہ میرا بھائی ہے"۔ آنگو نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ بانگو اس کی بات کا کوئی جواب دیتا وہی سباگو اندر داخل ہوا۔

" آؤ میرے ساتھ ۔ شہزادی اور بڑا پجاری تم سے ملنا چاہتے ہیں"۔ سباگو نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کہاں ہے بڑا پجاری اور صحرا کی شہزادی کا باپ"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم احمق ہو۔ تمہاری اس بڑی سی کھوپڑی میں بھوسہ بھرا ہوا ہے۔ اگر وہ باپ ہوتا تو صحرا کا بادشاہ ہوتا، پجاری کیوں ہوتا۔ شہزادی بے چاری یقیناً یتیم ہے اور یتیم سے شادی کرنا باعث ثواب ہے اور یہ ثواب میں حاصل کروں گا"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کرتے رہنا یتیم سے شادی۔ میں تو صحرا کی شہزادی سے شادی کروں گا"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"خاموش رہو ورنہ مارے جاؤ گے"۔ سباگو جو ان کے آگے آگے چل رہا تھا نے مڑ کر انہیں تقریباً ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ہمیں کہہ رہے ہو۔ ہمیں آنگلو بانگلو کو، جن سے سانپوں کے دادا جی ڈرتے ہیں۔ جن سے شہنشاہ جنات بھی ڈرتا ہے۔ تم ہمیں کہہ رہے ہو"۔ آنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے معلوم نہیں ہے ہمارے بارے میں۔ بے

بیچارہ سباگو۔ چچ چچ"۔ بانگو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سباگو پر ترس آ رہا ہو۔ سباگو نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر وہ ان دونوں کو ایک اور بڑے کمرے میں لے آیا۔ یہاں لومڑی کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں۔ یہاں ایک خوبصورت لڑکی اور اس کے ساتھ ایک گنجا لیکن داڑھی والا آدمی موجود تھا۔ اس لڑکی کے سر پر کسی پرندے کے خوبصورت پروں کا تاج تھا۔

" چچ چچ۔ تم تو واقعی غریب ہو صحرائی شہزادی۔ کہ تمہیں تاج بنانے کے لئے سونا بھی نہیں مل سکا اور تمہیں پرندوں کے پروں کا تاج بنانا پڑا ہے"۔ آنگو نے شہزادی کے تاج کو دیکھ کر بڑے رحم بھرے لہجے میں کہا۔

" بیٹھ جاؤ اور اپنے بارے میں بتاؤ"۔ اس گنجے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" تم کون ہو۔ پہلے اپنے بارے میں بتاؤ کیونکہ ہم نے صحرائی شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ اس لئے ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تم کون ہو"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا البتہ وہ بانگو سمیت فرش پر بیٹھ

ضرور گیا تھا۔

"میں بڑا پجاری ہوں"۔ بڑے پجاری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بامر مجبوری اس انداز میں بات کر رہا ہو۔

"اوہ۔ بڑا پجاری۔ ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم چاہے چھوٹے پجاری ہو یا بڑے۔ ہم نے صحرائی شہزادی سے شادی کرنی ہے"۔ اس بار بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن شہزادی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پہلے تمہارے بارے میں جان سکے"۔ بڑے پجاری نے پہلے جیسے لہجے میں کہا۔

"میرا نام آنگو ہے اور یہ میرا بھائی بانگو ہے اور ہمیں یہاں راج نگر کے شاہی نجومی نے بھیجا ہے۔ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ صحرائی شہزادی ہم سے شادی کرنے کے لئے بے چین ہے۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ باقی باتیں بعد میں ہو سکتی ہیں پہلے شادی کے انتظامات کراؤ۔ جلدی کرو ہمیں بھی بہت جلدی ہے"۔ آنگو نے کہا۔

"تم میں سے کون مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے"۔
شہزادی نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی دلچسپ
نظروں سے باری باری انہیں دیکھ رہی تھی۔
"میں آنگلو"۔ آنگلو نے فوراً ہی سینے پر ہاتھ مارتے
ہوئے کہا۔
"ارے نہیں۔ میں بانگلو"۔ بانگلو نے فوراً ہی اپنے
پیٹ پر خود ہی ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔
"شہزادی تو تم سے شادی کرنے پر تیار ہے لیکن
سنہری چڑیل ایسا نہیں ہونے دیتی۔ اس لئے جب
تک سنہری چڑیل زندہ ہے تم صحرائی شہزادی سے
شادی نہیں کر سکتے"۔ اس بار بڑے پجاری نے کہا۔
"سنہری چڑیل۔ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ جاؤ
بانگلو تم اسے ہلاک کر دو۔ جاؤ"۔ آنگلو نے بانگلو سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"میں کیوں جاؤں۔ تم مجھے اس کے پیچھے بھیج کر
خود شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے تم
جاؤ"۔ بانگلو نے کہا۔
"سنو آنگلو بانگلو۔ شہزادی سے اگر تمہیں شادی

کرنی ہے تو سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کر دو۔ اگر تم نے یہ شرط پوری کر دی تو شہزادی اور میرا وعدہ ہے کہ شادی ہو جائے گی"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" میں بھی وعدہ کرتی ہوں کہ تم میں سے جو بھی سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کرے گا میں اس سے شادی کروں گی"۔ شہزادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

" شہزادی کہاں گئی ہے۔ کیا شادی کی تیاری کرنے گئی ہے"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں بڑے پجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ اسے معلوم ہے کہ تم دونوں ہی بڑے بہادر ہو۔ اس لئے تم لامحالہ اس سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کر دو گے"۔ بڑے پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم واقعی بہادر ہیں اور سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو ہلاک کر دیں گے بلکہ سمجھ لو کہ وہ ہلاک ہو گئی۔ بس تم شادی کے انتظامات کراؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

" انتظامات کیا کرنے ہیں۔ بس نکاح خواں کو بلا لو۔ باقی انتظامات خودبخود ہو جائیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

" سب کچھ ہو جائے گا۔ پہلے ان کی لاشیں یہاں لائی جائیں گی اور پھر شادی ہوگی اور سنو۔ وقت مت ضائع کرو کیونکہ سنہری چڑیل اور اس کی بہنیں چاہتی ہیں کہ صحرائی شہزادی اور صحرائی شہزادے کی شادی ہو لیکن میں اور شہزادی چاہتے ہیں کہ شادی تم سے ہو۔ اس لئے اگر تم نے یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے میں وقت ضائع کیا تو سنہری چڑیل اور اس کی بہنیں صحرائی شہزادے سے شہزادی کی شادی کرا دیں گی"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" ان کی جرأت ہے۔ ہم ابھی ان کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ بلاؤ انہیں"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ یہاں نہیں رہتیں۔ صحرا کے وسط میں واقع ایک معبد میں رہتی ہیں اور وہاں جو جائے اسے ہلاک کر دیتی ہیں۔ تمہیں بھی وہاں جانا ہوگا"۔ بڑے پجاری

نے کہا۔

"وہاں کھانے کے لئے کچھ ہوگا یا نہیں"۔ بالنگو نے کہا۔

"ہاں۔ بہت کچھ ہے لیکن پہلے میں تمہیں تفصیل بتا دوں تاکہ تمہیں اس سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو سکے ورنہ تم بے خبری میں مارے جا سکتے ہو"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"کیا تفصیل ہے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"سنہری چڑیل کی تین بہنیں ہیں۔ یہ تینوں ویسے تو عام عورتیں لیکن دراصل وہ چڑیلیں ہیں اور انسانی خون پیتی ہیں اور ان کا گوشت کھاتی ہیں۔ سنہری چڑیل ان کی سردار ہے۔ اسے سنہری چڑیل اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سنہری رنگ کا لبادہ پہنتی ہے جبکہ اس کی بہنیں سیاہ لباس پہنتی ہیں۔ ان تینوں سیاہ چڑیلوں کے سروں پر پرندے نما تاج ہوتے ہیں بالکل ایسے جیسے کوئی اڑتا ہوا پرندہ ان کے سروں پر بیٹھا ہو۔ یہ پرندہ الو سے ملتا جلتا ہے جبکہ سنہری

چڑیل کے سر پر کوئی پرندہ نہیں ہوتا۔ یہ چاروں چڑیلیں شیطان کی پجاری ہیں اور ان کا کام یہ ہے کہ یہ انسانوں کو پکڑ کر اور بہلا پھسلا کر اپنے معبد میں لے جاتی ہیں اور پھر جادو کے زور سے انہیں چھوٹا کرکے اپنی قید میں رکھ لیتی ہیں اور پھر جب ان کا جی انسانی گوشت کھانے کو چاہتا ہے تو پھر اسے بڑا کرکے ہلاک کرکے کھا جاتی ہیں۔ اس لئے جب تم دونوں وہاں پہنچو گے تو وہ تمہیں بھی بہلا پھسلا کر معبد میں لے جائیں گی اور پھر جادو کے زور سے تمہیں ہلاک کر دیں گی اور پھر کھا جائیں گی"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" ہم ان سے بات بھی نہیں کریں گے اور انہیں ہلاک کر دیں گے"۔ آنگو بانگو نے کہا۔

" انہیں ہلاک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان سیاہ چڑیلوں کے سروں پر موجود پرندوں کے تاجوں کو ہٹا دیا جائے۔ جیسے ہی انہیں ہٹایا جائے گا، یہ اڑتے ہوئے غائب ہو جائیں گے اور پھر واپس نہیں آئیں گے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جو انہیں ہٹائے

وہ ان سے بلندی پر ہو اور پھر وہ ان پر اگر ہاتھ مارے گا تو یہ اڑ جائیں گے۔ اس طرح ان کا آدھا جادو ختم ہو جائے گا اور باقی آدھا جادو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس سنہری چڑیل کے سفید رنگ کے بالوں کا گچھا لے کر اسے آگ میں جلایا جائے۔ پھر ان کا باقی آدھا جادو بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر وہ عام سی چڑیلیں رہ جائیں گی لیکن پھر بھی یہ عام چڑیلیں کسی تلوار سے ہلاک نہیں ہوں گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ لکڑی کا کھونٹا ان کی گردن میں اس طرح مارا جائے کہ وہ گردن سے آرپار ہو جائے۔ پھر یہ ہلاک ہو جائیں گی۔ اس کے بعد تمہاری شادی صحرائی شہزادی سے ہو جائے گی۔ اب تم آنکھیں بند کر لو تاکہ میں تمہیں وہاں پہنچا دوں"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"اچھا۔ جلدی کرو تاکہ ہم انہیں ہلاک کر کے جلدی واپس آ جائیں اور شادی کریں"۔ آنگلو بانگلو نے کسی بات پر شاید غور ہی نہیں کیا۔ انہیں تو بس شادی کی فکر لگی ہوئی تھی لیکن انہوں نے آنکھیں بند

کر لیں۔

"آنکھیں کھول دو اور سیدھے چلتے جاؤ"۔ چند لمحوں بعد ان کے کانوں میں بڑے پجاری کی آواز پڑی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اب اس کمرے کی بجائے لق و دق صحرا میں ریت کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ارے۔ یہ کیا ہوا۔ یہ ہم کہاں آگئے۔ وہ شہزادی کہاں ہے"۔ ان دونوں نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بڑے پجاری نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ اس لئے اب ہم سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کی بجائے اس بڑے پجاری کو ہلاک کریں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی وہ گنجا بہت عیار اور چالاک نظر آ رہا تھا۔ وہ لازماً خود ہی شہزادی سے شادی کرنا چاہتا ہوگا"۔ آنگلو نے کہا لیکن اسی لمحے اسے دور سے دھبے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ دھبے چونکہ کافی فاصلے پر تھے اس لئے وہ

انہیں پہچان نہ رہے تھے لیکن وہ اب پوری طرح
اس طرف ہی متوجہ تھے۔

کمرے میں الو کی تخنخنتی ہوئی آواز سنائی دی تو کرسی پر بیٹھی ہوئی سنہری چڑیل بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فضا میں لہرائے تو آواز آنا بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور سیاہ رنگ کا دھواں اندر داخل ہوا اور پھر سنہری چڑیل کے سامنے مجسم ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا سیاہ فام آدمی تھا جس کے جسم پر لمبے لمبے سیاہ رنگ کے بال تھے البتہ اس کی پیشانی پر ایک گہرے سرخ رنگ کی آنکھ تھی۔

" گومو کیوں آئے ہو"۔ سنہری چڑیل نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" آقازادی۔ تمہارے دشمن یہاں پہنچ چکے ہیں۔ ان کے نام آنگلو بانگلو ہیں۔ یہ بظاہر انتہائی مسخرے اور احمق ہیں لیکن یہ انتہائی خطرناک ہیں۔ انہیں صحرا کے بڑے پجاری نے تمہارے اور تمہاری بہنوں کے بارے میں ساری تفصیل بتا کر بھیجا ہے تاکہ وہ تمہیں ہلاک کر دیں"۔ اس بونے نے کہا تو سنہری چڑیل بے اختیار ہنس پڑی۔

" اچھا۔ کیا بتا کر بھیجا ہے"۔ سنہری چڑیل نے ہنستے ہوئے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

" اس نے انہیں بتایا ہے کہ تمہاری بہنوں کے سروں سے تاج اڑا دیئے جائیں تو آدھا جادو ختم ہو جاتا ہے اور اگر تمہارے بالوں کے گچھے کو آگ لگا دی جائے تو باقی آدھا جادو بھی ختم ہو جاتا ہے اور اس نے تاج اڑانے کا طریقہ بھی بتا دیا ہے کہ اس کے لئے بلندی پر جا کر کام کرنا ہوگا اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ جب تک لکڑی کے کھونٹے تمہاری گردنوں میں آرپار نہ کئے جائیں تم ہلاک نہیں

ہو سکتیں"۔ گومو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور کیا بتایا ہے اس نے"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

" اس نے بتایا ہے کہ تم اور تمہاری بہنیں انسانوں کو بہلا پھسلا کر معبد میں لے جاتی ہیں اور پھر انہیں جادو کے زور سے چھوٹا کر دیا جاتا ہے اور پھر جب تمہارا جی چاہتا ہے تم انہیں بڑا کر کے ہلاک کر کے کھا جاتی ہو"۔ گومو نے کہا۔

" یہ سب کچھ تو اس نے درست بتایا ہے لیکن اس کے باوجود اس نے کچھ نہیں بتایا کیونکہ اُسے معلوم ہی نہیں کہ ہمارے پاس کتنی اور کیسی کیسی طاقتیں ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"۔ سنہری چڑیل نے کہا اور گومو دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور دھواں دروازے سے باہر جا کر غائب ہو گیا تو سنہری چڑیل اٹھی اور تیز تیز چلتی ہوئی دوسرے کمرے میں گئی۔ وہاں تین عورتیں جنہوں نے سیاہ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے اور جن کے سروں پر بھی لبادہ تھا اور ان کے اوپر زندہ پرندوں کے تاج موجود تھے

بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ سنہری چڑیل کو دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"کیا ہو رہا ہے بہنو"۔ سنہری چڑیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہمیں کافی دن ہو گئے ہیں ہم نے انسانوں کا وشت نہیں کھایا جبکہ ہمارے پاس تین انسان موجود یں لیکن انہیں کھانے کے لئے چونکہ تمہاری اجازت ضروری ہے اس لئے ہم سوچ رہی تھیں کہ تم سے ت کی جائے"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

" ان انسانوں کو رہنے دو۔ میں نے تمہارے لئے دو یے انسانوں کا شکار کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ہمیں ک کرنے آ رہے ہیں"۔ سنہری چڑیل نے کہا۔

" ہمیں ہلاک کرنے کے لئے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو ای۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ ان میں سے ایک عورت ، حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس سنہری چڑیل ں کا نام ٹساکی تھا تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ان کا شکار ہمیں کرنا چاہیئے"۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا۔

" ہاں۔ ہم نے ان کا شکار ضرور کھیلنا ہے لیکن فو
ہی نہیں بلکہ میں چاہتی ہوں کہ ان دونوں کو ا
دیوتا کے سامنے قربان کر دیں۔ اس طرح ہمیں بھ
مزید طاقتیں مل جائیں گی جن سے ہم محروم ہیں ا
اگر یہ طاقتیں ہمیں مل گئیں تو ہم پر یہاں صحرا م
اکیلی رہنے کی پابندی ختم ہو جائے گی اور ہم آ
شہروں میں جا کر شہزادیوں جیسی زندگی بسر کر سکی
گی"۔ ٹساکی نے کہا۔

" اوہ۔ کیا کوئی خاص بات ہے ان دونوں میں
پہلے تو تم نے اس انداز میں کبھی نہ سوچا تھا"۔ ا
تینوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ جب پہلی بار مجھے ان کے بارے میر
اطلاع ملی تو میں نے دیوتا کے سامنے خاص حاضر
دی اور پھر دیوتا نے مجھے بتایا کہ یہ دونوں انتہائ
خطرناک ہیں اور ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں۔ اس لئے
اگر ہم ان کی قربانی اس کے سامنے دیں تو ہمیں زیاد
طاقتیں دی جا سکتی ہیں کیونکہ ان دونوں کی قربانی
سے دیوتا کی اپنی حیثیت باقی دیوتاؤں میں بڑھ جائے

گی"۔ ٹساکی نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو ٹھیک ہے۔ کہاں ہیں وہ"۔ ان تینوں نے کہا۔

" بڑے پجاری نے انہیں بھیجا ہے اور وہ یہاں صحرا میں پہنچ چکے ہیں۔ مجھے گومو نے آ کر اطلاع دی ہے لیکن ایک بات سن لو۔ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہمارا جادو کیسے ختم ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم نے ہوشیار رہنا ہے"۔ ٹساکی نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ ہم ہوشیار رہیں گے"۔ ان تینوں نے کہا۔

" تو پھر آؤ چلیں اور ہاں۔ ان تینوں انسانوں کو بھی ساتھ لے لو تاکہ وہ ہم سے خوفزدہ ہو جائیں اور ہم پر وار نہ کریں"۔ ٹساکی نے کہا تو ان میں سے دو نے سر ہلایا اور پھر وہ ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔ جب وہ واپس آئیں تو ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک بڑا سا چوڑے منہ والا برتن تھا جس میں دو چھوٹے چھوٹے آدمی موجود تھے جبکہ دوسری نے ایک چھوٹے سے پتلے نما انسان کو دونوں ہاتھوں میں

پکڑ رکھا تھا۔ یہ تینوں ہاتھ پیر مار رہے تھے لیکن ان کے منہ سے آوازیں نہ نکل رہی تھیں۔

"آؤ چلیں"۔ ٹساکی نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پھر وہ اس معبد نما عمارت سے باہر آ گئیں۔

"ہمیں اڑ کر وہاں جانا ہوگا ورنہ رات پڑ جائے گی اور میں چاہتی ہوں کہ ان کو رات پڑنے سے پہلے معبد میں لا کر دیوتا کے سامنے قربان کر دیا جائے"۔ ٹساکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہوا میں کسی پرندے کی طرح اڑنے لگی۔ اس کی بہنیں بھی اس کے پیچھے پرندوں کی طرح اڑنے لگ گئیں۔

"بس یہاں سے ہم پیدل آگے جائیں گی تاکہ انہیں معلوم نہ ہو سکے کہ ہم اڑ بھی سکتی ہیں"۔ ٹساکی نے کہا اور ریت پر اتر گئی۔ اس کے پیچھے اس کی تینوں بہنیں بھی نیچے اتریں اور پھر وہ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی گئیں۔ انہیں دور سے ایک ٹیلے کے دامن میں دو آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے جن میں سے ایک لمبا تھا اور دوسرا چھوٹے قد کا۔

" کیا یہ ہیں وہ دونوں"۔ ان تینوں بہنوں نے پوچھا۔

" ہاں اور دیکھو انہوں نے بھی ہمیں دیکھ لیا ہے۔ وہ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں"۔ ٹساکی نے کہا اور ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" ارے۔ یہ لمبا تو ٹیلے پر چڑھ رہا ہے۔ کیوں"۔ ایک نے اچانک حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ انسان ہیں۔ انہیں اتنی دور سے ہم دھبوں کی صورت میں نظر آ رہی ہوں گی جبکہ ہم چڑیلیں ہیں اس لئے ہم اتنی دور سے انہیں آسانی سے دیکھ رہی ہیں اور یہ اوپر اس لئے چڑھ رہا ہوگا کہ ہمیں دیکھ سکے کہ ہم کون ہیں"۔ ٹساکی نے جواب دیا اور ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" سنو۔ ہم نے انہیں بھی بہلانا پھسلانا ہے۔ ان سے عیاری کرنی ہے۔ اس لئے تم نے میری باتوں کی تائید کرنی ہے"۔ ٹساکی نے کہا۔

" کیوں۔ ہم انہیں پکڑ کر لے جا سکتی ہیں آسانی سے"۔ ایک چڑیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ضروری ہے کہ یہ اپنی مرضی سے معبد میں جائیں ورنہ پھر قربانی نہ دی جا سکے گی۔ یہ قربانی کی ضروری شرط ہے"۔ لسا کی نے جواب دیا اور باقی تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

یہ دھبے تو چل رہے ہیں آنگلو۔ کیا دھبوں کی ٹانگیں بھی ہوتی ہیں"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ یہ ٹانگوں والے دھبے ہوں۔ میں ٹیلے پر چڑھ کر دیکھتا ہوں۔ اس طرح تو ہمیں ان کی ٹانگیں نظر آ ہی جائیں گی"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا۔

" یہ تو عورتیں ہیں۔ ارے واہ، ایک شہزادی ہے اور تین اس کی کنیزیں ہیں۔ شہزادی نے سنہرے رنگ کا لباس پہنا ہوا ہے جبکہ اس کی کنیزوں نے

یاہ رنگ کے لباس پہنے ہوئے ہیں"۔ ٹیلے کے اوپر
ے آنگلو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" سنہری شہزادی۔ واہ پھر تو میں اس سے شادی
روں گا۔ تم بے شک اس غریب صحرائی شہزادی سے
ادی کر لینا"۔ بانگلو نے فوراً ہی جواب دیا۔

" ارے بانگلو۔ کہیں یہ وہ سنہری چڑیل نہ ہو۔
جس کے بارے میں بڑے پجاری نے بتایا تھا"۔ آنگلو
نے کہا۔

" تمہیں ان کے سروں پر پرندوں کے تاج نظر آ
رہے ہیں"۔ بانگلو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن صرف تینوں کنیزوں کے سروں پر"۔
آنگلو نے جواب دیا۔

" سنہری شہزادی کے سر پر تو پرندے کا تاج نہیں
ہے ناں"۔ بانگلو نے خوش ہو کر پوچھا۔

" اس کے سر پر نہیں ہے اور اس کے سر پر تو
لبادہ بھی نہیں ہے۔ اس کے سر کے بال بھی سفید
ہیں۔ ارے یہ تو بوڑھی شہزادی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" اس نے دھوکہ دینے کے لئے بال سفید کر رکھے

ہوں گے تاکہ تم جیسے احمق اسے بوڑھی سمجھیں"۔ بالگو نے کہا۔

" یہ واقعی چڑیلیں نہیں ہیں۔ نہ ان کے لمبے لمبے دانت ہیں نہ ان کے پیر پیچھے کو مڑے ہوئے ہیں لیکن ان کنیزوں کے سروں پر پرندوں کے تاج کیوں ہیں"۔ آنگو نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

" اچھا تو پھر تجربہ کر لیتے ہیں۔ تم ٹیلے پر چڑھے ہوئے ہو۔ جب یہ یہاں پہنچیں تو تم نے ان پر چھلانگ لگا دینی ہے اور ان کے سروں پر سے پرندے اڑا دینے ہیں۔ اگر یہ پرندے اڑ گئے تو پھر یہ چڑیلیں ہوں گی اور اگر نہ اڑے تو پھر یہ عورتیں ہوں گی"۔ بالگو نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم واقعی میرے بھائی ہو۔ اس لئے عقلمند ہو"۔ آنگو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی چار عورتیں چلتی ہوئی ان کے قریب آئیں۔ تین عورتیں جنہوں نے سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کے سروں پر زندہ پرندوں کے تاج تھے جبکہ سنہرے لباس اور سفید بالوں والی عورت کے سر پر

نہیں تھا البتہ ان میں دو عورتوں میں سے ایک
ایک بڑا سا چوڑے منہ والا برتن اٹھایا ہوا تھا
ں میں دو چھوٹے چھوٹے زندہ انسان تھے جو ہاتھ پیر
رہے تھے لیکن ان کے منہ سے آوازیں نہ نکل
ں تھیں جبکہ ایک عورت نے دونوں ہاتھوں میں
ا چھوٹے سے پتلے نما انسان کو اٹھایا ہوا تھا اور
ری عورت خالی ہاتھ تھی۔

تم کون ہو اور یہ تم ٹیلے پر کیوں چڑھے ہوئے
نیچے آؤ"۔ سنہری لبادے والی نے رک کر کہا۔

میرا نام بانگلو ہے۔ کیا تم سنہری شہزادی ہو اور
تمہاری کنیزیں ہیں"۔ نیچے کھڑے ہوئے بانگلو نے

ہاں۔ میں سنہری شہزادی ہوں۔ کیا تم مجھ سے
ی کرو گے"۔ اس سنہری لبادے والی عورت نے
اتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ میں ضرور کروں گا شادی لیکن میرا بھائی
ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تم عورتیں نہیں بلکہ چڑیلیں
بانگلو نے کہا۔

" ارے نہیں۔ میں تو شہزادی ہوں۔ دیکھو
تمہیں ہاتھ لگاتی ہوں۔ پھر تمہیں خود معلوم ہو جا
گا کہ ہم چڑیلیں نہیں ہیں عورتیں ہیں۔ کیونکہ چڑیلو
کے ہاتھ لگانے سے انسان مر جاتے ہیں جبکہ عورتو
کے ہاتھ لگانے سے مرا نہیں کرتے"۔ سنہری لباد
والی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے با
کے پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھ کر گدگدیاں کرنی شروع
دیں تو بانگلو بے اختیار ہنستا ہوا نیچے بیٹھ گیا۔ اس
پیچھے تینوں عورتیں بھی بے اختیار ہنسنے لگیں۔
" اب تم بھی نیچے آ جاؤ تاکہ تمہیں بھی یقین
جائے"۔ سنہری لبادے والی نے بانگلو کو گدگد
کرتے ہوئے گردن موڑ کر ٹیلے پر کھڑے آنگلو سے کہ
" ہاں۔ میں بھی آ رہا ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے
سنہری شہزادی بانگلو کی گدگدیاں نکالے اور آنگلو دیکھتا
ہی رہ جائے"۔ آنگلو نے بے چین سے لہجے میں کہا
اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلے سے اترنے کی بجا
یکلخت اوپر سے چھلانگ لگا دی اور پھر وہ کسی پرند
کی طرح اڑتا ہوا ان تینوں کے سروں کے اوپر

ہوتا ہوا سنہری شہزادی اور بانگلو کی طرف آنے لگا۔ اس کے دونوں ہاتھ پھیلے ہوئے تھے۔ اچانک اسے احساس ہوا کہ اگر اس نے ہاتھ پھیلائے رکھے تو وہ منہ کے بل گر جائے گا۔ اس لئے اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ آپس میں ملائے تاکہ ہاتھوں کی مدد سے اپنا سر ریت سے ٹکرانے سے بچائے لیکن جیسے ہی اس نے دونوں ہاتھ ملائے اس کے ہاتھ ان تینوں عورتوں کے سروں پر موجود زندہ پرندوں سے ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی دھماکے ہوئے اور تینوں پرندے یکلخت فضا میں اچھلے اور اڑتے ہوئے دور چلے گئے جبکہ آنگلو ہاتھوں کے بل ریت پر آ گرا اور پھر لڑھکتا ہوا کچھ دور جا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ ارے تاج چلے گئے۔ اوہ۔ اوہ"۔ تینوں عورتوں نے چیختے ہوئے کہا۔ ان کے ہاتھوں میں موجود برتن اور چھوٹا پتلا نما انسان بھی نیچے گر پڑا تھا اور پھر دوسرے لمحے آنگلو بانگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ نیچے گرتے ہی وہ تینوں ایک لمحے میں بڑی جسامت کے ہوئے اور پھر چیختے ہوئے

بے تحاشہ ایک طرف کو بھاگتے چلے گئے جبکہ سنہری لبادے والی عورت اور وہ تینوں صرف چیختی رہ گئیں جبکہ آنگلو بانگلو اب اٹھ کر نہ صرف کھڑے ہوئے تھے بلکہ حیرت سے انہیں چیختا ہوا دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہو گیا ہے۔ یہ کون لوگ تھے۔ یہ تو چھوٹے تھے۔ یہ بڑے کیوں ہو گئے"۔ ان دونوں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے میری کنیزوں کے تاج اڑا دیئے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جن سے میں شادی نہ کرنا چاہتی تھی بھاگ گئے ہیں۔ میں انہیں سزا دینا چاہتی تھی لیکن تمہاری وجہ سے یہ بھاگ گئے ہیں"۔ اس سنہری لبادے والی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ میں کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ شہزادی کے سر پر تاج نہ ہو اور اس کی کنیزوں کے سر پر تاج ہو۔ اس لئے میں نے انہیں اڑا دیا ہے لیکن یہ بتاؤ کہ تم کیا واقعی شہزادی ہو۔ کہیں تم وہ سنہری چڑیل تو نہیں ہو جس کے بارے میں ہمیں بڑے پجاری نے بتایا تھا"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ بڑا پجاری تو خود مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ میں شہزادی ہوں۔ میرا نام ٹساکی ہے اور یہ میری کنیزیں ہیں"۔ سنہری لبادے والی عورت نے کہا۔

" ٹساکی شہزادی۔ واہ۔ نام تو اچھا ہے لیکن تمہارے سر پر تاج کیوں نہیں ہے اور تمہارے بال سفید کیوں ہیں۔ کیا تم بوڑھی ہو"۔ بانگلو نے کہا۔

" یہ بال اس لئے سفید ہیں کہ میں اس بڑے پجاری سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ میں کسی بہادر اور عقلمند آدمی سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ اس نے جادو کے زور سے میرے بال سفید کر دیئے ہیں اور تمہیں شاید معلوم نہیں کہ سفید بالوں پر تاج پہنا نہیں جا سکتا لیکن جب میں تم سے شادی کر لوں گی تو پھر بڑے پجاری کا جادو ختم ہو جائے گا اور پھر میرے بال بھی سنہری ہو جائیں گے اور میں سر پر تاج بھی پہن سکوں گی اور میرے پاس اتنا بڑا خزانہ بھی آ جائے گا کہ پوری دنیا کے بادشاہوں کے پاس بھی اتنا بڑا خزانہ نہیں ہوگا"۔ ٹساکی نے کہا تو آنگلو

بانگو دونوں بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے۔

" خزانہ۔ واہ۔ سنہری شہزادی۔ ٹساکی شہزادی۔ جلدی کرو مجھ سے تم شادی کر لو۔ مجھ سے۔ یہ تو میرا بھائی ہے۔ اصل میں، میں بہادر اور عقلمند ہوں"۔ آنگو نے کہا۔

" تمہارے سر میں تو بھوسہ بھرا ہوا ہے۔ تم کیسے عقلمند ہو گئے۔ عقلمند تو میں ہوں اور چونکہ میں طاقتور ہوں اس لئے بہادر بھی میں ہی ہوں"۔ بانگو نے فوراً ہی اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

" میں اس سے شادی کروں گی جو اپنے عقلمند ہونے کا ثبوت دے گا۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ ٹساکی نے کہا۔

" کیسا ثبوت"۔ ان دونوں نے چونک کر پوچھا۔

" بہادر اور عقلمند آدمی وہ ہوتا ہے جس کا خون میٹھا ہو۔ اس لئے میں تم دونوں کا تھوڑا خون نکال کر چکھوں گی۔ جس کا خون میٹھا ہوگا اس سے میں شادی کر لوں گی"۔ ٹساکی نے کہا۔

" خون نکالو گی۔ اوہ پھر تو تم چڑیل ہو۔ ہم تمہیں

ہلاک کر دیں گے"۔ ان دونوں نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو ٹساکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم تو کہہ رہے ہو کہ تم دونوں بہادر ہو لیکن تم ڈر اس طرح رہے ہو جیسے بزدل ہو"۔ ٹساکی نے کہا۔

" ہنیں۔ ہم بہادر ہیں لیکن یہ خون والی بات مت کرو اور اچھی اچھی باتیں کرو"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں دوسری طرح معلوم کر لوں گی۔ آؤ میرے ساتھ "۔ ٹساکی نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ اس کے مڑتے ہی تینوں سیاہ لبادے والی عورتیں بھی واپس مڑ گئیں۔

" کہاں جانا ہے"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" یہاں سے کچھ دور ایک معبد ہے وہاں شادی ہوتی ہے۔ وہاں جا رہے ہیں"۔ ٹساکی نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر تو ہم ضرور چلیں گے لیکن وہاں نکاح خواں اور گواہ تو ہوں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ارے ہاں سب کچھ ہے۔ جلدی کرو۔ جانا دور ہے اگر رات پڑ گئی تو پھر شادی نہ ہو سکے گی۔ چلو

جلدی"۔ لسا کی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز چلنے لگی۔ آنگلو بانگلو اس کے پیچھے چل رہے تھے جبکہ سیاہ لبادے والی تینوں عورتیں ان دونوں کے پیچھے چل رہی تھیں اور وہ دونوں خوش تھے کہ ان کی جلد ہی سنہری شہزادی سے شادی ہو جائے گی۔ انہیں اب صحرائی شہزادی وغیرہ سب کچھ بھول چکا تھا۔

شہزادی غضب ہو گیا"۔ اچانک بڑے پجاری نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا بڑے پجاری"۔ صحرائی شہزادی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" وہ دونوں سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کے ہاتھوں احمق بن گئے ہیں۔ وہ انہیں بہلا پھسلا کر معبد میں لے جا رہی ہیں اور وہاں جا کر وہ انہیں دیوتا کے سامنے قربان کر دیں گی"۔ بڑے پجاری نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ پھر اب کیا ہوگا۔ اب میری شادی صحرائی

شہزادے سے کیسے ہو سکے گی"۔ صحرائی شہزادی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ دونوں واقعی بڑے احمق ہیں۔ یہ اس چڑیل کو سنہری شہزادی سمجھ بیٹھے ہیں حالانکہ انہوں نے اس کی بہنوں کے سروں سے تاج اتار کر ان کا آدھا جادو ختم کر دیا ہے لیکن پھر بھی اب وہ ان کے ساتھ معبد میں جا رہے ہیں۔ جیسے ہی یہ معبد میں داخل ہوئے۔ یہ بے بس ہو جائیں گے اور پھر وہ چڑیلیں انہیں اپنے دیوتا کے سامنے قربان کرکے زیادہ طاقتور بن جائیں گی"۔ بڑے پجاری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" پھر اب کیا ہو سکتا ہے"۔ شہزادی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے کچھ کرنا ہوگا"۔ بڑے پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر کمرے کے ایک کونے کی طرف پھونک مار دی۔

" کیا حکم ہے آقا"۔ فوراً ہی کمرے کے کونے سے

ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" گومو مجھے بتاؤ کہ یہ احمق آنگلو بانگلو کیا ان چڑیلوں کو ہلاک کر دیں گے یا خود ہلاک ہو جائیں گے"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" اگر یہ دونوں ان چڑیلوں کے ساتھ معبد میں داخل ہو گئے تو پھر یہ یقیناً ہلاک ہو جائیں گے"۔ وہی آواز سنائی دی۔

" پھر انہیں کیسے بچایا جا سکتا ہے اور کیسے انہیں اس بات پر آمادہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ان چڑیلوں کو ہلاک کر دیں"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" آقا۔ ان کو پیغام دیا جا سکتا ہے پھر اگر انہوں نے پیغام سمجھ لیا تو یہ خود ہی باقی کام کر لیں گے ورنہ نہیں"۔ وہی آواز سنائی دی۔

" تو پھر میرا پیغام ان تک پہنچا دو"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" اچھا آقا۔ جواب کا انتظار کرو"۔ وہی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

" آقا۔ پیغام دے دیا گیا ہے لیکن انہوں نے

جواب دیا ہے کہ وہ سنہری شہزادی ٹساکی سے شادی کریں گے"۔ تھوڑی دیر بعد وہی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ پھر تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

" اب کیا ہوگا"۔ صحرائی شہزادی نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو شہزادی۔ ہم کوشش کرتے رہیں گے"۔ بڑے پجاری نے کہا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ شہزادی کے ساتھ ساتھ اب اس کے چہرے پر بھی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" بڑے پجاری کا پیغام ہے تمہارے لئے آنگو بانگو۔ یہ چاروں چڑیلیں ہیں۔ اگر تم ان کے ساتھ معبد میں داخل ہوئے تو پھر یہ تمہیں دیوتا کے سامنے قربان کر دیں گی"۔ اچانک ایک آواز بیک وقت آنگو بانگو کے کانوں سے ٹکرائی۔

" ہونہہ۔ بڑا پجاری۔ وہ دھوکے باز ہے۔ ہم تو سنہری شہزادی سے شادی کریں گے"۔ ان دونوں نے دل ہی دل میں فوراً جواب دیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اب انہیں دور سے ایک پرانے سے معبد کی عمارت نظر آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹساکی اور

اس کی کنیزوں کے ساتھ اس معبد میں داخل ہو گئے۔

یہ معبد ویران تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب تم دونوں اس معبد میں آ کر بے بس ہو چکے ہو۔ اب تمہاری قربانی دیوتا کے سامنے دی جائے گی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ اچانک لُسانی نے مڑ کر قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آنکلو بانکلو کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے اچانک جان نکل گئی ہو۔ وہ زمین پر گر پڑے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم دھوکے باز ہو"۔ ان دونوں نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے تمہیں دھوکہ دیا ہے۔ ہم چڑیلیں ہیں اور اب ہم تمہاری قربانی دیں گی تاکہ تمہاری قربانی سے خوش ہو کر دیوتا ہمیں اور زیادہ طاقتیں دے دے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ ان چاروں نے ان دونوں کے گرد ناچتے ہوئے اور قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"نہیں، نہیں۔ ہمیں چھوڑ دو۔ ہم آنکلو بانکلو ہیں۔ ہم سے ڈرو۔ ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ ان دونوں نے کہا۔

"آؤ بہنو۔ دیوتا کے لئے ان کی قربانی کی تیاری کریں۔ آؤ"۔ لساکی نے دوسری عورتوں سے کہا اور تیزی سے ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ سیاہ لباسوں والی عورتیں بھی اس کے پیچھے اس کمرے سے باہر چلی گئیں۔

"یہ کیا ہو گیا آنگلو"۔ بالنگو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ تم نے پہلے اس سے شادی کی بات کی تھی"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ چڑیل ہے۔ تم خود دیکھو۔ یہ تو عورت ہے چڑیل نہیں ہے"۔ بالنگو نے کہا۔

"لیکن اس کی بہنوں کے سروں پر پرندوں کے تاج تھے۔ پھر بھی تم نہیں مانے۔ وہ میں نے اڑا دیئے۔ پھر بھی تم نہیں مانے۔ تم تو اس سے گدگدیاں لڑا رہے تھے۔ اب بھگتو"۔ آنگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں اگر ایک دوسرے سے لڑتے رہے تو مارے جاؤ گے"۔ اچانک ایک باریک سی آواز انہیں سنائی دی تو وہ چونک کر گردنیں موڑ کر اس طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی چھپکلی ان کے سامنے فرش پر موجود تھی۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"تم چھپکلی ہو کر ہماری زبان میں بات کر رہی ہو"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

"ہاں۔ بڑے پجاری نے بڑی محنت سے مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ آخری بار تمہاری مدد کی جائے۔ سنو۔ تم کوشش کر کے ایک دوسرے کو پکڑ لو۔ جیسے ہی تم ایک دوسرے کو پکڑو گے تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ پھر ان چڑیلوں کو ہلاک کر دینا۔ میں جا رہی ہوں کیونکہ اگر میں زیادہ دیر یہاں رہی تو میں جل کر راکھ ہو جاؤں گی"۔ اس چھپکلی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تو آنگلو نے اپنا بڑا سا ہاتھ ہلانے کی کوشش کی تو تھوڑی سی کوشش سے اس کا ہاتھ حرکت میں آ گیا اور پھر آہستہ آہستہ اس

نے ہاتھ بڑھا کر بالنگو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جیسے ہی اس نے بالنگو کا ہاتھ پکڑا انہیں یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں دوبارہ جان آ گئی ہو اور وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ اسی لمحے لُساکی اندر داخل ہوئی۔

" ارے تم ٹھیک ہوگئے۔ کیسے "۔ اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ بڑے پجاری کی بھیجی ہوئی چھپکلی نے ہمیں بتا دیا کہ اگر ہم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیں تو ہم ٹھیک ہو جائیں گے۔ ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور ہم ٹھیک ہوگئے "۔ آنگو نے جواب دیا۔

" اور اب ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے "۔ بانگو نے کہا۔

" تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے "۔ لُساکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

" ارے ارے۔ اس کا منہ بند کرو "۔ بانگو نے چیخ

کر کہا تو آنگلو نے وہیں کھڑے کھڑے اپنا بڑا سا ہاتھ
بڑھا کر اس سنہرے لبادے والی عورت کے منہ پ
رکھ دیا۔ وہ عورت پیچھے ہٹنے لگی تو بانگلو نے بھاگ کر
اس کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔

" اب دیکھتا ہوں کہ تم کیسے پیچھے ہٹتی ہو"۔ بانگلو
نے کہا اور عورت نے سر موڑنا چاہا تو آنگلو نے اس کا
سر موڑنے سے روکنے کے لئے اس کے بال پکڑ لئے
اور پھر جیسے ہی اس نے اس کے بال پکڑے ایک
دھماکہ ہوا اور وہ سنہرے لبادے والی عورت تڑپ
کر اچھلی اور نیچے گر گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس
میں نیلے رنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور پھر وہ فوراً جل
کر راکھ ہو گئی۔ اسی لمحے وہ تینوں سیاہ لبادے والی
عورتیں چیختی ہوئی اندر داخل ہوئیں اور اس جلتی ہوئی
لاش کے گرد کھڑی ہو کر رونے لگ گئیں۔

" ہماری بہن لساکی۔ تم کیسے ہلاک ہو گئی"۔ ان
تینوں نے روتے ہوئے کہا۔

" ان دونوں احمقوں نے مجھے مار ڈالا۔ میں اس
صورت میں ہلاک ہو سکتی تھی کہ یا تو میرا جادو ختم

طور پر ختم کر کے میری گردن میں لکڑی کا کھونٹا ٹھونک دیا جاتا یا پھر ایک آدمی میرا منہ بند کرتا۔ دوسرا میری پشت پر ہاتھ رکھتا اور پھر منہ بند کرنے والا آدمی میرے بال پکڑ کر کھینچتا۔ حالانکہ ایسا ہونا ناممکن تھا لیکن ان احمقوں نے ایسا ہی کیا اور میں ہلاک ہو گئی"۔ ٹساکی کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہم تمہیں ہلاک کر دیں گی۔ تم نے ہماری بہن کو ہلاک کیا ہے"۔ ان تینوں نے چیختے ہوئے کہا اور آنگلو بانگلو کی طرف بڑھیں۔

"دوڑو۔ باہر دوڑو"۔ بانگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں مڑ کر باہر کی طرف بھاگ پڑے۔ آنگلو تو لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا ایک لمحے میں معبد سے باہر آ گیا جبکہ بانگلو موٹا تھا اس لئے وہ تیزی سے نہ بھاگ سکتا تھا البتہ وہ دروازے کے درمیان پہنچ گیا تھا کہ ان تینوں نے اسے پکڑا اور واپس اندر کھینچ لیا۔

"آنگلو، آنگلو۔ میرے بھائی مجھے بچاؤ"۔ بانگلو نے چیختے ہوئے کہا۔

" میرا بھائی بانگلو۔ اسے چھوڑ دو"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے واپس معبد میں آ کر اس نے ان تینوں میں سے ایک کو دونوں ہاتھوں سے دھکا دیا تو وہ عورت چیختی ہوئی اس جلی ہوئی لاش پر گری تو اسی لمحے اسے بھی آگ لگ گئی۔ اسی لمحے بانگلو نے زور سے دونوں ہاتھ چلائے تو باقی دونوں عورتیں بھی اچھل کر پیچھے اس جلتی ہوئی لاش پر گریں اور پھر ان دونوں کو بھی آگ لگ گئی۔

" دوڑو۔ دوڑو۔ کہیں ہمیں بھی آگ نہ لگ جائے"۔ آنگلو نے کہا اور بانگلو کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا اس معبد سے باہر آ گیا۔

" ہم تینوں کی موت صرف اس صورت میں ہو سکتی تھی کہ ہمارا مکمل جادو ختم کر کے ہماری گردنوں میں لکڑی کے کھونٹے گھونپ دیئے جاتے یا پھر ہم میں سے ایک کو کوئی آدمی دونوں ہاتھوں سے دھکیل کر ٹساکی کی جلی ہوئی لاش پر پھینک دیتا اور پھر باقی دونوں کو اس جلتی ہوئی بہن پر پھینک دیا جاتا اور ان دونوں احمقوں نے ایسا ہی کیا۔ اس لئے ہم تینوں ہی

ہلاک ہو گئیں"۔ روتی ہوئی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔ جب دھواں غائب ہوا تو وہاں معبد موجود نہ تھا۔ ہر طرف ریت ہی ریت تھی۔

"یہ تو ہلاک ہو گئیں۔ اب ہماری شادی صحرائی شہزادی سے ہوگی۔ واہ۔ واہ"۔ ان دونوں نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم وہاں پہنچیں گے کیسے"۔ آنگو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ اوہ۔ ہمیں بڑے پجاری کو بلانا چاہیئے"۔ بانگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے بڑے پجاری اور صحرائی شہزادی کو آوازیں دینا شروع کر دیں اور پھر چند لمحوں بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے سامنے بڑا پجاری اور صحرائی شہزادی دونوں کھڑے تھے۔ ان دونوں کے چہرے مسرت کی شدت سے سرخ ہو رہے تھے۔

"تم نے واقعی ان کو ہلاک کرکے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے آنگو بانگو"۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"ہم تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ اب میری

شادی صحرائی شہزادے سے ہو جائے گی"۔ صحرائی شہزادی نے کہا۔

" ارے ارے۔ تم نے ہم سے شادی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ جلدی سے وعدہ پورا کرو"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ چونکہ تم نے ان چڑیلوں کو ہلاک کرکے صحرائی شہزادی اور صحرائی شہزادے کے درمیان رکاوٹ دور کر دی ہے اس لئے میں تمہیں قریبی شہر پرتھال پہنچا دیتا ہوں ورنہ تم یہاں صحرا میں ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاتے اور یہ بھی بتا دوں کہ پرتھال کے بادشاہ کی بیٹی پرتھال شہزادی دنیا کی سب سے خوبصورت شہزادی ہے۔ چاند، سورج سے بھی زیادہ خوبصورت"۔ بڑے پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چاند، سورج سے بھی زیادہ خوبصورت پرتھال شہزادی۔ واہ۔ پھر تو واقعی وہ بے حد خوبصورت ہوگی۔ واہ۔ پھر تو ہم اس سے ہی شادی کریں گے۔ یہ تمہاری صحرائی شہزادی تو بے چاری غریب سی شہزادی ہے۔ ہم اس سے شادی نہیں کریں گے۔ تم

ہمیں پرتھال پہنچا دو تاکہ ہم جلد از جلد چاند، سورج سے بھی زیادہ خوبصورت شہزادی سے شادی کر سکیں"۔ ان دونوں نے اپنی طبیعت کے مطابق فوراً ہی کہا۔

"آنکھیں بند کر لو"۔ بڑے پجاری نے کہا اور ان دونوں نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو۔ سامنے ہی پرتھال شہر ہے"۔ بڑے پجاری کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ اب وہ صحرا کی بجائے ایک بڑے سے شہر کے قریب موجود تھے اور دور سے بینڈباجے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"ارے واہ۔ بینڈباجے کی آوازیں۔ جلدی آؤ بانگلو۔ ہماری شادی کی تیاری زوروں پر ہے"۔ آنگلو نے خوشی سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا اور بانگلو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے شہر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ختم شد

آنگلو بانگلو اور پرتھال شہزادی
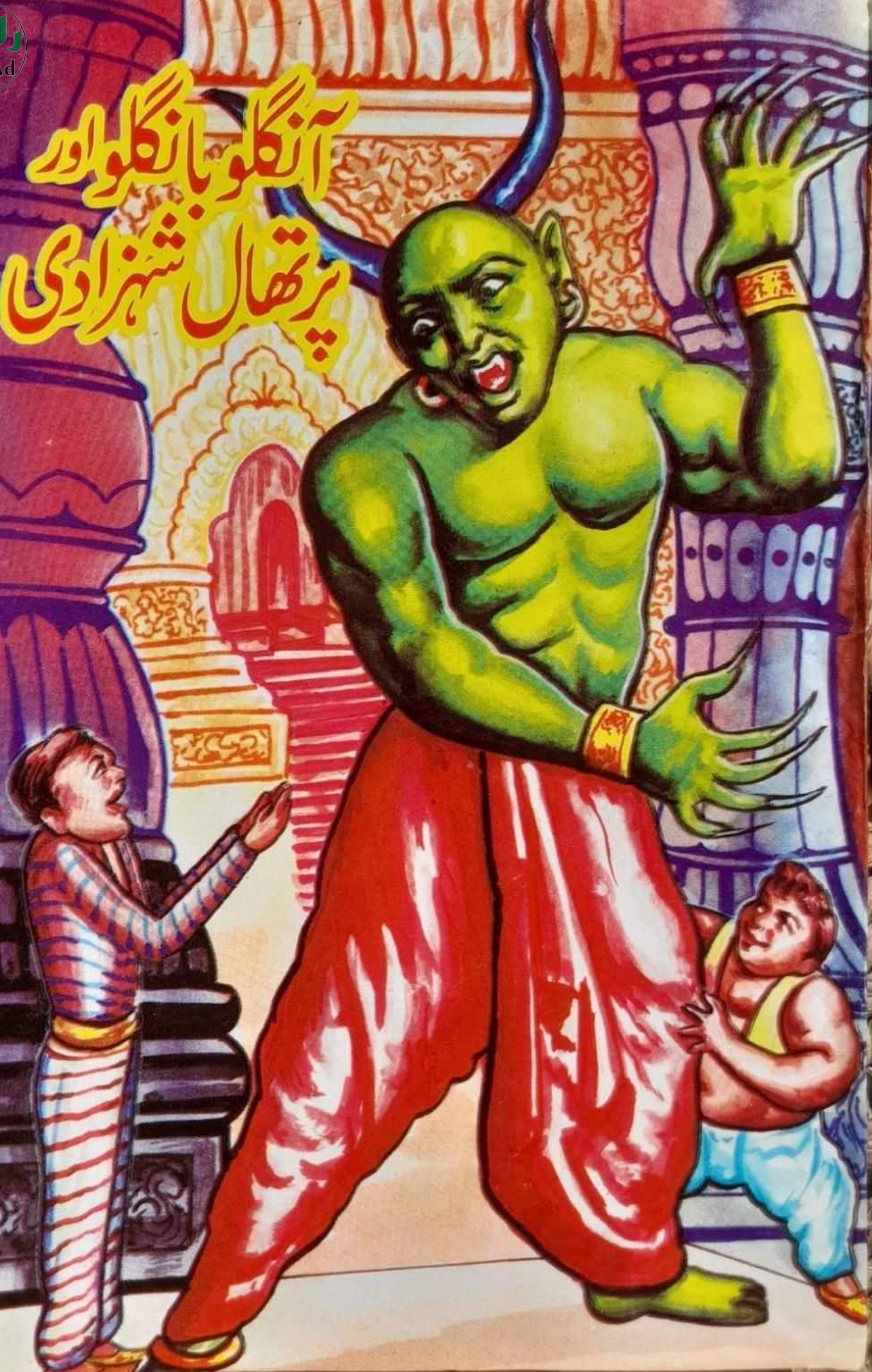
پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور پرتھال شہزادی

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

آنگلو بانگلو پرتھال شہر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ صحرائی شہزادی سے شادی کرنے کے لئے صحرا میں گئے تھے اور انہوں نے صحرائی شہزادی کی شرط کے مطابق سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا لیکن صحرائی شہزادی نے اپنا وعدہ پورا کرنے کی بجائے صحرائی شہزادے سے شادی کرنے کی بات کر دی جس پر آنگلو بانگلو بے حد مایوس ہوئے لیکن صحرا کے بڑے پجاری، نے انہیں دلاسہ دیا اور انہیں بتایا کہ پرتھال شہر کے بادشاہ کی بیٹی پرتھال شہزادی جو چاند، سورج سے بھی زیادہ خوبصورت

شہزادی ہے اور وہ انہیں صحرا سے نکال کر پرتھال شہر کے قریب بھجوا دیتا ہے اور وہ جا کر پرتھال شہزادی سے شادی کر لیں۔ چنانچہ اپنی طبیعت کے مطابق چاند سورج سے زیادہ خوبصورت شہزادی کا سن کر ان کی طبیعت مچل اٹھی اور انہیں اب صحرائی شہزادی غریب شہزادی نظر آنے لگی تھی چنانچہ وہ فوراً ہی پرتھال شہزادی سے شادی کرنے کے لئے بے چین ہو گئے ۔ اس پر بڑے پجاری نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا اور پھر جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ ایک بہت بڑے شہر کے قریب موجود تھے۔ چونکہ بڑے پجاری نے انہیں بتا دیا تھا کہ وہ انہیں پرتھال شہر کے قریب پہنچا دے گا۔ اس لئے وہ سمجھ گئے کہ یہی پرتھال شہر ہے جس کے بادشاہ کی بیٹی چاند سورج سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ اس لئے وہ اب بے چینی کے عالم میں تقریباً دوڑتے ہوئے شہر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور ان کی بے چینی میں اس لئے بھی اضافہ ہو گیا تھا کہ انہیں دور سے بینڈ باجوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں

اور ان کے خیال کے مطابق یہ بینڈ باجے ان کی ہونے والی شادی کی خوشی میں بجائے جا رہے ہیں۔

"بانگو۔ ہم ہر بار نئی شہزادی سے شادی کرنے چل پڑتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں اس بار واقعی پرتھال شہزادی سے شادی کر لوں"۔ آنگو نے بانگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بے شک کر لو۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"۔ بانگو نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیا تو آنگو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تو تم خود اجازت دے رہے ہو"۔ آنگو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ تم بے شک واقعی پرتھال شہزادی سے شادی کر لو"۔ بانگو نے جواب دیا۔

"اور تم کیا کرو گے"۔ آنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید ابھی تک اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ بانگو اس کو اس طرح شادی کی اجازت دے سکتا ہے۔

"میں پرتھال شہزادی سے شادی کروں گا"۔ بانگو نے جواب دیا تو آنگو بے اختیار اچھل پڑا۔

"نہیں۔ یہ بے ایمانی ہے۔ تم مجھے خود پرتھال شہزادی سے شادی کی اجازت دے چکے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

"تم نے کہا تھا کہ تم واقعی پرتھال شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ میں نے اجازت دے دی اور اب بھی اجازت دے رہا ہوں۔ تم بے شک واقعی پرتھال شہزادی سے شادی کر لو لیکن پرتھال شہزادی سے شادی میں کروں گا تم نہیں"۔ بانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واقعی پرتھال شہزادی سے تم کیا سمجھ رہے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

"یہی کہ وہ شہزادی کی کوئی کنیز ہوگی جس کا نام واقعی ہوگی"۔ بانگو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو آنگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم احمق ہو۔ تمہارے اس خوبانی جتنے سر میں عقل کی گٹھلی تک نہیں ہے۔ میرا مطلب تھا واقعی

کہ اس بار میں لازماً پرتھال شہزادی سے شادی کروں گا۔ میرا مطلب پرتھال شہزادی سے شادی کرنے کا تھا کسی اور سے نہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"لازماً پرتھال شہزادی۔ واقعی پرتھال شہزادی۔ یعنی تم دو کنیزوں سے شادی کرو گے۔ چلو کر لو بلکہ دو کیا چار سے کر لو لیکن پرتھال شہزادی سے شادی میں کروں گا"۔ بانگلو اپنی بات پر ابھی تک ڈٹا ہوا تھا۔

"کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ اچانک ایک گھڑسوار تیزی سے ایک طرف سے نمودار ہو کر ان کے قریب آ کر رکا اور اس نے بڑے کڑکدار لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو اور تم نے ہمیں روکنے کی جرأت کیسے کی۔ تمہیں نہیں معلوم کہ بینڈ باجے بج رہے ہیں اور ہم پرتھال شہزادی سے شادی کرنے جا رہے ہیں۔ وہ ہمارا انتظار کر رہی ہے اور تم ہمیں روک رہے ہو"۔ آنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پرتھال شہزادی سے شادی۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پرتھال شہزادی سے تم کیسے شادی کر سکتے ہو۔ اسے تو

سٹاما جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے اور یہ بینڈ باجوں کی آوازیں نہیں ہیں بلکہ نوبت بج رہی ہے۔ اعلان کیا جا رہا ہے کہ جو بھی پر تھال شہزادی کو سٹاما جادوگر کی قید سے رہائی دلائے گا اسے انعام و اکرام دیا جائے گا"۔ اس گھڑسوار نے کہا۔

" ہونہہ۔ سٹاما جادوگر۔ ہم کیا سمجھتے ہیں کسی سٹاما جادوگر کو۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں جن سے سامری جادوگر بھی ڈرتا ہے۔ ہاں"۔ آنگلو نے کہا۔

" ارے یہ سامری جادوگر تمہیں کیسے یاد آ گیا"۔ بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" تمہاری خوبانی جتنے سر میں عقل نہیں ہے تو یادداشت کیسے ہو سکتی ہے۔ وہ تو میرے بڑے سے سر میں پڑی رہتی ہے۔ تمہیں یاد نہیں کہ ایک بار ہم ایک جادوگر سے لڑے تھے تو اس نے کہا تھا کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے جادوگر سامری جادوگر کا شاگرد ہے۔ اس لئے سامری جادوگر دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہے اور جب ہم اس سے نہیں ڈرتے تو پھر ہم اس سٹاما کٹاما جادوگر سے کیسے ڈر سکتے ہیں"۔ آنگلو نے

تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے بھی یاد آگیا ہے۔ اب ٹھیک ہے۔ اب میں اس سامری جادوگر کا بھی خاتمہ کر دوں گا"۔ بالگو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اب وہ دونوں شہر میں داخل ہو گئے تھے اور لوگ انہیں دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ کیونکہ ان کے لباس ان کے لئے عجیب تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہی گھڑسوار گھڑسواروں کے ایک دستے کے ساتھ ان کے پاس پہنچا اور انہیں گھوڑوں پر بٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بہت بڑے محل کے دروازے پر پہنچ گیا جہاں انہیں گھوڑوں سے اتار دیا گیا۔

"آؤ۔ بادشاہ سلامت اپنے دربار میں تمہارے منتظر ہیں"۔ اس گھڑسوار نے بھی اپنے گھوڑے سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے محل میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی دربار لگا ہوا تھا۔ شاہی تخت پر ایک بوڑھا آدمی سر پر

تاج پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر افسردگی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ساتھ کرسیوں پر ایک نیم دائرے میں باقی درباری موجود تھے۔

" یہ آنگو بانگو ہیں بادشاہ سلامت۔ یہ سامری جادوگر سے بھی بڑے جادوگر ہیں"۔ اس گھڑسوار نے بادشاہ کے سامنے ادب سے جھکتے ہوئے کہا اور آنگو بانگو نے بھی بادشاہ کو شاہی سلام کیا کیونکہ وہ خود بھی پہلے ایک بادشاہ کے درباری رہے تھے۔ اس لئے انہیں دربار کے تمام آداب آتے تھے۔

" انہیں کرسیاں دو"۔ بادشاہ نے کہا اور پھر ان کے لئے کرسیاں لائی گئیں اور وہ دونوں بادشاہ کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ گھڑسوار جو انہیں ساتھ لایا تھا۔ پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

" تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ ہمیں تفصیل بتاؤ"۔ بادشاہ نے آنگو بانگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میرا نام آنگو ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔ اس کا نام بانگو ہے اور ہم یہاں پر تھال شہزادی سے شادی

کرنے آ رہے تھے کہ اس گھڑسوار نے ہمیں بتایا کہ پرتھال شہزادی کو کوئی ستاما جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے اور اب بادشاہ کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ جو آدمی اس ستاما جادوگر کا خاتمہ کرے گا۔ اسے انعام و اکرام دیا جائے گا"۔ آنگلو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جادوگر ہو"۔ بادشاہ نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم آنگلو بانگلو ہیں جادوگر نہیں ہیں۔ لیکن ہم جادوگروں کے باپ ہیں، جادوگروں کے دادا ہیں۔ ہم سے سامری جادوگر ڈرتا ہے اور ستاما کتاما جادوگر ہمارے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں"۔ آنگلو نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"جب تم جادوگر نہیں ہو پھر جادوگر سے مقابلہ کیسے کرو گے۔ ستاما تو انتہائی طاقتور اور انتہائی ظالم جادوگر ہے۔ اس سے تو بڑے بڑے جادوگر ڈرتے ہیں"۔ بادشاہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈرتے ہوں گے لیکن تم دیکھنا بادشاہ سلامت۔

سٹاما جادوگر کو جب معلوم ہوگا کہ آنگو بانگو آ گئے ہیں تو وہ خود ہم سے ڈر جائے گا"۔ اس بار بانگو نے کہا۔

" شاہی نجومی۔ حساب لگا کر ہمیں بتاؤ کہ یہ کون ہیں اور ان کے اندر کیا خصوصیات ہیں۔ ہمیں تو یہ احمق اور مسخرے سے آدمی لگتے ہیں"۔ بادشاہ نے ایک طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے چونکہ پرتھال کی مقامی زبان میں بات کی تھی اس لئے یہ بات آنگو بانگو کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ البتہ انہوں نے دیکھا کہ اس بوڑھے نے اپنی عبا کی جیب سے ایک چھوٹی سی تختی نکالی اور اس پر ایک قلم کی مدد سے کچھ لکھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ لکھتا رہا۔ پھر اس نے تختی اور قلم واپس اپنی جیب میں ڈالی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بادشاہ سلامت۔ میں نے حساب کر لیا ہے۔ اجازت ہو تو عرض کروں"۔ اس بوڑھے نے اس بار عام سی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس لئے بات آنگو بانگو کی سمجھ میں بھی آ گئی تھی۔

" ہاں۔ اجازت ہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ یہ دونوں واقعی احمق اور مسخرے ہیں۔ نہ یہ جادو جانتے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس کوئی خاص صلاحیتیں ہیں۔ یہ پہلے ایک بادشاہ کے دربار میں مسخرے تھے پھر یہ شہزادی سے شادی کرنے کے لئے سورج ہیرا لینے کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور ہیرا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن اس شہزادی کی شادی ہو چکی تھی جس پر انہوں نے ناراض ہو کر ہیرا سمندر میں ڈال دیا اور تب سے یہ شہزادیوں سے شادی کرنے کے خواہشمند ہیں۔ نجانے کس کس ملک میں یہ گھوم چکے ہیں۔ جب بھی یہ کسی شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کی شرائط پوری کرنے کے لئے یہ اپنی سادہ لوحی سے آگے بڑھتے ہیں اور سادہ لوحی کے باوجود انتہائی حیرت انگیز طور پر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے شہزادیاں تو ان سے شادی نہیں کر سکتیں۔ اس لئے وہ انہیں کسی نئی شہزادی کا بتا کر بھیج دیتی ہیں اور اب بھی ایسا ہوا ہے۔ یہ صحرائی شہزادی سے شادی کرنے صحرا میں گئے اور وہاں شہزادی نے سنہری چڑیل اور اس کی بہنوں

کو ہلاک کرایا لیکن صحرا کی شہزادی نے ان سے شادی کرنے کی بجائے صحرائی شہزادے سے شادی کرنے کی بات کر دی اور بڑے پجاری نے انہیں یہاں پرتھال بھیج دیا اور اب یہ پرتھال شہزادی سے شادی کی خواہش لے کر یہاں آئے ہیں"۔ بوڑھے شاہی نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ شاہی نجومی ہے بادشاہ سلامت"۔ آنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ کیوں"۔ بادشاہ نے چونک کر کہا۔

" یہ خود احمق اور سادہ لوح ہے۔ ہم تو آنگلو بانگلو ہیں جبکہ یہ ہمیں احمق، مسخرے اور سادہ لوح کہہ رہا ہے۔ اس لئے یہ نجومی نہیں بلکہ احمق ہے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم خاموش رہو۔ مجھے بات کرنے دو ورنہ ہم جلاد کو کہہ کر تمہاری گردنیں اڑا دیں گے"۔ بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو بادشاہ سلامت۔ ہم تو تمہاری بیٹی سے شادی کرنے آئے ہیں۔ کیا تم بھی احمق اور

مسخرے ہو"۔ بانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں کہتا ہوں خاموش رہو"۔ بادشاہ اور زیادہ غصہ میں آ گیا۔

" خاموش رہو بانگو۔ آخر بادشاہ سلامت ہمارے ہونے والے سسر ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کی بات ماننی چاہیئے"۔ آنگو نے بانگو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے۔ میں خاموش ہوں"۔ بانگو نے کہا اور پھر وہ دونوں اس طرح منہ بھینچ کر بیٹھ گئے جیسے انہوں نے نہ بولنے کی قسم اٹھا لی ہو۔

" بادشاہ سلامت۔ آپ ان سے وعدہ کر لیں کہ یہ اگر سٹاما جادوگر سے پرتھال شہزادی کو صحیح سلامت لے آئیں گے اور سٹاما جادوگر کو ہلاک کر دیں گے تو ان کی شادی پرتھال شہزادی سے کر دی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایسا کر گزریں گے"۔ اس بار شاہی نجومی نے مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تاکہ آنگو بانگو سمجھ نہ سکیں۔

" لیکن ہم ان احمق اور مسخروں سے شہزادی کی

شادی کیسے کر سکتے ہیں"۔ بادشاہ نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بادشاہ سلامت۔ شادی کا صرف وعدہ کریں پھر بعد میں ہم انہیں کسی اور شہزادی کا بتا کر کسی اور ملک بھیج دیں گے۔ اس طرح یہ بھی چلے جائیں گے اور شہزادی کی جان بھی بچ جائے گی ورنہ آپ نے دیکھا کہ تین روز سے اعلان کیا جا رہا ہے لیکن ایک آدمی بھی سامنے نہیں آیا جو سٹاما جادوگر کا مقابلہ کرنے کا خواہشمند ہو"۔ شاہی نجومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں ہے کہ یہ ایسا کر سکیں گے"۔ بادشاہ نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" نہ کر سکیں گے بادشاہ سلامت۔ تو یہ سٹاما جادوگر کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔ اس سے ہمیں کیا نقصان ہوگا"۔ شاہی نجومی نے کہا اور پھر تمام درباریوں نے شاہی نجومی کی بات کی تائید کر دی۔

" سنو آنگو بانگو۔ ہمیں یقین آ گیا ہے کہ تم سٹاما

جادوگر سے طاقتور ہو۔ لیکن تمہیں یہ بات ثابت کرنا ہوگی اور وہ اس طرح کہ تم ستاما جادوگر کا خاتمہ کرکے پرتھال شہزادی کو زندہ سلامت واپس لے آؤ تو میرا وعدہ کہ تمہاری شادی پرتھال شہزادی سے کر دی جائے گی"۔ بادشاہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کیا اعتراض ہے لیکن تم شادی کی تیاری کرو۔ ہم ابھی جا کر شہزادی کو لے آتے ہیں۔ کہاں ہے شہزادی اور ستاما جادوگر"۔ آنگو بانگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

"شاہی نجومی تمہیں سب کچھ بتا دے گا"۔ بادشاہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی دربار برخاست ہو گیا اور سب وہاں سے چلے گئے۔ وہاں صرف آنگو بانگو اور شاہی نجومی باقی رہ گئے۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں"۔ شاہی نجومی نے ان دونوں سے کہا اور ایک طرف کو بڑھ گیا تو آنگو بانگو بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

سٹاما جادوگر اپنے خاص کمرے میں
کرسی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے
شکلوں والے آدمی ہاتھوں میں بڑ
اٹھائے کھڑے تھے جبکہ سٹاما جادو
سامنے ایک کرسی پر ایک انتہائی
بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ
رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ اس لڑ
شہزادیوں جیسا لباس تھا۔ لیکن اس
وجہ سے زرد ہو رہا تھا۔

میرا نام سٹاما جادوگر ہے پر تمہال

وقت پوری دنیا میں ہم سے بڑا اور ہم سے زیادہ طاقتور جادوگر اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ہم سے شادی پر آمادہ ہو جاؤ۔ ہم سے شادی کرنے کے بعد تم پوری دنیا کی ملکہ بن جاؤ گی۔ سب جن، پریاں، انسان اور جانور تمہارے غلام بن جائیں گے"۔ سکاما جادوگر نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں، نہیں۔ میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔ میں کسی جادوگر سے شادی نہیں کروں گی۔ تم مجھے چھوڑ دو"۔ پرتھال شہزادی نے چیختے ہوئے کہا تو سکاما جادوگر نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

"نہیں۔ تم آخرکار مجھ سے شادی کرنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔ اگر دیوتا کا حکم نہ ہوتا کہ کوئی جادوگر کسی سے زبردستی شادی نہیں کر سکتا تو میں تم پر جادو کر کے تمہیں اپنے ساتھ شادی پر مجبور کر دیتا لیکن اس کے باوجود تمہیں مجھ سے آخرکار شادی کرنا پڑے گی۔ میں سات دن کے لئے طلسم ہوشربا جا رہا ہوں تاکہ وہاں کے بادشاہ کی سفارش کرا کر جادو دیوتا سے

تم سے جبراً شادی کی اجازت حاصل کر لوں۔ اس لئے تمہارے پاس سات روز ہیں۔ اچھی طرح سوچ لو۔ اگر تم خود شادی پر آمادہ ہو جاؤ گی تو تم زیادہ عیش کرو گی ورنہ اگر میں نے جادو دیوتا سے اجازت حاصل کر کے تم سے زبردستی شادی کر لی تو پھر تمہیں شادی کے بعد بھی زبردست تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں گی۔ شادی تو بہرحال تمہیں کرنا ہی پڑے گی"۔ سٹاما جادوگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں تم سے کسی قیمت پر شادی نہیں کروں گی"۔ پرتھال شہزادی نے کہا۔

"اسے لے جاؤ اور محل کے سیاہ حصے میں قید کر دو"۔ سٹاما جادوگر نے کہا تو اس کے پیچھے کھڑے ہوئے نوں آدمی تیزی سے آگے بڑھے۔ انہوں نے اسے بازوؤں سے پکڑا اور اٹھا کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"ہونہہ۔ میں دیکھوں گا کہ کیسے نہیں کرے گی شادی۔ ہونہہ"۔ سٹاما جادوگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سٹاما جادوگر۔ سٹاما جادوگر۔ کیا میں حاضر ہو سکتا

ہوں"۔ اچانک کمرے کے دروازے سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ بھونپو تم۔ ہاں۔ اجازت ہے آ جاؤ"۔ سٹاما جادوگر نے چونک کر کہا تو ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا منہ بگل جیسا تھا۔

"ہاں۔ کیوں آئے ہو بھونپو"۔ سٹاما جادوگر نے کہا۔

"آقا۔ میں تمہارے لئے انتہائی خطرناک خبر لایا ہوں"۔ بھونپو نے کہا۔

"خطرناک خبر اور میرے لئے۔ ایسی کیا خبر ہو سکتی ہے بھونپو"۔ سٹاما جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ تمہارے خلاف کام کرنے کے لئے دو آدمی آنگو اور بالنگو آ رہے ہیں"۔ بھونپو نے کہا تو سٹاما جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میرے خلاف۔ کیا مطلب ہوا۔ کون ہیں یہ۔ کیا کوئی جادوگر ہیں"۔ سٹاما جادوگر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں آقا۔ یہ دونوں جادوگر نہیں ہیں۔ احمق اور مسخرے ہیں اور پرتھال شہزادی سے شادی کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ان سے بادشاہ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ سامانا جادوگر کو ہلاک کر کے پرتھال شہزادی کو لے آئیں تو ان کی شادی پرتھال شہزادی سے کر دی جائے گی"۔ بھونپو نے جواب دیا تو سامانا جادوگر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ یہ واقعی دلچسپ مذاق ہے۔ انتہائی دلچسپ کہ احمق اور مسخرے سامانا جادوگر کے خلاف بھیجے جا رہے ہیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ سامانا جادوگر نے قہقہے مارتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ یہ دونوں اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے تمہارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں"۔ بھونپو نے کہا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ۔ میں تمہیں معاف کر رہا ہوں ورنہ تمہیں ایک لمحے میں جلا کر راکھ کر دیتا۔ تم مجھے توہین کر رہے ہو کہ دو احمق اور مسخرے

میرے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ جاؤ"۔ سکاما جادوگر نے حلق پھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو بھونپو تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ۔ خطرناک۔ احمق بھونپو۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ میرے لئے ساری جادوگر بھی خطرناک نہیں ہو سکتا۔ بھلا یہ احمق اور مسخرے کیسے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ہونہہ"۔ سکاما جادوگر نے بھونپو کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی تو ایک لحیم شحیم دیو اندر داخل ہوا۔ اس نے سرخ رنگ کی بڑی سی شلوار پہنی ہوئی تھی جبکہ اس کے جسم کا رنگ سبز تھا البتہ اس کے سر پر موجود دو بڑے بڑے سینگ نیلے رنگ کے تھے۔ اس کے ناخن بڑے بڑے تھے۔ اس نے کانوں میں بڑے بڑے چھلے پہنے ہوئے تھے اور اسی طرح اس کے دونوں پیروں میں بھی بڑے بڑے کڑے تھے۔

"سبز دیو حاضر ہے آقا"۔ اس دیو نے سکاما جادوگر کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

"سبز دیو۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پرتھال بادشاہ نے

دو احمق اور مسخرے میرے خلاف بھیجے ہیں جبکہ میں سات روز کے لئے طلسم ہوشربا جا رہا ہوں۔ تم ان دونوں کو پکڑ کر بڑے کمرے میں بند کر دینا۔ میں واپس آ کر خود انہیں سزا دوں گا"۔ سٹاما جادوگر نے کہا۔

"کیا میں نے انہیں کھانا نہیں"۔ سبز دیو نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں واپس آ کر ان سے خود نمٹ دوں گا۔ تم نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ صرف انہیں بڑے کمرے میں بند کر دینا ہے اور انہیں کہیں جانے نہیں دینا۔ بس جاؤ"۔ سٹاما جادوگر نے کہا۔

"لیکن آقا۔ وہ ہمارے محل میں داخل ہی نہیں ہو سکیں گے کیونکہ باہر جادو کا پہرہ ہے"۔ سبز دیو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے میں جادو کا پہرہ ختم کر دوں گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو میں نے ویسے ہی قائم کیا ہوا ہے"۔ سٹاما جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور

سے پھونک مار دی۔

"میں نے محل کے اندر اور باہر ہر طرف سے جادو کا حصار اور پہرہ ختم کر دیا ہے۔ اب یہ عام سا محل ہے جاؤ۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر یہ فرار ہو گئے تو میں واپس آ کر تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا"۔ سٹاما جادوگر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"۔ سبز دیو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

آنگو بانگو ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ شاہی نجومی بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف تھے جبکہ شاہی نجومی خاموش بیٹھا انہیں کھانا کھاتے دیکھ رہا تھا۔ چونکہ ان دونوں نے شاہی نجومی سے کھانے کی فرمائش کر دی تھی۔ اس لئے شاہی نجومی نے ملازموں کو حکم دے کر کھانا منگوا لیا تھا۔

"واہ۔ واہ۔ بڑا لذیذ کھانا ہے"۔ بانگو نے کھانا ختم کر کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی"۔ آنگو نے بھی جواب دیا۔

"اب میری بات سنو اور دھیان سے سنو"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"تم اپنی بات آلکو کو سناؤ۔ مجھے تو نیند آ رہی ہے اس لئے میں تو سوؤں گا"۔ بالکو نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ فرش پر بچھے ہوئے قالین پر نہ صرف سو گیا بلکہ اس نے باقاعدہ زور زور سے خراٹے لینے شروع کر دیئے۔

"میں بھی سو رہا ہوں۔ مجھے بھی نیند آ رہی ہے"۔ آلکو نے بھی کہا اور وہ بھی اٹھ کر بالکو کے ساتھ لیٹ گیا اور اس نے بھی خراٹے لینے شروع کر دیئے۔

"یہ تو واقعی احمق لوگ ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ یہ کچھ دیر سو لیں۔ میں پھر آ جاؤں گا"۔ شاہی نجومی نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی کئی گھنٹوں کے بعد اس وقت ہوئی جب وہ دونوں نیند پوری کر کے اٹھ کر بیٹھ چکے تھے۔

"تم نے نیند پوری کر لی۔ اب میری بات غور سے سن لو"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"ہاں سناؤ"۔ آلکو نے کہا۔

" ستاما جادوگر بہت طاقتور جادوگر ہے۔ لیکن میں نے حساب کیا ہے اور اس حساب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ سات روز کے لئے طلسم ہوشربا گیا ہے تاکہ وہاں کے بادشاہ کی سفارش کرا کر جادو دیوتا سے پرتھال شہزادی کے ساتھ زبردستی شادی کی اجازت حاصل کر سکے کیونکہ پرتھال شہزادی نے اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" اسے کرنا ہی چاہئے تھا۔ ہم جیسے خوبصورت اور عقلمند دولہے جو اسے مل رہے ہیں پھر وہ کیوں ستاما جادوگر سے شادی کرتی"۔ آنگو نے کہا۔

" دولہے نہیں دولہا کہو اور وہ میں ہوں"۔ بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میری بات سنو"۔ شاہی نجومی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں سناؤ۔ تم خود ہی بات کرتے کرتے چپ کر جاتے ہو"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرے حساب میں آیا ہے کہ ستاما جادوگر کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ تم دونوں پرتھال شہزادی کو

چھڑانے کے لئے اس کے محل میں پہنچ رہے ہو لیکن وہ تمہاری طرف سے بے پرواہ ہے۔ اس نے وہاں موجود سبز دیو کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہیں محل میں قید کر دے اور پھر جب وہ سات روز بعد طلسم ہوشربا سے واپس آئے گا تو تم سے خود نمٹ لے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے محل کے اندر اور باہر سے جادو کا پہرہ بھی ختم کر دیا ہے کیونکہ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ تم جادوگر نہیں ہو۔ اب میری بات سنو۔ پرتھال شہزادی بھی اسی محل کے ایک علیحدہ حصے میں قید ہے۔ اس حصے کا رنگ سیاہ ہے۔ تم ایسا کرو کہ ستاما جادوگر کے آنے سے پہلے وہاں سے پرتھال شہزادی کو چھڑوا کر یہاں لے آؤ تاکہ تمہاری اس سے شادی کر دی جائے۔ جب پرتھال شہزادی کی تم سے شادی ہو جائے گی تو پھر ستاما جادوگر تمہارا اور پرتھال شہزادی کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ہم ایسا ہی کریں گے"۔ ان دونوں نے خوش ہو کر کہا۔

"تو پھر تم تیار ہو وہاں جانے کے لئے۔ لیکن یہ سن لو کہ وہاں سارے دیو ملازم ہیں۔ اگر تم نے انہیں غصہ دلایا تو وہ تمہیں کھا بھی سکتے ہیں۔ بس تم نے پرتھال شہزادی کو چھڑوا کر لے آنا ہے تاکہ اس سے تمہاری شادی ہو سکے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"ہم دیوؤں کو بھی ساتھ لے آئیں گے تاکہ وہ ہماری شادی میں شریک ہو سکیں"۔ آلگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جو مرضی آئے کرنا لیکن پرتھال شہزادی کو صحیح سلامت یہاں پہنچنا چاہئے۔ اب تم آنکھیں بند کر لو تاکہ میں اپنے خاص عمل سے تمہیں پہاڑوں کے درمیان واقع ستاکا جادوگر کے محل کے سامنے پہنچا سکوں۔ پھر آگے تمہارا اپنا کام ہوگا"۔ شاہی نجومی نے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ شاہی نجومی کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے کیونکہ وہ شاہی محل کے اس کمرے کی بجائے پہاڑوں کے درمیان

ایک چٹان پر بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے ایک بہت بڑا محل تھا۔ بہت بڑا محل۔ اس کا پھاٹک بھی اتنا بڑا تھا کہ انہوں نے پہلے کبھی کسی شاہی محل کا بھی اتنا بڑا پھاٹک نہ دیکھا تھا۔

"تو یہ ہے کہ اس ساما جادوگر کا محل۔ جہاں پرتھال شہزادی موجود ہے۔ آؤ بالنگو۔ آؤ پھر چل کر اس سے شادی کریں"۔ آلنگو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ وہاں محل میں جا کر بھی تو شادی کرنی ہے۔ یہ بھی تو محل ہے۔ یہاں کر لیں گے شادی"۔ بالنگو نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس محل کے بڑے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔

"ارے کوئی ہے جو ہمارا استقبال کرے۔ آلنگو بالنگو کا۔ جو پرتھال شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آلنگو نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا جبکہ بالنگو نے پوری قوت سے دروازے پر مکے مارنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے کا ایک حصہ کھلا اور

ایک دیو باہر آگیا۔ وہ دیو اس قدر خوفناک تھا کہ آنگلو بانگلو دونوں خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔

"کون ہو تم"۔ اس دیو نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم پرتھال شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے کہا تو دیو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے۔ تم تو اس طرح ہنس رہے ہو جیسے تمہارے پیٹ میں کوئی گدگدیاں کر رہا ہو۔ ہم پرتھال شہزادی سے شادی کرنے آئے ہیں اور سنو۔ اگر تم بھی چاہو تو ہماری شادی میں شریک ہو سکتے ہو"۔ بانگلو نے کہا۔

"آؤ آؤ۔ اندر آ جاؤ۔ سبز دیو تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ آ جاؤ"۔ اس دیو نے واپس دروازے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ واہ۔ دیکھا بانگلو۔ شادی کے لئے یہاں ہمارا انتظار ہو رہا ہے۔ واہ۔ واہ"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے میں

داخل ہو گیا۔ بالنگو بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ دیو نے دروازہ بند کر دیا اور انہیں لے کر محل کے ایک حصے میں پہنچ گیا۔ وہاں ایک اور دیو موجود تھا جس کا رنگ سبز تھا۔ اس نے صرف سرخ رنگ کی بڑی سی شلوار پہن رکھی تھی۔ اس کے سر پر موجود دو بڑے بڑے سینگ نیلے رنگ کے تھے۔

"تو یہ ہیں آنگلو بانگلو۔ آؤ"۔ اس سبز دیو نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک بڑے سے کمرے میں آ گیا۔

"سنو۔ آقا ستاما جادوگر نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اس کمرے میں بند رکھا جائے۔ وہ سات روز بعد آ کر تم سے خود نمٹ لے گا۔ اس لئے اب تم یہاں رہو۔ خبردار۔ یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ ایک لمحے میں چٹ کر جاؤں گا"۔ سبز دیو نے اس کمرے میں پہنچ کر کہا۔

"ارے ارے۔ تم ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ وہ پرتھال شہزادی کہاں ہے۔ ہم تو اس سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" ہونہہ شادی۔ اس سے شادی تو آقا ستاما جادوگر کرے گا اور تم شکر کرو کہ آقا نے مجھے تمہیں کھانے کا حکم نہیں دیا ورنہ اب تک تم میرے پیٹ میں پہنچ چکے ہوتے"۔ سبز دیو نے کہا۔

" تم اچھے دیو ہو۔ سبز رنگ کے دیو سنو۔ ہم پرتھال شہزادی سے شادی کرنے کے بعد جب پرتھال کے بادشاہ بن جائیں گے تو ہم تمہیں اپنا وزیراعظم بنا لیں گے تم ہماری شادی پرتھال شہزادی سے کرا دو"۔ بانگو نے جلدی سے سبز دیو کی ایک ٹانگ پکڑتے ہوئے کہا۔

" ہاں اچھے دیو۔ تم واقعی اچھے دیو ہو۔ ہماری شادی کرا دو"۔ آنگو نے بھی ہاتھ اٹھا کر اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

" ہٹ جاؤ احمقو۔ ورنہ میں کھا جاؤں گا تمہیں"۔ سبز دیو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے جیسے ان دونوں کو پکڑ کر کھا جائے گا تو وہ دونوں خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے اور سبز دیو تیز تیز قدم اٹھاتا اس

بڑے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی باہر کا دروازہ بند ہو گیا۔

" اب کیا ہوگا آلکو۔ یہاں تو ہم بھوک پیاس سے مر جائیں گے "۔ بالکو کو فوراً ہی اپنی بھوک کی فکر پڑ گئی تھی۔

" تم فکر نہ کرو بالکو۔ چونکہ ہم پرتھال شہزادی سے شادی کرنے والے ہیں اس لئے یہ ہماری خاطرمدارت ضرور کریں گے البتہ ہمیں چاہئے کہ پرتھال شہزادی کو اپنی آمد کے بارے میں بتا دیں تاکہ وہ دولہن بننے کی تیاری شروع کر سکے "۔ آنگو نے کہا۔

" ارے ہاں۔ واقعی اسے دولہن تو بننا ہی ہوگا۔ آؤ پھر جا کر اسے بتا دیں "۔ بالنگو نے کہا اور مڑ کر بند دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ آنگو بھی اس کے پیچھے تھا لیکن بھاری دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کی بے حد کوشش کی لیکن ظاہر ہے بند دروازہ کیسے کھل سکتا تھا۔ پھر انہوں نے سارے کمرے میں گھوم پھر کر دیکھا۔ وہاں نہ کوئی

کھڑکی تھی اور نہ کوئی اور دروازہ۔ البتہ ایک طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں جس کے بعد ایک دروازہ انہیں نظر آ رہا تھا۔

"میرے خیال میں یہ دروازہ کھلا ہوگا۔ آؤ"۔ آنگلو نے کہا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ بانگلو بھی اس کے پیچھے تھا۔ پھر سیڑھیاں چڑھ کر وہ اس دروازے پر پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ دروازہ نہ تھا بلکہ دیوار پر رنگ اس انداز میں کیا گیا تھا کہ وہ دور سے دروازہ دکھائی دیتا تھا۔

"ارے یہ تو دھوکے باز لوگ ہیں۔ انہیں ضرور سزا ملنی چاہیئے"۔ بانگلو نے کہا۔

"لیکن کیسے"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہم انتظار کر لیتے۔ جب یہ سبز دیو یا کوئی دوسرا دیو ہمارا کھانا لے کر آئے گا تو ہم اسے سزا دیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

"لیکن اگر کوئی نہ آیا تو"۔ آنگلو نے کہا۔

"تو پھر ہم خود ہی باہر جا کر انہیں سزا دے دیں گے"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ تو پھر ہمیں بیٹھ جاتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا کیونکہ سیڑھیاں چڑھ کر وہ کافی تھک گیا تھا۔ اس لئے وہ وہیں چبوترے پر ہی بیٹھ گیا تھا اور بانگلو تو ظاہر ہے سیڑھیاں چڑھنے کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ تھک چکا تھا اس لئے وہ بھی وہیں بیٹھ گیا اور پھر انہیں وہاں بیٹھے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اچانک انہیں کمرے کی چھت پر ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر چھت کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم یہاں بیٹھے کس کا انتظار کر رہے ہو"۔ اچانک چھت سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کون ہو تم۔ کون ہو"۔ ان دونوں نے حیران ہو کر کہا تو دوسرے لمحے چھت سے ایک چھپکلی چٹاک کی آواز سے نیچے ایک سیڑھی پر آ گری اور دوسرے لمحے وہ ایک چھوٹے قد کی عورت میں تبدیل ہو گئی۔

"کون ہو تم"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں ماگا جادوگر کی مخبر ہوں آنگلو بانگلو۔ ماگا جادوگر، سٹاما جادوگر کے بعد یہاں کا سب سے بڑا

جادوگر ہے لیکن سٹاما جادوگر کی وجہ سے اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ اب ماگا جادوگر کو معلوم ہوا ہے کہ تم یہاں سٹاما جادوگر کو ہلاک کرنے آئے ہو تو اس نے مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ میں تمہاری مدد کر سکوں"۔ اس عورت نے کہا۔

"تم ہماری کیا مدد کر سکتی ہو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہمیں اچھے اچھے کھانے کھلا سکتی ہو"۔ بانگلو نے فوراً ہی پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ سٹاما جادوگر نے اپنی جان یہاں ایک خونخوار شیر میں رکھی ہوئی ہے۔ سیاہ رنگ کا یہ شیر اس کمرے سے نیچے ایک تہہ خانے میں قید ہے۔ اس کمرے سے نکلنے کے لئے تمہیں سبز دیو کی منت کرنا ہوگی اور سنو۔ سبز دیو سفید ہرن کا گوشت کھانے کا بے حد شوقین ہے اور وہ سٹاما جادوگر کے بعد یہاں کا سردار ہے۔ باقی تمام دیو اس کے غلام ہیں۔ اس لئے اگر تم سبز دیو سے وعدہ کرو کہ اگر وہ تمہیں یہاں آزادی سے چلنے پھرنے دے تو تم اسے دو سفید ہرن

دو گے تو وہ فوراً تمہاری بات مان جائے گا"۔ اسی عورت نے کہا۔

"لیکن ہم سفید ہرن کہاں سے لائیں گے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس عورت نے اپنی دونوں ہتھیلیاں کھولیں تو اس کے دونوں ہاتھوں پر سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی گیندیں موجود تھیں۔

"یہ گیندیں لے لو۔ ان کو جب تم زمین پر مارو گے تو یہ پھٹ جائیں گی اور سفید ہرن ان میں سے نکل آئیں گے"۔ عورت نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے"۔ آنگلو نے ہاتھ بڑھا کر دونوں گیندیں اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اب سنو۔ جب تم یہاں سے باہر جاؤ گے تو تم اس محل کے باغ میں چلے جانا۔ اس باغ میں ایک درخت ہے جس کی شاخیں سیدھی اوپر کو اٹھی ہوئی ہیں۔ اس درخت پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کے سر پر سرخ رنگ کی کلغی ہے۔ اس پرندے کو تم نے پکڑنا ہے۔ یہ پرندہ اڑ نہیں سکتا صرف پھدکتا ہے۔ اس پرندے کو پکڑ کر تم اس کے دو پر علیحدہ کر لینا

اور پرندے کو چھوڑ دینا۔ پھر ایک ایک پر تم اپنے پاس رکھ لینا۔ جب تک یہ پر تمہارے پاس رہیں گے وہاں کوئی دیو تمہیں نہ دیکھ سکے گا۔ اس کے بعد تم نے واپس اس کمرے میں آنا ہے اور جہاں تم بیٹھے ہو اس کے ساتھ جو دیوار ہے جس پر دروازہ بنا ہوا ہے۔ یہاں تم نے دونوں پروں کی نوکیں اکٹھی کرکے لگانی ہیں۔ جیسے ہی تم دونوں پروں کی نوکیں اکٹھی کرکے لگاؤ گے دیوار دروازے کی طرح درمیان سے کھل جائے گی۔ دوسری طرف بھی سیڑھیاں ہیں تم یہ سیڑھیاں اتر جانا۔ وہاں وہ سیاہ رنگ کا خوفناک شیر موجود ہوگا۔ تم نے اس شیر کو ہلاک کرنا ہے۔ کس طرح ہلاک کرنا ہے یہ تم نے خود سوچنا ہے۔ جیسے ہی یہ شیر ہلاک ہوگا۔ سٹاما جادوگر بھی ہلاک ہو جائے گا اور پھر محل بھی غائب ہو جائے گا اور تمام دیو بھی اڑ کر واپس پرستان چلے جائیں گے اور یہاں صرف پرتھال شہزادی رہ جائے گی۔ تم اسے اپنے ساتھ شاہی محل میں لے جانا اور اس کے بعد اس سے شادی کر لینا"۔ اس عورت نے کہا۔

" لیکن ہم شیر کو کیسے ہلاک کریں گے۔ کیا پھونکیں مار کر"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ بات تم نے خود سوچنی ہے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں جو کچھ جانتی تھی وہ تمہیں بتا دیا ہے۔ اب میں جا رہی ہوں"۔ اس عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ چھپکلی بنی اور دوڑتی ہوئی ایک دیوار کے ساتھ جا کر دیوار پر چڑھی اور پھر چھت پر جا کر غائب ہو گئی۔

" ان چھوٹی چھوٹی گیندوں میں سے کتنے بڑے ہرن نکلیں گے بانگو"۔ آنگو نے حیرت سے ان چھوٹی چھوٹی گیندوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جو وہ چھپکلی سے عورت بننے والی ماگا جادوگر کی مخبر انہیں دے گئی تھی۔

" سبز دیو کے دانتوں سے بھی چھوٹے۔ بلکہ میرے دانتوں سے بھی چھوٹے"۔ بانگو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر پہلے دیکھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم آنگو بانگو سبز دیو سے وعدہ کر لیں اور پھر یہ وعدہ پورا نہ کر سکیں اور یہ آنگو بانگو کی توہین ہے کہ وہ اپنا وعدہ

نہ پورا کر سکیں"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی دونوں گیندیں نیچے سیڑھوں پر پھینک دیں۔ جیسے ہی دونوں گیندیں فرش پر گریں یکلخت خوفناک دھماکے سنائی دیئے اور ہر طرف سفید رنگ کا دھواں سا چھا گیا لیکن یہ دھواں سیڑھیوں سے اوپر جہاں آنگلو بانگلو بیٹھے ہوئے تھے وہاں نہ پہنچ رہا تھا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ پورا کمرہ سفید رنگ کے دھوئیں سے بھر گیا ہے لیکن سیڑھیوں کے اوپر والی جگہ خالی پڑی تھی۔ وہ دونوں انتہائی حیرت سے اس دھوئیں کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ کیسا دھواں ہے اور یہ دھماکے کیسے تھے"۔ بانگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید یہ دھواں سفید ہرن بنائے گا اور دھماکے ان ہرنوں کے دوڑنے کی آوازیں تھیں۔ آخر سبز دیو کے کھانے کے لئے ہرن بننے ہیں۔ انہیں اتنا بڑا تو ہونا چاہیئے کہ ان کے دوڑنے سے دھماکے پیدا ہوں"۔ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر فلسفیوں کی طرح ہلاتے ہوئے کہا لیکن چند لمحوں بعد دھواں یکلخت

غائب ہو گیا اور وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سامنے والا بڑا سا دروازہ کھل گیا تھا۔

" ارے یہ کیا۔ یہ دروازہ تو کھل گیا ہے۔ آؤ جلدی سے باہر چلیں"۔ آنگو بانگو دونوں نے ہی بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں اترے اور پھر ایک لحاظ سے دوڑتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جب وہ کھلے دروازے سے باہر نکلے تو انہوں نے ایک طرف اس سبز دیو کو بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔ وہ فرش پر اس طرح پڑا ہوا تھا جیسے اچانک نیچے گرا ہو۔

" اوہ۔ یہ تو یہ دھماکہ اس کے نیچے گرنے سے ہوا تھا۔ واہ۔ یہ دونوں گیندیں تو واقعی کام کی تھیں"۔ آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے سارا محل گھوم ڈالا۔ وہاں ہر جگہ انہوں نے دیوؤں کو زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے پایا۔

" وہ شہزادی کہاں ہے۔ اسے تلاش کریں"۔ آنگو نے کہا۔

" اس کے ساتھ ساتھ نکاح خواں اور گواہ بھی تو

تلاش کرنے پڑیں گے"۔ بالنگو نے کہا اور آنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ محل کے اس حصے میں پہنچ گئے جو مکمل طور پر سیاہ رنگ کے پتھروں سے بنا ہوا تھا۔ اس حصے کے بھی بے شمار کمرے تھے لیکن تمام کمرے خالی پڑے ہوئے تھے۔ پھر جب وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو وہ بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اس کمرے میں وہی چھپکلی سے بننے والی عورت کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ ماگا جادوگر نے جو کچھ سوچا تھا وہ درست ثابت ہوا ہے۔ تم نے ویسے ہی کیا جیسے اس نے سوچا تھا اور یہ سن لو کہ پرتھال شہزادی اب ماگا جادوگر کے قبضے میں پہنچ چکی ہے۔ اب تم اسے تلاش نہ کر سکو گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ اس عورت نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹی اور دھوکے باز ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ ان گیندوں سے سفید ہرن نکلیں گے جبکہ ان میں سے تو سفید دھواں نکلا ہے"۔ آنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

۔ اگر تم انہیں اس انداز میں استعمال کرتے جیسا میں نے بتایا تھا تو ویسے ہی ہوتا۔ جیسے بتایا گیا تھا لیکن یہ سب کچھ تمہارے ذریعے ہوتا۔ تم جب اس کالے شیر کو ہلاک کرتے اور ستاما جادوگر ہلاک ہو جاتا تو ماگا جادوگر شہزادی پر قبضہ کر لیتا اور تمہیں ہلاک کر دیتا لیکن ماگا جادوگر کو معلوم تھا کہ تم دونوں احمق ہو۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ تم ان گیندوں کو زمین پر پھینک دو گے۔ اس طرح ان میں سے بے ہوش کر دینے والا دھواں نکلے گا اور اس دھوئیں سے تمام دیو حتیٰ کہ وہ کالاشیر بھی بے ہوش ہو جائے گا۔ سوائے تم دونوں کے اور شہزادی کے اور اس طرح ماگا جادوگر آسانی سے شہزادی پر قبضہ کر لے گا اور وہی ہوا۔ جیسے ہی تمام دیو اور کالا شیر بے ہوش ہوا میں نے یہاں موجود پرتھال شہزادی کو جادو کی مدد سے ماگا جادوگر کے پاس پہنچا دیا۔ ستاما جادوگر نے حماقت کی تھی کہ اس نے محل کے گرد موجود جادو کا حصار ختم کر دیا تھا۔ اس طرح ہمیں وار کرنے کا موقع مل گیا۔ اب تم یہاں رہو گے۔۔ ابھی تھوڑی دیر

بعد سب دیو ہوش میں آ جائیں گے اور کالا شیر بھی اور
اس کے ساتھ ہی سٹاما جادوگر بھی یہاں پہنچ جائے گا
اور وہ تمہارے ٹکڑے کر دے گا لیکن اسے یہ کبھی
معلوم نہ ہو سکے گا کہ پرتھال شہزادی کہاں گئی۔ ہا۔
ہا۔ ہا"۔ اس عورت نے کہا اور پھر اس نے قہقہے
لگانے شروع کر دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ آنگلو
بانگلو کچھ سوچتے اچانک وہ عورت چھپکلی میں تبدیل
ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے دوڑ کر دیوار پر چڑھ کر چھت
پر پہنچ گئی اور پھر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔
" یہ تو ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اور ہم دھوکے
کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے اب ہمیں اس ماگا جادوگر
کو اس دھوکے کی سزا دینا ہوگی"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے
میں کہا اور پھر وہ دونوں ابھی اس کمرے سے باہر
آئے تھے کہ اچانک پورے محل میں ایک بار پھر
دھواں سا پھیل گیا اور وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئے
لیکن یہ دھواں جلد ہی غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ
ہی محل میں دیوؤں کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی
دینے لگیں اور وہ سمجھ گئے کہ سارے بے ہوش دیو

ہوش میں آ گئے ہیں۔

"ارے تم دونوں یہاں ہو۔ تم بند کمرے سے کیسے باہر آ گئے"۔ اچانک ایک دیو نے وہاں پہنچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ بڑھائے اور ان دونوں کو بازوؤں سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا لیا۔

"ارے ارے۔ ہم ہوا میں اڑ کر نہیں آئے۔ اپنے پیروں پر چل کر آئے ہیں"۔ بانگلو نے ہوا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے کہا لیکن وہ دیو انہیں اٹھائے ہوئے اس سیاہ حصے سے باہر آیا اور پھر وہ اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جدھر سے وہ آئے تھے ۔ اسی لمحے دور سے سبز دیو آتا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن جب اس نے ان دونوں کو اس دیو کے ہاتھوں میں دیکھا تو اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ پکڑے گئے۔ شکر ہے ورنہ آقا تو میرا خون پی جاتا۔ لیکن یہ باہر کیسے آ گئے تھے"۔ سبز دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ تم انہیں پکڑ کر بند کرو۔ میں شہزادی کا پتہ

کرتا ہوں"۔ اس دیو نے کہا تو سبز دیو نے آنگلو بانگلو کو بازوؤں سے پکڑا اور انہیں اٹھائے ہوئے وہ واپس اس بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

"تم دونوں نے باہر جا کر سنگین غلطی کی ہے۔ اس لئے اب تمہیں دو روز تک کھانا اور پانی بھی نہ ملے گا"۔ سبز دیو نے ان دونوں کو بڑی بے دردی سے فرش پر پھینکتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور ان دونوں کے حلق سے نیچے گرنے کی وجہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

"تم ظالم ہو سبز دیو۔ تم ظالم ہو۔ ہم تو شہزادی سے شادی کرنے آئے تھے"۔ ان دونوں نے اٹھ کر کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن سبز دیو تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا لیکن ابھی وہ دونوں وہیں فرش پر نیچے گرنے کی وجہ سے ہونے والی تکلیف پر کراہ رہے تھے کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سبز دیو اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات تھے۔

"کہاں ہے شہزادی۔ جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"۔ سبز دیو نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی اس وقت شدید غصے کے عالم میں نظر آ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ یہاں کیا ہوا ہے"۔ اچانک سٹاما جادوگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو سبز دیو تیزی سے مڑا۔ آنگلو بانگلو بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"آقا۔ شہزادی غائب ہو گئی ہے"۔ سبز دیو نے سٹاما جادوگر کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ غائب ہو گئی ہے لیکن کیسے۔ میں وہاں طلسم ہوشربا کے راستے میں ہی تھا کہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے یہاں کا حال معلوم کیا تو مجھے پتہ چلا کہ تم سمیت محل کے تمام محافظ دیو بے ہوش ہو گئے اور اس کمرے کا دروازہ کھل گیا اور آنگلو بانگلو باہر چلے گئے اور شہزادی اچانک غائب ہو گئی ہے۔ میں فوراً واپس آیا ہوں۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔ میرے دماغ پر

سیاہ پردہ سا پڑ گیا ہے۔ اس کے بعد مجھے کچھ معلوم
نہیں کیا ہو رہا ہے"۔ سٹاما جادوگر نے غصے کی شدت
سے چیختے ہوئے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم کیا ہوا ہے آقا۔ میں باہر پہرے
پر موجود تھا کہ اچانک میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔
پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ یہ درواز
کھلا ہوا ہے۔ میں اندر آیا تو یہ دونوں غائب تھے۔
میں انہیں تلاش کرنے کے لئے باہر آیا تو میں نے
دیکھا کہ راگو دیو انہیں اٹھائے آ رہا ہے۔ اس نے
بتایا کہ یہ شہزادی والے کمرے کے باہر موجود تھے۔
میں نے انہیں یہاں دوبارہ لا کر بند کیا اور پھر باہر
گیا تو راگو دیو آ گیا۔ اس نے بتایا کہ شہزادی پراسرار
طور پر غائب ہو چکی ہے۔ میں ان سے پوچھنے کے لئے
اندر آیا تو آپ آ گئے۔ آقا مجھے اور کچھ معلوم نہیں
ہے"۔ سبز دیو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔
"تم بتاؤ آنگلو بانگلو۔ کیا ہوا تھا"۔ سٹاما جادوگر نے
آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کیا ہونا تھا۔ چھپکلی آئی وہ عورت بن گئی۔ اس

نے مجھے دو چھوٹی چھوٹی گیندیں دیں کہ ان میں سے دو سفید ہرن نکلیں گے اور پھر وہ چلی گئی۔ مجھے یقین نہ آیا کہ ان چھوٹی چھوٹی گیندوں سے ہرن کیسے نکل سکتے ہیں۔ میں نے دونوں گیندوں کو فرش پر پھینک دیا۔ پھر سفید دھواں نمودار ہوا اور دھماکے ہوئے۔ جب دھواں ختم ہوا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ہم باہر گئے تو سارے دیو بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ہم شہزادی سے شادی کرنے کے لئے اسے تلاش کرنے لگے تو شہزادی کے کمرے میں وہی چھپکلی سے بنی ہوئی عورت موجود تھی۔ اس نے بتایا کہ شہزادی اب ماگا جادوگر کے قبضے میں چلی گئی ہے اور پھر وہ دوبارہ چھپکلی بن کر چھت پر جا کر غائب ہو گئی۔ ہم کمرے سے باہر آئے تو ایک دیو نے ہمیں پکڑ لیا اور باہر لے آیا۔ یہاں اس سبز دیو نے ہمیں پکڑا اور پھر اس نے ہمیں بے دردی سے فرش پر پھینک دیا اور چلا گیا۔ ابھی تک ہمارے جسموں میں درد ہو رہا ہے۔ پھر تم آگئے"۔ آنگلو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ماگا جادوگر۔ اوہ۔ اوہ۔ تو یہ سارا کھیل اس ماگا

جادوگر نے کھیلا ہے۔ اوہ یہ بہت برا ہوا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ میں نے محل کے گرد جادو کا حصار ختم کر دیا اور اسے وار کرنے کا موقع مل گیا۔ اب کیا ہو گا"۔ ستاما جادوگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ماگا جادوگر تم سے زیادہ طاقتور ہے آقا"۔ سبز دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہے لیکن وہ دھوکے باز اور عیار ہے۔ چونکہ اس نے اس وقت وار کیا ہے جب میں محل میں موجود نہیں تھا اس لئے اب میں جادو کے قانون کے مطابق اس سے نہیں لڑ سکتا۔ اب مجھے بھی اس وقت کا انتظار کرنا ہو گا جب میں اس کے خلاف کام کر سکوں"۔ ستاما جادوگر نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"ارے تم ہمیں بتاؤ کہ وہ کہاں ہے۔ تم بیٹھے رہو اپنے جادو کے قانون کو لے کر۔ ہم ابھی جا کر اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں تاکہ شہزادی سے ہماری شادی ہو سکے"۔ آنگو نے کہا تو ستاما جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم اس کے خلاف کیا کر سکتے ہو"۔ ستاما جادوگر

نے کہا۔

"اسے ہم پھونک ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ہم آلگو بالنگو ہیں"۔ اس بار بالنگو نے کہا۔

"تم دونوں کی وجہ سے شہزادی میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ اس لئے میں تمہیں سزا دوں گا۔ سبز دیو انہیں اٹھا کر لے جاؤ اور کالے شیر کے آگے ڈال دو تاکہ وہ ان دونوں کو چیر پھاڑ کر کھا جائے۔ ان کے لئے یہی سزا ہے"۔ ستاما جادوگر نے کہا تو سبز دیو نے تیزی سے ہاتھ بڑھائے اور دوسرے لمحے وہ دونوں اس کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے ہوا میں ہاتھ پیر مار رہے تھے۔

"ارے ارے۔ ہمیں چھوڑ دو۔ ہم آلگو بانگو ہیں۔ ارے ہمیں چھوڑ دو"۔ آلگو بالنگو نے چیختے ہوئے کہا لیکن سبز دیو اسی طرح انہیں اٹھائے اس بڑے کمرے سے باہر آیا اور پھر وہ ایک طرف بنی ہوئی سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں کو پہلے کی طرح

انتہائی بے دردی سے اندر اچھال دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے دھماکے سے نیچے جا گرے۔

" ارے تمہارا ستیاناس۔ تم نے ہمیں ایک بار پھر پھینک دیا"۔ آنگلو نے کراہتے ہوئے کہا۔

" یہ بہت گندا دیو ہے۔ ظالم دیو ہے۔ میری تو ہڈیوں بھی ٹوٹ گئی ہیں"۔ بانگلو نے بھی کراہتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے دروازہ بھی ایک دھماکے سے بند ہو چکا تھا اور پھر ابھی وہ کراہ ہی رہے تھے کہ ایک طرف سے انہیں شیر کی خوفناک غراہٹ سنائی دی تو وہ دونوں درد کے باوجود اچھل کر کھڑے ہوگئے۔ ان دونوں کی نظریں اس طرف لگی ہوئی تھیں جہاں سے انہیں شیر کی غراہٹ سنائی دے رہی تھی لیکن انہیں کوئی شیر نظر نہ آ رہا تھا۔ ابھی وہ اس طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک دیوار کے پہلو میں موجود بڑے سے خلا میں سے ایک بڑا اور انتہائی ہیبتناک سیاہ رنگ کا شیر باہر آ گیا۔ اس کی سرخ آنکھیں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں اور اس کی دم تیزی سے ہل رہی تھی۔

آنگلو بانگلو کا سلام قبول کرو۔

۔ اچھے سیاہ شیر۔

آنگلو نے جلدی سے اسے باقاعدہ ماتھے پر ہاتھ رکھ کر

سلام کرتے ہوئے کہا حالانکہ اس خوفناک شیر کو دیکھ

کر اس کی ٹانگیں کپکپا رہی تھیں۔

یہ واقعی بہت اچھا شیر ہے۔ دیکھو کس قدر

خوبصورت ہے۔ واہ۔ ایسا شیر تو میں نے پہلے کبھی

نہیں دیکھا"۔ بانگلو نے بھی فوراً اس شیر کی تعریف

کرتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے شیر زور سے دھاڑا۔

" ارے ارے۔ ہم بہرے نہیں ہیں۔ اس لئے

دھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم غرا کر بات

کرو۔ ہم سن لیں گے"۔ ان دونوں نے پیچھے ہٹتے

ہوئے کہا لیکن اسی لمحے شیر کا جسم زمین سے لگ گیا

اور صاف دکھائی دینے لگا کہ وہ ان پر حملہ کرنے والا

ہے۔

" ارے ارے۔ کیا ہوا۔ تمہارے پیر کیوں مڑ گئے

ہیں۔ اوہ کیا تم کمزوری محسوس کر رہے ہو"۔ آنگلو نے

۔ پھر یکلخت وہ تیزی سے شیر کی طرف اس طرح

کہا اور شیر اس کا دوست ہو۔

بڑھتا چلا گیا جیسے

"آؤ بانگلو۔ اس کی ٹانگیں سیدھی کر دیں۔ بے چارہ شیر"۔ آنگلو نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر سیاہ شیر کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا تو شیر یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"دیکھا اب اس کی ٹانگیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ دیکھا بانگلو"۔ آنگلو نے خوش ہو کر بانگلو کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو اب تیزی سے چلتا ہوا قریب آ رہا تھا۔ اب ان دونوں کے چہرے بتا رہے تھے کہ شیر کی طرف سے ان کا خوف دور ہو چکا ہے۔

"ہاں۔ واقعی یہ اچھا شیر ہے۔ اس کے پیر میں کانٹا نہ چبھ گیا ہو۔ میں نے ایک بار ایک شیر کو لنگڑاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے پیر میں بھی کانٹا چبھ گیا تھا"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر شیر کی ایک ٹانگ دونوں ہاتھوں سے پکڑی اور اسے اٹھا کر اس کا پنجہ دیکھنے لگا۔ جبکہ آنگلو نے ہاتھ اسی طرح شیر کے سر پر رکھا ہوا تھا اور شیر اسی طرح کھڑا تھا جیسے واقعی وہ ان کا سدھایا ہوا ہو۔ بانگلو نے اس کی چاروں ٹانگیں باری باری اٹھا

کر پنجوں کو دیکھا۔

"نہیں کانٹا تو نہیں ہے۔ شاید گردن میں ہو"۔ بانگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے شیر کی گردن ٹٹولنا شروع کر دی۔

"ارے ہاں۔اس کی گردن میں کانٹا ہے"۔ اچانک بانگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جگہ پر چٹکی سی بھری اور ہاتھ واپس کھینچا ہی تھا کہ یکلخت خوفناک دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں اچھل کر پیچھے جا گرے اور پھر ہر طرف دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا۔ ارے میں نے تو کانٹا نکالا تھا"۔ بانگو کی بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی لیکن جب دھواں چھٹا تو وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب نہ وہ کمرہ تھا، نہ وہ محل، نہ شیر تھا اور نہ ہی دیو۔ سب کچھ غائب ہو چکا تھا البتہ ایک طرف سٹاما جادوگر کی لاش پڑی ہوئی نظر آ رہی تھی اور مرنے کے باوجود اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔ جیسے اسے مرتے وقت یقین

نہ آ رہا ہو کہ وہ مر بھی سکتا ہے۔

"یہ مر گیا سٹاما جادوگر۔ اتنی جلدی۔ کیا ضرورت تھی اتنی جلدی مرنے کی۔ ہونہہ"۔ آنگو نے کہا۔

"میرا نام سٹاما جادوگر تھا۔ میں دنیا کا سب سے طاقتور جادوگر تھا لیکن آنگوبانگو نے مجھے ہلاک کر دیا ہے"۔ اچانک سٹاما جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سٹاما جادوگر کی لاش میں اچانک آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ جل کر راکھ ہو گیا۔

"مبارک ہو آنگوبانگو۔ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ اچانک انہیں اپنے عقب میں ایک باریک سی آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے مڑے انہوں نے دیکھا کہ ایک چٹان پر ایک سنہرے رنگ کا بونا کھڑا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں ان پہاڑوں کا شہزادہ ہوں۔ اس سٹاما جادوگر نے اپنے جادو کے زور سے یہاں قبضہ کر لیا تھا اور مجھے قید کر لیا تھا لیکن اب تمہاری وجہ سے سٹاما

جادوگر ہلاک ہو گیا ہے اور میں بھی آزاد ہو گیا ہوں"۔ بونے نے جواب دیا۔

"ہماری وجہ سے۔ اوہ نہیں۔ ہماری وجہ سے یہ کیسے ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ تو اپنے آپ مر گیا ہے۔ بے چارے کی موت آ گئی تھی"۔ آنگلو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کیا ہوا ہے۔ اس نے تم دونوں کو موت کی سزا دے کر کالے شیر کے کمرے میں پھینکوا دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ کالا شیر تم دونوں کو چیر پھاڑ کر کھا جائے گا لیکن کالا شیر اس وقت بھوکا نہ تھا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے سبز دیو کی طرف سے پھینکے گئے چار ہرن کھا چکا تھا اور شیر کی فطرت ہے کہ جب وہ پیٹ بھر کر کھا لیتا ہے تو وہ کسی پر حملہ نہیں کرتا۔ ستاما جادوگر کو اس کا خیال نہ آیا تھا۔ پھر اس کالے شیر میں چونکہ ستاما جادوگر کی اپنی جان رکھی ہوئی تھی اس لئے اس نے اس شیر کی ہلاکت کی انتہائی سخت شرائط رکھ دی تھی۔ پہلی شرط یہ تھی کہ کوئی آدمی اس کے سر پر ہاتھ رکھے۔ دوسری شرط یہ تھی کہ کوئی انسان باری باری اس کی چاروں ٹانگیں

اٹھا کر اس کے پنجوں کو اوپر کی طرف کرے اور تیسری اور آخری شرط یہ تھی کہ اس کے گلے میں کوئی انسان ہاتھ پھیر کر اس میں موجود وہ سوئی نکال لے جو جادو کی مدد سے اس کی گردن موجود تھی۔ چونکہ یہ ساری شرائط ناممکن تھیں اس لئے سٹاما جادوگر کو یقین تھا کہ یہ کالا شیر کسی صورت ہلاک نہیں ہو سکتا اور چونکہ یہ ہلاک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ بھی ہلاک نہیں ہو سکتا لیکن تم دونوں نے یہ ساری شرائط پوری کر دیں اور سوئی نکلتے ہی کالا شیر ہلاک ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سٹاما جادوگر بھی ہلاک ہو گیا اور اس کا جادو کا محل غائب ہو گیا۔ سارے دیو پرستان واپس چلے گئے ۔ اس لئے یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے"۔ سنہرے بونے نے کہا۔

" ہم شرائط پوری نہیں کر رہے تھے بلکہ کالے شیر کو پیار کر رہے تھے اور اس کے پنجوں میں سے کانٹا تلاش کر رہے تھے کیونکہ اس بے چارے کی ٹانگیں مڑ جاتی تھیں۔ بے چارہ شیر"۔ آنگو نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

یہ جو کچھ تم نے کیا وہ اپنی جگہ۔ لیکن اس سے شرائط پوری ہو گئیں اور اب تمہیں اس ماگا جادوگر کا بھی خاتمہ کرنا چاہیئے۔ وہ بھی بے حد ظالم جادوگر ہے اور اب سٹاما جادوگر کا اس پر چھایا ہوا خوف بھی ختم ہو چکا ہے اس لئے اب تو وہ اور زیادہ کھل کھیلے گا اور پرتھال کے رہنے والوں پر بے پناہ ظلم کرے گا"۔ سنہرے بونے نے کہا۔

" ارے ارے۔ وہ شہزادی۔ وہ ہماری ہونے والی بیوی۔ وہ بھی تو اس کے پاس ہے۔ ارے کہاں ہے وہ۔ ہم نے اس شہزادی سے شادی کرنی ہے"۔ آنگو بانگو دونوں نے اس طرح چونک کر کہا جیسے انہیں اچانک شہزادی کا خیال آگیا ہو۔

" آنکھیں بند کرو۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں"۔ سنہرے بونے نے کہا تو ان دونوں نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔

" اب آنکھیں کھول دو۔ سامنے ماگا جادوگر کا محل ہے"۔ سنہرے بونے کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ

دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ وہ ان پہاڑوں کی
بجائے جہاں سٹاما جادوگر کا محل تھا۔ ایک وسیع
میدان میں موجود تھے اور اس میدان کے ایک کونے
میں ایک بڑا سا محل بھی نظر آ رہا تھا۔ گو یہ محل
سٹاما جادوگر کے محل جتنا بڑا نہ تھا لیکن اس کے
باوجود خاصا بڑا تھا۔

" یہ جادوگر محل کیسے بنا لیتے ہیں آنگو"۔ بانگو نے
محل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیسے بنا لیتے ہیں۔ کیا مطلب۔ مستری، مزدور
لگاتے ہوں گے۔ وہ بنا دیتے ہوں گے۔ جیسے شاہی
محل بنائے جاتے ہیں"۔ آنگو نے جواب دیا۔

" پھر یہ غائب کیوں ہو جاتے ہیں"۔ بانگو نے
کہا۔

" کیونکہ ان کی شادی شہزادی سے نہیں ہو سکتی
اس لئے تو یہ شہزادیوں سے شادی کرنا چاہتے ہیں
تاکہ ان کے محل غائب نہ ہوں"۔ آنگو نے فلسفیانہ
انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے
کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں

ایک چھپکلی تیزی سے زمین پر دوڑتی ہوئی نظر آئی۔ چھپکلی ان کی طرف ہی آ رہی تھی۔ ابھی وہ حیرت سے اہنیں دیکھ ہی رہے تھے کہ چھپکلی ان کے سامنے آ کر رکی اور پھر دوسرے لمحے وہ عورت بن کر کھڑی ہو گئی۔ یہ وہی عورت تھی جو پہلے سٹاما جادوگر کے محل میں ان کے پاس آئی تھی۔

"تم دونوں نے سٹاما جادوگر کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے۔ میں تمہیں انعام دینے آئی ہوں"۔ اس عورت نے کہا۔

"کیا انعام"۔ آنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم جس قدر چاہو تمہیں دولت مل سکتی ہے۔ بولو کتنی دولت چاہتے ہو"۔ عورت نے کہا۔

"دولت کا ہم نے کیا کرنا ہے۔ کیا دولت سے شادی کی جا سکتی ہے۔ ہمیں تو پرتھال شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ تم ہمیں انعام میں پرتھال شہزادی دے دو"۔ آنگلو نے کہا۔

"اس کا خیال ذہن سے نکال دو ورنہ ماگا جادوگر تمہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دے گا۔ شہزادی سے

اب ماگا جادوگر کی شادی ہوگی"۔ عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ماگا جادوگر کی یہ جرأت کہ وہ پرتھال شہزادی سے شادی کرے۔ بلاؤ اسے۔ کہاں ہے وہ۔ میں اس کے پیٹ میں ایسی ٹکر ماروں گا کہ اس کا پیٹ پھٹ جائے گا"۔ آنگو نے کہا۔

" اور میں اس کے پیٹ میں ایسا مکا ماروں گا کہ اس کا پیٹ ہی باقی نہ رہے گا"۔ بانگو نے کہا۔

" تو تم دونوں ہلاک ہونا چاہتے ہو۔ میں تو تمہیں بچانے آئی تھی کیونکہ بہرحال شاما جادوگر کو ہلاک کرکے تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ہم کارنامے تو سرانجام دیتے ہی رہتے ہیں۔ تم شہزادی کی بات کرو۔ کہاں ہے وہ"۔ آنگو نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

" وہ سامنے محل میں قید ہے اور ماگا جادوگر ایک خصوصی جادو حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ جب وہ یہ جادو حاصل کر لے گا تو پھر وہ پرتھال شہزادی سے

شادی کرے گا"۔ اس عورت نے کہا۔
"نہیں۔ پرتھال شہزادی کی شادی ہم سے ہوگی اور کسی سے نہیں ہو سکتی"۔ آنگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"کیا تمہیں معلوم ہے کہ پرتھال شہزادی تم سے شادی کی خواہشمند ہے"۔ اچانک عورت نے کہا۔
"ہماری اس سے ابھی تک ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ ویسے اسے خواہشمند تو ہونا چاہئے کیونکہ مجھ سے اچھا دولہا تو اسے مل ہی نہیں سکتا"۔ آنگلو نے کہا۔
"تم سے اچھا دولہا تو میں ہوں"۔ بانگلو نے فوراً ہی کہا۔
"سنو۔ اگر میں تمہیں پرتھال شہزادی سے ملوا دوں اور پرتھال شہزادی تم سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو کیا تم خاموشی سے واپس چلے جاؤ گے"۔ عورت نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے شادی سے انکار کر دے۔ وہ بے چاری تو ہم سے شادی کے لئے دن گن رہی ہوگی"۔ آنگلو نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں ملوا دیتی ہوں تاکہ ماگا جادوگر

کے خلاف شرط بھی پوری ہو جائے۔ آنکھیں بند کرو"۔ عورت نے کہا تو ان دونوں نے جلدی سے بچوں کی طرح اس کے کہنے پر آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ عورت کی آواز سنائی دی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

"ارے۔ یہ ہم کہاں آگئے"۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اب وہ اس میدان کی بجائے ایک شاہی انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔

"یہ ماگا جادوگر کا محل ہے۔ تم یہاں رکو۔ میں پرتھال شہزادی کو بھیجتی ہوں۔ پھر وہ خود ہی تم سے شادی کرنے سے انکار کر دے گی"۔ عورت کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے شاہی لباس پہنا ہوا تھا اور وہ واقعی بے حد خوبصورت تھی لیکن اس کے چہرے پر گہری افسردگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اندر داخل ہو کر ان دونوں کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون ہو تم"۔ اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام آنگو ہے اور یہ میرا بھائی ہے بانگو۔ کیا تم پرتھال شہزادی ہو"۔ آنگو نے کہا۔

"ہاں۔ میں پرتھال شہزادی ہوں لیکن کیا تم اس جادوگر کے آدمی ہو"۔ پرتھال شہزادی نے کہا۔

"ارے نہیں پرتھال شہزادی۔ ہم تو تم سے شادی کرنے آئے ہیں۔ وہ نامراد چھپکلی عورت کہہ رہی تھی کہ تم ہم سے شادی کرنے سے انکار کر دو گی اور ہم نے اسے کہا کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہم سے زیادہ اچھے دولہا تمہیں اور کہاں مل سکتے ہیں"۔ آنگو نے کہا۔

"ہم کا لفظ مت استعمال کرو آنگو۔ صرف بانگو کہو۔ اچھا دولہا بانگو ہے اور صرف بانگو"۔ بانگو نے فوراً ہی کہا۔

"تم مجھ سے شادی کرنے آئے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو۔ میں تو جادوگر کی قید میں ہوں۔ پہلے

ستاما جادوگر کی قید میں تھی۔ وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ میں نے انکار کر دیا۔ پھر پتہ چلا کہ ستاما جادوگر ہلاک ہو گیا ہے اور پھر مجھے ماگا جادوگر نے قید کر لیا ہے"۔ پرتھال شہزادی نے کہا۔

"اس ستاما جادوگر کو ہم نے ہلاک کیا ہے"۔ آنگلو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو شہزادی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے۔ تم کیسے اسے ہلاک کر سکتے ہو۔ وہ تو انتہائی طاقتور جادوگر تھا"۔ شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آنگلو نے پرتھال بادشاہ سے ملنے، شاہی نجومی سے ملنے اور پھر ستاما جادوگر کے محل میں پہنچنے سے لے کر یہاں تک آنے کی ساری تفصیل بتا دی۔ شہزادی بڑی حیرت بھرے انداز میں یہ ساری تفصیل سنتی رہی۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"۔ شہزادی نے کہا۔

"ہاں۔ ہم درست کہہ رہے ہیں۔ اگر تم ہم سے شادی کر لو تو ہم اس ماگا جادوگر کا بھی خاتمہ کر دیں گے"۔ آنگلو نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ماگا جادوگر کا خاتمہ کرکے مجھے میرے محل میں واپس پہنچا دو تو میں تم سے شادی کرنے پر تیار ہوں"۔ شہزادی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا لیکن اسی لمحے وہ چھپکلی سے بننے والی عورت کمرے میں آگئی۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو شہزادی۔ تم واقعی ان احمقوں سے شادی کرنے پر تیار ہو گئی ہو"۔ اس عورت نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے تم کون ہوتی ہو ہمارے اور شہزادی کے معاملات میں دخل دینے والی چھپکلی عورت۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"۔ آلگو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے غلطی کی کہ تم دونوں کو اپنے ساتھ یہاں لے آئی۔ اب میں تم دونوں کو ہلاک کر دیتی ہوں"۔ اس عورت نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی یا کرتی یکلخت بالگو کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کا گرز جیسا مکا پوری قوت سے چھوٹے قد والی عورت کے سر پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور وہ عورت

نیچے گر کر چھپکلی میں تبدیل ہوئی لیکن وہ تڑپ رہی تھی اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئی۔

" میرا نام چھپکلی جادوگرنی تھا۔ میں ماگا جادوگر کی خاص شاگرد تھی۔ مجھے صرف اسی صورت میں مارا جا سکتا تھا کہ کوئی آدمی میرے سر پر مکا مارے اور بانگو نے ایسا کر کے مجھے ہلاک کر دیا"۔ ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اسی لمحے اس مردہ چھپکلی کو آگ لگ گئی اور چند لمحوں بعد وہ جل کر راکھ ہو گئی۔

" دیکھا شہزادی میری طاقت۔ ایک مکے سے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اب تو تم مجھ سے شادی کرو گی ناں"۔ بانگو نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

" تم نے تو پھر بھی مکا مارا ہے۔ میں تو پھونک مار کر اسے ہلاک کر دیتا"۔ آنگو بھلا کہاں خاموش رہ سکتا تھا۔

" سنو، سنو۔ آپس میں مت لڑو۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ سنو۔ ماگا جادوگر کے بارے میں اس عورت نے مجھے اپنی طرف سے ہمدردی کرتے ہوئے

بتایا تھا کہ ماگا جادوگر کی جان ایک سیاہ رنگ کے مینڈک میں ہے اور یہ مینڈک اس محل کے پائیں باغ کے ایک بہت بڑے تالاب میں سینکڑوں ہزاروں سیاہ رنگ کے مینڈکوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس لئے جب تک اس مینڈک کو ہلاک نہ کر دیا جائے اس وقت تک ماگا جادوگر ہلاک نہیں ہو سکتا اور یہ بھی اس نے مجھے بتایا تھا کہ ماگا جادوگر مجھ سے شادی کرنے کی غرض سے کسی خاص جادو کے حصول میں مصروف ہے اور وہ سات روز سے پہلے یہاں واپس نہیں آ سکتا۔ اس لئے کیا تم اس سیاہ مینڈک کو ہلاک کر سکتے ہو۔ اگر تم ایسا کر لو تو ماگا جادوگر ہلاک ہو جائے گا اور پھر ہم واپس اپنے محل میں چلے جائیں گے اور پھر وہاں تم سے شادی ہو جائے گی۔ پرتھال شہزادی نے کہا۔

لیکن ہم اس مینڈک کو پہچانیں گے کیسے۔ آنگلو نے کہا۔

یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ تم میں سے جو اس مینڈک کو ہلاک کرے گا میں اس سے شادی کروں

گی۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔ پرتھال شہزادی نے کہا۔

"چلو بانگلو۔ چل کر سارے مینڈک ہلاک کر دیں۔ آؤ"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ بانگلو بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گیا اور پھر وہ گھومتے پھرتے محل کے عقب میں ایک بڑے سے باغ میں پہنچ گئے جس کے درمیان ایک کافی بڑا حوض تھا۔ اس حوض کے قریب پہنچ کر وہ دونوں بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ تالاب میں واقعی سینکڑوں ہزاروں سیاہ رنگ کے مینڈک نہ صرف موجود تھے بلکہ پھدک بھی رہے تھے۔

"ارے۔ یہ تو بہت مینڈک ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"ایسا کرتے ہیں کہ اس مینڈک کو پکارتے ہیں۔ وہ خود ہی باہر آ جائے گا تو ہم اسے ہلاک کر دیں گے"۔ بانگلو نے کہا۔

"سیاہ مینڈک، جس میں ماگا جادوگر کی جان ہے وہ باہر آ جائے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر یہی فقرہ بانگلو نے بھی دوہرایا لیکن کئی بار پکارنے کے باوجود کوئی مینڈک باہر نہ آیا۔

"یہ ترکیب تو کامیاب نہیں رہی۔ اب کوئی اور ترکیب سوچنا پڑے گی"۔ آنگو نے کہا۔

"ایسا کرتے ہیں کہ سب مینڈکوں کو ایک ایک کرکے باہر نکال دیتے ہیں۔ پھر ان سب کو ہلاک کر دیتے ہیں"۔ بانگو نے کہا۔

"لیکن کس طرح ہلاک کریں گے"۔ آنگو نے کہا۔

"تم مینڈکوں کو پکڑے رکھنا۔ میں اس کے سر پر مکا ماروں گا اور وہ ہلاک ہو جائے گا"۔ بانگو نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ ارے نہیں۔ پھر تو پرتھال شہزادی تم سے شادی کر لے گی۔ نہیں تم مینڈک کو پکڑو گے اور میں اسے مکا ماروں گا"۔ آنگو نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

"چلو ہم دونوں اسے باری باری مکا ماریں گے۔ پہلے میں ماروں گا"۔ بانگو نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے میں ماروں گا"۔ آنگو نے کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے پہلے مکا مارو"۔ بانگو کو یکلخت غصہ آ گیا اور اس نے یکلخت دوڑ کر کسی غصیلے مینڈھے کی طرح آنگو کے پیٹ میں مکا مار دیا

اور چونکہ اس کا مکا کسی گرز سے کم نہ تھا اس لئے آنگلو چیختا ہوا اچھل کر تالاب میں جا گرا۔ تالاب میں گرتے ہی اس نے بے اختیار اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پیر مارے تو اس کے ہاتھ میں ایک مینڈک آ گیا تو اس نے چیختے ہوئے اسے جھٹک دیا اور وہ مینڈک اچھل کر تالاب سے باہر آ گرا۔ اس دوران باقی مینڈک اس پر چڑھنے لگے لیکن آنگلو چیختا ہوا اچھل کر تالاب سے باہر آ گیا۔ ادھر بانگلو نے اس مینڈک کو پکڑ کر دوبارہ تالاب میں پھینکنا چاہا تو مینڈک اس کے ہاتھ سے پھسل گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مینڈک پھدک کر تالاب کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم نے مجھے مکا مارا اور مجھے تالاب میں پھینکا ہے۔ تمہاری یہ جرأت"۔ آنگلو نے انتہائی غصیلے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوڑ کر پوری قوت سے بانگلو کے پیٹ میں ٹکر مارنی چاہی لیکن بانگلو چونکہ پہلے سے ہوشیار تھا اس لئے وہ تیزی سے مڑا اور دوڑ کر ایک طرف ہٹ گیا۔ لیکن اس طرح ہٹنے اور دوڑنے کی وجہ سے اس کا پیر تالاب کی

طرف بڑھتے ہوئے مینڈک پر پڑ گیا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور پھر ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔

"ارے یہ کیا ہوا"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا نام ماگا جادوگر تھا۔ میری جان مینڈک میں تھی۔ اس مینڈک کو کوئی نہ پہچان سکتا تھا اور وہ اس وقت تک ہلاک نہ ہو سکتا تھا جب تک اس اکیلے مینڈک کو تالاب سے باہر نکال کر اس پر پیر نہ رکھ دیا جائے اور آنگلو بانگلو نے ایسا کر دیا۔ اس لئے میں ہلاک ہو گیا"۔ ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد دھواں غائب ہوا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ اب وہاں محل نہ تھا صرف میدان تھا جبکہ پرتھال شہزادی ایک طرف کھڑی حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا تم نے واقعی ماگا جادوگر کو ہلاک کر دیا ہے"۔ شہزادی نے کہا اور ان کی طرف دوڑ پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے

تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں۔ تم نے اس ماگا جادوگر کی روتی ہوئی آواز نہیں سنی"۔ ان دونوں نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مبارک ہو آنگلو بانگلو۔ تم واقعی انتہائی خوش قسمت ہو کہ تم سے وہ کام خودبخود ہو جاتے ہیں جو ویسے کسی صورت بھی ممکن نہیں ہوتے"۔ اچانک اسے سنہرے بونے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں اور شہزادی اس طرف کو بڑھے جہاں سنہرا بونا کھڑا تھا۔

"ارے سنہرے بونے۔ تم نے دیکھا کہ ہم نے کس طرح ماگا جادوگر کو ہلاک کر دیا ہے اور شہزادی نے بھی ہم سے شادی کا وعدہ کر لیا ہے۔ اب ہماری شادی ہوگی"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں آنکھیں بند کر لو تاکہ میں تمہیں شاہی محل پہنچا دوں اور پھر تمہاری شادی ہوگی"۔ سنہرے بونے نے کہا تو ان دونوں نے معصوم بچوں کی طرح آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ چند لمحوں بعد سنہرے بونے کی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ واقعی وہ پرتھال کے شاہی محل کے سامنے موجود تھے۔ ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ اچانک ان کے قریب شہزادی بھی کھڑی نظر آنے لگی۔

"تم بھی آ گئی شہزادی۔ آؤ جلدی کرو۔ نکاح خواں اور گواہوں کو بلاؤ۔ تاکہ ہماری شادی ہو سکے"۔ ان دونوں نے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ پھر شہر کے لوگوں نے بھی شہزادی کو دیکھ لیا اور سب خوشی سے اچھل پڑے۔ اس کے بعد شہزادی انہیں ساتھ لے کر محل میں گئی وہاں انہیں مہمان خانے میں بھیج دیا گیا اور شہزادی کے حکم پر ان کی خوب خاطر مدارت کی گئی۔ دوسرے روز بادشاہ نے انہیں اپنے دربار میں بلا لیا۔ وہاں پرتھال شہزادی بھی موجود تھی۔ اس کے چہرے پر مسرت بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

آنگو بانگو۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے۔ تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں سٹاما جادوگر کو ہلاک کر دیا اور پھر ماگا جادوگر کو بھی۔ اس طرح تم نے ان دونوں ظالم جادوگروں کا خاتمہ کر کے شہزادی کو بچا لیا ہے۔ اس لئے بولو۔ تمہیں کیا انعام دیا جائے"۔ بادشاہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

انعام۔ کیسا انعام۔ ہماری شادی پر تھال شہزادی سے کی جائے فوراً۔ تم نے وعدہ کیا تھا اور شہزادی نے بھی وعدہ کیا تھا۔ بے شک شہزادی سے پوچھ لو۔ آنگو بانگو دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

ہاں۔ میں نے وعدہ کیا تھا لیکن چونکہ ماگا جادوگر کی روح نے روتے ہوئے بتایا تھا کہ تم دونوں نے مل کر اسے ہلاک کیا ہے اور میں بیک وقت دو آدمیوں سے شادی نہیں کر سکتی۔ اس لئے انعام لے لو اور یہاں سے چلے جاؤ"۔ شہزادی نے کہا۔

"نہیں۔ ہم تو شہزادی سے شادی کریں گے۔ بس"۔ ان دونوں نے کہا۔

" آنگو بانگو، میری بات سنو۔ کیا تم دونوں واقعی

شہزادی سے شادی کرنا چاہتے ہو"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

"ہاں"۔ ان دونوں نے کہا۔

"تو پھر آنکھیں بند کرو اور جب تک میں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا ورنہ شادی نہ ہو سکے گی"۔ شاہی نجومی نے کہا تو ان دونوں نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں جیسے یہ بھی شادی کی شرط ہو۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ شاہی نجومی کی آواز سنائی دی اور ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں لیکن وہ دونوں یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ وہ شاہی دربار کی بجائے ایک گھنے جنگل کے اندر کھڑے تھے۔

"آنگو بالنگو۔ میں شاہی نجومی بول رہا ہوں۔ میں نے تمہیں واگی جنگل میں پہنچا دیا ہے۔ واگی قبیلے کے سردار کی دو بیٹیاں ہیں۔ یہ دونوں انتہائی خوبصورت ہیں۔ وہ تم سے شادی کر لیں گی۔ اس لئے تم دونوں ان دونوں سے شادی کر لو۔ پرتھال شہزادی کی منگنی تو اس کے بچپن میں ہی ایک شہزادے سے ہو چکی تھی۔ اس لئے تمہاری شادی اس سے نہیں ہو سکتی

تھی۔ خدا حافظ "۔ شاہی نجومی کی آواز سنائی دی۔

" ارے ارے۔ یہ تو دھوکہ بازی ہے۔ انتہائی دھوکہ بازی"۔ آنگو نے کہا۔

" ارے جنگل کی شہزادی تو بڑی صحت مند ہوگی میری طرح۔ اس لئے واگی شہزادی مجھ سے شادی کرے گی۔ واہ۔ واہ"۔ بانگو نے کہا تو آنگو بے اختیار اچھل پڑا۔

" مجھ سے ہوگی شادی، تم سے نہیں۔ کیونکہ جنگل میں لمبے قد کو پسند کیا جاتا ہے"۔ آنگو پر تھال شہزادی کو بھول بھال کر بانگو سے لڑنے لگ گیا۔

ختم شد

آنگلو بانگلو اور جادوگر دیو

آنگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور جادوگر دیو

مصنف مظہر کلیم ایم اے

جادوگر دیو جو دنیا کا طاقتور جادوگر بھی تھا اور دیو بھی۔ اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکتا تھا۔
جادوگر دیو جس نے کاغات کے بادشاہ کی بیٹی کاغات شہزادی کو اٹھا کر قید کر لیا تاکہ اپنے جادو کو زیادہ طاقتور کر سکے۔
آنگلو بانگلو جو کاغات شہزادی سے شادی کرنے کے لئے جادوگر دیو کے مقابلے پر نکل کھڑے ہوئے۔
آنگلو بانگلو جنہیں جادوگر دیو تک پہنچنے کے لئے انسانی پرندے پر سفر کرنا پڑا۔
آنگلو بانگلو جنہوں نے زہریلی مکھیوں' سیاہ چیتوں' سرخ چیونٹیوں اور خوفناک پرندوں کی وادیاں پار کرنے کی کوشش کی۔ کیا وہ ایسا کر سکے ——— یا ہلاک ہو گئے؟

◉ کیا آنگلو بانگلو' جادوگر دیو کا خاتمہ کر کے کاغات شہزادی سے شادی کر سکے۔ یا خود اس مہم میں ہلاک ہو گئے ———؟

○○ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات سے بھرپور کہانی ○○

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
المحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو اور جادوگر دیو

28
نمبر ۱

پیارے بچّوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو

اور جادوگر دیو

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
ناشران
پاک گیٹ ملتان
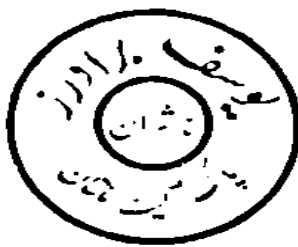
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

آنگوبانگو جنگل کے اندر کھڑے اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے اس گھنے جنگل میں انہیں کسی کے آنے کا انتظار ہو۔ انہیں پرتھال بادشاہ کے شاہی نجومی نے یہاں پہنچایا تھا اور بتایا تھا کہ اس جنگل میں واگی قبیلہ رہتا ہے جس کے سردار کی دو بیٹیاں ہیں جو انتہائی خوبصورت ہیں اور وہ دونوں آنگوبانگو سے شادی کر لیں گی۔ اس لئے اب وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ سردار کی دونوں بیٹیاں ابھی کہیں سے دوڑتی ہوئی آ جائیں گی اور ان دونوں کی ان سے شادی ہو جائے گی۔ لیکن جب کافی

دیر تک انہیں کوئی آدمی نظر نہ آیا تو ان کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہاں تو نہ کوئی واگی ہے نہ اس کا سردار اور نہ ہی اس کی بیٹیاں"۔ آنگلو نے کہا۔

"اس شاہی نجومی نے جھوٹ بولا ہے اور یہ سارے شاہی نجومی جھوٹ بولتے ہیں"۔ بانگلو نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں دور سے ڈھول بجنے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ارے واہ، یہ تو ڈھول بج رہے ہیں ہماری شادی کے لئے۔ پھر تو شاہی نجومی سچ ہی کہہ رہا تھا"۔ آنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ چلو شکر ہے اب تو ہماری شادی ہو جائے گی۔ میں تو شادی کے بعد بس بیٹھ کر کھانا کھاتا رہوں گا۔ بس کھاتا رہوں گا"۔ بانگلو نے پیٹ پر اس انداز میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جیسے وہ صدیوں سے بھوکا ہو۔ ڈھولوں کی آوازیں اب دور سے قریب آتی جا

رہی تھیں اور پھر یکلخت درختوں کی اوٹ سے دس بارہ لمبے قد اور سیاہ رنگ کے وحشی جن کے جسموں پر سیاہ رنگ کے لباس تھے۔ ہاتھوں میں خوفناک نیزے پکڑے ان کے قریب آگئے۔ اسی لمحے دو ڈھول بجانے والے بھی سامنے آگئے۔

" ارے یہ تو کالے رنگ کے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری ہونے والی دلہنیں بھی کالے رنگ کی ہوں گی۔ پھر تو میں شادی نہیں کروں گا"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں بھی نہیں کروں گا کالے رنگ والی لڑکی سے شادی۔ ہاں"۔ بانگو نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ اچانک ایک وحشی نے آگے بڑھ کر بڑے کڑکدار لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگوبانگو ہے اور ہمیں پرتھال کے شاہی نجومی نے یہاں بھیجا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہاں واگی قبیلہ رہتا ہے جس کے سردار کی دو بیٹیاں ہیں اور ہماری شادی ان سے ہوگی۔ لیکن پہلے تم بتاؤ کہ کیا تمہارا تعلق واگی قبیلے سے ہے یا کسی کالے قبیلے

ہے "۔ آنکلو نے کہا۔

" ہمارا تعلق واگی قبیلے سے ہے اور واگی قبیلہ ہی اس جنگل میں رہتا ہے اور ہم تو اجنبی لوگوں کو ہلاک کر دیتے ہیں لیکن تم نے چونکہ سردار اور اس کی بیٹیوں کا نام لیا ہے اس لئے اب تمہیں سردار کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ چلو ہمارے ساتھ "۔ اس وحشی نے جواب دیا۔

" کیا تمہارا سردار اور اس کی بیٹیاں بھی کالے رنگ کی ہیں "۔ بانگلو نے کہا۔

" ہاں، کیوں "۔ اس وحشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر ہم نہیں جاتے۔ ہم نے تو انتہائی خوبصورت اور گورے رنگ کی شہزادیوں سے شادی کرنی ہے تاکہ ہماری اولاد بھی خوبصورت اور گورے رنگ کی ہو ہماری طرح۔ ہم نے کالے رنگ کی لڑکیوں سے شادی نہیں کرنی۔ اس لئے تم جا سکتے ہو ہم تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے "۔ بانگلو نے کہا اور آنکلو نے بھی اس کی بات کی تائید کر دی۔

چلو، ورنہ ہم نیزے مار کر تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ اس وحشی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے خوفناک نیزے کو آنگلو کی گردن سے لگا دیا۔ جبکہ ایک وحشی نے اپنا نیزہ بانگلو کے موٹے پیٹ سے لگا دیا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ اس لئے جب تک تم درخواست نہیں کرو گے ہم نہیں جائیں گے اور یہ بھی سن لو کہ اگر ہم پھونک مار دیں تو تمہارے یہ نیزے بھی غائب ہو جائیں گے اور تمہارے جسم بھی"۔ آنگلو نے کہا۔

"اوہ، تو تم جادوگر ہو"۔ اس وحشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ کر اپنے دوسرے ساتھیوں سے کسی اجنبی زبان میں کچھ کہا تو ڈھول ایک بار پھر زورزور سے بجنے لگے اور چند لمحوں بعد وہاں بیس پچیس اور وحشی پہنچ گئے۔ آنگلو بانگلو ابھی حیرت بھرے انداز میں کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے کہ اچانک دس بارہ وحشی ان دونوں پر ٹوٹ پڑے۔

"ارے ارے، یہ کیا کر رہے ہو۔ ہم آنگلو بانگلو ہیں آنگلو بانگلو"۔ ان دونوں نے چیخ چیخ کر کہا لیکن کسی نے ان کی ایک نہ سنی اور چند لمحوں بعد ہی انہیں دو درختوں کے تنوں سے رسیوں کی مدد سے باندھ دیا گیا۔ یہ رسیاں نئے آنے والے وحشی اپنے ساتھ لے آئے تھے۔

"یہ جادوگر ہیں اس لئے لکڑیاں اکٹھی کرو۔ جلدی کرو ورنہ دیوتا کا غضب ہم پر ٹوٹ پڑے گا۔ جلدی کرو"۔ اس وحشی نے جس نے آنگلو بانگلو سے بات چیت کی تھی چیخ کر کہا۔

"ارے ارے، یہ لکڑیاں تم کیوں جمع کر رہے ہو۔ ارے ہمارے لئے کھانے پینے کا سامان منگواؤ۔ ہم کیا لکڑیاں کھائیں گے"۔ بانگلو نے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان دونوں کے پیروں کے سامنے لکڑیوں کا ڈھیر اکٹھا ہونا شروع ہو گیا۔

"اب ان لکڑیوں کو آگ لگا دو تاکہ یہ جادوگر جل کر راکھ ہو جائیں"۔ اس وحشی نے چیخ کر کہا تو ایک

وحشی نے دو بڑے سے پتھر اٹھائے اور انہیں لکڑیوں کے قریب لا کر آپس میں رگڑنا شروع کر دیا۔ جہاں سے چنگاریاں پیدا ہوئیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے خشک اور چھوٹی لکڑیوں کو آگ لگ گئی اور وہ دھڑادھڑ جلنے لگیں۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ ہم جادوگر نہیں ہیں ہم تو آنگلو بانگلو ہیں"۔ آنگلو بانگلو نے خوف سے چیختے ہوئے کہا لیکن وحشی آگ بھڑکا کر اور ڈھول بجا بجا کر اب دوبارہ ناچنا شروع ہو گئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے انہیں زندہ آگ میں جلانا ان کے لئے جشن منانے کے برابر ہو اور اب تو آنگلو بانگلو دونوں کے چہرے موت کے خوف سے ہلدی کی طرح زرد پڑ گئے۔ انہوں نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا لیکن وحشی ان کی بات ہی نہ سن رہے تھے۔ وہ ناچنے اور جشن منانے میں مصروف تھے۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں"۔ اچانک ایک کڑکدار آواز سنائی دی تو نہ صرف ڈھول بجنا بند ہو گئے بلکہ ناچتے ہوئے وحشی بھی رک گئے۔ اسی لمحے ایک لمبے قد اور

بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر شیر کی کھال لپٹی ہوئی تھی اور اس کے سر پر شیر کی کھال کی بنی ہوئی ٹوپی تھی ہاتھ میں ایک خوفناک نیزہ پکڑے وہاں پہنچ گیا۔

"ہم جادوگر نہیں ہیں۔ ہم تو آنگلوبانگلو ہیں۔ ہمیں بچاؤ، ہمیں بچاؤ"۔ ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا۔ ان کے ذہنوں میں بے حد خوف تھا کیونکہ اب آگ ان کی ٹانگوں کے بالکل قریب پہنچ چکی تھی اور انہیں معلوم تھا کہ اگر آگ کو فوراً نہ ہٹایا گیا تو وہ دونوں جل جائیں گے۔

"آگ ہٹاؤ پہلے"۔ اس آنے والے نے وحشیوں سے کہا اور چار پانچ وحشیوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر نیزوں کی مدد سے ان دونوں کے سامنے سے آگ ہٹا دی اور آنگلوبانگلو نے بے اختیار اطمینان بھرے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"یہ جادوگر ہیں سردار، انہوں نے خود کہا ہے کہ پھونک مار کر ہمارے نیزے غائب کر دیں گے اور ہمارے جسم بھی"۔ اس وحشی نے کہا جس نے

آنگوبانگو سے بات کی تھی۔
"کیا تم جادوگر ہو"۔ سردار نے پوچھا۔
"نہیں، ہم آنگوبانگو ہیں اور ہمیں پرتھال کے شاہی نجومی نے یہاں بھیجا ہے۔ اس نے ہمیں بتایا تھا کہ یہاں واگی قبیلہ رہتا ہے جس کے سردار کی دو بیٹیاں ہیں اور وہ ہم سے شادی کر لیں گی۔ پھر یہ نامراد وحشی یہاں آئے انہوں نے ہمیں نیزے مارنے کی کوشش کی تو ہم نے انہیں دھمکی دی کہ ہم پھونک ماریں گے تو ان کے نیزے اور جسم غائب ہو جائیں گے اور پھر انہوں نے ہمیں یہاں باندھ کر آگ لگا دی"۔ آنگو نے کہا۔
"لیکن تم نے یہ کیوں کہا تھا۔ کیا واقعی تمہارے پھونک مارنے سے نیزے غائب ہو جاتے"۔ سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں"۔ آنگو نے جواب دیا تو سردار اچھل پڑا۔
"پھر تو تم واقعی جادوگر ہو۔ پھر تو تمہیں واقعی زندہ جلا دینا چاہیئے"۔ سردار نے کہا۔
"یہ تم نے کیوں کہا کہ نیزے غائب ہو جائیں

گے۔ کیسے غائب ہو جائیں گے جبکہ ہم جادوگر نہیں ہیں"۔ بانگو نے حیران ہو کر آنگو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ظاہر ہے کہ ہم پھونک مارنے کے لئے زور لگائیں گے اور جب زور لگائیں گے تو ہماری آنکھیں بند ہو جائیں گی اور جب ہماری آنکھیں بند ہو جائیں گی تو نیزے غائب ہو جائیں گے کیونکہ وہ ہمیں نظر نہ آ سکیں گے۔ اب بتاؤ میں نے غلط بات کی ہے"۔ آنگو نے پوری تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سردار جو وضاحت سن رہا تھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ، تم واقعی وہی آنگوبانگو ہو جس کے بارے میں شاہی نجومی نے مجھے بتایا ہے۔ تم واقعی ہمارے کام آ سکتے ہو۔ انہیں کھول دو"۔ سردار نے کہا تو وحشیوں نے آگے بڑھ کر نہ صرف آگ ہٹا دی بلکہ انہیں رسیوں سے بھی آزاد کر دیا۔

"تم کون ہو اچھے سردار"۔ آنگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

آ
گا
از

"میں واگی قبیلے کا بڑا سردار ہوں۔ شاہی نجومی میرا دوست ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ تمہیں اس نے کیوں بھیجا ہے۔ میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہاں دو جادوگروں کو جلایا جا رہا ہے تو میں یہاں آ گیا۔ اگر مجھے دیر ہو جاتی تو تم واقعی جل کر راکھ ہو جاتے۔ آؤ میرے ساتھ"۔ سردار نے کہا۔

"کیا تمہاری بیٹیوں کا رنگ کالا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"کالا رنگ۔ ہاں، کیوں"۔ سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہم تمہاری بیٹیوں سے شادی نہیں کر سکتے کیونکہ ہمیں کالے رنگ کی دلہنیں پسند نہیں ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سردار بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم پہلے ان سے مل تو لو۔ پھر یہ فیصلہ ہو جائے ۔ آؤ"۔ سردار نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ن وحشیوں کے ساتھ چلتے ہوئے گھنے جنگل میں کافی

دیر تک آگے بڑھتے رہے۔ پھر وہ ایک بہت بڑی بستی میں پہنچ گئے جہاں لکڑی کے مکان بنے ہوئے تھے۔ ایک بڑے سے مکان کے اوپر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ وہاں بستی کے لوگ اکٹھے ہو گئے جن میں مرد بھی تھے، عورتیں بھی اور بچے بھی۔ سردار انہیں اس سرخ جھنڈے والے مکان میں لے آیا۔ یہاں دو کالے رنگ کی لڑکیاں موجود تھیں۔

" یہ میری بیٹیاں ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ساگی ہے اور دوسری کا نام ماگی ہے لیکن یہ دونوں گونگی اور بہری ہیں"۔ سردار نے کہا۔

" گونگی اور بہری۔ پھر تو ہم کسی صورت بھی شادی نہیں کر سکتے"۔ آنگوبانگو نے فوراً ہی کہا۔

" بیٹھ جاؤ۔ پھر بات ہوگی"۔ سردار نے کہا اور ان دونوں کو وہاں فرش پر بچھی ہوئی شیر کی کھالوں پر بٹھا دیا گیا۔

" سنو، میری دونوں بیٹیاں ٹھیک ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ پیدائشی گونگی اور بہری نہیں ہیں"۔ سردار نے کہا۔

تو پھر کیا ہوا انہیں۔ آنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کچھ عرصہ ہوا قریبی ہمسایہ ملک کاغات کی شہزادی جسے کاغاتی شہزادی کہا جاتا ہے اس جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے آئی۔ ہم سب نے اس کا استقبال کیا اور وہ میری دونوں بیٹیوں سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔ میں نے انہیں یہاں شکار کھیلنے کی اجازت دے دی اور پھر شکار کھیلتے ہوئے اچانک ایک خوفناک دیو کا جنگل کے اوپر سے گزر ہوا تو اس نے کاغاتی شہزادی کو دیکھ لیا اور اس نے نیچے اتر کر شہزادی کو اٹھا لیا۔ میری دونوں بیٹیوں نے اسے روکنا چاہا تو اس دیو نے اپنا ہاتھ ان کے جسموں سے لگایا تو یہ دونوں گونگی اور بہری ہو گئیں اور شہزادی کے سارے ساتھی بھی بے ہوش ہوگئے۔ پھر وہ دیو شہزادی کو اٹھا کر غائب ہو گیا۔ جب سب کو ہوش آیا تو وہ سب روتے پیٹتے واپس چلے گئے۔ کاغات کے بادشاہ کو جب معلوم ہوا تو وہ اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ یہاں آگیا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ سب کچھ ہماری وجہ

سے ہوا ہے لیکن جب میں نے اپنی بیٹیوں کے بارے
میں بتایا اور پھر اس کے شاہی نجومی نے بھی ہماری
بات کی تائید کی تو وہ ہمیں کچھ کہنے کی بجائے واپس
چلا گیا۔ پھر اس نے اور اس کے آدمیوں نے اس دیو
کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن آج تک نہ
اس دیو کا پتہ چل سکا ہے اور نہ ہی اس شہزادی کا۔
حالانکہ بادشاہ نے عام اعلان کر رکھا ہے کہ جو کاغاتی
شہزادی کو اس دیو کے پنجے سے آزادی دلائے گا اس
کی شادی شہزادی سے کر دی جائے گی۔ اس اعلان
کے بعد بہت سے ملکوں کے شہزادوں نے بھی کوشش
کی۔ بڑے بڑے نجومیوں نے بھی اس دیو کا سراغ
لگانے کی کوشش کی لیکن آج تک کسی کو علم نہ ہو
سکا۔ میں چونکہ کاغات جاتا رہتا ہوں اس لئے مجھے
سب کچھ معلوم ہوتا رہتا ہے۔ پھر ایک بار پرتھال ک
بادشاہ یہاں ہمارے جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے آیا
اس کے ساتھ شاہی نجومی بھی تھا۔ ہم نے بادشاہ
استقبال کیا اور شاہی نجومی میرا دوست بن گیا۔
یہاں اکثر آتا جاتا رہتا ہے اس نے حساب کرکے ب

کہ کاغاتی شہزادی کو جو دیو اٹھا کر لے گیا ہے اس کا نام رامو دیو ہے اور وہ ملک ہندوستان کے پہاڑوں میں رہتا ہے اور بہت بڑا جادوگر ہے۔ اس نے کاغات شہزادی کو وہاں اپنے محل میں قید کر رکھا ہے اس نے شہزادی کو اس لئے اٹھایا ہے کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا جادوگر بننا چاہتا ہے اور دنیا کا سب سے بڑا جادوگر بننے کے لئے ضروری ہے کہ اسے کاجان جادو مل جائے اور کاجان جادو اسے صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ کوئی خوبصورت شہزادی جو اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہو اور اس کے چہرے پر ایک خاص پیدائشی نشان ہو اسے ایک سال تک اپنے محل میں رکھ کر وہ اسے کوئی خاص خوراک کھلائے۔ اور پھر ایک سال بعد اسے ہلاک کر کے اس کا خون پی لے تو اسے کاجان جادو مل جائے گا اور وہ دنیا کا سب سے بڑا جادوگر بن جائے گا۔ وہ پوری دنیا کی شہزادیوں میں اس پیدائشی خاص نشان کو ڈھونڈتا رہتا تھا اور پھر اسے کاغاتی شہزادی کے چہرے پر وہ خاص نشان نظر آ گیا۔ اس لئے وہ اسے اٹھا کر لے گیا اور اب وہ

اس کے محل میں قید ہے اور ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ باقی رہتے ہیں۔ اگر چار ماہ مزید گزر گئے تو پھر وہ شہزادی کو ہلاک کر کے اس کا خون پی جائے گا اور دوسری بات یہ کہ چونکہ اس جادوگر نے شہزادی کو اٹھاتے ہوئے میری دونوں بیٹیوں پر بھی جادو کر دیا تھا جس کی وجہ سے یہ دونوں گونگی اور بہری ہو گئی ہیں اس لئے جب کاغاتی شہزادی ہلاک ہوگی تو یہ دونوں بھی یہاں خود بخود ہلاک ہو جائیں گی۔ اس لئے مجھے ان کی زندگیوں کی بڑی فکر رہتی ہے۔ میں نے شاہی نجومی کی منت کی کہ وہ کسی طرح انہیں ٹھیک کر دے تو اس نے حساب کر کے مجھے بتایا کہ یہ کام دنیا کا کوئی آدمی نہیں کر سکتا۔ اس پر میں مایوس ہو گیا لیکن آج پھر مجھے شاہی نجومی نے اپنے مخصوص جادو کی مدد سے بلایا اور مجھے بتایا کہ وہ دو آدمیوں کو جن کا نام آنگو بانگو ہے جنگل میں بھیج رہا ہے اگر یہ دونوں چاہیں تو کاغات شہزادی کو رہا کرا سکتے ہیں اور اگر کاغات شہزادی رہا ہو گئی تو ان کی شادی کاغات شہزادی سے ہو جائے گی، جبکہ میری دونوں بیٹیاں بھی

ٹھیک ہو جائیں گی جس پر میں خوش ہوا اور اب میں تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ سردار نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں کیا معلوم کہ کاغات شہزادی خوبصورت بھی ہے یا نہیں اور پھر ہمیں ہندوستان کون پہنچائے گا"۔ آنگوبانگو نے کہا تو سردار اٹھ کر ایک اور کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک انتہائی خوبصورت شہزادی کی تصویر تھی۔

"یہ دیکھو، یہ تصویر ہے کاغاتی شہزادی کی۔ وہ میری بیٹیوں کی سہیلی بن گئی تھی۔ اس نے خود یہ تصویر انہیں دی تھی اور چونکہ کاغات کے بادشاہ نے اعلان کر رکھا ہے کہ جو شہزادی کو چھڑوائے گا اس کی شادی اس سے کر دی جائے گی اور کاغات جیسی بڑی سلطنت بھی اسے بخش دی جائے گی۔ اس لئے اگر تم شہزادی کو چھڑا لو تو پھر تمہاری شادی لازماً کاغاتی شہزادی سے ہو جائے گی"۔ سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تصویر ان دونوں کے سامنے رکھ

دی۔ وہ دونوں حیرت بھری نظروں سے تصویر کو دیکھ رہے تھے کیونکہ تصویر جس شہزادی کی تھی اس قدر خوبصورت شہزادی واقعی انہوں نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔ شہزادی نے سرخ رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے سر پر سبز رنگ کی پگڑی تھی جس پر انتہائی خوبصورت ہیرے اور پروں کا تاج تھا۔ اس کے گلے میں بھی انتہائی قیمتی موتیوں کا ہار تھا اور کانوں میں بھی سونے اور قیمتی ہیروں کے جھمکے پہنے ہوئے تھے۔ وہ واقعی انتہائی خوبصورت شہزادی تھی۔

" ارے واہ، اس قدر خوبصورت شہزادی۔ میں تو اس سے ضرور شادی کروں گا"۔ آنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں میں کروں گا اس سے شادی۔ ایسی ہی شہزادی مجھے خواب میں نظر آتی رہتی ہے"۔ بانگلو نے فوراً کہا۔

" جو اسے دیو جادوگر کی قید سے چھڑوائے گا اس کی شادی اس سے ہوگی"۔ سردار نے مسرت بھرے لہ

میں کہا۔ اسے شاید اس بات کی خوشی ہو رہی تھی کہ وہ دونوں اس شہزادی سے شادی کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ اسے شاہی نجومی نے جو کچھ بتایا تھا اس کے تحت اسے پورا یقین تھا کہ یہ دونوں بظاہر احمق اور مسخرے ہیں لیکن یہ ضرور اس جادوگر دیو کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس طرح شہزادی بچ جائے گی اور شہزادی کے بچ جانے سے اس کی دونوں بیٹیاں بھی نہ صرف ٹھیک ہو جائیں گی بلکہ وہ بھی ہلاک ہونے سے بچ جائیں گی اور یہی وہ چاہتا تھا۔

"لیکن ہم اس نامراد جادوگر تک پہنچیں گے کیسے"۔ آنگو نے کہا۔

"ہم دوڑتے ہوئے پہنچ جائیں گے"۔ بانگو نے کہا۔

"نہیں، اس کا بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ ہمارے قبیلے کا پجاری یہ انتظام کر سکتا ہے۔ اگر تم تیار ہو تو میں پجاری کو بلاؤں"۔ سردار نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ہم تیار ہیں"۔ آنگوبانگو نے فوراً ہی کہا

کیونکہ وہ واقعی اس خوبصورت کاغاتی شہزادی سے جلد از جلد شادی کرنے کے لئے بے چین ہو گئے تھے۔ سردار اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی لاٹھی تھی۔

"تم اس جادوگر دیو کے محل تک پہنچنا چاہتے ہو"۔ اس بوڑھے نے کہا۔

"ہاں، لیکن تم تو خود چلنے پھرنے سے معذور ہو۔ تم ہمیں وہاں کیسے پہنچا سکتے ہو"۔ آنگلوبانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو، ہندوستان کی ایک ریاست میں رہنے والا پردار آدمی میرا دوست ہے۔ اس کے ملک میں رہنے والے سارے آدمی اس کی طرح پردار ہیں اور وہ ان کا سردار ہے اس لئے اسے سردار کہا جاتا ہے۔ وہ بہت اچھا اور نیک آدمی ہے۔ پروں کی وجہ سے وہ انتہائی تیز اڑ سکتا ہے اور وہ تمہیں اپنی پشت پر بٹھا کر آسانی سے وہاں پہنچا سکتا ہے جہاں تم جانا چاہتے ہو"۔ بوڑھے پجاری نے کہا۔

"وہ ہمیں اس نامراد جادوگر تک پہنچا دے گا"۔ آنگلو نے بے چین ہو کر کہا۔

"ہاں"۔ پجاری نے جواب دیا۔

"تو پھر بلاؤ اسے جلدی، تاکہ ہم جا کر اس نامراد جادوگر دیو کا خاتمہ کر دیں اور شہزادی کو چھڑا کر اس سے شادی کر لیں۔ جلدی کرو بلاؤ اسے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے باہر کھلی جگہ پر جانا ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ پجاری نے کہا اور پھر آنگلو بانگلو اور سردار اس کے ساتھ اس لکڑی کے مکان سے نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے بستی سے دور ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں درخت نہیں تھے اور ایک بڑا سا خالی میدان تھا۔

"میں اسے بلاتا ہوں"۔ پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد دور سے انہیں ایک دھبہ سا ہوا میں اڑتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ آہستہ آہستہ یہ دھبہ بڑا ہو گیا اور چند لمحوں بعد وہ قریب آ گیا۔

انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک موٹا سا آدمی تھا جس کی پشت پر دو بڑے بڑے پر لگے ہوئے تھے جو انتہائی خوبصورت رنگوں کے تھے۔ اس آدمی نے سبز رنگ کی چادر باندھ رکھی تھی اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا کپڑا باندھ رکھا تھا۔ اس کے دونوں پر بہت بڑے بڑے تھے۔ اس کے گنجے سر پر سونے کا ایک تاج رکھا ہوا تھا جس میں انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس کے کانوں میں بھی سونے اور قیمتی جواہرات سے بنے ہوئے جھمکے موجود تھے۔ اس طرح اس کے دونوں بازوؤں اور کلائیوں میں بھی سونے کے مضبوط کڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور اس کی بھنوؤں کے بال بھی بہت بڑے بڑے تھے جبکہ اوپر والے جسم پر کوئی لباس ہی نہ تھا اور نہ ہی پورے جسم پر کوئی بال نظر آ رہا تھا۔ آنگوبانگلو اس عجیب و غریب پردار آدمی کو دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ ایسا آدمی انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

"یہ آدمی ہے۔ کیا واقعی"۔ آنگو نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"ہاں، یہ آدمی ہے پردار آدمی"۔ پجاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ ان کے سامنے زمین پر اترا اور اس نے بڑے بڑے پر بند کرلئے۔ اب وہ پر اس کی پشت پر ایک دوسرے کے اوپر آ کر اس طرح بند ہو گئے تھے کہ جب تک پشت کی طرف جا کر نہ دیکھا جائے تو وہ نظر ہی نہ آ سکتے تھے۔ اب وہ ایک عام آدمی نظر آ رہا تھا۔

"مجھے کیوں بلایا ہے پجاری"۔ اس آدمی نے بڑے باریک سے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز اس کے جسم کی مناسبت سے بے حد باریک تھی جیسے کوئی بچہ بول رہا ہو اور پھر پجاری نے اسے ساری بات بتا دی۔

"ان دونوں کو اپنی پشت پر بٹھا کر لے جاؤ اور جادوگر دیو کے محل کے سامنے انہیں اتار دینا"۔ پجاری نے کہا۔

"اوہ، لیکن ایک بات بتا دوں۔ میں اس جادوگر دیو کے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا کیونکہ وہ انتہائی طاقتور جادوگر بھی ہے اور دیو بھی۔ وہ تو ہماری

ریاست کے پروار آدمیوں کو کھا جائے گا"۔ اس آدمی
نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔
"تم بس ہمیں وہاں پہنچا دو موٹے پروار سردار"۔
آنگلو نے کہا۔
"اچھا، تو آؤ میری پشت پر بیٹھ جاؤ"۔ اس موٹے
سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پر
کھولے اور پھر وہ جھک کر زمین پر پیٹ کے بل لیٹ
گیا۔ آنگلو اور بانگلو دونوں اس کی پشت پر سوار ہو گئے
تو دوسرے لمحے وہ موٹا سردار کسی پرندے کی طرح
اچھلا اور پھر تیزی سے ہوا میں اڑتا چلا گیا اور وہ
دونوں اس کی پشت پر بیٹھے ہوئے سیر کر رہے تھے۔
بانگلو نے آنگلو کو پکڑ رکھا تھا اور آنگلو نے اس کے پر
کے گرد ہاتھ ڈال رکھا تھا تاکہ وہ اس کی پشت سے گر
نہ جائیں۔ ویسے بھی اس پردار موٹے کی اڑنے کی
رفتار بے حد تیز تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ جنگل سے گزر
کر کسی سمندر پر سے گزرنے لگے۔ کیونکہ دور دور تک
پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا کہ اچانک آنگلو بانگلو کو سمندر
کے پانی میں موجود ایک خوبصورت لڑکی نظر آ گئی۔

"ارے ارے رک جاؤ۔ سمندر کے پانی میں کوئی لڑکی ہے جو ہمیں مدد کے لئے پکار رہی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں، میں نے بھی دیکھا ہے اسے"۔ پردار موٹے سردار نے کہا اور اس کی رفتار آہستہ ہوئی اور پھر وہ اس جگہ کے اوپر فضا میں ساکت ہو گیا۔ اس کے دونوں پر کھلے ہوئے تھے۔ سمندر کے پانی میں سے ایک خوبصورت لڑکی دونوں ہاتھ اٹھائے انہیں مدد کے لئے پکار رہی تھی۔ اس لڑکی کی دونوں کلائیوں پر زنجیریں بندھی ہوئی تھیں۔ دونوں زنجیریں ٹوٹی ہوئی تھیں اور فضا میں ہل رہی تھیں۔

"ارے، یہ تو کاغاقی شہزادی ہے۔ وہی شکل و صورت، وہی لباس، وہی زیور جو تصویر میں تھا"۔ آنگلو نے چیخ کر کہا۔

"ارے ہاں، یہ تو واقعی وہی کاغاقی شہزادی ہے"۔ بانگلو نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بچاؤ بچاؤ، مجھے بچاؤ۔ مجھے ساتھ لے جاؤ۔ مجھے بچاؤ"۔ کاغاقی شہزادی نے چیختے ہوئے کہا۔

"سردار سردار، جلدی سے نیچے اترو اور کاغاتی شہزادی کو بھی ساتھ بٹھا لو"۔ آنگو بانگو نے کہا۔

"معاف کرنا آنگو بانگو۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں راستے میں کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے جادوگر دیو ناراض ہو جائے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا"۔ اس پردار موٹے سردار نے اپنی عادت کے مطابق دونوں ہاتھ جوڑ کر آنگو بانگو سے کہا۔

"ارے لعنت بھیجو اس جادوگر دیو پر۔ تم نہیں جانتے کہ ہم آنگو بانگو ہیں۔ جادوگر دیو ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ جلدی کرو نیچے اترو"۔ آنگو نے کہا۔

"یہ واقعی آنگو ہے اور میں بانگو اور ہم واقعی جادوگر دیو سے نہیں ڈرتے"۔ بانگو نے بھی آنگو کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پردار سردار سے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور انہوں نے دیکھا کہ کاغاتی شہزادی واپس پانی میں غائب ہو گئی۔

"ارے ارے، جلدی نیچے اترو۔ وہ ڈوب جائے گی"۔ آنگو نے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تو تم کاغاتی شہزادی کو بچانے آ رہے

ہو۔ میں تم دونوں کا خاتمہ کر دوں گا"۔ اچانک انہیں دور سے ایک کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اوہ، اوہ یہ تو جادوگر دیو کی آواز ہے۔ وہ تو مجھے بھی کھا جائے گا"۔ پردار سردار نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس قدر تیزی سے اڑنے لگا کہ آنگلو بانگلو کاغات شہزادی کو بھول کر اپنے آپ کو نیچے گرنے سے بچانے کے چکر میں پڑ گئے۔ پردار سردار بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ آنگلو بانگلو دونوں اس کی گردن پکڑے ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے۔ انہیں ہر لمحے خطرہ تھا کہ وہ کہیں نیچے نہ گر پڑیں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے اونچی اونچی پہاڑیاں نظر آنا شروع ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس پردار سردار کے اڑنے کی رفتار بھی کم ہوتی چلی گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک چٹان پر اتر گیا تو وہ دونوں تیزی سے اس کی پشت سے علیحدہ ہوئے ہی تھے کہ پردار سردار ایک بار پھر اچھلا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر ہوا میں اڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"ارے ارے، کہاں جا رہے ہو۔ ارے رک جاؤ"۔ ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا لیکن اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"پجاری تو کہہ رہا تھا کہ یہ نیک آدمی ہے لیکن یہ تو انتہائی دھوکے باز ہے۔ پہلے اس نے کاغاتی شہزادی کو ڈوبنے سے نہ بچایا اور اب ہمیں یہاں چھوڑ کر چلا گیا ہے ان ویران پہاڑیوں میں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہم اس جادوگر دیو سے کیوں لڑیں۔ وہ کاغاتی شہزادی تو پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو چکی ہے اب تو ہمیں کوئی اور شہزادی تلاش کرنا پڑے گی"۔ بانگلو نے کہا۔

"وہ کاغاتی شہزادی نہیں تھی"۔ اچانک انہیں اپنی پشت پر سے ایک باریک آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے مڑے اور انہوں نے دیکھا کہ ان کی پشت پر موجود ایک چٹان پر ایک بونا کھڑا تھا جس کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا۔

"تم کون ہو"۔ آنگو نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے سرخ بونا کہتے ہیں۔ میں ان پہاڑیوں پر رہتا ہوں اور میں سب کچھ جانتا ہوں۔ میں تمہاری مدد کرنے آیا ہوں"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"اچھا، تو کیا تم ہماری شادی کسی خوبصورت شہزادی سے کرا دو گے۔ پھر تو تم اچھے بونے ہو"۔ آنگو نے خوش ہو کر کہا۔

"تم کاغاتی شہزادی کو بچا لو تو اس سے تمہاری شادی ہو سکتی ہے"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"ارے وہ تو پانی میں ڈوب گئی ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ڈوبی ہے اور ہم مری ہوئی شہزادی سے کیسے شادی کر سکتے ہیں"۔ بانگو نے کہا۔

"یہی تو میں بتانے آیا ہوں کہ سمندر میں جو لڑکی تمہیں نظر آئی تھی وہ کاغاتی شہزادی نہیں تھی بلکہ جادوگر دیو نے دھوکہ دینے کے لئے اپنے جادو کے زور سے ایسا کیا تھا۔ وہ اصل لڑکی ہی نہ تھی"۔ سرخ بونے نے کہا تو وہ دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب، کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم اندھے

ہیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ سامنے غار میں چلو۔ وہاں بھی ایک کاغات شہزادی موجود ہے۔ آؤ"۔ سرخ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ آنگلو بانگلو دونوں اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر وہ ایک بڑے غار کے دہانے کے سامنے پہنچ گئے۔

"اندر جا کر دیکھو۔ تمہیں خود معلوم ہو جائے گا"۔ سرخ بونے نے کہا اور وہ دونوں غار میں داخل ہوئے تو بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سامنے کاغات شہزادی ایک پتھر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ بالکل وہی شہزادی جو انہیں پانی میں نظر آئی تھی۔

"ارے تم تو پانی میں ڈوب گئی تھی۔ پھر یہاں کیسے پہنچ گئی"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم کون ہو"۔ شہزادی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہم تم سے شادی کرنے آئے ہیں"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

"اچھا تو تم مجھ سے شادی کرنے آئے ہو"۔ اس شہزادی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت غائب ہو گئی اور ایک بار پھر وہ دونوں اچھل پڑے۔

"ارے ارے، یہ کیا ہوا"۔ آنگلو نے کہا۔

"شہزادی واقعی مر چکی ہے۔ یہ اس کی روح تھی"۔ بانگلو نے کہا۔

"اوہ روح، ارے کیا کہہ رہے ہو"۔ آنگلو نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگ پڑا۔ بانگلو بھی اس کے پیچھے بھاگ پڑا۔ باہر سرخ بونا موجود تھا۔

"کیا ہوا۔ تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"وہ، وہ، وہ روح۔ وہ شہزادی کی روح"۔ دونوں نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے یہ جادوگر دیو کا کام ہے۔ اصل شہزادی اس کی قید میں ہے۔ البتہ اس نے شہزادی جیسی عورتیں جادو کے زور سے پانی میں، پہاڑوں پر وادی

میں بھی بٹھا رکھی ہیں تاکہ لوگ دھوکہ کھا جائیں"۔
سرخ بونے نے کہا۔

" تو یہ روح نہیں تھی"۔ ان دونوں نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں، یہ تو جادوگر دیو کا جادو تھا"۔ سرخ بونے نے کہا۔

" اوہ، بڑا دھوکے باز جادوگر دیو ہے۔ بہرحال ہمیں بتاؤ کہ کہاں ہے وہ تاکہ ہم اس کا خاتمہ کر دیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" جادوگر دیو کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں کچھ شرائط پوری کرنا ہوں گی ورنہ تم دونوں ایک لمحے میں ہلاک ہو جاؤ گے"۔ سرخ بونے نے کہا۔

" شرائط، کیسی شرائط"۔ ان دونوں نے کہا۔

" چار شرطیں ہیں"۔ سرخ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے شہزادیوں سے شادی کرنے کی تو شرطیں ہوتی ہیں۔ یہ دیو کے لئے شرطیں کہاں سے آ گئیں" آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ جادوگر دیو ہے۔ اس لئے اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تمہیں شرطیں پوری کرنا ہوں گی۔ پھر ہی تم شہزادی کو چھڑوا سکتے ہو۔ چونکہ شہزادی کے باپ کاغات بادشاہ نے اعلان کر رکھا ہے کہ جو اس کی بیٹی کو چھڑوائے گا اس سے اس کی شادی کر دی جائے گی۔ اس لئے شہزادی کے لئے تمہیں شرطیں پوری کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے"۔ سرخ بونے نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ کیا شرطیں ہیں"۔ آنگو بانگو نے کہا۔

"پہلی شرط یہ ہے کہ تم زہریلی مکھیوں کی ملکہ کو ہلاک کرو یا اسے ہلاک کئے بغیر تم زہریلی مکھیوں والی وادی پار کرو"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"مکھیوں کو ہلاک۔ کیا مطلب، کیا اب ہم مکھیاں ماریں گے۔ تم ہماری توہین کر رہے ہو"۔ آنگو بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی زہریلی مکھیاں ہیں۔ اگر ایک مکھی بھی کسی کو کاٹ لے تو اس کا جسم پانی بن کر بہہ جاتا ہے اور اس جگہ سینکڑوں نہیں لاکھوں مکھیاں ہیں

جبکہ ملکہ مکھی وادی کی ملکہ ہوتی ہے اور جب تک ملکہ مکھی ہلاک نہیں ہوگی تم اس جگہ کو پار نہیں کر سکتے اور جب تک تم اس جگہ کو پار نہیں کرو گے تم جادوگر دیو تک پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ سرخ بونے نے جواب دیا۔

" اچھا، دوسری شرط بتاؤ۔ مکھیوں کا کیا ہے ہم تالیاں بجا بجا کر انہیں ہلاک کر دیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" آنگلو، شکر ہے ہم نے ملکہ مکھی مارنی ہے اگر شہزادی مکھی مارنی پڑ جاتی تو بڑی مشکل ہو جاتی"۔ بانگلو نے کہا۔

" کیوں مشکل ہو جاتی"۔ سرخ بونے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ ہم تو شہزادیوں سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور تم اسے مارنے کی بات کر دیتے تو مشکل نہ ہوتی"۔ بانگلو نے کہا تو سرخ بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم دوسری شرط بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

" دوسری شرط یہ ہے کہ تم دونوں سیاہ خونخوار

چیتوں کے سردار کو ہلاک کرو یا اسے ہلاک کئے بغیر وادی پار کر جاؤ"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"سیاہ چیتوں کے سردار کو۔ ٹھیک ہے کر دیں گے ہلاک"۔ آنگلو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیسے"۔ سرخ بونے نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہم اس پر سفید چونا لگا دیں گے اور چونکہ وہ سیاہ کی بجائے سفید ہو جائے گا۔ اس لئے وہ سیاہ چیتوں کا سردار نہیں رہے گا اور سیاہ چیتے خود ہی اسے چیرپھاڑ کر رکھ دیں گے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"لیکن تم اسے پکڑو گے کیسے۔ وہ تو وادی کے درمیان میں ہوتا ہے"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"تم اس کی فکر مت کرو۔ ہم اسے بلا لیں گے۔ ہماری آواز سن کر وہ بھاگتا آئے گا"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"تم تیسری شرط بتاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

"تیسری شرط کے مطابق تمہیں سرخ چیونٹیوں کی وادی کو پار کرنا ہوگا"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"اور چوتھی شرط ۔ یہ بھی جلدی سے بتا دو"۔ آنگلو

نے تیسری شرط پر توجہ دیئے بغیر کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تیسری شرط کیسے پوری کرو گے"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"چیونٹیوں کا کیا ہے۔ ہمارے پیروں میں جوتے ہیں۔ ہم چلتے جائیں گے اور چیونٹیاں ہمارے پیروں کے نیچے آ کر خود بخود ہلاک ہو جائیں گی اور ہم وادی پار کر لیں گے"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سرخ بونا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم واقعی احمق ہو۔ نجانے کس طرح اب تک زندہ ہو"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"تم چوتھی شرط بتاؤ تاکہ ہم جلد از جلد شہزادی کو چھڑا کر اس سے شادی کر سکیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"چوتھی اور آخری شرط یہ ہے کہ تم خوفناک پرندوں کے علاقے کو پار کرو۔ ایسے پرندے جن کی چونچیں اور پنجے زہریلے ہیں اور وہ انتہائی خونخوار ہیں"۔ سرخ بونے نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوگا"۔ آنگلو نے کہا۔

"اگر تم نے چاروں شرطیں پوری کر لیں تو تم

جادوگر دیو کے محل میں داخل ہو جاؤ گے اور پھر تم پر اس کا جادو اثر نہ کر سکے گا اس کے بعد تم کس طرح اسے ہلاک کرتے ہو یہ سوچنا تمہارا کام ہے"۔ سرخ بونے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم اسے ہلاک کر دیں گے۔ آؤ ہمارے ساتھ چلو اور دیکھو"۔ آنگو نے کہا۔

" میں تمہیں اس غار تک پہنچا دیتا ہوں جہاں سے تم اندر داخل ہو کر زہریلی مکھیوں والے علاقے میں پہنچ جاؤ گے اور پھر اسی طرح تمہیں باری باری باقی وادیوں سے گزرنا پڑے گا۔ آؤ"۔ سرخ بونے نے کہا اور پھر وہ دونوں کو لے کر ایک پہاڑی میں غار کے دہانے پر پہنچ گیا۔

" اس غار کا دہانہ دوسری طرف مکھیوں کی وادی میں پہنچتا ہے۔ جاؤ"۔ سرخ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔

" آؤ بانگلو آؤ۔ اب بھلا ہم مکھیوں سے بھی ڈریں گے۔ آؤ"۔ آنگلو نے کہا اور بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے غار میں داخل ہو گئے۔

غار کافی طویل تھا البتہ دوسری طرف ایک دہانہ تھا۔ جب وہ اس دہانے کے قریب پہنچے تو اچانک ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ دوسری طرف واقعی سینکڑوں ہزاروں نہیں لاکھوں سیاہ رنگ کی مکھیاں اڑتی پھر رہی تھیں جن کی بھنبھناہٹ سے پوری وادی گونج رہی تھی۔

"اوہ، یہ تو بہت زیادہ مکھیاں ہیں بانگلو۔ اب کیا کریں"۔ آنگلو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نے تو ان کی ملکہ کو ہلاک کرنا ہے اور ملکہ تو ایک ہی ہوگی"۔ بانگلو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے مکھیوں کے بادشاہ نے کئی شادیاں کر رکھی ہوں اس لئے ملکائیں بہت ساری ہوں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو ایک ملکہ کو پکڑ کر اس سے پوچھ لیتے ہیں"۔ بانگلو نے کہا۔

"پوچھنا ہی ہے تو پھر مکھیوں کے بادشاہ سے کیوں نہ پوچھیں۔ ہو سکتا ہے کہ ملکہ سچ نہ بتائے"۔ آنگلو نے کہا۔

"ارے ہاں، یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو بلاؤ اسے"۔ بانگلو نے کہا۔

"مکھیوں کے بادشاہ، مکھیوں کے بادشاہ آؤ ہمارے پاس۔ ہم تم سے پوچھنا چاہتے ہیں"۔ آنگلو نے آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن اس کے باوجود بھی کوئی مکھی غار میں نہ آئی۔

"یہ شاید بہری مکھی ہیں ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آنگلو بانگلو انہیں بلائیں اور وہ نہ آئیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایک مکھی کو پکڑ کر اس کے کان کے قریب منہ کرکے اسے کہنا پڑے گا۔ پھر وہ مکھی جا کر اپنے بادشاہ کے کان میں بتائے گی تو پھر بادشاہ آئے گا"۔ بانگلو نے کہا۔

"لیکن سرخ بونے نے کہا تھا کہ یہ کاٹ لیتی ہیں اور یہ جسے کاٹ لیں وہ پانی بن کر بہہ جاتا ہے۔ اگر ہم پانی بن گئے تو پھر ہمیں پیئے گا کون"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم اسے پکڑو۔ اگر تم پانی بن گئے تو میرا وعدہ

کہ میں تمہیں پی لوں گا۔ اس طرح تمہیں تسلی تو رہے گی کہ اور کسی نے تمہیں نہیں پیا"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"وعدہ"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں وعدہ۔ پکا وعدہ"۔ بانگلو نے جواب دیا تو آنگلو نے ہاتھ آگے بڑھایا اور دہانے کے قریب اڑتی ہوئی ایک مکھی اس نے جھپٹ لی۔ مکھی اس کی مٹھی میں آ گئی۔ اس نے جلدی سے مٹھی کھولی تو مکھی اڑنے کی بجائے نیچے گری اور تیزی سے پھدکتی ہوئی دہانے کی طرف بڑھنے لگی۔

"ارے ارے، یہ تو بھاگ جائے گی"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اسے پکڑ کر مٹھی میں دبا لیا۔

"اب نہ چھوڑنا ورنہ یہ پھر بھاگ جائے گی" بانگلو نے کہا۔

"مجھے چھوڑو ورنہ میں مر جاؤں گی۔ مجھے چھوڑو" اچانک انہیں ایک باریک سی آواز سنائی دی۔ یہ آواز آنگلو کی مٹھی میں سے سنائی دے رہی تھی۔

"ارے یہ تو بول رہی ہے انسانی آواز میں۔ لیکن اب ہم اسے جواب کیسے دیں۔ یہ تو بہری ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"میں بہری نہیں ہوں۔ میں تمہاری آواز سن رہی ہوں۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ ورنہ میری سانس گھٹ جائے گی اور میں مر جاؤں گی"۔ مکھی کی باریک آواز سنائی دی۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم عام مکھی ہو یا مکھیوں کی ملکہ ہو یا پھر بادشاہ ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

"میں ملکہ مکھی ہوں۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ دو آدمی ہماری وادی میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ میں اس اطلاع کی تصدیق کرنے آئی تھی کہ تم نے مجھے پکڑ لیا"۔ مکھی نے جواب دیا۔

"لیکن سرخ بونے نے تو بتایا تھا کہ مکھیاں بے حد زہریلی ہیں اور جسے یہ کاٹ لیں وہ پانی بن جاتا ہے لیکن میں تو ابھی تک پانی نہیں بنا"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا اس وقت ہو سکتا ہے جب تم ہماری وادی

میں داخل ہو جاؤ اور چونکہ تم غار میں موجود ہو اس لئے میں تمہیں کاٹ ہی نہیں سکتی"۔ ملکہ مکھی نے جواب دیا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ تم اکیلی ملکہ ہو یا تمہارے شوہر نے اور شادیاں بھی کر رکھی ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

" میں اکیلی ملکہ مکھی ہوں مکھیوں کی سردار۔ تم مجھے چھوڑ دو میرا وعدہ کہ تمہیں کوئی مکھی نہیں کاٹے گی اور تم ہماری وادی پار کر جاؤ گے"۔ ملکہ مکھی نے کہا۔

" پکا وعدہ"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" ارے اسے مت چھوڑو۔ یہ مر جائے گی تو ساری مکھیاں مر جائیں گی"۔ بانگلو نے کہا۔

" نہیں، جب تک جادوگر دیو ہلاک نہیں ہوا مکھیاں نہیں مریں گی۔ صرف ملکہ مکھی مر سکتی ہے اور مکھیاں نہیں مریں گی۔ میرا وعدہ کہ تمہیں کوئی مکھی نہیں کاٹے گی"۔ ملکہ مکھی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہمیں تمہارے وعدے پر اعتبار ہے"۔ آنگلو نے کہا اور اس نے مٹھی کھول دی تو م

نیچے گری اور پھر تیزی سے پھدکتی ہوئی دہانے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"یہ تم نے کیا کیا۔ مکھیوں پر اعتبار کر لیا"۔ بانگو نے کہا۔

"اگر مر جاتی تو لوگ مجھے مکھی مار کہتے اور مکھی مار سے کوئی شہزادی کیسے شادی کر سکتی ہے"۔ آنگو نے کہا

"ہاں، لیکن پھر میں تو شادی کر لیتا۔ میں تو مکھی مار نہ ہوتا"۔ بانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم مکھی مار کے بھائی ہوتے۔ اس لئے تم سے بھی کوئی شہزادی شادی نہ کرتی"۔ آنگو نے کہا۔

"ارے ہاں، واقعی تم تو بہت عقلمند ہو کہ تم نے یہ بات پہلے ہی سوچ لی"۔ بانگو نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے ٹھیک کہا ہے"۔ آنگو نے کہا۔ اسی لمحے مکھی دہانے سے دوسری طرف گئی اور اڑنے لگ گئی۔ شاید وہ غار میں اڑ نہ سکتی تھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تمام مکھیاں دور

دور ہٹ گئی تھیں اور درمیان میں ایک چوڑا سا راستہ بن گیا۔

"دیکھا تم نے ملکہ مکھی نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ آؤ"۔ آنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس راستے پر چلنے لگا۔ بانگلو بھی اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ مکھیاں ان سے دور اڑ رہی تھیں اور کسی مکھی نے انہیں نہ کاٹا تھا اور پھر وہ وادی پار کر کے ایک اور غار میں داخل ہو گئے۔ اس غار کے اختتام پر ایک اور وادی تھی جس میں ہر طرف انتہائی خوفناک سیاہ چیتے دوڑتے پھر رہے تھے۔ ان کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ ان کی غراہٹوں سے وادی گونج رہی تھی۔

"اب کیا کریں۔ یہ تو واقعی انتہائی خونخوار چیتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ان کے سردار کو بلایا جائے اور اس سے بات کی جائے"۔ بانگلو نے کہا۔

"کیا بات کریں"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی کہ اگر اس نے ہمیں وادی سے پار نہ جانے دیا تو ہم اسے سفید کر دیں گے"۔ بانگلو نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" لیکن یہاں تو چونا ہی نہیں ہے۔ پھر ہم کیسے اسے سفید کریں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" دھمکی دینے میں کیا حرج ہے۔ آخر یہ آنگلو بانگلو کی دھمکی ہوگی کسی عام آدمی کی تو نہیں ہوگی"۔ بانگلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ دھمکی تو دیں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سردار چیتے کو زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ وادی میں دوڑتے ہوئے چیتوں میں ہلچل سی مچ گئی اور پھر وہ سب غار کے دہانے کے سامنے اکٹھے ہونے لگے۔ اچانک ایک کافی بڑا اور انتہائی خونخوار چیتا ان کے درمیان سے گزر کر غار کے دہانے کے سامنے آ کر کھڑا ہوگیا۔ اس کی سرخ آنکھیں آنگلو بانگلو پر جمی ہوئی تھیں۔

" کون ہو تم اور تم زہریلی مکھیوں کی وادی کیسے

پار کر کے یہاں پہنچے ہو"۔ اس چیتے کے منہ سے انسانی آواز نکلی تو آنگو بانگو دونوں بے اختیار حیرت سے اچھل پڑے۔

" ارے تم ہماری زبان بول لیتے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" ہاں، میں سیاہ چیتوں کا سردار ہوں۔ اس لئے مجھ میں یہ صلاحیت ہے"۔ سردار چیتے نے کہا۔

" ہم نے ملکہ مکھی کو پکڑ لیا تھا۔ ہم اسے مارنا چاہتے تھے لیکن اس نے وعدہ کر لیا کہ اگر اسے ہلاک نہ کیا جائے تو وہ ہمیں راستہ دے دے گی اور پھر اس نے وعدہ پورا کیا"۔ آنگو نے کہا۔

" لیکن اب تم یہاں سے آگے نہ جا سکو گے۔ جب تک تم اس غار میں ہو ہم سے محفوظ ہو۔ جیسے ہی تم آگے بڑھے ہم سب تمہیں چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے"۔ سردار چیتے نے کہا۔

" لیکن ہمیں سرخ بونے نے بتایا تھا کہ اگر ہم تمہیں ہلاک کر دیں تو پھر باقی چیتے ہمیں کچھ نہ کہیں گے"۔ آنگو نے کہا۔

" لیکن تم مجھے ہلاک نہیں کر سکتے "۔ سردار چیتے نے کہا۔

" کیسے نہیں کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں "۔ بانگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں، تم نہیں کر سکتے۔ بتاؤ کیسے کرو گے۔ کیا تمہارے اندر اتنی طاقت ہے کہ تم مجھے ہلاک کر سکو "۔ سردار چیتے نے ان کا مذاق اڑانے کے انداز میں کہا۔

" ہم تمہیں سفید بنا دیں گے۔ پھر بتاؤ "۔ آنگو نے کہا تو سردار چیتا بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیا کہہ رہے ہو "۔ سردار چیتے کی آواز میں پہلی بار خوف کی جھلک نمودار ہوئی تھی۔

" ہاں، ہم نے سرخ بونے کو یہی بتایا تھا "۔ آنگو نے کہا۔

" اوہ، اوہ لیکن تمہارے پاس کیا چیز ہے جس سے تم مجھے سفید بنا دو گے "۔ سردار چیتے نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس چونا ہے۔ ہم چونا تمہارے جسم پر لگا دیں گے اور تم سفید ہو جاؤ گے اور تمہارے باقی ساتھی تمہیں چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ سیاہ چیتوں کو سفید ہرن کھانے کا بہت شوق ہوتا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"اگر میں تمہیں وادی پار کرنے کی اجازت دے دوں تو کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم مجھے سفید نہیں بناؤ گے"۔ سردار چیتے نے فوراً ہی کہا۔

"بشرطیکہ تم بھی وعدہ کرو کہ تم اور تمہارے یہ چیتے ہم پر حملے نہیں کریں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں وعدہ"۔ سردار چیتے نے کہا۔

"تو پھر ہمارا بھی وعدہ"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم بھی وعدہ کرو"۔ سردار چیتے نے بانگلو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا بھی وعدہ"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ہٹ رہے ہیں تم آ جاؤ"۔ سردار چیتے نے کہا اور پھر اس نے باقی چیتوں کو غرا کر اپنی زبان میں کچھ کہا تو سارے چیتے دور دور ہٹ گئے اور

درمیان میں راستہ بن گیا۔

آؤ بانگو"۔ آنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں چلو"۔ بانگو نے بھی خوش ہو کر کہا اور پھر وہ دونوں اس غار سے نکل کر دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ چیونٹوں نے ان پر حملہ نہ کیا اور انہوں نے وادی پار کر لی اور پھر وہ ایک اور غار میں داخل ہو گئے۔ اس غار کے دہانے کی دوسری طرف ایک اور وادی تھی اور پھر یہ دیکھ کر وہ خوف سے اچھل پڑے کہ دوسری طرف وادی میں ہر طرف سرخ رنگ کی چیونٹیاں بھری ہوئی تھیں۔ تھوڑی سی جگہ بھی خالی نہ تھی اور یہ چیونٹیاں دیکھنے میں ہی انتہائی خوفناک اور زہریلی نظر آ رہی تھیں۔

" اب کیا کریں"۔ آنگو نے کہا۔

" کرنا کیا ہے چلو۔ یہ خودبخود ہمارے جوتوں کے نیچے آ کر کچل جائیں گی"۔ بانگو نے کہا۔

" لیکن اگر یہ ہم پر چڑھ آئیں تو پھر ہمارا گوشت کھا جائیں گی"۔ آنگو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہارے جسم پر گوشت تھوڑا ہے اس لئے تم تو

ہلاک ہو جاؤ گے جبکہ میرے جسم پر بہت گوشت ہے اس لئے یہ کتنا کھا جائیں گی۔ کھا لیں۔ بہرحال کچھ نہ کچھ تو باقی بچ ہی جائے گا اس لئے میں تو جا رہا ہوں۔ تم یہاں کھڑے رہو۔ میں شہزادی سے شادی کر کے واپس آؤں گا تو تمہیں ساتھ لے جاؤں گا"۔ بانگو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آنگو اسے روکتا وہ دوڑتا ہوا غار کے دہانے سے نکلا اور دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ آنگو نے دیکھا کہ چیونٹیاں اس کا راستہ چھوڑتی چلی جا رہی تھیں۔ شاید وہ کچلے جانے سے خوفزدہ تھیں۔ اب تو آنگو کو بھی حوصلہ ہو گیا اور وہ بھی دوڑ پڑا اور پھر لمبے لمبے قدم بھرتا ہوا وہ بھی بانگو تک پہنچ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ صحیح سلامت وادی کو پار کر کے دوسری طرف موجود ایک اور غار میں داخل ہو گئے۔

"دیکھا تم نے۔ مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا"۔ بانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری قسمت اچھی تھی کہ تم بچ کر نکل گئے ہو"۔ اچانک چیونٹیوں کی وادی کی طرف سے ایک

چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے مڑے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک بڑی سی چیونٹی دہانے پر ایک پتھر پر بیٹھی ہوئی تھی۔

تم بول رہی ہو چیونٹی ۔ آنگلو نے کہا۔

ہاں، میں بول رہی ہوں۔ میں چیونٹیوں کی ملکہ ہوں ۔ اس چیونٹی نے جواب دیا۔

تم ہمیں کیسے ہلاک کر سکتی تھی۔ ہم تو آنگلو بانگلو ہیں ۔ آنگلو نے کہا۔

اگر تم اس طرح دلیری سے ہماری وادی میں داخل نہ ہوتے تو پھر ایک لمحے میں تم دونوں کا گوشت ہم کھا جاتیں لیکن جو دلیر ہو ہم اسے نہیں کاٹ سکتیں اور تم نے واقعی دلیری دکھائی ہے۔ اس لئے ہم تمہیں نہیں کاٹ سکیں ۔ اس چیونٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھر سے نیچے اتری اور لاکھوں چیونٹیوں میں مل گئی۔

یہ مجھے دلیر کہہ رہی تھی کیونکہ میں تم سے پہلے وادی میں داخل ہوا تھا ۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ آ رہا تھا اس لئے میں بھی دلیر ہوں"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"اچھا اب آگے بڑھو گے یا یہیں کھڑے رہو گے اور مجھے تو اب بھوک بھی لگنے لگ گئی ہے"۔ بانگو نے کہا۔

"بھوک تو مجھے بھی لگی ہے لیکن یہاں کھانے کو تو کچھ بھی نہیں ہے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"ارے یہ دیکھو یہ پرندے۔ یہ کتنی تعداد میں ہیں۔ چلو ایسا کرو کہ انہیں پکڑ کر بھون کر کھاتے ہیں۔ واہ، واہ۔ پرندوں کا گوشت تو ویسے بھی لذیذ ہوتا ہے"۔ آنگو نے غار کے دوسرے دہانے پر پہنچ کر رکتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف وادی میں بڑے بڑے عقاب نما پرندے اڑتے پھر رہے تھے۔ ان کی تعداد ہزاروں میں تھی۔

"لیکن سرخ بونے نے کہا تھا کہ ان کے پنجے اور چونچیں زہریلی ہیں"۔ بانگو نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہم نے ان کی چونچیں اور پنجے تو نہیں کھانے۔ گوشت کھانا ہے"۔ آنگو نے جواب دیا۔

"ارے ہاں واقعی، لیکن انہیں پکڑیں گے کیسے"۔ بانگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"میرے ہاتھ لمبے ہیں۔ میں دور سے جھپٹا ماروں گا اور پرندہ پکڑ لوں گا۔ تم آگ جلاؤ"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں، لکڑیاں تو پڑی ہیں اندر۔ میں جلاتا ہوں آگ"۔ بانگلو نے کہا اور پھر اس نے غار میں موجود لکڑیاں اٹھا کر انہیں دہانے کے سامنے ڈھیر کرنا شروع کر دیا۔ جب کافی سارا ڈھیر ہو گیا تو اس نے دو پتھروں کو پکڑ کر آپس میں رگڑا تو ان پتھروں میں سے چنگاریاں نکلیں اور خشک لکڑیوں میں آگ بھڑک اٹھی لیکن اس کے ساتھ ہی دھواں نکل کر اس وادی میں پھیلتا چلا گیا اور پھر آنگلو بانگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جیسے ہی دھواں وادی میں پھیلا سارے پرندے یکلخت اوپر کو اٹھ گئے۔ وہ اب کافی بلندی پر اڑ رہے تھے۔

"ارے آؤ بانگلو یہاں سے نکل چلیں۔ اب یہ پرندے نیچے نہیں آ سکتے۔ دوسری طرف جا کر وہاں آگ جلا کر اطمینان سے پرندے پکڑ کر بھون کر

کھائیں گے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
بانگلو کچھ کہتا۔ آنگلو وادی میں داخل ہو گیا اور دھوئیں
کے اندر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ بانگلو اب بھلا
کیسے پیچھے رہ سکتا تھا۔ وہ بھی دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔
پرندے دھوئیں کی وجہ سے نیچے نہ آ رہے تھے اس
لئے وہ دونوں اطمینان سے دوڑتے ہوئے وادی کو پار
کر کے دوسری طرف غار میں داخل ہو گئے اور پھر وہ
دونوں یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ وہاں وہی
سرخ بونا موجود تھا۔
"ارے تم کہاں سے آ گئے"۔ آنگلو بانگلو نے حیران
ہو کر پوچھا۔
"تم دونوں واقعی انتہائی خوش قسمت آدمی ہو۔
میں تمہیں مبارک دینے آیا ہوں ورنہ آج تک یہ چار
وادیاں تو ایک طرف پہلی وادی بھی کوئی پار نہیں کر
سکا تھا"۔ سرخ بونے نے کہا۔
"تم چار کہہ رہے ہو۔ ہم شہزادی سے شادی کرنے
کے لئے چار ہزار وادیاں پار کر سکتے ہیں"۔ آنگلو بانگلو
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

بہرحال تم یہاں تک پہنچ گئے ہو اب آگے جاؤ گے تو جادوگر دیو کے محل میں داخل ہو جاؤ گے۔ وہاں اس جادوگر کا جادو تم پر اثر نہ کر سکے گا لیکن وہاں اس کے غلام دیو موجود ہیں جو تمہیں ایک لمحے میں پکڑ کر کھا جائیں گے۔ اس لئے ہوشیار رہنا۔ میں تمہیں صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ اس جادوگر دیو کی جان اس کی پیشانی کے درمیان موجود سینگ میں ہے۔ اگر اس سینگ کو توڑ دیا جائے تو جادوگر دیو ہلاک ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ سرخ بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

محل کے ایک بڑے سے اور انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑے سے تخت پر جادوگر دیو بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا۔ اس کی پیشانی پر ایک سینگ نکل کر سیدھا اوپر کو جا رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے سر پر کوئی ڈنڈا کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی ظالم اور سفاک دیو ہے۔ اس کے سامنے ایک اور دیو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔

" اب کتنا عرصہ رہ گیا ہے کاجان جادو حاصل

کرنے میں"۔ جادوگر دیو نے سامنے کھڑے ہوئے دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آقا صرف چار ماہ رہ گئے ہیں"۔ سامنے والے دیو نے جواب دیا۔

"اور اب تک کوئی بھی اس شہزادی کو ہم سے چھڑانے کی ہمت نہیں کر سکا۔ بہت خوب"۔ جادوگر دیو نے کہا۔

"آقا، اصل بات تو یہ ہے کہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ کوئی یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا"۔ اس دیو نے کہا۔

"ہاں، ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو"۔ جادوگر دیو نے کہا تو اس دیو نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ چار ماہ گزرنے کے بعد مجھے کاجان جادو حاصل ہو جائے گا اور میں دنیا کا سب سے طاقتور جادوگر بن جاؤں گا اور پھر پوری دنیا پر میری حکومت ہوگی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ جادوگر دیو نے قہقہے مارتے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کے قہقہے ختم ہوئے ہی تھے کہ اچانک کمرے میں تیز چیخ ہوئی لیکن ایک باریک سی

آواز سنائی دی اور جادوگر دیو بے اختیار اچھل پڑا۔

آقا، خطرہ ہے۔ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

سامنے آؤ اور بتاؤ کیا خطرہ ہے۔ جادوگر دیو نے غصیلے لہجے میں کہا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک عورت جس کے سر کے بال اس کے پیروں تک لمبے تھے اندر داخل ہوئی اور جادوگر دیو کے سامنے جھک گئی۔

آقا، دو احمق اور مسخرے آدمی آنگلو بانگلو شہزادی کو چھڑوانے آ رہے ہیں۔ وہ تمہارے لئے خطرہ ہیں آقا۔ اس عورت نے کہا۔

دو احمق اور مسخرے آدمی۔ کیا کہہ رہی ہو مانوگی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جادوگر دیو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

میں بتا رہی ہوں۔ تم ہوشیار رہنا۔ اس عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گئی تو جادوگر دیو تخت سے نیچے اترا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔

اگر مانوگی کہہ رہی ہے تو پھر واقعی خطرہ ہو سکتا

ہے۔ جادوگر دیو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دوسرے کمرے میں جا کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر سامنے کی دیوار پر زور سے پھونک ماری تو دیوار کا ایک بڑا سا حصہ روشن ہو گیا اور پھر اس پر ایک غار کا منظر ابھر آیا جس میں دو آدمی موجود تھے۔ ایک لمبے قد کا اور دبلا پتلا تھا جبکہ دوسرا چھوٹے قد کا اور موٹا تھا۔ جادوگر دیو چند لمحے انہیں دیکھتا رہا پھر اس نے زور سے تالی بجائی اور اپنا ہاتھ جھٹکا تو زمین پھٹی اور ایک سیاہ رنگ کا آدمی باہر نکل آیا۔ اس کی ایک آنکھ تھی۔

"کالو مجھے بتاؤ کہ دیوار پر جو آدمی نظر آ رہے ہیں یہ کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں۔ ان کے بارے میں بتاؤ کہ ان سے مجھے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"۔ جادوگر دیو نے کہا۔

"ہاں آقا، یہ دونوں تمہارے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ان کے نام آنگلو بانگلو ہیں۔ آنگلو لمبا ہے اور بانگلو موٹا۔ یہ دونوں احمق اور مسخرے ہیں۔ یہ تمہیں ہلاک کر کے کاغاتی شہزادی کو چھڑانے آئے ہیں

تاکہ بادشاہ کے اعلان کے مطابق یہ کاغاتی شہزادی سے شادی کر سکیں"۔ کالو نے کہا تو جادوگر دیو بے اختیار گونج دار آواز میں ہنس پڑا۔

"یہ احمق میرے لئے خطرہ بنیں گے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ تم سب احمق ہو۔ جاؤ"۔ جادوگر دیو نے کہا اور وہ کالا آدمی واپس زمین میں غائب ہو گیا۔ جادوگر دیو نے ہاتھ کو دیوار کی طرف جھٹکا تو ان دونوں آدمیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ تو واقعی احمق ہیں۔ یہ ان سیاہ مکھیوں کی خوراک بن جائیں گے"۔ جادوگر دیو نے ان دونوں کی باتیں سن کر کہا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ انہوں نے ملکہ مکھی کو پکڑ کر اس سے وعدہ لے لیا اور پھر اس نے انہیں اطمینان سے وادی پار کرتے دیکھا تو اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ، اوہ یہ ہیں تو احمق لیکن خوش قسمت بہرحال ہیں۔ مگر اب یہ آگے کیسے بڑھیں گے۔ دوسری وادی کیسے پار کریں گے۔ سیاہ چیتے تو انہیں

ایک لمحے میں چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے"۔ جادوگر دیو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر جب اس نے انہیں سردار چیتے سے باتیں کرتے سنا تو وہ حیران رہ گیا۔

"اوہ، اوہ۔ انہیں کیسے پتہ لگ گیا کہ اگر سردار چیتے کو سفید کر دیا جائے تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اوہ، اوہ یہ تو واقعی خطرناک لوگ ہیں"۔ جادوگر دیو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ان دونوں کو سیاہ چیتوں والی وادی بھی پار کرتے دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ وہ انہیں روک نہیں سکتا اور پھر وہ واقعی انتہائی دلیری سے چیونٹیوں والی وادی بھی پار کر گئے اور جب انہوں نے آگ جلانا شروع کر دی تو جادوگر دیو نے بے اختیار اپنا منہ پیٹنا شروع کر دیا۔

"ماٹوگی اور کالو سچ کہہ رہے تھے۔ یہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہیں۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ پرندے دھوئیں سے ڈرتے ہیں"۔

"اوہ، اوہ۔ یہ تو وادی بھی پار کر جائیں گے"۔

جادوگر دیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو ایک ہاتھی جیسی جسامت رکھنے والا آدمی اندر داخل ہوا اور جادوگر دیو کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو، پورے محل کے چوکیداروں سے کہہ دو کہ اگر دو آدمی جن میں سے ایک موٹا اور ایک دبلا پتلا ہے یہاں آئیں تو انہیں ہلاک کر دیا جائے"۔ جادوگر دیو نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی آقا"۔ اس ہاتھی نما آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جادوگر دیو دوبارہ آنگلو بانگلو کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر اس نے دیکھا کہ دھوئیں کی وجہ سے پرندے اوپر اڑ رہے تھے جبکہ آنگلو بانگلو اطمینان سے دھوئیں میں چلتے ہوئے اس وادی کو بھی پار کر گئے۔

"اب مجھے خود ان سے نمٹنا ہوگا۔ یہ واقعی خطرناک لوگ ہیں"۔ جادوگر دیو نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آنگوبانگو اب جادوگر دیو کے محل کے سامنے کھڑے تھے۔ محل بہت بڑا تھا اور اس کا دروازہ بند تھا۔

"یہ ہے جادوگر دیو کا محل، لیکن اس کا دروازہ تو بند ہے"۔ آنگو نے کہا۔

"کوئی بات نہیں، میں مکا مار کر دروازہ توڑ دوں گا"۔ بانگو نے کہا اور پھر تیزی سے محل کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آنگو بھی اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر دروازے کے سامنے پہنچ کر واقعی بانگو نے پوری قوت سے دروازے پر مکا مارا تو ایک زوردار

آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ اس طرح کھلتا چلا گیا جیسے وہ واقعی بانگلو کے مکے کا انتظار کر رہا تھا۔

"دیکھا میری طاقت اور شہزادیاں ہمیشہ طاقتوروں سے ہی شادیاں کرتی ہیں۔ بانگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"دروازے تو دربان کھولتے ہیں۔ شہزادے تو بس گزر جاتے ہیں"۔ آنگلو نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر محل میں داخل ہو گیا۔

"ارے ارے، دروازہ میں نے کھولا ہے اس لئے میں پہلے اس سے گزروں گا"۔ بانگلو نے اس کے پیچھے دوڑ کر اندر جاتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم، خبردار"۔ اسی لمحے ایک کڑکدار آواز سنائی دی اور انہوں نے دیکھا کہ ہاتھی کی جسامت کے دس بارہ آدمی ہاتھوں میں بڑی بڑی اور انتہائی خوفناک تلواریں اٹھائے ان کی طرف دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ ان کا انداز بے حد جارحانہ تھا اور یوں لگتا تھا کہ وہ ایک لمحے میں اپنی بھاری تلواروں سے ان

کی بوٹیاں اڑا دیں گے۔

"ارے، یہ بغیر سونڈوں کے ہاتھی کہاں سے آ گئے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"ان کی سونڈوں کی جگہ تلواریں ہیں"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

"لیکن یہ تو ہمیں ہلاک کر دیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

"تم پہلے اندر داخل ہوئے تھے۔ اس لئے یہ تمہیں ہلاک کریں گے۔ میں تو بعد میں اندر داخل ہوا تھا اور جو بعد میں داخل ہو وہ بچ جاتا ہے"۔ بانگلو نے فوراً ہی کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ہم جادوگر دیو کا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔ کہاں ہے جادوگر دیو جس نے کاغاتی شہزادی کو قید کر رکھا ہے۔ اسے بلاؤ جلدی"۔ آنگلو نے یکلخت چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا تو دھم دھم کی آوازیں نکالتے اور دوڑتے ہوئے ہاتھی نما انسان یکلخت رک گئے۔

"اوہ، تم نے آقا سے لڑنا ہے پھر تو ہم تم سے

نہیں لڑ سکتے۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ ان میں سے ایک نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی باقی سب بھی واپس مڑ گئے۔

"دیکھا کیسے ڈر کر واپس جا رہے ہیں۔ دیکھی میری دہشت"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

"انہوں نے مجھے دیکھ لیا ہوگا۔ تم جیسے بانس اور تنکے سے کون ڈرتا ہے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر جب وہ محل کے قریب پہنچے تو ایک دیو باہر آگیا۔ اس نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر پیشانی کے پاس ایک سینگ سیدھا اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے اس کی پیشانی میں ڈنڈا گاڑ رکھا ہو۔ اس کے چہرے پر شدید ترین غصے کے تاثرات تھے۔

"کون ہو تم اور کیوں یہاں آئے ہو اور تمہیں کس نے بتایا ہے کہ اگر تم مکا مارو گے تو محل کا دروازہ خود بخود کھل جائے گا اور یہ بات تمہیں کس نے بتائی ہے کہ میرے ہاتھی نما اور انتہائی طاقتور چوکیداروں کو

جب تم یہ کہو گے کہ تم جادوگر دیو سے لڑنے آئے ہو تو وہ واپس چلے جائیں گے۔ بولو جواب دو۔ کس نے بھیجا ہے تمہیں"۔ آنے والے دیو نے انتہائی کڑکدار آواز میں کہا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے۔ سنا تم نے ڈنڈے والے جادوگر اور ہمیں تو یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا علاج ڈنڈا ہے۔ اس لئے کسی نیک آدمی نے تمہیں سیدھا کرنے کے لئے تمہارے سر پر ڈنڈا گاڑ رکھا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"یہ ڈنڈا نہیں سینگ ہے نادان انسانو، واپس چلے جاؤ ورنہ میں ایک پھونک مار کر تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا"۔ اس دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تم جادوگر دیو ہو"۔ آنگلو نے کہا۔

"ہاں، میں جادوگر دیو ہوں اور میں دنیا کا سب سے طاقتور جادوگر دیو ہوں"۔ اس دیو نے کہا۔

"طاقتور جادوگر دیو، ہونہہ۔ آنگلو بانگلو سے زیادہ تم کیا طاقتور ہو سکتے ہو۔ دیکھو ہم نے چار وادیاں پار کی ہیں۔ ہمیں زہریلی مکھیوں، سیاہ چیتوں، سرخ

چیونٹیوں اور خوفناک پرندوں نے بھی طاقتور ملتے ہوئے گزرنے دیا ہے۔ تم ہم سے کیسے طاقتور ہو سکتے ہو۔ بولو، جواب دو ۔ اس بار بانگو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں کہہ رہا ہوں واپس جاؤ"۔ جادوگر دیو نے انتہائی غصیلے لہجے میں پیر پٹختے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چونکہ یہ چاروں وادیاں پار کر آئے ہیں اس لئے ان پر اب جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔

" کہاں ہے کاغاتی شہزادی، اسے باہر لاؤ اور نکاح خواں اور گواہ بلاؤ تاکہ ہماری شادی کاغاتی شہزادی سے ہو سکے"۔ آنگو نے کہا۔

" تم نہیں مانو گے۔ ٹھیک ہے اب تمہاری ہلاکت ضروری ہو گئی ہے"۔ جادوگر دیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کمر سے لٹکی ہوئی نیام سے ایک لمبی اور انتہائی خوفناک تلوار کھینچی اور پھر تلوار کو لہراتا ہوا وہ تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھنے لگا لیکن وہ دونوں اطمینان سے کھڑے تھے۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ جادو کی تلوار ہمارا کچھ نہیں بگاڑ

سکتی۔ ہمیں معلوم ہے "۔ آنگو بانگو دونوں نے کہا۔
" یہ جادو کی نہیں اصلی تلوار ہے"۔ جادوگر دیو نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ اب ان کے کافی قریب آ چکا تھا۔
" اصل ہے۔ دیکھوں تو"۔ آنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح اپنی طرف بڑھتے ہوئے جادوگر دیو کی طرف دوڑ پڑا جیسے چھوٹے بچے اپنے باپ کی طرف بڑھتے ہیں۔ وہ حالانکہ کافی لمبا تھا لیکن جادوگر دیو کے سامنے وہ واقعی ایک چھوٹا سا بچہ دکھائی دے رہا تھا۔

" ارے ارے، تم پھر پہلے بھاگ پڑے۔ پہلے میں جاؤں گا"۔ بانگو نے کہا اور وہ بھی تیزی سے آنگو کے پیچھے بھاگنے لگا۔ جادوگر دیو ان دونوں کو اس طرح اپنی طرف دوڑ کر آتے دیکھ کر وہیں رک گیا تھا۔ اب آنگو لمبے لمبے قدم بڑھاتا اس کی طرف دوڑ رہا تھا جبکہ موٹا بانگو کسی ہاتھی کی طرح دھم دھم کرتا اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا اور پھر اچانک بانگو نے قریب جا کر آنگو کی پشت پر ہاتھ رکھ کر زور سے دھکا دیا تو دوڑتا ہوا آنگو کسی پرندے کی طرح ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا

جادوگر دیو کے اوپری جسم سے جا ٹکرایا۔ جادوگر دیو جو اطمینان سے کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا کہ جب یہ قریب آئیں گے تو تلوار کے ایک ہی وار سے ان دونوں کا خاتمہ کر دے گا اس وقت حیرت سے بت بنا کھڑا رہ گیا جب آنگلو کسی تیزرفتار پرندے کی طرح ہوا میں اڑتا ہوا اچانک اس کے اوپری جسم سے آ ٹکرایا اور پھر آنگلو نے نیچے گرنے سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے دونوں ہاتھ اس کے سر پر موجود ڈنڈے کی طرح سیدھے کھڑے ہوئے سینگ پر ڈالے اور اسے پکڑ کر وہ لٹک گیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک کڑاکا ہوا اور آنگلو چیختا ہوا دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا چھا گیا اور رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" ارے ارے، یہ کیا ہوا۔ یہ آنگلو کہاں گیا۔ وہ جادوگر دیو اور محل۔ یہ سب کہاں چلے گئے"۔ بانگلو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں مسلنے لگا۔

" میرا نام جادوگر دیو تھا۔ میں دنیا کا سب سے

طاقتور جادوگر دیو تھا لیکن میری موت اس طرح واقع ہو سکتی تھی کہ کوئی آدمی اڑ کر اچانک میرے سر پر موجود سینگ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لٹک کر توڑ دے اور آنگلو نے ایسا ہی کیا۔ اس لئے میں ہلاک ہو گیا۔ جادوگر دیو کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر دھواں غائب ہو گیا تو فرش پر گرا ہوا آنگلو بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ محل غائب ہو چکا تھا اور اب وہاں ایک طرف جادوگر دیو کی لاش پڑی ہوئی تھی جس کا ڈنڈے نما سینگ ٹوٹا ہوا تھا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے جادوگر دیو کی لاش میں آگ لگ گئی اور وہ جل کر راکھ ہو گیا۔

"کون ہو تم اور یہ سب کیا ہوا ہے"۔ اچانک انہیں دور سے کسی لڑکی کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر اسی طرف دیکھنے لگے۔

"ارے کاغاتی شہزادی۔ یہ تو وہی کاغاتی شہزادی ہے جو ہمیں پانی میں اور پھر غار میں نظر آئی تھی۔ آنگلو بانگلو دونوں نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں کاغاتی شہزادی ہوں۔ مگر تم کون ہو اور

وہ جادوگر دیو، اس کا محل، اس کے چوکیدار۔ یہ سب کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ کاغاتی شہزادی نے قریب آ کر کہا تو آنگوبانگلو نے اسے جنگل میں جانے اور پھر وہاں سے یہاں پہنچنے اور پھر جادوگر دیو کے ہلاک ہونے تک کی ساری تفصیل بتا دی تو کاغاتی شہزادی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

یہ سب کچھ تم نے کیا ہے۔ تم نے۔ حیرت ہے۔ شہزادی نے کہا۔

اب تم حیرت ظاہر کرنے کی بجائے ہم سے شادی کی تیاری کرو کاغاتی شہزادی۔ آنگوبانگلو نے کہا۔

کاغاتی شہزادی آنکھیں بند کر لو اور آنگوبانگلو تم بھی آنکھیں بند کر لو۔ اچانک ان کے کانوں میں ایک آواز پڑی تو ان دونوں نے فوراً ہی معصوم بچوں کی طرح آنکھیں بند کر لیں۔

اب آنکھیں کھول دو۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک انتہائی خوبصورت

شاہی محل کے اندر موجود تھے۔ ان کے ساتھ ہی کاغاتی شہزادی بھی موجود تھی۔

"میرا محل، یہ تو میرا محل ہے"۔ کاغاتی شہزادی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دوڑتی ہوئی اندر چلی گئی۔ پورے محل میں جشن کا سا سماں پیدا ہو گیا اور پھر آنگلو بانگلو کو بھی شاہی مہمان خانے میں لے جایا گیا

"واہ، اس کا مطلب ہے کہ اس بار واقعی ہماری شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں"۔ ان دونوں نے شاہی کھانا کھانے کے بعد ڈکار لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں، لیکن شادی میری ہوگی کیونکہ میں نے جادوگر دیو کا سینگ توڑا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"نہیں، میری ہوگی کیونکہ تمہیں دھکا میں نے دیا تھا۔ اگر میں دھکا نہ دیتا تو تم کیسے اس کا سینگ توڑ سکتے تھے"۔ بانگلو نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید آپس میں الجھتے، دروازہ کھلا اور ایک کنیز نے اندر آ کر انہیں بتایا کہ بادشاہ سلامت نے انہیں دربار میں طلب کیا ہے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب ہماری شادی ہوگی۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ دونوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کنیز کی رہنمائی میں شاہی مہمان خانے سے نکل کر محل میں گئے۔ وہاں ایک بہت بڑے کمرے میں واقعی دربار لگا ہوا تھا۔ کاغات کا بوڑھا بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کرسی پر کاغاتی شہزادی بھی موجود تھی اور وہاں جنگل کے قبیلے کا سردار اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ موجود تھا۔

"تو تم ہو وہ دونوں جنہوں نے جادوگر دیو کا خاتمہ کیا ہے۔ بہت خوب، تمہیں انعام دیا جائے گا"۔ بادشاہ نے آنگو بانگو کو دیکھ کر کہا۔

"ہمیں انعام نہیں چاہئے ۔ اپنے وعدے کے مطابق ہماری شادی کاغاتی شہزادی سے کرو اور تخت ہمارے حوالے کر دو"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تک میری سہیلی شہزادی بخت آور کی شادی نہیں ہو جاتی میں شادی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ میں نے قسم کھائی تھی اور میں نے اگر قسم توڑی تو

میں ہلاک ہو جاؤں گی۔ ویسے بھی شہزادی بخت آور مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور اس کا باپ میرے باپ سے زیادہ بڑی سلطنت کا مالک ہے"۔ کاغاتی شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے شاید شاہی نجومی نے ان دونوں کے بارے میں بتا دیا تھا۔

"ہاں، چونکہ شہزادی کی شادی تم دونوں میں سے ایک سے ہو سکتی ہے اس لئے تم میں سے جو شہزادی بخت آور سے شادی کرے گا تو دوسرے سے میں کاغاتی شہزادی کی شادی کر دوں گا۔ میرا وعدہ رہا"۔ بادشاہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر میں کروں گا شہزادی بخت آور سے شادی۔ کیونکہ وہ کاغاتی شہزادی سے زیادہ خوبصورت ہے"۔ آنگو نے فوراً ہی سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"نہیں، میں کروں گا۔ کیونکہ میں تم سے زیادہ خوبصورت ہوں۔ تم تو بانس کی طرح ہو جبکہ میں پہاڑ جیسا ہوں اور بانس سے پہاڑ زیادہ خوبصورت ہوتا ہے"۔ بانگو نے کہا اور بادشاہ سمیت پورا دربار ان کی باتوں پر بے اختیار ہنس پڑا۔

تم دونوں کوشش کرو۔ شاہی نجومی نے کہا۔

لیکن شہزادی بخت آور ہے کہاں۔ اسے سامنے تو لاؤ۔ ان دونوں نے کہا۔

"ابھی آ جاتی ہے۔ تم آنکھیں بند کرو۔ شاہی نجومی نے کہا تو ان دونوں نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔

اب آنکھیں کھول دو۔ تم شہزادی بخت آور کے والد اور وہاں کے بادشاہ کے محل کے سامنے کھڑے ہو۔ شاہی نجومی کی آواز سنائی دی اور ان دونوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ واقعی ایک شاہی محل کے سامنے کھڑے تھے۔

کون ہیں، یہ کون ہیں۔ اچانک دور سے آوازیں سنائی دیں اور پھر بہت سے آدمی تلواریں لہراتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"یہ ہم پاگلوں کے ملک میں تو نہیں آ گئے۔ دوڑو۔ آنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر واپس دوڑ پڑا تو بانگلو بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا اور اب وہ دونوں دوڑتے ہوئے ایک طرف جا رہے تھے

راحیل
Arshad

جبکہ ان کے پیچھے پہرے دار تلواریں اٹھائے دوڑ رہے تھے اور ادھر ادھر کے لوگ حیرت بھرے انداز میں یہ دلچسپ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

ختم شد

راحیل
Arshad

آنگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ انوکھی

اور قہقہوں سے بھرپور کہانی

آنگلو بانگلو اور سیاہ جادوگر

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

آنگلو بانگلو اور سیاہ جادوگر

سیاہ جادوگر جس کے پاس سات کونوں والا سیاہ ہیرا تھا۔

شہزادی بخت آور جس کی شادی اس ہیرے کے بغیر نہ ہو سکتی تھی اور آنگلو بانگلو اس سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ پھر ــــــ؟

آنگلو بانگلو جنہیں سیاہ ہیرا حاصل کرنے کے لئے وحشی مخلوق کے پاس جانا پڑا۔ پھر کیا ہوا ــــــ؟

آنگلو بانگلو جنہوں نے ایک ایسی شرط پوری کر دی جو وہ کسی صورت بھی پوری نہ کر سکتے تھے۔ وہ شرط کیا تھی ــــــ؟ **انتہائی حیرت انگیز شرط**

★ کیا آنگلو بانگلو سیاہ ہیرا حاصل کر کے شہزادی بخت آور سے شادی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یا ــــــ؟

انتہائی حیرت انگیز انجام	دلچسپ اور قہقہہ آمیز کہانی

ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
احمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو اور سیاہ جادوگر

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

آنگلو بانگلو اور سیاہ جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/20 روپے
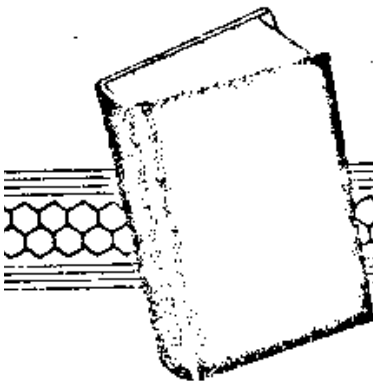
آنگو بانگو کو کاغاتی شہزادی کے دربار کے شاہی نجومی نے اپنے علم کے زور پر کاغاتی شہزادی کی سہیلی بخت آور شہزادی کے ملک کے شاہی محل کے سامنے پہنچا دیا لیکن ابھی وہ وہاں کھڑے آنکھیں مٹکا رہے تھے کہ محل کے پہرے دار تلواریں لہراتے ہوئے ان کی طرف دوڑ پڑے تو آنگو بانگو بھی ان سے خوفزدہ ہو کر مڑے اور شہر کی طرف بھاگنے لگے جبکہ وہاں موجود لوگ بڑی دلچسپی سے یہ تماشہ دیکھنے لگے۔ آنگو تو لمبے لمبے قدم مارتا دوڑا چلا جا رہا تھا جبکہ بانگو جو موٹا تھا اس کے لئے بھاگنا مشکل ہو رہا تھا اور تھوڑا سا فاصلہ

طے کرتے ہی اس کا سانس پھول گیا اور وہ بے اختیار ہانپتا ہوا نیچے گر پڑا۔

"آنگلو، آنگلو"۔ بانگلو نے ہانپتے ہوئے لہجے میں چیخ کر کہا تو تیزی سے بھاگتے ہوئے آنگلو نے بھاگتے ہوئے چکر کاٹا اور پھر مڑ کر زمین پر گرے ہوئے بانگلو کی طرف دوڑتا ہوا آنے لگا۔

"کیا ہوا"۔ آنگلو نے چیخ کر کہا۔

"مجھ سے نہیں بھاگا جا رہا"۔ بانگلو نے کراہتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ محل کی طرف بھاگتے ہیں۔ شہر کی طرف نہیں بھاگتے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر تیزی سے محل کی طرف بھاگنے لگا۔ لیکن اتنی دیر میں پہریدار بھی تلواریں لہراتے ہوئے ان کے سروں پر پہنچ گئے۔

"خبردار، رک جاؤ ورنہ"۔ پہریداروں نے چیختے ہوئے کہا تو بھاگتا ہوا آنگلو رک گیا۔

"اچھا، تو تم بھی شہر کی طرف نہیں بھاگ سکتے تو آؤ ہمارے ساتھ محل کی طرف بھاگو"۔ آنگلو نے رک کر کہا۔

"تم چور ہو، ڈاکو ہو۔ ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ ایک پہریدار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"چور ڈاکو، کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے اور ہمیں یہاں کاغاقی شہزادی نے بھجوایا ہے تاکہ ہم اس کی سہیلی بخت آور شہزادی سے شادی کر سکیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اب بانگلو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا سانس اب قدرے ہموار ہو گیا تھا۔

"اوہ، تو تم کاغاقی شہزادی کے ایلچی ہو۔ اوہ، آؤ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ ہم تمہیں چور ڈاکو سمجھ بیٹھے تھے"۔ پہریداروں نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور انہوں نے تلواریں واپس نیاموں میں ڈال لیں اور انہیں لے کر واپس چل پڑے لیکن اب آنگلو بانگلو اس فاتحانہ انداز میں چل رہے تھے جیسے وہ کوئی ملک فتح کرکے اپنی فوج کے ساتھ آ رہے ہوں اور وہ لوگ جو اب تک ان کے دوڑنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اب حیرت سے یہ منظر بھی دیکھ رہے تھے۔
"تم یہاں ٹھہرو۔ ہم شہزادی صاحبہ کو اطلاع

کرتے ہیں"۔ شاہی محل کے قریب پہنچ کر ایک پہریدار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا محل میں داخل ہو گیا۔

"بخت آور شہزادی بے چاری کہیں ہمارے انتظار میں بوڑھی نہ ہو گئی ہو"۔ اچانک ایک خیال آتے ہی بانگلو نے کہا۔

"تو کیا ہوا تم اس سے شادی کر لینا۔ میں جا کر کاغاتی شہزادی سے شادی کر لوں گا۔ وہ تو جوان ہے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"ارے واہ، تم کرنا بوڑھی کھوسٹ سے شادی۔ میں کیوں کروں گا"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تم موٹے ہو اور موٹے ہمیشہ بوڑھی عورتوں سے شادی کرتے ہیں۔ جبکہ دبلے پتلے آدمی دبلی پتلی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں جو جوان ہوتی ہیں"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"ارے واہ، موٹے تو طاقتور ہوتے ہیں اور طاقتور نوجوان سے شادی کرتے ہیں جبکہ دبلے پتلے کمزور ہوتے ہیں اور بوڑھی عورتوں کو چلنے پھرنے کے لئے

لاٹھی کی ضرورت ہے اور دبلے پتلے ان کے لئے لاٹھی کا کام دیتے ہیں"۔ بانگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا اس لئے اس نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" آؤ تم دونوں، شہزادی تم سے فوری ملاقات چاہتی ہے"۔ اسی لمحے پہریدار نے شاہی محل کے دروازے سے باہر آ کر کہا۔

" پہلے یہ بتاؤ کہ شہزادی بوڑھی ہے یا جوان"۔ آنگلو نے رازدارانہ لہجے میں پہریدار سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ خبردار اگر ہماری شہزادی کو بوڑھی کہا۔ وہ نوجوان ہے اور ابھی اس کی شادی بھی نہیں ہوئی"۔ پہریدار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے واہ، پھر تو میں کروں گا اس سے شادی"۔ بانگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ شہزادی خوبصورت ہے یا بدصورت"۔ آنگلو نے ایک بار پھر پہریدار سے کہا۔

" یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ چلو میرے ساتھ ورنہ شہزادی ناراض ہو جائے گی۔ چلو"۔

پہریدار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی"۔ آنگو نے کہا۔

"وہ خوبصورت ہے۔ اس قدر خوبصورت کہ اس سے زیادہ خوبصورت اور کوئی شہزادی ہو ہی نہیں سکتی"۔ پہریدار نے کہا۔

"دیکھا بانگو، اب بولو"۔ آنگو نے پہریدار کا جواب سن کر بڑے فاتحانہ لہجے میں بانگو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب، کیا بولوں"۔ بانگو نے حیران ہو کر کہا۔

"شہزادی خوبصورت ہے اور خوبصورت شہزادیاں ہمیشہ دبلے پتلے سے شادی کرتی ہیں۔ موٹے سے شادی صرف بدصورت عورتوں کی ہوتی ہے۔ اب بولو"۔ آنگو نے کہا۔

"تم چلتے ہو یا نہیں"۔ پہریدار نے ان کی احمقانہ باتوں سے تنگ آ کر نیام سے تلوار نکالتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے چلو، ہم وہیں جا کر فیصلہ کر لیں

"چلو"۔ آنگو بانگو نے کہا اور پھر وہ دونوں ..یدار کی رہنمائی میں محل میں داخل ہوئے اور ..ی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے۔ لمرہ واقعی شاہانہ انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے ہی ایک کرسی پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی شاہانہ اباس پہنے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر ایک چھوٹا ا خوبصورت تاج بھی تھا اور وہ دونوں رک کر اور تقریباً آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگے۔

" تو تم ہو آنگو بانگو۔ بیٹھو"۔ شہزادی بخت آور نے ان کے اس انداز میں دیکھنے پر مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب میری طرف سے اجازت ہے بانگو۔ بے شک تم کاغاتی شہزادی سے شادی کر لینا۔ میں تو بخت آور شہزادی سے شادی کروں گا۔ واہ نام بھی خوبصورت ہے اور ویسے بھی خوبصورت ہے۔ کاغاتی کا نام سن کر تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے شہزادی انسان ہونے کی بجائے کاغذ کی بنی ہوئی ہو"۔ آنگو نے کہا۔

" نہیں، تم نے خود کہا تھا کہ تم کاغاتی شہزادی سے

شادی کرو گے اور میں بخت آور شہزادی سے۔ اس لئے اب تمہیں کرنا ہوگی کاغاقی شہزادی سے شادی"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے تم نے کیوں لڑنا شروع کر دیا۔ بیٹھو"۔ بخت آور شہزادی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو وہ دونوں جلدی سے سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" مجھے کاغاقی شہزادی کے شاہی نجومی نے ساری بات بتا دی ہے کہ تم نے کس طرح جادوگر دیو کو ہلاک کر کے کاغاقی شہزادی کو اس کی قید سے چھڑایا ہے اور اس نے تمہیں میرے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ تم ہمارے بھی کام کر سکو"۔ بخت آور شہزادی نے کہا۔

" اس نے بالکل ٹھیک کہا ہے شہزادی۔ ہم تو نہیں البتہ میں آپ کے ضرور کام کر سکتا ہوں اور آ سکتا ہوں کیا بلکہ آگیا ہوں۔ آپ فوراً نکاح خواں اور دو گواہ بلائیں اور مجھ سے شادی کر لیں۔ باقی رہا میرا بھائی بانگلو، تو یہ بیچارہ خود ہی کوئی کنیز ڈھونڈ لے گا۔

طرح موٹی اور بھدی سی"۔ آنگلو نے فوراً ہی
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کرنا کنیز سے شادی مجھے۔ میں تو شہزادی سے
شادی کروں گا"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو، میری بات سنو۔ ورنہ میں ابھی جلاد کو بلا
کر تمہارے سر قلم کروا دوں گی۔ سنو میری بات"۔
اس بار شہزادی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بے شک قلم کرا دو شہزادی۔ یہ آنگلو ہے ہی قلم
کی طرح دبلا پتلا۔ اس کا سر بھی بڑا سا ہے۔ اس لئے
جب اس کا سر قلم ہوگا تو اس کا سر واقعی قلم بن
جائے گا اور پھر میں قلم سے لکھا کروں گا"۔ بانگلو نے
کہا۔

"خاموش رہو"۔ شہزادی نے اس بار غصے سے چیختے
ہوئے کہا۔

"دیکھا، شہزادی نے تمہیں خاموش رہنے کے لئے
کہا ہے مجھے نہیں کہا۔ اس لئے خاموش رہو۔ اب
میری شادی ہوگی کیونکہ شادی کے وقت دولہا کو بولنا
پڑتا ہے۔ قبول کرنا پڑتا ہے کیوں شہزادی"۔ آنگلو نے

بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو شہزادی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تم دونوں خاموش رہو"۔ شہزادی نے کہا۔

" دونوں، ارے نہیں۔ پھر تم سے شادی کس طرح ہوگی"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سنو، میری شادی اس وقت ہو سکتی ہے جب میرے پاس سات نوکوں والا سیاہ ہیرا موجود ہوگا۔ اگر یہ ہیرا میرے پاس نہ ہوگا تو میری شادی نہیں ہو سکے گی"۔ شہزادی نے جلدی سے کہا۔

" تو اس میں کیا مشکل ہے۔ آپ خزانے سے کوئی بھی سات نوکوں والا ہیرا منگوائیں اور ساتھ ہی سیاہ رنگ بھی، میں ابھی اس ہیرے کو سیاہ کر دیتا ہوں"۔ آنگلو نے شہزادی کی مشکل کا حل فوراً ہی نکالتے ہوئے کہا۔

" اور اگر سات نوکوں والا ہیرا نہ ہو تب بھی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں کسی بھی ہیرے کی نوکیں بنا دوں گا اسے فرش پر رگڑ رگڑ کر"۔ بانگلو نے ایک اور تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"مصنوعی نہیں، اصلی ہیرا اور سنو، جب میں پیدا ہوئی تھی تو شاہی نجومی نے حساب کر کے بتایا تھا کہ میری شادی کسی سے نہیں ہو سکتی۔ اگر میری شادی کی گئی تو میں ہلاک ہو جاؤں گی جس پر میرے والدین بے حد پریشان ہوئے اور پھر انہوں نے بڑے بڑے بزرگوں اور نجومیوں سے بات کی اور آخرکار ایک بزرگ نے اس کا یہ حل بتایا کہ جب تک سات نوکوں والا سیاہ ہیرا میرے گلے میں نہ ہوگا میری شادی نہیں ہو سکتی۔ اگر ہیرا ہوگا تو پھر میں شادی کے بعد ہلاک نہیں ہوں گی اور میری سہیلی شہزادی کاغاتی کو بھی اس کا علم ہے اس لئے اس نے تمہیں یہاں میرے پاس بھیجا ہے۔ اس کا کہنا ہے اگر تم جادوگر دیو کو شکست دے سکتے ہو تو تم سیاہ ہیرا بھی لا سکتے ہو جبکہ تم سے باتیں کر کے میں ابھی تک حیران ہو رہی ہوں کہ آخر تم نے جادوگر دیو کو کیسے ہلاک کیا ہوگا"۔ بخت آور شہزادی نے کہا۔

"یہ تو آسان سی بات تھی شہزادی۔ جادوگر دیو کا سینگ اس کے ماتھے پر کسی ڈنڈے کی طرح گڑا ہوا

تھا میں اس کا سینگ پکڑ کر لٹک گیا اور سینگ ٹوٹ گیا اور جادوگر دیو ہلاک ہو گیا"۔ آنگو نے کہا۔

" لیکن شہزادی، اسے دھکا میں نے دیا تھا تاکہ یہ سینگ پکڑ سکے ورنہ یہ کبھی جادوگر دیو کو ہلاک نہ کر سکتا تھا"۔ بانگو نے فوراً جواب دیا۔

" میں نے تمہارے بارے میں شاہی نجومی سے معلوم کیا ہے، اس نے بتایا ہے کہ اگر تم تیار ہو جاؤ تو واقعی یہ ہیرا لا سکتے ہو۔ اس لئے میں نے تم سے ملاقات بھی کر لی ہے۔ بولو کیا تم یہ ہیرا لا سکتے ہو۔ میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گی"۔ شہزادی نے کہا۔

" ایک شرط پر ہم یہ ہیرا لا سکتے ہیں"۔ آنگو نے فوراً کہا۔

" کونسی شرط "۔ شہزادی نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" تم پہلے ہم سے شادی کر لو پھر ہم دونوں اکٹھے جا کر ہیرا بھی لے آئیں گے۔ کسی نہ کسی جوہری سے مل جائے گا"۔ آنگو نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں جا کر لے آؤں گا ہیرا۔

مجھے ایک جوہری کے بارے میں معلوم ہے۔ وہ ملک کازکستان میں رہتا ہے۔ اس کے پاس ایسے ہیرے ہوتے ہیں اور اگر نہ بھی ہوا تو وہ کہیں نہ کہیں سے منگوا لے گا۔ تم میرے ساتھ شادی کر لو۔ یہ آنگلو تو تمہیں جوہریوں کے پاس لے جا لے جا کر تھکا دے گا"۔ بانگلو نے فوراً جواب دیا۔

" جب تک ہیرا نہ آئے میں شادی کر ہی نہیں سکتی ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گی۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں ہلاک ہو جاؤں"۔ شہزادی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے، آپ کے منہ میں خاک۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ اوہ، اوہ میرا مطلب ہے مریں آپ کے دشمن"۔ آنگلو بات کرتے کرتے یکلخت بات بدل گیا۔ شاید اسے فوری احساس ہو گیا تھا کہ اس نے روانی میں شہزادی کے منہ میں خاک کے الفاظ کہہ ڈالے ہیں۔

" تو پھر سنو، تم میں سے جو ہیرا لے آئے گا۔ میرا وعدہ کہ اس سے میں شادی کر لوں گی"۔ شہزادی نے

قدرے شرماتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پکا وعدہ"۔ آنگو بانگو دونوں نے خوش ہو کر کہا۔

" ہاں"۔ شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آؤ چلو بانگو، چل کر لے آتے ہیں ہیرا"۔ آنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے بیٹھو، تم نے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ ہیرا کہاں سے ملے گا اور کیسے ملے گا"۔ شہزادی نے ان دونوں کو اٹھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا ضرورت ہے پوچھنے کی۔ ہم کسی جوہری سے لے آئیں گے لیکن اس کی قیمت۔ ارے ہاں، تم ایسا کرو کہ اس کی قیمت ہمیں دے دو۔ ہمارے پاس تو پیسے ہی نہیں ہیں"۔ آنگو نے پریشان ہو کر کہا۔

" بیٹھو، یہ ہیرا تمہیں کسی جوہری سے نہیں ملے گا ورنہ تو میں خود اسے حاصل کر لیتی"۔ شہزادی نے کہا تو وہ دونوں دوبارہ بیٹھ گئے۔

" تو پھر کہاں سے ملے گا"۔ ان دونوں نے دوبارہ کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں شاہی نجومی کو بلاتی ہوں۔ وہ تمہیں بتائے

کا"۔ شہزادی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تو ایک کنیز اندر داخل ہوئی۔

"شاہی نجومی کو بلاؤ"۔ بخت آور شہزادی نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی شہزادی"۔ کنیز نے کہا اور واپس مڑ گئی۔

"اگر شاہی نجومی کو معلوم ہے تو پھر اسے ہمارے ساتھ بھیج دو"۔ آنگلو نے کہا۔

"نہیں، یہ کام تمہیں کرنا ہوگا"۔ شہزادی نے کہا۔

"کام تو ہم ہی کریں گے کیونکہ شادی بھی ہم نے ہی کرنی ہے۔ لیکن ہمیں راستہ بھی تو معلوم ہو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو"۔ شہزادی نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں شہزادی کو سلام کیا۔

"بیٹھو بابا، یہ آنگلو بانگلو ہیں۔ یہ سیاہ ہیرا لانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اب آپ انہیں بتائیں کہ یہ ہیرا کہاں ہے اور یہ کیسے اسے لا سکتے ہیں"۔

شہزادی نے کہا تو بوڑھا نجومی ان دونوں کو غور سے دیکھتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" لیکن معاف کیجئے شہزادی صاحبہ، یہ دونوں تو"۔ نجومی نے کچھ کہنا چاہا۔

" ہمیں معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ ہمارا بھی یہی خیال ہے لیکن کاغاتی شہزادی اور اس کے شاہی نجومی نے جو کچھ ان کے بارے میں بتایا ہے اس سے ہمیں خیال آتا ہے کہ شاید ہمارا کام ہو جائے"۔ شہزادی نے بوڑھے نجومی کی بات کو درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے شہزادی صاحبہ، کوشش کرنے میں تو کوئی حرج ہنیں ہے"۔ شاہی نجومی نے جواب دیا۔

" تم بے شک بیٹھے کوشش کرتے رہو۔ ہم نے تو ہیرا لے آنا ہے کوشش ہنیں کرنی"۔ آنگلو نے کہا تو بوڑھا نجومی بے اختیار مسکرا دیا۔

" سنو آنگلو بانگلو۔ سات نوکوں والا سیاہ ہیرا سیاہ جادوگر کے قبضے میں ہے اور سیاہ جادوگر سیاہ سمندر

کے درمیان سیاہ جزیرے پر رہتا ہے۔ اس جزیرے پر کوئی جاندار کسی صورت نہیں جا سکتا۔ وہ اس جزیرے سے دور ہی ہوگا کہ سیاہ جادوگر کے جادو سے ہلاک ہو جائے گا۔ اگر کوئی وہاں پہنچ بھی جائے تو جب تک سیاہ جادوگر ہلاک نہ ہو جائے گا اس وقت تک سیاہ ہیرا نہیں مل سکتا اور سیاہ جادوگر اس وقت ہلاک ہو سکتا ہے جب کوئی شخص سرخ سمندر کی تہہ میں رہنے والی سیاہ مچھلی کا کانٹا نہ حاصل کر لے۔ جب یہ سیاہ کانٹا اس سیاہ جادوگر کے گلے میں مارا جائے گا تو سیاہ جادوگر ہلاک ہو جائے گا ورنہ نہیں"۔ شاہی نجومی نے کہا تو شہزادی کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے لیکن آنکوبانکو اسی طرح خاموش بیٹھے یہ باتیں سنتے رہے جیسے ان کے لئے اس کی کوئی خاص اہمیت ہی نہ ہو۔

" اگر ہم وہاں نہیں جا سکتے تو پھر تم اس سیاہ مچھلی اور سیاہ جادوگر کو یہاں بلوا لو"۔ آنکو نے کہا۔

" ہاں، اسے بلاؤ۔ میں اس کے پیٹ میں مکا مار کر اس کا پیٹ پھاڑ دوں گا۔ پھر دیکھوں گا کہ وہ کیسے

نہیں مرتا"۔ بانگلو نے کہا۔

" میں اس کے پیٹ میں ٹکر ماروں گا۔ میری ٹکر سے اگر بانگلو جیسا موٹا چیخ پڑتا ہے تو وہ جادوگر تو یقیناً چیختے چیختے ہلاک ہو جائے گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم دونوں جا سکتے ہو۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ کاغاتی شہزادی نے مجھ سے مذاق کیا ہے۔ تم دونوں انتہائی احمق اور مسخرے ہو۔ تم یہ کام نہیں کر سکتے۔ جاؤ"۔ شہزادی نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے کیوں نہیں کر سکتے، ہم آنگلو بانگلو ہیں اور آنگلو بانگلو کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہوتا۔ بس تم شادی کی تیاری کرو۔ ہم ابھی جا کر ہیرا لے آتے ہیں"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے کہا۔

" نہیں، تم یہ کام نہیں کر سکتے۔ میں جا رہی ہوں"۔ شہزادی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" شہزادی صاحبہ، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے پھر حساب کیا ہے اس ہیرے کو کوئی بہادر اور عقلمند حاصل نہیں کر سکتا البتہ احمق اور بزدل اسے حاصل

ا سکتا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ دونوں
اسے حاصل کر لیں گے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" تم نے ہمیں احمق اور بزدل کہا ہے۔ ہمیں،
الکو بانگو کو۔ ہم سے تو سانپوں کے دادا جی بھی خوف
اماتے ہیں۔ بڑے بڑے جادوگر ہم سے ڈرتے ہیں اور
تم ہمیں بزدل کہہ رہے ہو۔ اگر تم بوڑھے نہ ہوتے تو
ہم ابھی تمہارے پیٹ میں مکا اور ٹکر مار کر تمہیں
ہلاک کر دیتے "۔ آنکو بانگو دونوں نے انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا۔

" اگر تم دونوں یہ ہیرا لے آئے تو شہزادی سے
تمہاری شادی ہو جائے گی اور اگر تم نہ لائے تو
تمہیں موت کی سزا دے دی جائے گی۔ کیوں شہزادی
صاحبہ"۔ شاہی نجومی نے شہزادی کی طرف دیکھ کر
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں، بالکل"۔ شہزادی نے فوراً ہی کہا۔

" تم بوڑھے آدمی ہو جبکہ ہم جوان ہیں۔ اگر یقین
نہیں آ رہا تو بے شک شہزادی سے پوچھ لو۔ کیونکہ وہ
بھی جوان ہے۔ اس لئے موت کی بات اپنے بارے

میں کہا کروں۔ ہم سے تو شادی کی بات کیا کرو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تم دونوں جا کر یہ ہیرا لے آؤ اور شہزادی سے شادی کر لو"۔ نجومی نے کہا۔

" لے آتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بتاؤ کہ ہم اس سیاہ جادوگر تک کیسے پہنچیں گے۔ تم شاہی نجومی ہو تو ہمیں وہاں پہنچا دو"۔ آنگلو بانگلو نے کہا۔

" میں تمہیں سیاہ جزیرے تک تو نہیں پہنچا سکتا البتہ سرخ سمندر کے کنارے پہنچا دیتا ہوں کیونکہ جب تک تم اس سرخ سمندر کی تہہ میں موجود سیاہ مچھلی کا کانٹا حاصل نہیں کر لو گے تمہارا سیاہ جزیرے پر جانا بے کار ہے اور تم اس سیاہ جادوگر کو ہلاک بھی نہ کر سکو گے"۔ شاہی نجومی نے کہا۔

" چلو تم اتنا کام کر دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"۔ آنگلو بانگلو دونوں نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آنکھیں بند کر لو"۔ شاہی نجومی نے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ چند لمحوں بعد شاہی نجومی

ی آواز سنائی دی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر واقعی اچھل پڑے کہ وہ شاہی محل میں شہزادی کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہونے کی بجائے سرخ رنگ کے سمندر کے کنارے ریت پر پیر پھیلائے بیٹھے ہوئے تھے۔

" ارے یہاں تو دور دور تک کوئی آدمی ہی نہیں ہے۔ اب ہم کیسے مچھلی حاصل کریں گے"۔ آنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس میں گھبرانے والی کون سی بات ہے۔ ہم مچھلی کو آواز دیتے ہیں مچھلی خود ہی باہر آ جائے گی۔ آخر ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ ہمیں مچھلی کیسے انکار کر سکتی ہے"۔ بانگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زورزور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔

" سیاہ مچھلی، سیاہ مچھلی باہر آؤ اور اپنا کانٹا ہمیں دو۔ ہم آنگلو بانگلو تمہیں بلا رہے ہیں"۔ بانگلو نے چیخ چیخ کر مچھلی کو بلانا شروع کر دیا لیکن جب کافی دیر تک مچھلی کو آوازیں دینے کے باوجود مچھلی نہ آئی تو وہ مایوس ہو کر ریت پر بیٹھ گیا۔

"اب دیکھنا، میرے بلانے پر کیسے آتی ہے مچھلی"۔ آنگلو نے خوش ہو کر کہا اور پھر اس نے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ لیکن نتیجہ وہی پہلے والا نکلا۔

"یہ مچھلی یقیناً بہری ہوگی ورنہ آنگلو آواز دے اور وہ نہ آئے۔ بیچاری بہری مچھلی"۔ آنگلو نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اگر بہری ہے تو میری آواز بھی نہ سن سکتی ہو گی۔ ہاں بے چاری بہری مچھلی۔ اس کا علاج ہونا چاہیئے"۔ بانگلو نے کہا۔

"چلو پھر کسی مچھلی حکیم کو ڈھونڈتے ہیں"۔ آنگلو نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"مچھلی حکیم حاضر ہے"۔ اچانک ان کے عقب سے ایک آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے مڑے اور پھر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ ان کے عقب میں ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے کاندھے پر جال لدا ہوا تھا۔ وہ اپنے لباس اور جال کی وجہ سے ماہی گیر لگتا تھا۔

"تم، تم کون ہو"۔ آنگلو بانگلو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں مچھلی حکیم ہوں جسے تم ڈھونڈنے جا رہے تھے"۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا، پھر جلدی سے سیاہ مچھلی کا علاج کرو۔ وہ بیماری بہری ہے اس لئے ہماری آواز نہیں سن رہی"۔ آنگلو نے کہا۔

"وہ تمہاری آوازیں اس لئے نہیں سن رہی کہ وہ سمندر کی تہہ میں ہے اور تم باہر کھڑے ہو۔ تمہاری آواز بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ ویسے تم دونوں کون ہو اور کیوں یہاں سیاہ مچھلی کو پکار رہے ہو"۔ بوڑھے نے کہا۔

"ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ، تو تم اس لئے سیاہ مچھلی کو آوازیں دے رہے تھے لیکن اس طرح تو تمہیں سیاہ مچھلی نہیں مل سکتی"۔ بوڑھے نے کہا۔

"تو پھر کس طرح مل سکتی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں ہماری بستی کے سب سے بوڑھے ماہی گیر سے ملنا ہوگا۔ وہ ضرور جانتا ہوگا کہ تم

اس سیاہ مچھلی کو کیسے حاصل کر سکتے ہو۔ آؤ میرے ساتھ "۔ بوڑھے نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر دور ایک بستی میں پہنچ گیا۔ بستی ماہی گیروں کی تھی۔ کچھ فاصلے پر ایک اکیلی جھونپڑی تھی۔ ماہی گیر انہیں اس جھونپڑی میں لے گیا۔ وہاں ایک بہت بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

" سلام بابا"۔ ماہی گیر نے کہا۔

" وعلیکم السلام۔ یہ تم کن اجنبیوں کو ساتھ لے آئے ہو شرفو"۔ بوڑھے نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو ماہی گیر نے آنگو بانگو کی بتائی ہوئی ساری بات بتا دی۔

" اوہ اچھا، بیٹھو"۔ بوڑھے نے کہا تو آنگو بانگو اور ماہی گیر تینوں اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

" سنو اجنبی لوگو، اس مچھلی کو حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے میری مانو اور واپس چلے جاؤ"۔ بوڑھے نے کہا۔

" نہیں، ہم نے بخت آور شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ اس لئے ہم واپس نہیں جا سکتے"۔ آنگو بانگو

دونوں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو پھر سنو۔ اس سرخ سمندر میں کچھ فاصلے پر ایک جزیرہ ہے جس کا نام سرخ جزیرہ ہے۔ اس پر انتہائی طاقتور وحشی رہتے ہیں۔ جن کے پاس خوفناک تلواریں اور نیزے ہیں۔ وہ ویسے بھی دیوؤں کی طرح طاقتور ہیں۔ ان کے سردار کا نام سرخ سردار ہے اس لئے کہ وہ سرخ جزیرے کا سردار ہے لیکن اس کا اپنا رنگ سرخ نہیں سیاہ ہے۔ بہرحال اس سرخ سردار کے پاس ایک ایسی رسی ہے جس کے سرے پر کانٹا لگا ہوا ہے جس میں اگر سرخ سردار کا خون لگا دیا جائے اور پھر اس رسی کو سمندر میں ڈالا جائے تو سمندر کی تہہ سے سیاہ مچھلی فوراً اس خون کو چوسنے کے لئے اوپر آ جائے گی اور پھر وہ کانٹے میں پھنس جائے گی اس کے بعد اس مچھلی کو باہر کھینچ کر اسے ہلاک کر دیا جائے تو اس کا کانٹا تمہیں مل سکتا ہے"۔ بوڑھے نے کہا۔

" لیکن بابا، وہ سرخ سردار اس کی اجازت انہیں کیوں دے گا۔ وہ تو انہیں ہلاک کر دے گا"۔ ماہی گیر

نے کہا۔

" ہاں، اگر یہ ایسے ہی وہاں گئے تو لازماً ہلاک ہو جائیں گے لیکن میں انہیں ایک خاص تیشہ دے دوں گا جو ویسے تو چھوٹا سا لگتا ہے اور یہ اسے جیب میں رکھ لیں گے لیکن جیسے ہی یہ سرخ جزیرے پر پہنچ کر اسے جیب سے نکالیں گے تو وہ یکلخت بڑا ہو جائے گا اور اس تیشے کو دیکھ کر سرخ سردار اور اس کے ساتھی ان سے خوفزدہ ہو جائیں گے۔ پھر سرخ سردار ان سے یہ تیشہ مانگے گا۔ یہ شرط لگا دیں کہ یہ تیشہ انہیں اس صورت میں دیا جائے گا کہ وہ سیاہ مچھلی کا کانٹا انہیں دے دیں۔ اس طرح سیاہ مچھلی کا کانٹا انہیں مل جائے گا"۔ بوڑھے ماہی گیر نے کہا۔

" لیکن یہ وہاں تک پہنچیں گے کیسے"۔ ماہی گیر نے کہا۔

" تم انہیں اپنی کشتی میں بٹھا کر وہاں تک لے جانا۔ تم خود جزیرے سے باہر کشتی میں ہی رہنا۔ جب یہ واپس آئیں تو تم انہیں واپس لے آنا اور سنو۔ آنگلو بانگلو بے شک یہ تیشہ سردار کو دے دیں لیکن

یہ تیشہ خودبخود میرے پاس واپس آ جائے گا اور پھر میں یہ تیشہ تمہیں بخش دوں گا اور یہ بھی بتا دوں کہ جس کے پاس یہ تیشہ ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا ماہی گیر بن جائے گا۔ اس لئے تم بھی دنیا کے سب سے بڑے ماہی گیر بن جاؤ گے"۔ بوڑھے نے کہا تو ماہی گیر خوش ہو گیا۔

" جلدی دو وہ تیشہ، میں ابھی انہیں لے جاتا ہوں"۔ ماہی گیر نے خوش ہو کر کہا تو بوڑھے نے ہاتھ بڑھا کر ایک کونے میں پڑا ہوا چھوٹا سا تیشہ اٹھا کر انہیں دے دیا۔ وہ بہت چھوٹا سا تیشہ تھا بالکل بچوں کے کھلونے جیسا۔ آنکلو نے اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

" اب جاؤ"۔ بوڑھے ماہی گیر نے کہا تو وہ تینوں اس جھونپڑی سے باہر آ گئے۔

سیاہ جادوگر اپنے سیاہ جزیرے میں بنے ہوئے سیاہ
رنگ کے محل کے ایک کمرے میں تخت پر بیٹھا ہوا
تھا۔ وہ ایک آنکھ سے کانا تھا اس لئے اس نے ایک
آنکھ پر سیاہ رنگ کی پٹی باندھ رکھی تھی۔ اس کے سر
پر سیاہ رنگ کا تاج تھا اور اس نے سیاہ رنگ کا ہی
لباس پہنا ہوا تھا البتہ اس کے گلے میں ایک سفید
رنگ کی انسانی کھوپڑی لٹک رہی تھی۔ اس کا اپنا
رنگ بھی کوئلے کی طرح سیاہ تھا البتہ آنکھیں گہرے
سرخ رنگ کی تھیں۔ اس نے کانوں میں سفید رنگ
کے چھلے پہنے ہوئے تھے۔ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ایک

بڑے سے پیالے میں بھرا ہوا کوئی مشروب پینے میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے کے ایک کونے سے ایک چیختی ہوئی باریک سی آواز سنائی دی۔

" آقا، آقا میں کلباشی حاضر ہونا چاہتی ہوں"۔ باریک آواز میں کہا گیا تو سیاہ جادوگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے سیاہ اور مکروہ چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیوں"۔ سیاہ جادوگر نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

" میں ایک خاص خبر دینا چاہتی ہوں۔ مجھے حاضر ہونے کی اجازت دے دو آقا۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے"۔ وہی باریک آواز دوبارہ سنائی دی۔

" اچھا، حاضری کی اجازت ہے"۔ سیاہ جادوگر نے مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور پھر خالی پیالہ اس نے تخت کے ایک طرف رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد سیاہ رنگ کا دھواں تخت کے سامنے نمودار ہوا اور چند لمحوں بعد جب یہ دھواں مجسم ہوا تو اب وہاں دھوئیں کی بجائے سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی بچی موجود تھی جس کا چہرہ چھپکلی جیسا تھا لیکن اس کا جسم

انسانوں کی طرح تھا۔ اس نے سیاہ جادوگر کے سامنے سر جھکا دیا۔

" کیا خبر ہے کلباشی"۔ سیاہ جادوگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آقا، تمہارے پاس سات نوکوں والا سیاہ ہیرا ہے جس کی وجہ سے تمہارا جادو قائم ہے"۔ کلباشی نے اسی طرح باریک اور چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

" ہاں"۔ سیاہ جادوگر نے چونک کر کہا۔

" اس ہیرے کو حاصل کرنے کے لئے دو آدمی یہاں آنے والے ہیں"۔ کلباشی نے کہا۔

" کیا کہہ رہی ہو۔ یہاں آدمی کیسے آ سکتے ہیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ یہاں کوئی آ ہی نہیں سکتا۔ چاہے وہ کتنا بڑا جادوگر ہی کیوں نہ ہو"۔ سیاہ جادوگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے آقا۔ لیکن وہ پھر بھی یہاں پہنچ جائیں گے کیونکہ وہ جادوگر نہیں ہیں بلکہ احمق ہیں اور احمقوں کو سوائے قسمت کے اور کوئی نہیں روک سکتا"۔ کلباشی نے کہا۔

" لیکن یہ احمق کون ہیں اور کیوں یہ ہیرا حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ سیاہ جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آقا، ایک ملک کی شہزادی بخت آور کی شادی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس کے پاس سات نوکوں والا سیاہ ہیرا نہ ہو۔ ورنہ وہ شادی ہوتے ہی ہلاک ہو جائے گی۔ اس نے شادی کے لئے ان دونوں احمقوں کو یہ ہیرا حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے"۔ کلباشی نے کہا۔

" مجھے تو لگتا ہے کہ تم خود احمق ہو گئی ہو کلباشی۔ جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں کوئی اس ہیرے کو حاصل نہیں کر سکتا۔ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

" اس ملک کے شاہی نجومی کو اس بات کا علم ہے آقا کہ آپ کی موت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک سرخ سمندر کی تہہ میں رہنے والی سیاہ مچھلی کا کانٹا آپ کے گلے میں پیوست نہ کر دیا جائے اور

یہ دونوں احمق اس مچھلی کو حاصل کرنے کے لئے سرخ سمندر کے کنارے پہنچ گئے ہیں اور پھر ان کو ایک ماہی گیر مل گیا جو انہیں ایک بوڑھے ماہی گیر کے پاس لے گیا"۔ کلباشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس بوڑھے ماہی گیر کی ساری باتیں دوہرا دیں۔

" اوہ، پھر تو واقعی یہ بری خبر ہے۔ وہ سرخ سردار تو واقعی اس تیشے کو حاصل کرنے کے لئے سیاہ مچھلی کو سمندر کی تہہ سے باہر نکال لے گا۔ اوہ، واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ مجھے سوچنا چاہیئے "۔ اس بار سیاہ جادوگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" آقا، میرے پاس اس کا ایک حل ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم مجھے میری غذا دو گے تو میں یہ حل بتا سکتی ہوں"۔ کلباشی نے کہا۔

" ٹھیک ہے بتاؤ۔ تمہیں تمہاری غذا مل جائے گی"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

" شکریہ آقا، اس کا ایک ہی حل ہے آقا کہ جب یہ دونوں احمق سرخ جزیرے پر جانے کے لئے سمندر

میں سفر کر رہے ہوں تو تم وہاں طوفان پیدا کر دو۔ ایسا طوفان کہ ان کی کشتی اس میں الٹ پلٹ ہو جائے۔ اس طرح ان کی جیب میں موجود طلسمی تیشہ باہر آ جائے گا اور تم اس کی جگہ نقلی تیشہ رکھ دینا اور اصل تیشہ اٹھا لینا۔ پھر طوفان کو ختم کر دینا۔ وہ مطمئن ہو کر آگے بڑھ جائیں گے۔ چونکہ ان کے پاس اصلی طلسمی تیشہ نہیں ہوگا اس لئے وہ سرخ جزیرے کے سرخ سردار اور وہاں کی وحشی مخلوق کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے"۔ کلباشی نے تفصیل سے تجویز بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن اتنی درد سری کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے ہی اس طوفان میں انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

" نہیں آقا، جادو کے قانون کے مطابق جب کوئی آدمی کسی جادوگر کے خلاف کام شروع کر دے تو اسے اس طرح ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ اس جادوگر کا جادو خودبخود ختم ہو جاتا ہے اور چونکہ یہ دونوں احمق سیاہ مچھلی کا کانٹا حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو چکے

ہیں اس لئے اب تم انہیں اس انداز میں ہلاک نہیں کر سکتے"۔ کلباشی نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ تم جا سکتی ہو اور جا کر اپنی غذا حاصل کر سکتی ہو"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

"شکریہ آقا"۔ کلباشی نے خوش ہو کر کہا اور پھر وہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر یہ دھواں غائب ہو گیا تو سیاہ جادوگر تخت سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ساتھ والے کمرے میں چلا گیا۔ اس کمرے میں دیوار پر ایک بڑا سا آئینہ نصب تھا۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس آئینے میں پھونک ماری تو آئینہ روشن ہو گیا اور اس پر سمندر کا منظر ابھر آیا۔ سمندر کا پانی سرخ رنگ کا تھا۔ پھر اس سمندر میں ایک کشتی تیرتی ہوئی نظر آنے لگی تو سیاہ جادوگر نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو کشتی بڑی ہونے لگ گئی۔ اب اس منظر میں کشتی مکمل طور پر نظر آ رہی تھی جس میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک لمبے قد کا دبلا پتلا سا

آدمی تھا جس کا سر بہت بڑا تھا جبکہ دوسرا آدمی چھوٹے قد اور موٹے جسم کا تھا اور اس کا سر چھوٹا تھا اور ایک ماہی گیر کشتی چلا رہا تھا۔

" ہونہہ، تو یہ ہیں وہ دونوں احمق"۔ سیاہ جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو فضا میں اٹھا کر مخصوص انداز میں تین بار جھٹکا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا تیشہ آ گیا۔ بالکل بچوں جیسا کھلونا۔

" سٹارگو حاضر ہو"۔ سیاہ جادوگر نے یکلخت کڑکدار لہجے میں کہا تو کمرے کا فرش پھٹا اور ایک سیاہ رنگ کا آدمی نمودار ہوا۔

" حکم آقا، سٹارگو حاضر ہے"۔ اس آدمی کے منہ سے بھیانک سی آواز نکلی۔

" سٹارگو، اس کشتی کو دیکھو جو سرخ سمندر میں تیرتی ہوئی سرخ جزیرے کی طرف جا رہی ہے"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

" دیکھ لی ہے آقا"۔ سٹارگو نے جواب دیا۔

" اس کشتی میں جو لمبا آدمی بیٹھا ہے اس کی جیب

میں ایک چھوٹا سا تیشہ ہے۔ کیا تم اسے دیکھ رہے ہو"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

"ہاں آقا"۔ سٹارگو نے جواب دیا۔

"تم نے وہاں جانا ہے اور تم نے سمندر میں اس طرح کا طوفان پیدا کرنا ہے کہ کشتی الٹ بھی نہ سکے البتہ یہ لوگ اس میں الٹ پلٹ ہو جائیں اور اس لمبے آدمی کی جیب سے یہ تیشہ باہر نکل آئے۔ جب ایسا ہو جائے تو تم نے اصل تیشہ اٹھا کر اس کی جگہ یہ تیشہ رکھ دینا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ کیا تم سمجھ گئے ہو میری بات"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

"ہاں آقا، آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی"۔ سٹارگو نے جواب دیا۔

"بس، انہیں پتہ نہیں لگنا چاہیئے کہ تیشہ تبدیل ہو گیا ہے اور وہ تیشہ تم نے مجھے لا کر دینا ہے"۔ سیاہ جادوگر نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا تیشہ اس نے سٹارگو کی طرف بڑھا دیا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی آقا"۔ سٹارگو نے کہا اور تیشہ لے کر وہ دوبارہ فرش میں غائب ہو گیا۔ سیاہ جادوگر

کی نظریں اب آئینے پر جمی ہوئی تھیں جہاں کشتی بڑے پرسکون انداز میں تیرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر اچانک سمندر میں ہلکا سا طوفان آنا شروع ہو گیا تو سیاہ جادوگر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سٹارگو نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ طوفان تیز ہوتا گیا اور پھر کشتی اس طوفان میں اس طرح ہچکولے کھانے لگی کہ ماہی گیر سمیت وہ دونوں احمق بھی فرش پر گر کر لوٹ پوٹ ہونے لگے اور پھر سیاہ جادوگر نے اس لمبے آدمی کی جیب سے تیشہ نکل کر باہر آتے دیکھا۔ پھر اس نے سٹارگو کو دیکھا جو کشتی کے اوپر موجود تھا۔ اس نے جھپٹ کر وہ تیشہ اٹھایا اور اس کی جگہ دوسرا تیشہ رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی طوفان ختم ہو گیا اور چند لمحوں بعد کشتی دوبارہ سکون سے آگے بڑھنے لگی اور اس لمبے نے جلدی سے کشتی کے فرش پر پڑے ہوئے تیشے کو اٹھا کر دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔ سیاہ جادوگر کو معلوم تھا کہ سٹارگو چونکہ انہیں نظر نہیں آ سکتا اس لئے انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ تیشہ تبدیل ہو چکا ہے۔ چند

لمحوں بعد فرش پھٹا اور سٹارگو نمودار ہو گیا۔

" حکم کی تعمیل ہو چکی ہے آقا۔ یہ لو تیشہ"۔ سٹارگو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تیشے کو سیاہ جادوگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں، تم نے اچھا کام کیا ہے۔ اس لئے تمہیں اجازت ہے کہ تم جا کر اپنی خوراک حاصل کر لو"۔ سیاہ جادوگر نے تیشہ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

" شکریہ آقا"۔ سٹارگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور واپس فرش میں غائب ہو گیا۔

" اب میں اس تیشے کو ایسی جگہ چھپاؤں گا کہ یہ کسی کے ہاتھ نہ آ سکے گا"۔ سیاہ جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس ہاتھ کو جس میں تیشہ پکڑا ہوا تھا تیزی سے تین بار مخصوص انداز میں جھٹکا تو تیشہ اس کے ہاتھ سے غائب ہو گیا اور سیاہ جادوگر نے بے اختیار فاتحانہ قہقہہ لگایا اور پھر اس نے آئینے پر پھونک ماری تو آئینے پر نظر آنے والا منظر غائب ہو گیا اور سیاہ جادوگر اطمینان بھرے انداز میں واپس پلٹ پڑا۔ کیونکہ اب خطرہ واقعی ختم ہو چکا تھا۔ اسے

معلوم تھا کہ اب جب یہ احمق سرخ جزیرے پر
جائیں گے تو سرخ سردار اور اس کے وحشیوں کی
خوراک بن جائیں گے۔ اس لئے وہ پوری طرح
مطمئن تھا۔

" عجیب طوفان تھا یہ تو۔ ایسا طوفان تو میں نے پہلے زندگی بھر نہیں دیکھا"۔ ماہی گیر جس کا نام شرفو تھا آنگلو بانگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" طوفان تو بہت بڑا تھا لیکن ہمارے خوف سے چھوٹا ہو گیا۔ آخر ہمارا نام آنگلو بانگلو ہے"۔ آنگلو نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" ویسے آنگلو، اگر ہم سمندر میں گر جاتے تو کیا ہوتا"۔ بانگلو نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" میں تو نکل آتا کیونکہ میرا وزن ہلکا ہے البتہ تم ڈوب جاتے کیونکہ تمہارا وزن بہت ہے"۔ آنگلو نے

کہا۔

" ہنیں، تم ڈوب جاتے اور میں نکل آتا"۔ بانگو نے فوراً ہی کہا۔

" وہ کیسے، دلیل دو"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ شرفو ان دونوں کی باتیں بڑی دلچپی سے سن رہا تھا۔

" اس لئے کہ مچھلیاں میرے وزن کے نیچے دب جاتیں اور وہ سب مل کر مجھے اوپر دھکیل دیتیں اور تمہارے وزن کے نیچے چونکہ وہ دب ہی ہنیں سکتیں اس لئے وہ تمہیں کھا جاتیں"۔ بانگو نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا تو شرفو بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم دونوں انتہائی دلچسپ آدمی ہو لیکن یہ بتاؤ کہ تمہیں تو سیاہ مچھلی کا کانٹا مل جائے گا لیکن مجھے کیا ملے گا"۔ شرفو نے کہا۔

" تمہیں اس بوڑھے ماہی گیر نے بتایا تو تھا کہ تم دنیا کے سب سے بڑے ماہی گیر بن جاؤ گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" لیکن اس سے مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ مجھے تو دولت چاہیئے "۔ شرفو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ جب میں شہزادی بخت آور سے شادی کر لوں گا تو تمہیں شاہی خزانے سے بہت سی دولت دے دوں گا"۔ آنگلو نے کہا۔

" اور میں سارا خزانہ ہی دے دوں گا"۔ بانگلو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

" وہ تو بعد کی بات ہے۔ سچ پتہ نہیں تمہاری شادی ہوگی یا نہیں۔ اب کیا دے رہے ہو۔ ابھی اسی وقت"۔ شرفو شاید وقت گزارنے کے لئے مذاق کے موڈ میں تھا۔

" اب اس وقت تو ہمارے پاس یہ تیشہ ہے۔ یہ چاہو تو لے لو۔ لیکن پھر تم نے جا کر اس سرخ سردار سے لڑنا ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ایسا کرو آنگلو کہ اسے یہ تیشہ جزیرے تک پہنچنے تک دے دو۔ یہ خوش ہو جائے گا"۔ بانگلو نے بڑی فیاضی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

" نہیں، یہ تیشہ میں نہیں لے سکتا۔ یہ بڑے بابا

ماہی گیر نے تمہیں دیا ہے۔ مجھے تو دولت چاہیئے اور مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تمہارے پاس دولت ہنیں ہے اس لئے تم وعدہ کرو کہ اس سرخ سردار سے مچھلی کا کانٹا لینے کے ساتھ ساتھ دولت بھی لو گے"۔ شرفو نے کہا۔

" ہاں، ہم وعدہ کرتے ہیں"۔ ان دونوں نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا اور شرفو واقعی خوش ہو گیا کیونکہ اس نے لوگوں سے سن رکھا تھا کہ سرخ سردار کے پاس بہت بڑا خزانہ ہے اور پھر دور سے اہنیں سرخ جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔

" یہ ہے سرخ جزیرہ۔ اب تیار ہو جاؤ"۔ شرفو نے جزیرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ہم تیار ہیں"۔ ان دونوں نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے تک پہنچ گئے۔ شرفو نے کشتی کنارے سے لگائی تو وہ دونوں جزیرے پر چڑھ گئے جبکہ شرفو کشتی لے کر واپس دور سمندر میں چلا گیا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ جزیرے کی وحشی مخلوق کہیں اس پر حملہ نہ کر دے۔ آنگو بانگو اطمینان سے چلتے ہوئے آگے

بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک دور سے عجیب و غریب چیخوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں تیزی سے اس طرف کو مڑے۔ آوازیں اس قدر خوفناک تھیں کہ ان دونوں کے چہروں پر خوف سا ابھر آیا۔ اسی لمحے انہیں دور سے دس بارہ دیوہیکل سیاہ رنگ کے آدمی دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے ۔ یہ سب جسمانی طور پر بہت طاقتور نظر آ رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں تلواریں اور نیزے تھے اور ان کی کلائیوں میں لوہے کے بڑے بڑے کڑے تھے جبکہ انہوں نے اپنے جسم پر جانوروں کی کھالیں باندھی ہوئی تھیں جن پر چمڑے کی بڑی بڑی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ ان کے باقی جسم عریاں تھے۔ البتہ ان کے بال بہت بڑے اور لمبے تھے۔ وہ سب تلواریں اور نیزے لہراتے ہوئے ان کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔

" ارے جلدی کرو۔ وہ تیشہ نکالو"۔ بانگو نے پریشان ہو کر کہا تو آنگو نے جلدی سے جیب سے تیشہ نکالا لیکن تیشہ بڑا نہ ہوا ویسے ہی چھوٹا رہا۔ اب تو

آنگو بانگو دونوں پریشان ہو گئے جبکہ وحشی دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔

"اب کیا ہوگا۔ اس بوڑھے ماہی گیر نے جھوٹ بولا تھا۔ اب کیا ہوگا"۔ ان دونوں نے پریشان ہو کر کہا لیکن دوسرے لمحے آنگو کے اس ہاتھ کو زوردار جھٹکا لگا جس میں اس نے تیشہ پکڑا ہوا تھا اور پھر یہ دیکھ کر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ تیشہ یکلخت بڑا ہوتا چلا گیا۔ اب وہ بہت بڑا ہو گیا تھا۔ اسی لمحے وحشی ان کے قریب پہنچ گئے تو آنگو نے تیشہ اپنے سر سے اونچا کر لیا۔

"تیشہ مار دیں گے۔ تیشہ مار دیں گے"۔ بانگو نے ایک ہاتھ سے آنگو کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور دوسرا ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں، رک جاؤ ورنہ تیشہ مار دیں گے"۔ آنگو نے بھی فاتحانہ لہجے میں کہا تو وحشی ان کے سامنے رک گئے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور یہ جادوئی

تیشہ تمہارے پاس کہاں سے آ گیا"۔ ایک قوی ہیکل وحشی نے چیختے ہوئے کہا۔

" یہ جادوئی تیشہ نہیں ہے۔ یہ بوڑھے ماہی گیر کا دیا ہوا تیشہ ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" نہیں، یہ جادوئی تیشہ ہے اور یہ تو انتہائی قیمتی ہے۔ یہ ہمیں دے دو۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے"۔ اسی وحشی نے کہا۔

" کیا تم سرخ سردار ہو"۔ بانگلو نے کہا۔

" نہیں، سرخ سردار تو ہمارا سردار ہے۔ ہم تو اس کی رعایا ہیں"۔ ان وحشیوں نے کہا۔

" تو پھر سرخ سردار کو لاؤ۔ ہم اس سے بات کریں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" ٹھیک ہے آؤ ہمارے ساتھ ۔ چونکہ تمہارے پاس جادوئی تیشہ ہے اس لئے ہم تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ ان وحشیوں نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر جزیرے کی اندرونی طرف چل پڑے۔ وہاں ان کی جھونپڑیاں موجود تھیں اور وہاں بہت سے ان جیسے لوگ بھی تھے۔ پھر ایک بڑی سی

جھونپڑی سے ایک قوی ہیکل سردار باہر آگیا۔ اس کے سر پر تاج تھا اور اس نے سرخ رنگ کی پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔

" یہ کون ہیں اور یہ ان کے پاس جادوئی تیشہ کہاں سے آگیا"۔ سرخ سردار نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا نام آنگوبانگو ہے اور یہ جادوئی تیشہ نہیں ہے بلکہ بوڑھے ماہی گیر کا دیا ہوا تیشہ ہے"۔ آنگو نے کہا۔

" اوہ نہیں، وہ تیشہ اور ہے۔ یہ تو سیاہ جادوگر کا خاص سفلی تیشہ ہے۔ یہ تو اس بوڑھے ماہی گیر کے تیشے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ جب تک یہ تیشہ یہاں رہے گا کوئی جادوگر ہم پر حملہ نہیں کر سکے گا ورنہ جادوگر یہاں آکر ہمیں پکڑ کر لے جاتے ہیں اور اپنا غلام بنا لیتے ہیں"۔ سرخ سردار نے کہا۔

" تمہیں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے سرخ سردار۔ یہ سیاہ جادوگر کا تیشہ نہیں ہے"۔ آنگو نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں، میں ابھی کالے ریچھ کو بلاتا ہوں۔ وہ اصل بات بتا دے گا"۔ سرخ سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کسی کالے ریچھ کو زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد جزیرے میں سے ایک کالے رنگ کا بڑا سا ریچھ بھاگتا ہوا آیا اور سرخ سردار کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا حکم ہے سرخ سردار"۔ اس ریچھ کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

"یہ بتاؤ کالے ریچھ کہ ان دونوں اجنبیوں کے پاس جو تیشہ ہے کیا وہ بوڑھے ماہی گیر کا ہے یا سیاہ جادوگر کا"۔ سرخ سردار نے کہا۔

"یہ سیاہ جادوگر کا جادوئی تیشہ ہے سرخ سردار"۔ کالے ریچھ نے کہا۔

"نہیں، تم غلط کہہ رہے ہو۔ جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ تیشہ ہمیں بوڑھے ماہی گیر نے دیا تھا"۔ آنکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں، مجھے معلوم ہے کہ بوڑھے ماہی گیر نے اپنا تیشہ دیا تھا لیکن سیاہ جادوگر کو اس کی مخبری کی

طاقت نے اطلاع دے دی۔ چنانچہ اس نے اپنی ایک اور طاقت سٹارگو کو بھیج کر یہ تیشہ بدل دیا ہے۔ اب بوڑھے ماہی گیر کا تیشہ سیاہ جادوگر کے پاس پہنچ چکا ہے۔ جبکہ اس کا جادوئی تیشہ تمہارے پاس ہے"۔ کالے ریچھ نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے"۔ آنگو بانگو دونوں نے کہا۔

" جب سمندر میں طوفان آیا تھا تو اس وقت تیشہ تمہاری جیب سے نکل کر فرش پر گر گیا تھا۔ اس وقت سٹارگو نے تیشہ بدل دیا تھا۔ وہ چونکہ تمہیں نظر ہی نہ آ رہا تھا اس لئے تمہیں معلوم ہی نہ ہو سکا"۔ کالے ریچھ نے جواب دیا۔

" یہ طوفان کیوں آیا تھا کالے ریچھ "۔ سرخ سردار نے پوچھا۔

" یہ سیاہ جادوگر نے سٹارگو کے ذریعے بھیجا تھا تاکہ وہ تیشہ آسانی سے بدل سکے کیونکہ سٹارگو اس لمبے کی جیب سے خود تیشہ نہ نکال سکتا تھا"۔ کالے ریچھ نے جواب دیا۔

" لیکن اس نے تیشہ کیوں بدلا تھا۔ اس کا اسے کیا فائدہ ہوا"۔ آنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا خیال تھا کہ چونکہ اصل تیشہ تمہارے پاس نہیں ہوگا اس لئے سرخ سردار اور اس کی رعایا تم دونوں کو ہلاک کر دے گی لیکن اسے اس بات کا خیال نہیں رہا کہ جو تیشہ ماہی گیر نے دیا تھا وہ سرخ سردار کے لئے اتنا قیمتی نہیں تھا جتنا جادوئی تیشہ ہے کیونکہ جادوئی تیشہ جس سردار کے پاس ہو۔ اس کے جزیرے پر کوئی جادوگر حملہ نہیں کر سکتا اور نہ اس سردار کی رعایا کو غلام بنایا جا سکتا ہے۔ اس طرح الٹا سرخ سردار کو فائدہ ہو گیا"۔ کالے ریچھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن پھر یہ تیشہ بڑا کیسے ہو گیا۔ بڑا ہونے والی بات تو ماہی گیر نے کی تھی اور یہ صفت اس کے تیشے میں ہی تھی"۔ آنگلو نے کہا۔ اسے شاید ابھی تک اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ تیشہ بدل دیا گیا تھا اور اسے پتہ بھی نہ چل سکا تھا۔

یہ تمہاری خوش قسمتی تھی ورنہ تم اب تک سرخ

سردار اور اس کی رعایا کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہوتے۔ یہ تیشہ صرف اس وقت بڑا ہو سکتا تھا جب کوئی آدمی اس تیشے کو سر سے اوپر اٹھا کر اور اس کا بھائی اس آدمی کا دوسرا بازو پکڑ لے اور ساتھ ہی وہ اپنا ہاتھ بھی اوپر اٹھا دے۔ تم دونوں نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے تیشہ بڑا ہو گیا اور اس کی اصل خاصیت سامنے آ گئی"۔ کالے ریچھ نے جواب دیا۔

" چلو ٹھیک ہے آنگلو، ہمیں اس سے کیا کہ یہ کونسا تیشہ ہے۔ ہم نے تو سرخ سمندر کی تہہ میں موجود سیاہ مچھلی کا کانٹا لینا ہے"۔ بانگلو نے کہا۔

" ہاں، ٹھیک ہے"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

" تم جا سکتے ہو کالے ریچھ "۔ سرخ سردار نے کہا اور کالا ریچھ اٹھ کر واپس بھاگ گیا اور چند لمحوں بعد وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" اب یہ تیشہ تم مجھے دے دو اور اس کے بدلے میں مجھ سے جو چاہو مانگ لو"۔ سرخ سردار نے کہا۔

" ہمیں سرخ سمندر کی تہہ میں رہنے والی سیاہ مچھلی کا کانٹا چاہیئے"۔ آنگلو نے کہا۔

" اور تمہارے خزانے میں سے دولت بھی چاہئے"۔ بانگلو نے کہا۔

" وہ کیوں، ہم نے دولت کیا کرنی ہے"۔ آنگلو نے حیران ہو کر کہا۔

" ماہی گیر شرفو سے میں نے وعدہ کیا ہے اور آنگلوبانگلو جو وعدہ کر لیں وہ پورا کرتے ہیں"۔ بانگلو نے جواب دیا۔

" اوہ ہاں، واقعی"۔ آنگلو نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کانٹا بھی دیتا ہوں اور دولت بھی۔ یہ تیشہ مجھے دے دو"۔ سرخ سردار نے کہا تو آنگلو نے تیشہ اس کے حوالے کر دیا۔ تیشہ لے کر سرخ سردار اپنی جھونپڑی میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی جس کے ایک سرے پر کانٹا لگا ہوا تھا۔

" آؤ میرے ساتھ "۔ سرخ سردار نے کہا تو آنگلوبانگلو اس کے ساتھ چلتے ہوئے جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئے۔ وہاں سرخ سردار نے اپنی تلوار سے

اپنی ایک انگلی پر زخم لگایا اور انگلی سے نکلنے والے خون کے قطرے اس نے رسی کے ساتھ بندھے ہوئے کانٹے پر لگائے اور پھر کانٹا اس نے سمندر میں پھینک دیا جبکہ رسی کا دوسرا سرا اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ رسی تیزی سے ہلنے لگی تو سرخ سردار نے رسی کو کھینچ لیا اور پھر کانٹے کے ساتھ تڑپتی ہوئی چھوٹی سی سیاہ مچھلی باہر آ گئی۔ سرخ سردار نے تلوار کی مدد سے سیاہ مچھلی کا پیٹ چاک کیا اور پھر اسے کاٹ کر اس نے اس کا ایک بڑا سا کانٹا نکال کر آنگلو بانگلو کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ لو کانٹا"۔ سرخ سردار نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب دولت بھی دو"۔ آنگلو نے کانٹا لے کر اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" آؤ میرے ساتھ "۔ سرخ سردار نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک بار پھر اپنی جھونپڑی میں پہنچ گیا۔ انہیں باہر کھڑا کر کے وہ اندر گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو اس نے ایک چھوٹا سا صندوق اٹھایا ہوا تھا۔

" یہ لو، اس میں دولت موجود ہے"۔ سرخ سردار نے ان کے سامنے صندوق رکھتے ہوئے کہا تو آنگلو نے صندوق کا ڈھکن اٹھایا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ صندوق میں انتہائی قیمتی ہیرے اور جواہرات بھرے ہوئے تھے۔

" واہ، یہ تو واقعی دولت ہے۔ میں تو اسے شہزادی بخت آور کو دوں گا"۔ بانگلو نے خوش ہو کر کہا۔

" تمہارے اس چھوٹے سے سر میں عقل نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ شہزادی تو خود ایسے ہیرے جواہرات لوگوں کو دیتی ہے۔ تم اسے کیا دو گے۔ اٹھاؤ اسے اور واپس چلو۔ ایسا نہ ہو کہ شرفو ہمارا انتظار کرکے واپس چلا جائے اور ہم یہاں پڑے رہ جائیں"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ہاں واقعی۔ آؤ چلو"۔ بانگلو نے خوفزدہ ہو کر کہا اور جلدی سے صندوق اٹھا لیا۔ پھر سرخ سردار اپنی رعایا کے ساتھ انہیں کنارے پر چھوڑنے آیا۔ دور سمندر میں کشتی انہیں نظر آ رہی تھی۔ آنگلو نے ہاتھ اٹھا کر اسے بلایا تو تھوڑی دیر بعد کشتی قریب آ گئی۔

شرفو کشتی میں موجود تھا۔ آنگو بانگو دونوں کشتی میں سوار ہو گئے جبکہ سرخ سردار اپنی رعایا کے ساتھ واپس چلا گیا۔

"کیا ہوا، کیا کانٹا مل گیا"۔ شرفو نے پوچھا۔

" ہاں اور ہم تمہارے لئے دولت بھی لے آئے ہیں"۔ بانگو نے کہا اور اس نے صندوق شرفو کے سامنے رکھ دیا۔

شرفو نے جب صندوق کا ڈھکن اٹھایا تو وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

" ارے واہ، اب تو میں دنیا کا سب سے دولتمند آدمی بن جاؤں گا۔ واہ، واہ۔ لطف آ گیا"۔ شرفو خوشی سے بے اختیار ناچنے لگ گیا۔

" ارے ارے، کشتی الٹ جائے گی"۔ آنگو بانگو نے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ شرفو کے اس طرح ناچنے کی وجہ سے کشتی تیزی سے ہلنے لگ گئی تھی۔

" تم فکر نہ کرو۔ کشتی نہیں الٹے گی۔ لیکن وہاں کیا ہوا۔ کیا بابا ماہی گیر کا تیشہ واقعی کام آ گیا تھا"۔

شرفو نے دوبارہ کشتی کے چپو سنبھالتے ہوئے کہا لیکن جب آنگلو بانگلو نے اسے تیشہ تبدیل ہونے سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی تو شرفو بے حد حیران ہوا۔

" اوہ، اس لئے سرخ سردار نے تمہیں کانٹا اور دولت دے دی ہے ورنہ یہ لوگ انتہائی وحشی اور اجڈ ہیں۔ واقعی جادوگر انہیں پکڑ کر غلام بنا کر لے جاتے ہوں گے اور اب جادوئی تیشے کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے اس ذلت سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ ویسے سیاہ جادوگر نے دھوکہ تو بہت بڑا دیا تھا لیکن الٹا ہمارا فائدہ ہو گیا"۔ شرفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن اب ہم اس سیاہ جادوگر کے جزیرے تک کیسے پہنچیں گے"۔ آنگلو نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ بابا ماہی گیر کوئی نہ کوئی ترکیب نکال لے گا"۔ شرفو نے کہا اور پھر جب وہ کنارے پر پہنچے تو شرفو نے کشتی وہیں ایک طرف کر کے باندھی اور وہ نیچے اتر کر بابا ماہی گیر کی جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگے۔

" تم وہاں پہنچو۔ میں یہ صندوق اپنے گھر والوں کی حفاظت میں دے کر آ رہا ہوں"۔ شرفو نے کہا اور آنگلو بانگلو نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ دونوں بابا ماہی گیر کی جھونپڑی میں پہنچ گئے۔

" تم آ گئے اجنبی لوگو، کیا تم سرخ سمندر کی تہہ میں رہنے والی سیاہ مچھلی کا کانٹا حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے یا نہیں"۔ بوڑھے ماہی گیر نے انہیں دیکھتے ہی کہا اور آنگلو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ، تم واقعی خوش قسمت ہو۔ تمہارے ساتھ واقعی ایسا اتفاقاً ہوا ہے ورنہ اگر وہ تیشہ بڑا نہ ہوتا تو سرخ سردار اور اس کے آدمی ایک لمحے میں تمہاری بوٹیاں اڑا دیتے ۔ بہرحال تم کامیاب رہے ہو۔ اس لئے میری طرف سے مبارکباد قبول کرو"۔ بوڑھے ماہی گیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ بابا۔ اب ہم نے کانٹا تو حاصل کر لیا ہے لیکن اصل کام تو ابھی رہتا ہے۔ ہم نے اس سیاہ جادوگر کو ہلاک کر کے اس سے سات نوکوں والا سیاہ ہیرا حاصل کرنا ہے تاکہ ہماری شادی شہزادی بخت

آور سے ہو سکے"۔ آنگلو نے کہا۔

" اس کے لئے تمہیں ایک اور کام کرنا ہوگا۔ پھر تم سیاہ جادوگر کے جزیرے میں داخل ہو سکو گے ورنہ وہاں کوئی آدمی پہنچ ہی نہیں سکتا"۔ بابا ماہی گیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کونسا کام"۔ آنگلو نے چونک کر پوچھا۔

" تم نے شرفو کو دولت دے کر اچھا کیا ہے کیونکہ اب شرفو تم سے خوش ہوگا اور اس کام میں تمہاری مدد شرفو ہی کر سکتا ہے"۔ بابا ماہی گیر نے کہا۔

" کس کام میں بابا"۔ شرفو نے اسی لمحے جھونپڑی میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" شرفو، تم نے دولت حاصل کی ہے۔ اس لئے اب تم ان دونوں کا کام کرو"۔ بابا ماہی گیر نے کہا۔

" وہی تو پوچھ رہا ہوں بابا، کونسا کام"۔ شرفو نے کہا۔

" تمہیں سیاہ سمندر میں بھی کشتی چلانی ہوگی۔ سیاہ جزیرے پر پہنچنے سے پہلے ایک اور چھوٹا سا جزیرہ آتا ہے۔ اس جزیرے پر بڑے بڑے سیاہ رنگ کے بندر

رہتے ہیں۔ جو انتہائی خونخوار ہیں اور انسانوں کو ایک لمحے میں چیرپھاڑ دیتے ہیں۔ ان بندروں کے سردار کا نام جاگا بندر ہے اور سردار بندر اس جزیرے کے سب سے اونچے درخت پر رہتا ہے۔ اس درخت کو اگر کاٹ دیا جائے تو اس کی جڑ میں سے ایک چھوٹا سا سفید رنگ کا موتی ملے گا۔ اگر اس موتی کو کسی ماہی گیر کے خون میں ڈبو دیا جائے تو پھر جس کے پاس یہ موتی ہوگا۔ اس پر یا اس کے ساتھیوں پر جادو اثر نہ کر سکے گا اور وہ زندہ سلامت اس سیاہ جزیرے پر پہنچ سکے گا"۔ بابا ماہی گیر نے کہا۔

" لیکن وہ جاگا بندر درخت کیوں اکھاڑنے دے گا"۔ شرفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کے لئے جاگا بندر کی ایک شرط ہوگی۔ اگر یہ شرط آنگو بانگو نے پوری کر دی تو انہیں یہ موتی مل جائے گا ورنہ بندر انہیں وہیں چیرپھاڑ کر ہلاک کر دیں گے"۔ بابا ماہی گیر نے کہا۔

" ہم شرط پوری کر دیں گے۔ ہم نے بہرحال شہزادی بخت آور سے شادی کرنی ہے"۔ آنگو نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن بابا، ہم اس سیاہ سمندر تک کیسے پہنچیں گے اور پھر وہاں کشتی کہاں سے آئے گی"۔ شرفو نے کہا۔

"تم تینوں آنکھیں بند کرو۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں۔ وہاں کشتی بھی موجود ہوگی"۔ بابا ماہی گیر نے کہا تو اب تینوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ بابا ماہی گیر کی آواز تھوڑی دیر بعد ان کے کانوں میں پڑی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ بابا ماہی گیر کی جھونپڑی کی بجائے سمندر کے کنارے پر موجود تھے جہاں واقعی ایک بڑی سی کشتی بھی موجود تھی۔ سمندر کے پانی میں سیاہ رنگ کی جھلک موجود تھی۔ شاید اسی لئے اسے سیاہ سمندر کہا جاتا تھا۔

"آؤ"۔ شرفو نے کہا اور پھر وہ تینوں کشتی میں بیٹھ گئے اور شرفو نے چپو چلاتے ہوئے کشتی کو سمندر میں آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

"لیکن ہمیں تو جزیرے کا راستہ ہی معلوم نہیں

ہے پھر"۔ بانگو نے کہا۔

"کشتی کو تو معلوم ہوگا"۔ آنگو نے جواب دیا اور بانگو نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو اور شرفو ان کی اس قدر سادگی پر بے اختیار ہنس پڑا لیکن پھر کچھ دیر بعد واقعی انہیں دور ایک چھوٹا سا جزیرہ نظر آنے لگا اور جب کشتی کنارے کے قریب پہنچی تو انہیں دور جزیرے پر بڑے بڑے اور خوفناک سیاہ رنگ کے بندر دوڑتے پھرتے نظر آنے لگ گئے۔

"ہاں، واقعی ہم اس جزیرے پر پہنچ گئے ہیں لیکن تم بندروں کی زبان تو نہیں جانتے ۔ پھر کیسے اس جاگا بندر سے بات کرو گے"۔ شرفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بندر ہم سے بات کر لے گا"۔ آنگو نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر کشتی واقعی جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئی۔ اب وہاں کافی تعداد میں بندر کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔ ان سب کے چہرے بری طرح بگڑے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے وہ فیصلہ کر چکے ہوں کہ

انہیں آتے ہی چیرپھاڑ کر رکھ دیں گے۔

"کہاں ہے جاگا سردار بندر، اسے بلاؤ اور اسے بتاؤ کہ آنگلو بانگلو اس جزیرے پر آئے ہیں"۔ آنگلو نے اونچی آواز میں کہا تو ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا بندر اچھل کر آگے آگیا۔

"میرا نام جاگا بندر ہے۔ میں سردار بندر ہوں۔ تمہیں میرے نام کا کیسے پتہ چلا"۔ جاگا بندر نے انسانی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بابا ماہی گیر نے بتایا تھا"۔ آنگلو نے جواب دیا۔

"اچھا، پھر تم کیا چاہتے ہو۔ یہاں کیوں آئے ہو"۔ جاگا بندر نے کہا۔

"ہم اس درخت کو اکھاڑ کر اس کی جڑ سے سفید موتی حاصل کرنا چاہتے ہیں جس درخت پر تم رہتے ہو اور جو اس جزیرے کا سب سے اونچا درخت بھی ہے۔ ہمیں بابا ماہی گیر نے بتایا تھا کہ تم کوئی شرط بتاؤ گے اور اگر ہم وہ شرط پوری کر دیں گے تو تم ہمیں وہ موتی دے دو گے۔ بولو، کیا شرط ہے تمہاری"۔ آنگلو

نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہماری شرط ہے کہ تم دونوں باری باری اس درخت پر چڑھ کر اوپر موجود پھل اتار لاؤ۔ اگر تم نہ چڑھ سکے تو تم شرط ہار جاؤ گے اور ہم تمہیں چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے اور اگر تم نے شرط پوری کر دی تو ہم تمہیں وہ موتی دے دیں گے"۔ جاگا بندر نے کہا۔

" یہ کونسا مشکل کام ہے۔ آؤ دکھاؤ ہمیں کہاں ہے وہ درخت"۔ آنگو نے اتنی آسان شرط پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" مم، میں تو درخت پر نہیں چڑھ سکتا"۔ بانگو نے آنگو سے کہا۔

" تمہاری جگہ بھی میں ہی چڑھ جاؤں گا۔ آؤ"۔ آنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سیاہ بندروں کے گھیرے میں چلتے ہوئے جزیرے کے درمیانی حصے میں پہنچے۔

" یہ ہے وہ درخت"۔ جاگا بندر نے ایک بہت اونچے اور تیر کی طرح سیدھے درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کی چوٹی پر پھل لگے ہوئے تھے

لیکن اس درخت کا تنا بے حد چکنا اور گول تھا اور اس کی کوئی شاخ وغیرہ بھی ہنیں تھی۔

" اس درخت پر تو انسان چڑھ ہی ہنیں سکتا۔ وہ تو فوراً نیچے آگرے گا"۔ آنکلو نے کہا۔

" بس یہی شرط ہے۔ جلدی بتاؤ، پوری کر سکتے ہو یا ہنیں تاکہ میں اپنے بندروں کو حکم دوں اور وہ تمہیں چیرپھاڑ کر کھا جائیں"۔ جاگا بندر نے کہا۔

" ہاں، میں یہ شرط پوری کروں گا"۔ آنکلو نے کہا۔

" لیکن آنکلو، کیسے شرط پوری ہوگی"۔ بانکلو نے حیران ہو کر کہا۔

" تم دیکھو تو سہی۔ آخر میں آنکلو ہوں"۔ آنکلو نے کہا۔

" تو کرو شرط پوری۔ پہلے تم کرو پھر یہ موٹا کرے گا"۔ جاگا بندر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ یہ دونوں کسی صورت بھی یہ شرط پوری ہنیں کر سکتے۔ پھر آنکلو آگے بڑھا۔ اس نے اس درخت کے تنے کے گرد ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اوپر چڑھتا چلا گیا

جیسے تنا خودبخود اسے اوپر کی طرف لے جا رہا ہو۔ جاگا بندر، باقی بندر اور خود بانگلو حیرت سے یہ سب ہوتا دیکھ رہے تھے۔ بانگلو کو خود سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ کس طرح ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد آنگلو درخت کی چوٹی پر پہنچ گیا اور اس نے ایک ہاتھ سے پھل توڑا اور پھر اس نے پھل نیچے پھینک دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر اپنے دونوں ہاتھ نیچے کر کے تنے پر رکھے ۔ اب وہ الٹا ہو گیا تھا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اس طرح نیچے اتر آیا جیسے سیڑھیاں اتر رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے آ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

" حیرت ہے۔ آج تک تو کوئی اس طرح اس درخت پر چڑھ ہی نہیں سکا۔ بہرحال ٹھیک ہے اب یہ موٹا شرط پوری کرے گا"۔ جاگا بندر نے کہا۔

" مم، میں تو ایسا نہیں کر سکتا"۔ بانگلو نے کہا۔

" تو پھر تم شرط ہار گئے ۔ میں بندروں کو حکم دیتا ہوں"۔ جاگا بندر نے کہا۔

" ٹھہرو، میرا بھائی یہ شرط پوری کرے گا"۔ آنگلو

نے کہا اور پھر وہ بانگو کی طرف مڑا۔

" سنو بانگو، گھبراؤ نہیں۔ اس درخت پر چڑھنا بہت آسان ہے۔ درخت کے پاس جا کر اس پر ہاتھ رکھو اور درخت کو کہو کہ وہ تمہیں اوپر پہنچا دے۔ پھر جب تم پھل توڑ لینا تو درخت کو کہنا کہ وہ تمہیں واپس نیچے پہنچا دے۔ پھر درخت ایسا ہی کرے گا۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا تھا"۔ آنگو نے کہا۔

" اچھا واہ، پھر تو یہ آسان بات ہے"۔ بانگو نے خوش ہو کر کہا اور تیزی سے درخت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر جس طرح آنگو اوپر گیا تھا اسی طرح بانگو بھی بغیر کسی رکاوٹ کے اوپر پہنچ گیا۔ اس نے پھل توڑا اور پھر اسی طرح واپس آ گیا جس طرح آنگو نیچے آیا تھا۔

" تم دونوں واقعی شرط جیت گئے ہو۔ اس لئے اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم اس درخت کو اکھاڑ کر اس کی جڑ سے سفید موتی لے لو"۔ جاگا بندر نے کہا تو بانگو درخت کو اکھاڑنے کے لئے آگے بڑھا۔

" ٹھہرو، اس درخت نے ہماری مدد کی ہے اس لئے

اسے اکھاڑنے کی بجائے اس کو کہتے ہیں کہ یہ خود ہی موتی باہر پھینک دے"۔ آنگلو نے کہا اور پھر واقعی جب ان دونوں نے ایسا کہا تو درخت کی جڑ سے سفید رنگ کا موتی خودبخود اچھل کر باہر آگیا جسے آنگلو نے اٹھا لیا۔

" تم دونوں واقعی خوش قسمت ہو جو تم نے اس طرح موتی حاصل کر لیا ہے۔ اس موتی کو حاصل کرنے کا یہی طریقہ تھا ورنہ اگر تم درخت کو اکھاڑنے کی کوشش کرتے یا ویسے اس پر چڑھنے کی کوشش کرتے تو اس درخت سے نکلنے والی زہریلی ہوا تمہیں ہلاک کر دیتی"۔ جاگا بندر نے کہا۔

" ہم آنگلو بانگلو ہیں۔ اس لئے ہم کیسے شرط ہار سکتے تھے"۔ ان دونوں نے کہا اور پھر وہ موتی اٹھائے واپس جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئے جہاں شرفو کشتی لئے موجود تھا اور وہ دونوں کشتی میں اتر آئے۔

" کیا ہوا۔ کیا تم موتی لے آئے ہو"۔ شرفو نے پوچھا۔

" ہاں، یہ دیکھو اور اب تم اپنے خون سے اس کا

رنگ بدل دو"۔ آنگلو نے کہا۔

"کیا شرط تھی اور تم نے کیسے پوری کی"۔ شرفو نے حیران ہو کر پوچھا تو آنگلو نے اسے ساری بات بتا دی۔

"تمہیں کیسے اس بات کا علم ہوا کہ درخت اس طرح تمہیں اوپر چڑھنے دے گا"۔ شرفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں علم نہیں تھا لیکن ظاہر ہے ہم جس کے گھر میں داخل ہو رہے ہوں اس کی اجازت تو ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم درخت پر چڑھنے جا رہے تھے تو درخت سے اجازت لینا ضروری تھی۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور اس نے اجازت دے دی"۔ آنگلو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو شرفو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی خوش قسمت ہو"۔ شرفو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تم اس موتی پر خون ڈالو۔ جلدی کرو"۔ آنگلو نے کہا۔

"لیکن مجھے کیا فائدہ ہوگا"۔ شرفو نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"۔ آنگو نے کہا۔

"وعدہ کرو کہ سیاہ جادوگر کی ہلاکت کے بعد اس کے خزانے سے سیاہ ہیرا تو تم لو گے جبکہ اس کا باقی خزانہ مجھے دے دو گے"۔ شرفو نے کہا۔

"ہاں ہمارا وعدہ۔ ہمیں تو سیاہ ہیرا چاہئے تاکہ ہماری شادی بخت آور شہزادی سے ہوسکے"۔ آنگو بانگو نے کہا تو شرفو نے کشتی میں موجود ایک تیزدھار والی چھری اٹھائی اور اس سے اس نے اپنی انگلی پر زخم لگایا اور پھر اس نے اپنے زخم سے نکلنے والے خون میں سفید موتی کو اچھی طرح مل دیا۔ جب وہ خون میں اچھی طرح ڈوب گیا تو اس نے موتی واپس آنگو کی طرف بڑھا دیا۔

"بس اب چلو سیاہ جزیرے کی طرف، اب اس کا جادو ہم پر اثر نہ کر سکے گا"۔ آنگو نے خوش ہو کر کہا اور شرفو نے کشتی چلانا شروع کر دی اور ایک بار پھر انہوں نے سمندر میں سفر کرنا شروع کر دیا۔ کافی وقت گزرنے کے بعد وہ سیاہ جزیرے پر پہنچ گئے۔ اس

جزیرے پر اور اس کے گرد سمندر میں کافی دور دور تک سیاہ دھواں پھیلا ہوا تھا۔ وہ اس دھوئیں میں سفر کرتے ہوئے جزیرے تک پہنچ گئے لیکن اس دھوئیں کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔

" کانٹا ہے تمہارے پاس"۔ بانگو نے کہا۔

" ہاں، تم فکر نہ کرو"۔ آنگو نے کہا اور پھر کشتی رکنے پر وہ دونوں کشتی سے اترے اور جزیرے پر پہنچ گئے۔ ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ دور سے انہیں خوفناک آوازیں سنائی دیں۔ ایسی آوازیں جیسے بے شمار لوگ مل کر رو رہے ہوں۔

" واہ، یہ ابھی سے سیاہ جادوگر کی موت پر رونا شروع ہو گئے ہیں۔ واہ"۔ آنگو نے کہا اور پھر وہ ایک سیاہ رنگ کے محل کے سامنے پہنچ گئے۔ آوازیں اس محل سے ہی آ رہی تھیں۔ ابھی وہ محل کے دروازے پر پہنچے ہی تھے کہ اچانک محل کا دروازہ کھلا اور ایک سیاہ رنگ کا خوفناک شکل والا آدمی جس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی تلوار تھی باہر آ گیا۔

" آؤ، آؤ آنگو بانگو۔ آقا سیاہ جادوگر تم سے ملنے کے

لئے بے چین ہے"۔ اس آدمی نے کہا۔

" لیکن وہ ہمارے استقبال کے لئے کیوں نہیں آیا۔ اسے بلاؤ"۔ آنگلو نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ یہاں نہیں آ سکتا۔ تمہیں اس کے پاس جانا ہوگا"۔ اس آدمی نے کہا۔

" اچھا اچھا، وہ معذور ہے چل پھر نہیں سکتا۔ چلو معاف کیا اسے"۔ آنگلو نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ آگے بڑھا۔ بانگلو بھی اس کے پیچھے آگے بڑھا۔ محل میں ہر طرف سیاہ رنگ کے آدمی موجود تھے جن کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں لیکن وہ خاموش کھڑے رہے اور یہ دونوں اس پھاٹک پر آنے والے آدمی کی رہنمائی میں ایک کمرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔

" اندر چلے جاؤ آقا اندر موجود ہے"۔ اس آدمی نے کہا تو آنگلو بانگلو دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو سامنے تخت پر سیاہ جادوگر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے دو کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔

" آؤ، آؤ آنگلو بانگلو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا

تھا"۔ سیاہ جادوگر نے خلاف توقع مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں انتظار کر رہے تھے"۔ آنکو نے حیران ہو کر کہا۔

" اس لئے کہ تم دونوں سے میری دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھے لڑنا نہیں چاہیئے بلکہ آپس میں دوست بن جانا چاہیئے "۔ سیاہ جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" ہم تم سے دوستی کرنے نہیں آئے۔ سات نوکوں والا سیاہ ہیرا لینے آئے ہیں تاکہ ہم بخت آور شہزادی سے شادی کر سکیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے پاس سرخ سمندر کی تہہ میں رہنے والی سیاہ مچھلی کا کانٹا بھی موجود ہے جس کو ہم تمہارے گلے میں اتار دیں گے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ہمارے پاس ماہی گیر کے خون میں ڈوبا ہوا سفید موتی بھی ہے جس کی وجہ سے تمہارا کوئی جادو ہم پر اثر نہیں کر سکتا"۔ آنکو نے بڑے فخریہ لہجے میں خود ہی ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اسی وجہ سے تو تم یہاں تک زندہ پہنچ بھی گئے ہو اور مجھے تم سے دوستی کرنی پڑ رہی ہے"۔ سیاہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ہو گئی دوستی۔ وہ ہیرا ہمیں دے دو"۔ آنگلو نے کہا۔

"دوستی کے تحفے میں دے سکتا ہوں ویسے شاید کبھی نہ دیتا۔ لیکن تمہیں بھی دوستی کے بدلے میں مجھے وہ کانٹا اور موتی دینا ہوگا تاکہ ہماری دوستی پکی ہو جائے"۔ سیاہ جادوگر نے کہا۔

"ہمیں منظور ہے"۔ آنگلو نے فوراً ہی کہا تو سیاہ جادوگر نے اپنی جیب سے سات نوکوں والا سیاہ رنگ کا ہیرا نکال کر انہیں دے دیا۔

"اب تم مجھے وہ کانٹا اور موتی دو"۔ سیاہ جادوگر نے کہا تو آنگلو نے ہیرا لے کر کانٹا اور موتی جیب سے نکال کر اسے دے دیئے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا آخرکار میں جیت گیا۔ یہ سیاہ ہیرا نقلی ہے اور اب چونکہ کانٹا بھی میرے پاس ہے اور سرخ موتی بھی اس لئے اب تم یہاں سے زندہ بچ

کر نہ جا سکو گے"۔ سیاہ جادوگر نے یکلخت قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم، تم دھوکے باز ہو۔ پہلے بھی تم نے دھوکہ دے کر تیشہ بدل لیا تھا لیکن یہ بات سن لو کہ دھوکہ باز ہمیشہ شکست کھاتا ہے۔ ہمیں ایک بزرگ بابا نے بتایا تھا"۔ آنگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے دھوکہ نہیں چالاکی کہتے ہیں۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ سیاہ جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ ان کی طرف کیا تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں میں سیاہ دھواں بھر گیا ہو۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہ اب ایک سلاخوں والے تہہ خانے میں موجود تھے۔

"ارے یہ کیا ہوا۔ اب ہم کیا کریں گے"۔ آنگلو نے پریشان ہو کر کہا۔

"تم احمق ہو، تم نے کیوں اسے کانٹا اور موتی دے دیئے تھے"۔ بانگلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ دھوکے باز ہے"۔

آنگو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" حالانکہ تمہیں معلوم تھا۔ تم خود نہیں چاہتے تھے کہ سیاہ ہیرا لے لو۔ کیونکہ تمہیں معلوم تھا کہ بخت آور شہزادی مجھ سے شادی کرے گی"۔ بانگو کو واقعی بے حد غصہ آیا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ آنگو کوئی جواب دیتا بانگو کا بازو تیزی سے گھوما اور اس کا خوفناک گرز نما مکا پوری قوت سے آنگو کے سر پر پڑا اور آنگو چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔

" میں مکے مار مار کر تمہیں مار دوں گا۔ تم دھوکے باز ہو"۔ بانگو کا غصہ اور بڑھتا گیا اور وہ مکا لہراتا ہوا آگے بڑھنے لگا لیکن اسی لمحے آنگو جلدی سے اٹھ کر تیزی سے اس کی طرف دوڑا اور اس نے پوری قوت سے اپنا بڑا سا سر اس کے پیٹ میں مار دیا اور بانگو چیختا ہوا اچھل کر سلاخوں سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور تہہ خانہ غائب ہو گیا اور اب انہوں نے دیکھا کہ وہ محل کے اندر ایک کھلے میدان میں موجود تھے۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ تہہ خانہ کہاں غائب ہو گیا"۔

اسی لمحے سیاہ جادوگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر وہ وہاں پہنچ گیا۔

" تم نے دھوکہ دیا ہے۔ اس لئے تمہیں سزا تو ملنی ہے"۔ آنگلو نے کہا۔

" لیکن تم دونوں تو آپس میں لڑ رہے تھے۔ پھر"۔ سیاہ جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم دونوں تو بھائی ہیں اور بھائی تو آپس میں لڑتے ہی رہتے ہیں۔ کیوں بانگلو"۔ آنگلو نے کہا۔

" اور یہ لڑائی چونکہ اس کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے اسے بھی سزا ملنی چاہیئے"۔ بانگلو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر پوری قوت سے سیاہ جادوگر کے سینے پر مکا مارا جو بجائے سیاہ جادوگر کے سینے پر لگنے کے اس کے سینے پر لٹکی ہوئی انسانی کھوپڑی پر لگا اور انسانی کھوپڑی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس میں سے سیاہ کانٹا اور موتی نیچے جا گرے جسے آنگلو نے لپک کر اٹھا لیا۔

" تم، تمہاری یہ جرأت کہ مجھے مکا مارو"۔ سیاہ

جادوگر نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے دونوں ہاتھ بانگلو کی طرف اٹھائے ہی تھے کہ آنگلو جو اس کے قریب ہی کھڑا تھا' نے اچھل کر اس کے سینے پر اپنا بڑا سا سر مار دیا اور اس بار سیاہ جادوگر چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا کیونکہ اب موتی اس کی بجائے آنگلو کے پاس تھا اور پھر سیاہ جادوگر جیسے ہی نیچے گرا۔ آنگلو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سیاہ مچھلی کا کانٹا اس کی گردن میں کسی نیزے کی طرح اتار دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔

" میرا نام سیاہ جادوگر تھا۔ میں نے چالاکی اور دھوکے سے آنگلو بانگلو سے کانٹا اور موتی لے لیا تھا اور انہیں قید کر دیا تھا۔ اگر یہ دونوں آپس میں نہ لڑتے تو ساری عمر قید میں رہتے لیکن انہوں نے آپس میں لڑ کر قید سے رہائی حاصل کی اور اگر بانگلو کھوپڑی پر مکا نہ مارتا تو کانٹا اور موتی کبھی انہیں واپس نہ ملتے اور نہ میں ہلاک ہو سکتا۔ آہ، انہوں نے اپنی سادگی سے مجھے ہلاک کر دیا"۔ سیاہ جادوگر کی روتی ہوئی آواز

سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد دھواں چھٹا تو وہاں سے سب کچھ غائب ہو چکا تھا البتہ وہاں ایک بڑا سا صندوق پڑا ہوا تھا جس کا ڈھکن نہیں تھا اور اس صندوق میں ہیرے جواہرات بھرے ہوئے تھے۔ ان میں سب سے اوپر سات نوکوں والا سیاہ ہیرا بھی موجود تھا۔ جسے آنگلو نے جلدی سے اٹھا لیا۔ اسی لمحے شرفو دوڑتا ہوا وہاں آ گیا اور آنگلو بانگلو نے وہ صندوق اسے دے دیا اور پھر وہ سب کشتی میں سوار ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کشتی کنارے پر لگی اور وہ کشتی سے نیچے اترے۔

" تم تینوں آنکھیں بند کر لو تاکہ میں آنگلو بانگلو کو شہزادی بخت آور اور شرفو کو اس کے گھر پہنچا دوں"۔ بابا ماہی گیر کی آواز سنائی دی اور ان تینوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ تھوڑی دیر بعد بابا ماہی گیر کی آواز سنائی دی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر یہ دیکھ کر وہ خوشی سے اچھل پڑے کہ وہ واقعی شہزادی بخت آور کے محل کے سامنے کھڑے

تھے۔ پھر ان کی آمد کی اطلاع شہزادی کو دی گئی تو شہزادی نے انہیں فوراً اپنے کمرے میں بلا لیا۔

"کیا تم سیاہ ہیرا لے آئے ہو"۔ شہزادی نے پوچھا۔

"ہاں"۔ آنکلو نے کہا اور جیب سے اصلی سیاہ ہیرا جس کی سات نوکیں تھیں نکال کر اسے دیا تو شہزادی حیران رہ گئی۔ اس نے فوراً شاہی نجومی کو طلب کر لیا۔

"دیکھو بابا۔ یہی وہ ہیرا ہے جس کو پہن کر میں شادی کر سکوں گی"۔ شہزادی نے شاہی نجومی سے کہا تو شاہی نجومی نے حساب لگا کر اس بات کی تصدیق کر دی تو شہزادی بے اختیار خوشی سے اچھل پڑی۔

"اب تم جلدی سے شادی کی تیاری کرو۔ ہم نے تمہاری شرط پوری کر دی ہے"۔ آنکلو نے کہا۔

"ہاں ہاں، کیوں نہیں۔ تم دونوں شاہی مہمان خانے میں رہو۔ صبح بادشاہ سلامت شادی کی اجازت دیں گے تو شادی ہو جائے گی"۔ شہزادی نے کہا اور پھر اس نے کنیزوں سے انہیں شاہی مہمان خانے لے جانے کا کہہ دیا اور آنکلو بانکلو شادی کی خوشی میں اچھلتے

کودتے شاہی مہمان خانے میں پہنچ گئے جہاں واقعی ان کی بڑی خاطر مدارت کی گئی اور انہیں بہت اچھا کھانا کھلایا گیا۔

" واہ، اب کل صبح آخرکار ہماری شادی ہو جائے گی"۔ ان دونوں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں اسی خوشی میں رات کو سو گئے۔

" اٹھو، کون ہو تم"۔ اچانک ان کے کانوں میں ایک آواز پڑی تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دی۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار حیرت کی شدت سے اچھل پڑے کہ وہ شاہی مہمان خانے کی بجائے کسی پرانے سے کھنڈر میں زمین پر سوئے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا۔

" اوہ، اوہ ہم کہاں آ گئے ہیں۔ اوہ، ہماری تو شہزادی بخت آور سے شادی ہونی تھی"۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو یہ بات ہے۔ اسی لئے تمہیں یہاں بھجوایا گیا ہے۔ کیا نام ہیں تمہارے"۔ اس بوڑھے نے کہا۔

" ہمارا نام آنگو بانگو ہے لیکن ہم کہاں ہیں"۔

آنگو بانگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں شہزادی کے ملک سے ہزاروں میل دور یہاں قدیم شاہی قلعے میں موجود ہو۔ میں یہاں کا رکھوالا ہوں۔ شہزادی بخت آور کا شاہی نجومی میرا بھائی ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اگر تم کامیاب ہو گئے تو تمہیں وہ یہاں بھجوا دے گا تاکہ تم تصویر شہزادی کو قید سے رہائی دلا سکو"۔ بوڑھے نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"تصویر شہزادی۔ وہ کون ہے"۔ ان دونوں نے حیران ہو کر پوچھا تو بوڑھے نے اپنے پرانے سے لباس سے ایک چھوٹی سی تصویر نکال کر ان کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ، اوہ یہ تو واقعی خوبصورت شہزادی ہے۔ شہزادی کاغاتی اور شہزادی بخت آور سے بھی زیادہ خوبصورت۔ کہاں ہے یہ، میں تو اس سے شادی کروں گا"۔ آنگو نے تصویر دیکھ کر خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"نہیں، میں کروں گا شادی"۔ بانگو نے فوراً ہی

کہا۔

" سنو، یہ شہزادی ایک خوفناک جادوگر کی قید میں ہے۔ جو اسے چھڑائے گا اس سے اس کی شادی ہوگی"۔ بوڑھے نے کہا۔

" ارے کس جادوگر میں ہمت ہے کہ ہماری ہونے والی تصویر شہزادی کو قید کر سکے۔ بتاؤ کہاں ہے وہ، میں ابھی مکا مار کر اس کا پیٹ پھاڑ دیتا ہوں"۔ بانگو نے کہا۔

" اور میں ٹکر مار کر"۔ آنگو نے فوراً ہی کہا۔

" ابھی رات ہے۔ صبح ہونے پر وہ جادوگر یہاں آئے گا پھر اگر تم نے اسے ہلاک کر دیا تو تصویر شہزادی آزاد ہو جائے گی اور تمہاری شادی اس سے ہو جائے گی ورنہ جادوگر تم دونوں کو ہلاک کر دے گا اور جادوگر کے آنے سے پہلے تم یہاں سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس لئے اس کا انتظار کرو"۔ بوڑھے نے کہا اور مڑ کر تیزی سے باہر چلا گیا۔

" ہونہہ، جادوگر کی جرأت کہ تصویر شہزادی کو قید میں رکھ سکے۔ آنے دو اسے"۔ آنگو نے دوبارہ تصویر

دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں، آنے دو اسے پھر دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے تصویر شہزادی کو قید میں رکھتا ہے"۔ بانگو نے بھی کہا اور پھر وہ دونوں وہاں بیٹھ کر جادوگر کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔

ختم شد